لسان القرآن

الجزء الاول

المؤلفون

أساتذة مدرسة عائشة الصديقة رضي الله عنها
جلستان جوهر كراتشي باكستان

مكتبة البشرى
كراتشي - باكستان

مكتبة البشرى

للطباعة والنشر

إِنَّآ أَنزَلْنَٰهُ قُرْءَٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ۝

لِسانُ القُرآن

الجزء الأوّل

المؤلفون

أساتذة مدرسة عائشة الصديقة رضي الله عنها
جلستان جوهر كراتشي باكستان

مكتبة البشرى
للطباعة والنشر

اسم الكتاب : لسان القرآن (الجزء الأول)	المؤلفون
الطبعة الأولى : ١٤٢٦هـ/ ٢٠٠٥ء	أساتذة مدرسة عائشة الصديقة رضي الله عنها
الطبعة الجديدة : ١٤٣٢هـ/ ٢٠١١ء	جلستان جوهر، كراتشي۔ باكستان
عدد الصفحات : ٢٢٤	السعر: =/200 روبية

مكتبة البشرى
للطباعة والنشر والتوزيع

AL-BUSHRA PUBLISHERS

Choudhri Mohammad Ali Charitable Trust (Regd.)

Z-3, Overseas Bungalows Gulistan-e-Jouhar, Karachi- Pakistan

الهاتف: +92-21-34541739, +92-21-37740738

الفاكس: +92-21-34023113

الموقع على الإنترنت: www.maktaba-tul-bushra.com.pk

www.ibnabbasaisha.edu.pk

البريد الإلكتروني: al-bushra@cyber.net.pk

يطلب من

مكتبة البشرىٰ، كراتشي. باكستان +92-321-2196170

مكتبة الحرمين، اردو بازار، لاهور. +92-321-4399313

المصباح، ١٦ - اردو بازار، لاهور. +92-42-7124656,7223210

بك لينڈ، سٹي پلازه كالج روڈ، راولپنڈی. +92-51-5773341, 5557926

دار الإخلاص، نزد قصه خوانی بازار، پشاور. +92-91-2567539

مكتبة رشيدية، سركي روڈ، كوئٹه. +92-333-7825484

وأيضًا يوجد عند جميع المكتبات المشهورة

فہرس الموضوعات

رائے گرامی

حضرت مولانا مفتی جسٹس محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم

الحمد للّٰہ و کفیٰ و سلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ، أما بعد!

عربی زبان کو چونکہ یہ عظیم سعادت حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی آخری کتاب دنیا میں بھیجنے کے لئے اسکا انتخاب فرمایا، اور اپنے آخری رسول ﷺ کو بھی اسی زبان میں مبعوث فرمایا، اس لئے جتنی خدمت دنیا میں اس زبان کی ہوئی ہے، شاید کسی اور زبان کی نہیں ہوئی۔ اس کے سیکھنے کے لئے بھی چھوٹی بڑی بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں، اور لکھنے والوں نے مختلف انداز واسلوب سے عربی صرف ونحو، معانی وبیان، اور ادب وبلاغت پر قیمتی تصانیف کا بیش بہا ذخیرہ فراہم کیا ہے جس کا فیض جاری ہے۔

لیکن ہر دور اور اس میں پیدا ہونے والے انسانوں کے کچھ تقاضے ہوتے ہیں، اور سیکھنے والے کی استعداد اور صلاحیت کے مطابق ہی کوئی درسی کتاب مفید ہوسکتی ہے۔ بالخصوص کسی بھی زبان کو سیکھنے کے لئے تمرینات اور اجراء قواعد کی اہمیت ناقابل انکار ہے، پہلے یہ ضرورت استاد اپنے طریقۂ تدریس اور معاشرہ اپنی عربیت کی فضا سے پورا کرتا تھا، اس لئے درسی کتابوں کے ساتھ تمرینات کی اتنی ضرورت نہیں سمجھی جاتی تھی۔ لیکن ہمارے دور میں اس بات کی ضرورت پیش آئی کہ عربی سکھانے کے لئے کتابیں آسان انداز میں لکھی جائیں، اور تمرینات خود درسی کتابوں میں فراہم کر دی جائیں۔ چنانچہ اس اصول پر برصغیر میں بھی بہت سی کتابیں لکھی گئیں ہیں، زیرنظر کتاب بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

مدرسہ **عائشہ صدیقہ** طالبات کی تعلیم کیلئے ہمارے شہر میں ماشاء اللہ ایک مثالی مدرسہ ہے جس نے طالبات کو اسلامی اور عربی علوم کی معیاری تعلیم دینے کی قابل تعریف طرح ڈالی ہے، اور یہ کتاب اس مدرسے کے اساتذہ نے اپنے تدریسی تجربے کی روشنی میں تالیف فرمائی ہے، تاکہ اسکی مدد سے عربی زبان کی تعلیم آسان ہوجائے۔

احقر نے اس کتاب کا مسودہ جستہ جستہ مقامات سے دیکھا، اور تعلیم کا انداز مناسب پایا اور تمرینات کو بہت مفید محسوس کیا، امید ہے کہ انشاء اللہ یہ کتاب طلباء اور طالبات دونوں کیلئے بہت مفید ثابت ہوگی۔

اللہ تعالیٰ اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائیں، اور اس کتاب کا فائدہ عام اور تام فرمائیں، آمین

احقر محمد تقی عثمانی خادم طلبہ دارالعلوم کراچی۔۱۴

۷-۱-۱۴۱۳ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فضائل عربی زبان

☆ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ﴾

ترجمہ: ہم نے اسکو اتارا ہے قرآن عربی زبان کا تاکہ تم سمجھو۔

علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شیخ الہند نوّر اللہ مرقدہ کے ترجمہ کے حاشیہ پر لکھا ہے یعنی عربی زبان جو تمام زبانوں میں زیادہ فصیح وسیع اور منضبط و پرشوکت زبان ہے نزول قرآن کے لئے منتخب کی گئی۔

ابن کثیر لکھتے ہیں: أَنْزَلَ أَشْرَفُ الْكُتُبِ بِأَشْرَفِ اللُّغَاتِ عَلٰى أَشْرَفِ الرُّسُلِ بِسَفَارَةِ أَشْرَفِ الْمَلَائِكَةِ وَكَانَ ذٰلِكَ فِيْ أَشْرَفِ بُقَاعِ الْأَرْضِ، وَابْتُدِئَ ذٰلِكَ فِيْ أَشْرَفِ شُهُوْرِ السَّنَةِ وَهُوَ رَمَضَانُ، فَكَمُلَ مِنْ كُلِّ الْوُجُوْهِ.

ترجمہ: یعنی تمام کتابوں میں سے اشرف کتاب، تمام زبانوں میں سے اشرف زبان میں، تمام رسولوں میں سے اشرف رسول پر، تمام فرشتوں میں سے اشرف فرشتے کے ذریعے اتاری گئی اور یہ اتارنا زمین کے بہترین حصے میں ہوا اور اس اتارنے کی ابتدا تمام مہینوں میں سے اشرف مہینے رمضان المبارک میں ہوئی لہٰذا قرآن پاک تمام وجوہ سے کامل ومکمل ہوا۔

قرآن پاک کی کئی آیتوں میں قرآن پاک کے عربی ہونے کے متعلق احسان جتلایا گیا ہے:

☆ ﴿وَإِنَّهُ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْأَمِيْنُ عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ۝ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ﴾

ترجمہ: یہ قرآن ہے اتارا ہوا پروردگار عالم کا لیکر اترا ہے اسکو فرشتہ معتبر تیرے دل پر کہ تو ہو ڈر سنا دینے والا کھلی عربی زبان میں۔(سورۃ الشعراء)

☆ ﴿وَكَذٰلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لِّتُنْذِرَ أُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا﴾ (شوریٰ)

ترجمہ: اور اسی طرح اتارا ہم نے تجھ پر قرآن عربی زبان کا کہ تو ڈر سنا دے بڑے گاؤں کو، اس کے آس پاس والوں کو۔

☆ أَخْرَجَ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُو الشَّيْخِ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ مَرْدَوَيْهِ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "أَحِبُّ الْعَرَبَ لِثَلَاثٍ: لِأَنِّيْ عَرَبِيٌّ، وَالْقُرْآنُ عَرَبِيٌّ، وَكَلَامُ أَهْلِ الْجَنَّةِ عَرَبِيٌّ.

ترجمہ: طبرانی، ابوالشیخ، حاکم، ابن مردویہ اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عربوں سے تین وجہ سے محبت کرو:

۱۔ میں عربی ہوں۔ ۲۔ قرآن عربی ہے۔ ۳۔ اور جنت والوں کی زبان عربی ہے۔

☆ أَخْرَجَ ابْنُ عَسَاكِرَ فِي التَّارِيْخِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ لُغَتُهُ فِي الْجَنَّةِ الْعَرَبِيَّةَ، فَلَمَّا عَصَى سَلَبَهَا اللّٰهُ تَعَالَى الْعَرَبِيَّةَ فَتَكَلَّمَ بِالسُّرْيَانِيَةِ فَلَمَّا تَابَ رَدَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْعَرَبِيَّةَ.

ترجمہ: ابن عساکر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی زبان جنت میں عربی تھی جب لغزش ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے انھیں عربی زبان بھلا دی اور وہ سریانی میں کلام فرمانے لگے۔ جب توبہ قبول ہوگئی تو اللہ جل شانہ نے پھر عربیت ان کی طرف لوٹادی۔

☆ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نوراللہ مرقدہ نے "اَلْمَدْخَلُ إِلَى الْعَرَبِيَّةِ" میں لکھا ہے کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ فرماتے ہیں: "عربی زبان امور دین میں سے ہے اور اسکا سیکھنا واجبات میں سے ہے اس لئے کہ قرآن وحدیث کا سمجھنا فرض ہے اور وہ بغیر لغۃ عربیہ کے نہیں سمجھا جا سکتا اور جو چیز تحصیل واجب کا ذریعہ ہو وہ واجب ہوتی ہے"۔

☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو طواف میں فارسی میں بات کرتے سنا تو اسکے دونوں بازو پکڑے اور فرمایا:

"عربی زبان کی طرف راستہ تلاش کر یعنی عربی سیکھ"۔

☆ ایک اور روایت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد نقل کیا گیا ہے:

"عربی سیکھو کہ اس سے مروت میں زیادتی ہوتی ہے" (یعنی مکارم اخلاق اور مردانہ صفات میں زیادتی ہوتی ہے)۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے متعدد روایات ہیں جنکو حافظ ابن تیمیہ نے "اقتضا" میں نقل کیا ہے ان سب کا مقصد عربیت کی ترغیب اور اس کے سیکھنے کا تقاضا ہے۔ حضرت عبداللہ ابن المبارک رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے:

☆ لَا يُقْبَلُ الرَّجُلُ بِنَوْعٍ مِّنَ الْعُلُوْمِ مَا لَمْ يُزَيِّنْ عِلْمَهُ بِالْعَرَبِيَّةِ. (اَلْمَدْخَلُ إِلَى الْعَرَبِيَّةِ)

یعنی آدمی کو کسی علم میں قبولیت حاصل نہیں ہو سکتی جب تک کہ اسکو علم عربیت سے مزین نہ کرے۔

☆ فرمایا: أَنْفَقْتُ فِي الْحَدِيْثِ أَرْبَعِيْنَ أَلْفًا، وَفِي الأَدَبِ سِتِّيْنَ أَلْفًا وَلَيْتَ مَا أَنْفَقْتُهُ فِي الْحَدِيْثِ أَنْفَقْتُهُ فِي الأَدَبِ، قِيْلَ لَهُ: كَيْفَ؟ قَالَ: لأَنَّ الْخَطَأَ فِي الأَدَبِ يُؤَدِّي إِلَى الْكُفْرِ.

یعنی فرمایا کہ میں نے علم حدیث کے حاصل کرنے میں چالیس ہزار خرچ کئے اور علم عربیت کو حاصل کرنے میں ساٹھ ہزار خرچ کئے اور کاش جو میں نے علم حدیث میں خرچ کئے علم ادب میں خرچ کرتا، لوگوں نے کہا یہ کیسے؟ تو فرمایا کہ عربیت کی غلطی کفر تک پہنچا دیتی ہے۔

☆ ابو الزناد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں:

"مَا تَزَنْدَقَ مَنْ تَزَنْدَقَ بِالْمَشْرِقِ إِلَّا جَهْلًا بِكَلَامِ الْعَرَبِ". (الْمَدْخَلُ)

یعنی مشرق میں جتنے زندیق ہوئے وہ کلام عربی سے نا واقفیت کی وجہ سے ہوئے۔ (ماخوذ از فضائلِ عربی زبان حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ)

☆ مولانا محمد یوسف صاحب بنوریؒ نے بینات محرم ۱۳۸۶ھ میں اسکے متعلق بہت اچھا مضمون لکھا ہے جسکی ابتدا یہ ہے:

اسلام اور عربی زبان کا جو باہمی محکم رشتہ ہے وہ محتاج بیان نہیں۔

اسلام کا قانون عربی زبان میں ہے۔

اسلام کا آسمانی صحیفہ قرآن حکیم عربی زبان میں ہے۔

اسلام کے پیغمبر خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی مادری زبان عربی ہے۔

حضرت رسالت مآب ﷺ کی تمام تر تعلیمات، ہدایات اور ارشادات کا تمام تر ذخیرہ عربی زبان میں ہے۔

اسلام کی اہم ترین عبادت صلوٰۃ (نماز) جسکو روئے زمین کے تمام مسلمان اپنے اپنے ملکوں میں روزانہ پانچ وقت پڑھتے ہیں وہ عربی زبان میں ہے یہ نماز ہی توحید اسلام کا اعلیٰ ترین مظہر اور دین اسلام کی بنیادی عبادت ہے۔ پھر ہفتہ واری اسلام کا پیغام جمعہ کا خطبہ عربی زبان میں ہے سال میں دو مرتبہ عمومی واجتماعی پیغام عید الفطر اور عید الاضحیٰ کا خطبہ تمام دنیا میں عربی زبان میں پڑھا جاتا ہے۔

حضرت خاتم الانبیاء ﷺ نے امت کی رہنمائی کے لئے جو عجیب وغریب اذکار ودعائیں صبح سے شام تک ہر محل اور ہر موقع اور ہر کام کے لئے تلقین فرمائی ہیں عبد ومعبود کے درمیان تعلق ورابطہ پیدا کرنے یا اس رشتہ کو مضبوط کرنے کے لئے جن سے زیادہ مؤثر اور کوئی تدبیر نہیں ہے وہ سب عربی میں ہیں۔

بارگاہ اقدس رب العالمین اور تجلیات الٰہیہ کا سرچشمہ جس سرزمین میں واقع ہے مکہ مکرمہ زَادَهَا اللّٰهُ شَرَفًا

وَّتَعْظِيْمًا وَّتَكْرِيْمًا وَّمَهَابَةً وہ عرب ہے اور وہاں کے باشندوں کی زبان عربی ہے۔ سید الکونین رسول الثقلین حضرت رسول اللہ ﷺ کی اقامت گاہ اور دار الہجرت جس سرزمین مقدس میں واقع ہے مدینہ منورہ زَادَهَااللّٰهُ تَعَالٰى نُوْرًا وَّطِيْبًا وہ عرب ہے اور اس کے بسنے والوں کی زبان بھی عربی ہے۔

مکہ معظّمہ جس طرح عدنانی عرب کا مرکز تھا اس طرح ہجرت کے بعد مدینہ طیبہ قحطانی عرب کا مرکز بن گیا اور ان دونوں مرکزوں کی زبان اور تہذیب عہد قدیم سے آج تک عربی ہے۔ دونوں قوموں عدنانی اور قحطانی عربوں کا سرمایہ تاریخ وادب عربی زبان میں ہے۔

قرآن کریم اور اسلام کے پہلے مخاطب جزیرۃ العرب میں بسنے والی پوری آبادی عرب ہے۔ جزیرۃ العرب سے باہر اسلام کے دو اہم ترین مرکز عراق وشام ہیں دونوں ملک عربی زبان اور تہذیب کا گہوارہ تھے اور ہیں۔ مصر، لیبیا، سوڈان، مغربی افریقہ، الجزائر، تیونس اور مراکش سب عربی بولنے والوں کے مرکزی مقامات ہیں اور شمالی افریقہ کی اکثریت کی زبان بھی عربی یا بگڑی ہوئی عربی ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام رحمہم اللہ کے زمرہ میں شامل عرب فاتحین جو اسلامی فتوحات کے سلسلے میں سندھ و ہند، افغانستان و بخارا سے لیکر اسپین تک نہ صرف پھیل گئے، بلکہ ان ملکوں میں بس بھی گئے تھے ان کے ذریعے ان ملکوں میں بھی عربی زبان پہنچ گئی تھی چونکہ ان ملکوں کی تمام مسلمان قوموں کا دینی سرمایہ عربی زبان میں تھا اسلئے ان ملکوں کی بھی دینی اور مذہبی زبان عربی بن گئی چنانچہ نہ صرف یہ کہ ان ممالک اسلامیہ میں لائق فخر عربی دان پیدا ہوئے، بلکہ عجمی ممالک کے ان مراکز سے بھی عربی کے وہ مایہ ناز ماہرین وموجدین علوم وفنون پیدا ہوئے جن کی نظیر کا دنیا تصور بھی نہیں کرسکتی۔ ان ہی عجمی علماء کی بدولت عربی علوم میں صرف ونحو، معانی، بیان، بدیع، لغۃ، عربی، رسم الخط، علم الاشتقاق، عروض وقافیہ اور شعروادب اور اسلامی علوم ہیں تفسیر واصول، تفسیر حدیث واصول حدیث، فقہ واصول فقہ، عقائد وتوحید، کلام اور آل علوم منطق، فلسفہ ہیئت ریاضی وغیرہ علوم کا سارا ذخیرہ عربی زبان میں ڈھل گیا۔ اور نہ صرف یہ بلکہ عربی زبان کے حقائق فقہ ولغت کی باریکیاں اور حیرت انگیز لسانی خصوصیات عربی تلفظ کی صحت وسہولت کے قواعد وضوابط اور لسانی حسن وجمال کی نیرنگیاں وغیرہ وہ علمی سرمائے ہیں کہ عربی کے علاوہ دنیا کی اور دوسری زبانوں میں ان کا پتہ تک

نہیں ہے ۔ الغرض دینی علوم ہوں یا اسلامی تاریخ، وحی الٰہی کا منبع ہوں یا تعلیم تربیت نبوی ﷺ کا سرچشمہ، اتحاد اسلامی کا عظیم مقصد ہو یا ممالک کے مابین سیاسی مفاد ومصالح، ہر لحاظ سے اور ہر حیثیت سے عربی زبان کی اہمیت سے انکار جنون کے مترادف ہے ۔

جس طرح عہد ماضی میں روحانی ہدایت کے سرچشمے صحرائے عرب سے پھوٹے آج بالکل اسی طرح مادی دولت وثروت کے سرچشمے بھی اسی سرزمین سے ابل رہے ہیں یہی وجہ ہے کہ دین ہو یا دنیا روحانیت ہو یا مادیت ہر جہت اور حیثیت سے عربی زبان دنیا کی تمام قوموں کے لئے اپنی غیر معمولی حیثیت کی بناء پر قابل توجہ بنی ہوئی ہے۔

عربی زبان سیکھنے کے لئے جہاں تک معمولی نوشت وخواند کا تعلق ہے صرف تین چار ماہ کا عرصہ کافی ہے ہاں عربی زبان وادب کی مہارت اور لسانی علوم وفنون، صرف ونحو، معانی بیان وبدیع اور قرآنی اعجاز کے حقائق تک پہنچنا تو اسکے لئے بیشک عمریں درکار ہیں ۔

کتاب کا اسلوب

۱۔اس کتاب کو النحو الواضح کے طرز پر مرتب کرنے کی کوشش کی گئی ہے پہلے چند اسباق کے علاوہ ہر سبق کا آغاز عربی کے جملوں سے کیا گیا ہے جن کی روشنی میں زیر بحث قاعدہ کی وضاحت کی گئی ہے۔

۲۔اس کے بعد بقدر کفایت تمرینات ہیں جنکے ذریعہ طالب علم قاعدہ کی عملی تطبیق کی مشق حاصل کرسکتا ہے۔

۳۔اردو سے عربی ترجمہ کے جملے بھی اس میں شامل ہیں۔

۴۔ بیشتر اسباق کے آخر میں ایک تمرین ایسی ہے جو آیات قرآنیہ پر مشتمل ہے تا کہ طلبہ ابتدا ہی سے قرآن مجید کے اسلوب سے کچھ درجہ میں آشنا ہو جائیں۔

۵۔اعراب یعنی نحوی تحلیل کا بھی خاص اہتمام کیا گیا ہے تا کہ طالب علم میں زبان کی بصیرت پیدا ہو اسکے لئے عربی ہی کی اصطلاحات استعمال کی گئی ہیں۔

۶۔قواعد و مسائل کی شرح آسان سے آسان اسلوب میں کی گئی ہے۔

۷۔صرف ضروری قواعد کے بیان پر جن کے جانے بغیر چارہ نہیں اکتفاء کیا گیا ہے اس ابتدائی مرحلہ میں طلباء کو نحو وصرف کی دقیق بحثوں میں الجھانے سے حتی الامکان گریز کیا گیا ہے۔

کتاب کے پڑھانے والوں کے لئے چند اہم ہدایات:

۱۔اساتذہ پہلے خود کتاب پڑھ کر کتاب کے اسلوب سے مانوس ہو جائیں۔

۲۔قواعد کی تعلیم شروع کرنے سے پہلے عربی حروف کے مخارج درست کرائے جائیں اور صحیح تلفظ کی مشق کرائی جائے۔

۳۔اسباق کے شروع میں دی ہوئی مثالوں کو پہلے تختہ سیاہ پر لکھا جائے پھر یہ جملے ایک ایک طالب علم سے با آواز بلند باری باری پڑھوائے جائیں۔

۴۔قواعد اور تعریفات رٹوانے کی فکر نہ کی جائے، بلکہ قاعدہ سمجھا کر اسکی عملی تطبیق پر زور دیا جائے اسی طرح افعال کی گردانیں رٹوانے کے بجائے صیغوں کے استعمال کی مشق کرائی جائے۔

۵۔مشقیں دوران درس بھی حل کروائی جائیں اور کاپیوں میں تحریری شکل میں بھی حل کرائی جائیں۔

۶۔ نیا سبق شروع کرنے سے پہلے استاد یہ تسلی کرلے کہ طلباء کو پچھلا سبق خوب اچھی طرح ذہن نشین ہوگیا ہے۔

۷۔ طلباء کے سامنے اعراب کی اہمیت اجاگر کی جائے اور اس سلسلے میں عربی ہی کی اصطلاحات استعمال کی جائیں۔

۸۔ طلباء کو تمام مفردات کے معانی یاد کرانے کا اہتمام کیا جائے۔

۹۔ اردو ترجمہ سے حتی الامکان گریز کیا جائے جو مفردات کتاب میں گزر چکے ہوں انکا ہرگز ترجمہ نہ کیا جائے نئے مفردات کے معانی بتا دیئے جائیں لیکن پورے جملے کا ترجمہ نہ کیا جائے۔

۱۰۔ اساتذہ کو چاہیئے کہ طلبہ کو اپنی طرف سے مزید مشق کرائیں۔

وَاللّٰهَ تَعَالٰی نَسْأَلُ أَنْ يَّجْعَلَ هٰذَا الْجُهْدَ الْمُتَوَاضِعَ خَالِصًا لِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَأَنْ يَّنْفَعَ بِهِ نَفْعًا عَظِيْمًا.

عربی کے حروف تہجی

حروف الهجاء	أسماء حروف الهجاء	حروف الهجاء	أسماء حروف الهجاء
ا	ألف	ط	طَاءٌ
ب	بَاءٌ	ظ	ظَاءٌ
ت	تَاءٌ	ع	عَيْنٌ
ث	ثَاءٌ	غ	غَيْنٌ
ج	جِيْمٌ	ف	فَاءٌ
ح	حَاءٌ	ق	قَافٌ
خ	خَاءٌ	ك	كَافٌ
د	دَالٌ	ل	لَامٌ
ذ	ذَالٌ	م	مِيْمٌ
ر	رَاءٌ	ن	نُوْنٌ
ز	زَايٌ	و	وَاوٌ
س	سِيْنٌ	ه	هَاءٌ
ش	شِيْنٌ	ء	هَمْزَةٌ
ص	صَادٌ	ى	يَاءٌ
ض	ضَادٌ		

بعضُ الاصطلاحات المهمة

الأشكال أو الحركات: زبر(َ)، زیر(ِ)، اور پیش(ُ) کو عربی میں اشکال یا حرکات کہتے ہیں۔ زبر کو فَتْحَة زیر کو کَسْرَة اور پیش کو ضَمَّة کہتے ہیں۔ حرکت والے حرف کو مُتَحَرِّك اور جزم والے حرف کو ساکن کہتے ہیں۔

غُرْفَةٌ میں "غ" اور "ف" متحرک ہیں جبکہ "ر" ساکن ہے۔

المفتوح: جس حرف پر فتحہ ہو وہ مَفْتُوْح کہلائے گا۔

المکسور: جس حرف پر کسرہ ہو وہ مَكْسُوْر کہلائے گا۔

المضموم: جس حرف پر ضمہ ہو وہ مَضْمُوْم کہلائے گا۔

كِتَاب میں "ك" مَكْسُوْر ہے، "ت" مفتوح ہے اور "الف" ساکن ہے۔

عُلَب میں "ع" مضموم ہے اور "ل" مفتوح ہے۔

المشدد: تشدید والے حرف کو مُشَدَّد کہا جاتا ہے۔

كُرَّاسَة میں "ر" مشدد و مفتوح ہے۔

التنوین: دو زبر(ً) دو زیر(ٍ) اور دو پیش(ٌ) میں سے ہر ایک کو تنوین کہا جاتا ہے اور جس لفظ پر تنوین ہو اسے مُنَوَّن کہا جاتا ہے۔

بَيْتٌ کے آخری حرف "ت" پر ضمہ کی تنوین ہے۔

شَارِعٍ کے آخری حرف "ع" پر کسرہ کی تنوین ہے۔

سُوْقًا کے آخری حرف "ق" پر فتحہ کی تنوین ہے۔

کسی بھی حرف پر فتحہ کی تنوین لگانے سے پہلے اسکے آگے کتابةً ایک الف کا اضافہ کردیا جاتا ہے البتہ تاء مدورّہ (ة) اور ہمزہ پر فتحہ کی تنوین براہ راست آجاتی ہے:

مَدْرَسَةً، سَمَاءً

الدرس الأول

الْكَلِمَةُ وَأَقْسَامُهَا

بامعنی لفظ کو "کلمہ" کہتے ہیں۔

کلمہ کی تین اقسام ہیں: ١۔اسم ٢۔فعل ٣۔حرف

اسم: وہ کلمہ ہے جس سے کوئی انسان جانور جگہ یا چیز وغیرہ سمجھ میں آئے اور اس سے کوئی زمانہ وغیرہ سمجھا نہ جاسکے:

رَجُلٌ، اِمْرَأَةٌ، زَيْدٌ، فَاطِمَةُ، طَالِبٌ، طَالِبَةٌ، غُرْفَةٌ وغیرہ۔

فعل: وہ کلمہ ہے جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا تین زمانوں میں سے کسی زمانہ میں سمجھا جائے جیسے: ذَهَبَ (وہ گیا)، يَدْخُلُ (وہ داخل ہوتا ہے)، سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ (آپ سب جان لیں گے)۔

حرف: وہ کلمہ ہے جس کے معنی اسم یا فعل کے ساتھ ملے بغیر سمجھ میں نہ آئیں: مِنْ (سے)، إِلَى (تک)، فِيْ (میں) وغیرہ۔ ذَهَبَ زَيْدٌ إِلَى الْمَدْرَسَةِ (زید مدرسہ گیا) كَتَبْتُ بِالْقَلَمِ (میں نے قلم کے ساتھ لکھا)۔

قاعدہ ١:

بامعنی لفظ کو کلمہ کہتے ہیں، کلمہ کی تین قسمیں ہیں: اسم، فعل، حرف۔

١۔ اسم وہ کلمہ ہے جس میں کوئی زمانہ نہ پایا جائے۔

٢۔ فعل وہ کلمہ ہے جس میں کوئی زمانہ پایا جائے۔

٣۔ حرف وہ کلمہ ہے جس کے معنی اسم یا فعل کے بغیر سمجھ میں نہ آئیں۔

تَقْسِيْمَاتُ الاِسْمِ الثَّلاثة

١ـ المَعْرِفَةُ وَالنَّكِرَةُ

٢ـ المُذَكَّرُ وَالمُؤَنَّثُ

٣ـ المُفْرَدُ وَالمُثَنّٰى وَالجَمْعُ

الدرس الثاني

الْمَعْرِفَةُ وَالنَّكِرَةُ (۱)

(اسم کی پہلی تقسیم)

الْمَعْرِفَةُ: وہ اسم ہے جو کسی خاص یا معین چیز پر دلالت کرے مثلاً:

الْكِتَابُ (کتاب) الْفَرَسُ (گھوڑا) كَرَاتَشِي (مخصوص شہر کا نام) خَالِدٌ (مخصوص شخص کا نام)

النَّكِرَةُ: وہ اسم ہے جو عام شخص، جگہ یا چیز کیلئے بولا جائے اور کسی معیّن اور مخصوص چیز پر دلالت نہ کرے مثلاً:

رَجُلٌ (کوئی مرد) فَرَسٌ (کوئی گھوڑا) بَلَدٌ (کوئی شہر)

طَالِبٌ (ایک طالب علم) كِتَابٌ (ایک کتاب) مَدْرَسَةٌ (ایک مدرسہ)

نوٹ: نکرہ کا ترجمہ عام طور پر لفظ "کوئی، ایک، چند اور کچھ" سے کیا جاتا ہے اور معرفہ کا ترجمہ مطلقاً کیا جاتا ہے یعنی اسکا ترجمہ کرتے وقت لفظ "خاص" یا "کوئی" لگانے کی ضرورت نہیں ہوتی، بلکہ یہ بات مخاطب کے ذہن میں ہوتی ہے اور سننے والا سمجھ جاتا ہے۔

اسم معرفہ کی اقسام:

۱۔عَلَمٌ، ۲۔ اسم إشارة، ۳۔ ضَمِيْرٌ، ٤۔ اسْمُ مَوْصُوْلٍ، ٥۔ مُعَرَّفٌ بِاللَّامِ وغیرہ، آئندہ اسباق میں ان سب پر تفصیلی بحث ہوگی، یہاں صرف دو پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

۱۔ عَلَمٌ: افراد، اشخاص اور شہروں وغیرہ کے خصوصی نام کو عَلَمٌ (ج: اَعْلَامٌ) کہا جاتا ہے مثلاً:

خَالِدٌ عَائِشَةُ مِصْرُ بَاكِسْتَانُ

۲۔ مُعَرَّفٌ بِاللَّامِ (۲): اس اسم کو کہتے ہیں جسکو الْ سے معرفہ بنا دیا گیا ہو مثلاً:

الْكِتَابُ الرَّسُوْلُ الْوَلَدُ الْبَيْتُ

(۱) لام التعریف صرف اسم پر داخل ہوتا ہے فعل اور حرف پر داخل نہیں ہوتا۔

(۲) لام التعریف اسم کی خصوصیات میں سے ہے اسی طرح تنوین بھی اسم کی خصوصیات میں سے ہے، فعل اور حرف پر کبھی تنوین نہیں آتی۔

"اَلْ" کو حرف تعریف بھی کہا جاتا ہے (یعنی معرفہ بنانے والا حرف) کسی بھی نکرہ اسم کو معرفہ بنانے کے لئے اس پر "اَلْ" داخل کر دیا جاتا ہے۔

"اَلْ" کے داخل ہوتے ہی اسم میں دو تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں:

۱۔ معنی کے اعتبار سے وہ عام نہیں رہتا، بلکہ کسی معین چیز پر دلالت کرتا ہے۔

۲۔ اسکی تنوین ہٹ جاتی ہے اور ایک حرکت باقی رہ جاتی ہے مثلاً:

رَجُلٌ	اَلرَّجُلُ	رَجُلاً	اَلرَّجُلَ	رَجُلٍ	اَلرَّجُلِ
وَلَدٌ	اَلْوَلَدُ	وَلَدًا	اَلْوَلَدَ	وَلَدٍ	اَلْوَلَدِ

عربی کے بعض حروف ایسے ہیں جن سے پہلے "اَلْ" کے لام کا تلفظ کیا جاتا ہے انہیں اَلْحُرُوْفُ الْقَمَرِيَّةُ کہا جاتا ہے مثلاً: ب، ج، ح وغیرہ۔ جو کلمہ ان حروف سے شروع ہوگا اس سے پہلے "اَلْ" کے لام کو ادا کیا جائے گا مثلاً:

اَلْبَابُ اَلْجِدَارُ اَلْحَقِيْبَةُ

اس کے برخلاف کچھ حروف ایسے ہیں جن سے پہلے "اَلْ" کے لام کا تلفظ نہیں کیا جاتا مثلاً: ت، ث، ر وغیرہ۔ لہٰذا التَّمرُ، الثَّمرُ، الرَّاكِبُ پڑھتے وقت "اَلْ" کے لام کو ادا نہیں کیا جائے گا، ان کو اَلْحُرُوْفُ الشَّمْسِيَّةُ کہا جاتا ہے۔

اَلْحُرُوْفُ الْقَمَرِيَّةُ: ا، ب، ج، ح، خ، ع، غ، ف، ق، ك، م، ه، و، ي.

اَلْحُرُوْفُ الشَّمْسِيَّةُ: ت، ث، د، ذ، ر، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ل، ن.

قاعدہ ۲:

اسم کی دو قسمیں ہیں: نکرہ اور معرفہ۔

۱۔ نکرہ وہ اسم ہے جو غیر معین چیز پر دلالت کرے۔

۲۔ معرفہ وہ اسم ہے جو معین چیز پر دلالت کرے۔

معرفہ کی کئی قسمیں ہیں: ۱۔ علم، ۲۔ اسم الإشارة، ۳۔ ضمير، ٤۔ اسم موصول، ٥۔ معرف باللام، ٦۔ مضاف إلى المعرفة أو المعرف بالإضافة.

التمرين ـ ۱

مندرجہ ذیل اسماء کو "اَلْ" کے ذریعہ معرفہ بنائیے:

بَيْتٌ غُرْفَةٌ بِنْتٌ طِفْلٌ جِدَارٌ أُمٌّ أَبٌ أُخْتٌ أَخٌ
عَمٌّ نَظِيْفٌ جَدٌّ خَالٌ كُرَّاسَةٌ كَأْسٌ صُنْدُوْقٌ رِدَاءٌ وِسَادَةٌ
بَابٌ شُبَّاكٌ سِتَارٌ لَوْحٌ سَاعَةٌ مِرْوَحَةٌ كُرْسِيٌّ مَسْجِدٌ مَدْرَسَةٌ
مُعَلِّمٌ مَكْتَبٌ تَمْرٌ ثَمِيْنٌ حَدِيْثٌ دَرَّاجَةٌ سَيَّارَةٌ ذَكِيٌّ رَحِيْمٌ
زَنْجَبِيْلٌ طَالِبٌ عَيْنٌ غُبَارٌ فَاكِهَةٌ قُرْآنٌ

التمرين ـ ۲

مندرجہ ذیل اسماء کے آخر میں فتحہ کی تنوین ہے ان سب پر "اَلْ" داخل کیجئے:

أَرْضًا أَرْنَبًا بَابًا بَقَرَةً تَابُوْتًا ثَوَابًا حَوْضًا جَنَّةً
خُبْزًا دَارًا ذَنْبًا رَسُوْلًا زَيْتُوْنًا سُوْرًا شَمْسًا صَوَابًا
ضَبًّا طَائِرَةً ظَفْرًا عَيْنًا غُلَامًا فَاكِهَةً قَمِيْصًا كَلْبًا
لَوْزًا مَكْتَبًا نُوْرًا وَرَقَةً هَوَاءً يَاقُوْتًا

التمرين ـ ۳

مندرجہ ذیل اسماء کے آخر میں کسرہ کی تنوین ہے ان پر "اَلْ" داخل کر کے انہیں معرفہ بنائیے:

كِتَابٍ جَرِيْدَةٍ سَمَاءٍ نُوْرٍ يَمِيْنٍ
طَاوِلَةٍ عُيُوْنٍ زَهْرَةٍ وَرْدَةٍ لَوْنٍ

الدرس الثالث

اَلْمُذَكَّرُ وَالْمُؤَنَّثُ

(اسم کی دوسری تقسیم)

جنس کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ مُذَكَّرٌ ۲۔ مُؤَنَّثٌ

الـمُذَكَّرُ: وہ اسم ہے جو جنس کے اعتبار سے مذکر ہو مثلاً: رَجُلٌ (مرد)، وَلَدٌ (لڑکا)، ابْنٌ (بیٹا)، عَرِيْسٌ (دولہا) یا اس کے ساتھ تانیث کی کوئی علامت نہ ہو مثلاً: بَيْتٌ (گھر)، شَارِعٌ (سڑک)، كُرْسِيٌّ (کرسی)، كِتَابٌ (کتاب)۔

المُؤَنَّثُ: عربی میں مؤنث اسماء کئی قسم کے ہوتے ہیں:

۱۔ وہ اسماء جو باعتبار جنس مؤنث ہوں اگرچہ ان کے ساتھ کوئی علامت تانیث نہ ہو: مَرْيَمُ، زَيْنَبُ، حَائِضٌ، حَامِلٌ، عَرُوْسٌ وغیرہ۔

۲۔ وہ الفاظ جنکے آخر میں تاء مدوّرہ ہو: مُعَلِّمَةٌ، طَالِبَةٌ، فَاطِمَةُ، مِشْكَاةٌ، سَاعَةٌ، غُرْفَةٌ وغیرہ۔

۳۔ وہ اسماء جنکے آخر میں الف مقصورہ ہو: سَلْمٰى، صُغْرٰى، حُسْنٰى، نُعْمٰى وغیرہ۔

۴۔ وہ اسماء جنکے آخر میں الف ممدودہ ہو: صَحْرَاءُ، زَهْرَاءُ، حَسْنَاءُ وغیرہ[1]۔

۵۔ مذکورہ بالا اقسام کے علاوہ بعض ایسے اسماء بھی ہیں جو صرف اس لئے مؤنث شمار ہوتے ہیں کہ اہل زبان سے مؤنث سنے گئے ہیں انہیں مُؤَنَّثٌ سَمَاعِيٌّ کہتے ہیں ان میں مندرجہ ذیل اسماء شامل ہیں:

۱۔ ملکوں، شہروں، قبیلوں کے نام: مِصْرُ، بَاكِسْتَانُ، مَكَّةُ، قُرَيْشٌ وغیرہ۔

۲۔ جسم کے وہ اعضاء جو جوڑوں کی صورت میں ہیں: عَيْنٌ (آنکھ)، قَدَمٌ (پیر)، أُذُنٌ (کان)، رِجْلٌ (ٹانگ)۔

۳۔ قدرت کے بعض عناصر: أَرْضٌ، سَمَاءٌ، رِيْحٌ وغیرہ۔

ذیل میں مؤنث سماعی کے کچھ الفاظ درج کئے جاتے ہیں:

حَرْبٌ (جنگ)	خَمْرٌ (شراب)	فُلْكٌ (کشتی)	سِكِّيْنٌ (چاقو)	سَقَرٌ (جہنم کا ایک نام)
دَارٌ (گھر)	عَنْكَبُوْتٌ (مکڑی)	عَيْنٌ (چشمہ)	نَارٌ (آگ)	

(۱) تانیث کی ظاہری علامات تین ہیں: ۱۔ تاء مدورہ ۲۔ الف مقصورہ ۳۔ الف ممدودہ۔

عربی میں بعض اسماء مذکر ومؤنث دونوں استعمال ہوتے ہیں مثلاً:

طَرِيْقٌ (راستہ)	سَبِيْلٌ (راستہ)	بَلَدٌ (شہر)	سُوْقٌ (بازار)
حَالٌ (حال)	رُوْحٌ (روح)	إِصْبَعٌ (انگلی)	نَفْسٌ (نفس)

بعض اسماء کے ساتھ تاء مدورہ ہوتی ہے لیکن یہ معنی کے اعتبار سے مذکر ہی ہوتے ہیں مثلاً:

خَلِيْفَةٌ عَلاَّمَةٌ أُسَامَةُ دَاعِيَةٌ مُعَاوِيَةُ

اگر کسی اسم کے ساتھ تاء مدورہ ہو تو حالتِ وقف میں اس تاء کو ہاء پڑھا جاتا ہے: عَائِشَةُ قَائِمَةٌ کو عَائِشَةُ قَائِمَهْ پڑھا جائے گا۔

مذکر اسماء کو مؤنث بنانے کا طریقہ

۱۔ مذکر اسماء کو مؤنث بنانا ہو تو ان کے آخر میں تاء مدورہ کا اضافہ کر دیا جاتا ہے:

اِبْنٌ	اِبْنَةٌ	اِبْنٌ + ة = اِبْنَةٌ
مَلِكٌ	مَلِكَةٌ	مَلِكٌ + ة = مَلِكَةٌ
حَسَنٌ	حَسَنَةٌ	حَسَنٌ + ة = حَسَنَةٌ

۲۔ اگر مذکر اسم أَفْعَلُ کے وزن پر ہو تو اسکا مؤنث فَعْلَاءُ کے وزن پر ہوگا:

أَبْيَضُ	بَيْضَاءُ	(سفید)	أَسْوَدُ	سَوْدَاءُ	(کالا)	أَخْضَرُ	خَضْرَاءُ	(سبز)
أَحْمَرُ	حَمْرَاءُ	(لال)	أَصْفَرُ	صَفْرَاءُ	(پیلا)	أَزْرَقُ	زَرْقَاءُ	(نیلا)
أَحْمَقُ	حَمْقَاءُ	(بیوقوف)	أَعْرَجُ	عَرْجَاءُ	(لنگڑا)	أَسْمَرُ	سَمْرَاءُ	(گندم گوں)

قاعدہ ۳:

جنس کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں: مذکر اور مؤنث۔

۱۔ مذکر: وہ اسم ہے جو جنس کے اعتبار سے مذکر ہو، یا اس کے ساتھ تانیث کی کوئی علامت نہ ہو۔

۲۔ مؤنث: مؤنث اسماء تین قسم کے ہوتے ہیں:

۱۔ وہ اسماء جو جنس کے اعتبار سے مؤنث ہوں۔

٢۔ وہ اسماء جن کے آخر میں تانیث کی کوئی علامت ہو، جیسے تاء مدورہ، الف مقصورہ یا الف ممدودہ۔

٣۔ وہ اسماء جو عربوں سے مؤنث سنے گئے ہوں۔

التمرين۔ ١ (١)

مندرجہ ذیل مذکر اسماء کو مؤنث بنائیے:

اِبْنٌ	خَادِمٌ	مُدِيْرٌ	مُعَلِّمٌ	أُسْتَاذٌ	مُمَرِّضٌ	مُفِيْدٌ	صَدِيْقٌ
عَمٌّ	خَالٌ	جَدٌّ	طَبِيْبٌ	مُهَنْدِسٌ	مُضِرٌّ	مُؤْمِنٌ	كَافِرٌ
مُنَافِقٌ	سَارِقٌ	صَحَابِيٌّ	صَادِقٌ	ضَارٌّ	كَاذِبٌ	مَفْتُوْحٌ	مُغْلَقٌ
طَوِيْلٌ	قَصِيْرٌ	صَغِيْرٌ	حُلْوٌ	كَبِيْرٌ	قَرِيْبٌ	بَعِيْدٌ	وَاسِعٌ
ضَيِّقٌ	نَائِمٌ	مُرٌّ	مُسْتَيْقِظٌ	نَظِيْفٌ	وَسِخٌ	حَزِيْنٌ	فَرِحٌ
قَائِمٌ	خَشِنٌ	جَدِيْدٌ	قَدِيْمٌ	مَيِّتٌ	حَيٌّ	مُظْلِمٌ	مُنِيْرٌ
لَيِّنٌ	قَاعِدٌ	جَالِسٌ	ذَاهِبٌ	قَادِمٌ	جَيِّدٌ	رَدِئٌ	غَبِيٌّ
ذَكِيٌّ	عَالِمٌ	جَاهِلٌ	مُجْتَهِدٌ	كَسْلَانٌ	مُرْتَفِعٌ	مُنْخَفِضٌ	سَمِيْنٌ
نَحِيْفٌ	جَمِيْلٌ	قَبِيْحٌ	سَعِيْدٌ	شَقِيٌّ	عَادِلٌ	ظَالِمٌ	أَمِيْنٌ
خَائِنٌ	حَاضِرٌ	غَائِبٌ	صَالِحٌ	طَالِحٌ	كَرِيْمٌ	بَخِيْلٌ	

التمرين۔ ٢

مندرجہ ذیل جملے دو دو الفاظ سے مرکب ہیں جملے کے دونوں الفاظ کو تاء مدورہ لگا کر مؤنث بنائیے جیسے مثال میں دیا ہوا ہے:

نموذج: الاَبْنُ صَالِحٌ.   الاَبْنَةُ صَالِحَةٌ.

١۔ اَلْخَالُ فَقِيْرٌ.   ٢۔ اَلْوَلَدُ ذَكِيٌّ.   ٣۔ اَلْوَلَدُ طَيِّبٌ (٢).   ٤۔ اَلْعَمُّ غَنِيٌّ.

٥۔ اَلْخَادِمُ حَاضِرٌ.   ٦۔ اَلأَبُ كَرِيْمٌ.   ٧۔ اَلْمَلِكُ عَادِلٌ.   ٨۔ اَلطَّبِيْبُ مَاهِرٌ.

(١) نئے الفاظ کے معنی سبق کے آخر میں دیئے ہوئے ہیں۔   (٢) ولد کا مؤنث بنت ہے۔

٩ـ الطَّالِبُ جَدِيْدٌ. ١٠ـ هُوَ[1] مُدَرِّسٌ. ١١ـ أَنَا[2] مَسْرُوْرٌ. ١٢ـ التَّاجِرُ خَائِنٌ.

١٣ـ الْمُدِيْرُ شَدِيْدٌ. ١٤ـ الطَّالِبُ نَظِيْفٌ. ١٥ـ الْجَدُّ مَرِيْضٌ. ١٦ـ الأُسْتَاذُ غَائِبٌ.

١٧ـ الأَخُ[3] رَحِيْمٌ. ١٨ـ الْمُمَرِّضُ نَشِيْطٌ. ١٩ـ الْكَافِرُ كَاذِبٌ. ٢٠ـ الرَّجُلُ صَادِقٌ[4].

٢١ـ الْعَرِيْسُ[5] جَمِيْلٌ. ٢٢ـ الْمَرِيْضُ حَزِيْنٌ. ٢٣ـ الْمُوَظَّفُ أَمِيْنٌ. ٢٤ـ الْمُؤْمِنُ صَادِقٌ.

٢٥ـ أَنْتَ[6] بَاكِسْتَانِيٌّ. ٢٦ـ الْمُعَلِّمُ بَاكِسْتَانِيٌّ. ٢٧ـ الصَّدِيْقُ مِصْرِيٌّ. ٢٨ـ الْمُهَنْدِسُ عِرَاقِيٌّ[7].

التمرين ـ ٣

بین القوسین دیئے ہوئے اسماء کو مؤنث بنا کر ان سے خالی جگہیں پر کیجئے جس طرح مثال میں دیا ہوا ہے:

نموذج: الْبِنْتُ بَيْضَاءُ (أَبْيَضُ) الشَّمْسُ صَفْرَاءُ (أَصْفَرُ)

١ـ هِيَ .... (سَعُوْدِيٌّ) ٢ـ أَنْتِ .... (بَاكِسْتَانِيٌّ)

٣ـ الْيَدُ .... (أَبْيَضُ) ٤ـ الْعَيْنُ .... (أَسْوَدُ)

٥ـ الزَّهْرَةُ .... (أَحْمَرُ) ٦ـ السَّمَاءُ .... (أَزْرَقُ)

٧ـ الْكُرَّاسَةُ .... (أَبْيَضُ) ٨ـ الْحَدِيْقَةُ .... (أَخْضَرُ)

٩ـ الْغُرْفَةُ .... (نَظِيْفٌ) ١٠ـ الْمَرْأَةُ .... (أَعْرَجُ)

١١ـ الطَّبِيْبَةُ .... (مَاهِرٌ) ١٢ـ السَّاعَةُ .... (ذَهَبِيٌّ)

١٣ـ الْخَادِمَةُ .... (أَسْمَرُ) ١٤ـ الشَّمْسُ .... (أَصْفَرُ)

١٥ـ الأَرْضُ .... (أَخْضَرُ) ١٦ـ الطَّاوِلَةُ .... (كَبِيْرٌ)

١٧ـ الْبَقَرَةُ .... (سَمِيْنٌ) ١٨ـ الشَّجَرَةُ .... (أَخْضَرُ)

١٩ـ التِّلْمِيْذَةُ .... (أَحْمَقُ) ٢٠ـ الْمُعَلِّمَةُ .... (مُجْتَهِدٌ)

(۱) هُوَ کا مؤنث هي۔ (۲) أنا کا مؤنث أنا ہی ہوگا۔ (۳) مؤنث أُختٌ.

(۴) رجل کا مؤنث امرأة ہے، جب اس پر لام التعریف داخل ہو تو اسے المرأة پڑھا جاتا ہے۔ (۵) الْعَرِيْسُ کا مؤنث "الْعَرُوْسُ" ہے۔

(۶) أنتَ کا مؤنث أنتِ. (۷) استاد کے لئے ملاحظہ: طلبہ کو سبق کے آخر میں دیئے ہوئے الفاظ معنی دیکھ کر جملوں کا مفہوم سمجھنے کا مکلف بنایا جائے۔ جملوں کا اردو ترجمہ ہرگز نہ کیا جائے۔ تمام نئے مفردات کے معنی طلبہ کو ذہن نشین کرائے جائیں۔

التمرين - ٤

مذکر اسماء کے ساتھ مذکر صفات اور مؤنث اسماء کے ساتھ مؤنث صفات لگا کر جملے مکمل کیجئے جس طرح مثال میں دیا ہوا ہے:

نموذج: اَلْمَدْرَسَةُ كَبِيْرَةٌ اَلْمَسْجِدُ وَاسِعٌ

١ ـ الخَالَةُ	....	٢ ـ الطِّفْلُ	....	٣ ـ اَلْبُسْتَانُ	....
٤ ـ اَلْمَتْحَفُ	....	٥ ـ فَاطِمَةُ	....	٦ ـ اَلْحَارِسُ	....
٧ ـ الشَّارِعُ	....	٨ ـ اَلْغُرْفَةُ	....	٩ ـ السَّبُّورَةُ	....
١٠ ـ اَلْجِدَارُ	....	١١ ـ السِّتَارُ	....	١٢ ـ اَلْوَرَقَةُ	....
١٣ ـ السَّرِيْرُ	....	١٤ ـ السَّجَّادَةُ	....	١٥ ـ اَلْمَكْتَبُ	....
١٦ ـ اَلْمِرْوَحَةُ	....	١٧ ـ الشُّبَّاكُ	....	١٨ ـ اَلْبَابُ	....
١٩ ـ السُّوْقُ	....	٢٠ ـ الطَّالِبَةُ	....	٢١ ـ الأُخْتُ	....
٢٢ ـ الصَّدِيْقُ	....	٢٣ ـ السَّلَّةُ	....	٢٤ ـ المِمْحَاةُ	....
٢٥ ـ اَلْعُلْبَةُ	....	٢٦ ـ الزُّجَاجَةُ	....	٢٧ ـ اَلْقَمِيْصُ	....
٢٨ ـ اَلْمِنْدِيْلُ	....	٢٩ ـ اَلْحَقِيْبَةُ	....	٣٠ ـ اَلْقَلَمُ	....
٣١ ـ اَلْبُرْقُعُ	....	٣٢ ـ اَلْمِبْرَاةُ	....	٣٣ ـ اَلْمِسْطَرَةُ	....
٣٤ ـ الرَّفُّ	....	٣٥ ـ السَّيَّارَةُ	....	٣٦ ـ اَلْحَافِلَةُ	....
٣٧ ـ الطِّفْلَةُ	....	٣٨ ـ اَلْكِتَابُ	....	٣٩ ـ النَّظَّارَةُ	....
٤٠ ـ اَلْمَطْبَخُ	....				

التمرين ـ ٥

مندرجہ ذیل آیات کریمہ میں سرخ اسماء کی تانیث کا سبب بتایئے:

١ ـ إِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَاءُ. ٢ ـ إِنَّ أَرْضِيْ وَاسِعَةٌ.

٣ـ قُلْ هٰذِهِ سَبِيْلِي.
٤ـ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ.
٥ـ فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ.
٦ـ مَاسَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ.
٧ـ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ.
٨ـ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَرَبٌّ غَفُوْرٌ.
٩ـ أُولٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ.
١٠ـ ادْخُلُوْا مِصْرَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ.
١١ـ حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا.
١٢ـ يَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ.
١٣ـ كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ.
١٤ـ وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِيْنَ.
١٥ـ إِنَّ الدَّارَ الآخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ.
١٦ـ وَمَا تَدْرِىْ نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوْتُ.
١٧ـ إِنَّ أَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ.
١٨ـ وَأَخْرَجَ يَدَهُ فَإِذَا هِيَ بَيْضَاءُ لِلنَّاظِرِيْنَ.
١٩ـ وَاٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا.
٢٠ـ وَأَمَّا عَادٌ فَأُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ.

نئے الفاظ

عربي	اردو	عربي	اردو
أَنْتَ	آپ (ایک مذکر)	اِبْنٌ ج: بَنُوْنَ، أَبْنَاءُ	بیٹا
أَخٌ ج: إِخْوَةٌ	بھائی	أُخْتٌ ج: أَخَوَاتٌ	بہن
أَرْضٌ ج: أَرَاضِيْ	زمین	أَنَا	میں
أَنْتِ	آپ (ایک مؤنث)	بَابٌ ج: أَبْوَابٌ	دروازہ
بَخِيْلٌ ج: بُخَلَاءُ	کنجوس	بَرَّايَةٌ ج: بَرَّايَاتٌ	شاپنر
بُسْتَانٌ ج: بَسَاتِيْنُ	باغ	بَعِيْدٌ	دور
بَقَرَةٌ ج: بَقَرَاتٌ	گائے	بِنْتٌ ج: بَنَاتٌ	بیٹی
تِلْمِيْذَةٌ ج: تِلْمِيْذَاتٌ (مذکر کے لیے تَلَامِذَةٌ)	شاگردہ	ذَاهِبٌ (إِلَى) ج: ذَاهِبُوْنَ إِلَى	جانے والا

عربي	اردو	عربي	اردو
جَدِيْدٌ ج: جُدَدٌ	نیا	جَدٌّ ج: أَجْدَادٌ	دادا
جَمِيْلٌ ج: جُمَلَاءُ	خوبصورت	جَيِّدٌ	اچھا، عمدہ
طِفْلَةٌ ج: طِفْلَاتٌ	بچی	حَارِسٌ ج: حُرَّاسٌ	چوکیدار
حَاضِرٌ ج: حَاضِرُوْنَ	موجود	حَافِلَةٌ ج: حَافِلَاتٌ	بس
حَدِيْقَةٌ ج: حَدَائِقُ	باغ	حَزِيْنٌ ج س	غمگین
حُلْوٌ	میٹھا	حَيٌّ ج: أَحْيَاءٌ	زندہ
خَالٌ ج: أَخْوَالٌ	ماموں	خَائِنٌ ج: خَائِنُوْنَ	خیانت کرنے والا
خَشِنٌ	کھردرا	ذَكِيٌّ ج: أَذْكِيَاءُ	ذہین
جَالِسٌ ج: جَالِسُوْنَ	بیٹھا ہوا	رَجُلٌ ج: رِجَالٌ	مرد
رَفٌّ ج: رُفُوْفٌ	شیلف	زُجَاجَةٌ ج: زُجَاجَاتٌ	بوتل
جِدَارٌ ج: جُدْرَانٌ	دیوار	رَحِيْمٌ ج: رُحَمَاءُ	رحم دل
زَهْرَةٌ ج: أَزْهَارٌ	پھول	سَارِقٌ ج: سَارِقُوْنَ	چور
سَاعَةٌ ج: سَاعَاتٌ	گھڑی	سَبُّوْرَةٌ ج: سَبُّوْرَاتٌ	تختہ سیاہ، سلیٹ، بلیک بورڈ
سِتَارٌ ج: سَتَائِرُ	پردہ	سَجَّادَةٌ ج: سَجَّادَاتٌ	قالین
سَرِيْرٌ ج: سُرُرٌ	چارپائی	سَعِيْدٌ ج: سُعَدَاءُ	نیک
سَلَّةٌ ج: سَلَّاتٌ	ٹوکری	سَمَاءٌ ج: سَمَاوَاتٌ	آسمان
سَمِيْنٌ ج: سِمَانٌ	موٹا	سُوْقٌ ج: أَسْوَاقٌ	بازار
سَيَّارَةٌ ج: سَيَّارَاتٌ	گاڑی	شَارِعٌ ج: شَوَارِعُ	سڑک
شُبَّاكٌ ج: شَبَابِيْكُ	کھڑکی	شَجَرَةٌ ج: أَشْجَارٌ	درخت
شَدِيْدٌ ج: أَشِدَّاءُ	سخت	شَقِيٌّ ج: أَشْقِيَاءُ	شریر، بدبخت

عربي	اردو	عربي	اردو
شَمْسٌ ج: شُمُوْسٌ	سورج	شَنْطَةٌ ج: شُنَطٌ	بستہ
صَادِقٌ ج: صَادِقُوْنَ	سچا	صَالِحٌ ج: صَالِحُوْنَ، صُلَحَاءُ	نیک
صَدِيْقٌ ج: أَصْدِقَاءُ	دوست	صَغِيْرٌ ج: صِغَارٌ	چھوٹا
ضَارٌّ	نقصان دہ	ضَيِّقٌ	تنگ
طَالِحٌ ج: طُلَحَاءُ	برا (نیک کی ضد ہے)	طَاوِلَةٌ ج: طَاوِلَاتٌ	تپائی، میز
طَبِيْبٌ ج: أَطِبَّاءُ	ڈاکٹر	طَوِيْلٌ ج: طِوَالٌ	لمبا
عَادِلٌ ج: عَادِلُوْنَ	انصاف کرنے والا	عُلْبَةٌ ج: عُلَبٌ	ڈبہ
عَمٌّ ج: أَعْمَامٌ	چچا	عَيْنٌ ج: عُيُوْنٌ	آنکھ
غَبِيٌّ ج: أَغْبِيَاءُ	بے وقوف	غُرْفَةٌ ج: غُرَفٌ، غُرُفَاتٌ	کمرہ
غَنِيٌّ ج: أَغْنِيَاءُ	مالدار	فَرِحٌ ج: فَرِحُوْنَ	خوش ہونے والا
قَادِمٌ ج: قَادِمُوْنَ	آنے والا	قَاعِدٌ	بیٹھا ہوا
قَصِيْرٌ ج: قِصَارٌ	چھوٹا (قد اور لمبائی کے لحاظ سے)	قَبِيْحٌ ج: قُبَحَاءُ	بدصورت، برا (جمیل کی ضد ہے)
قَدِيْمٌ	پرانا	قَائِمٌ ج: قَائِمُوْنَ	کھڑا ہونے والا
كَاذِبٌ ج: كَاذِبُوْنَ	جھوٹا	كَبِيْرٌ ج: كِبَارٌ	بڑا
كُرَّاسَةٌ ج: كَرَارِيْسُ، كُرَّاسَاتٌ	کاپی	كَرِيْمٌ ج: كُرَمَاءُ	صاحب عزت، معزز
كَسْلَانٌ ج: كُسَالَى	سست	مَتْحَفٌ ج: مَتَاحِفُ	عجائب گھر
لَيِّنٌ	نرم	مُهَنْدِسٌ ج: مُهَنْدِسُوْنَ	انجینئر
مُجْتَهِدٌ ج: مُجْتَهِدُوْنَ	محنتی	مَحَّايَةٌ ج: مَحَّايَاتٌ	مٹانے والا (ربڑ)
مُدَرِّسٌ ج: مُدَرِّسُوْنَ	پڑھانے والا	مُدِيْرٌ ج: مُدِيْرُوْنَ	پرنسپل، مہتمم

عربي	اردو	عربي	اردو
مُرْتَفِعٌ	بلند، اونچا	مَسْرُوْرٌ ج: مَسْرُوْرُوْنَ	خوش
مِرْوَحَةٌ ج: مَرَاوِحُ	پنکھا	مُرٌّ	کڑوا
مِسْطَرَةٌ ج: مَسَاطِرُ	فٹہ، اسکیل	مُسْتَيْقِظٌ ج: مُسْتَيْقِظُوْنَ	بیدار
مُضِرٌّ	نقصان دہ	مَطْبَخٌ ج: مَطَابِخُ	باورچی خانہ
مُظْلِمٌ	تاریک	مُعَلِّمٌ ج: مُعَلِّمُوْنَ	استاد
مُغْلَقٌ	بند (بند کیا ہوا)	مُفِيْدٌ	فائدہ مند
مَفْتُوْحٌ	کھلا ہوا	مَكْتَبٌ ج: مَكَاتِبُ	دفتر
مُمَرِّضٌ ج: مُمَرِّضُوْنَ	نرس	مِنْدِيْلٌ ج: مَنَادِيْلُ	رومال
مُنِيْرٌ	روشن	مُنْخَفِضٌ	نیچا
مُوَظَّفٌ ج: مُوَظَّفُوْنَ	افسر	نَائِمٌ ج: نَائِمُوْنَ	سویا ہوا
مَيِّتٌ ج: مَيِّتُوْنَ، أَمْوَاتٌ	مردہ	نَشِيْطٌ ج: نَشِيْطُوْنَ	چست
نَحِيْفٌ ج: نِحَافٌ، نُحَفَاءُ	کمزور	نَظِيْفٌ ج: نِظَافٌ	صاف
نَظَّارَةٌ ج: نَظَّارَاتٌ	عینک	وَسِخٌ	میلا
وَاسِعٌ	کشادہ	يَدٌ ج: أَيْدٍ	ہاتھ
هِيَ	وہ (ایک مؤنث)		

الدرس الرابع

الإِعْرَابُ وَأَلْقَابُهُ

الأمثلة:

(ج)	(ب)	(الف)
الْكِتَابُ مُفِيْدٌ.	الطَّالِبُ مُجْتَهِدٌ.	١ـ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ.
قَرَأْتُ الْكِتَابَ.	قَابَلْتُ الطَّالِبَ.	٢ـ اعْبُدُوا اللّٰهَ.
بَحَثْتُ عَنِ الْكِتَابِ.	نَظَرْتُ إِلَى الطَّالِبِ.	٣ـ إِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ.

شرح وتفصیل:

مجموعہ (الف) میں دی ہوئی آیات کریمہ پر غور کیجئے اس میں اسم پاک اللہ تین جملوں میں وارد ہوا ہے۔ پہلے جملے میں اللہ کے آخری حرف ہاء پر ضمّہ ہے، دوسرے جملے میں اس ہاء پر فتحہ ہے اور تیسرے جملے میں ہاء پر کسرہ ہے۔

اسی طرح مجموعہ (ب) میں لفظ الطالب کے آخری حرف باء کی حرکت اور مجموعہ (ج) میں الکتاب کے آخری حرف باء کی حرکت ہر جملہ میں مختلف ہے۔

معلوم ہوا کہ جب کلمہ جملے میں استعمال ہوتا ہے تو اسکے آخری حرف کی حرکت جملے میں اسکے موقع محل کی مناسبت سے بدلتی رہتی ہے۔ کلام میں کلمہ کے آخری حرف کی اس بدلتی ہوئی حرکت کو عربی قواعد میں إِعْـرَابٌ [1] سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

اسم کے اعراب کی یہی تین صورتیں ہیں جو گزشتہ مثالوں میں آپ کی نظر سے گزریں:

١ـ اَلْمَرْفُوْعُ: پہلی صورت (جہاں اسم کے آخری حرف پر ضمّہ ہے) کیلئے مرفوع کی اصطلاح استعمال ہوتی ہے۔

٢ـ اَلْمَنْصُوْبُ: دوسری صورت (جہاں اسم کے آخری حرف پر فتحہ ہے) کیلئے منصوب کی اصطلاح استعمال ہوتی ہے۔

(۱) طالب علموں کے ذہن میں إعراب اور أشکال کا فرق واضح رہنا چاہئے۔ هـٰذَا كِتَابٌ میں ک کی ''کسرہ'' اور تاء کی ''فتحہ'' اشکال ہیں جبکہ آخری حرف باء کی ''ضمہ'' اعرابی ہے۔

۳۔ اَلْمَجْرُوْرُ: تیسری صورت (جہاں اسم کے آخری حرف پر کسرہ ہے) مجرور کہلاتی ہے۔

چنانچہ اسم پاک اللہ پہلی آیت میں مرفوع ہے دوسری آیت میں منصوب ہے اور تیسری آیت میں مجرور واقع ہوا ہے۔

ان تین اصطلاحات کو ذہن نشین کر لیجئے۔

اسم کے مرفوع ہونے کی کئی وجوہات ہوسکتی ہیں۔اسی طرح اس کے منصوب یا مجرور ہونے کے بھی مختلف اسباب ہوتے ہیں۔آئندہ اسباق میں انشاء اللہ تعالیٰ اس پر تفصیلی بحث ہوگی۔

کوئی بھی کلمہ کلام میں کن حالات میں مرفوع واقع ہوتا ہے، کن وجوہات کی بناء پر منصوب ہوتا ہے اور کب مجرور ہوتا ہے یہی جان لینے کا نام عِلْمُ الإِعْرَابِ یا عِلْمُ النَّحْوِ[1] ہے۔

قاعدہ ۴:

۱۔ کلمہ کے آخری حرف کی حرکت کلام میں اس کے موقع محل کی مناسبت سے بدلتی رہتی ہے، اس بدلتی ہوئی حرکت کو اعراب کہتے ہیں۔

۲۔ اسم کے اعراب کی تین صورتیں ہیں: (۱) مرفوع (۲) منصوب (۳) مجرور۔

التمرين ـ ۱[2]

مندرجہ ذیل آیات کریمہ کے سرخ کلمات میں مرفوع، منصوب اور مجرور اسماء کی تعیین کیجئے:

١ ـ اَللّٰهُ لَطِيْفٌ بِعِبَادِهٖ.	٢ ـ إِنَّ الإِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ.
٣ ـ إِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الأُمُوْرُ.	٤ ـ لَهُمْ دَارُ السَّلَامِ عِنْدَ رَبِّهِمْ.
٥ ـ وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً.	٦ ـ إِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلَامًا.
٧ ـ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ.	٨ ـ مَا كَانَ لِلّٰهِ أَنْ يَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ.
٩ ـ ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيْهِ.	١٠ ـ اَلَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الأَرْضَ فِرَاشًا.
١١ ـ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا.	١٢ ـ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ.

(۱) اعراب کا سوال اس وقت اٹھتا ہے جب کلمہ کلام میں وارد ہوتا ہے علم النحو کی بحث کلمہ سے نہیں بلکہ کلام سے ہے۔

(۲) استاد کے لئے ملاحظہ: اس مشق کا مقصد صرف اتنا ہے کہ طلبہ اعراب کے القاب سے مانوس ہو جائیں۔

١٣ـ إِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

١٤ـ كُلُوْا مِمَّا فِي الأَرْضِ حَلاَلاً طَيِّبًا.

١٥ـ فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰى أَمْرٍ قَدْ قُدِرَ.

١٦ـ أَنّٰى يَكُوْنُ لَهُ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهُ صَاحِبَةٌ.

١٧ـ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ.

١٨ـ وَقُلْنَا يٰآدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ.

١٩ـ وَاللّٰهُ يَدْعُوْ إِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِإِذْنِهِ.

٢٠ـ تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا.

٢١ـ يٰأَيُّهَا الإِنْسَانُ إِنَّكَ كَادِحٌ إِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا.

٢٢ـ هَلْ أَتٰى عَلَى الإِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُوْرًا.

الدرس الخامس

الْمُفْرَدُ وَالْمُثَنّٰى وَالْجَمْعُ

(اسم کی تیسری تقسیم)

عربی میں تعداد کے اعتبار سے اسم تین قسم کا ہوتا ہے:

۱۔الْمُفْرَدُ ۲۔الْمُثَنّٰی ۳۔الْجَمْعُ

۱۔ الاسْمُ الْمُفْرَدُ وَإِعْرَابُهُ

الْمُفْرَدُ: وہ اسم ہے جو ایک چیز پر دلالت کرے۔ مثلاً:

قَلَمٌ (ایک قلم) کِتَابٌ (ایک کتاب) بَيْتٌ (ایک گھر)

اسم مفرد کے اعرابی حالات پچھلے درس میں گزر چکے ہیں، یاد دہانی کیلئے اعادہ کئے دیتے ہیں۔

۱۔ الْمَرْفُوْعُ وَعَلَامَتُهُ[۱]:

اسم مفرد جب کلام میں ضمہ کے ساتھ آئے مرفوع کہلاتا ہے، چونکہ ضَمَّہ اسکے مرفوع ہونے کی علامت ہے، لہذا اسکے اعراب کو "مَرْفُوْعٌ بِالضَّمَّةِ" سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

۲۔ الْمَنْصُوْبُ وَعَلَامَتُهُ[۲]:

اسم مفرد جب کلام میں فتحہ کے ساتھ آئے تو منصوب کہلاتا ہے۔ اور اسکے اعراب کو "مَنْصُوْبٌ بِالْفَتْحَةِ" سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

۳۔ الْمَجْرُوْرُ وَعَلَامَتُهُ[۳]:

اسم مفرد جب کلام میں کسرہ کے ساتھ آئے تو مجرور کہلاتا ہے، اور اسکے اعراب کو "مَجْرُوْرٌ بِالْكَسْرَةِ" سے تعبیر

---

(۱) مرفوع ہونے کی حالت کو حَالَةُ الرَّفْعِ یا الرَّفْعُ اور ضمہ کو عَلَامَةُ الرَّفْعِ کہتے ہیں۔ (۲) منصوب ہونے کی حالت کو حَالَةُ النَّصْبِ یا النَّصْبُ اور فتحہ کو عَلَامَةُ النَّصْبِ کہتے ہیں۔ (۳) مجرور ہونے کی حالت کو حَالَةُ الْجَرِّ یا الْجَرُّ اور کسرہ کو عَلَامَةُ الْجَرِّ کہتے ہیں۔

کیا جاتا ہے۔ آئندہ اسباق سے معلوم ہوگا کہ اسم کن کن حالات میں مرفوع، منصوب اور مجرور واقع ہوتا ہے۔

۲۔ الْمُثَنّٰى

الْمُثَنّٰى: وہ اسم ہے جو دو چیزوں پر دلالت کرے۔

مفرد سے مثنی بنانے کا قاعدہ: اسم مفرد کے آخر میں الف اور نون (ان) بڑھانے سے مثنی بن جاتا ہے[1]۔

کِتَابٌ + انِ = کِتَابَانِ (دو کتابیں) قَلَمٌ + انِ = قَلَمَانِ (دو قلم)

شَجَرَةٌ + انِ = شَجَرَتَانِ (دو درخت) زَهْرَةٌ + انِ = زَهْرَتَانِ (دو پھول)

إِعْرَابُ الْمُثَنّٰى

الأمثلة:

(الف)

۱۔ الطَّالِبَانِ ذَكِيَّانِ. (مرفوع)

۲۔ قَابَلْتُ الطَّالِبَيْنِ. (منصوب)

۳۔ سَلَّمْتُ عَلَى الطَّالِبَيْنِ. (مجرور)

(ب)

۱۔ الطَّالِبَتَانِ ذَكِيَّتَانِ. (مرفوع)

۲۔ قَابَلْتُ الطَّالِبَتَيْنِ. (منصوب)

۳۔ سَلَّمْتُ عَلَى الطَّالِبَتَيْنِ. (مجرور)

شرح وتفصیل:

مثنی جب کلام میں مرفوع واقع ہوتا ہے تو الف کے ساتھ آتا ہے، لہٰذا الف اس کے مرفوع ہونے کی علامت ہے، جیسے ''مجموعہ الف، ب'' میں ''جملہ ۱''۔ مثنی جب منصوب یا مجرور واقع ہوتا ہے تو دونوں صورتوں میں اسکا یہ الف یاء میں تبدیل ہو جاتا ہے جیسے ''مجموعہ الف، ب'' میں ''جملہ ۲، ۳''[2]۔

آپ نے دیکھا کہ مفرد اسم کے رفع کی علامت ضمہ ہے جبکہ مثنی اسم کے رفع کی علامت الف ہے۔ مفرد اسم کے نصب کی علامت فتحہ ہے جبکہ مثنی اسم کے نصب کی علامت یاء ہے۔ مفرد اسم کے جر کی علامت کسرہ ہے جبکہ مثنی اسم کے جر کی علامت یاء ہے۔ نصب اور جر دونوں حالتوں میں مثنی اسم کی ایک ہی شکل ہوتی ہے۔ ان اعراب کی تطبیق انشاء اللہ تعالی

(۱) مثنی پر جب لام التعریف داخل ہوتا ہے تو اس میں کوئی تغیر نہیں آتا یہی حال جمع مذکر سالم کا ہے۔
(۲) مثنی کی یاء سے پہلے والے حرف پر ہمیشہ فتحہ آتی ہے۔

آئندہ اسباق میں ہو جائے گی۔

۳۔ اَلْجَمْعُ بِنَوْعَيْهِ

اَلْجَمْعُ: وہ اسم ہے جو دو سے زیادہ چیزوں پر دلالت کرے۔ اسکی دو قسمیں ہیں:

۱۔ اَلْجَمْعُ الْمُكَسَّرُ أَوْ جَمْعُ تَكْسِيْرٍ ۲۔ اَلْجَمْعُ السَّالِمُ

۱۔ اَلْجَمْعُ الْمُكَسَّرُ:

وہ جمع ہے جس میں مفرد اسم کے حروف کی ترتیب برقرار نہیں رہتی، بلکہ جمع میں آ کر ٹوٹ جاتی ہے اسی وجہ سے اسے "مُكَسَّرٌ" (ٹوٹا ہوا) کہتے ہیں۔ مثلاً:

رَجُلٌ رِجَالٌ بَيْتٌ بُيُوْتٌ كِتَابٌ كُتُبٌ

جمع مکسّر بنانے کا کوئی خاص قاعدہ نہیں ہے، کبھی محض حرکات (ضمہ، فتحہ، کسرہ) کے تغیر سے بنتی ہے۔ مثلاً:

أَسَدٌ أُسُدٌ خَشَبٌ خُشُبٌ سَقْفٌ سُقُفٌ

اور کبھی کسی حرف کو حذف کر کے بنتی ہے۔ مثلاً:

رَسُوْلٌ رُسُلٌ

اور کبھی بعض حروف کے اضافہ سے بنتی ہے۔ مثلاً:

قَلَمٌ أَقْلَامٌ مَسْجِدٌ مَسَاجِدُ عَيْبٌ عُيُوْبٌ

إِعْرَابُ الْجَمْعِ الْمُكَسَّرِ: جمع مکسر کے اعراب بالکل اسی طرح ہونگے جس طرح مفرد اسم کے ہوتے ہیں یعنی ضمہ سے مرفوع، فتحہ سے منصوب اور کسرہ سے مجرور ہوگا۔ یہی اصل ہے اس سے جب کبھی استثناء ہوگا وضاحت کر دی جائے گی۔

۲۔ اَلْجَمْعُ السَّالِمُ:

وہ جمع ہے جسمیں مفرد اسم کے حروف کی ترتیب برقرار رہتی ہے اس کی دو قسمیں ہیں:

(الف) جَمْعُ الْمُذَكَّرِ السَّالِمُ (ب) جَمْعُ الْمُؤَنَّثِ السَّالِمُ

(الف) اَلْجَمْعُ الْمُذَكَّرِ السَّالِمُ: یہ مفرد اسم کے آخر میں (ون) واو اور نون کا اضافہ کر دینے سے بنتی ہے۔ مثلاً:

مُسْلِمٌ + ون = مُسْلِمُوْنَ (دو سے زیادہ مسلمان) صَالِحٌ + ون = صَالِحُوْنَ (دو سے زیادہ نیک مرد)

مُحَمَّدٌ + ون = مُحَمَّدُوْنَ (دو سے زیادہ محمد نامی اشخاص)

قاعدہ کی رو سے جمع مذکر سالم صرف مذکر عاقل کے لئے استعمال ہوتی ہے۔

(ب) جَمْعُ الْمُؤَنَّثِ السَّالِمُ: وہ جمع ہے جو مفرد اسم کے آخر میں الف اور تاء مفتوحہ (ات) بڑھا کر بنائی جاتی ہے:

مُسْلِمَةٌ + ات = مُسْلِمَاتٌ (دو سے زیادہ مسلمان عورتیں) بَقَرَةٌ + ات = بَقَرَاتٌ (دو سے زیادہ گائیں)

صَالِحَةٌ + ات = صَالِحَاتٌ (دو سے زیادہ نیک عورتیں) مُعَلِّمَةٌ + ات = مُعَلِّمَاتٌ (دو سے زیادہ استانیاں)

كَلِمَةٌ + ات = كَلِمَاتٌ (دو سے زیادہ کلمے)

نوٹ: ا۔ الف اور تاء دراصل اسم مفرد کے آخری حرف کے بعد بڑھاتے ہیں نہ کہ تاء مدورہ کے بعد جو زائد ہوتی ہے۔

۲۔ جمع مؤنث عاقل اور غیر عاقل سب کے لئے آتی ہے۔

إِعْرَابُ جَمْعِ الْمُذَكَّرِ السَّالِمُ

الأمثلة:

١۔ اَلْمُعَلِّمُوْنَ حَاضِرُوْنَ. (مرفوع)

٢۔ قَابَلْتُ الْمُعَلِّمِيْنَ. (منصوب)

٣۔ سَلَّمْتُ عَلَى الْمُعَلِّمِيْنَ. (مجرور)

شرح وتفصیل:

جمع مذکر سالم جب کلام میں مرفوع واقع ہوگا تو واو کے ساتھ آئے گا یعنی اسکے رفع کی علامت ''واؤ'' ہے، جیسے ''جملہ ا'' اور نصب اور جر کی حالت میں اسکی یہ واو ''یاء'' میں تبدیل ہو جائے گی جیسے جملہ ''۲، ۳'' گویا نصب اور جر دونوں کی علامت ''یاء'' ہے۔

نوٹ: مثنی اور جمع مذکر سالم دونوں منصوب اور مجرور ہونے کی حالت میں یاء کے ساتھ آتے ہیں لیکن فرق یہ ہے کہ مثنی کی یاء سے پہلے والے حرف پر فتحہ اور اسکے نون کے نیچے کسرہ ہوتی ہے۔ مثلاً: (مُسْلِمَيْنِ، صَالِحَيْنِ) جبکہ جمع مذکر سالم کی یاء سے پہلے والے حرف پر کسرہ اور اسکے نون پر فتحہ ہوتی ہے۔ مثلاً: (مُسْلِمِيْنَ، صَالِحِيْنَ)۔

إِعْرَابُ جَمْعِ الْمُؤَنَّثِ السَّالِمُ

الأمثلة:

(ب)	(الف)
١ ـ الْبَقَرَاتُ سَمِيْنَاتٌ. (مرفوع)	١ ـ الطَّالِبَاتُ ذَكِيَّاتٌ. (مرفوع)
٢ ـ اشْتَرَيْتُ الْبَقَرَاتِ. (منصوب)	٢ ـ قَابَلْتُ الطَّالِبَاتِ. (منصوب)
٣ ـ نَظَرْتُ إِلَى الْبَقَرَاتِ. (مجرور)	٣ ـ سَلَّمْتُ عَلَى الطَّالِبَاتِ. (مجرور)

شرح وتفصیل:

جمع مؤنث سالم حالت رفع میں ضمہ کے ساتھ آتی ہے۔ جیسے مجموعہ ''الف، ب'' میں ''جملہ ۱''، حالت نصب میں کسرہ کے ساتھ آتی ہے جیسے مجموعہ ''الف، ب'' میں ''جملہ ۲'' اور حالت جر میں بھی کسرہ کے ساتھ آتی ہے جیسے مجموعہ ''الف، ب'' میں ''جملہ ۳''، معلوم ہوا کہ جمع مؤنث سالم میں نصب اور جر دونوں کی علامت کسرہ ہے۔

قاعدہ ۵:

تعداد کے اعتبار سے اسم کی تین قسمیں ہیں: ۱۔مفرد ۲۔مثنی ۳۔جمع

۱۔مفرد وہ اسم ہے جو ایک چیز پر دلالت کرے۔

۲۔مثنی وہ اسم ہے جو دو چیزوں پر دلالت کرے۔مثنی مفرد اسم کے آخر میں الف اور نون (ان) کا اضافہ کرنے سے بنتا ہے۔

۳۔جمع وہ اسم ہے جو دو سے زیادہ چیزوں پر دلالت کرے۔اس کی دو قسمیں ہیں: ۱۔جمع مکسر ۲۔جمع سالم۔

جمع سالم کی دو قسمیں ہیں: ۱۔جمع مذکر سالم ۲۔جمع مؤنث سالم۔

قاعدہ ۶:

۱۔مفرد اسم ضمہ (ـُـ) کے ساتھ مرفوع، فتحہ (ـَـ) کے ساتھ منصوب، اور کسرہ (ـِـ) کے ساتھ مجرور ہوتا ہے۔

۲۔مثنی الف کے ساتھ مرفوع، اور یاء کے ساتھ منصوب اور مجرور ہوتا ہے۔

٣۔ جمع مذکر سالم واو کے ساتھ مرفوع اور یاء کے ساتھ منصوب اور مجرور ہوتا ہے۔

۴۔ جمع مؤنث سالم ضمہ سے مرفوع اور کسرہ سے منصوب اور مجرور ہوتی ہے۔

التمرين ـ ١

مندرجہ ذیل اسماء کو مثنی میں تبدیل کیجئے:

١ـ يَدٌ ٢ـ بَيْتٌ ٣ـ جَنَّةٌ ٤ـ كُمٌّ ٥ـ رَجُلٌ ٦ـ زَمِيْلٌ

٧ـ قَرْيَةٌ ٨ـ سَهْلٌ ٩ـ الْعَاقِلُ ١٠ـ امْرَأَةٌ ١١ـ زَوْجٌ ١٢ـ عَالِمٌ

١٣ـ تِلْمِيْذٌ ١٤ـ جَارَةٌ ١٥ـ الْقَدَمُ ١٦ـ طِفْلٌ ١٧ـ جَاهِلٌ ١٨ـ الأُذُنُ

١٩ـ الْمَرْأَةُ ٢٠ـ الْعَيْنُ ٢١ـ صَعْبٌ ٢٢ـ كَعْبٌ ٢٣ـ كَاذِبٌ ٢٤ـ خَصْمٌ

٢٥ـ الْكَتِفُ ٢٦ـ السَّفِيْنَةُ ٢٧ـ الْمُؤْمِنُ ٢٨ـ صَادِقٌ ٢٩ـ الْمِرْفَقُ ٣٠ـ الْمُعَلِّمَةُ

٣١ـ الْمَسْجِدُ ٣٢ـ السَّاعِدُ

التمرين ـ ٢

مندرجہ ذیل اسماء کو جمع مذکر سالم میں تبدیل کیجئے:

١ـ قَائِمٌ ٢ـ عَابِدٌ ٣ـ شَاكِرٌ ٤ـ صَابِرٌ ٥ـ كَافِرٌ

٦ـ مُنَافِقٌ ٧ـ خَاشِعٌ ٨ـ سَاجِدٌ ٩ـ رَاكِعٌ ١٠ـ ضَالٌّ

١١ـ مُؤْمِنٌ ١٢ـ جَاهِلٌ ١٣ـ مُدَرِّسٌ ١٤ـ مُصَنِّفٌ ١٥ـ صَائِمٌ

١٦ـ مُسَافِرٌ ١٧ـ مُهَنْدِسٌ ١٨ـ مُوَظَّفٌ ١٩ـ مُحَدِّثٌ ٢٠ـ مُمَرِّضٌ

التمرين ـ ٣

مندرجہ ذیل مفرد اسماء کو جمع مؤنث سالم میں تبدیل کیجئے:

١ـ مَرْيَمُ ٢ـ قَانِتَةٌ ٣ـ ذَاهِبَةٌ ٤ـ زَيْنَبُ ٥ـ مُؤْمِنَةٌ ٦ـ طَالِبَةٌ

٧ـ صَائِمَةٌ	٨ـ حَافِظَةٌ	٩ـ قَائِمَةٌ	١٠ـ وَالِدَةٌ	١١ـ مُنَافِقَةٌ	١٢ـ مُرَبِّيَةٌ
١٣ـ مُعَلِّمَةٌ	١٤ـ فَاطِمَةُ	١٥ـ تِلْمِيْذَةٌ	١٦ـ طَبِيْبَةٌ	١٧ـ ذَاكِرَةٌ	١٨ـ جَالِسَةٌ
١٩ـ صَادِقَةٌ	٢٠ـ رَاجِعَةٌ	٢١ـ كَافِرَةٌ	٢٢ـ كَاذِبَةٌ	٢٣ـ مُرْضِعَةٌ	٢٤ـ صَابِرَةٌ
٢٥ـ خَاشِعَةٌ	٢٦ـ مُمَرِّضَةٌ	٢٧ـ عَائِشَةُ	٢٨ـ مُتَبَرِّجَةٌ	٢٩ـ مُتَحَجِّبَةٌ	٣٠ـ مُتَصَدِّقَةٌ

التمرين ـ ٤

عربی میں ترجمہ کیجئے:

۱۔ دو بڑھئی	۲۔ دو چشمے	۳۔ گھڑیاں	۴۔ دو تختے
۵۔ دو گاؤں	۶۔ ایک کرسی	۷۔ کچھ معلم	۸۔ دو طالبات
۹۔ دو کمرے	۱۰۔ دو عورتیں	۱۱۔ دو موچی	۱۲۔ دو استانیاں
۱۳۔ ایک گلاس	۱۴۔ دو آنکھیں	۱۵۔ دو ہونٹ	۱۶۔ بے پردہ عورتیں
۱۷۔ ایک عورت	۱۸۔ دو کھڑکیاں	۱۹۔ دو درخت	۲۰۔ بیٹھے ہوئے مرد
۲۱۔ مسافر عورتیں	۲۲۔ منافق عورت	۲۳۔ دو کاپیاں	۲۴۔ دو نوجوان لڑکیاں
۲۵۔ ایک منافق مرد	۲۶۔ کامیاب عورتیں	۲۷۔ دو کہنیاں	۲۸۔ کچھ کاریگر (صانع)
۲۹۔ دو جھوٹی لڑکیاں	۳۰۔ بہت سے لوہار	۳۱۔ کچھ سچے مرد	۳۲۔ دودھ پلانے والیاں
۳۳۔ روزے دار مرد	۳۴۔ دو روزے دار عورتیں	۳۵۔ صبر کرنے والی عورتیں	۳۶۔ دو صدقہ کرنے والی عورتیں
۳۷۔ بہت سے مومن مرد	۳۸۔ داخل ہونے والے مرد	۳۹۔ محنت کرنے والے مرد	۴۰۔ دو چوری کرنے والی عورتیں

التمرين ـ ٥

مندرجہ ذیل آیات کریمہ میں مثنی، جمع مذکر سالم اور جمع مؤنث سالم کی تعیین کیجئے:

١ ـ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ.   ٢ ـ وَمَا هُمْ بِخَارِجِيْنَ مِنَ النَّارِ.

٣ ـ وَبَشِّرِ الصَّابِرِيْنَ.   ٤ ـ قَالُوْا إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّآ إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ.

٥ـ إِنَّهُمْ لَنَا لَغَائِظُوْنَ.
٦ـ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ.
٧ـ وَلِلْكَافِرِيْنَ عَذَابٌ أَلِيْمٌ.
٨ـ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ.
٩ـ فِيْهِمَا عَيْنَانِ نَضَّاخَتَانِ.
١٠ـ اَلْخَبِيْثَاتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثَاتِ.
١١ـ جَعَلْنَا لأَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ.
١٢ـ وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلاَدَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ.
١٣ـ أَلَمْ نَجْعَلْ لَّهُ عَيْنَيْنِ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ وَهَدَيْنَاهُ النَّجْدَيْنِ.
١٤ـ التَّائِبُوْنَ الْعَابِدُوْنَ الْحَامِدُوْنَ السَّائِحُوْنَ الرَّاكِعُوْنَ السَّاجِدُوْنَ الآمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحَافِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ.
١٥ـ إِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَانِتِيْنَ وَالْقَانِتَاتِ وَالصَّادِقِيْنَ وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِيْنَ وَالصَّابِرَاتِ وَالْخَاشِعِيْنَ وَالْخَاشِعَاتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصَّآئِمَاتِ وَالْحَافِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذَّاكِرَاتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا.

نئے الفاظ

عربی	اردو	عربی	اردو
جَارَةٌ	پڑوسن	جَالِسَةٌ ج س[1]	بیٹھنے والی
خَاشِعٌ ج: خَاشِعُوْنَ	خشوع کرنے والا	خَصْمٌ ج: خِصَامٌ	حریف
ذَاكِرَةٌ ج س	ذکر کرنے والی	رَاجِعَةٌ (مِنْ) ج، س	لوٹنے والی
رَاكِعٌ ج: رَاكِعُوْنَ	رکوع کرنے والا	زَمِيْلٌ ج: زُمَلاَءُ	دوست
زَوْجٌ ج: أَزْوَاجٌ مؤنث: زَوْجَاتٌ	شوہر، بیوی	سَاجِدٌ ج: سَاجِدُوْنَ	سجدہ کرنے والا
سَاعِدٌ ج: سَوَاعِدُ	کلائی	سَفِيْهٌ ج: سُفَهَاءُ	بیوقوف
سَهْلٌ	آسان	شَاكِرٌ ج: شَاكِرُوْنَ	شکر کرنے والا

(۱) ج اور س جہاں بھی اس صورت میں ذکر کیے جائیں تو اس سے مراد جمع سالم ہوگی۔

عربي	اردو	عربي	اردو
صَابِرٌ ج: صَابِرُوْنَ	صبر کرنے والا	صَعْبٌ	مشکل
ضَالٌّ ج: ضَالُّونَ	گمراہ	عَابِدٌ ج: عَابِدُوْنَ	عبادت کرنے والا
قَانِتَةٌ ج س	بندگی کرنے والی	قَرْيَةٌ ج: قُرًى	گاؤں، بستی
كَتِفٌ ج: أَكْتَافٌ	کندھا	كُمٌّ ج: أَكْمَامٌ	آستین
مُتَبَرِّجَةٌ ج، س	بے پردہ عورت	مُتَحَجِّبَةٌ ج س	باپردہ
مُتَصَدِّقَةٌ ج، س	صدقہ کرنے والی	مُحَدِّثٌ ج: مُحَدِّثُوْنَ	حدیث بیان کرنے والا
مُرَبِّيَةٌ ج، س	پرورش کرنے والی	مُرْضِعَةٌ ج س	دودھ پلانے والی
مِرْفَقٌ ج: مَرَافِقُ	کہنی	مُصَنِّفٌ ج: مُصَنِّفُوْنَ	تصنیف کرنے والا

اردو	عربي	اردو	عربي
بڑھئی	نَجَّارٌ ج س	تختہ	كَعْبٌ ج: كُعُوْبٌ
چشمہ	عَيْنٌ	داخل ہونے والا	دَاخِلٌ ج س
کاریگر	صَانِعٌ ج س	کامیاب	نَاجِحٌ ج س
گلاس	كَأْسٌ ج: كُؤُوْسٌ	لوہار	حَدَّادٌ ج س
موچی	حَذَّاءٌ ج س	نوجوان لڑکی	فَتَاةٌ ج: فَتَيَاتٌ
ہونٹ	شَفَةٌ : شِفَاهٌ		

الدرس السادس

الْجُمْلَةُ الْعَرَبِيَّةُ

عربی میں جملے کی دو قسمیں ہیں:

الْجُمْلَةُ الاسْمِيَّةُ: وہ جملہ ہے جسکا پہلا کلمہ اسم ہو۔

الْجُمْلَةُ الْفِعْلِيَّةُ: وہ جملہ ہے جسکا پہلا کلمہ فعل ہو۔

الْجُمْلَةُ الاسْمِيَّةُ	الْجُمْلَةُ الْفِعْلِيَّةُ
١ ـ الطَّالِبُ مُجْتَهِدٌ. (طالب علم محنتی ہے)	١ ـ حَضَرَ الْمُعَلِّمُ. (استاد آیا)
٢ ـ الْقَلَمَانِ ثَمِيْنَانِ. (دو قلم مہنگے ہیں)	٢ ـ يَكْتُبُ زَيْدٌ الدَّرْسَ. (زید سبق لکھتا ہے)
٣ ـ الْمُعَلِّمُوْنَ حَاضِرُوْنَ. (اساتذہ حاضر ہیں)	٣ ـ اُكْتُبِ الدَّرْسَ. (سبق لکھو)

الجملة الاسمية وإعرابها

الأمثلة:

(الف)	(ب)	(ج)
١ ـ الْوَلَدُ طَيِّبٌ.	الْفَتَاةُ مُهَذَّبَةٌ.	الْكِتَابُ مُفِيْدٌ.
٢ ـ التِّلْمِيْذَانِ مُجْتَهِدَانِ.	الْمُعَلِّمَتَانِ حَاضِرَتَانِ.	الْكِتَابَانِ مُفِيْدَانِ.
٣ ـ الْمُسْلِمُوْنَ صَادِقُوْنَ.	الْمُؤْمِنَاتُ قَانِتَاتٌ.	الْكُتُبُ مُفِيْدَةٌ.

شرح وتفصیل:

ا۔ جملہ اسمیہ دو اجزاء سے مرکّب ہے۔ پہلا جزء مبتدا اور دوسرا جزء خبر کہلاتا ہے: الْوَلَدُ طَيِّبٌ میں الْوَلَدُ مبتدا اور طَيِّبٌ اسکی خبر ہے۔

۲۔ مبتدا عموماً معرفہ اور خبر عموماً نکرہ ہوا کرتی ہے۔

۳۔ مبتدا اور خبر دونوں مرفوع ہوتے ہیں[1]۔

۴۔ خبر دو باتوں میں اپنے مبتدا کے عین مطابق ہوتی ہے:

ا۔ مفرد، مثنی یا جمع ہونے میں: اگر مبتدا مفرد ہے تو خبر بھی مفرد ہوگی، تینوں مجموعوں میں ''جملہ ا'' ملاحظہ ہو۔ اگر مبتدا مثنی ہوگا تو خبر بھی مثنی ہوگی، تینوں مجموعوں میں ''جملہ ۲'' کو دیکھئے۔ اور اگر مبتدا جمع ہوگا تو خبر بھی جمع ہوگی، مجموعہ الف، اور ب میں ''جملہ ۳'' کو دیکھئے۔ اور اگر مبتدا کسی غیر عاقل شے کی جمع ہو تو اسکی خبر عام طور پر مفرد مؤنث (تاء مدورہ کے ساتھ) آتی ہے، مجموعہ ج کے ''جملہ ۳'' پر غور کیجئے۔

۲۔ تذکیر وتانیث میں: یعنی مبتدا مذکر ہوگا تو خبر بھی مذکر ہوگی، مبتدا مؤنث ہو تو خبر بھی مؤنث ہوگی۔

قاعدہ ۷:

ا۔ عربی جملے کی دو قسمیں ہیں: ا۔ جملہ اسمیہ ۲۔ جملہ فعلیہ

۲۔ جملہ اسمیہ مبتدا اور خبر سے مل کر بنتا ہے۔

۳۔ مبتدا اور خبر ہمیشہ مرفوع ہوتے ہیں۔

۴۔ خبر مفرد، مثنی، جمع ہونے میں اور تذکیر وتانیث میں اپنے مبتدا کے مطابق ہوتی ہے۔

التمرين ـ ١

خالی جگہیں مناسب اخبار لگا کر پر کیجئے:

١ ـ الْغُرْفَةُ	٢ ـ الْأُمُّ	٣ ـ الرَّفُّ............	٤ ـ أَحْمَدُ ....
٥ ـ فَاطِمَةُ	٦ ـ الْبِنْتُ	٧ ـ الدُّعَاةُ	٨ ـ الأَقْلَامُ ....
٩ ـ الأَخَوَانِ	١٠ ـ السَّتَائِرُ	١١ ـ الأَسْعَارُ	١٢ ـ الأَعْمَامُ ....
١٣ ـ الْمَسْجِدُ	١٤ ـ الْفَوَاكِهُ	١٥ ـ الْعَيْنَانِ	١٦ ـ الْأُخْتَانِ ....
١٧ ـ الطُّلَّابُ	١٨ ـ الثَّلَّاجَةُ............	١٩ ـ الصَّدِيْقُ	٢٠ ـ الْقَرْيَتَانِ ....

(۱) مبتدا اور خبر اسم کے مرفوع ہونے کے اسباب میں سے ہیں۔

٢١ـفَاطِمَاتُ	٢٢ـ الزَّيْدُوْنَ	٢٣ـ الطَّبِيْبَانِ	٢٤ـ الشَّوَارِعُ...........
٢٥ـ الطَّالِبَاتُ	٢٦ـ الشُّبَّاكَانِ	٢٧ـ الْأُمَّهَاتُ	٢٨ـ الْمَنَارَتَانِ ....
٢٩ـ الْخَالَاتُ	٣٠ـ الْمُؤْمِنُونَ	٣١ـ التُّفَّاحَتَانِ	٣٢ـ الْمُمَرِّضَةُ ....
٣٣ـ الدَّكَاكِيْنُ	٣٤ـالْمُهَنْدِسُوْنَ...........		

التمرين ـ ٢

مندرجہ ذیل جملوں میں مبتدا اور خبر دونوں کو مؤنث بنایئے تا کہ یہ تانیث میں باہم مطابق ہو جائیں:

١ـ الأَخُ كَرِيْمٌ	٢ـ الْخَادِمُ أَمِيْنٌ	٣ـ الْوَلَدُ مُطِيْعٌ	٤ـ الطِّفْلُ نَائِمٌ
٥ـ الْأَبُ رَحِيْمٌ	٦ـ الْمَلِكُ عَادِلٌ	٧ـ الْخَيَّاطُ مَاهِرٌ	٨ـ الابْنُ صَالِحٌ
٩ـ الْجَارُ سَخِيٌّ	١٠ـ الْوَلَدُ صَغِيْرٌ	١١ـ الرَّجُلُ كَبِيْرٌ	١٢ـ الْكَافِرُ شَقِيٌّ
١٣ـ الْمُجِدُّ نَاجِحٌ	١٤ـ الْمُعَلِّمُ حَاضِرٌ	١٥ـ الأَمِيْرُ جَمِيْلٌ	١٦ـ الْخَالُ شَفِيْقٌ
١٧ـ الْمُؤْمِنُ سَعِيْدٌ	١٨ـ الْجَدُّ ضَعِيْفٌ	١٩ـ الصَّدِيْقُ وَفِيٌّ	٢٠ـ الْمُسَافِرُ تَعِبٌ
٢١ـ الْمُنَافِقُ كَاذِبٌ	٢٢ـ الْمُدِيْرُ غَائِبٌ	٢٣ـ التِّلْمِيْذُ ذَكِيٌّ	٢٤ـ الطَّبِيْبُ حَاذِقٌ
٢٥ـ الْمُمَرِّضُ نَشِيْطٌ	٢٦ـ الْأُسْتَاذُ شَدِيْدٌ	٢٧ـ الْجُنْدِيُّ شُجَاعٌ	٢٨ـ الطَّالِبُ مُجْتَهِدٌ
٢٩ـ الْمُؤْمِنُ صَادِقٌ	٣٠ـ الضَّيْفُ جَالِسٌ		

التمرين ـ ٣

تمرین ـ ۲ کے تمام جملوں میں مبتدآت اور اخبار کو مثنی بنایئے تا کہ یہ تثنیہ میں باہم مطابق ہو جائیں۔

التمرين ـ ٤

ا۔ تمرین ـ ۲ کے مبتدآت اور اخبار کو جمع مذکر بنایئے۔

۲۔ اسی تمرین کے مبتدآت اور اخبار کو جمع مؤنث بنایئے[1]۔

(۱) نوٹ: کچھ مفرد اسماء کی جمع سالم ہوگی اور کچھ کی مکسر، سبق کے آخر میں تمام اسماء کی جمع دی ہوئی ہے۔

التمرين ـ ٥

مندرجہ ذیل ہر مفرد مبتدا کو جمع مکسر بنایئے، پھر حسب قاعدہ اسکی خبر لایئے:

١ـ الدَّوَاءُ مُرٌّ. ٢ـ الْبُرْقُعُ أَسْوَدُ. ٣ـ الْكِتَابُ ثَمِيْنٌ. ٤ـ الدَّفْتَرُ أَصْفَرُ.

٥ـ الْقَلَمُ رَدِيْءٌ. ٦ـ الْقُمَاشُ جَيِّدٌ. ٧ـ الْبَابُ مَفْتُوْحٌ. ٨ـ الْجَبَلُ شَامِخٌ.

٩ـ الثَّوْبُ أَزْرَقُ. ١٠ـ الْقِصَّةُ مُمْتِعَةٌ. ١١ـ الزَّهْرَةُ نَاضِرَةٌ. ١٢ـ الْغُرْفَةُ وَاسِعَةٌ.

١٣ـ الْجِدَارُ مُرْتَفِعٌ. ١٤ـ السَّلَّةُ حَمْرَاءُ. ١٥ـ الْحَقْلُ أَخْضَرُ. ١٦ـ الْكَأْسُ بَيْضَاءُ.

١٧ـ الشَّارِعُ ضَيِّقٌ. ١٨ـ السَّاعَةُ ثَمِيْنَةٌ. ١٩ـ الْحَقِيْبَةُ زَرْقَاءُ. ٢٠ـ الْمِفْتَاحُ ضَائِعٌ.

٢١ـ الْحِمَارُ أَسْوَدُ. ٢٢ـ الْقَلَمُ مَكْسُوْرٌ. ٢٣ـ الدُّكَّانُ مُغْلَقٌ. ٢٤ـ الْفِنْجَانُ أَبْيَضُ.

٢٥ـ اَلْجُمْلَةُ سَهْلَةٌ. ٢٦ـ الْمَسْجِدُ قَدِيْمٌ. ٢٧ـ الْكُرَّاسَةُ كَبِيْرَةٌ. ٢٨ـ السِّكِّيْنُ حَادَّةٌ.

٢٩ـ الْمَكْتَبُ نَظِيْفٌ. ٣٠ـ الدَّرْسُ صَعْبٌ. ٣١ـ الْوَرْدَةُ حَمْرَاءُ.(١) ٣٢ـ الْقَمِيْصُ مُمَزَّقٌ.

٣٣ـ الْمِرْوَحَةُ بَيْضَاءُ. ٣٤ـ الْكُرْسِيُّ صَغِيْرٌ. ٣٥ـ الصُّنْدُوْقُ ضَخْمٌ. ٣٦ـ الْبُسْتَانُ جَمِيْلٌ.

٣٧ـ الشَّجَرَةُ مُثْمِرَةٌ. ٣٨ـ الْكُوْبُ مَكْسُوْرٌ. ٣٩ـ الْمُحَاضَرَةُ طَوِيْلَةٌ. ٤٠ـ السَّيَّارَةُ رَخِيْصَةٌ.

التمرين ـ ٦

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجئے:

۱۔ ہندو کافر ہیں۔ ۲۔ گائیں پتلی ہیں۔ ۳۔ دل لرزاں ہیں۔

۴۔ قالین مہنگا ہے۔ ۵۔ چھتیں اونچی ہیں۔ ۶۔ اسٹیشن دور ہے۔

۷۔ رسول سچے ہیں۔ ۸۔ چہرے روشن ہیں۔ ۹۔ قمیصیں نیلی ہیں۔

۱۰۔ بلیاں پیاسی ہیں۔ ۱۱۔ چوکیدار چوکنا ہے۔ ۱۲۔ سورج چمکدار ہے۔

(۱) یہ بات پہلے گزر چکی ہے کہ جو اسم أَفْعَلُ کے وزن پر آتا ہے اسکا مؤنث فَعْلَاءُ کے وزن پر ہوتا ہے، جمع غیر عاقل کے قاعدہ کے مطابق یہاں أَحْمَرُ کا مؤنث حَمْرَاءُ استعمال ہوگا۔

۱۳۔ مزدور مسلمان ہیں۔ ۱۴۔ مجاہدین فتح مند ہیں۔ ۱۵۔ مسافر خوفزدہ ہیں۔
۱۶۔ دیواریں سفید ہیں۔ ۱۷۔ اساتذہ پاکستانی ہیں۔ ۱۸۔ قیمتیں اونچی ہیں۔
۱۹۔ باغ خوبصورت ہے۔ ۲۰۔ ہوائی اڈہ قریب ہے۔ ۲۱۔ آسمان صاف ہے۔
۲۲۔ دونوں گاؤں دور ہیں۔ ۲۳۔ معلم بیٹھے ہوئے ہیں۔ ۲۴۔ دو کھڑکیاں کھلی ہیں۔
۲۵۔ دو پلنگ آرام دہ ہیں۔ ۲۶۔ دونوں ڈاکٹر ماہر ہیں۔ ۲۷۔ بچی کھڑی ہوئی ہے۔
۲۸۔ دونوں مجاہد بہادر ہیں۔ ۲۹۔ دونوں عورتیں سچی ہیں۔ ۳۰۔ پلیٹیں ٹوٹی ہوئی ہیں۔
۳۱۔ بڑھئی (جمع) محنتی ہیں۔ ۳۲۔ فاطمہ صاف ستھری ہے۔ ۳۳۔ استانیاں رحمدل ہیں۔
۳۴۔ سب کھڑکیاں کھلی ہیں۔ ۳۵۔ دونوں ماموں ڈاکٹر ہیں۔ ۳۶۔ آنکھیں جھکی ہوئی ہیں۔
۳۷۔ دونوں خالائیں بیمار ہیں۔ ۳۸۔ دونوں باغ پھل دار ہیں۔ ۳۹۔ بہنیں (جمع) نیک ہیں۔
۴۰۔ پیالے رکھے ہوئے ہیں۔ ۴۱۔ دونوں نانبائی امانتدار ہیں۔ ۴۲۔ باپ (جمع) مؤمن ہیں۔
۴۳۔ دو پھول کھلے ہوئے ہیں۔ ۴۴۔ سب عجائب گھر مشہور ہیں۔ ۴۵۔ دونوں خادمائیں محنتی ہیں۔
۴۶۔ دونوں دسترخوان صاف ہیں۔ ۴۷۔ گلاب کا پھول خوبصورت ہے۔ ۴۸۔ دونوں استانیاں عراقی ہیں۔
۴۹۔ گدیاں صف بصف لگی ہوئی ہیں۔ ۵۰۔ دونوں غریب عورتیں خستہ حال ہیں۔

التمرين ـ ۷

مندرجہ ذیل جملوں میں قواعد کی غلطیاں ہیں پہلے ان غلطیوں کی تعیین کیجئے پھر جملوں کو ازسرنو صحیح طور پر لکھئے:

١ ـ الْبِنْتِ جَمِيْلٌ. ٢ ـ الْبَيْتُ كَبِيْرَةٌ. ٣ ـ أُمُّ الصَّادِقَةُ. ٤ ـ دَرْسُ صَعْبٌ.
٥ ـ الطَّالِبَةُ عِرَاقِيَّةٌ. ٦ ـ فَتَاتَانِ مُهَذَّبَةٌ. ٧ ـ سَجَّادَةَ إِيْرَانِيٌّ. ٨ ـ الأَبُ مُجْتَهِدُ.
٩ ـ الدَّوْلَابُ مُغْلَقَةٌ. ١٠ ـ الطَّالِبَانِ ذَكِيٌّ. ١١ ـ طُلَّابُ مَسْرُوْرِيْنَ. ١٢ ـ الْمَكَاتِبُ جَدِيْدٌ.
١٣ ـ مُعَلِّمٌ الْحَاضِرُوْنَ. ١٤ ـ فَاطِمَةٌ طَبِيْبٌ. ١٥ ـ الْمُسْلِمَاتِ شَاكِرَةٌ. ١٦ ـ الْمُهَنْدِسُوْنَ مَاهِراً.
١٧ ـ الْمُسَافِرِيْنَ رَاجِعِيْنَ. ١٨ ـ الْكُتُبُ مَفْتُوْحٌ.

التمرين ـ ٨

مندرجہ ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجئے:

١ـ مَوْقِدٌ	٢ـ الثِّيَابُ	٣ـ قِدْرٌ	٤ـ الأَيَّامُ	٥ـ الرَّجُلُ
٦ـ الْمَقْعَدُ	٧ـ الْمَاءُ	٨ـ عَائِشَةُ	٩ـ الْجُنُوْدُ	١٠ـ الْمِلْعَقَتَانِ
١١ـ الْمِرْآةُ	١٢ـ الطَّعَامُ	١٣ـ الْبُرْتُقَالَةُ	١٤ـ الْجَزَّارُوْنَ	١٥ـ الْعَرَبِيَّةُ
١٦ـ الْجَارَةُ	١٧ـ الأَسْوَاقُ	١٨ـ الصَّدِيْقَتَانِ	١٩ـ الْعَيْنَانِ	٢٠ـ الصَّبَّاغُ
٢١ـ الْبَسَاتِيْنُ	٢٢ـ الْمَدْرَسَتَانِ	٢٣ـ الصَّانِعُوْنَ	٢٤ـ السَّاعَاتُ	٢٥ـ الشُّبَّاكَانِ
٢٦ـ الصَّحَابِيَّانِ	٢٧ـ الصَّدِيْقَاتُ	٢٨ـ الصُّحُوْنُ	٢٩ـ الصَّوَّاغُوْنَ	٣٠ـ الْمُمَرِّضُوْنَ

التمرين ـ ٩

مندرجہ ذیل اخبار کیلئے مناسب مبتدآت لائیے:

١ـ ....حَارٌّ.	٢ـ ....صَغِيْرَةٌ.	٣ـ .... مُكْرَمٌ.	٤ـ .... وَسِخَةٌ.
٥ـ ....جَاهِلَتَانِ.	٦ـ .... تَعِبُوْنَ.	٧ـ .... مَسْرُوْرَتَانِ.	٨ـ ....مُتَزَوِّجَاتٌ.
٩ـ .... صَالِحَاتٌ.	١٠ـ ....ضَاحِكَانِ.		

التمرين في الإعراب ـ ١٠

نموذج:

١ـ الْعِلْمُ نَافِعٌ.	الْعِلْمُ: مبتدأ مرفوع بالضمّة.	نَافِعٌ: خبر مرفوع بالضمة.
٢ـ الْعَالِمَانِ تَقِيَّانِ.	الْعَالِمَانِ: مبتدأ مرفوع بالألف.	تَقِيَّانِ: خبرمرفوع بالألف.
٣ـ الْمُؤْمِنُوْنَ مُفْلِحُوْنَ.	الْمُؤْمِنُوْنَ: مبتدأ مرفوع بالواو.	مُفْلِحُوْنَ: خبرمرفوع بالواو.

نوٹ: کلام میں کسی کلمہ کے اعراب کرتے وقت تین باتیں ملحوظ ہونی چاہئیں:

ا۔ کلمہ کا کلام میں موقع محل کیا ہے؟ (یعنی یہ مبتدا، خبر، فاعل، مفعول وغیرہ میں سے کیا ہے)

۲۔ اس موقع محل کی مناسبت سے کلمہ تینوں اعرابی حالتوں میں سے کس حالت میں واقع ہوا ہے؟ یعنی مرفوع ہے یا منصوب ہے یا مجرور ہے۔ یہ جاننے کے لئے ہم نحو کے قواعد کی مدد لیتے ہیں۔ مندرجہ بالا جملوں کے اعراب کرتے وقت ہم دو نحوی قاعدوں کو بروئے کار لائیں گے۔

١ ـ اَلْمُبْتَدَأُ مَرْفُوْعٌ ٢ ـ اَلْخَبَرُ مَرْفُوْعٌ

۳۔ اگر کلمہ مرفوع واقع ہوا ہے تو اسکے رفع کی علامت کیا ہے؟ آپ جان چکے ہیں کہ اسم مفرد کے رفع کی علامت ''ضمہ''، مثنی کے رفع کی علامت ''الف'' اور جمع مذکر سالم کے رفع کی علامت ''واؤ'' ہے۔ اسی طرح اگر کلمہ منصوب ہے تو اسکے نصب کی علامت کیا ہے؟ اور اگر مجرور ہے تو اسکے جر کی علامت کیا ہے؟ اعرابی علامت کا تعین اس بات پر موقوف ہے کہ اسم مفرد، مثنی، جمع مذکر سالم اور جمع مؤنث سالم میں سے کیا ہے۔

مندرجہ ذیل جملوں میں مبتدا اور خبر کے اعراب کیجئے:

١ ـ الطَّرِيْقُ وَعْرَةٌ. ٢ ـ اَلْمُسَافِرَانِ تَعِبَانِ. ٣ ـ الأُمَّهَاتُ صَالِحَاتٌ.

٤ ـ اَلْكَافِرُوْنَ خَائِبُوْنَ. ٥ ـ التِّلْمِيْذَتَانِ نَشِيْطَتَانِ.

نئے الفاظ

عربي	اردو	عربي	اردو
بُرْتُقَالَةٌ	مالٹا	بَيْضَاءُ	سفید
تَعِبٌ ج س	تھکا ہوا	تُفَّاحَةٌ ج س	سیب
ثَلَّاجَةٌ ج س	فرج	ثَمِيْنٌ	مہنگا
ثَوبٌ ج: أَثْوَابٌ	کپڑا	جَزَّارٌ ج س	قصائی
جُنْدِيٌّ ج: جُنُوْدٌ	فوجی	حَادٌّ	تیز
حَارٌّ	گرم	حَقْلٌ	کھیت
حَمْرَاءُ	لال	خِمَارٌ ج: خُمُرٌ	دوپٹہ

عربي	اردو	عربي	اردو
خَائِبٌ ج س	ناکام	خَيَّاطٌ ج س	درزی
دُعَاةٌ (دَاعٍ کی جمع ہے)	دعوت دینے والے، بلانے والے	دَفْتَرٌ	رجسٹر
مُمَزَّقٌ	پھٹا ہوا	مُمْتِعَةٌ	دلچسپ
دَكَاكِيْنُ (دُكَّانٌ کی جمع ہے)	دکانیں	رَخِيْصٌ	سستا
سِعْرٌ ج: أَسْعَارٌ	قیمتیں	سِكِّيْنٌ ج: سَكَاكِيْنُ	چاقو
شَاكِرٌ ج س	شکرگزار	شَامِخٌ	بلند
شُجَاعٌ ج: شُجْعَانٌ	بہادر	شَفِيْقٌ ج س	مہربان
صَبَّاغٌ ج س	رنگریز (رنگنے والا)	صَوَّاغٌ ج س	سُنار
ضَاحِكٌ ج س	ہنسنے والا	ضَخْمٌ ج: ضِخَامٌ	بھاری
ضَعِيْفٌ ج: ضُعَفَاءُ	کمزور	ضَيْفٌ ج: ضُيُوْفٌ	مہمان
طَعَامٌ ج: أَطْعِمَةٌ	کھانا	طَيِّبٌ	پاک، اچھا
فِنْجَانٌ ج: فَنَاجِيْنُ	پیالی	فَاكِهَةٌ ج: فَوَاكِهُ	پھل
قِدْرٌ ج: قُدُوْرٌ	دیگچی	قُمَاشٌ ج: أَقْمِشَةٌ	کپڑا (بغیر سلا ہوا)
كُوْبٌ ج: أَكْوَابٌ	پیالہ	سَعِيْدٌ ج: سُعَدَاءُ	نیک بخت
مِرْآةٌ ج: مَرَايَا	شیشہ	مِفْتَاحٌ ج: مَفَاتِيْحُ	چابی
مِلْعَقَةٌ ج: مَلَاعِقُ	چمچہ	مَاءٌ ج: مِيَاهٌ	پانی
مَكْسُوْرٌ	ٹوٹا ہوا	مَلِكٌ ج: مُلُوْكٌ	بادشاہ
مَنَارَةٌ ج س	مینار	مَوْقِدٌ	چولھا
مُتَزَوِّجَةٌ ج س	شادی شدہ	مُثْمِرَةٌ	پھل دار
مُجِدٌّ ج س	محنتی	مُحَاضَرَةٌ	لیکچر
مُطِيْعٌ ج س	فرمانبردار	مُكْرَمٌ	معزز

عربي	اردو	عربي	اردو
مُهَذَّبٌ ج س	تہذیب یافتہ	نَاضِرَةٌ	تروتازہ
وَرْدَةٌ ج: وُرُوْدٌ	گلاب کا پھول	وَفِيٌّ ج: أوفِيَاءُ	وفادار
مَقْعَدٌ ج: مَقَاعِدُ	بینچ	يَوْمٌ ج: أَيَّامٌ	دن
أَبْيَضُ ج: بِيْضٌ	سفید	أَخْضَرُ ج: خُضْرٌ	سبز
أَرِيْكَةٌ ج: أَرَائِكُ	گدی	أَزْرَقُ ج: زُرْقٌ	نیلا
أَسْمَرُ ج: سُمْرٌ	گندم گوں	أَسْوَدُ ج: سُوْدٌ	کالا
أَصْفَرُ ج: صُفْرٌ	زرد		

اردو	عربي	اردو	عربي
اسٹیشن	مَحَطَّةٌ ج س	باپ	أَبٌ ج: آبَاءُ
بلی	هِرَّةٌ، قِطَّةٌ ج س، ج: قِطَطٌ	پلیٹ	صَحْنٌ ج: صُحُوْنٌ
پیاسا	عَطْشَانُ مؤنث: عَطْشَى	جھکی ہوئی	خَاشِعَةٌ
چمکدار	لَامِعٌ	چوکنا	مُتَيَقِّظٌ ج س
چہرہ	وَجْهٌ ج: وُجُوْهٌ	خستہ حال	بَائِسٌ ج س
خوف زدہ	خَائِفٌ ج س	دسترخوان	مَائِدَةٌ ج: مَوَائِدُ
دل	قَلْبٌ ج: قُلُوْبٌ	رکھا ہوا	مَوْضُوْعٌ
روشن	مُضِيْءٌ	صف بصف لگنا	مَصْفُوْفٌ
فتح مند	مُنْتَصِرٌ ج س	کھلا ہوا	مُفَتَّحٌ
مزدور	عَامِلٌ ج س، ج: عُمَّالٌ	لرزاں	وَاجِفٌ
نانبائی	خَبَّازٌ ج س	ہندو	هِنْدِيٌّ ج هُنُوْدٌ
ہوائی اڈہ	مَطَارٌ ج مَطَارَاتٌ	آرام دہ	مُرِيْحٌ ج س

الدرس السابع

الْحُرُوْفُ الْجَارَّةُ [1]

الأمثلة:

١۔ الطَّائِرُ عَلَى الْغُصْنِ. (پرندہ ٹہنی پر ہے) ٢۔ السَّيَّارَةُ لِـزَيْدٍ. (گاڑی زید کی ہے)

٣۔ عَائِشَةُ كَـالْقَمَرِ. (عائشہ چاند کی طرح ہے) ٤۔ كَتَبْتُ بِـالْقَلَمِ. (میں نے قلم کے ساتھ لکھا)

٥۔ الْمَكْتَبُ مِنَ الْخَشَبِ. (ڈیکس لکڑی کا ہے) ٦۔ الْقِصَّةُ عَنِ الأَمِيْرَةِ. (قصہ شہزادی کے بارے میں ہے)

٧۔ الطَّالِبُ فِي الْفَصْلِ. (طالب علم درسگاہ میں ہے) ٨۔ فَاطِمَةُ ذَاهِبَةٌ إِلَى السُّوْقِ. (فاطمہ بازار کی طرف جارہی ہے)

شرح وتفصیل:

مندرجہ بالا جملے حروف جارہ پر مشتمل ہیں: عَلَى، إِلَى، مِنْ، لِ، فِيْ، كَ، عَنْ، بِ یہ حروف اسم پر داخل ہوتے ہیں۔ اور اسے مجرور کر دیتے ہیں [2] مذکورہ بالا مثالوں میں آپ نے دیکھا کہ جو اسماء حروف جارہ کے بعد واقع ہوئے ہیں سب کسرہ کے ساتھ آئے ہیں انکے اعراب کو ہم مَجْرُوْرٌ بِالْكَسْرَةِ سے تعبیر کریں گے۔ "الطَّائِرُ عَلَى الْغُصْنِ" میں "الغُصْنِ" مجرور ہے اسلئے کہ اس سے پہلے حرف جر آیا ہے، اس کے جر کی علامت کسرہ ہے کیونکہ یہ اسم مفرد ہے۔

حروف جارہ سترہ (١٧) ہیں لیکن ہم مندرجہ ذیل پر اکتفا کرتے ہیں:

١۔ عَلَى (پر یا اوپر):

زَيْدٌ جَالِسٌ عَلَى الأَرْضِ. (زید زمین پر بیٹھا ہوا ہے) الْكُتُبُ عَلَى الرَّفِّ. (کتابیں شیلف پر ہیں)

٢۔ إِلَى (تک، کی طرف وغیرہ):

غَسَلْتُ الْيَدَ إِلَى الْمِرْفَقِ. (میں نے ہاتھ کہنی تک دھویا) زَيْدٌ نَاظِرٌ إِلَى السَّمَاءِ. (زید آسمان کی طرف دیکھ رہا ہے)

٣۔ مِنْ (سے، میں سے، کا، کی، کے):

(١) انہیں "الْحُرُوْفُ الْجَارَّةُ" یا "حُرُوْفُ الْجَرّ" کہا جاتا ہے۔

(٢) حروف جارّہ کا تعلق اسماء کے ساتھ ہے اور جر بھی اسماء کی خصوصیات میں سے ہے۔ حروف جارّہ افعال پر داخل نہیں ہوتے اور فعل کبھی مجرور نہیں ہوتا۔

اَلْبُرْتُقَالُ مِنَ الْفَوَاكِهِ. (مالٹا پھلوں میں سے ہے) اَلصُّنْدُوْقُ مِنَ الْحَدِيْدِ. (صندوق لوہے کا ہے)

خَالِدٌ أَكْبَرُ [1] مِنْ سَلِيْمٍ. (خالد سلیم سے بڑا ہے) اَلْقِطَّةُ أَصْغَرُ مِنَ الْكَلْبِ. (بلی کتے سے چھوٹی ہے)

سَلِيْمٌ رَاجِعٌ مِنَ الْقَرْيَةِ. (سلیم گاؤں سے لوٹنے والا ہے)

٤۔ لِ (لئے، کا، کے، کی): یہ لام عام طور پر ملکیت یا نسبت کے اظہار کے لئے آتا ہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ. (تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں) قُلْتُ لِزَيْدٍ. (میں نے زید سے کہا)

اَلْفَرَسُ لِخَالِدٍ. (گھوڑا خالد کا ہے)

٥۔ فِيْ (میں):

اَلْوَلَدُ فِي الْغُرْفَةِ. (لڑکا کمرے میں ہے) الأَقْلاَمُ فِي الدُّرْجِ. (قلم دراز میں ہیں)

٦۔ كَ (مانند یا مشابہ): یہ حرف التشبیہ کہلاتا ہے:

زَيْدٌ كَالأَسَدِ. (زید شیر کی طرح ہے) اَلطَّاعِمُ الشَّاكِرُ كَالصَّائِمِ الصَّابِرِ. (کھا کر شکر کرنے والا صبر کرنے والے روزہ دار کی طرح ہے)

٧۔ عَنْ (سے، بارے میں):

سَأَلْتُ عَنِ الْمُعَلِّمَةِ. (میں نے استانی کے بارے میں سوال کیا) اَلْمَسْجِدُ بَعِيْدٌ عَنِ الْبَيْتِ. (مسجد گھر سے دور ہے)

٨۔ بِ (سے، میں، کے ساتھ):

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. (اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو رحمان ورحیم ہے)

أَكَلْتُ بِالْمِلْعَقَةِ. (میں نے چمچ کے ساتھ کھایا) زَيْدٌ بِالْمَسْجِدِ. (زید مسجد میں ہے)

---

(١) أَكْبَرُ: أَفْعَلُ کے وزن پر اسم تفضیل ہے۔ جب دو چیزوں کا آپس میں مقابلہ کیا جائے اور ان میں سے ایک میں دوسرے کی نسبت کسی صفت کی زیادتی ہو تو اس کے اظہار کے لئے اسم تفضیل استعمال ہوتا ہے: أَكْبَرُ (زیادہ بڑا) أَجْمَلُ (زیادہ خوبصورت) أَصْغَرُ (زیادہ چھوٹا) أَبْعَدُ (زیادہ دور) فی الحال اسکے بارے میں دو باتیں ذہن نشین کر لیجئے ١۔ اس پر تنوین نہیں آئے گی ٢۔ مذکورہ بالا صورت میں اس کا صیغہ نہیں بدلے گا۔ مبتدا مذکر ہو مؤنث ہو مفرد ہو تثنیہ یا جمع اسم تفضیل اسی حال پر رہے گا۔

اَلْمُثَنّٰى الْمَجْرُوْرُ

الأمثلة:

١ ۔ اَلْكُتُبُ لِلطَّالِبَيْنِ . (کتابیں دو طالب علموں کی ہیں)

٢ ۔ بَحَثْتُ عَنِ الطِّفْلَيْنِ. (میں نے دو بچوں کو ڈھونڈا)

٣ ۔ الأَوْلَادُ فِي الْغُرْفَتَيْنِ. (بچے دو کمروں میں ہیں)

٤ ۔ زَيْدٌ وَسَلِيْمٌ كَأَخَوَيْنِ. (زید اور سلیم دو بھائیوں کی طرح ہیں)

٥ ۔ الطِّفْلَانِ نَائِمَانِ عَلَى السَّرِيْرَيْنِ. (دو بچے دو پلنگوں پر سوئے ہیں)

٦ ۔ الرِّجَالُ مُسَافِرُوْنَ إِلَى الْقَرْيَتَيْنِ. (مرد دو گاؤں کی طرف سفر کر رہے ہیں)

شرح وتفصیل:

آپ نے دیکھا کہ حرف جر کے بعد آنے والا اسم مجرور ہوتا ہے، اسم مفرد میں جر کی علامت کسرہ ہوتی ہے جب کہ مثنی میں جر کی علامت یاء ہوتی ہے (اسکا الف یاء میں تبدیل ہو جاتا ہے)۔

"اَلْكُتُبُ لِلطَّالِبَيْنِ" میں طَالِبَيْنِ مجرور ہے کیونکہ اس سے پہلے حرف جر (لِ) آیا ہے۔ اسکے جر کی علامت مثنی ہونے کی وجہ سے "یاء" ہے۔ اسکے اعراب کو ہم مُثَنًّى مَجْرُوْرٌ بِالْيَاءِ سے تعبیر کریں گے۔

جَمْعُ الْمُذَكَّرِ السَّالِمُ وَعَلَامَةُ جَرِّهِ

الأمثلة:

١ ۔ السَّلَامُ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ. (رسولوں پر سلام ہو)

٢ ۔ ذَهَبْتُ إِلَى الْمُفْتِيْنَ. (میں مفتیوں کی طرف گیا)

٣ ۔ خَالِدٌ مِنَ الصَّالِحِيْنَ. (خالد نیک لوگوں میں سے ہے)

٤ ۔ اَلْبُيُوْتُ لِلْمُعَلِّمِيْنَ. (گھر استادوں کے ہیں)

٥ ۔ لَا خَيْرَ فِي الْمُبْتَدِعِيْنَ. (بدعت کرنے والوں میں کوئی خیر نہیں ہے)

٦ـ الطَّاعِمُوْنَ الشَّاكِرُوْنَ كَالصَّائِمِيْنَ الصَّابِرِيْنَ.
(کھا کر شکر کرنے والے صبر کرنے والے روزے داروں کی طرح ہیں)

شرح وتفصیل:

جمع مذکر سالم "یاء" سے مجرور ہوگا۔ خَالِدٌ مِنَ الصَّالِحِيْنَ میں الصَّالِحِيْنَ مجرور ہے کیونکہ اس سے پہلے حرف جر (مِنْ) آیا ہے۔ اسکے جر کی علامت "یـاء" ہے (اس یاء سے پہلے والے حرف پر ہمیشہ کسرہ ہوگی) اسکے اعراب کو جَمْعُ مُذَكَّرٍ سَالِمٌ مَجْرُورٌ بِالْيَاءِ سے تعبیر کریں گے۔

جَمْعُ الْمُؤَنَّثِ السَّالِمِ وَعَلَامَةُ جَرِّهِ

جمع مؤنث سالم اسم مفرد کی طرح کسرہ سے مجرور ہوگا:
١ ـ اَلْبَرَاقِعُ لِلْبَنَاتِ. (برقعے لڑکیوں کے ہیں)
٢ ـ عَائِشَةُ مِنَ الصَّالِحَاتِ. (عائشہ نیک عورتوں میں سے ہے)
٣ ـ سَأَلْتُ عَنِ الْمُعَلِّمَاتِ. (میں نے استانیوں کے بارے میں پوچھا)

شِبْهُ الْجُمْلَةِ

حرف جر اور اسکے بعد آنے والے مجرور اسم (جَارٌ وَ مَجْرُوْرٌ) کے مجموعے کو عربی قواعد میں شِبْهُ الْجُمْلَةِ کہا جاتا ہے۔ مبتدا کے بعد اگر اسم مفرد کے بجائے جار ومجرور یعنی شبـه الجملة آئے تو یہی مبتدا کی خبر کہلائے گا: الْكِتَابُ عَلَى الْمَكْتَبِ میں الكتاب مبتدا ہے جبکہ عَلَى الْمَكْتَبِ شبه الجملة اسکی خبر ہے۔

اکثر ایسا ہوتا ہے کہ شبه الجملة اپنے مبتدا سے پہلے آ جاتا ہے۔ ایسی صورت حال میں مبتدا عام طور پر نکرہ ہوتا ہے: فِي الفَصْلِ طَالِبٌ (فی الفصل: شبه الجملة خبر مقدم، طالب: مبتدا مؤخر) اس جملے میں فِي الْفَصْلِ شبه الجملة اپنے مبتدا سے پہلے واقع ہوا ہے، لہٰذا خبر مقدم کہلائے گا۔ اور مبتدا کیونکہ تاخیر سے واقع ہوا ہے لہٰذا مبتـدأ مؤخر کہلائے گا۔

الأمثلة:

لِزَيْدٍ أُخْتٌ. (زید کی ایک بہن ہے) فِي الْغُرْفَتَيْنِ ضُيُوْفٌ. (دو کمروں میں مہمان ہیں)

فِي الْمُؤْمِنِيْنَ خَيْرٌ. (مؤمنین میں بھلائی ہے) لِلْمُدِيْرَيْنِ سَيَّارَتَانِ. (دونوں مدیروں کی گاڑیاں ہیں)

قاعدہ ۸:

۱۔حروف جارہ اسماء پر داخل ہوتے ہیں اور انہیں مجرور کر دیتے ہیں۔

۲۔حرف جر اور اس کے بعد واقع ہونے والے مجرور اسم کے مجموعہ کو شبہ الحملة کہتے ہیں۔

۳۔شبہ الحملة خبر کے طور پر بھی واقع ہوتا ہے۔

۴۔شبہ الحملة جب خبر کے طور پر واقع ہوتا ہے تو مبتدا سے پہلے بھی آ سکتا ہے۔

إِعْرَابُ الاسْمِ الْمَمْنُوْعِ مِنَ الصَّرْفِ

الأمثلة:

۱۔ عَائِشَةُ أَكْبَرُ مِنْ فَاطِمَةَ. (عائشہ فاطمہ سے بڑی ہے)

۲۔ مَرَرْتُ بِصَحْرَاءَ. (میں ایک صحراء سے گزرا)

۳۔صَلَّيْتُ فِي مَسَاجِدَ. (میں نے کئی مسجدوں میں نماز پڑھی)

شرح وتفصیل:

عربی زبان میں بعض اسماء ایسے ہوتے ہیں جن پر تنوین نہیں آتی یہ أَسْمَاءٌ غَيْرُ مُنْصَرِفَةٍ یا أَسْمَاءٌ مَمْنُوْعَةٌ مِنَ الصَّرْفِ کہلاتے ہیں۔ ان اسماء کی ایک اور خصوصیت یہ ہے کہ یہ کسرہ کے بجائے فتحہ سے مجرور ہوتے ہیں [1]۔ غیر منصرف اسماء میں کچھ اعلام [2] عَائِشَةُ، فَاطِمَةُ، کچھ جموع مکسرہ مَسَاجِدُ، شَوَارِعُ اور وہ اسماء جن کے آخر میں الف التانیث الممدودة ہوتا ہے صَحْرَاءُ، حَمْرَاءُ، عَرْجَاءُ وغیرہ شامل ہیں [3]۔

(۱) یہ اس وقت جب کہ یہ اضافت اور لام تعریف کے بغیر ہوں تفصیل آئندہ ابواب میں آئے گی۔

(۲) تمام مؤنث اعلام غیر منصرف ہوتے ہیں۔

(۳) اس کتاب کے تیسرے جزء میں غیر منصرف اسماء پر ایک مستقل باب آئے گا۔ إن شاء الله تعالى

"جملہ ا" میں فَاطِمَةَ مجرور ہے اس لئے کہ اس سے پہلے حرف جر مِنْ آیا ہے۔ اس کے جر کی علامت کسرہ کے بجائے فتحہ ہے اسلئے کہ یہ غیر منصرف اسماء میں سے ہے۔ اسکے اعراب کو ہم یوں تعبیر کر سکتے ہیں مَجْرُوْرٌ بِـ"مِنْ" وَعَلَامَةُ جَرِّهِ الْفَتْحَةُ لِأَنَّهُ غَيْرُ مُنْصَرِفٍ۔ اسی طرح "جملہ ۲" میں مَسَاجِدَ اور "جملہ ۳" میں صَحْرَاءَ دونوں غیر منصرف ہونے کی وجہ سے کسرہ کے بجائے فتحہ سے مجرور ہیں۔

قاعدہ ۹:

اسم ممنوع من الصرف وہ اسم ہے جس پر تنوین نہیں آتی اور یہ کسرہ کے بجائے فتحہ سے مجرور ہوتے ہیں۔

التمرين ـ ١

خالی جگہوں کو مناسب حروف جارہ سے پر کیجئے:

١ ـ اَلْقَلَمُ ....الطَّالِبَةِ.
٢ ـ النُّقُوْدُ..........الْمِحْفَظَةِ.
٣ـ الأُمُّ ....الْمَطْبَخِ.
٤ ـ الثَّوْبُ ....الْحَرِيْرِ.
٥ـ ....الْمَسْجِدِ بَابٌ كَبِيْرٌ.
٦ ـ الطِّفْلَةُ ....زَهْرَةٍ.
٧ـ اَلْمَطَرُ نَازِلٌ ....السَّمَاءِ.
٨ـ ....الْجِبَالِ قُرًى صَغِيْرَةٌ.
٩ـ اَلْكُتُبُ ....الْمُطَالَعَةِ.
١٠ ـ ....الْمَدِيْنَةِ مَتْحَفٌ قَدِيْمٌ.
١١ ـ هَلِ الأَقْلَامُ..........الأُسْتَاذِ؟
١٢ ـ هَلِ الْمُدِيْرُ..........الْمَكْتَبِ.
١٣ـ اَلْمُسَافِرُ ذَاهِبٌ ....الْمَدِيْنَةِ.
١٤ ـ الطَّائِرَةُ أَسْرَعُ ....الْقِطَارِ.
١٥ ـ هُنَاكَ ازْدِحَامٌ..........الطَّرِيْقِ.
١٦ ـ اَلْحُجَّاجُ رَاجِعُوْنَ .... مَكَّةَ.
١٧ـ الأَطْفَالُ يَنْظُرُوْنَ .... الْمُبَارَاةِ.
١٨ ـ الطَّالِبُ نَاجِحٌ..........الامْتِحَانِ.
١٩ ـ إِسْلَامْ آبَادُ أَجْمَلُ.......... لَاهَوْرَ.
٢٠ ـ اَلْبِنْتُ جَالِسَةٌ.......... السَّجَّادَةِ.

التمرين ـ ٢

خالی جگہوں کو مجرور اسماء سے پر کیجیے اور ان پر مکمل اشکال لگائیے:

١ ـ الْمَلِكُ فِيْ............. ٢ ـ السَّيَّارَةُ لِـ .... ٣ ـ الثِّيَابُ فِيْ ....

٤ ـ الْبَيْتُ كَا .... ٥ ـ السُّؤَالُ عَنْ .... ٦ ـ الإطَارُ مِنْ.............

٧ ـ فِيْ .... نُقُوْدٌ. ٨ ـ الْقَمِيْصُ مِنْ .... ٩ ـ لِـ .... بَيْتٌ كَبِيْرٌ.

١٠ ـ الْمِسْطَرَةُ فِيْ............. ١١ ـ الأَطْبَاقُ عَلَى .... ١٢ ـ الْبَنَاتُ جَالِسَاتٌ فِي ....

١٣ ـ زَيْدٌ ذَاهِبٌ إلَى .... ١٤ ـ الصُّحُوْنُ عَلَى .... ١٥ ـ هَلِ الْخَضْرَاوَاتُ فِيْ.............

١٦ ـ الْبَدَوِيُّ مُسَافِرٌ إلَى............. ١٧ ـ الْحَارِسُ قَائِمٌ عَلَى .... ١٨ ـ الصَّحَابِيُّ مُبَشَّرٌ[1] بِـ ....

١٩ ـ الأَطْفَالُ لَاعِبُوْنَ فِي .... ٢٠ ـ الْقِطَارُ كَا ....[2] فِي السُّرْعَةِ.

التمرين ـ ٣

سرخ مجرور اسماء کو مثنی میں تبدیل کیجیے (مثنی کے اعراب کو ملحوظ رکھتے ہوئے):

١ ـ فِي الْغُرْفَةِ ضُيُوْفٌ. ٢ ـ الْبُيُوْتُ فِيْ شَارِعٍ. ٣ ـ لِلأُسْتَاذِ سَيَّارَةٌ.

٤ ـ أَفِي الدُّرْجِ شَيْءٌ؟ ٥ ـ هَلْ لِلْمُعَلِّمَةِ أَوْلَادٌ؟ ٦ ـ فِي الْفَصْلِ طُلَّابٌ.

٧ ـ لِلْمَسْجِدِ أَبْوَابٌ كَثِيْرَةٌ. ٨ ـ عَلَى الْمَكْتَبِ كُتُبٌ. ٩ ـ الأُسْتَاذُ غَاضِبٌ عَلَى التِّلْمِيْذِ.

١٠ ـ النِّسَاءُ مِنْ قَرْيَةٍ بَعِيْدَةٍ. ١١ ـ الرُّؤَسَاءُ مُسَافِرُوْنَ بِطَائِرَةٍ. ١٢ ـ أَغَسَلْتَ الْيَدَيْنِ إلَى الْمِرْفَقِ؟

١٣ ـ الأَطْفَالُ ذَاهِبُونَ إلَى الْمَلْعَبِ. ١٤ ـ الرِّجَالُ مُسَافِرُوْنَ إلَى الْقَرْيَةِ.

(١) بشارت دیا گیا ہے۔ (٢) الصَّارُوْخ: راکٹ

التمرين۔٤

مندرجہ ذیل سرخ مفرد مجرور اسماء کو جمع مذکر سالم میں تبدیل کیجئے: (جمع مذکر سالم کے اعراب کو ملحوظ رکھتے ہوئے)

١۔ سَلَّمْتُ عَلَى الْمُعَلِّمِ. ٢۔ الْكُتُبُ لِلْمُدَرِّسِ. ٣۔ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِ.

٤۔ الأُسْتَاذُ غَاضِبٌ عَلَى الْمُشَاغِبِ. ٥۔ الْعَالِمُ أَفْضَلُ مِنَ الْجَاهِلِ.

التمرين۔٥

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجئے اور ان جملوں پر مکمل اشکال لگایئے:

١۔ کتابیں طلبہ کیلئے ہیں۔ ٢۔ کیا گاؤں پہاڑ پر ہے؟ ٣۔ کرسی لکڑی کی ہے۔

٤۔ کیا شیلف پر کچھ ہے؟ ٥۔ کیا یہ قلم خدیجہ کا ہے؟ ٦۔ چائے پیالی میں ہے۔

٧۔ زید کے دو دوست ہیں۔ ٨۔ زبان تلوار کی مانند ہے۔ ٩۔ زید سعاد سے لمبا ہے۔

١٠۔ گھر انجینئروں کے ہیں۔ ١١۔ کیا کمرے میں کوئی ہے؟ ١٢۔ گھڑیاں شیلف پر ہیں۔

١٣۔ سمندر پر دو کشتیاں ہیں۔ ١٤۔ کپڑے صندوق میں ہیں۔ ١٥۔ کھانا مسکینوں کیلئے ہے۔

١٦۔ بدّو ایک صحراء میں ہیں۔ ١٧۔ خالد سلیم سے چھوٹا ہے۔ ١٨۔ پناہ گزین خیموں میں ہیں۔

١٩۔ آسمان میں ستارے ہیں۔ ٢٠۔ باغ میں ایک درخت ہے۔ ٢١۔ کیا دو دکانیں درزیوں کی ہیں؟

٢٢۔ بازار میں دو دکانیں ہیں۔ ٢٣۔ مؤمنوں کیلئے درجات ہیں۔ ٢٤۔ ہاتھی اونٹ سے زیادہ بڑا ہے۔

٢٥۔ کیا فرج میں سبزیاں ہیں؟ ٢٦۔ دونوں بازاروں میں بھیڑ ہے۔ ٢٧۔ فاطمہ عائشہ کے پاس جا رہی ہے۔

٢٨۔ اوزار بڑھئیوں کے ہیں۔ ٢٩۔ درزن درزی سے زیادہ ماہر ہے۔ ٣٠۔ دو فقیر عورتیں کھڑی ہوئی ہیں دروازے پر۔

٣١۔ دو بھائیوں کی ایک بہن ہے۔ ٣٢۔ دونوں حاجی لوٹ رہے ہیں مکہ سے۔ ٣٣۔ کیا نانبائی رنگریزوں سے زیادہ غریب ہیں؟

٣٤۔ طالبہ مدیرہ کی طرف جا رہی ہے۔ ٣٥۔ لڑکیاں کلاس روم میں بیٹھی ہوئی ہیں۔ ٣٦۔ زید اور سلیم جڑواں بھائیوں کی مانند ہیں۔

٣٧۔ دونوں ڈاکٹروں کا ایک کلینک ہے۔ ٣٨۔ مسجد مدرسہ سے زیادہ خوبصورت ہے۔ ٣٩۔ دونوں خادمائیں باورچی خانہ میں ہیں۔

التمرين - ٦

مندرجہ ذیل اسماء کو جملوں میں اسطرح استعمال کیجئے کہ یہ حروف جارہ سے مجرور ہوں:

نموذج: الفَصْلُ: فِي الفَصْلِ طُلَّابٌ.

١ـ السُّرُرُ	٢ـ الْبِرْكَةُ	٣ـ فَاطِمَةُ	٤ـ عُلَبٌ	٥ـ النِّسَاءُ
٦ـ الْبَيْتَانِ	٧ـ الْفَتَاةُ	٨ـ السَّلَّتَانِ	٩ـ دَكَاكِيْنُ	١٠ـ كُرَّاسَةٌ
١١ـ الأُخْتَانِ	١٢ـ الشَّجَرَتَانِ	١٣ـ الْمُؤْمِنُوْنَ	١٤ـ كَافِرُوْنَ	١٥ـ مَكَاتِبُ
١٦ـ الدُّوْلَابُ	١٧ـ الشَّارِعَانِ	١٨ـ الْمُصَنِّفُوْنَ	١٩ـ الطَّاوِلَتَانِ	٢٠ـ الطَّالِبَاتُ

تمرين فى الإعراب ـ ٧

مندرجہ ذیل جملوں میں سرخ کلمات کے اعراب بیان کیجئے:

١ـ لِلنَّاجِحِيْنَ جَوَائِزُ. ٢ـ الْكُتُبُ عَلَى الرَّفَّيْنِ. ٣ـ الْحَاجُّ رَاجِعٌ مِنْ مَكَّةَ.

التمرين ـ ٨

مندرجہ ذیل آیات کریمہ میں حروف جارہ سے مجرور اسماء کی تعیین کیجئے:

١ـ يَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ. ٢ـ فِيْ قُلُوبِهِمْ مَّرَضٌ. ٣ـ الْحَمْدُ لِلّٰهِ

٤ـ لِلْكَافِرِيْنَ عَذَابٌ أَلِيْمٌ. ٥ـ أَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِيْنَ. ٦ـ بِالْحَقِّ أَنْزَلْنَاهُ.

٧ـ خَتَمَ اللّٰهُ عَلَى قُلُوْبِهِمْ. ٨ـ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ. ٩ـ إِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ.

١٠ـ وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ. ١١ـ خَلَقَ الإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ. ١٢ـ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً.

١٣ـ كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ. ١٤ـ ثُمَّ أَتِمُّوْا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ. ١٥ـ وَمَا بِكُمْ مِنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ.

١٦ـ أَخْرَجَ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقاً لَّكُمْ. ١٧ـ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ. ١٨ـ وَلَهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ.

١٩ـ وَلَكُمْ فِيْهَا مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ إِلَى حِيْنٍ. ٢٠ـ مَثَلُ نُوْرِهِ كَمِشْكَاةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ الْمِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ.

نئے الفاظ

عربي	اردو	عربي	اردو
ازْدِحَامٌ	بھیڑ	بِرْكَةٌ ج: بِرَكٌ	تالاب
بَدَوِيٌّ ج: بَدْوٌ	دیہاتی	جَائِزَةٌ ج: جَوَائِزُ	انعام
جَبَلٌ ج: جِبَالٌ	پہاڑ	حَرِيْرٌ	ریشم
خَضْرَاوَاتٌ	سبزیاں	دُرْجٌ ج: أَدْرَاجٌ	بھید، راز
رَئِيْسٌ ج: رُؤَسَاءُ	سردار	سُرْعَةٌ	تیزی
سُوْرٌ	باڑ	صَارُوْخٌ	راکٹ
طَائِرَةٌ ج س	ہوائی جہاز	طَبَقٌ ج: أَطْبَاقٌ	تھال، پلیٹ
غَاضِبٌ ج س	غصہ کرنے والا	فَصْلٌ ج: فُصُوْلٌ	درسگاہ
قِطَارٌ ج: قِطَارَاتٌ	ریل گاڑی	لَاعِبٌ	کھیلنے والا
مِحْفَظَةٌ ج س	بٹوا	مَدِيْنَةٌ ج: مُدُنٌ	شہر
مَطَرٌ ج: أَمْطَارٌ	بارش	مَلْعَبٌ ج: مَلَاعِبُ	کھیل کا میدان
مُبَارَاةٌ	مقابلہ	مُشَاغِبٌ ج س	ہنگامہ آرائی کرنے والا
نِسَاءٌ	عورتیں	نَازِلٌ (مِنْ)	اترنے والا
نَاظِرٌ	دیکھنے والا	هُنَاكَ (ظرف مكان)	وہاں
أَجْمَلُ	زیادہ خوبصورت	أَسْرَعُ	زیادہ تیز
إِطَارٌ	فریم		

اردو	عربي	اردو	عربي
اونٹ	إبِلٌ، جَمَلٌ ج: جِمَالٌ	پناه گزین	لَاجِئٌ ج س
تلوار	سَيْفٌ ج: سُيُوْفٌ	زبان	لِسَانٌ ج: أَلْسِنَةٌ
ستاره	نَجْمٌ ج: نُجُوْمٌ، كَوْكَبٌ ج: كَوَاكِبُ	سمندر	بَحْرٌ ج: أَبْحَارٌ، بُحُوْرٌ
کشتی	سَفِيْنَةٌ ج: سُفُنٌ	کلینک	عِيَادَةٌ ج: عِيَادَاتٌ
کوئی	أَحَدٌ	لکڑی	خَشَبٌ
مسکین	مِسْكِيْنٌ ج: مَسَاكِيْنُ	ہاتھی	فِيْلٌ

الألوان (على وزن أفعل)

مذكر			مؤنث		
مفرد	مثنى	جمع	مفرد	مثنى	جمع
أسود	الأسودانِ	سُوْدٌ	سَوْدَاءُ	سَوْدَاوَانِ	سَوْدَاوَاتٌ
أحمر	أحمرانِ	حُمْرٌ	حمراء	حَمْرَاوَانِ	حَمْرَاوَاتٌ
أبيض	أبيضانِ	بِيْضٌ	بيضاء	بَيْضَاوَانِ	بَيْضَاوَاتٌ
أخضر	أخضرانِ	خُضْرٌ	خضراء	خَضْرَاوانِ	خَضْرَاوَاتٌ
أزرق	أزرقانِ	زُرْقٌ	زَرْقاء	زَرْقَاوَانِ	زَرْقَاوَاتٌ
اصفر	أَصْفَرَانِ	صُفْرٌ	صفراء	صَفْرَاوانِ	صَفْرَاوَاتٌ
اسمر	أسمرانِ	سُمْرٌ	سَمْرَاءُ	سَمْرَاوانِ	سَمْرَاواتٌ

الدرس الثامن

أَسْمَاءُ الإِشَارَةِ

أَسْمَاءُ الإِشَارَةِ لِلْقَرِيْبِ

الأمثلة:

(الف)	(ب)
١۔ هٰذَا تِلْمِيْذٌ. (یہ ایک شاگرد ہے)	هٰذِهِ تِلْمِيْذَةٌ. (یہ ایک (مؤنث) شاگرد ہے)
٢۔ هٰذَانِ تِلْمِيْذَانِ. (یہ دو شاگرد ہیں)	هَاتَانِ تِلْمِيْذَتَانِ. (یہ دو (مؤنث) شاگرد ہیں)
٣۔ هٰؤُلَاءِ تَلَامِذَةٌ. (یہ شاگرد ہیں)	هٰؤُلَاءِ تِلْمِيْذَاتٌ. (یہ (مؤنث) شاگرد ہیں)

٤۔ هٰذِهِ أَشْجَارٌ. (یہ درخت ہیں)

٥۔ هٰذِهِ أَقْلَامٌ. (یہ قلم ہیں)

شرح وتفصیل:

اسم اشارہ معرفہ کی ایک قسم ہے۔ مذکورہ بالا مثالیں ایسے اسماء اشارہ پر مشتمل ہیں جو قریب کی چیزوں کی طرف اشارہ کرنے کے لئے استعمال ہوتے ہیں، مفرد مذکر کے لئے هٰذَا، مثنی مذکر کے لئے هٰذَانِ، مفرد مؤنث کے لئے هٰذِهِ، مثنی مؤنث کے لئے هَاتَانِ، اور جمع (مذکر ومؤنث) کے لئے هٰؤُلَاءِ استعمال ہوتا ہے۔

غیر عاقل اشیاء (مذکر ومؤنث) کی جمع قواعد کی رو سے مفرد مؤنث سمجھی جاتی ہے، لہذا اس کے لئے مفرد مؤنث کا اشارہ هٰذِهِ استعمال ہوتا ہے، جملہ ۴ اور ۵ ملاحظہ ہو، جس چیز یا شخص وغیرہ کی طرف اشارہ کیا جائے اسے مُشَارٌ إِلَيْهِ کہا جاتا ہے۔

أَسْمَاءُ الإِشَارَةِ لِلْبَعِيْدِ

الأمثلة:

(الف)	(ب)
١ ـ ذٰلِكَ رَجُلٌ. (وہ ایک مرد ہے)	تِلْكَ امْرَأَةٌ. (وہ ایک عورت ہے)
٢ ـ ذَانِكَ رَجُلاَنِ. (وہ دو مرد ہیں)	تَانِكَ امْرَأَتَانِ. (وہ دو عورتیں ہیں)
٣ ـ أُوْلٰئِكَ رِجَالٌ. (وہ مرد ہیں)	أُوْلٰئِكَ نِسَاءٌ. (وہ عورتیں ہیں)

٤ ـ تِلْكَ بُيُوْتٌ. (وہ گھر ہیں)

٥ ـ تِلْكَ حَدَائِقُ. (وہ باغات ہیں)

شرح وتفصیل:

مذکورہ بالا مثالیں ایسے اسماء اشارہ پر مشتمل ہیں جو دور کی چیزوں کی طرف اشارہ کرنے کیلئے استعمال ہوتے ہیں۔ مفرد مذکر کیلئے ذٰلِكَ، مثنی مذکر کے لئے ذَانِكَ، مفرد مؤنث کیلئے تِلْكَ، مثنی مؤنث کیلئے تَانِكَ، جمع (مذکر ومؤنث) کیلئے أُولٰئِكَ استعمال ہوتا ہے۔ غیر عاقل اشیاء کی جمع کیلئے مفرد مؤنث کا اشارہ تِلْكَ استعمال ہوتا ہے جملہ ۴ اور ۵ ملاحظہ ہو۔

اَلْمُرَكَّبُ الإِشَارِيُّ:

هٰذَا تِلْمِيْذٌ (یہ شاگرد ہے) جملہ تامہ ہے[1] جسے سنتے ہی مکمل مفہوم ذہن میں آ جاتا ہے۔ اگر اسم اشارہ کے ساتھ مُعَرَّفْ بِاللاَّم اسم ہو تو اسم اشارہ اور مشار الیہ کے اس مجموعے کو مُرَكَّبٌ إِشَارِيٌّ کہا جائے گا۔

"هٰذَا التِّلْمِيْذُ" (یہ شاگرد) جملہ تامہ نہیں ہے، بلکہ مرکب ناقص ہے، اسے مکمل کرنے کیلئے خبر کا لانا ضروری ہے۔ مثلاً: هٰذَا التِّلْمِيْذُ ذَكِيٌّ (یہ شاگرد ذہین ہے)[2]۔

(١) هٰذَا: مبتدا، تِلْمِيْذٌ: اسکی خبر ہے۔

(٢) کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اسم اشارہ مبتدا واقع ہوتا ہے اور اسکی خبر معرّف باللّام ہوتی ہے: ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ، ایسی صورت میں عام طور پر اسم اشارہ اور اس کی خبر کے درمیان ایک ضمیر بڑھا دیتے ہیں جو صیغے میں اسم اشارہ کے مطابق ہوتی ہے اسے ضمیر فصل کہا جاتا ہے ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ۔

قاعدہ ۱۰:

۱۔ هٰذَا، هٰذِهٖ، هٰذَانِ، هَاتَانِ، هٰؤُلَاءِ قریب کی چیزوں کی طرف اشارہ کرنے کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔

۲۔ ذٰلِكَ، تِلْكَ، ذَانِكَ، تَانِكَ، أُولٰئِكَ دور کی چیزوں کی طرف اشارہ کرنے کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔

۳۔ اگر اسم اشارہ کے ساتھ معرف باللام اسم ہو تو اسم اشارہ اور مشار الیہ کے مجموعے کو مرکب اشاري کہتے ہیں۔

اسْمَاءُ الإِشَارَةِ بَيْنَ الإِعْرَابِ وَالْبِنَاءِ

الأمثلة:

مرفوع	منصوب	مجرور
١ ـ هٰذَا الكتابُ.	٢ ـ قَرَأْتُ هٰذَا الكتابَ.	٣ ـ بَحَثْتُ عن هٰذَا الكتابِ.
٤ ـ هٰذَانِ الكتابانِ.	٥ ـ قَرَأْتُ هٰذَيْنِ الكتابَيْنِ.	٦ ـ بَحَثْتُ عن هٰذَيْنِ الكتابَين.

شرح وتفصیل:

جملہ ۱ میں اسم اشارہ هٰـذَا مبتدا واقع ہوا ہے، اسے قاعدے کے اعتبار سے مرفوع ہونا چاہئے لیکن رفع کی کوئی علامت اس پر ظاہر نہیں ہے۔

جملہ ۲ میں هٰـذَا فعل کا مفعول بن کر آیا ہے جو منصوب ہوا کرتا ہے، لیکن اس پر کوئی ایسی علامت نہیں جو نصب پر دلالت کرے۔

جملہ ۳ میں هٰـذَا حرف جر کے بعد آیا ہے لیکن جر کی علامت سے خالی ہے۔ تینوں جملوں میں اسم اشارہ کی اعرابی حالت ایک سی رہی ہے یعنی اس کے آخری حرف کی حرکت نہیں بدلی۔ ایسے اسماء جو مختلف اعرابی حالتوں میں اپنی شکل نہیں بدلتے مَبْنِيّ کہلاتے ہیں۔

مندرجہ بالا مثالوں پر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ اسم اشارہ کے ساتھ اگر معرف باللام اسم ہو تو اس پر اسم

اشارہ کے اعراب ظاہر ہو جاتے ہیں، هٰذَا الْكِتَابُ مُفِيْدٌ میں هٰذَا مبتدا ہے، مبنی ہونے کے سبب اس کی شکل نہیں بدلی لیکن رفع کی حالت الْكِتَابُ پر ظاہر ہوگئی "جملہ نمبر۲،۳" کو بھی اسی پر قیاس کیجئے [1]۔

هٰذَانِ ، هَـاتَـانِ کے علاوہ تمام اسماء اشارہ مبنی ہوتے ہیں ان کے اعراب مثنی کی طرح ہوتے ہیں، یعنی الف سے مرفوع ہوتے ہیں اور یاء سے منصوب اور مجرور ہوتے ہیں جیسا کہ "جملہ۴، ۵، ۶" سے ظاہر ہے۔ اسم اشارہ کے بعد آنے والا معرف باللام اسم اس کے اعراب کا تابع ہوتا ہے۔

قاعدہ ۱۱:

۱۔ ایسے اسماء جو مختلف اعرابی حالتوں میں اپنی شکل نہیں بدلتے مبـنـي کہلاتے ہیں، اور جو مختلف اعرابی حالتوں میں اپنی شکل بدلتے رہتے ہیں معرب کہلاتے ہیں۔

۲۔ هٰذَانِ اور هَاتَانِ کے علاوہ تمام اسماء اشارہ مبنی ہوتے ہیں۔

التمرين ـ ١

مندرجہ ذیل اسماء سے پہلے مناسب أسماء الإشارة للقريب لگائیے:

١- ....زَيْدٌ	٢- .... أُمٌّ	٣- ....رِجَالٌ	٤- ....أُمَّانِ
٥- ....مَاءٌ	٦- ....شَايٌ	٧- .... أَرْضٌ	٨- ....حَافِلَةٌ
٩- .... كَأْسٌ	١٠- ....سُرُرٌ	١١- ....زَمِيْلَةٌ	١٢- ....فِرَاشٌ
١٣- .... كِتَابٌ	١٤- ....نِسَاءٌ	١٥- .... كُرَتَانِ	١٦- ....أَقْلَامٌ
١٧- ....سَتَائِرُ	١٨- ....غُرَفٌ	١٩- ....وِسَادَةٌ	٢٠- ....عُقَلَاءُ
٢١- ....شُبَّاكٌ	٢٢- .... فَاطِمَةُ	٢٣- ....مِسْطَرَةٌ	٢٤- ....مَنَارَتَانِ
٢٥- ....غَابَتَانِ	٢٦- ....مَرَاوِحُ	٢٧- ....بَقَرَتَانِ	٢٨- ....مُسْلِمَانِ
٢٩- ....أُمَّهَاتٌ	٣٠- ....مُؤَذِّنٌ	٣١- ....عَالِمُوْنَ	٣٢- .... كَسْلَانٌ
٣٣- ....مَلِكَانِ	٣٤- ....غُصْنَانِ	٣٥- ....سَارِقُوْنَ	٣٦- ....تَاجِرُوْنَ

(۱) هٰذَا الْكِتَابُ میں "الْكِتَابُ" "هٰذَا" کی صفت کہلائے گا۔

٣٧- .... مُعَلِّمَانِ ٣٨- ....شَمْسَانِ ٣٩- ....حَارِسُوْنَ ٤٠- ....جَاهِلُوْنَ

٤١- ....تِلْمِيْذَاتٌ ٤٢- ....زُجَاجَاتٌ ٤٣- .... تُفَّاحَاتٌ ٤٤- ....عُصْفُوْرَانِ

٤٥- ....عَاقِلَاتٌ ٤٦- ....مُجْتَهِدُوْنَ ٤٧- ....مُعَلِّمَتَانِ ٤٨- ....مُتَصَدِّقَاتٌ

٤٩- ....نَاجِحُوْنَ ٥٠- ....صَادِقَاتٌ

التمرين ـ ٢

خالی جگہیں مناسب اسماء سے پر کیجئے:

١ ـ هٰذَا______ ٢ ـ تِلْكَ______ ٣ ـ ذَانِكَ______ ٤ ـ هٰذِهِ______

٥ ـ ذٰلِكَ______ ٦ ـ أُولٰئِكَ______ ٧ ـ تَانِكَ______ ٨ ـ هٰؤُلَاءِ______

٩ ـ هَاتَانِ______ ١٠ ـ هَاتَانِ______

التمرين ـ ٣

مندرجہ ذیل خالی جگہوں کو قوس میں دیئے ہوئے اسماء کے مناسب صیغوں سے پر کیجئے:

نموذج: هٰذَانِ طَالِبَانِ (طَالِبٌ).

١ ـ هٰذَا____(حَقٌّ) ٢ ـ ذٰلِكَ_____(نُوْرٌ) ٣ ـ تِلْكَ_____(قَلَمٌ)

٤ ـ هَاتَانِ____(اِبْنَةٌ) ٥ ـ هٰذِهِ____(كِتَابٌ) ٦ ـ هٰذِهِ_____(جِدَارٌ)

٧ ـ هَاتَانِ_____(بِنْتٌ) ٨ ـ هٰذَانِ____(خَادِمٌ) ٩ ـ هٰذِهِ____(كُرَّاسَةٌ)

١٠ ـ هَاتَانِ______(فَتَاةٌ) ١١ ـ تِلْكَ____(شَارِعٌ) ١٢ ـ ذَانِكَ ____(بُرْهَانٌ)

١٣ ـ أُولٰئِكَ____(عَاقِلٌ) ١٤ ـ هٰؤُلَاءِ _____(اِمْرَأَةٌ) ١٥ ـ أُولٰئِكَ_____(رَجُلٌ)

١٦ ـ تَانِكَ ___(مِسْطَرَةٌ) ١٧ ـ أُولٰئِكَ_____(طَالِبَةٌ) ١٨ ـ هٰذَانِ______(كِتَابٌ)

١٩ ـ هَاتَانِ______(تِلْمِيْذٌ) ٢٠ ـ هٰؤُلَاءِ_____(مُسْلِمٌ)

التمرين ـ ٤

مندرجہ ذیل جملوں میں اسم اشارہ کو پہلے مثنی اور پھر جمع بنا کر لازمی تبدیلیاں کیجئے:

نموذج: هٰذَا تَاجِرٌ أَمِيْنٌ. هٰذَانِ تَاجِرَانِ أَمِيْنَانِ. هٰؤُلَاءِ تُجَّارٌ أُمَنَاءُ.

١ ـ هٰذَا الْقَلَمُ ثَمِيْنٌ. ٢ ـ هٰذَا الْعَامِلُ فَقِيْرٌ. ٣ ـ تِلْكَ الطَّالِبَةُ ذَكِيَّةٌ.

٤ ـ هٰذِهِ الْغَابَةُ جَمِيْلَةٌ. ٥ ـ هٰذَا الرَّجُلُ صَادِقٌ. ٦ ـ هٰذِهِ الْمَرْأَةُ صَالِحَةٌ.

٧ ـ هٰذِهِ الْغُرْفَةُ وَاسِعَةٌ. ٨ ـ هٰذِهِ السِّكِّيْنُ حَادَّةٌ. ٩ ـ ذٰلِكَ الطَّبِيْبُ حَاذِقٌ.

التمرين ـ ٥

خالی جگہوں کو مناسب اخبار سے پر کیجئے:

١ ـ هٰذِهِ الْفَتَاةُ ------ ٢ ـ تِلْكَ الْغُرَفُ ------ ٣ ـ تِلْكَ الْقُرٰى ------

٤ ـ تِلْكَ الْجِبَالُ ------ ٥ ـ هٰؤُلَاءِ النِّسَاءُ ------ ٦ ـ هٰذِهِ الْمَجَلَّةُ ------

٧ ـ تِلْكَ الْجَرَائِدُ ------ ٨ ـ أُولٰئِكَ الأَوْلَادُ ------ ٩ ـ ذَانِكَ الطَّالِبَانِ ------

١٠ ـ هٰذَا الطَّالِبُ ------ ١١ ـ أُولٰئِكَ الْفَتَيَاتُ ------ ١٢ ـ هٰذَانِ الْوَلَدَانِ ------

١٣ ـ هٰذَا السَّاحِرَانِ ------ ١٤ ـ هَاتَانِ الْقِصَّتَانِ ------ ١٥ ـ هٰذِهِ الْحَقَائِبُ ------

١٦ ـ هٰؤُلَاءِ اللَّاجِئُوْنَ ------ ١٧ ـ هَاتَانِ النَّافِذَتَانِ ------ ١٨ ـ هٰؤُلَاءِ الشُّعَرَاءُ ------

١٩ ـ هَاتَانِ التِّلْمِيْذَتَانِ ------ ٢٠ ـ أُولٰئِكَ الضُّيُوْفُ ------

التمرين ـ ٦

مندرجہ ذیل جملوں اور مرکبات ناقصہ کا عربی میں ترجمہ کیجئے:

نموذج: یہ کتاب ہے۔ هٰذَا كِتَابٌ. یہ کتاب۔ هٰذَا الْكِتَابُ. یہ کتاب مفید ہے۔ هٰذَا الْكِتَابُ مُفِيْدٌ.

۱۔ یہ تولیہ۔ ۲۔ یہ تولیہ ہے۔ ۳۔ یہ تولیہ خشک ہے۔

۴۔ وہ بچے۔ ۵۔ وہ بچے ہیں۔ ۶۔ وہ بچے جاگے ہوئے ہیں۔

۷۔ یہ پنکھا۔ ۸۔ یہ پنکھا ہے۔ ۹۔ یہ پنکھا تیز ہے۔

۱۰۔ وہ کمرے۔ ۱۱۔ وہ کمرے ہیں۔ ۱۲۔ وہ کمرے کھلے ہیں۔

۱۳۔ یہ رومال۔ ۱۴۔ یہ رومال ہے۔ ۱۵۔ یہ رومال صاف ہے۔

۱۶۔ یہ کپڑے۔ ۱۷۔ یہ کپڑے ہیں۔ ۱۸۔ یہ کپڑے گیلے ہیں۔

۱۹۔ یہ کرسیاں۔ ۲۰۔ یہ کرسیاں ہیں۔ ۲۱۔ یہ کرسیاں آرام دہ ہیں۔

۲۲۔ یہ کھڑکیاں۔ ۲۳۔ یہ کھڑکیاں ہیں۔ ۲۴۔ یہ کھڑکیاں بند ہیں۔

۲۵۔ یہ دو گھوڑے۔ ۲۶۔ یہ دو گھوڑے ہیں۔ ۲۷۔ یہ دونوں گھوڑے تیز ہیں۔

۲۸۔ کیا یہ طالبہ نئی ہے؟ ۲۹۔ کیا یہ دوکان کھلی ہوئی ہے؟ ۳۰۔ کیا وہ مرد بیوقوف ہیں؟

۳۱۔ یہ چھت اونچی ہے۔ ۳۲۔ یہ دو گھر خوبصورت ہیں۔ ۳۳۔ کیا یہ عورت امانتدار ہے؟

۳۴۔ کیا یہ کھانا ٹھنڈا ہے؟ ۳۵۔ یہ دونوں قالین لال ہیں۔ ۳۶۔ کیا وہ سب استاد مصری ہیں؟

۳۷۔ کیا یہ ٹوکری صاف ہے؟ ۳۸۔ کیا یہ درخت پھل دار ہیں؟ ۳۹۔ کیا یہ دونوں طالبات محنتی ہیں؟

۴۰۔ وہ سب مسافر تھکے ہوئے ہیں۔ ۴۱۔ بچے ان دونوں کمروں میں ہیں۔ ۴۲۔ کیا وہ سب استانیاں عراقی ہیں؟

۴۳۔ یہ استانیاں ہیں اور وہ اساتذہ ہیں۔ ۴۴۔ یہ دونوں انعام ان دونوں طالبعلموں کے ہیں۔

۴۵۔ میں ان مفتیوں کی طرف جا رہا ہوں۔ ۴۶۔ یہ دونوں مرد جھوٹے ہیں اور وہ سب مرد سچے ہیں۔

۴۷۔ پھل (جمع) ان دونوں ٹوکریوں میں ہیں اور سبزیاں اس ٹوکری میں ہیں۔

التمرين ـ ۷

مندرجہ ذیل آیات میں اسماء اشارہ کی تعیین کیجئے اور ان کا صیغہ بتایئے:

١ ـ قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْ. ٢ ـ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ. ٣ ـ تِلْكَ آيَاتُ اللّٰهِ.

٤ ـ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ. ٥ ـ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ. ٦ ـ أُولٰئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ.

٧۔ قَالَ يَقَوْمِ هٰؤُلَاءِ بَنَاتِي. ٨۔ إِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِيْنِ. ٩۔ ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَارَيْبَ فِيْهِ.

١٠۔ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ. ١١۔ ذَانِكَ بُرْهَانَانِ مِنْ رَّبِّكَ. ١٢۔ قَالُوْا إِنْ هٰذَانِ لَسَاحِرَانِ.

١٣۔ قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ. ١٤۔ إِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الأُوْلٰى. ١٥۔ وَيٰقَوْمِ هٰذِهِ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ آيَةً.

١٦۔ إِنَّ هٰذِهِ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَّاحِدَةً. ١٧۔ أُولٰئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ. ١٨۔ هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ.

١٩۔ هٰذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِيْ يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ. ٢٠۔ وَالسَّابِقُوْنَ السَّابِقُوْنَ أُولٰئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ.

٢١۔ قَالَ إِنِّي أُرِيْدُ أَنْ أُنْكِحَكَ إِحْدَى ابْنَتَيَّ هَاتَيْنِ.

نئے الفاظ

عربي	اردو	عربي	اردو
جَرِيْدَةٌ ج: جَرَائِدُ	اخبار	حَاذِقٌ ج: حُذَّاقٌ	ماہر
سَاحِرٌ ج س	جادوگر	شَايٌ	چائے
عُصْفُوْرٌ ج: عَصَافِيْرُ	چڑیا	غَابَةٌ ج: غَابَاتٌ	جنگل
غُصْنٌ ج: أَغْصَانٌ	ٹہنی	فِرَاشٌ ج: فُرُشٌ	بستر
كُرَةٌ ج: كُرَاتٌ	گیند	مَجَلَّةٌ ج س	رسالہ
مُؤَذِّنٌ ج، س	اذان دینے والا	نَافِذَةٌ	کھڑکی
وِسَادَةٌ ج: وَسَائِدُ	تکیہ		

اردو	عربي	اردو	عربي
تولیہ	مِنْشَفَةٌ ج: مَنَاشِفُ	ٹھنڈا	بَارِدٌ
خشک	جَافٌّ	گھوڑا	فَرَسٌ ج: أَفْرَاسٌ
گیلا	مُبَلَّلٌ، مُبْتَلٌّ	مفتی	مُفْتٍ (الْمُفْتِيْ) ج س

الدرس التاسع

الضَّمَائِرُ الْمَرْفُوْعَةُ الْمُنْفَصِلَةُ [1]

الأمثلة:

(ألف)

ضَمَائِرُ الْغَيْبَةِ

١ـ زَيْدٌ وَلَدٌ طَيِّبٌ. هُوَ طَالِبٌ فِيْ مَدْرَسَةٍ دِيْنِيَّةٍ.

٢ـ عَائِشَةُ فَتَاةٌ صَالِحَةٌ. هِيَ طَالِبَةٌ فِيْ مَدْرَسَةٍ دِيْنِيَّةٍ.

٣ـ زَيْدٌ وَسَلِيْمٌ صَدِيْقَانِ. هُمَا مُدَرِّسَانِ فِي الْجَامِعَةِ الإِسْلَامِيَّةِ.

٤ـ عَائِشَةُ وَزَيْنَبُ أُخْتَانِ. هُمَا فَتَاتَانِ مُتَدَيِّنَتَانِ.

٥ـ هٰؤُلَاءِ عُلَمَاءُ. هُمْ عَامِلُوْنَ بِعِلْمِهِمْ.

٦ـ هٰؤُلَاءِ طَالِبَاتٌ فِيْ مَدْرَسَةٍ دِيْنِيَّةٍ. هُنَّ صَالِحَاتٌ.

(ب)

ضَمَائِرُ الْخِطَابِ

١ـ هَلْ أَنْتَ مُجْتَهِدٌ يَازَيْدُ؟

٢ـ هَلْ أَنْتِ مُجْتَهِدَةٌ يَا عَائِشَةُ؟

٣ـ يَا زَيْدُ وَسَلِيْمُ أَأَنْتُمَا أَخَوَانِ؟

٤ـ يَا عَائِشَةُ وَزَيْنَبُ أَأَنْتُمَا أُخْتَانِ؟

٥ـ يَا رِجَالُ أَأَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ؟

٦ـ يَانِسَاءُ أَأَنْتُنَّ شَاكِرَاتٌ؟

---

(١) ضمیر بھی معرفہ کی اقسام میں سے ہے۔

(ج)

ضَمَائِرُ الْمُتَكَلِّمِ

١ ـ أَنَا مُعَلِّمٌ. ٢ ـ أَنَا مُعَلِّمَةٌ.

٣ ـ نَحْنُ مُعَلِّمَانِ. ٤ ـ نَحْنُ مُعَلِّمَتَانِ.

٥ ـ نَحْنُ مُعَلِّمُوْنَ. ٦ ـ نَحْنُ مُعَلِّمَاتٌ.

شرح وتفصیل:

مندرجہ بالا جملوں میں سرخ کلمات ضمائر مرفوعہ منفصلہ ہیں۔ یہ غائب، مخاطب یا متکلم پر دلالت کرتے ہیں۔ یہ صرف مرفوع واقع ہوتے ہیں اور عام طور پر مبتدا بن کر آتے ہیں۔ منفصل اس لئے کہلاتے ہیں کہ یہ اسم، فعل یا حرف کے ساتھ ملا کر نہیں بلکہ مستقل لکھے جاتے ہیں تلفظ میں بھی مستقل ہیں۔

مندرجہ ذیل نقشہ ضمائر مرفوعہ منفصلہ کے تمام صیغوں پر مشتمل ہے:

مَجْمُوْعَةُ الضَّمَائِرِ الْمَرْفُوْعَةِ

الصیغ	غائب	مخاطب	متکلم
	مذکر ـ مؤنث	مذکر ـ مؤنث	مذکر ـ مؤنث
مفرد	هُوَ ـ هِيَ	أَنْتَ ـ أَنْتِ	أَنَا
مثنى	هُمَا	أَنْتُمَا	نَحْنُ
جمع	هُمْ ـ هُنَّ	أَنْتُمْ ـ أَنْتُنَّ	نَحْنُ

قاعدہ۱۲:

ا۔ضمیر وہ اسم ہے جو غائب، مخاطب یا متکلم پر دلالت کرے، اسکی دو قسمیں ہیں: (ا) منفصل (۲) متصل۔

ضمیر منفصل: وہ ضمیر ہے جو اسم، فعل یا حرف کے ساتھ مل کر نہیں آتی، بلکہ تلفظ اور کتابت کے اعتبار سے مستقل حیثیت رکھتی ہے۔

۲۔ ضمائر منفصلہ ہمیشہ مرفوع واقع ہوتی ہیں اور وہ یہ ہیں:

هُوَ، هُمَا، هُمْ، هِيَ، هُنَّ، أَنْتَ،
أَنْتِ، أَنْتُمَا، أَنْتُمْ، أَنْتُنَّ، أَنَا، نَحْنُ.

التمرين ـ ١

مندرجہ ذیل جملوں میں اسماء ظاہرہ کے بجائے غائب کی ضمیریں استعمال کیجئے:

١ ـ السَّمَاءُ صَافِيَةٌ. ٢ ـ الْحِمَارُ بَطِيْءٌ. ٣ ـ الْكِتَابُ مُمَزَّقٌ.
٤ ـ الْخَيَّاطَةُ مَاهِرَةٌ. ٥ ـ الطُّلَّابُ نَشِيْطُوْنَ. ٦ ـ النُّقُوْدُ كَثِيْرَةٌ.
٧ ـ الْجِبَالُ شَامِخَةٌ[1]. ٨ ـ الْفَتَيَاتُ مُهَذَّبَاتٌ. ٩ ـ النَّوَافِذُ مُغْلَقَةٌ.
١٠ ـ الْجَوَادَانِ سَرِيْعَانِ. ١١ ـ الْأُمَّهَاتُ مُؤْمِنَاتٌ. ١٢ ـ الأَحْذِيَةُ ضَيِّقَةٌ.
١٣ ـ الْوَرْدَتَانِ حَمْرَاوَانِ. ١٤ ـ الصَّدِيْقَانِ نَاجِحَانِ. ١٥ ـ الْعُمَّالُ مُتْقِنُوْنَ.
١٦ ـ زَيْدٌ وَ سَلِيْمٌ وَ خَالِدٌ زُمَلَاءُ. ١٧ ـ الْجُنُوْدُ مُسْتَعِدُّوْنَ لِلْقِتَالِ. ١٨ ـ الأَسَاتِذَةُ مُجْتَهِدُوْنَ.
١٩ ـ عَائِشَةُ وَ فَاطِمَةُ وَ خَدِيْجَةُ صَدِيْقَاتٌ. ٢٠ ـ عَائِشَةُ وَ خَدِيْجَةُ جَالِسَتَانِ تَحْتَ[2] الشَّجَرَةِ.

التمرين ـ ٢

مندرجہ ذیل جملوں میں مفرد ضمائر کو پہلے مثنی اور پھر جمع بنایئے اور لازمی تبدیلیاں کیجئے:

نموذج: هُوَ طَبِيْبٌ مَاهِرٌ. هُمَا طَبِيْبَانِ مَاهِرَانِ. هُمْ أَطِبَّاءُ مَهَرَةٌ.

١ ـ أَنَا عَطْشَانُ. ٢ ـ هِيَ مُتَزَوِّجَةٌ. ٣ ـ هِيَ كَرِيْمَةٌ.
٤ ـ هُوَ طِفْلٌ صَغِيْرٌ. ٥ ـ هِيَ بَاكِسْتَانِيَّةٌ. ٦ ـ أَأَنْتِ مُتْعَبَةٌ؟
٧ ـ أَهُوَ عَالِمٌ كَبِيْرٌ؟ ٨ ـ هُوَ بَطَلٌ شُجَاعٌ. ٩ ـ هَلْ هُوَ تَقِيٌّ؟

(۱) آپ جان چکے ہیں کہ غیر عاقل اسماء کی جمع قواعد کی رو سے مفرد، مؤنث ہوتی ہے اسی قاعدے کے تحت یہاں مفرد مؤنث کی ضمیر استعمال ہوگی۔
(۲) یہ ظرف مکان ہے منصوب ہوتا ہے اس کے بعد آنے والا اسم مجرور ہوتا ہے۔

١٠ ـ أَنْتَ أَخٌ كَرِيْمٌ. ١١ ـ أَنْتَ رَجُلٌ كَبِيْرٌ. ١٢ ـ هَلْ هِيَ ذَكِيَّةٌ؟
١٣ ـ أَنَا قَلِقٌ جِدّاً [1] اَلْيَوْمَ. ١٤ ـ هَلْ أَنْتَ جَوْعَانٌ؟ ١٥ ـ أَأَنْتَ سَعُوْدِيٌّ؟
١٦ ـ أَنَا مُسْتَعِدَّةٌ لِلامْتِحَانِ. ١٧ ـ هِيَ سَافِرَةٌ مُتَبَرِّجَةٌ. ١٨ ـ أَنْتِ بِنْتٌ مُطِيْعَةٌ.
١٩ ـ أَنْتَ نَاجِحٌ فِي الامْتِحَانِ. ٢٠ ـ هُوَ مُتَّجِهٌ إِلَى الْمَسْجِدِ. ٢١ ـ أَنْتِ صَدِيْقَةٌ مُخْلِصَةٌ.
٢٢ ـ أَنَا فَرِحٌ بِنَتِيْجَةِ الامْتِحَانِ. ٢٣ ـ أَأَنْتِ خَائِفَةٌ مِنَ الظَّلَامِ؟ ٢٤ ـ هُوَ مُمَرِّضٌ فِي الْمُسْتَشْفَى الْحُكُوْمِيِّ.

التمرين ـ ٣ [2]

خالی جگہوں کو مناسب اخبار سے پُر کیجئے:

١ ـ أَنَا .... ٢ ـ هِيَ .... ٣ ـ هُوَ .... ٤ ـ أَنْتُمَا ....
٥ ـ نَحْنُ .... ٦ ـ أَنْتَ .... ٧ ـ هُمْ .... ٨ ـ أَنْتُنَّ ....
٩ ـ هُمَا .... ١٠ ـ أَنْتُمْ .... ١١ ـ هُنَّ ....

التمرين ـ ٤

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجئے:

۱۔ آج ہم خوش ہیں [3]۔ ۲۔ وہ (سب) ماہر درزی ہیں۔ ۳۔ کیا آپ (مذکر) شادی شدہ ہیں۔
۴۔ کیا وہ مصری ہے؟ ۵۔ کیا آپ دونوں بھائی ہیں؟ ۶۔ کیا وہ (سب) چھوٹے بچے ہیں؟
۷۔ کیا وہ نرسیں ہیں؟ ۸۔ کیا وہ سب تھکے ہوئے ہیں؟ ۹۔ کیا وہ (سب مؤنث) خوفزدہ ہیں؟
۱۰۔ وہ سب سچے ہیں۔ ۱۱۔ کیا ہم (سب) مالدار ہیں؟ ۱۲۔ وہ سب (مؤنث) شادی شدہ ہیں۔
۱۳۔ کیا وہ سویا ہوا ہے؟ ۱۴۔ کیا وہ (مؤنث) خوش ہے؟ ۱۵۔ آپ (سب) مسلمان مائیں ہیں۔
۱۶۔ نہیں ہم انجینئر ہیں۔ ۱۷۔ نہیں ہم دونوں دوست ہیں۔ ۱۸۔ کیا آپ (مفرد) بازار جا رہی ہیں؟

(۱) جِدًّا کے معنی ہیں "بہت"، یہ ہمیشہ اسی طرح منصوب واقع ہوتا ہے۔
(۲) استاد کے لئے ملاحظہ: ہر طالب علم ایک الگ خبر سے خالی جگہ پُر کرے اس طرح ایک جملے کے کئی جملے بن جائیں گے۔ (۳) اَلْيَوْم

۱۹۔ کیا آپ عائشہ ہیں؟ ۲۰۔ کیا وہ دونوں آج حاضر ہیں؟ ۲۱۔ کیا وہ (مفرد مؤنث) غیر حاضر ہے؟
۲۲۔ نہیں میں زینب ہوں۔ ۲۳۔ کیا وہ (مؤنث) مصری ہیں؟ ۲۴۔ وہ سب (مؤنث) بہت خوش طبع ہیں۔
۲۵۔ کیا وہ دونوں غمگین ہیں؟ ۲۶۔ کیا آپ (مذکر) ناراض ہیں؟ ۲۷۔ یہ کتابیں کیسی[1] ہیں؟ کیا یہ مفید ہیں؟
۲۸۔ کیا آپ دونوں بیمار ہیں؟ ۲۹۔ وہ (دونوں) سفر کیلئے تیار ہیں۔ ۳۰۔ میں یہاں ایک گھنٹے سے بیٹھی ہوئی ہوں۔
۳۱۔ وہ (سب) غریب ہیں۔ ۳۲۔ کیا وہ دونوں جاگی ہوئی ہیں؟ ۳۳۔ کیا وہ (سب) مدرسہ کی طرف جا رہے ہیں؟
۳۴۔ آپ (سب) غافل ہیں۔ ۳۵۔ کیا آپ (سب) امانتدار ہیں؟ ۳۶۔ کیا وہ (مؤنث) اس حد تک[2] لاپرواہ ہے۔
۳۷۔ وہ (سب) پاکستانی ہیں۔ ۳۸۔ کیا وہ سب (مذکر) عراقی ہیں؟ ۳۹۔ کیا خادم سست ہے؟ نہیں وہ بہت چست ہے۔
۴۰۔ کیا آپ سب ڈاکٹر ہیں؟ ۴۱۔ وہ مدرسہ کی صفائی کا ذمہ دار ہے۔ ۴۲۔ کیا وہ سب ہوائی جہاز سے سفر کر رہے ہیں (مُسَافِرٌ بِ)؟

التمرين ـ ٥

مندرجہ ذیل آیات کریمہ میں سے ضمائر مرفوعہ منفصلہ نکالئے اور ہر ضمیر کا صیغہ بتایئے:

١ ـ وَمَآ أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ. ٢ ـ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ. ٣ ـ إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ.
٤ ـ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ. ٥ ـ فَهَلْ أَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ. ٦ ـ هُمَا يَسْتَغِيْثَانِ اللّٰهَ.
٧ ـ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ. ٨ ـ وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا. ٩ ـ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ.
١٠ ـ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ. ١١ ـ فَإِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ. ١٢ ـ أُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ.
١٣ ـ أَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغَالِبُوْنَ. ١٤ ـ إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ. ١٥ ـ سَلَامٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ.
١٦ ـ اَللّٰهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ. ١٧ ـ وَقَالُوْا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ إِنَّا لَنَحْنُ الْغَالِبُوْنَ.
١٨ ـ قَالَ يٰقَوْمِ هٰؤُلَاءِ بَنَاتِيْ هُنَّ أَطْهَرُ لَكُمْ. ١٩ ـ قَالُوْا ءَأَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يَآ إِبْرٰهِيْمُ.
٢٠ ـ يٰٓأَيُّهَا النَّاسُ أَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ إِلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ.

(١) كَيْفَ. (٢) إِلٰى هٰذَا الْحَدِّ.

نئے الفاظ

عربي	اردو	عربي	اردو
جَوَادٌ ج: جِيَادٌ	گھوڑا	جَوْعَانُ، مؤنث: جَوْعَى	بھوکا
حِذَاءٌ ج: أَحْذِيَةٌ	جوتا	حِمَارٌ ج: حُمُرٌ	گدھا
ظَلَامٌ	اندھیرا	قِتَالٌ	جنگ
قَلِقٌ	پریشان	مُتَّجِهٌ ج س	رخ کرنے والا، متوجہ ہونے والا
مُسْتَشْفَى ج: مُسْتَشْفَيَاتٌ	ہسپتال	مُسْتَعِدٌّ ج س	تیار
مُتْقِنٌ ج س	عمدگی کے ساتھ کام کرنے والا		

اردو	عربي	اردو	عربي
خوش طبع	ظَرِيْفٌ	ذمہ دار	مَسْئُوْلٌ عَنْ
لاپرواہ	كَسْلَانٌ	ناراض	سَاخِطٌ

الدرس العاشر

اَلْمُرَكَّبُ التَّوْصِيْفِيُّ

الأمْثِلَةُ:

(الف) اَلتَّعرِيْفُ وَالتَّنْكِيْرُ	(ب) اَلتَّذْكِيرُ وَالتَّأْنِيْثُ
١۔ عَلِيٌّ تَاجِرٌ أَمِيْنٌ. ٢۔ التَّاجِرُ الأَمِيْنُ مَحْبُوْبٌ عِنْدَ اللّٰهِ.	٣۔ خَالِدٌ رَجُلٌ تَقِيٌّ. ٤۔ عَائِشَةُ امْرَأَةٌ تَقِيَّةٌ.
(ج) الإفْرَادُ وَالتَّثْنِيَةُ وَالْجَمْعُ	(د) الإعْرَابُ (مَرْفُوْعٌ، مَنْصُوْبٌ، مَجْرُوْرٌ)
٥۔ الطَّالِبُ الْمُجِدُّ نَاجِحٌ فِي الامْتِحَانِ. ٦۔ الطَّالِبَانِ الْمُجِدَّانِ نَاجِحَانِ فِي الامتِحَانِ. ٧۔ الطُّلَّابُ الْمُجِدُّوْنَ نَاجِحُوْنَ فِي الامْتِحَانِ. ٨۔ الطَّالِبَاتُ الْمُجِدَّاتُ نَاجِحَاتٌ فِي الامْتِحَانِ. ٩۔ الأَقْلَامُ الْجَدِيْدَةُ مَكْسُوْرَةٌ.	١٠۔ هٰذَا كِتَابٌ مُفِيْدٌ. (الرَّفْعُ) ١١۔ قَرَأْتُ كِتَابًا مُفِيْدًا. (النَّصْبُ) ١٢۔ بَحَثْتُ عَنْ كِتَابٍ مُفِيْدٍ. (الجَرُّ)

شرح وتفصیل:

مندرجہ بالا جملوں میں سرخ کلمات کوغور سے دیکھئے ان میں سے ہرایک صفت اورموصوف [1] کا مجموعہ ہے۔ایسا مجموعہ عربی قواعد میں مـرکـب تـوصـیـفـي کہلاتا ہے۔عربی زبان میں مرکب توصیفی کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس میں ''موصوف'' پہلے اور ''صفت'' بعد میں آتی ہے۔ یہ ترتیب اردو کے برعکس ہے۔ اردو میں ہم خوبصورت باغ کہتے ہیں جبکہ عربی میں بُسْتَانٌ جَمِيْلٌ کہتے ہیں۔

نوٹ: یادرہے کہ جب کوئی اسم کلام میں وارد ہوتا ہے تو اس میں مندرجہ ذیل چار خصوصیات پائی جاتی ہیں:

ا۔ تعریف وتنکیر میں سے ایک یعنی یا معرفہ ہوگا یا نکرہ۔

(١) صفت اور موصوف کو عربی میں ''نَعْتٌ وَ مَنْعُوْتٌ'' بھی کہا جاتا ہے۔

۲۔ تذکیر وتانیث میں سے ایک یعنی یا مذکر ہوگا یا مؤنث۔

۳۔ افراد وتثنیہ وجمع میں سے ایک یعنی یا مفرد ہوگا یا مثنی یا جمع۔

۴۔ رفع ونصب وجر میں سے ایک یعنی تینوں اعرابی حالتوں میں سے ایک حالت میں واقع ہوگا۔

مرکب توصیفی کی شرط یہ ہے کہ مذکورہ بالا چار باتوں میں صفہ اپنے موصوف کے عین مطابق ہوتی ہے۔ یعنی اگر موصوف نکرہ ہوگا تو صفت بھی نکرہ ہوگی، اگر معرفہ ہوگا تو صفت بھی معرفہ ہوگی جیسا کہ ''جملہ ۱، ۲'' میں ہے۔ اگر موصوف مذکر ہوگا تو صفت بھی مذکر ہوگی، اگر موصوف مؤنث ہوگا تو صفت بھی مؤنث ہوگی ''جملہ ۳، ۴'' ملاحظہ ہو، اسی طرح مفرد، مثنی اور جمع ہونے میں بھی صفت اپنے موصوف کے ساتھ مکمل مطابقت رکھتی ہے جیسے ''جملہ ۵، ۶، ۷، ۸''۔ اگر موصوف غیر عاقل کی جمع ہو تو صفت حسب قاعدہ مفرد مؤنث ہوگی جیسے ''جملہ ۹''۔ نیز اعراب میں صفت اور موصوف باہم مطابق ہوا کرتے ہیں جیسا کہ تمام مثالوں سے ظاہر ہے۔ آیئے اب مثال نمبر (۱) پر دوبارہ نظر ڈالیں:

''عَلِيٌّ تَاجِرٌ أَمِيْنٌ'' میں تَاجِرٌ نکرہ، مذکر مفرد اور خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع واقع ہوا ہے، لہٰذا اس کی صفت أَمِيْنٌ میں بھی یہ چاروں اوصاف موجود ہیں۔

اسی طرح ''الطُّلَّابُ الْمُجِدُّوْنَ نَاجِحُوْنَ فِي الامْتِحَانِ'' میں الطُّلَّابُ معرفہ، مذکر، جمع ہے اور مبتدا ہونے کی وجہ سے مرفوع واقع ہوا ہے اسی طرح اس کی صفت الْمُجِدُّوْنَ بھی معرفہ، مذکر، جمع اور مرفوع واقع ہوئی ہے۔

نوٹ: [1] صفت یا نعت کے اپنے اعراب نہیں ہوتے، بلکہ یہ اپنے موصوف کے اعراب کے تابع ہوا کرتی ہے۔ یہ اسماء جو اپنے سے پہلے آنے والے اسم کے اعراب کے تابع ہوتے ہیں عربی قواعد میں ''توابع'' کہلاتے ہیں۔

قاعدہ ۱۳:

۱۔ موصوف اور صفت کے مجموعہ کو مرکب توصیفي کہتے ہیں۔

۲۔ چار باتوں میں صفت اپنے موصوف کے مطابق ہوتی ہے:

۱۔ تعریف وتنکیر ۲۔ تذکیر وتانیث ۳۔ افراد، تثنیہ، جمع ۴۔ رفع، نصب، جر۔

(۱) ایک موصوف کی متعدد صفات بھی ہو سکتی ہیں: هُوَ اللّٰهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّاهُوَ، الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ

موصوف صفات

التمرين ۔ ۱

صفت وموصوف کے قواعد کوملحوظ رکھتے ہوئے خالی جگہیں مناسب صفات سے پر کیجئے:

١۔ الْعَرَبِيَّةُ لُغَةٌ ....
٢۔ لِلصَّالِحِيْنَ وُجُوْهٌ ....
٣۔ الأَمِيرَةُ .... فِي الْقَصْرِ ....
٤۔ هٰذِهِ وَرْدَةٌ ....
٥۔ التُّجَّارُ .... نَاجِحُوْنَ.
٦۔ فِي الْبُسْتَانِ .... أَشْجَارٌ ....
٧۔ الْمَاءُ .... صِحِّيٌّ.
٨۔ الْجُنُوْدُ .... مُنْتَصِرُوْنَ.
٩۔ الْكُتُبُ .... فِي الْحَقِيْبَةِ ....
١٠۔ الثَّوْبُ .... نَاعِمٌ.
١١۔ الْبَيْتَانِ فِي شَارِعَيْنِ ....
١٢۔ الطِّفْلَانِ نَائِمَانِ عَلَى السَّرِيْرَيْنِ ....
١٣۔ أَنْتُمَا رَجُلَانِ ....
١٤۔ الأَسَاتِذَةُ .... مِصْرِيُّوْنَ.
١٥۔ الأَقْلَامُ .... عَلَى الْمَكْتَبِ.
١٦۔ أَنْتُنَّ أُمَّهَاتٌ ....
١٧۔ فِي هٰذِهِ الْقَرْيَةِ بِئْرَانِ ....
١٨۔ الأَقْمِشَةُ .... فِي الصُّنْدُوْقِ ....
١٩۔ أَكَلْتُ تُفَّاحَةً ....
٢٠۔ تِلْكَ الْجِبَالُ .... بَعِيْدَةٌ.
٢١۔ هٰذَا الطِّفْلُ .... خَائِفٌ مِنَ الظَّلَامِ.
٢٢۔ الطَّالِبُ .... رَاسِبٌ.
٢٣۔ زَيْدٌ وَسَلِيْمٌ صَدِيْقَانِ ....
٢٤۔ الطَّالِبَاتُ .... مُسْتَعِدَّاتٌ لِلامْتِحَانِ.
٢٥۔ لِلْمَسْجِدِ أَبْوَابٌ ....
٢٦۔ الفَوْزُ مُحَقَّقٌ لِلرِّجَالِ ....
٢٧۔ هَلْ فِي هٰذَا الدُّكَّانِ .... كُتُبٌ عَرَبِيَّةٌ.
٢٨۔ فِي السَّمَاءِ نُجُوْمٌ ....
٢٩۔ الضَّوْءُ .... مُضْعِفٌ لِلْبَصَرِ.
٣٠۔ قَطَعْتُ وَرْدَةً .... مِنَ الْحَدِيْقَةِ ....
٣١۔ عَلَى الْغُصْنِ طَائِرٌ ....
٣٢۔ الزَّوْجَةُ .... نِعْمَةٌ مِنَ اللّٰهِ.
٣٣۔ فِي هٰذِهِ السُّوْقِ .... دَكَاكِيْنُ ....
٣٤۔ مِصْرُ وَبَاكِسْتَانُ بَلَدَانِ ....
٣٥۔ الدَّرْسَانِ .... مَكْتُوْبَانِ فِي كُرَّاسَتَيْنِ ....

التمرين ـ ٢

خالی جگہوں کو مناسب موصوف سے پر کیجئے:

١ـ أَيْنَ .... الثَّمِيْنَةُ؟
٢ـ .... الْبَاكِسْتَانِيُّوْنَ مُجِدُّوْنَ.
٣ـ قَرَأْتُ .... نَافِعَةً.
٤ـ فِيْ هٰذِهِ ....، .... كَثِيْرَةٌ.
٥ـ لِعَائِشَةَ .... أَمِيْنَةٌ.
٦ـ أُولٰئِكَ .... الْمُتْقِنُوْنَ مُتَفَوِّقُوْنَ.
٧ـ هُمَا .... مُهَذَّبَتَانِ.
٨ـ .... الْبَاكِسْتَانِيَّاتُ مُتَحَجِّبَاتٌ.
٩ـ أَنْتُمْ .... مُكْرَمُوْنَ.
١٠ـ .... الثَّمِيْنَةُ فِي .... الْخَضْرَاءِ.
١١ـ قَرَأْتُ .... مُمْتِعَتَيْنِ.
١٢ـ لِلْ .... الْمِصْرِيِّيْنَ .... جَمِيْلَةٌ.
١٣ـ .... الْجَمِيْلَةُ مُغْلَقَةٌ.
١٤ـ فِي هٰذَا .... الْقَدِيْمِ .... مُمَزَّقَةٌ.
١٥ـ ضَرَبْتُ .... الْعَنِيْدَيْنِ.
١٦ـ أَنَا مَسْؤُوْلٌ عَنْ هٰذَيْنِ .... الصَّغِيْرَيْنِ.
١٧ـ .... الْخِصْبَةُ خَضْرَاءُ.
١٨ـ هَلْ .... الْجَدِيْدَةُ فِي ....الْمُغْلَقَةِ.
١٩ـ عِنْدَ سَلِيْمٍ .... أَسْوَدَانِ.
٢٠ـ فِي هٰذِهِ .... الْمُزْدَحِمَةِ دَكَاكِيْنُ كَثِيْرَةٌ.
٢١ـ فِي الْمُتَنَزَّهِ .... كَثِيْرُوْنَ.
٢٢ـ جِبْرِيْلُ وَمِيْكَائِيْلُ وَإِسْرَافِيْلُ .... مُقَرَّبُوْنَ.
٢٣ـ عَذَّبَ اللّٰهُ .... الْكَاذِبِيْنَ.
٢٤ـ فِي هٰذِهِ .... السَّوْدَاءِ .... مُلَوَّنَةٌ.
٢٥ـ .... الْجُدُدُ غَائِبُوْنَ الْيَوْمَ.
٢٦ـ .... الصِّغَارُ جَالِسُوْنَ تَحْتَ .... الظُّلَّةِ.
٢٧ـ كَيْفَ هٰؤُلَاءِ .... الْجُدُدُ؟
٢٨ـ ....الصَّعْبَةُ مَكْتُوْبَةٌ عَلَى .... السَّوْدَاءِ.
٢٩ـ فِي بَاكِسْتَانَ .... كَثِيْرُوْنَ.
٣٠ـ هَلْ هٰذِهِ .... السَّوْدَاءُ لِلْ ....الْجَمِيْلَةِ.
٣١ـ فِي الْحَدِيْقَةِ .... حَمْرَاوَانِ.
٣٢ـ فِيْ هٰذِهِ .... الْكَبِيْرَةِ........... مَفْتُوْحَانِ........... مُغْلَقَانِ.
٣٣ـ هٰذِهِ .... النَّاعِمَةُ مُسْتَوْرَدَةٌ.
٣٤ـ ....الْمَكْسُوْرَةُ عَلَى........... الصَّغِيْرِ فِي........... النَّظِيْفِ.

التمرين ـ ٣

مندرجہ ذیل جملوں میں سرخ اسماء کو پہلے مثنیٰ اور پھر جمع بنا کر لازمی تبدیلیاں کیجئے:

نموذج: هٰذَا الْفِنْجَانُ الأَبْيَضُ مَكْسُوْرٌ.

هٰذَانِ الْفِنْجَانَانِ الأَبْيَضَانِ مَكْسُوْرَانِ. هٰذِهِ الْفَنَاجِيْنُ الْبَيْضَاءُ مَكْسُوْرَةٌ.

١ـ هُوَ تَاجِرٌ غَنِيٌّ. ٢ـ الْمِنْشَفَةُ الْبَيْضَاءُ مُبَلَّلَةٌ. ٣ـ هٰذِهِ الأَمَةُ الْمُؤْمِنَةُ مُتَزَوِّجَةٌ.

٤ـ أَنْتَ ابْنٌ مُطِيْعٌ. ٥ـ هَلْ أَنْتِ طَالِبَةٌ جَدِيْدَةٌ. ٦ـ سَلَّمْتُ عَلَى الْمُدِيْرِ الْعِرَاقِيِّ.

٧ـ هُوَ عَبْدٌ شَاكِرٌ. ٨ـ الطِّفْلُ الصَّغِيْرُ ضَاحِكٌ. ٩ـ السَّائِحُ فِي الْمَتْحَفِ الْقَدِيْمِ.

١٠ـ أَنْتِ فَتَاةٌ مُتَعَلِّمَةٌ. ١١ـ الْكُتُبُ لِـلأُسْتَاذِ السَّعُوْدِيِّ. ١٢ـ هٰذِهِ الشَّنْطَةُ الصَّفْرَاءُ ثَمِيْنَةٌ جِدًّا.

١٣ـ قَرَأْتُ قِصَّةً مُمْتِعَةً. ١٤ـ الْمُجَاهِدُ الأَفْغَانِيُّ شُجَاعٌ. ١٥ـ قَطَفْتُ مِنَ الْبُسْتَانِ وَرْدَةً حَمْرَاءَ.

١٦ـ أَنْتَ طَالِبٌ ذَكِيٌّ. ١٧ـ هٰذَا الرَّجُلُ الصَّالِحُ طَبِيْبٌ. ١٨ـ السَّائِقُ الطَّائِشُ فِي نُقْطَةِ الْبُوْلِيْسِ.

١٩ـ أَيْنَ الضَّيْفُ الْمُكْرَمُ ؟ ٢٠ـ ذٰلِكَ الْمُوَظَّفُ الْكَبِيْرُ وَزِيْرٌ. ٢١ـ الْمَلِكُ الْعَادِلُ مَحْبُوْبٌ عِنْدَ الرَّعِيَّةِ.

٢٢ـ عِنْدَ زَيْدٍ سَبُّوْرَةٌ زَرْقَاءُ. ٢٣ـ زَيْدٌ عِنْدَ الضَّيْفِ الأَجْنَبِيِّ. ٢٤ـ هِي مُعَلِّمَةٌ مِصْرِيَّةٌ وَأَنَا طَالِبَةٌ بَاكِسْتَانِيَّةٌ.

التمرين ـ ٤

مندرجہ ذیل جملوں کو صحیح اعراب کے ساتھ بآواز بلند پڑھئے:

١ـ أين المناديل النظيفة؟ ٢ـ الكلية الحكومية على الطريق الرئيسيّ.

٣ـ للْبُرْقع الأسود جيب كبير. ٤ـ هل الثياب الوسخة في السلّة الخضراء.

٥ـ أهي في هذا الدرج المغلق. ٦ـ في هذه الزهرية الزجاجية ورود صفراء.

٧ـ من أين هؤلاء العمّال الجدد؟ ٨ـ هل في هذا الدكان الجديد لحم طازج؟

٩ـ لهذه المرأة الفقيرة ابن صالح. ١٠ـ أكلت تفاحة لذيذة وشربت عصيرا باردا.

١١ـ هذه الفتاة الهندية صالحةٌ تقيّة. ١٢ـ هل هذه الطفلة الشريرة للأستاذ الجديد.

١٣ ـ في العيادة القريبة طبيبة حاذقة.
١٤ ـ الأسعار مرتفعة في هذا السوق الجديدة.
١٥ ـ الطاعم الشاكر كالصائم الصابر.
١٦ ـ هذا الكرسيّ الصغير من الخشب الرّديء.
١٧ ـ هل الخادمة الأمينة نظيفة أيضاً .
١٨ ـ هذه السجّادة الفارسيّة من الصوف الناعم.
١٩ ـ هذا القماش الرخيص خشن جدّاً.
٢٠ ـ للطالب الجديد علبة مليئة بالأقلام الملوّنة.
٢١ ـ في المرج بقرة سمينة و بقرة نحيفة.
٢٢ ـ السائح الأجنبيّ ذاهب إلى المتحف القديم.
٢٣ ـ تحت الطاولة الصّغيرة قطة سوداء.
٢٤ ـ التلميذة المجتهدة ذاهبة إلى المكتبة الكبيرة.
٢٥ ـ على الشبابيك المغلقة ستائر زرقاء.
٢٦ ـ الجمل العربية مكتوبة على السبورة السوداء.
٢٧ ـ لهذه القاعة الواسعة جدران بيضاء.
٢٨ ـ عائشة نائمة على أريكة مُريحة في الغرفة الكبيْرة.
٢٩ ـ الأَميرة الحسناء في القصر الشامخ.
٣٠ ـ نحن مسافرون إلى تلك المنطقة الجبلية الجميلة.
٣١ ـ المنافق الكاذب في العذاب الأليم.
٣٢ ـ في البستان الجميل بركة مليئة بالأسماك الصغيرة.
٣٣ ـ في المدارس العربية طلاب كثيرون.
٣٤ ـ الصّديق الوفيّ أحبّ إلى النفس من القريب الظالم.
٣٥ ـ وراء هذا الجبل الشامخ قرية جميلة.
٣٦ ـ الصّحون البيضاء على الرّفّ الصّغير في المطبخ النظيف.
٣٧ ـ هل هذه الدروس الصعبة مهمّة جدًّا؟
٣٨ ـ على المائدة البيضاء كوب من الشاي الحارّو بيضة مسلوقة.
٣٩ ـ في هذه القرية العصريّة طرق مُمهّدة.
٤٠ ـ الأولاد الصّغار جالسون تحت الشجرة المظلّة مع الخادمة الجديدة.

التمرين ـ ٥

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجئے:

١ـ نیا جوتا تنگ ہے۔
٢ـ حکومت کے دفتر آج بند ہیں۔
٣ـ گھر کے سامنے بہت سی گاڑیاں ہیں۔
٤ـ یہ آسان سوال ہیں۔
٥ـ سفید دیواریں کیچڑ آلود ہیں[1]۔
٦ـ کیا اس سبق میں مشکل سوال بھی ہیں۔
٧ـ بڑا دروازہ کھلا ہوا ہے۔
٨ـ میں نے دو میٹھے مالٹے کھائے۔
٩ـ خوبصورت پرندہ سبز ٹہنی پر بیٹھا ہوا ہے۔

(١) مُلَطَّخَةٌ بِالْوَحْلِ

۱۰۔ پاکستانی کسان عقلمند ہیں۔ ۱۱۔ چھوٹے بچے سبز کھیتوں میں ہیں۔ ۱۲۔ اس پرانے محلے میں بہت سے گھر ہیں۔

۱۳۔ نئے اسباق آسان ہیں۔ ۱۴۔ پرانے گھر دو تنگ سڑکوں پر ہیں۔ ۱۵۔ سفید دیوار پر ایک خوبصورت آئینہ ہے۔

۱۶۔ نئے مدرس بس میں ہیں۔ ۱۷۔ کیا یہ سنہری گھڑی بہت مہنگی ہے؟ ۱۸۔ دونوں بڑے کمرے صاف ستھرے ہیں۔

۱۹۔ وسیع باغ خوبصورت ہے۔ ۲۰۔ بڑی کشتی طوفانی سمندر میں ہے۔ ۲۱۔ اس نئے کتب خانہ میں مفید کتابیں ہیں۔

۲۲۔ وہ سب مؤمن مائیں ہیں۔ ۲۳۔ عربی اور چینی دو مشکل زبانیں ہیں۔ ۲۴۔ عائشہ کے پاس دو امانتدار خادمائیں ہیں۔

۲۵۔ کالے بٹوے میں کیا ہے[1]۔ ۲۶۔ مصری طالبات آج بہت خوش ہیں۔ ۲۷۔ عمل کرنے والوں کے لئے اجر عظیم ہے۔

۲۸۔ نیا بازار مسجد کے قریب ہے۔ ۲۹۔ بیمار بوڑھا نئے دوا خانے میں ہے۔ ۳۰۔ چھوٹی لڑکیاں ایک عربی مدرسہ میں ہیں۔

۳۱۔ مسجد کے دو اونچے مینار ہیں۔ ۳۲۔ کیا خدیجہ کے پاس دو لال قلم ہیں؟ ۳۳۔ مشکل جملے سفید کاپی میں لکھے ہوئے ہیں۔

۳۴۔ سفید فرج میں لذیذ پھل ہیں۔ ۳۵۔ بڑی جیب میں بہت سے پیسے ہیں۔ ۳۶۔ نیا دار الخلافہ بلند پہاڑوں سے گھرا ہوا ہے[2]۔

۳۷۔ وہ سب شکر گزار بندے ہیں۔ ۳۸۔ معزز مہمان ایک بڑے ہال میں ہے۔ ۳۹۔ شکر گزار بندوں کے لئے بہت سی نعمتیں ہیں۔

۴۰۔ کیا یہ نالائق لڑکا شریر بھی ہے۔ ۴۱۔ دونوں بھائیوں کی ایک بڑی بہن ہے۔ ۴۲۔ بستے درسگاہ میں دو شیلفوں پر پڑے ہوئے ہیں۔

۴۳۔ یہ پرانے کپڑے دو غریب عورتوں کے لئے ہیں۔ ۴۴۔ کیا دونوں ست طالب علم امتحان میں کامیاب ہیں؟

۴۵۔ نئے گھر پرانے گھروں سے زیادہ خوبصورت ہیں۔ ۴۶۔ نئے دار الخلافہ میں بڑی بڑی خوبصورت مسجدیں ہیں۔

۴۷۔ کیا قیمتی کپڑے بڑی الماری میں ٹنگے ہوئے ہیں۔ ۴۸۔ مصر، پاکستان اور سعودی عرب مسلمان ممالک ہیں[3]۔

۴۹۔ دونوں لڑکیوں کی مصری ماں اور پاکستانی باپ ہے۔ ۵۰۔ غیر ملکی طالبہ درسگاہ میں ہے اور وہ لال قالین پر بیٹھی ہوئی ہے۔

تمرين في الإعراب ـ ٦

نموذج:

١ ـ اَلْكُتُبُ لِلْمُدَرِّسِيْنَ الْجُدَدِ.

اَلْكُتُبُ: مبتدا مرفوع بالضّمة. لِ: حرف جر.

الْمُدَرِّسِيْنَ: مجرور بالياء لأنه جمع مذكر سالم.

لِلْمُدَرِّسِيْنَ الْجُدُدِ: شبه الجملة خبر.

الْجُدَدِ: صفة "للمدرسين" مجرور بالكسرة.

(١) مَاذَا (٢) مُحَاطَةٌ بِـ (٣) الْعَرَبِيَّةُ السَّعُوْدِيَّةُ

۲ ـ اَلْبُيُوْتُ فِيْ شَوَارِعَ ضَيِّقَةٍ.

اَلْبُيُوْتُ: مبتدا مرفوع بالضمّة. فِي: حرف جرّ. شَوَارِعَ: مجرور بالفتحة لأنه غير منصرف.

ضَيِّقَةٍ: صفة لشوارع مجرور بالكسرة. فِي شَوَارِعَ ضَيِّقَةٍ: شبه الجملة خبر.

۳ ـ عَلَى الْغُصْنِ طَائِرٌ جَمِيْلٌ.

عَلَى الْغُصْنِ: شبه الجملة خبر مقدّم. طَائِرٌ: مبتدا مؤخر مرفوع بالضمة.

مندرجہ ذیل جملوں کے تفصیلی اعراب کیجئے:

۱ ـ فِي الزَّهْرِيَّةِ وَرْدَتَانِ حَمْرَاوَانِ.

۲ ـ لأَحْمَدَ صَدِيْقَانِ حَمِيْمَانِ.

۳ ـ لِلْمُؤْمِنِيْنَ الصَّالِحِيْنَ دَرَجَاتٌ عَالِيَةٌ.

٤ ـ الطُّلَّابُ الأَجَانِبُ فِي مَدَارِسَ دِيْنِيَّةٍ.

٥ ـ الْعُمَّالُ الْمُتْقِنُوْنَ ذَاهِبُوْنَ إِلَى الْمَصْنَعِ الْجَدِيْدِ.

التمرين ـ ۷

مندرجہ ذیل آیات میں صفت اور موصوف کی تعیین کیجئے:

۱ ـ لَهُمْ نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ.

۲ ـ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ.

۳ ـ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَرَبٌّ غَفُوْرٌ.

٤ ـ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ.

٥ ـ إِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَاءُ.

٦ ـ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِيْمٌ.

۷ ـ ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ.

۸ ـ وَهٰذَا يَوْمٌ عَصِيْبٌ.

۹ ـ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ.

۱۰ ـ إِنَّ هٰذَا لَسَاحِرٌ عَلِيْمٌ.

۱۱ ـ فِيْهَا عَيْنَانِ نَضَّاخَتَانِ.

۱۲ ـ وَجَآءَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ آلِ فِرْعَوْنَ.

۱۳ ـ فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا.

۱٤ ـ يُنْشِيءُ السَّحَابَ الثِّقَالَ.

۱٥ ـ وَقَالَ الْكَافِرُوْنَ هٰذَا سَاحِرٌ كَذَّابٌ.

۱٦ ـ هٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِيْنٌ.

۱۷ ـ أَنْزَلْنَا فِيْهَا آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ.

۱۸ ـ التَّائِبُوْنَ الْعَابِدُوْنَ الْحَامِدُوْنَ السَّائِحُوْنَ.

۱۹ ـ وَقَالَ الْمَلِكُ إِنِّي أَرٰى سَبْعَ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَّأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ.

۲۰ ـ فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ، فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ، وَّ أَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ، وَّنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ.

نئے الفاظ

عربي	اردو	عربي	اردو
اللُّغَةُ الصِّيْنِيَّةُ	چینی (زبان)	بِئْرٌ ج: آبَارٌ	کنواں
بَصَرٌ ج: أَبْصَارٌ	نگاہ	بَيْضَةٌ ج: بَيْضٌ	انڈا
جُمْلَةٌ ج: جُمَلٌ	جملہ	جَبَلِيٌّ	پہاڑی
حَمِيْمٌ	گہرا دوست	حَيٌّ ج: أَحْيَاءُ	محلّہ
خِصْبَةٌ	زرخیز	دَرْسٌ ج: دُرُوْسٌ	سبق
ذَهَبِيَّةٌ	سنہری	رَاسِبٌ ج س	فیل ہونے والا
زَهْرِيَّةٌ ج س	گلدان	زُجَاجِيَّةٌ	شیشہ کی چیز
سَائِحٌ ج س، سُيَّاحٌ	سیاح	سَائِقٌ ج س	ڈرائیور
سَمَكٌ ج: أَسْمَاكٌ	مچھلی	سُؤَالٌ ج: أَسْئِلَةٌ	سوال
شَرِبْتُ	میں نے پیا	صُوْفٌ	اون
ضَوْءٌ	روشنی	طَازِجٌ	تازہ
عِيَادَةٌ: ج س	دوا خانہ	عَاصِمَةٌ: ج س	دار الخلافہ
عَالِيَةٌ	بلند	عَبْدٌ ج: عِبَادٌ، عَبِيْدٌ	بندہ، غلام
عَصِيْرٌ	جوس	عَصْرِيَّةٌ	جدید دور کی
عَنِيْدٌ	ڈھیٹ، سرکش	غَبِيٌّ ج: أَغْبِيَاءُ	نالائق
فَلَّاحٌ ج س	کسان	فَوْزٌ	کامیابی
قَاعَةٌ ج س	ہال	قَدِيْمٌ ج: قُدَمَاءُ	پرانا
قَصْرٌ ج: قُصُوْرٌ	محل	قَطَفْتُ	میں نے توڑا (پھول توڑنا)
طَائِشٌ ج س	جلد باز	كُلِّيَّةٌ ج س	کالج

عربي	اردو	عربي	اردو
لَحْمٌ ج: لُحُوْمٌ	گوشت	لُغَةٌ ج: لُغَاتٌ	زبان
مِنْطَقَةٌ ج: مَنَاطِقُ	علاقہ	مَرْجٌ	چراگاہ
مَسْلُوْقَةٌ	ابلا ہوا	مَكْتَبَةٌ ج س	کتب خانہ
مَكْتَبٌ ج: مَكَاتِبُ	دفتر	مَكْتُوْبٌ	لکھا ہوا
مَلِيْءٌ	بھرا ہوا	مُتَفَوِّقٌ ج س	کامیاب
مُتَلَاطِمٌ	طوفانی	مُتَنَزَّهٌ: ج س	سیرگاہ، پارک
مُحَقَّقٌ	ثابت ہے	مُسْتَوْرَدَةٌ	درآمد کیا ہوا
مُضْعِفٌ	کمزور کرنے والا	مُظِلٌّ	سایہ دار
مُعَلَّقٌ عَلَى	ٹنگے ہوئے	مَصْنَعٌ ج: مَصَانِعُ	کارخانہ
مُلَوَّنٌ	رنگین	مُمَهَّدٌ	ہموار
نَاعِمٌ	نرم وملائم	نِعْمَةٌ ج: أَنْعُمٌ	نعمت
نَافِعٌ	فائدہ مند	نُقْطَةُ الْبُوْلِيْسِ	پولیس اسٹیشن
وَرَاءَ (ظرف مكان)	پیچھے	أَلِيْمٌ	دردناک
أَمِيْرَةٌ ج س	شہزادی	أَيْضًا	بھی

الدرس الحادي عشر

الْمُرَكَّبُ الإِضَافِيُّ

الأمثلة:

١۔ نَصْرُ اللّٰهِ قَرِيْبٌ. (اللہ کی مدد قریب ہے)

٢۔ شَكَرْتُ نِعْمَةَ اللّٰهِ. (میں نے اللہ کی نعمت کا شکر ادا کیا)

٣۔ الْمُؤْمِنُ مُشْفِقٌ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ. (مؤمن اللہ کے عذاب سے ڈرنے والا ہے)

شرح وتفصیل:

مندرجہ بالا مثالوں میں سرخ مرکبات کو غور سے دیکھئے، ہر مرکب دو اسموں کا مجموعہ ہے، جس میں پہلے اسم کی نسبت دوسرے اسم کی طرف کی گئی ہے [1]۔ ایسے مرکب کو عربی قواعد میں ''مرکب اضافی'' کہا جاتا ہے۔ اس مرکب کا پہلا اسم "مضاف" اور دوسرا "مضاف إلیْہِ" کہلاتا ہے [2]۔ نَصْرُ اللّٰهِ میں "نَصْرُ" مضاف اور "اللّٰهِ" مضاف الیہ ہے۔

مضاف پہلے اور مضاف الیہ بعد میں آیا کرتا ہے، یہ ترتیب اردو کے بالکل برعکس ہے، لہٰذا قَلَمُ الطَّالِبِ کا جب ہم اردو میں ترجمہ کرتے ہیں تو ''طالب'' کا لفظ پہلے اور ''قلم'' کا لفظ بعد میں آتا ہے ''طالب علم کا قلم''۔ اردو میں اس مرکب کی یہ پہچان ہے کہ اس میں کا، کی، کے آتا ہے۔

اب مضاف اور مضاف الیہ کے بارے میں چند اہم باتیں ذہن نشین کر لیجئے:

مضاف:

١۔ مضاف پر کبھی لامِ تعریف ''ال'' داخل نہیں ہوتا۔

٢۔ اس پر کبھی تنوین (ــًــٍــٌ) نہیں آتی۔

٣۔ یہ جملہ میں اپنے موقع محل کی مناسبت سے مرفوع بھی واقع ہوسکتا ہے اسی طرح منصوب اور مجرور بھی۔ ''جملہ ١'' میں

(١) یہ نسبت ملکیت کی بھی ہوسکتی ہے جیسے: كِتَابُ زَيْدٍ (زید کی کتاب)، کسی اور طرح کی بھی ہوسکتی ہے: "مَاءُ الْبَحْرِ" (سمندر کا پانی) اور "عَالِمُ الْغَيْبِ" (غیب کا جاننے والا)۔

(٢) یاد رہے کہ اضافت اسماء کی خصوصیات میں سے ہے، مضاف اور مضاف الیہ دونوں لازمی طور پر اسم ہی ہونگے۔

مضاف "نَصْرُ" مبتدا ہونے کی وجہ سے مرفوع واقع ہوا ہے۔"جملہ۲" میں مضاف "نِعْمَةَ" فعل کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب واقع ہوا ہے اور"جملہ۳" میں مضاف "عَذَابِ" حرف جر سے مجرور ہے۔

مضاف إليه:

۱۔ مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے، جیسے کہ تینوں جملوں میں لفظ الجلالة "اللّٰه" سے واضح ہے۔

۲۔ مضاف الیہ پر لامِ تعریف بھی داخل ہوسکتا ہے اور تنوین بھی آ سکتی ہے۔ (۱)

بَيْتُ الرَّجُلِ. (مرد کا گھر) كِتَابُ طَالِبٍ. (ایک طالب علم کی کتاب)

الْمُضَافُ إِلَيْهِ إِذَا كَانَ مُثَنًّى أَوْ جَمْعَ مُذَكَّرٍ سَالِمًا أَوْ مَمْنُوْعًا مِّنَ الصَّرْفِ

الأمثلة:

۱۔ حَدِيْثُ الرَّسُوْلِ حَقٌّ. (رسول کی بات حق ہے)

۲۔ أُكُلُ الْجَنَّتَيْنِ لَذِيْذٌ. (دونوں باغوں کا پھل لذیذ ہے)

۳۔ قَرَأْتُ قَصَصَ النَّبِيِّيْنَ. (میں نے انبیاء کے قصّے پڑھے)

٤۔ أَخْلَاقُ الْمُؤْمِنَاتِ سَامِيَةٌ. (مؤمن عورتوں کے اخلاق اعلیٰ ہیں)

٥۔ ذَهَبْتُ إِلٰى بَيْتِ عَائِشَةَ. (میں عائشہ کے گھر گیا)

شرح وتفصیل:

یہ ایک مسلمہ قاعدہ ہے کہ مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے، البتہ جر کی علامت بدلتی رہتی ہے۔ اگر مضاف الیہ اسم مفرد ہو تو کسرہ سے مجرور ہوگا جیسا کہ "جملہ۱" میں ہے۔ مثنی ہو تو یاء سے مجرور ہوگا اور اس سے پہلے فتح ہوگی جیسا کہ "جملہ۲" میں ہے۔ اور اگر جمع مذکر سالم ہو تو بھی یاء سے مجرور ہوگا، لیکن اس سے پہلے کسرہ ہوگا جیسا کہ "جملہ۳" میں ہے۔ جمع

(۱) معرفہ اسم کا مضاف بھی معرفہ ہی ہوتا ہے، لہذا "بيت الرجل" میں بیت کو معرفہ سمجھا جائے گا۔ نکرہ اسم کا مضاف عربی قواعد میں مخصص کہلاتا ہے، جو کہ نکرہ اور معرفہ کے درمیان ایک رتبہ ہے۔

مؤنث سالم مفرد اسم کی طرح کسرہ سے مجرور ہوتا ہے جیسا کہ "جملہ۴" میں ہے۔ غیر منصرف اسماء جبکہ وہ لامِ تعریف سے خالی ہوں، فتحہ سے مجرور ہوتے ہیں جیسا کہ "جملہ۵" میں ہے۔

الْمُضَافُ إِذَا كَانَ مُثَنًّى أَوْ جَمْعَ مُذَكَّرٍ سَالِمًا

الأَمْثِلَةُ:

۱۔ مَاءُ الْبِئْرِ عَذْبٌ. (کنویں کا پانی میٹھا ہے)

۲۔ مَنَارَتَا الْمَسْجِدِ طَوِيْلَتَانِ. (مسجد کے دو مینار لمبے ہیں)

۳۔ مُسْلِمُوْ بَاكِسْتَانَ مُتَّحِدُوْنَ. (پاکستان کے مسلمان متحد ہیں)

شرح وتفصیل:

جب اسم مفرد مضاف بنتا ہے تو اس کی تنوین حذف ہوجاتی ہے اور اس پر موقع محل کے اعتبار سے ایک ضمہ، ایک فتحہ، یا ایک کسرہ رہ جاتا ہے۔ مثنّٰی اور جمع مذکر سالم پر تنوین نہیں ہوتی، ان کا "نون" تنوین کے قائم مقام ہوتا ہے، لہذا جب مثنی یا جمع مذکر سالم مضاف بن کر آتے ہیں تو یہ نون ساقط ہو جاتا ہے، جیسا کہ "مَنَارَتَا الْمَسْجِدِ" اور "مُسْلِمُو بَاكِسْتَانَ" سے واضح ہے۔ یہ دونوں مضاف اضافت سے پہلے "مَنَارَتَانِ" اور "مُسْلِمُوْنَ" تھے۔

یہ بات پہلے گذر چکی ہے کہ مضاف کے اعراب جملے میں اس کے موقع محل کی مناسبت سے بدلتے رہتے ہیں۔ "جملہ۱" میں مَاءُ مبتدا ہے اس لئے مرفوع ہے۔ "جملہ۲" میں مَنَارَتَا بھی مبتدا ہے، لہذا مرفوع ہے اور مثنی ہونے کی وجہ سے اس کے رفع کی علامت الف ہے۔ مثنی مضاف اگر جملے میں کسی وجہ سے منصوب واقع ہو جائے تو اس کا الف یاء میں بدل جائے گا، کیونکہ مثنی یاء سے منصوب ہوتا ہے، جیسا کہ آپ جان چکے ہیں، اسی طرح اگر مثنی مضاف مجرور آ جائے تو اس کے جر کی علامت بھی یاء ہوگی:

رَأَيْتُ مَنَارَتَيِ الْمَسْجِدِ.	مفعول به منصوب بالياء.
نَظَرْتُ إِلَى مَنَارَتَيِ الْمَسْجِدِ.	مجرور بإلى.

جمع مذکر سالم مضاف بھی حسب قاعدہ رفع کی حالت میں واو کے ساتھ اور نصب وجر کی حالت میں یاء کے ساتھ

آ ئے گا جملہ نمبر۳ میں "مُسْلِمُوْ بَاكِسْتَانَ" مبتدا ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے رفع کی علامت واو ہے:

أُحِبُّ مُسْلِمِيْ بَاكِسْتَانَ (منصوب) (میں محبت کرتا ہوں پاکستان کے مسلمانوں سے)

فِي مُسْلِمِيْ بَاكِسْتَانَ خَيْرٌ كَثِيْرٌ (مجرور) (پاکستان کے مسلمانوں میں خیر کثیر ہے)

تَعَدُّدُ الْمُضَافِ وَالْمُضَافِ إِلَيْهِ

کبھی ایک ہی ترکیب میں کئی مضاف اور مضاف الیہ ہوتے ہیں مثلاً:

بَابُ بَيْتِ زَيْدٍ. (زید کے گھر کا دروازہ) ابْنُ عَمِّ سَلِيْمٍ. (سلیم کے چچا کا بیٹا)

مَنَارَتَا مَسْجِدِ الْمَدِيْنَةِ. (شہر کی مسجد کے دو مینار) بَنُو ابْنَةِ عَمِّ سَلِيْمٍ. (سلیم کی چچازاد بہن کے بیٹے)

مذکورہ بالا مثالوں میں (بَيْتِ، عَمِّ، مَسْجِدِ، ابْنَةِ، عَمِّ) کے الفاظ پر غور کیجئے۔ یہ اسماء پہلے آنے والے اسم کا مضاف الیہ ہونے کیوجہ سے ہمیشہ مجرور ہونگے۔ ان پر ال اور تنوین دونوں نہیں آئیں گے کیونکہ یہ ما بعد کا مضاف بھی ہیں گویا ان پر ایک قاعدہ مضاف الیہ کا اور ایک قاعدہ مضاف کا جاری ہوگا۔

الْمُضَافُ وَالْمُضَافُ إِلَيْهِ إِذَا كَانَا مَنْعُوْتَيْنِ

الأمثلة:

۱۔ كِتَابُ الطَّالِبِ الْجَدِيْدِ مُمَزَّقٌ. (نئے طالب علم کی کتاب پھٹی ہوئی ہے)

۲۔ بَيْتُ زَيْدٍ الْوَاسِعُ جَمِيْلٌ. (زید کا وسیع گھر خوبصورت ہے)

۳۔ سَاعَةُ الْبِنْتِ الْجَمِيْلَةِ الْجَدِيْدَةُ مَكْسُوْرَةٌ. (خوبصورت لڑکی کی نئی گھڑی ٹوٹی ہوئی ہے)

شرح وتفصیل:

مضاف یا مضاف الیہ کی صفت لاتے وقت "مرکب توصیفی" کے قواعد کو ملحوظ رکھا جاتا ہے۔

"جملہ ۱" میں مضاف الیہ الطَّالِبُ مذکر، معرفہ، مفرد اور مجرور ہے، لہذا اس کی صفت الْجَدِيْدِ بھی ان چار باتوں میں اس کے عین مطابق ہے۔

"جملہ ۲" میں بَيْتُ جو کہ مضاف ہے مفرد، مذکر، معرفہ اور مرفوع آیا ہے، لہذا اسکی صفت الْوَاسِعُ بھی انہی

اوصاف کی حامل ہے [1]۔

"جملہ ۳" میں مضاف اور مضاف الیہ دونوں موصوف ہیں سَاعَةُ کی صفت اَلْجَدِیْدَۃُ اس کے مطابق ہے اور اَلْبِنْتِ کی صفت اَلْجَمِیْلَةِ اس سے مطابقت رکھتی ہے۔

مضاف کی صفت ہمیشہ آخر میں یعنی مضاف الیہ کے بعد آتی ہے "بَیْتُ زَیْدٍ اَلْوَاسِعُ" جبکہ مضاف الیہ کی صفت اس کے فوراً بعد آتی ہے۔

قاعدہ ۱۴:

۱۔ ایسے دو اسموں کا مجموعہ جس میں پہلے اسم کی نسبت دوسرے اسم کی طرف کی جاتی ہے "مرکب اضافی" کہلاتا ہے پہلے اسم کو "مضاف" اور دوسرے اسم کو "مضاف الیہ" کہتے ہیں۔

۲۔ ا۔ مضاف کے اعراب جملے میں اپنے موقع محل کی مناسبت سے ہوتے ہیں اور اس پر تنوین اور لام تعریف نہیں آتا۔

۲۔ مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے اور اس پر تنوین اور لام تعریف آ سکتا ہے۔

التمرين - ١

پہلے کالم میں دیئے ہوئے اسماء کو مضاف اور دوسرے کالم میں دیئے ہوئے اسماء کو مضاف الیہ بنایئے:

نموذج: قَلَم طَالِب قَلَمُ طالِبٍ

١- نور	الإيمان	٢- ظلام	الليل	٣- شباك	الغرفة
٤- لون	سيارة	٥- ثوب	البنت	٦- يد	الطفل
٧- يدان	الطفل	٨- فهم	القرآن	٩- أهل	القرية
١٠- مخافة	الله	١١- أخت	سليم	١٢- ساعة	زيد
١٣- أذنان	المرء	١٤- رائحة	الورد	١٥- عيادة	الطبيب
١٦- عمان	خالد	١٧- صيد	الظباء	١٨- خدمة	الدين

(۱) بیت معرفہ کا مضاف ہونے کی وجہ سے معرفہ ہے۔

١٩۔ آيات	الله	٢٠۔ رسولان	الله	٢١۔ رأس	الحكمة
٢٢۔ أوراق	شجرة	٢٣۔ غرفتان	البيت	٢٤۔ لحم	طير
٢٥۔ عنوان	القصة	٢٦۔ صحن	البيت	٢٧۔ ضوء	القمر
٢٨۔ عاصمة	البلد	٢٩۔ جامعة	الأزهر	٣٠۔ غافر	الذنب
٣١۔ شوارع	الحي	٣٢۔ ظلمات	الباطل	٣٣۔ صلاة	العصر
٣٤۔ منظر	البستان	٣٥۔ عقربان	الساعة	٣٦۔ بنتان	بكر
٣٧۔ مفتاح	الباب	٣٨۔ عينان	المريض	٣٩۔ عجلتان	الدراجة
٤٠۔ حرارة	الشمس	٤١۔ سمّاعة	الطبيب	٤٢۔ أخوان	سليم
٤٣۔ منارتان	المسجد	٤٤۔ غلاف	الكتاب	٤٥۔ زوجتان	الرجل
٤٦۔ مصراعان	الباب	٤٧۔ جناحان	الطير	٤٨۔ ساقان	النعامة
٤٩۔ منافقون	المدينة	٥٠۔ معلمون	المدرسة	٥١۔ راكبون	السفينة
٥٢۔ ساكنون	الريف	٥٣۔ خادمون	الدين	٥٤۔ كاتبون	الملك
٥٥۔ بائعون	الأزهار	٥٦۔ حافظون	البلد	٥٧۔ قاتلون	الخليفة
٥٨۔ صادقون	الوعد	٥٩۔ ظالمون	الناس	٦٠۔ مهاجرون	الحبشة

التمرين ۔ ٢

مندرجہ ذیل اسماء کو جملوں میں مضاف بنائیے:

١۔ وَلَدٌ ٢۔ طَاعَةٌ ٣۔ خَالَةٌ ٤۔ بِنْتٌ ٥۔ طَعَامٌ ٦۔ جَوٌّ ٧۔ وَقْتٌ

٨۔ رَأْسٌ ٩۔ جُنُوْدٌ ١٠۔ شُهْرَةٌ ١١۔ عَدُوٌّ ١٢۔ مِفْتَاحَانِ ١٣۔ قَلْبٌ ١٤۔ بَابَانِ

١٥۔ أَخْلَاقٌ ١٦۔ كُرَّاسَةٌ ١٧۔ قَلَمَانِ ١٨۔ صَفَحَاتٌ ١٩۔ عَابِدُوْنَ ٢٠۔ مُحِبُّوْنَ ٢١۔ أُخْتَانِ

٢٢۔ سَائِقُوْنَ ٢٣۔ قُفَّازَانِ ٢٤۔ أَخَوَاتٌ ٢٥۔ مُسْلِمَاتٌ

التمرين ـ ٣

کالم نمبر۲ کے اسماء کو کالم نمبرا کے اسماء کا مضاف الیہ اور کالم نمبر۳ کے اسماء کا مضاف بنائیے:

نموذج: بَابُ بَيْتِ سَلِيْمٍ.

(١)	(٢)	(٣)	(١)	(٢)	(٣)
١ـ مفتاح	باب	البيت	٢ـ إطار	شباك	الغرفة
٣ـ ابن	خال	عائشة	٤ـ درج	مكتب	زيد
٥ـ لون	خمار	فاطمة	٦ـ طعم	عصير	البرتقال
٧ـ قرنان	بقرة	خالد	٨ـ رموش	عينان	الطفل
٩ـ كمّان	قميص	زينب	١٠ـ أبناء	عمّان	زيد
١١ـ زوجان	خالتان	عائشة	١٢ـ لون	منديلان	الولد
١٣ـ سوء	عاقبة	الكفر	١٤ـ فصّ	خاتم	العروس
١٥ـ ريش	قلم	الأستاذ	١٦ـ تقاليد	كافرون	الهند
١٧ـ أخلاق	بنات	خديجة	١٨ـ تاريخ	بنون	إسرائيل
١٩ـ رواتب	مهندسون	الشركة	٢٠ـ طرق	عاصمة	باكستان
٢١ـ جيبان	محفظة	الرجل	٢٢ـ عُدَد	نجارون	المصنع
٢٣ـ همم	مجاهدون	كشمير	٢٤ـ خيم	لاجئون	أفغانستان
٢٥ـ عادات	أهل	القرية	٢٦ـ حقوق	مواطنون	مصر
٢٧ـ حياة	سكان	الصّحراء	٢٨ـ مصراعان	باب	الحجرة
٢٩ـ سياسة	رئيس	الوزراء	٣٠ـ صوف	بطّانية	أحمد
٣١ـ قلوب	مسلمون	العالم	٣٢ـ نشوز	زوج	خالد

٣٣ـ جزاء	صانعون	المعروف	٣٤ـ شريطان	شنطة	الطالب
٣٥ـ أظافر	يدان	الطفل	٣٦ـ قصة	أصحاب	الكهف
٣٧ـ كتب	أختان	كلثوم			

التمرين ـ ٤

مندرجہ ذیل اسماء کو جملوں میں مضاف الیہ بنائیے:

١ـ الْمُعَلِّمُ	٢ـ الْغُرْفَةُ	٣ـ النَّبِيُّوْنَ	٤ـ الطِّفْلُ	٥ـ الْبَلَدُ	٦ـ الدَّيْنُ
٧ـ الْعَالِمُ	٨ـ الْبِنْتَانِ	٩ـ الْمَرْأَتَانِ	١٠ـ الْمَكْتَبُ	١١ـ الْقِطَّةُ	١٢ـ الأَشْجَارُ
١٣ـ الْحَدِيْقَةُ	١٤ـ الْمُهَاجِرُوْنَ	١٥ـ الْمَدْرَسَةُ	١٦ـ الْمُعَلِّمُوْنَ	١٧ـ الأَطِبَّاءُ	١٨ـ الْوَلَدَانِ
١٩ـ الْبَيْتَانِ	٢٠ـ السَّيَّارَةُ	٢١ـ الْكَافِرُوْنَ	٢٢ـ الثَّوْرُ	٢٣ـ الْمُسَافِرُوْنَ	٢٤ـ الْقُرْآنُ
٢٥ـ الْمُؤْمِنُوْنَ	٢٦ـ الْمُهَنْدِسُوْنَ	٢٧ـ الْمُنَافِقُوْنَ	٢٨ـ الْمُفْسِدُوْنَ	٢٩ـ السَّارِقُوْنَ	٣٠ـ الطَّبِيْبَانِ

التمرين ـ ٥

مندرجہ ذیل جملوں میں مضاف مفرد ہے اسے پہلے مثنّی بنائیے اور لازمی تبدیلیاں کیجیے:

١ـ كِتَابُ الطَّالِبِ مُمَزَّقٌ.	٢ـ غِلَافُ الْكِتَابِ جَمِيْلٌ.	٣ـ عَيْنُ الْمَرِيْضِ حَمْرَاءُ.
٤ـ بَقَرَةُ سَلِيْمٍ صَفْرَاءُ.	٥ـ قَلَمُ الأُسْتَاذِ عَلَى الْمَكْتَبِ.	٦ـ دُرْجُ المَكْتَبِ مُغْلَقٌ.
٧ـ بَابُ الْبَيْتِ مَفْتُوْحٌ.	٨ـ يَدُ الْبِنْتِ نَظِيْفَةٌ.	٩ـ أُخْتُ زَيْدٍ صَالِحَةٌ.
١٠ـ ابْنُ سَلِيْمٍ طَبِيْبٌ.	١١ـ عَمُّ خَالِدٍ مُوَظَّفٌ.	١٢ـ كُمُّ قَمِيْصٍ ضَيِّقٌ.
١٣ـ صَدِيْقُ بَكْرٍ وَفِيٌّ.	١٤ـ غُصْنُ الشَّجَرَةِ مَكْسُوْرٌ.	١٥ـ جِدَارُ الْغُرْفَةِ أَبْيَضُ.
١٦ـ قَرْنُ الْبَقَرَةِ قَصِيْرٌ.	١٧ـ رِجْلُ الْمَرْءِ كَبِيْرَةٌ.	١٨ـ وَرَقَةُ الْإِمْتِحَانِ صَعْبَةٌ.
١٩ـ مِفْتَاحُ الْبَابِ مَفْقُوْدٌ.	٢٠ـ مِسْطَرَةُ الطَّالِبِ مَكْسُوْرَةٌ.	

التمرين ـ ٦

مندرجہ ذیل جملوں میں مضاف مفرد ہے اسے جمع مذکر سالم میں تبدیل کیجئے اور لازمی تبدیلیاں کیجئے:

١ ـ صَانِعُ الْخَيْرِ مَحْمُوْدٌ. ٢ ـ مُنَافِقُ الْمَدِيْنَةِ مَلْعُوْنٌ. ٣ ـ جَامِعُ الْمَالِ خَاسِرٌ.
٤ ـ سَائِقُ السَّيَّارَةِ طَائِشٌ. ٥ ـ فَاتِحُ الْهِنْدِ مَشْهُوْرٌ. ٦ ـ أُحِبُّ صَادِقَ الْوَعْدِ.
٧ ـ مُعَلِّمُ الأَوْلَادِ عَالِمٌ. ٨ ـ مُهَنْدِسُ الشَّرِكَةِ مَاهِرٌ. ٩ ـ بَائِعُ الْجَرَائِدِ نَشِيْطٌ.
١٠ ـ خَادِمُ الْمَلِكِ أَمِيْنٌ. ١١ ـ فَاعِلُ الْمَعْرُوْفِ مَجْزِيٌّ. ١٢ ـ كَاتِبُ الرِّسَالَةِ صَادِقٌ.
١٣ ـ تَاجِرُبَاكِسْتَانَ أَمِيْنٌ. ١٤ ـ سَارِقُ الأَمْتِعَةِ مَسْجُوْنٌ. ١٥ ـ لِصَانِعِ الْمَعْرُوْفِ أَجْرٌ.
١٦ ـ سَاكِنُ الْمَدِيْنَةِ غَنِيٌّ. ١٧ ـ مُوَظَّفُ الشَّرِكَةِ حَاضِرٌ. ١٨ ـ لِمُهَنْدِسِ الشَّرِكَةِ سَيَّارَةٌ سَوْدَاءُ.
١٩ ـ زَيْدٌ مِّنْ مُصَدِّقِ الرُّسُلِ. ٢٠ ـ عِنْدَ مُدِيْرِ الْمَدْرَسَةِ سَيَّارَاتٌ كَثِيْرَةٌ.

التمرين ـ ٧

(الف) مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجئے:

۱۔ یہ اللہ کی اونٹنی ہے۔ ۲۔ دریا کے دو کنارے سرسبز ہیں۔ ۳۔ اس گاؤں کے مسلمان متقی ہیں۔
۴۔ ہاتھی والے کافر ہیں۔ ۵۔ بچے کے (دو) ہاتھ میلے ہیں۔ ۶۔ سلیم کی دو خالائیں استانیاں ہیں۔
۷۔ سورج کی تپش تیز ہے۔ ۸۔ خالد کی گھڑی ٹوٹی ہوئی ہے۔ ۹۔ طلباء کے کمرے صاف ستھرے ہیں۔
۱۰۔ غار والے مسلمان ہیں۔ ۱۱۔ قیامت کا دن قریب ہے۔ ۱۲۔ استاد کی گھڑی زید کی جیب میں ہے۔
۱۳۔ گاڑی کا رنگ سبز ہے۔ ۱۴۔ کتابوں کی قیمتیں اونچی ہیں۔ ۱۵۔ چائے کی پیالی استاد کی ڈیسک پر ہے۔
۱۶۔ حسن کے بچے نیک ہیں۔ ۱۷۔ باغ کے درخت سایہ دار ہیں۔ ۱۸۔ شیطان کی پارٹی آگ کے عذاب میں ہے۔
۱۹۔ دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ ۲۰۔ سلیم کے دو بھائی ڈاکٹر ہیں۔ ۲۱۔ جماعت کی نماز گھر میں نماز سے بہتر ہے۔
۲۲۔ صفائی ایمان کا حصہ ہے۔ ۲۳۔ عراق کے مسلمان خستہ حال ہیں۔ ۲۴۔ ڈاکٹر کا کلینک محلے کی مسجد سے قریب ہے۔
۲۵۔ میری بہن زید کی بیوی ہے۔ ۲۶۔ علم کا طلب کرنا فرض ہے۔

(ب) آپ نے قاعدہ پڑھا ہے کہ مضاف کے اعراب جملہ میں اس کے وظیفۂ نحویہ کے مطابق بدلتے رہتے ہیں، اس کی کچھ مثالیں اور ان کی شرح آپ کی نظر سے گزری ہیں اب ہم چاہتے ہیں کہ آپ اس قاعدہ کی تطبیق مثنی اور جمع مذکر سالم پر بھی کرلیں:

۱۔ امت کے محسن محترم ہیں۔
۲۔ سلیم کے ہاتھوں میں دینی کتابیں ہیں۔
۳۔ بچی کی آنکھ میں لالی ہے۔
۴۔ میں نے امّت کے محسنوں کو سلام کیا[1]۔
۵۔ کافر کے کانوں میں بوجھ ہے۔
۶۔ مسجد کے دونوں خطیبوں کا خطبہ مؤثر ہے۔
۷۔ ریشم کے پہننے والے گنہگار ہیں۔
۸۔ ٹکٹ ریل گاڑی کے سواروں کے پاس ہے۔
۹۔ میں مدرسے کے معلموں سے ملا۔
۱۰۔ کشتی کے سواروں کا سامان بندرگاہ میں ہے۔
۱۱۔ اس کے بازوؤں میں قوّت ہے۔
۱۲۔ یہ جوتے جوتے بنانے والوں کے پاس ہیں۔
۱۳۔ میں نے زید کی دو بہنوں کو سلام کیا۔
۱۴۔ میں نے مسجد کے دو میناروں کی طرف دیکھا۔
۱۵۔ اس کے چچا کی سفید گاڑی پرانی ہے۔
۱۶۔ میں نے طالبعلم کی دو کتابوں کی طرف دیکھا[2]۔
۱۷۔ میں مدرسے کی دو استانیوں سے ملی۔
۱۸۔ وہ محلّے کے نانبائیوں کے ساتھ بیٹھا ہوا ہے۔
۱۹۔ دین کے خادموں کی ہمتیں بلند ہیں۔
۲۰۔ کمپنیوں کے انجینئروں کے بچوں کے اسکول دور ہیں۔

التمرين ـ ۸

مندرجہ ذیل عبارات کو صحیح اعراب کے ساتھ آواز بلند پڑھئے:

١ ـ اللّٰه خير الرازقين.
٢ ـ عند بائعي النرجس باقات رائعة.
٣ ـ الكفار أعداء دين اللّٰه.
٤ ـ عند خياطي القرية ثياب جاهزة.
٥ ـ نساء قريش خير النساء.
٦ ـ لكلام خطيب المسجد أثر بليغ.
٧ ـ قلوب بنات بكر سليمة.
٨ ـ سمعت خشخشة قبقاب سليم.
٩ ـ جدران غرفة زيد بيضاء.
١٠ ـ الدنيا سجن المؤمن و جنة الكافر.
١١ ـ خياطو هذا الحيّ مهرة.
١٢ ـ سلّمنا على خادمتي أم الخليفة.
١٣ ـ موعد سفر عمك قريب.
١٤ ـ أبناء عم محمود صادقو الحديث.

(١) سَلَّمْتُ عَلَى (٢) نَظَرْتُ إِلَى

١٥ـ عرفنا فضل علماء الدين.
١٦ـ سلامة الإنسان في حفظ اللسان.
١٧ـ عادات إخوان خالد سيئة.
١٨ـ راكبو سفينة نوح عليه السلام مؤمنون.
١٩ـ ما سِرّ نجاح هذا الطالب؟
٢٠ـ قابلت أخوات زيد في سوق الأحذية.
٢١ـ أخلاق جهال بلادنا سيئة.
٢٢ـ جامعة دمشق الجديدة في منطقة نظيفة.
٢٣ـ لون غلاف الكتاب جميل.
٢٤ـ أزْواج رسول اللّٰه ﷺ أمّهات المؤمنين.
٢٥ـ أخلاق أخت خالد حسنة.
٢٦ـ عينا الأميرة الحسناء كبيرتان وسوداوان.
٢٧ـ معلّم أولاد خال زيد مصريّ.
٢٨ـ عند معلّمي مدرسة البنات كتب دينية كثيرة.
٢٩ـ سعي خادمي الدين مشكور.
٣٠ـ سمعت صوت بكاء الأطفال من غرفة النوم.
٣١ـ قابلت جماعة مسلمي الهند.
٣٢ـ رئيس وزراء باكستان في مؤتمر الصحفيين.
٣٣ـ معلمو الأولاد أناس طيبون.
٣٤ـ دكاكين البقالين الجديدة في السوق الكبيرة.
٣٥ـ أطعمة الطباخين لذيذة جدا.
٣٦ـ خدم أولاد الأمير جالسون في ظل شجرة طويلة.
٣٧ـ مررت بممرّضي عيادة سليم.
٣٨ـ عمال مصانع البلد واقفون على باب قصر الملك.
٣٩ـ درجة حرارة المريض مرتفعة.
٤٠ـ مصنف هذا الكتاب له فهم ثاقب ورأي سديد.
٤١ـ الزبد من حليب بقرة أحمد.
٤٢ـ وزير الخارجية مع مراسلي الجريدة في قاعة المؤتمر.
٤٣ـ غسل اليدين فرض في الوضوء.
٤٤ـ أصدقاء حسن الأغنياء جالسون في صحن البيت مع أقرباء الوزير.

التمرين ـ ٩

نَمُوذَجٌ:

١ـ أَصْحَابُ الأُخْدُوْدِ مَيِّتُوْنَ.

أَصْحَابُ: مبتدأٌ مرفوعٌ بِالضَّمةِ (مضاف). الأُخْدُوْدِ: مضافٌ إليه مجرورٌ بِالكسرةِ.

مَيِّتُوْنَ: خبرٌ مرفوعٌ بِالواوِ لأنَّه جمعُ مذكَّرٍ سالمٌ.

٢ـ تَارِيْخُ بَنِيْ إِسْرائِيْلَ مَلِيْءٌ بِالْعِبَرِ.

تَارِيْخُ: مبتدأٌ مرفوعٌ بِالضمةِ (مُضافٌ). بَنِيْ: مضافٌ إليه مجرورٌ بِالياءِ لأنه جمعُ مذكّرٍ سالمٌ (مضاف).

إِسْرَائِيْلَ: مضافٌ إِلَيه لِـ (بَنِي) مجرورٌ بِالفتحةِ لأنَّه غيرُ منصرفٍ. مَلِيْءٌ: خبرٌ لِـ (تاريخ) مرفوعٌ بِالضَّمةِ.

بِـ: حرفُ جرٍّ. الْعِبَرِ: مجرورٌ بِالكسرةِ.

مندرجہ ذیل جملوں کے اعراب کیجئے:

١ـ أَبْنَاءُ أَخَوَيْ زَيْدٍ طَيِّبُوْنَ.
٢ـ هٰؤُلَاءِ طُلَّابُ مَدَارِسَ دِيْنِيَّةٍ.
٣ـ جَنَاحَا بَبْغَاءِ أَحْمَدَ أَخْضَرَانِ.
٤ـ خِرِّيْجُوْ جَامِعَاتِ الْبَلَدِ مُعَطَّلُوْنَ.
٥ـ لِقِطَّةِ سَلِيْمٍ السَّوْدَاءِ عَيْنَانِ زَرْقَاوَانِ.

التمرين ـ ١٠

مندرجہ ذیل آیاتِ کریمہ میں مرکب اضافی کی شناخت کیجئے نیز مضاف اور مضاف الیہ کی نشاندہی بھی کیجئے:

١ـ إِنَّا رَسُوْلَا رَبِّكَ.
٢ـ قُتِلَ أَصْحَابُ الأُخْدُوْدِ.
٣ـ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ.
٤ـ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ.
٥ـ هَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ.
٦ـ اللّٰهُ نُوْرُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ.
٧ـ لَآ أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ.
٨ـ إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ.
٩ـ مَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهُ.
١٠ـ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ.
١١ـ وَاللّٰهُ يَدْعُوْ إِلٰى دَارِ السَّلَامِ.
١٢ـ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ كَيْدَ الْخَآئِنِيْنَ.
١٣ـ قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ.
١٤ـ وَإِذْ أَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيِّيْنَ.
١٥ـ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ.
١٦ـ فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ.
١٧ـ وَلَقَدْ جَآءَكَ مِنْ نَّبَإِ الْمُرْسَلِيْنَ.
١٨ـ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ.
١٩ـ هٰذِهِ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ آيَةً.
٢٠ـ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِيْنَ.
٢١ـ إِنَّ أَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ.
٢٢ـ وَذٰلِكَ جَزَآءُ الظّٰلِمِيْنَ.
٢٣ـ إِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى.
٢٤ـ أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفِيْلِ.
٢٥ـ إِنَّآ أَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ.
٢٦ـ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِيْنِ.
٢٧ـ قَالَتِ امْرَأَةُ الْعَزِيْزِ الآنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ.
٢٨ـ أُوْلٰٓئِكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ.
٢٩ـ إِذْ قَالَ رَبُّهُ أَسْلِمْ قَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

۳۰۔ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ.

نئے الفاظ

عربي	اردو	عربي	اردو
ذَنْبٌ ج: ذُنُوْبٌ	گناہ	رِيْفٌ ج: أَرْيَافٌ	دیہات
أُحِبُّ	میں پسند کرتا ہوں	بَاقَةٌ	گلدستہ
بَائِعٌ ج س	بیچنے والا	بَبْغَاءُ	طوطا
بَطَّانِيَةٌ ج س	کمبل	بَقَّالٌ ج س	سبزی فروش
تَقْلِيْدٌ ج تَقَالِيْدُ	رسم ورواج	ثَوْرٌ ج: ثِيْرَانٌ	بیل
ثَاقِبٌ	گہری (فَهْمٌ ثَاقِبٌ: گہری سوچ)	جَامِعَةٌ ج س	یونیورسٹی
جَاهِزٌ	تیار	جَنَاحٌ ج: أَجْنِحَةٌ	پَر
جَوٌّ	موسم	حَلِيْبٌ	دودھ
حَيَاةٌ	زندگی	حُجْرَةٌ	کمرہ
خَاسِرٌ ج س	نقصان اٹھانے والا	خِمَارٌ ج: خُمُرٌ	دوپٹہ
خَاتَمٌ ج: خَوَاتِمُ	انگوٹھی	خِرِّيْجٌ ج س	فارغ التحصیل
خَشْخَشَةٌ	آہٹ	رِيْشُ قَلَمٍ	نب
رِيْشٌ ج: أَرْيَاشٌ	پر، بال	رَاتِبَةٌ ج رَوَاتِبُ	تنخواہ
رَاكِبٌ ج: رُكَّابٌ، ج س	سوار	رَائِحَةٌ	خوشبو
رَائِعٌ	عمدہ	رَأْسٌ ج: رُؤُوْسٌ	جڑ
رَمْشٌ ج: رُمُوْشٌ	پلک	زَبْدٌ	مکھن
زَعِيْمٌ ج: زُعَمَاءُ	سربراہ	سَاكِنٌ ج: سُكَّانٌ ج س	رہنے والا

عربي	اردو	عربي	اردو
سَاقٌ ج: سِيْقَانٌ	پنڈلی	سَدِيْدٌ	سیدھا، صحیح
سَعْيٌ	کوشش	سَمَّاعَةٌ ج س	اسٹیتھسکوپ (سننے کا آلہ)
سُوْءٌ	برا	سِرٌّ ج: أَسْرَارٌ	راز
سِيَاسَةٌ ج س	پالیسی	شَرِكَةٌ ج س	کمپنی
شَرِيْطٌ ج: أَشْرَاطٌ	فیتہ، تسمہ	صَاحِبٌ ج: أَصْحَابٌ	والا، ساتھی
صَحْرَاءُ ج: صَحَارَى	جنگل	صَلاَةٌ ج: صَلَوَاتٌ	نماز
صَيْدٌ	شکار	صُحُفِيٌّ ج س	اخباری، صحافتی
صُوْفٌ	اون	طَعْمٌ	ذائقہ، مزا
طَيْرٌ ج: طُيُوْرٌ	پرندہ	ظَبْيٌ ج ظِبَاءٌ	ہرن
ظُفْرٌ ج: أَظْفَارٌ	ناخن	ظُلْمَةٌ ج س	اندھیری
عَاقِبَةٌ ج: عَوَاقِبُ	انجام	عَجَلَةٌ ج س	پہیہ
عَدُوٌّ ج: أَعْدَاءُ	دشمن	عَرُوْسٌ ج: عَرَائِسُ	دلہن
عَقْرَبٌ ج: عَقَارِبُ	گھڑی کی سوئی	عُدَّةٌ ج: عُدَدٌ	تعداد
غَافِرٌ	بخشنے والا	فَصٌّ ج: فُصُوْصٌ	نگینہ
قُفَّازٌ ج: قَفَافِيْزُ	دستانہ	قَمَرٌ	چاند
كَهْفٌ ج: كُهُوْفٌ	غار، کوہ	مِصْرَاعٌ ج: مَصَارِيْعُ	کواڑ
مَتَاعٌ ج: أَمْتِعَةٌ	سامان	مَجْزِيٌّ ج س	بدلہ دیا ہوا
مُرَاسِلٌ ج س	نمائندہ	مَسْجُوْنٌ ج س	قید کیا ہوا
مَشْكُوْرٌ	قابل قبول، قدردان	مَصْنَعٌ	کارخانہ
مَفْقُوْدٌ	گم ہونا	قَرْنٌ ج: قُرُوْنٌ	سینگ

عربي	اردو	عربي	اردو
قَمَرٌ	چاند	مَلْعُوْنٌ ج س	لعنت زدہ
مَوْعِدٌ ج: مَوَاعِيْدُ	سفر، سفر کا وقت	مُصَدِّقٌ ج س	تصدیق کرنے والا
مُعَطَّلٌ ج س	بیروزگار	مُوَاطِنٌ ج س	شہری
مُؤْتَمَرٌ ج: مُؤْتَمَرَاتٌ	کانفرنس	نَرْجِسٌ	نرگس کا پھول
نُشُوْزٌ	عورت کا شوہر کی نافرمانی کرنا	نُعَامَةٌ ج س، نَعَائِمُ	شترمرغ
وَرَقٌ ج: أَوْرَاقٌ	پتہ	وَزِيْرُ الْخَارِجِيَّةِ	وزیر خارجہ
هِمَّةٌ ج: هِمَمٌ	ہمت		

اردو	عربي	اردو	عربي
اسکول	مَدْرَسَةٌ ج: مَدَارِسُ	اونٹنی	نَاقَةٌ ج: نُوْقٌ
بازو	عَضُدٌ ج: أَعْضَادٌ، أَعْضُدٌ	بندرگاہ	مِيْنَاءٌ
پارٹی	جَمَاعَةٌ	پہننے والا	لَابِسٌ ج س
تپش	حَرَارَةٌ	ٹکٹ	تَذْكِرَةٌ
حصہ	شُعْبَةٌ	ریشم	حَرِيْرٌ
کان میں بوجھ	وَقْرٌ	ہاتھی	فِيْلٌ
کھیتی	حَرْثٌ	گناہ گار	آثِمٌ ج س، مُذْنِبٌ ج س
لالی	حُمْرَةٌ	کنارہ (دریا کا)	شَاطِئٌ ج: شَوَاطِئُ، سَاحِلٌ ج: سَوَاحِلُ

كُلٌّ وَبَعْضٌ

الأمثلة:

۱۔ كُلُّ الطُّلَّابِ حَاضِرُوْنَ. (تمام طلبہ حاضر ہیں)

۲۔ كُلُّ طَالِبٍ حَاضِرٌ. (ہر ایک طالب علم حاضر ہے)

۳۔ قَرَأْتُ كُلَّ الْكِتَابِ. (میں نے ساری (یا پوری) کتاب پڑھی)

٤۔ بَعْضُ الطُّلَّابِ غَائِبُوْنَ. (بعض طالب علم غیر حاضر ہیں)

٥۔ قَرَأْتُ بَعْضَ الْكِتَابِ. (میں نے کتاب کا کچھ حصہ پڑھا)

شرح وتفصیل:

مذکورہ بالا امثلہ اضافت کے ایک ایسے اسلوب پر مشتمل ہیں جو عربی زبان میں بکثرت استعمال ہوتا ہے۔ اس اسلوب میں كُلٌّ (سب، تمام، پورا وغیرہ) اور بَعْضٌ (کچھ، بعض) مضاف بن کر آتے ہیں[1] اور انکے بعد آنے والا اسم مضاف الیہ ہوتا ہے۔

۱۔ اگر عربی میں تمام یا سب کا مفہوم ادا کرنا ہو تو كُلٌّ کا مضاف الیہ جمع اور معرف باللام ہوتا ہے۔ (كُلُّ الطُّلَّابِ)، کل کے بجائے جمیع بھی استعمال کیا جا سکتا ہے[2]۔

۲۔ اگر ہر یا ہر ایک کا مفہوم ادا کرنا ہو تو كُلٌّ کا مضاف الیہ مفرد اور نکرہ لایا جاتا ہے:

كُلُّ طَالِبٍ (ہر ایک طالب علم)، كُلُّ شَيْءٍ (ہر چیز)، كُلُّ وَاحِدٍ (ہر ایک)

۳۔ اگر پورا کا پورا (یا سارا کا سارا) کا مفہوم ادا کرنا ہو تو كُل کا مضاف الیہ مفرد اور معرّف باللام ہوگا: (كُلُّ الْكِتَابِ)۔

۴۔ بَعْضٌ (کچھ) کا مضاف الیہ معرف باللام اور جمع بھی ہو سکتا ہے: (بَعْضُ الطُّلَّابِ) اس صورت میں جب کہ بہت سوں میں سے کچھ کا اظہار کرنا ہو، اور مفرد اور معرف باللام بھی ہو سکتا ہے جب ایک چیز کے کچھ حصہ کا اظہار کرنا ہو (بَعْضُ الْكِتَابِ)۔

---

(۱) کل اور بعض کے اعراب جملے میں ان کے موقع محل کی مناسبت سے ہونگے۔ (۲) جَمِيْعُ الطُّلَّابِ.

أَكْثَرُ

كُلُّ اور بَعْض کی طرح أَكْثَرُ (اکثر وبیشتر) بھی اضافت کی ترکیب میں آتا ہے۔

الأمثلة:

١۔ أَكْثَرُ النَّاسِ غَافِلُوْنَ. (اکثر لوگ غافل ہیں) ٢۔ أَكْثَرُ الدُّرُوْسِ صَعْبَةٌ. (اکثر اسباق مشکل ہیں)

أَكْثَرُ کے بجائے مُعْظَمُ بھی استعمال ہوتا ہے:

١۔ مُعْظَمُ الطُّلَّابِ نَاجِحُوْنَ. (اکثر طالب علم کامیاب ہیں)

٢۔ مُعْظَمُ الأَغْنِيَاءِ مُبَذِّرُوْنَ. (اکثر اغنیاء فضول خرچ ہیں)

٣۔ قُلُوْبُ مُعْظَمِ النَّاسِ عَمْيَاءُ. (اکثر لوگوں کے دل اندھے ہوتے ہیں)

قاعدہ ١٥:

١۔ کُلُّ (سب، تمام، پورا وغیرہ) اور بَعْضُ (کچھ، بعض) مضاف بن کر آتے ہیں، اور انکے بعد آنے والا اسم مضاف الیہ ہوتا ہے۔

٢۔ کُلُّ اور بَعْضُ کی طرح أَكْثَرُ اور مُعْظَمُ بھی اضافت کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔

التمرين

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجئے:

١۔ ہر قلم ٹوٹا ہوا ہے۔ ٢۔ بعض سڑکیں مصروف ہیں۔ ٣۔ پوری کتاب پھٹی ہوئی ہے۔

٤۔ ہر ایک پریشان ہے۔ ٥۔ اکثر عورتیں بے پردہ ہیں۔ ٦۔ میرے سارے قلم شیلف پر ہیں۔

٧۔ بعض کسان امیر ہیں۔ ٨۔ اکثر لوہار اس محلے میں ہیں۔ ٩۔ زیادہ تر کتابیں میرے پاس ہیں۔

١٠۔ سب مزدور بیمار ہیں۔ ١١۔ سب مہمان سوئے ہوئے ہیں۔ ١٢۔ بعض لوگوں کے دل تنگ ہوتے ہیں۔

١٣۔ بعض بچے ذہین ہوتے ہیں۔ ١٤۔ ہر چیز سوٹ کیس میں ہے۔ ١٥۔ اس رسالہ میں اکثر مضامین اکتا دینے والے[1] ہیں۔

---

(١) مُمِلٌّ

الدرس الثاني عشر

(١) الضَّمَائِرُ الْمَجْرُوْرَةُ الْمُتَّصِلَةُ بِالأَسْمَاءِ

الأمثلة:

ضَمَائِرُ الْغَيْبَةِ

١ ـ كِتَابُ الطَّالِبِ   أو   كِتَابُـهُ. (اس مفرد مذکر کی کتاب)

٢ ـ كُتُبُ الطَّالِبَيْنِ   أو   كُتُبُهُمَا. (ان مثنیٰ مذکر کی کتابیں)

٣ ـ كُتُبُ الطُّلاَّبِ   أو   كُتُبُهُمْ. (ان جمع مذکر کی کتابیں)

٤ ـ كِتَابُ الطَّالِبَةِ   أو   كِتَابُهَا. (اس مفرد مؤنث کی کتاب)

٥ ـ كُتُبُ الطَّالِبَتَيْنِ   أو   كُتُبُهُمَا. (ان مثنیٰ مؤنث کی کتابیں)

٦ ـ كُتُبُ الطَّالِبَاتِ   أو   كُتُبُهُنَّ. (ان جمع مؤنث کی کتابیں)

ضَمَائِرُ الْمُخَاطَبِ

٧ ـ كُتُبُكَ. (آپ مفرد مذکر کی کتابیں)   ٨ ـ كُتُبُكِ. (آپ مفرد مؤنث کی کتابیں)

٩ ـ كُتُبُكُمَا. (آپ مثنیٰ مذکر کی کتابیں)   ١٠ ـ كُتُبُكُمَا. (آپ مثنیٰ مؤنث کی کتابیں)

١١ ـ كُتُبُكُمْ. (آپ جمع مذکر کی کتابیں)   ١٢ ـ كُتُبُكُنَّ. (آپ جمع مؤنث کی کتابیں)

ضَمَائِرُ الْمُتَكَلِّمِ

١٣ ـ كُتُبِيْ. (میری مفرد مذکر ومؤنث کی کتابیں)   ١٤ ـ كُتُبُنَا (ہماری مثنیٰ، جمع مذکر ومؤنث کی کتابیں)

شرح وتفصیل:

مندرجہ بالا نقشہ "ضمائر متصلة" پر مشتمل ہے، ان ضمائر کے بارے میں چند باتیں ذہن نشین کر لیجئے:

۱۔ یہ ضمیریں مستقل واقع نہیں ہوتیں، بلکہ اسم، فعل یا حرف کے ساتھ متصل واقع ہوتی ہیں۔

۲۔ اسم کے ساتھ مل کر مضاف الیہ کی حیثیت سے مجرور واقع ہوتی ہیں۔

۳۔ حروف کے ساتھ مل کر بھی مجرور واقع ہوتی ہیں۔

۴۔ فعل کے ساتھ مل کر مفعول بہ کی حیثیت سے منصوب واقع ہوتی ہیں۔

قاعدہ ۱۶:

۱۔ ضمائر متصلہ مستقل واقع نہیں ہوتیں، بلکہ اسم، فعل یا حرف کے ساتھ متصل واقع ہوتیں ہیں، اسکی تین حالتیں ہیں: (۱) مرفوع (۲) منصوب (۳) مجرور

۲۔ ضمیر متصل اسم کے ساتھ مل کر مضاف الیہ کی حیثیت سے مجرور واقع ہوتی ہیں۔

التمرين - ١

مندرجہ ذیل جملوں میں سرخ اسماء کے بجائے ضمائر لائیے:

نموذج: كِتَابُ الطَّالِبِ عَلَى الرَّفِّ كِتَابُهُ عَلَى الرَّفِّ.

١ - أَأُمُّ زَيْنَبَ مَرِيْضَةٌ؟ ٢ - أَ مُعَلِّمَةُ الْبَنَاتِ عِرَاقِيَّةٌ؟ ٣ - أَأَنْتِ ابْنَةُ خَالِ عَائِشَةَ؟

٤ - ابْنَةُ عَمِّ زَيْدٍ ذَكِيَّةٌ. ٥ - وَجْنَتَا الطِّفْلَةِ حَمْرَاوَان. ٦ - أَ سَاعَةُ زَيْنَبَ الْجَمِيْلَةُ ثَمِيْنَةٌ؟

٧ - طَعْمُ الْفَوَاكِهِ لَذِيْذٌ. ٨ - ابْنَتَا عَائِشَةَ مُتَحَجِّبَتَان. ٩ - أَيْنَ كُتُبُ التَّلَامِيْذِ الْجَدِيْدَةُ؟

١٠ - أَيْنَ شُنَطُ الطُّلَّابِ؟ ١١ - أَأُخْتُ عَائِشَةَ مُتَزَوِّجَةٌ؟ ١٢ - أَ وَالِدُ عَائِشَةَ وَ زَيْنَبَ طَبِيْبٌ؟

١٣ - مَا لَوْنُ خِمَارِ زَيْنَبَ؟ ١٤ - خَشَبُ الْمَكَاتِبِ رَدِيْءٌ. ١٥ - أَ قَرَأْتَ رِسَالَةَ عَائِشَةَ الأَخِيْرَةَ؟

١٦ - بِكَمْ [1] قَلَمُ الأُسْتَاذِ؟ ١٧ - أَخْلَاقُ أَهْلِ الْقَرْيَةِ سَامِيَةٌ. ١٨ - بَيْتُ خَالِدٍ قَرِيْبٌ مِنَ الْمَدْرَسَةِ.

١٩ - مَا ثَمَنُ قَلَمِ الطَّالِبِ؟ ٢٠ - كَيْفَ صِحَّةُ أُمِّ [2] خَالِدٍ؟ ٢١ - أَأُسْتَاذُ خَالِدٍ الْمِصْرِيُّ حَاضِرٌ؟

٢٢ - مِيَاهُ أَنْهَارِ الْبَلَدِ عَذْبَةٌ. ٢٣ - غِلَافُ كِتَابِ زَيْدٍ مُمَزَّقٌ. ٢٤ - أُخْتُ خَدِيْجَةَ مُعَلِّمَةٌ فِيْ مَدْرَسَةٍ.

٢٥ - خَالَةُ الْبِنْتَيْنِ صَدِيْقَتِيْ. ٢٦ - عَمُّ خَدِيْجَةَ الْكَبِيْرُ مُوْسِرٌ. ٢٧ - أَيْنَ قَابَلْتَ أَخَوَيْ خَالِدٍ الْكَبِيْرَيْنِ؟

---

(۱) کتنے کا (۲) مفرد مذکر غائب کی ضمیر سے پہلے والے حرف پر ضمہ (ـُـ) یا فتحہ (ـَـ) ہو تو ضمیر پر بھی ضمہ آئے گا ھٰذَا كِتَابُهُ، قَرَأْتُ كِتَابَهُ اور اگر پہلے والے حرف پر کسرہ (ـِـ) ہو تو اس پر بھی کسرہ آئے گی: بَحَثْتُ عَنْ كِتَابِهِ، هُمَا اور هُمْ پر بھی یہی اصول جاری ہوگا۔

۲۸۔ أُسْتَاذُ زَيْدٍ عَالِمٌ كَبِيْرٌ. ۲۹۔ قِمَمُ الْجِبَالِ مُغَطَّاةٌ بِالثُّلُوْجِ. ۳۰۔ ابْنُ خَالِدٍ الصَّغِيْرُ قَائِمٌ عَلَى الْبَابِ.
۳۱۔ مَنْ وَالِدُ خَالِدٍ وَسَلِيْمٍ؟ ۳۲۔ كُمَّا قَمِيْصِ زَيْنَبَ طَوِيْلَانِ. ۳۳۔ أَمُعَلِّمَةُ الْبَنَاتِ الْعِرَاقِيَّةُ غَائِبَةٌ الْيَوْمَ؟
۳٤۔ إِخْوَانُ سَلِيْمٍ صَالِحُوْنَ. ۳٥۔ أُمُّ الأَوْلَادِ ذَاهِبَةٌ إِلَى السُّوْقِ. ۳٦۔ أَوْلَادُ الأَخَوَاتِ لَاعِبُوْنَ فِي الشَّارِعِ.
۳۷۔ خَدَمُ الْمَلِكِ نَائِمُوْنَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ. ۳۸۔ زَوْجُ أُخْتِ خَدِيْجَةَ الْكَبِيْرَةِ مُوَظَّفٌ فِي الْمَطَارِ.
۳۹۔ وَالِدُ زَيْدٍ وَسَلِيْمٍ[1] مُهَنْدِسٌ فِي شَرِكَةٍ أَجْنَبِيَّةٍ.

التمرين ۔ ۲

خالی جگہوں کو مناسب ضمائر سے پر کیجئے:

نموذج: عَائِشَةُ نَشِيْطَةٌ لٰكِنْ أُخْتَـهَا كَسْلَانَةٌ.

۱۔ أَيْنَ قَلَمـُ ...... يَازَيْدُ؟
۲۔ سَقْفُ الْغُرْفَةِ أَبْيَضُ وَجُدْرَانـُ ...... صَفْرَاءُ.
۳۔ مَا عُمْرُ...... يَاسَلِيْمُ؟
٤۔ شَكْلُ الْبِطِّيْخِ مُسْتَدِيْرٌ وَطَعْمـُ ...... حُلْوٌ.
٥۔ أَيْنَ شُنَطـُ...... يَا طُلَّابُ؟
٦۔ نَوَافِذُ الْغُرْفَةِ مَفْتُوْحَةٌ وَ أَبْوَابـُ ...... مُغْلَقَةٌ.
۷۔ كَيْفَ حَالـُ ...... يَاعَائِشَةُ ؟
۸۔ وَالِدُ خَالِدٍ وَسَلِيْمٍ طَبِيْبٌ وَأُمـُّ ...... مُعَلِّمَةٌ.
۹۔ أَيْنَ ابْنـُ...... الأَكْبَرُ يَازَيْنَبُ.
۱۰۔ أَشْجَارُ الْبُسْتَانِ مُثْمِرَةٌ وَأَزْهَارُ ...... مُفَتَّحَةٌ.
۱۱۔ مَنْ صَدِيْقـُ ...... الْجَدِيْدُ يَاخَالِدُ؟
۱۲۔ الْجِبَالُ مُرْتَفِعَةٌ وَقِمَمـُ ...... مُغَطَّاةٌ بِالثُّلُوْجِ.
۱۳۔ أَكُتُبـُ ...... فِيْ شَنْطَةِ ...... يَاسَلِيْمُ؟
۱٤۔ كَيْفَ صِحَّةُ أُخْتِـ...... الصَّغِيْرَةِ يَا خَدِيْجَةُ؟
۱٥۔ نَحْنُ مُسْلِمُوْنَ دَسْتُوْرُ ...... الْقُرْآنُ.
۱٦۔ الطُّلَّابُ فِي الْمَلْعَبِ وَكُتُبـُ ...... عَلَى الرَّفِّ.
۱۷۔ هِيَ بَاكِسْتَانِيَّةٌ وَزَوْجـُ ...... سَعُوْدِيٌّ.
۱۸۔ أَخْلَاقُ أَهْلِ الْبَلَدِ سَامِيَةٌ وَعَادَاتـُ...... حَسَنَةٌ.
۱۹۔ يَا زَيْدُ وَسَلِيْمُ مَنْ أُسْتَاذُ ...... الْجَدِيْدُ؟
۲۰۔ أَنَا مُعَلِّمَةٌ فِيْ مَدْرَسَةٍ دِيْنِيَّةٍ وَعَمَلِـ ...... شَاقٌ.
۲۱۔ أَبَيْتـُ ...... بَعِيْدٌ مِنَ الْمَدْرَسَةِ يَاعَائِشَةُ؟
۲۲۔ أُذُنَا الْفِيْلِ كَبِيْرَتَانِ وَخُرْطُوْمـُ ...... طَوِيْلٌ.

(۱) و (اور) عربی میں حرف عطف کہلاتا ہے واو سے پہلے آنے والا اسم معطوف علیہ اور بعد میں آنے والا اسم معطوف کہلاتا ہے۔ معطوف کی یہ خصوصیت ہے کہ یہ معطوف علیہ کے اعراب کا تابع ہوتا ہے گویا یہ بھی نعت کی طرح توابع میں سے ہے۔

٢٣ ـ هِمَمُ الْجُنُوْدِ عَالِيَةٌ وَعَزَائِمُ ...... قَوِيَّةٌ.
٢٤ ـ مُدَرِّسُو الْمَدْرَسَةِ نَشِيْطُوْنَ وَطُلاَّبُ...... كُسَالَى.
٢٥ ـ شَوَارِعُ الْقَرْيَةِ ضَيِّقَةٌ وَبُيُوْتُ ...... صَغِيْرَةٌ.
٢٦ ـ قُلُوْبُ الْمُجْرِمِيْنَ وَاجِفَةٌ وَأَبْصَارُ ...... خَاشِعَةٌ.
٢٧ ـ عَيْنَا الطِّفْلَةِ خَضْرَاوَانِ وَشَعْرُ ...... أَسْوَدُ.
٢٨ ـ اسْمُ الطَّالِبَةِ الْجَدِيْدَةِ فَاطِمَةُ وَاسْمُ أُخْتِ ...... زَيْنَبُ.
٢٩ ـ قُبَّةُ الْمَسْجِدِ كَبِيْرَةٌ وَمَنَارَتَا ...... عَالِيَتَانِ.

التمرين ـ ٣

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجئے: (کہیں ضمائر مرفوعہ منفصلہ استعمال ہو رہے ہیں اور کہیں ضمائر مجرورہ متصلہ)

۱۔ان کا نیا خادم کیسا ہے؟
۲۔اس (مؤنث) کی بہن ہمارے گھر میں ہے۔
۳۔آپ کی نئی استانی کیسی ہے؟
۴۔گھر کے کمرے وسیع اور اسکا سامان عمدہ ہے۔
۵۔کیا آپ کا رومال صاف ہے؟
۶۔ان کی کتابیں میرے ڈیسک کی دراز میں ہیں۔
۷۔آپ کی گاڑی کا رنگ کیا ہے؟
۸۔کیا آپ کا گھر ان کے گھر کے برابر میں ہے؟
۹۔آپ کے قلم کی کیا قیمت ہے؟
۱۰۔آپ (سب) عورتوں کے برقعے کہاں ہیں؟
۱۱۔آپ کی گھڑی کی کیا قیمت ہے؟
۱۲۔شہر کے بازار پر رونق ہیں اور مسجدیں ویران۔
۱۳۔کیا آپ کا دوست وفا دار ہے؟
۱۴۔دونوں طالبعلموں کی کتابیں انکی ڈیسک پر ہیں۔
۱۵۔میری دونوں بہنیں پردہ دار ہیں۔
۱۶۔میں بیمار ہوں اور میرے بچے بھی بیمار[1] ہیں۔
۱۷۔آپ کی بہن کی شادی کب ہے؟
۱۸۔کیا آپ (سب) کا امتحان اگلے مہینے میں ہے؟
۱۹۔ہمارے گھر صاف ستھرے ہیں۔
۲۰۔میرے دونوں بھائی آپکے مدرسے میں استاد ہیں۔
۲۱۔آپکی بچی میرے کمرے میں ہے۔
۲۲۔ہمارے گھر کے سامنے ایک قدیم عجائب گھر ہے۔
۲۳۔خدیجہ کی خالہ ہمارے گھر میں ہے۔
۲۴۔آپ (جمع مؤنث) کی درزن کی دکان کہاں ہے؟
۲۵۔اس (مؤنث) کے بچے چھوٹے ہیں۔
۲۶۔وہ سب محنتی ہیں اور انکے چچازاد بھائی سست ہیں۔

(۱) مَرِيْضٌ ج: مَرْضَى

٢٧۔ اے عائشہ! آپ کی شادی کب ہے؟

٢٨۔ آپ یہاں ہیں اور آپ کا ذہن کہیں[1] اور ہے۔

٢٩۔ آپ دونوں کے سفر کا وقت کیا ہے؟

٣٠۔ یہ قالین چھوٹا ہے لیکن اس کے رنگ خوبصورت ہیں۔

٣١۔ بچے کا رومال اس کی جیب میں ہے۔

٣٢۔ کیا آپ دونوں کی بہن ہمارے مدرسے میں استانی ہے؟

٣٣۔ کیا آپ کے چھوٹے چچا تاجر ہیں؟

٣٤۔ ان سب کے شوہر ڈاکٹر ہیں اور ان کے بیٹے انجینئر ہیں۔

٣٥۔ آپ کے ماموں ہمارے استاد ہیں۔

٣٦۔ طلبہ کی کتابیں شیلف پر ہیں لیکن ان کے بستے کہاں ہیں؟

٣٧۔ کیا آپ سب کی بہنیں استانیاں ہیں؟

٣٨۔ آپ کے والد دکان میں ہیں لیکن آپ کے چچا کہاں ہیں؟

٣٩۔ ان (سب) عورتوں کے بچے محنتی ہیں۔

٤٠۔ یہ کپڑے خوبصورت ہیں لیکن ان کی قیمتیں بہت زیادہ ہیں۔

٤١۔ ہم جاہل ہیں لیکن ہمارے بیٹے عالم ہیں۔

٤٢۔ طلبہ کے کپڑے صاف ستھرے اور انکے چہرے چمکدار ہیں۔

٤٣۔ اس کا گھر میرے گھر کے برابر[2] میں ہے۔

٤٤۔ میری گاڑی کا رنگ کالا ہے اور آپکی گاڑی کا رنگ سفید ہے۔

٤٥۔ آپکا نام کیا ہے اور آپکے والد کا نام کیا ہے؟

٤٦۔ اے عائشہ کیا آپ کے والد آجکل[3] سعودی عرب میں ہیں۔

٤٧۔ کیا آپکی بہن ابھی تک[4] سوئی ہوئی ہے؟

٤٨۔ آپ (سب) مسلمان مائیں ہیں، آپ کی ذمہ داری بہت بڑی ہے۔

٤٩۔ اس (مؤنث) کی والدہ میری پھوپھی ہیں۔

٥٠۔ اے فاطمہ! آپ کی سہیلیاں کہاں ہیں؟ کیا وہ آپ کے گھر کے صحن میں ہیں؟

نئے الفاظ

عربي	اردو	عربي	اردو
بِطِّيْخٌ	تربوز	ثَلْجٌ ج: ثُلُوْجٌ	برف
خَشَبٌ ج: أَخْشَابٌ	لکڑی	خُرْطُوْمٌ ج: خَرَاطِيْمُ	سونڈ
رِسَالَةٌ ج س رَسَائِلُ	خط	سَامِيَةٌ	بلند
شَعْرٌ	بال	عَذْبٌ (یہ پانی کے لئے استعمال ہوتا ہے)	میٹھا
قِمَّةٌ ج: قِمَمٌ	چوٹی	مَطَارٌ ج: مَطَارَاتٌ	ہوائی اڈہ

(١) فِيْ مَكَانٍ آخَرَ (٢) بِجِوَارِ (٣) هٰذِهِ الْأَيَّامَ (٤) حَتَّى الْآنَ

مَلْعَبٌ ج: مَلَاعِبُ	کھیل کا میدان	مُوْسِرٌ	مالدار
وَجْنَةٌ ج س	رخسار		

اردو	عربی	اردو	عربی
اگلا مہینہ	الشَّهْرُ الْقَادِمُ	پر رونق	مُزْدَحِمٌ
پھوپھی	عَمَّةٌ	شادی	زَوَاجٌ
عمدہ	فَاخِرٌ	کب	مَتٰی
ویران	مُوْحِشٌ	یہاں	هُنَا

الْمُضَافُ إلٰى يَاءِ الْمُتَكَلِّمِ

الأمثلة:

(ا)

١ ـ دِيْنِيْ الإِسْلَامُ أو دِيْنِيَ الإسلامُ.

٢ ـ أَبَوَايَ مُؤْمِنَانِ.

٣ ـ خَدَمْتُ أَبَوَيَّ.

٤ ـ سَلَّمْتُ عَلٰى أَبَوَيَّ.

(ب)

١ ـ مُعَلِّمِيَّ صَالِحُوْنَ.

٢ ـ احْتَرَمْتُ مُعَلِّمِيَّ.

٣ ـ ذَهَبْتُ إِلٰى مُعَلِّمِيَّ.

شرح تفصیل:

جب کوئی مفرد اسم یـاء الـمتـکلم کی طرف مضاف ہوتا ہے تو اس یاء کو ساکن بھی رکھ سکتے ہیں اور اسے فتحہ دینا بھی جائز ہے جیسے مجموعہ (الف) میں ''جملہ ا''۔

البتہ جب مثنّی اسم یاء کی طرف مضاف ہوتا ہے تو یاء کو فتحہ دینا لازمی ہوجاتا ہے جیسے مجموعہ (الف) میں ''جملہ ۲'' أبَوَايَ: أبَوَانِ تھا، مضاف بننے کی وجہ سے اسکا نون ساقط ہوگیا۔ جبکہ حالت نصب اور جر میں أبَوَایَ کا الف یاء میں تبدیل ہوجائے گا اور یہ یاء، یاء المتکلم کے ساتھ مل کر یائے مشددہ بن جائے گی جیسے مجموعہ (الف) میں ''جملہ ۳، ۴''۔

جب جمع مذکر سالم یاء المتکلم کی طرف مضاف ہوتا ہے تو اسکی دراصل یہ شکل ہوتی ہے مُعَلِّمُوْيَ، اس کلمہ میں واو ساکنہ اور یاء ایک ساتھ واقع ہوئے ہیں اور ان میں سے پہلا (یعنی واو) ساکن ہے ایسی صورت میں واو کو یاء میں تبدیل کر دیا جاتا ہے [1]۔ دو یاء مل کر یاء مشددہ بن جاتی ہیں اور یہ کلمہ مُعَلِّمِيَّ بن جاتا ہے۔ حالت نصب اور جر میں واو اعرابی قاعدہ کے تحت یاء میں بدل جاتی ہے، لہٰذا تینوں اعرابی حالتوں میں اس کلمہ کی ایک ہی شکل ہوتی ہے۔

قاعدہ ۱۷:

جب کوئی اسم یاء المتکلم کی طرف مضاف ہوتا ہے تو یہ اسم مجرور ہو جاتا ہے اور یاء المتکلم کو ساکن بھی رکھ سکتے ہیں اور فتحہ دینا بھی جائز ہے۔

التمرين

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجئے:

۱۔ میرے دونوں بیٹے عالم ہیں۔ ۲۔ میں اپنے دونوں بھائیوں سے بڑا ہوں۔

۳۔ وہ میرے نکالنے والے [2] ہیں۔ ۴۔ کیا آپ سب مجھے چھوڑنے والے [3] ہیں؟

۵۔ میری دونوں بہنیں مجھ سے چھوٹی ہیں۔ ۶۔ میں نے اپنے دونوں بیٹوں کی طرف دیکھا [4]۔

۷۔ میں نے اپنی دو قمیصیں دھوئیں [5]۔ ۸۔ میری دونوں کتابیں میرے دونوں قلموں کے ساتھ میرے ڈیسک پر ہیں۔

۹۔ میرے بچانے والے [6] کون ہیں؟ ۱۰۔ میرے دونوں چچا میری دونوں پھوپھیوں کے ساتھ میرے گھر کے صحن میں بیٹھے ہوئے ہیں۔

(ب) الضَّمَائِرُ الْمَجْرُوْرَةُ الْمُتَّصِلَةُ بِالْحُرُوْفِ

الأمثلة:

ضَمَائِرُ الْغَيْبَةِ

۱۔ هٰذَا الْكِتَابُ لِزَيْدٍ أو هٰذَا الْكِتَابُ لَهُ. (یہ اس مفرد، مذکر کی کتاب ہے۔)

۲۔ هٰذِهِ الْكُتُبُ لِزَيْدٍ وَسَلِيْمٍ أو هٰذِهِ الْكُتُبُ لَهُمَا (یہ کتابیں ان مثنی مذکر کی ہیں۔)

(۱) یہ صرف کا ایک قاعدہ ہے (۲) مُخرِجُوْنَ (۳) تَارِكُوْنَ (٤) نَظَرْتُ إِلَى (٥) غَسَلْتُ (٦) مُنقِذُوْنَ

٣۔هٰذِهِ الْكُتُبُ لِلطُّلَّابِ أو هٰذِهِ الْكُتُبُ لَـهُمْ. (یہ کتابیں ان جمع مذکر کی ہیں۔)

٤۔هٰذِهِ الْكُتُبُ لِعَائِشَةَ أو هٰذِهِ الْكُتُبُ لَـهَا. (یہ کتابیں اس مفرد، مؤنث کی ہیں۔)

٥۔هٰذِهِ الْكُتُبُ لِعَائِشَةَ وَزَيْنَبَ أو هٰذِهِ الْكُتُبُ لَـهُمَا. (یہ کتابیں ان مثنی، مؤنث کی ہیں۔)

٦۔هٰذِهِ الْكُتُبُ لِلطَّالِبَاتِ أو هٰذِهِ الْكُتُبُ لَـهُنَّ. (یہ کتابیں ان جمع، مؤنث کی ہیں۔)

ضَمَائِرُ الْمُخَاطَبِ

٧۔أ هٰذِهِ الْكُتُبُ لَكَ يَازَيْدُ؟ (اے زید کیا یہ کتابیں آپ کی ہیں۔)

٨۔أ هٰذِهِ الْكُتُبُ لَكُمَا يَا زَيْدُ وَ سَلِيْمُ؟ (اے زید وسلیم کیا یہ کتابیں آپ دونوں کی ہیں۔)

٩۔أ هٰذِهِ الْكُتُبُ لَكُمْ يَا طُلَّابُ؟ (اے طلبہ کیا یہ کتابیں آپ سب کی ہیں۔)

١٠۔أ هٰذِهِ الْكُتُبُ لَكِ يَا عَائِشَةُ؟ (اے عائشہ کیا یہ کتابیں آپ کی ہیں۔)

١١۔ أ هٰذِهِ الْكُتُبُ لَكُمَا يَا عَائِشَةُ وَ زَيْنَبُ؟(اے عائشہ وزینب کیا یہ کتابیں آپ دونوں کی ہیں۔)

١٢۔ أ هٰذِهِ الْكُتُبُ لَكُنَّ يَا طَالِبَاتُ؟ (اے طالبات کیا یہ کتابیں آپ سب کی ہیں۔)

ضَمَائِرُ الْمُتَكَلِّمِ

١٣۔ هٰذِهِ الْكُتُبُ. لِيْ. (یہ کتابیں میری مفرد مذکر ومؤنث کی ہیں)۔

١٤۔ هٰذِهِ الْكُتُبُ. لَنَا. (یہ کتابیں ہماری مثنی، جمع، مذکر ومؤنث کی ہیں)۔

شرح وتفصیل:

ضمائر متصلہ اکثر حروف کے ساتھ متصل واقع ہوتے ہیں:

١۔لام جارہ [1] کے ساتھ ان ضمائر کی جو صورتیں بنتی ہیں وہ مندرجہ بالا نقشے میں دی ہوئی ہیں۔

٢۔ "عَلٰی" کے ساتھ یاء کی مناسبت سے غائب کی ضمیروں کو کسرہ دے دی جاتی ہے: عَلَيْهِ/ عَلَيْهِمَا/ عَلَيْهِمْ/عَلَيْهِنَّ۔

٣۔ "إلٰی" اسی طرح إلى کے ساتھ: إلَيْهِ/ إلَيْهِمَا/ إلَيْهِنَّ / إلَيْهِمْ/ یاء المتکلم کے ساتھ "عَلَيَّ" اور "إلَيَّ"

(١) لام الجارة یاء الْمُتَكَلِّم کے سوا تمام ضمائر کے ساتھ مفتوح پڑھا جائے گا لَهُ لَهُمَا وغیرہ۔

پڑھیں گے۔

قاعدہ ۱۸:

ضمائر متصلہ حروف کے ساتھ مل کر مجرور واقع ہوتی ہیں۔

التمرين ۔ ۱

مندرجہ ذیل جملوں میں سرخ اسماء کے بجائے ضمائر لگایئے:

١ ۔ أَنَا أَكْبَرُ مِنْ **عَائِشَةَ**. ٢ ۔ نَظَرْتُ إِلَى **زَيْدٍ وَسَلِيْمٍ**. ٣ ۔ هَلْ أَنْتَ ذَاهِبٌ إِلَى **الْمُدِيْرِ**.

٤ ۔ لِـ**زَيْدٍ** سَيَّارَةٌ سَوْدَاءُ. ٥ ۔ أَخَذْتُ الْعِلْمَ مِنَ **الْعُلَمَاءِ**. ٦ ۔ كَتَبْتُ إِلَى **صَدِيْقَاتِي** قَبْلَ أُسْبُوْعٍ.

٧ ۔ أَسَمِعْتَ عَنِ **النِّسَاءِ**. ٨ ۔ أَهِيَ أَطْوَلُ مِنْ **أَخَوَاتِكَ**؟ ٩ ۔ سَلَّمْتُ عَلَى **الْمُعَلِّمَاتِ** فِي الصَّبَاحِ.

١٠ ۔ عَلَى **الْمُؤْمِنِيْنَ** صَلَوَاتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ.

التمرين ۔ ۲

حروف جارہ کے ساتھ مناسب ضمائر لگا کر خالی جگہوں کو پر کیجیے:

نموذج: أَهٰذِهِ الأَقْلَامُ لَكَ يَازَيْدُ؟

١ ۔ هٰذِهِ شَنْطَتِي فِيْـ ...... كُتُبِي. ٢ ۔ عَلَى اللّٰهِ التُّكْلَانُ وَإِلَيْـ ...... الْمَصِيْرُ.

٣ ۔ أَخَذْتُ الْقَلَمَ وَكَتَبْتُ بِـ .... ٤ ۔ عَلَيْـ ...... سَلَامُ اللّٰهِ أَيَّتُهَا الْمُؤْمِنَاتُ.

٥ ۔ أَهٰذِهِ الأَقْلَامُ لَـ ...... يَاطُلَّابُ؟ ٦ ۔ أَنْتَ رَجُلٌ صَالِحٌ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْـ ....

٧ ۔ أَأُخْتُكَ أَصْغَرُ مِنْـ ...... يَاسَلِيْمُ؟ ٨ ۔ أَنْتُمْ أَعْلَمُ مِنْ زَيْدٍ لٰكِنْ زَيْدٌ أَتْقَى مِنْـ ....

٩ ۔ هُوَ مُدَرِّسِيْ أَنَا ذَاهِبٌ إِلَيْـ .... ١٠ ۔ ذَهَبْتُ إِلَى أُسْتَاذِيْ وَأَخَذْتُ مِنْـ ...... كُتُبًا كَثِيْرَةً.

١١ ۔ هٰؤُلَاءِ غُرَمَائِي لِـ ...... عَلَيَّ دُيُوْنٌ. ١٢ ۔ أَيْنَ الطَّالِبَانِ الْجَدِيْدَانِ أَسَمِعْتَ عَنْـ ...... يَازَيْدُ؟

١٣ ۔ أَأُخْتُكِ أَصْغَرُ مِنْـ ...... يَا عَائِشَةُ؟ ١٤ ۔ رَأَيْتُ الْمُعَلِّمَةَ صَبَاحَ الْيَوْمِ وَسَلَّمْتُ عَلَيْـ ....

١٥ ۔ قُلْتُ لِلْوَلَدَيْنِ: بَارَكَ اللّٰهُ فِيْـ .... ١٦ ۔ أَنَا أَكْبَرُ مِنْـ ...... يَاعَائِشَةُ لٰكِنْ أَنْتِ أَعْلَمُ مِنْـ ....

١٧ ـ هَاتَانِ أُخْتَايَ هُمَا أَكْبَرُ مِنْـ ....

١٨ ـ هٰذِهِ الْكُتُبُ مُفِيْدَةٌ جِدًّا فِيْـ...... مَسَائِلُ فِقْهِيَّةٌ كَثِيْرَةٌ.

١٩ ـ لِزَيْدٍ أَخٌ وَاحِدٌ وَلَـ ...... أُخْتٌ أَيْضًا.

التمرين ـ ٣

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجئے:

۱۔ آپ سب پر سلامتی ہو۔

۲۔ وہ آپ سے بے رغبتی کرنے والے [۱] ہیں۔

۳۔ کیا آپ مجھ پر ناراض ہیں؟

۴۔ کیا وہ دونوں قد [۲] میں آپ سے چھوٹے ہیں؟

۵۔ میری ایک امانتدار خادمہ ہے۔

۶۔ یہ گھر بہت وسیع ہے اس میں بہت سے کمرے ہیں۔

۷۔ کیا یہ گاڑی آپ سب کی ہے؟

۸۔ یہ میری نئی گھڑی ہے اس کی قیمت بہت زیادہ ہے۔

۹۔ ہم ان کی طرف جارہے ہیں۔

۱۰۔ مسجد بڑی ہے اور اس کے بہت سے دروازے ہیں۔

۱۱۔ نہیں میں اس پر ناراض ہوں۔

۱۲۔ میں ان سب عورتوں سے زیادہ ضرورت مند [۳] ہوں۔

۱۳۔ میری زندگی میں ایک مشن ہے۔

۱۴۔ میرا رومال کہاں ہے؟ کیا آپ اس پر بیٹھے ہوئے ہیں؟

۱۵۔ استاد تمہاری طرف دیکھ رہے ہیں۔

۱۶۔ آپ سب اللہ کی راہ میں لڑنے والے [۴] ہیں آپ کیلئے اجر عظیم ہے۔

۱۷۔ وہ سب ہم سے زیادہ غریب [۵] ہیں۔

۱۸۔ ہمارے چچا امانتدار تاجر ہیں ان کی دکان گاہکوں سے بھری ہوئی [۶] ہے۔

۱۹۔ وہ (مؤنث) آپ سے راضی [۷] ہے۔

۲۰۔ آپ سب مکہ سفر کرنے والے ہیں اور وہ سب اس سے لوٹ رہے ہیں۔

التمرين ـ ٤

مندرجہ ذیل جملوں میں تمام سرخ ضمائر کو پہلے مثنی اور پھر جمع بنائیے:

نموذج: هُوَ مُؤْمِنٌ صَادِقٌ لَهُ أَجْرُهُ عِنْدَ رَبِّهِ.

هُمَا مُؤْمِنَانِ صَادِقَانِ لَهُمَا أَجْرُهُمَا عِنْدَ رَبِّهِمَا.

هُمْ مُؤْمِنُوْنَ صَادِقُوْنَ لَهُمْ أَجْرُهُم عِنْدَ رَبِّهِمْ.

(١) رَاغِبٌ عَنْ (بے رغبتی کرنے والا اَلزَّاهِدُ فِيْ) (٢) أَقْصَرُ (٣) أَحْوَجُ (٤) مُقَاتِلُوْنَ (٥) أَفْقَرُ

(٦) مَلِيْءٌ بِالزَّبَائِنِ (٧) رَاضِيَةٌ مِنْ

١ ـ أَنْتَ جُنْدِيٌّ بَاسِلٌ هِمَّتُكَ عَالِيَةٌ فِيكَ أَمَلٌ كَبِيْرٌ.

٢ ـ أَنْتِ سَعِيْدَةُ الْحَظِّ[1] لَكِ زَوْجٌ صَالِحٌ وَأَبْنَاؤُكِ مُطِيْعُوْنَ.

٣ ـ أَنْتَ طَالِبٌ مُجْتَهِدٌ مُسْتَقْبَلُكَ مَيْمُوْنٌ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ

٤ ـ أَنْتَ مُدِيْرُ مَدْرَسَةٍ، مَسْئُوْلِيَّتُكَ كَبِيْرَةٌ، عَلَيْكَ بِالصَّبْرِ وَالثَّبَاتِ.

٥ ـ أَنْتَ طَالِبٌ فِيْ مَدْرَسَةٍ دِيْنِيَّةٍ زَادَكَ اللّٰهُ عِلْمًا.

٦ ـ هُوَ طَبِيْبٌ مُهِمَّتُهُ شَاقَّةٌ، عَلَيْهِ التُّكْلَانُ فِيْ مُعَالَجَةِ الْمَرْضٰى.

٧ ـ هِيَ بِنْتٌ صَغِيْرَةٌ لَهَا مِنَ الْعُمْرِ سَبْعُ سِنِيْنَ، عَقْلُهَا غَيْرُ[2] نَاضِجٍ.

٨ ـ أَنَا صَانِعٌ مُتْقِنٌ شِعَارِي الأَمَانَةُ فِيَّ ثِقَةُ الزَّبَائِنِ.

٩ ـ هُوَ كَافِرٌ كَذَّابٌ عَمَلُهُ بَاطِلٌ عَلَيْهِ غَضَبُ اللّٰهِ.

(ج) الضَّمَائِرُ الْمَنْصُوْبَةُ الْمُتَّصِلَةُ بِالأَفْعَالِ[3]

ضمائر متصلہ افعال کے ساتھ مل کر بحیثیت مفعول بہ بھی واقع ہوتیں ہیں یہاں پر ہم اس کی چند مثالوں پر اکتفا کریں گے۔ فعل کے ابواب میں مشق ہوجائیگی:

١ ـ سَمِعْتُهُ (میں نے اسے سنا)۔　　٢ ـ رَأَيْتُكَ (میں نے آپ کو دیکھا)۔

٣ ـ ظَلَمْتَنِيْ (آپ نے مجھ پر ظلم کیا)۔　　٤ ـ أَكْرَمْنَاهُمْ (ہم نے انکا اکرام کیا)۔

التمرين

مندرجہ ذیل قرآنی آیات میں ضمائر متصلہ کی شناخت کیجئے اور یہ بھی بتائیے کہ یہ ضمیریں مجرور واقع ہوئی ہیں یا منصوب۔

١ ـ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ.　　٢ ـ وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِنْ نَفْعِهِمَا.

٣ ـ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا.　　٤ ـ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا.

(۱) مثنی مؤنث کے لئے سَعِيْدَتَا الْحَظِّ (نون حذف کرنے کے بعد) اور جمع مؤنث کے لئے: سَعِيْدَاتُ الْحَظِّ　(۲) غیر کے بعد اسم اس کے مضاف الیہ کی حیثیت سے مجرور واقع ہوتا ہے۔　(۳) یہ ضمائر بعض حروف کے ساتھ بھی منصوب واقع ہوئیں ہیں اس کی تفصیل "إنَّ وأخواتُها" کے باب میں آئے گی۔

٥ـ وَمِزَاجُهُ مِنْ تَسْنِيْمٍ. ٦ـ مَآ أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ.

٧ـ إِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ. ٨ـ لَا تَقْتُلُوْا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلَاقٍ.

٩ـ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا. ١٠ـ إِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوْا سَلَامًا.

١١ـ أُكُلُهَا دَآئِمٌ وَّظِلُّهَا. ١٢ـ فَقُلْنَا يٰآدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَ زَوْجُكَ الْجَنَّةَ.

١٣ـ بَأْسُهُمْ بَيْنَهُمْ شَدِيْدٌ. ١٤ـ لَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ يّٰآ أُولِي الْأَلْبَابِ.

١٥ـ كَانَ أَبُوْهُمَا صَالِحًا. ١٦ـ يٰأَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ.

١٧ـ إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا. ١٨ـ لَو شَآءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وأَبْصَارِهِمْ.

١٩ـ أَنَا يُوْسُفُ وَهٰذَا أَخِيْ. ٢٠ـ يٰأَيُّهَاالنَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ.

٢١ـ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْ أَدْعُوْٓا إِلَى اللّٰهِ. ٢٢ـ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ.

نئے الفاظ

عربي	اردو	عربي	اردو
أَتْقٰى	زیادہ تقوی والا	أَمَلٌ ج: آمَالٌ	امید
بَاسِلٌ ج س	بہادر	تُكْلَانٌ	اعتماد، بھروسہ
دَيْنٌ ج: دُيُوْنٌ	قرض	سَعِيْدُ الْحَظِّ	خوش نصیب
صَلَاةٌ ج: صَلَوَاتٌ	دعائے رحمت	غَرِيْمٌ ج: غُرَمَاءُ	قرض خواہ
مُعَالَجَةٌ	علاج کرنا	أُسْبُوْعٌ ج: أَسَابِيْعُ	ہفتہ
نَاضِجٌ	پکا ہوا (عقل کے ساتھ استعمال ہو تو اسکے معنی پختہ سے کئے جائیں گے)	رِسَالَةٌ	مشن

اردو	عربي
ناراض	سَاخِطٌ عَلَيَّ

الدرس الثالث عشر

الإِعْرَابُ الْمَحَلِّي[1]

الأمثلة:

(ا)

هٰذَا رَجُلٌ صَالِحٌ.

رَأَيْتُ هٰذَا الرَّجُلَ الصَّالِحَ فِي الْمَسْجِدِ.

سَلَّمْتُ عَلَى هٰذَا الرَّجُلِ الصَّالِحِ بِالأَمْسِ.

(ب)

زَيْدٌ عَالِمٌ تَقِيٌّ ، هُوَ عَامِلٌ بِعِلْمِهِ.

بَارَكَ اللّٰهُ فِيْهِ، وَزَادَهُ عِلْمًا.

شرح وتفصیل:

مجموعہ (الف) کے جملوں پر غور کیجئے پہلے جملے میں اسم اشارہ (هٰذَا) مبتدا واقع ہوا ہے دوسرے جملے میں (هٰذَا) رَأَيْتُ کا مفعول بہ بن کر آیا ہے اور تیسرے جملے میں حرف جر کے بعد آیا ہے لیکن اس پر کوئی ایسی علامت ظاہر نہیں ہوئی جو جملے میں اس کے موقع محل پر دلالت کرے جیسے ضمہ یا فتحہ یا کسرہ بلکہ تینوں اعرابی حالتوں میں اس کے آخری حرف کی شکل ایک سی رہی[2]۔

اب مجموعہ (ب) کے جملوں کو دیکھئے "هُوَ عَامِلٌ بِعِلْمِهِ" میں هُوَ کی ضمیر مبتدا واقع ہوئی ہے لیکن اس پر کوئی علامت نہیں اس کے واو کی یہ فتحہ ہمیشہ برقرار رہے گی "بِعِلْمِهِ" میں مفرد، مذکر، غائب کی ضمیر متصل (ہ) "علم" کا مضاف الیہ بن کر آئی ہے اس اعتبار سے اسے مجرور ہونا چاہئے تھا لیکن جر کی علامت سے خالی ہے[3]۔ "بَارَكَ اللّٰهُ فِيْهِ" میں ضمیر متصل "ہ" حرف جر "فِي" کے بعد آئی ہے لیکن اس پر جر کی کوئی علامت نہیں "زَادَهُ اللّٰهُ عِلْمًا" میں "هُ" کی ضمیر فعل "زَادَ" کا مفعول بِهِ بن کر آئی ہے لیکن نصب پر دلالت کرنے والی کوئی علامت اس پر موجود نہیں۔ یہی حال تمام ضمائر

---

(۱) اعرابی علامت کے ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے اعراب کی تین قسمیں ہیں ۱۔ الإعراب الظَّاهِرِي (ابھی تک اس کا بیان چلتا آرہا ہے) ۲۔ الإعرابُ الْمَحَلِّي: یہ اعراب مبنی اسماء میں جملے اور شبہ الجملة کے ہوتے ہیں یہاں اس پر مختصر بحث کی جائے گی ۳۔ الإعراب التَّقْدِيرِي: اس کا بیان إن شاءَ اللّٰه "الجزء الثاني" میں آئے گا۔ (۲) "هٰذا" کے آخری حرف الف پر سکون ہے، لہٰذا یہ مبني على السّكون کہلائے گا اسی طرح "هؤلاء" مبني على الكسر کہلائے گا اور "أنت" مبني على الفتح ہے۔ (۳) جو کسرہ آپ کو نظر آرہی ہے وہ ہاء سے پہلے آنے والے حرف کی کسرہ کی مناسبت سے ہے جر کی کسرہ تو وہ ہوتی ہے جو کہ حالت رفع میں ضمہ میں بدل جائے اور حالت نصب میں فتحہ میں تبدیل ہو جائے۔

اورتمام اسماء اشارہ (ماسواھذان، ھاتان) کا ہے۔ یہ بات پہلے گزر چکی ہے کہ ایسے اسماء جن کے آخری حرف کی شکل تینوں اعرابی حالتوں میں ایک سی رہتی ہے مَبْنِيٌّ کہلاتے ہیں مَبْنِيٌّ مُعْرَبٌ کی ضد ہے گویا معرب وہ اسماء ہیں جنکے آخری حرف پر موقع محل کی مناسبت سے اعراب کی مختلف علامات ظاہر ہوتی ہیں۔

مبنی اسماء کے اعراب محلّی ہوتے ہیں هذَا رَجُلٌ صَالِحٌ میں هذَا کے اعراب کو "مُبْتَدَأٌ مَرْفُوْعٌ مَحَلاًّ" یا "مُبْتَدَأٌ فِيْ مَحَلِّ رَفْعٍ" سے تعبیر کیا جائے گا۔ اسی طرح زادہ میں "ہ" کے اعراب "مَفْعُوْلٌ بِهِ مَنْصُوْبٌ مَحَلاًّ" یا "مَفْعُوْلٌ بِهِ فِيْ مَحَلِّ نَصْبٍ" اور "فِيْهِ" میں "هِ" کے اعراب "مَجْرُوْرٌ مَحَلاًّ" یا "ضَمِيْرٌ فِيْ مَحَلِّ جَرٍّ" سے تعبیر کئے جائیں گے۔

قاعدہ ۱۹:

۱۔مبنی اسماء کے اعراب محلّی ہوتے ہیں۔

۲۔مبنی اسماء میں ضمائر اور اسماء اشارہ کے علاوہ اسماء موصولہ، اسماء استفہام، اسماء شرط وغیرہ بھی شامل ہیں۔

التمرين

مندرجہ ذیل آیات کریمہ میں سرخ ضمائر اور اسماء اشارہ کے اعراب بیان کیجئے:

نموذج: أَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ. أَنَا: ضمير المتكلم مبني على السكون في محل رفع مبتدأ.

١ـ إِلَـيَّ الْمَصِيْرُ. ٢ـ أَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ. ٣ـ مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ إِلَّا بِالْحَقِّ.

٤ـ أَنَا خَيْرٌ مِّنْـهُ. ٥ـ أَنَا يُوْسُفُ وَهٰذَا أَخِيْ. ٦ـ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا.

٧ـ أَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّـهُنَّ. ٨ـ هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِيْ هُنَّ أَطْهَرُ لَكُمْ. ٩ـ غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْـهِمْ وَلَعَنَـهُمْ

١٠ـ تِلْكَ آيَاتُ اللّٰهِ. ١١ـ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْ أَدْعُوْ إِلَى اللّٰهِ. ١٢ـ كُلُّ أُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْـهُ مَسْؤُوْلاً.

١٣ـ فَهَلْ أَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ. ١٤ـ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلاً. ١٥ـ مُـذَبْـذَبِيْنَ بَيْنَ[1] ذٰلِكَ لَآ إِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ إِلٰى هٰٓؤُلَآءِ

(۱) یہ ظروف مکان میں سے ہے۔

الدرس الرابع عشر

أَسْمَاءُ الاسْتِفْهَامِ

الأمثلة: [1]

(١)

مَا هـذَا؟	هذَا مَكْتَبُ الْبَرِيْدِ[2].
مَا هذِهِ؟	هذِهِ عُلْبَةُ أقْلَامٍ.
مَا اسْمُكَ؟	اسْمِيْ خَالِدٌ.
مَا لَوْنُ قَلَنْسُوَتِكَ؟	لَوْنُهَا أسْوَدُ أوْ هِيَ سَوْدَاءُ.

(٢)

مَنْ أنْتَ؟	أنَا طَالِبٌ جَدِيْدٌ.
لِمَنْ هذِهِ الشَّنْطَةُ ؟	هذِهِ الشَّنْطَةُ لِخَالِدٍ.
مِمَّنْ أخَذْتَ الْعِلْمَ؟	أخَذْتُهُ مِنَ الْعُلَمَاءِ.

(٣)

أيْنَ بَيْتُكَ؟	بَيْتِيْ فِيْ مِنْطَقَةِ نَاظِمَ آبَادَ.
مِنْ أيْنَ أنْتَ؟	أنَا مِنْ سُوْرِيَا.
إلَى أيْنَ أنْتَ ذَاهِبٌ؟	أنَا ذَاهِبٌ إلَى الْمَكْتَبَةِ.

(٤)

كَمْ كِتَابًا فِيْ يَدِكَ؟	فِيْ يَدِيْ كِتَابَان.
كَمْ رُوْبِيَةً عِنْدَكَ؟	عِنْدِي مِئَةُ رُوْبِيَةٍ.

(١) استفہامیہ جملے ہمیشہ اداۃ استفہام سے شروع ہوتے ہیں۔

(٢) ڈاکخانہ

كَمْ عُمْرُكَ.	عُمْرِي عِشْرُوْنَ سَنَةً.
بِكَمْ هٰذَا الْكِتَابُ؟	هٰذَا الْكِتَابُ بِعَشَرِ رُوْبِيَّاتٍ.
كَمِ السَّاعَةُ الآنَ؟	السَّاعَةُ الآنَ الْوَاحِدَةُ وَالنِّصْفُ.

(٥)

مَتٰى مَوْعِدُ سَفَرِكَ؟	أَنَا مُسَافِرٌ بَعْدَ يَوْمَيْنِ.
مَتٰى زَوَاجُكَ يَا زَيْدُ؟	زَوَاجِيْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.
مَتَى الامْتِحَانُ النِّهَائِيُّ؟	هُوَ فِي الشَّهْرِ الْقَادِمِ.

(٦)

كَيْفَ حَالُكُمْ ؟	نَحْنُ بِخَيْرٍ الْحَمْدُ لِلّٰهِ.
كَيْفَ مُسْتَوَى [١] الطُّلَّابِ؟	مُسْتَوَاهُمْ جَيِّدٌ الْحَمْدُ لِلّٰهِ.
كَيْفَ طَقْسُ [٢] كَرَاتَشِي هٰذِهِ الْأَيَّامَ؟	طَقْسُهَا جَمِيْلٌ جِدًّا.

(٧)

أَيَّ كِتَابٍ قَرَأْتَ؟	قَرَأْتُ رِيَاضَ الصَّالِحِيْنَ.
أَيَّ يَوْمٍ سَافَرْتَ؟	سَافَرْتُ يَوْمَ الْخَمِيْسِ.
أَيُّ شَيْءٍ هٰذَا ؟	هٰذَا مِنْخَلٌ [٣].

شرح وتفصیل:

١۔ "ما" (کیا): ما کے ذریعے غیر عاقل کے بارے میں سوال کیا جاتا ہے۔ ما مختلف معانی پر دلالت کرنے کی غرض سے حروف جارہ کے ساتھ بھی استعمال ہوتا ہے۔ اس صورت میں اسکا ''الف'' حذف کر لیا جاتا ہے مثلاً:

لِمَ (لِ + م = لِمَ):

لِمَ تَأَخَّرْتَ الْيَوْمَ؟ (آپ آج کیوں تاخیر سے آئے؟)

(١) معیار (٢) موسم (٣) چھلنی

لِمَ أَنْتَ جَالِسٌ هٰهُنَا؟ (آپ یہاں کیوں بیٹھے ہیں؟)

لِمَ کے بجائے لِمَاذَا بھی استعمال ہوتا ہے مثلاً: لِمَاذَا تَأَخَّرْتَ الْيَوْمَ؟

عَمَّ (عن + ما = عَمَّ):

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ؟ (وہ کس بارے میں چہ میگوئیاں کر رہے ہیں؟)

بِمَ (ب + ما = بِمَ):

بِمَ كَتَبْتَ؟ (آپ نے کس چیز کے ساتھ لکھا؟)

۲۔"مَنْ" (کون): مَنْ کے ذریعے عقلاء کے بارے میں سوال کیا جاتا ہے۔ مَنْ کے ساتھ بھی حروف جارہ استعمال ہو سکتے ہیں جیسا کہ مثالوں سے واضح ہے۔

۳۔"أَيْنَ" (کہاں): جگہ کے بارے میں سوال کرنے کے لئے آتا ہے۔

٤۔"كَمْ" (کتنا): كَمْ کے ذریعے مقدار یا تعداد کے بارے میں سوال کیا جاتا ہے: كَمْ کے بعد آنے والا اسم مفرد، نکرہ اور منصوب واقع ہوتا ہے۔ قیمت کے بارے میں سوال کرنا ہو تو اسکے لئے بِكَمْ استعمال ہوتا ہے۔

٥۔"مَتٰى" (کب): مَتٰى کے ذریعے وقت یا زمانے کے بارے میں سوال کیا جاتا ہے۔

٦۔"كَيْفَ" (کیسا): كَيْفَ کے ذریعے حالت یا کیفیت کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔

یہ تمام اسماء استفہام[1] مبنی ہیں البتہ "أيّ" معرب ہے۔ اسکے اعراب جملہ میں اسکے موقع محل کی مناسبت سے بدلتے رہتے ہیں۔ اسکی تفصیل انشاء اللہ بعد کے ابواب میں آئے گی۔ یہاں صرف اتنا جان لیجئے کہ اسکے بعد آنے والا اسم اسکا مضاف الیہ ہونے کی حیثیت سے مجرور ہوتا ہے۔ اسکے ذریعے غیر عاقل (أَيَّ كِتَابٍ قَرَأْتَ)، عاقل (أَيُّ رَجُلٍ هٰذَا)، وقت (أَيَّ يَوْمٍ سَافَرْتَ)، وغیرہ کے بارے میں سوال کیا جاتا ہے۔ اردو میں اسکا ترجمہ عام طور پر (کونسی/کونسا/کس) سے کیا جاتا ہے۔

قاعدہ ۲۰:

۱۔ اسماء استفہام کے ذریعہ کسی مبہم چیز کے بارے میں سوال کیا جاتا ہے اور یہ جملے کے شروع

(۱) هل اور همزة "أ" (همزة الإستفهام) دونوں حروف ہیں اسماء نہیں ہیں۔

میں واقع ہوتے ہیں۔

۲۔ اسماء استفہام درج ذیل ہیں:

مَنْ: عاقل کے لئے۔ مَا، مَاذَا: غیر عاقل اور کسی چیز کی حقیقت کو جاننے کے لئے۔

مَتٰی، أَیَّانَ: وقت یا زمانے کے لئے۔ أَیْنَ، أَنّٰی: مکان کے لئے۔

کَیْفَ: حال کے لئے۔ کَمْ: عدد کے لئے۔

أَيّ: مندرجہ بالا تمام اغراض کے لئے۔

۳۔ تمام اسماء استفہام مبنی ہوتے ہیں، سوائے "أَيّ" کے، أَيّ معرب ہوتا ہے اور اس کے بعد آنے والا اسم مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہوتا ہے۔

۴۔ أَيّ کے اعراب مضاف الیہ کے مطابق ہوتے ہیں۔

التمرين ـ ١

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجئے:

١۔ آپکے کتنے بچے ہیں؟ ٢۔ یہ سفید قمیص کس کی ہے؟ ٣۔ آج آپ پریشان کیوں ہیں؟

٤۔ یہ کالا قلم کتنے کا ہے؟ ٥۔ اس گھر میں کتنے کمرے ہیں؟ ٦۔ آپ کی نانی کا گھر کہاں ہے؟

٧۔ آپ کے بستہ میں کتنی کاپیاں ہیں؟ ٨۔ آپ (مؤنث) کا کیا نام ہے؟ ٩۔ کیا آپ مصری ہیں یا[1] عراقی ہیں؟

١٠۔ یہ نئی طالبات کہاں کی (سے) ہیں؟ ١١۔ کیا آپ سب امتحان کے لیے تیار ہیں؟ ١٢۔ یہ خوبصورت بچی کس کی ہے؟

التمرين ـ ٢

مندرجہ ذیل سوالوں کے عربی میں معقول جواب دیجئے:

١ ـ كَمْ أُخْتًا لَكَ؟ ٢ ـ بِكَمْ هٰذِهِ الْبَرَّايَةُ؟ ٣ ـ كَمْ كِتَابًا عَلَى الْمَكْتَبِ؟

٤ ـ هَلْ أَنْتِ تَعْبَانَةٌ؟ ٥ ـ كَيْفَ صِحَّةُ وَالِدِكِ؟ ٦ ـ كَيْفَ حَفْلَةُ زَفَافِ أختِكِ؟

(١) یہ جملہ همزہ الاستفہام سے شروع ہوگا اور یا کا ترجمہ "أم" سے کیا جائے گا۔

٧ ـ أَيْنَ بَيْتُ جَدِّكَ؟ ٨ ـ مَا شَكْلُ هٰذِهِ الْعُلْبَةِ؟ ٩ ـ لِمَنْ هٰذِهِ الْكُرَّاسَةُ الْمُمَزَّقَةُ؟

١٠ ـ مَا فِي شَنْطَتِكَ؟ ١١ ـ أَيَّ جَرِيْدَةٍ قَرَأْتَ الْيَوْمَ؟ ١٢ ـ أَشَوَارِعُ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ مُمَهَّدَةٌ؟

١٣ ـ مَا لَوْنُ قَمِيْصِكَ؟ ١٤ ـ مَتَى الْمُؤْتَمَرُ الإِسْلاَمِيُّ؟ ١٥ ـ أَرَئِيْسُ الْوُزَرَاءِ رَجُلٌ مُتَدَيِّنٌ؟

١٦ ـ إِلَى أَيْنَ أَنْتِ ذَاهِبَةٌ؟ ١٧ ـ أَفِي غُرْفَةِ الْجُلُوْسِ أَحَدٌ؟ ١٨ ـ كَيْفَ هٰذِهِ الْكُتُبُ الْجَدِيْدَةُ؟

١٩ ـ لِمَنِ الْخَلْقُ وَالأَمْرُ؟ ٢٠ ـ مِنْ أَيْنَ صَدِيْقُكَ الأَجْنَبِيُّ؟ ٢١ ـ أَأَنْتِ ذَاهِبَةٌ لِزِيَارَةِ الأَقَارِبِ؟

٢٢ ـ أَأَنْتَ غَاضِبٌ عَلَيَّ؟ ٢٣ ـ مَنْ وَزِيْرُ الْخَارِجِيَّةِ الْجَدِيْدُ؟ ٢٤ ـ أَبَيْتُكَ قَرِيْبٌ مِنَ الْمَدْرَسَةِ أَمْ بَعِيْدٌ عَنْهَا؟

٢٥ ـ مَنِ الضُّيُوْفُ الْجَالِسُوْنَ فِي صَحْنِ الْبَيْتِ؟

التمرين ـ ٣

مندرجہ ذیل آیات کریمہ میں أدوات الاستفهام کی تعیین کیجئے:

١ ـ أَيْنَ الْمَفَرُّ؟ ٢ ـ هَلْ هٰذَا إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ.

٣ ـ عَمَّ يَتَسَاءَلُوْنَ. ٤ ـ عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ لِمَ أَذِنْتَ لَهُمْ.

٥ ـ فَأَيْنَ تَذْهَبُوْنَ. ٦ ـ كَمْ لَبِثْتُمْ فِي الأَرْضِ عَدَدَ سِنِيْنَ.

٧ ـ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا. ٨ ـ فَلِمَ قَتَلْتُمُوْهُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ.

٩ ـ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ. ١٠ ـ كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرٌ.

١١ ـ الْقَارِعَةُ مَاالْقَارِعَةُ. ١٢ ـ وَإِذَاالْمَوْءُدَةُ سُئِلَتْ بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ.

١٣ ـ مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا. ١٤ ـ يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ.

١٥ ـ يَسْأَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ. ١٦ ـ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ.

١٧ ـ أَيُّكُمْ يَأْتِيْنِيْ بِعَرْشِهَا. ١٨ ـ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ أَيْنَ شُرَكَائِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ.

١٩ ـ وَقَالُوْا مَنْ أَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً. ٢٠ ـ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا مَعَهُ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ.

الدرس الخامس عشر

إنَّ وَأخَواتُها [1]

الأمثلة:

(الف)	(ب)
١۔ اللّٰهُ قَادِرٌ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ.	إنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ.
٢۔ الرَّسُوْلَانِ أمِيْنَانِ.	إنَّ الرَّسُوْلَيْنِ أمِيْنَانِ.
٣۔ الْمُؤْمِنُوْنَ صَادِقُوْنَ.	إنَّ الْمُؤْمِنِيْنَ صَادِقُوْنَ.
٤۔ الْمُسْلِمَاتُ قَانِتَاتٌ.	إنَّ الْمُسْلِمَاتِ قَانِتَاتٌ.

شرح وتفصیل:

مجموعہ ''الف'' کے جملوں کو دیکھئے یہ سب اسمیہ جملے ہیں ہر جملے میں حسب قاعدہ مبتدا بھی مرفوع ہے اور خبر بھی۔ اب انکے بالمقابل مجموعہ ''ب'' کے جملوں پر غور کیجئے۔ یہ مجموعہ ''الف'' ہی کے جملے ہیں لیکن ان پر ''حرف التوکید إنَّ'' داخل ہو چکا ہے۔

إنَّ (بے شک) خصوصیت کے ساتھ صرف جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے اور اسکے اعراب پر یوں نظر انداز ہوتا ہے کہ مبتدا کو منصوب کر دیتا ہے اور وہ اب ''اسْمُ إنَّ'' کہلاتا ہے۔ اور خبر کو مرفوع کر دیتا ہے اور وہ ''خَبَرُ إنَّ'' کہلاتی ہے [2]۔

دخول إنَّ کے بعد جملے کے اعراب اس طور پر ہونگے: إنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ.

إنَّ: حرف توكيد. اللّٰهَ: لفظ الجلالة اسم إنَّ منصوب بالفتحة.

---

(١) إنَّ و أخواتها ''حروف النّواسخ'' کہلاتے ہیں اس لئے کہ جب یہ جملے پر داخل ہوتے ہیں تو اس کے اعراب منسوخ کر کے اس پر ایک نیا اعرابی حکم جاری کرتے ہیں إنَّ و أخواتها جیسے اور بھی نواسخ ہوتے ہیں جن کا بیان آئندہ ابواب میں آئے گا۔

(٢) طالب علم کے ذہن میں یہ اشکال پیدا ہوسکتا ہے کہ خبر تو پہلے ہی سے مرفوع تھی اس اشکال کا جواب یہ ہے کہ خبر اگرچہ پہلے سے مرفوع تھی لیکن مبتدا کی خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع تھی دخول إنَّ کے بعد إنَّ کی خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے گویا رفع کا سبب بدل گیا ہے۔

قَادِرٌ: خبر إنَّ مرفوع بالضَّمَّة. عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ: شبه الجملة من الجار والمجرور مُتَعَلِّقَةٌ بـ "قَادِرٌ".

معنی کے اعتبار سے (إِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ) میں (اَللّٰهُ قَادِرٌ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ) کی نسبت زیادہ تاکید پائی جاتی ہے کہ اسکے معنی ہیں (بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے) بقیہ جملوں میں بھی یہی قاعدہ ملحوظ رہے۔

مثنی یاء سے منصوب ہوتا ہے جمع مذکر سالم بھی یاء "قبلها كسر" سے اور جمع مؤنث سالم کسرہ سے۔

اسْمُ إِنَّ إِذَا كَانَ ضَمِيرًا مُتَّصِلاً [1]

الأمثلة:

ضَمَائِرُ الْغَائِبِينَ

١ ـ إِنَّ الْمَلِكَ عَادِلٌ. أو إِنَّهُ عَادِلٌ.

٢ ـ إِنَّ الأَبَوَيْنِ كَرِيْمَانِ. أو إِنَّهُمَا كَرِيْمَانِ.

٣ ـ إِنَّ الْمُصَلِّيْنَ قَائِمُوْنَ. أو إِنَّهُمْ قَائِمُوْنَ.

٤ ـ إِنَّ الْمَرْأَةَ عَاقِلَةٌ. أو إِنَّهَا عَاقِلَةٌ.

٥ ـ إِنَّ الْفَتَاتَيْنِ مُثَقَّفَتَانِ. أو إِنَّهُمَا مُثَقَّفَتَانِ.

٦ ـ إِنَّ الأُمَّهَاتِ رَحِيْمَاتٌ. أو إِنَّهُنَّ رَحِيْمَاتٌ.

ضَمَائِرُ الْمُخَاطَبِينَ

٧ ـ إِنَّكَ أَخٌ كَرِيْمٌ يَا زَيْدُ.

٨ ـ إِنَّكُمَا صَدِيْقَانِ وَفِيَّانِ.

٩ ـ إِنَّكُمْ ضُيُوْفٌ كِرَامٌ.

١٠ ـ إِنَّكِ بِنْتٌ طَيِّبَةٌ يَا عَائِشَةُ.

١١ ـ إِنَّكُمَا خَادِمَتَانِ نَشِيْطَتَانِ.

١٢ ـ إِنَّكُنَّ طَالِبَاتٌ مُجِدَّاتٌ.

ضَمَائِرُ الْمُتَكَلِّمِينَ

١٣ ـ إِنِّيْ [2] عَبْدٌ شَاكِرٌ. إِنِّيْ أَمَةٌ شَاكِرَةٌ.

---

(۱) "ضَمَائِرُ مُتَّصِلَةٌ" إِنَّ وَأَخَوَاتُهَا کے ساتھ مل کر "ضَمَائِرُ مَنْصُوْبَةٌ مُتَّصِلَةٌ بِالْحُرُوْفِ" کہلائیں گی۔

(۲) إِنَّ کے ساتھ یاء المتکلم یا جمع متکلم کی ضمیر "نا" لگانے سے پہلے ایک نون کا اضافہ بھی کیا جاتا ہے۔: إِنَّنِي، إِنَّنَا۔

١٤ـ إِنَّا عَبْدَانِ شَاكِرَانِ. إِنَّنَا أَمَتَانِ شَاكِرَتَانِ.

١٥ـ إِنَّا عِبَادٌ شَاكِرُوْنَ. إِنَّنَا إِمَاءٌ شَاكِرَاتٌ.

نموذج في الإعراب:

إِنَّهُ أَخٌ كَرِيْمٌ.

إنَّ: حرف توكيد. ـهُ: ضمير متصل فى محل نصب "اسم إنَّ".

أَخٌ: خبر إنَّ مرفوع بالضَّمَّةِ. كَرِيْمٌ: صفة ل "أخ" مرفوع بالضمَّةِ.

إنَّ کلام کے آغاز میں واقع ہوتا ہے یا پھر "قَالَ" کے کسی صیغے کے بعد: "قَالَ إِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ"، جبکہ أنَّ کلام کے وسط میں واقع ہوتا ہے، معنی کے اعتبار سے دونوں میں کوئی فرق نہیں۔

الأمثلة:

١ـ عَلِمْتُ أَنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ. (میں نے جانا کہ بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے)

٢ـ سَمِعْتُ أَنَّ زَيْدًا قَادِمٌ الْيَوْمَ. (میں نے سنا کہ بے شک زید آج آ رہا ہے)

٣ـ بَلَغَنِيْ أَنَّكَ نَجَحْتَ فِي الامْتِحَانِ. (مجھے یہ خبر پہنچی کہ بے شک آپ امتحان میں کامیاب ہوگئے ہیں)

٤ـ أَخْبَرَتْنِيْ عَائِشَةُ أَنَّ أُمَّهَا مَرِيْضَةٌ. (عائشہ نے مجھے بتایا کہ بے شک اس کی ماں بیمار ہے)

أُمُورٌ تَتَعَلَّقُ بخبر إنَّ

۱۔ إنَّ کی خبر کے ساتھ مزید تاکید کے لئے ایک لام زائدہ لگا دیا جاتا ہے:

الأمثلة:

١ـ إِنَّ الدِّيْنَ لَوَاقِعٌ. (بے شک جزا وسزا (کا دن) ضرور واقع ہونے والا ہے)

٢ـ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ. (بے شک شرک بہت بڑا ظلم ہے)

٣ـ إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ. (بے شک آپ کے رب کی پکڑ بڑی سخت ہے)

۲۔ خبر إنَّ شبه الجملة بھی ہوسکتی ہے۔

الأمثلة:

١ـ إِنَّ الأَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ. (بے شک نیکوکار نعمتوں میں ہونگے)

٢ـ إِنَّ الإِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ. (بے شک انسان خسارہ میں ہے)

٣ـ إِنَّ الأَرْضَ لِلّٰهِ. (بے شک زمین اللہ تعالی کی ہے)

نموذج في الإعراب:

إِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ.

إِنَّ: حرف توكيد. الْفُجَّارَ: اسم إِنَّ منصوب بالفتح.

لَفِيْ جَحِيْمٍ: (اللام للتوكيد) شبه الجملة من الجار والمجرور خبر إِنَّ في محل رفع[1]

٣ـ خبر إِنَّ جملہ فعلیہ یا اسمیہ بھی ہوسکتی ہے:

الأمثلة:

١ـ إِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا. (بے شک اللہ تعالی سب گناہوں کو معاف کر دیتے ہیں)

٢ـ إِنَّ خَالِدًا وَالِدُهُ كَرِيْمٌ. (بے شک خالد کے والد معزز ہیں)

نموذج في الاعراب:

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ.

إِنَّ: حرف توكيد. اللّٰهَ: اسم إِنَّ منصوب بالفتح. وَ: حرف عطف.

مَلاَئِكَةَ: معطوف على لفظ الجلالة منصوب بالفتح. هُ: ضمير متصل في محل جر مضاف اليه.

يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ: الجملة الفعلية في محلّ رفع خبر إِنَّ.

٤ـ اسم "إِنَّ" اگر نکرہ ہو اور خبر إِنَّ شبہ الجملة ہو تو خبر کو مقدم اور اسم کو مؤخر کر دیا جاتا ہے، مثلاً:

إِنَّ مَعَ[2] الْعُسْرِ يُسْرًا.

إِنَّ: حرف توكيد. مَعَ الْعُسْرِ: شبه الجملة في محل رفع خبر إِنَّ مقدم. يُسْراً: اسم إِنَّ مؤخر منصوب بالفتح.

---

(۱) "شبه الجملة" اور جملہ کے اعراب محلی ہوتے ہیں۔

(۲) مع ظروف مکان میں سے ہے۔ظرف مکان یا زمان اور اس کے مضاف الیہ کا مجموعہ بھی شبه الجملة کہلاتا ہے۔

أَخَوَاتُ إِنَّ

یہ وہ حروف ہیں جو معنی میں تو إِنَّ سے مختلف ہیں، لیکن اعرابی عمل میں اسکے ساتھ متفق ہیں، یعنی جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں مبتدا کو منصوب، خبر کو مرفوع کرتے ہیں: لٰكِنَّ (لیکن)، لَعَلَّ (شاید)، لَيْتَ (کاش)، كَأَنَّ (گویا کہ)۔

لٰكِنَّ[1]:

١ ـ الشَّمْسُ مُشْرِقَةٌ لٰكِنَّ الْجَوَّ بَارِدٌ.

٢ ـ الطُّلَّابُ مُسْتَعِدُّوْنَ لِلرِّحْلَةِ لٰكِنَّ الْمُعَلِّمَ مَرِيْضٌ.

٣ ـ الامْتِحَانُ قَرِيْبٌ لٰكِنَّ الطَّالِبَاتِ مُهْمِلَاتٌ.

٤ ـ الْحَيَاةُ جِدِّيَّةٌ لٰكِنَّكُمْ لَاهُوْنَ.

كَأَنَّ (تشبیہ کے لئے استعمال ہوتا ہے):

١ ـ كَأَنَّ الْمُعَلِّمَ أَبٌ حَنُوْنٌ.

٢ ـ كَأَنَّ الْعِلْمَ نُوْرٌ.

٣ ـ كَأَنَّ الصَّدِيْقَيْنِ أَخَوَانِ.

٤ ـ كَأَنَّ الْمُجَاهِدِيْنَ بُنْيَانٌ مَرْصُوْصٌ.

لَعَلَّ (امید یا خوف کیلئے استعمال ہوتا ہے):

١ ـ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبٌ. (یہاں لَعَلَّ کے ذریعے کسی متوقع خطرے یا نقصان کا اظہار ہورہا ہے)

٢ ـ لَعَلَّ الْجَرِيْحَ مَيِّتٌ.

٣ ـ لَعَلَّ الشَّجَرَتَيْنِ مُوْرِقَتَانِ.

٤ ـ لَعَلَّ الْمُسَافِرِيْنَ قَادِمُوْنَ. (یہاں امید کا اظہار ہورہا ہے)

٥ ـ لَعَلَّ الطَّالِبَاتِ نَاجِحَاتٌ.

لَيْتَ (تمنی کے اظہار کے لئے آتا ہے۔ عام طور پر کسی غیر متوقع یا ناممکن کام کے لئے استعمال ہوتا ہے):

١ ـ لَيْتَ الشَّبَابَ دَائِمٌ.

٢ ـ لَيْتَ الْقَمَرَ طَالِعٌ وَقْتَ النَّهَارِ.

٣ ـ لَيْتَ الْمُسْلِمِيْنَ مُتَّحِدُوْنَ.

٤ ـ لَيْتَنِيْ مَلِكٌ

لِأَنَّ (یہ دراصل لام التعلیل اور أنَّ سے مرکب ہے، کیونکہ کے معنی دیتا ہے):

(۱) لٰكِنْ (بسکون النون) لٰكِنَّ کا ہم معنی ہے لیکن اعراب پر اثر انداز نہیں ہوتا اور افعال پر بھی داخل ہوتا ہے، یہ دراصل حرف عطف ہے۔

١ ـ زَيْدٌ غَائِبٌ الْيَوْمَ لأَنَّ وَالِدَهُ مَرِيْضٌ.
٢ ـ الأَرْضُ جَدْبَاءُ لأَنَّ الْمَطَرَ قَلِيْلٌ.
٣ ـ عَائِشَةُ تَعْبَانَةٌ لأَنَّ عِنْدَهَا ضُيُوْفًا.
٤ ـ مَا حَضَرَ سَلِيْمٌ لأَنَّهُ مَشْغُوْلٌ بِالدِّرَاسَةِ[1].

قاعدہ ۲۱:

۱۔ جب إنَّ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے تو مبتدا کو منصوب کر دیتا ہے جو اس کا اسم کہلاتا ہے، اور خبر کو مرفوع کر دیتا ہے جو کہ اس کی خبر کہلاتی ہے۔ لکن، لعل، کأن، لیت، لأنَّ...... کا بھی یہی اعرابی عمل ہے۔

۲۔ ضمیر متصل جب "اسم إنَّ" واقع ہوتی ہے تو مبنی ہونے کی وجہ سے "في محلّ نصب" ہوتی ہے۔

۳۔ اصل قاعدہ یہ ہے کہ اسم إنَّ، اس کی خبر پر مقدم ہو لیکن جب خبر شبہ جملہ ہوتی ہے تو اس کو اس کے اسم پر مقدم بھی کر سکتے ہیں اور مؤخر بھی۔

۴۔ جب اسم إنَّ نکرہ ہو اور خبر شبه الجملة ہو تو خبر کو مقدم اور اسم کو مؤخر کرنا ضروری ہے۔

التمرين ـ ١

مندرجہ ذیل جملوں پر قوس میں دیا ہوا حرف داخل کیجئے:

نموذج: ابْنَا خَالِدٍ صَالِحَانِ　　إِنَّ ابْنَيْ خَالِدٍ صَالِحَانِ (أو لَصَالِحَان)

١ ـ .... الفَتَياتُ مُهَذَّبَاتٌ. (إِنَّ)
٢ ـ .... الْحُجَّاجُ قَادِمُوْنَ. (لَعَلَّ)
٣ ـ .... الْمُجِدُّوْنَ فَائِزُوْنَ. (إِنَّ)
٤ ـ .... الصَّدِيْقَانِ وَفِيَّانِ. (إِنَّ)
٥ ـ .... الْمُجَاهِدُوْنَ مُنْتَصِرُوْنَ. (لَعَلَّ)
٦ ـ .... فِيْهِ خَيْرٌ كَثِيْرٌ. (إِنَّ)
٧ ـ .... لَهُمْ عِقَابٌ أَلِيْمٌ. (إِنَّ)
٨ ـ .... الأُمَّهَاتُ مُؤْمِنَاتٌ. (إِنَّ)
٩ ـ .... لَكُمْ دَرَجَاتٌ عَالِيَةٌ. (إِنَّ)
١٠ ـ .... الْمُعَلِّمُوْنَ آبَاءٌ. (كَأَنَّ)
١١ ـ .... الْعُمَّالُ مُتْعَبُوْنَ. (لَعَلَّ)
١٢ ـ .... مُعَلِّمُو الْمَدْرَسَةِ مُخْلِصُوْنَ. (إِنَّ)
١٣ ـ .... عِنْدِيْ مَالٌ كَثِيْرٌ. (لَيْتَ)
١٤ ـ .... الأَخَوَانِ صَالِحَانِ. (لَعَلَّ)

---

(۱) إنَّ و أخواتها "حُرُوْفٌ مُشَبَّهَةٌ بِالْفِعْلِ" بھی کہلاتے ہیں یعنی فعل سے مشابہ حروف، یہ مشابہت دو طرح کی ہے: ۱۔ ظاہری صورت میں فعل ماضی سے مشابہ ہیں ۲۔ یہ فعل کا معنی دیتے ہیں: إنَّ اللهَ غَفُوْرٌ میں دراصل إنَّ ایک فعلیہ جملہ کا قائم مقام ہے اس لئے کہ جملے کے معنی یوں بنتے ہیں، (میں اس بات کی تاکید کرتا ہوں کہ اللہ بخشنے والا ہے)۔

١٥ ـ .... مَنَارَتَا الْمَسْجِدِ عَالِيَتَان. (إنَّ) ١٦ ـ .... فِيْ ذٰلِكَ آيَاتٌ لِلْمُتَّقِيْنَ. (إنَّ)

١٧ ـ .... الأَرْضُ كُرَةٌ. (كَأَنَّ) ١٨ ـ عَلِمْتُ، .... الصِّدْقَ طَمَأْنِيْنَةٌ. (أَنَّ)

١٩ ـ ....السَّعَادَةُ دَائِمَةٌ. (لَيْتَ) ٢٠ ـ .... الْمُتَسَابِقَانِ جَوَادَانِ فِي السُّرْعَةِ. (كَأَنَّ)

٢١ ـ .... الْبَوَاخِرُ جِبَالٌ فِي الْبَحْرِ. (كَأَنَّ) ٢٢ ـ .... الامْتِحَانُ سَهْلٌ. (لَعَلَّ)

٢٣ ـ عَلِمْتُ............ قُضَاةُ بِلَادِنَا عَادِلُوْنَ. (أَنَّ) ٢٤ ـ الشَّمْسُ مُشْرِقَةٌ ...... قَطَرَاتُ الْمَطَرِ نَازِلَةٌ. (لٰكِنَّ)

٢٥ ـ .... اللّٰهُ عَلِيْمٌ بِالسَّرَائِرِ. (إنَّ) ٢٦ ـ ....الْمُؤْمِنُوْنَ مُسْتَبْشِرُوْنَ. (إنَّ)

٢٧ ـ ....الْبَسَاتِيْنُ مُثْمِرَةٌ. (لَعَلَّ) ٢٨ ـ ....التِّلْمِيْذَاتُ مُثَابِرَاتٌ عَلَى الْعَمَلِ. (إنَّ)

٢٩ ـ ....الإِخْوَةُ مُتَحَابُّوْنَ. (لَيْتَ) ٣٠ ـ ....الْمَرِيْضُ مُعَالَجٌ. (لَعَلَّ)

٣١ ـ الْمِنْطَقَةُ بَعِيْدَةٌ............ الطُّرُقُ مُمَهَّدَةٌ. (لٰكِنَّ) ٣٢ ـ .... الْبُسْتَانُ جَنَّةٌ مِنْ جَنَّاتِ الدُّنْيَا. (كَأَنَّ)

٣٣ ـ ....لِيْ فِي الْحَيَاةِ رِسَالَةٌ. (إنَّ) ٣٤ ـ عَلِمْتُ .... وَعْدُ اللّٰهِ حَقٌّ. (إنَّ)

٣٥ ـ ....حَالُ الْمَرِيْضِ سَيِّءٌ. (إنَّ) ٣٦ ـ قَالَ الْمُعَلِّمُ .... الْعَرَبِيَّةُ سَهْلَةٌ. (لَعَلَّ)

٣٧ ـ سَرَّنِي .... النَّتِيْجَةُ حَسَنَةٌ. (أَنَّ) ٣٨ ـ الضُّيُوْفُ مَوْجُوْدُوْنَ،...... الْمُضِيْفُ غَائِبٌ. (لٰكِنَّ)

٣٩ ـ .... لِلْمَرْأَةِ مَكَانَةٌ مَرْمُوْقَةٌ فِي الْمُجْتَمَعِ (١) الإِسْلَامِيِّ. (إنَّ)

التمرين ـ ٢

مندرجہ ذیل جملوں میں ہر ایک مبتدا ضمیر مرفوع منفصل ہے جب ان جملوں پر إنَّ داخل ہوگا تو ضمائر منفصلہ کے بجائے متصلہ استعمال ہونگے۔

نموذج: إنَّ هُوَ عَالِمٌ كَبِيْرٌ. إنَّهُ عَالِمٌ كَبِيْرٌ.

١ ـ لَيْتَ أَنَا غَنِيٌّ. ٢ ـ زَيْدٌ غَنِيٌّ لٰكِنَّ هُوَ بَخِيْلٌ.

٣ ـ إنَّ هُمْ غَالِبُوْنَ. ٤ ـ أَنْتُمَا أَخَوَانِ وَلٰكِنَّ أَنْتُمَا مُخْتَلِفَان.

٥ ـ إنَّ أَنْتِ صادِقَةٌ. ٦ ـ إنَّ هِيَ عِرَاقِيَّةٌ لٰكِنَّ هِيَ شِيْعِيَّةٌ.

(١) معاشرہ

۷۔ لَيْتَ أَنْتُمَا صَالِحَانِ.

۸۔ لَعَلَّ أَنْتُمْ رَاسِبُوْنَ فِي الإِمْتِحَانِ.

۹۔ لَيْتَ أَنْتُنَّ مُتَحَجِّبَاتٌ.

۱۰۔ عَائِشَةُ غَائِبَةٌ الْيَوْمَ لأَنَّ هِيَ مَرِيْضَةٌ.

۱۱۔ ظَنَنْتُ[1] أَنَّ أَنْتَ غَائِبٌ.

۱۲۔ الأُمُّ بَاكِيَةٌ لأَنَّ هِيَ قَلِقَةٌ عَلَى طِفْلِهَا.

۱۳۔ عَرَفْتُ أَنَّ أَنْتِ نَاجِحَةٌ.

۱۴۔ إِنَّ أَنَا مَسْرُوْرٌ جِدًّا بِنَتِيْجَةِ الامْتِحَانِ.

۱۵۔ إِنَّ نَحْنُ مُتْعَبُوْنَ الْيَوْمَ .

۱۶۔ الْخَادِمَاتُ أَمِيْنَاتٌ لَكِنَّ هُنَّ كَسْلَانَاتٌ.

۱۷۔ اَشُكُّ أَنَّ أَنْتَ عَلَى حَقٍّ.

۱۸۔ الأَطْفَالُ بَاكُوْنَ لأَنَّ هُمْ خَائِفُوْنَ مِنَ الظَّلَامِ.

۱۹۔ لَكَ جَائِزَةٌ لأَنَّ أَنْتَ مُجِدٌّ.

۲۰۔ عَائِشَةُ ذَكِيَّةٌ لَكِنَّ هِيَ كَسْلَانَةٌ.

۲۱۔ إِنَّ أَنْتَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُوْنَ.

۲۲۔ سَمِعْتُ أَنَّ أَنْتُنَّ مُسَافِرَاتٌ إِلَى مَكَّةَ لأَدَاءِ الْعُمْرَةِ.

۲۳۔ الْعَامِلَانِ بَطِيْئَانِ لَكِنَّ هُمَا مُتْقِنَانِ.

۲۴۔ الْبُيُوْتُ صَغِيْرَةٌ وَلَكِنْ هِيَ مُزَوَّدَةٌ بِجَمِيْعِ وَسَائِلِ الرَّاحَةِ.

التمرين ۔ ۳

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجئے:

۱۔ شاید گھر قریب ہے۔

۲۔ بے شک آپ کے دونوں چچا نیک ہیں۔

۳۔ شاید جوتا تنگ ہے۔

۴۔ بے شک گاؤں میں کچھ نیک مرد ہیں۔

۵۔ کاش مالٹا میٹھا ہوتا۔

۶۔ گویا کہ آپ کے دلوں پر پردے ہیں۔

۷۔ کاش امیر آدمی سخی ہوتا۔

۸۔ استاد مایوس ہے کیونکہ طلبہ لاپرواہ ہیں۔

۹۔ بے شک علم سمندر ہے۔

۱۰۔ کمرہ ٹھنڈا ہے کیونکہ کھڑکیاں کھلی ہیں۔

۱۱۔ گویا کہ چاند چراغ ہے۔

۱۲۔ طلبہ حاضر ہیں لیکن اساتذہ غائب ہیں۔

۱۳۔ شاید یہ اسباق مفید ہیں۔

۱۴۔ گویا کہ زید بہادری میں شیر کی مانند ہے۔

۱۵۔ گویا کہ پانی آئینہ ہے۔

۱۶۔ باغ خوبصورت ہے کیونکہ باغبان محنتی ہے۔

۱۷۔ کاش آسمان ابر آلود ہوتا۔

۱۸۔ بے شک یہ جملے لمبے ہیں لیکن آسان ہیں۔

(۱) ظَنَنْتُ: میں نے سمجھا

۱۹۔ شاید دینی کتابیں سستی ہیں۔
۲۰۔ یہ تاجر نفع کماتے ہیں کیونکہ یہ امانتدار ہیں۔
۲۱۔ کاش آپکے دادا زندہ ہوتے۔
۲۲۔ کپڑا اچھا ہے لیکن اس کی قیمت بہت زیادہ ہے۔
۲۳۔ گویا کہ دنیا کافر کی جنت ہے۔
۲۴۔ بے شک یہ عورت نیک نہیں ہے لیکن یہ سیدھی ہے۔
۲۵۔ گھر نیا ہے لیکن اثاثہ پرانا ہے۔
۲۶۔ طلباء خوشیاں منا رہے ہیں کیونکہ چھٹیاں قریب ہیں۔
۲۷۔ شاید نئے اساتذہ سعودی ہیں۔
۲۸۔ گرمی سخت ہے اور راستہ کٹھن ہے لیکن گھر قریب ہے۔
۲۹۔ کاش آپ کے بیٹے نیک ہوتے۔
۳۰۔ بے شک آپ سب تھکے ہوئے ہیں لیکن یہ کام اہم ہے۔
۳۱۔ بے شک بت بے جان پتھر ہیں۔
۳۲۔ بے شک آپ کی بیٹیاں پڑھی لکھی ہیں لیکن بے پردہ ہیں۔
۳۳۔ کاش آپ کی بہنیں موجود ہوتیں۔
۳۴۔ بے شک دونوں محنتی طالب علم کامیاب ہونے والے ہیں۔
۳۵۔ یقیناً مدینہ کے منافق جھوٹے ہیں۔
۳۶۔ اس شہر کی سڑکیں تنگ ہیں لیکن ہموار اور صاف ستھری ہیں۔
۳۷۔ گویا کہ کتاب بہترین ہم نشین (۱) ہے۔
۳۸۔ بیشک آپکے دونوں بڑے بیٹے ذہین ہیں لیکن آپکا چھوٹا بیٹا غبی ہے۔
۳۹۔ کاش میرے پاس ہزار روپے (۲) ہوتے۔
۴۰۔ بیشک کافر دنیا میں نعمت یافتہ ہیں لیکن آخرت میں عذاب دیئے جائینگے۔

تمرين في الاعراب ـ ٤

مندرجہ ذیل جملوں کے اعراب کیجئے:

١ ـ إِنَّا لَهُ كَاتِبُوْنَ.
٢ ـ إِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ.
٣ ـ إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ فِتْنَةً فِتْنَةُ أُمَّتِي الْمَالُ.
٤ ـ إِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا.
٥ ـ إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ.
٦ ـ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ.
٧ ـ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا.
٨ ـ إِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌ بِالْكَافِرِيْنَ.
٩ ـ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيْبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ.
١٠ ـ كَأَنَّ فِيْ أُذُنَيْهِ وَقْرًا.

(١) خَيْرُ جَلِيْسٍ (٢) أَلْفُ رُوْبِيَّةٍ

التمرين ـ ٥

ہر اسم جملے میں استعمال کیجئے اس طرح کہ وہ قوس میں دیئے ہوئے حرف کا اسم بن کر آئے:

١ ـ أنا (لعلَّ) ٢ ـ أنتَ (إنَّ) ٣ ـ هي (لٰكِنَّ)
٤ ـ نحن (لٰكِنَّ) ٥ ـ الاسواق (إنَّ) ٦ ـ الجوُّ (لٰكِنَّ)
٧ ـ التلميذانِ (إنَّ) ٨ ـ الباكستانيات (لَيْتَ) ٩ ـ الاصدقاء (كَأنَّ)
١٠ ـ المهندسونَ (لَيْتَ)

التمرين ـ ٦

مندرجہ ذیل جملوں میں إنَّ کے اسم کو پہلے مثنٰی پھر جمع بنا کر جملوں میں لازمی تبدیلیاں کیجئے:

نموذج: إنَّ الْوَلَدَ طَيِّبٌ لٰكِنَّهُ غَبِيٌّ.
إنَّ الْوَلَدَيْنِ طَيِّبَانِ لٰكِنَّهُمَا غَبِيَّانِ.
إنَّ الأوْلادَ طَيِّبُوْنَ لٰكِنَّهُمْ أغْبِيَاءُ.

١ ـ إنَّ الرَّجُلَ قَوِيٌّ لٰكِنَّهُ جَبَانٌ. ٢ ـ إنَّ الْمَرْأةَ مُثَقَّفَةٌ لٰكِنَّهَا مُتَبَرِّجَةٌ. ٣ ـ إنَّ الْبَيْتَ ضَيِّقٌ وَلٰكِنَّهُ نَظِيْفٌ.
٤ ـ إنَّ الْفَتَاةَ قَلِقَةٌ لأنَّ وَالِدَهَا مَرِيْضٌ. ٥ ـ إنَّ الْحَارِسَ شَيْخٌ كَبِيْرٌ لٰكِنَّهُ مُتَيَقِّظٌ.

تمرين ـ ٧

مندرجہ ذیل آیات کریمہ میں إنَّ وَ أخَوَاتُها کی شناخت کیجئے اور ہر حرف کا اسم اور خبر بیان کیجئے:

١ ـ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ. ٢ ـ إنَّ النَّفْسَ لأمَّارَةٌ بِالسُّوْءِ. ٣ ـ إنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا مَالَهُ مِنْ نَّفَادٍ.
٤ ـ إنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ. ٥ ـ إنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الإسْلامُ. ٦ ـ إنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنَّاتٍ وَّعُيُوْنٍ.
٧ ـ إنَّ الإنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنُوْدٌ. ٨ ـ كَأنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ. ٩ ـ إنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ.
١٠ ـ إنَّ الْمُنَافِقِيْنَ لَكَاذِبُوْنَ. ١١ ـ إنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغَالِبُوْنَ. ١٢ ـ إنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ.

١٣ـ كَأَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ. ١٤ـ إِنَّ هٰؤُلَآءِ يُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ. ١٥ـ إِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الأُوْلٰى.

١٦ـ إِنَّكَ مَيِّتٌ وَّإِنَّهُم مَّيِّتُوْنَ. ١٧ـ إِنَّ لَدَيْنَا(١) أَنْكَالاً وَّ جَحِيْمًا. ١٨ـ إِنَّ أَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ.

١٩ـ إِنَّ فِي السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ لآيَاتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ. ٢٠ـ لَقَدْ جِئْنَاكُمْ بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كَارِهُوْنَ.

نئے الفاظ

عربي	اردو	عربي	اردو
بَاخِرَةٌ ج: بَوَاخِرُ	بادبانی کشتی	بَاكِيَةٌ	رو رہی ہے
بَطِيْءٌ	سست رفتار	جَبَانٌ ج: جُبَنَاءُ	بزدل
رَاسِبٌ ج س	فیل ہونے والا	سِرٌّ ج: أَسْرَارٌ	راز
سَرَّنِيْ	مجھے خوشی ہوئی	سَمِعْتُ	میں نے سنا
سَيِّءٌ	برا	ظَنَنْتُ	میں نے خیال کیا
قَاضٍ ج: قُضَاةٌ	قاضی	كُرَةٌ	گول (گیند)
مَكَانَةٌ مَرْمُوْقَةٌ	معتبر مقام	مُتَحَابٌّ ج س	محبت کرنے والا
مُثَابِرٌ ج س	کسی کام پر مداومت کرنا	مُزَوَّدٌ	آراستہ یا مہیا
مُضِيْفٌ ج س	میزبان		

اردو	عربي	اردو	عربي
ابر آلود	مُلَبَّدَةٌ بِالْغُيُوْمِ	اثاثہ، سامان	أَثَاثٌ
اہم	مُهِمٌّ	باغبانی	بُسْتَانِيٌّ ج س
بت	صَنَمٌ ج: أَصْنَامٌ	بے جان	مَيِّتٌ
پتھر	حَجَرٌ ج: أَحْجَارٌ	پردہ (دلوں پر پردہ)	أَكِنَّةٌ
چراغ	مِصْبَاحٌ ج: مَصَابِيْحُ	چھٹیاں	عُطْلَةٌ، عُطْلَاتٌ

(١) لدى + نا = لَدَيْنَا: ہمارے پاس

اردو	عربي	اردو	عربي
سیدھی (سادہ مزاج)	سَاذِجَةٌ	عذاب دیا ہوا	مُعَذَّبٌ ج س
کٹھن	صَعْبٌ	لاپرواہ	مُهْمَلٌ ج س
مایوس	قَنُوْطٌ، يَؤُوْسٌ	نعمت یافتہ	مُنْعَمٌ ج س
نفع کمانے والا	مُنْتَفِعٌ ج س		

الدرس السادس عشر

الأَسْمَاءُ الْخَمْسَةُ

الأمثلة:

(الف) حالة الرفع	(ب) حالة النصب	(ج) حالة الجر
١ ـ أَبُوْكَ شَيْخٌ كَبِيْرٌ.	١ ـ احْتَرَمْتُ أَبَاكَ.	١ ـ سَلَّمْتُ عَلى أَبِيْكَ.
٢ ـ حَضَرَ أَخُوْكَ.	٢ ـ هَنَّأْتُ أَخَاكَ.	٢ ـ رَحَّبْتُ بِأَخِيْكَ.
٣ ـ حَمُوْكَ كَرِيْمٌ.	٣ ـ قَابَلْتُ حَمَاكَ.	٣ ـ ذَهَبْتُ إِلى حَمِيْكَ.
٤ ـ ذُو الْعِلْمِ مُحْتَرَمٌ.	٤ ـ سَأَلْتُ ذَا الْعِلْمِ.	٤ ـ أَخَذْتُ الْعِلْمَ مِن ذِيْ عِلْمٍ.
٥ ـ فُوْهُ نَظِيْفٌ.	٥ ـ فَحَصَ الطَّبِيْبُ فَاكَ.	٥ ـ نَظَرَ الطَّبِيْبُ إِلى فِيْكَ.

شرح وتفصیل:

عربی زبان میں پانچ اسماء ایسے ہیں جنکے اعراب حرکات کے بجائے حروف سے ہوتے ہیں حالت رفع میں ضمہ کے بجائے واو، حالت نصب میں فتحہ کے بجائے الف، اور حالت جر میں کسرہ کے بجائے یاء آتی ہے، یہ اسماء مندرجہ ذیل ہیں:

ا۔أَبٌ (باپ)،أَخٌ (بھائی)،حَمٌ [1] (سسر)، ذُو (والا)، فَمٌ (منہ)۔

آیئے اب مندرجہ بالا مثالوں کی روشنی میں ان اسماء کے اعراب کی کیفیت سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں:

"مجموعہ (الف) جملہ ا" میں أبٌ مبتدا واقع ہوا ہے لہذا مرفوع ہے، لیکن اس میں رفع کی علامت ضمہ کے بجائے واو ہے گویا کہ واو ضمہ کا قائم مقام ہے۔

"مجموعہ (ب) جملہ ا" میں أبٌ مفعول بہ واقع ہوا ہے، لہذا منصوب ہے لیکن اس کے نصب کی علامت فتحہ کے بجائے الف ہے

(١) حَمٌ کا اطلاق عام طور پر شوہر کے رشتہ داروں (سسر، جیٹھ، چچا سسر وغیرہ) پر ہوتا ہے، لیکن بیوی کے رشتہ داروں کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔

گویا کہ الف اسماء خمسہ میں فتحہ کے قائم مقام ہوتا ہے۔

"مجموعہ (ج) جملہ ا" میں أبٌ حرف جر کے بعد واقع ہونے کی بنا پر مجرور ہے، لیکن اس میں جر کی علامت کسرہ کے بجائے یاء ہے گویا کہ یاء کسرہ کے قائم مقام ہے۔ باقی ماندہ اسماء کے اعراب کو بھی اسی پر قیاس کیجئے۔

اسماء خمسہ کے اعراب بالحروف کے لئے چند شرائط درکار ہیں:

ا۔ پہلی شرط یہ ہے کہ یہ مفرد ہوں، تثنیہ ہونے کی حالت میں انکے اعراب مثنی کی طرح ہونگے:

١ ـ الأَخَوَانِ صَالِحَانِ. (مرفوع بالألف)

٢ ـ قَابَلْتُ الأَخَوَيْنِ. (منصوب بالياء)

٣ ـ مَرَرْتُ بِالأَخَوَيْنِ. (مجرور بالياء)

اور جمع ہونے کی حالت میں انکے اعراب جمع کے سے ہونگے:

١ ـ جَاءَ الإِخْوَةُ. (مرفوع بالضمة)　　٢ ـ الآبَاءُ صَالِحُوْنَ. (مرفوع بالضمة)

٣ ـ نَظَرَ الطَّبِيْبُ إِلَى أَفْوَاهِ الأَطْفَالِ. (مجرور بالكسرة)　　٤ ـ رَأَيْتُ أَحْمَاءَ عَائِشَةَ. (منصوب بالفتحة)

۲۔ دوسری شرط یہ ہے کہ مضاف واقع ہوں خواہ اسم ظاہر کی طرف مضاف ہوں (أَبُوْ خَالِدٍ) یا ضمیر کی طرف مضاف ہوں (أَبُوْهُ) مضاف نہ ہونے کی صورت میں انکے اعراب حرکات سے ہونگے:

١ ـ الأَبُ كَرِيْمٌ.　　٢ ـ نَصَرْتُ الأَخَ.　　٣ ـ فَرِحَ الْحَمُ.

۳۔ تیسری شرط یہ ہے کہ یہ یاء المتکلم کی طرف مضاف نہ ہوں اس صورت میں انکے اعراب تقدیری [1] ہونگے۔

١ ـ أَبِيْ رَحِيْمٌ.　　٢ ـ أُحِبُّ أَخِيْ.　　٣ ـ إِحْتَرَمْتُ حَمِيْ.

۴۔ اسکے علاوہ فُوْ کیلئے یہ شرط ٹھہرائی گئی ہے کہ اسکے ساتھ میم نہ ہو لیکن اگر میم ہو تو اس صورت میں اسکے اعراب حرکات کے ساتھ ہونگے:

١ ـ فَمُهُ نَظِيْفٌ.　　٢ ـ فَحَصَ الطَّبِيْبُ فَمَهُ.　　٣ ـ نَظَرْتُ إِلَى فَمِهِ.

---

(۱) اعراب کی تین قسمیں ہیں: ا۔ ظاہری: جو کہ حرکات کے ساتھ بھی ہو سکتے ہیں اور حرف کے ساتھ بھی۔ ۲۔ محلی: جو مبنی اسماء وجملہ اور شبہ الجملة کے ہوتے ہیں۔ ۳۔ تقدیری: تقدیری اعراب کی اس وقت ضرورت پڑتی ہے جب کسی حرف پر حرکت کا ظہور مشکل یا محال ہو جیسا کہ یاء سے پہلے والے حرف پر حرکت لگا دینے سے تلفظ میں صعوبت پیدا ہو جاتی ہے اس مشکل سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے ہم "المضاف إلى ياء المتكلم" پر اعرابی حرکت نہیں لگاتے بلکہ اس حرکت کا اندازہ ٹھہرا لیتے ہیں۔ کتابي على المكتب میں کتاب پر ضمہ آنا چاہئے تھا لیکن یاء کی وجہ سے ضمہ کا ظہور ممکن نہیں، لہذا ہم کتاب کے اعراب کو "مبتدا مرفوع بالضمة المقدرة" سے تعبیر کرتے ہیں۔ تقدیری اعراب تین قسم کے اسماء کے ہوتے ہیں: ا۔ المضاف إلى ياء المتكلم ۲۔ المقصور (صغرى، سلمى، نعمى) ۳۔ المنقوص (القاضي، الداعي، الراعي)۔

قاعدہ ۲۲:

۱۔ اسماء خمسہ پانچ ہیں: أب، أخ، حم، ذو، فم

۲۔ اسماء خمسہ کے اعراب حروف سے ہوتے ہیں، یہ واؤ سے مرفوع، الف سے منصوب اور یاء سے مجرور ہوتے ہیں

۳۔ اسماء خمسہ کے اعراب حروف کے ساتھ اس وقت ہوتے ہیں جب کہ یہ مفرد ہوں اور یاء المتکلم کے علاوہ کسی اسم ظاہر یا ضمیر کی طرف مضاف ہوں۔

التمرين ۔ ۱

مندرجہ ذیل جملوں کے مبتدا اسماء خمسہ میں سے ہیں ہر جملے پر (إنّ) داخل کیجئے:

١ ۔ حَمُوْ عَائِشَةَ ثَرِيٌّ. ٢ ۔ ذُو الْخُلُقِ مَحْبُوْبٌ. ٣ ۔ أَخُوْنَا طَبِيْبُ الأَسْنَانِ.

٤ ۔ فُو الْمُنَافِقِ مُخْرِجُ الْكَذِبِ. ٥ ۔ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ أَجِلَّةِ صَحَابَةِ الرَّسُوْلِ ﷺ.

التمرين ۔ ۲

خالی جگہوں کو اسماء خمسہ سے پر کیجئے:

١ ۔ .... عَالِمٌ كَبِيْرٌ. ٢ ۔ .... رَحِمُكَ فَهُوَ جَدِيْرٌ بِعَطْفِكَ.

٣ ۔ لَعَلَّ .... قَادِمٌ الْيَوْمَ. ٤ ۔ سَمِعْتُ أَنَّ .... زَيْدٍ مُسَافِرٌ الْيَوْمَ.

٥ ۔ أَأَنْتَ أَكْبَرُ مِنْ .... ٦ ۔ عَلِمْتُ أَنَّ اللّٰهَ .... مَغْفِرَةٍ وَاسِعَةٍ.

٧ ۔ احْتَرَمْتُ .... الْخُلُقِ. ٨ ۔ خَالِدٌ شُجَاعٌ لٰكِنَّ............ جَبَانٌ.

٩ ۔ رَأَيْتُ .... فِي الْمَطَارِ. ١٠ ۔ .... الْكَرَمِ مَحْبُوْبٌ فِيْ قَوْمِهِ.

١١ ۔ هُوَ......مَالٍ لٰكِنَّ......فَقِيْرٌ. ١٢ ۔ إِنَّ لِي أَخًا .... خُلُقٍ كَرِيْمٍ [1].

١٣ ۔ لَيْتَ .... زَيْنَبَ رَحِيْمٌ. ١٤ ۔ لَيْتَ .... رَئِيْسُ وُزَرَاءِ بَاكِسْتَانَ.

١٥ ۔ هٰذَا الْمَالُ لِـ .... الْحَاجَةِ. ١٦ ۔ قَرَأْتُ فِي الْقُرْآنِ قِصَّةَ ....الْقَرْنَيْنِ.

(۱) ذو: صفت کے طور پر بھی واقع ہوتا ہے۔ اس صورت میں حسب قاعدہ اپنے سے پہلے والے اسم کے اعراب کا تابع ہوگا۔

۱۷ ـ ذَهَبْتُ إِلَى ....الْعِلْمِ وَسَأَلْتُهُ.
۱۸ ـ زَيْدٌ غَائِبٌ الْيَوْمَ لأَنَّ .... مَرِيْضٌ.
۱۹ ـ قَدَّمَتْ عَائِشَةُ الشَّايَ لِـ.........
۲۰ ـ أَقَرَأْتَ سِيْرَةَ .... بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

التمرين ـ ۳

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجئے:

۱۔ شاید زید قوت والا ہے۔
۲۔ زید کا باپ آج گاؤں سے لوٹ رہا ہے۔
۳۔ کاش خالد کا بھائی مالدار ہوتا۔
۴۔ میں نے بچے سے کہا آپ کے منہ میں کیا ہے؟
۵۔ زید اپنے بھائی پر ناراض ہے۔
۶۔ اللہ تعالیٰ انسانوں پر بڑا فضل کرنے والے ہیں۔
۷۔ یہ عینک والا طالب علم کون ہے؟
۸۔ میرا مال ایک امانتدار[1] (آدمی) کے پاس ہے۔
۹۔ علم والا جاہل[2] سے بہتر ہے۔
۱۰۔ کیا آپ کا بھائی سلیم کے بھائی سے زیادہ لمبا ہے؟
۱۱۔ کیا فاطمہ کا سسر تنگدست ہے؟
۱۲۔ فاطمہ کی ماں مصری ہے لیکن اسکا باپ پاکستانی ہے۔
۱۳۔ کیا آپ کا چھوٹا بھائی انجینئر ہے۔
۱۴۔ اے زینب! میں آپ کے بھائی کے پاس جا رہا ہوں۔
۱۵۔ کیا اس (مؤنث) کا باپ بیمار ہے۔
۱۶۔ بے شک عائشہ کا سسر اس کمپنی میں ایک بڑا افسر ہے۔
۱۷۔ شاید خالد کا باپ دکان میں موجود ہے۔
۱۸۔ اے خدیجہ! کیا آپ کے جیٹھ اس کمپنی کے ڈائریکٹر ہیں؟
۱۹۔ یہ قصہ ذوالقرنین کے بارے میں ہے۔
۲۰۔ ہم آج پریشان ہیں کیونکہ ہمارا چھوٹا بھائی کھویا ہوا ہے۔

التمرين ـ ٤

مندرجہ ذیل آیات کریمہ میں اسماء خمسہ کے اعراب بتائیے:

۱ ـ أَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ.
۲ ـ إِنَّ أَبَانَا لَفِيْ ضَلَالٍ مُّبِيْنٍ.
۳ ـ إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ذِيْ قُوَّةٍ.
٤ ـ أَخَذَ بِرَأْسِ أَخِيْهِ.
٥ ـ يَسْأَلُوْنَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ.
٦ ـ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوْهُمْ نُوْحٌ أَلَا تَتَّقُوْنَ.
۷ ـ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ.
۸ ـ جَعَلَ السِّقَايَةَ فِيْ رَحْلِ أَخِيْهِ.
۹ ـ إِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ وَّذُوْ عِقَابٍ أَلِيْمٍ.

(۱) ذُو الأَمَانَةِ (۲) جاہل کا ترجمہ أَخُو الْجَهَالَةِ سے بھی کیا جاتا ہے۔

١٠ ـ تَبَارَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلاَلِ وَالإِكْرَامِ.

نئے الفاظ

عربي	اردو	عربي	اردو
أَجِلَّةٌ	جلیل کی جمع ہے	ثَرِيٌّ ج : أَثْرِيَاءُ	مالدار
جَدِيْرٌ ج س (هُوَ جَدِيْرٌ بِكَذَا)	لائق (وہ اس بات کے لائق ہے)	سِنٌّ ج : أَسْنَانٌ	دانت
مُخْرِجٌ ج س	نکالنے والا	عَطْفٌ	مہربانی، شفقت

اردو	عربي	اردو	عربي
تنگدست	مُعْسِرٌ	ڈائریکٹر	مُدِيْرٌ ج س
عینک	نَظَّارَةٌ	کھویا ہوا	مَفْقُوْدٌ ج س

الدرس السابع عشر

اَلْفِعْلُ الْمَاضِي

صِيَغُ الْمُفْرَدِ

المفرد المذكر الغائب	
حَامِدٌ ذَهَبَ. ذَهَبَ : فعل، ضمیر مستتر: فاعل	ذَهَبَ حَامِدٌ. ذَهَبَ : فعل، حَامِدٌ: فاعل
المفرد المؤنث الغائب	
فاطِمَةُ ذَهَبَتْ. ذَهَبَ: فعل، ت: علامة التأنيث ضمیر مستتر: فاعل	ذَهَبَتْ فَاطِمَةُ . ذَهَبَ: فعل، ت: علامة التأنيث فَاطِمَةُ :فاعل
المفرد المذكر المخاطب	**المفرد المؤنث المخاطب**
أَنْتَ ذَهَبْتَ. ذَهَبَ: فعل، تَ: فاعل	أَنْتِ ذَهَبْتِ. ذَهَبَ: فعل، تِ: فاعل
المتكلم المذكر والمؤنث	
أَنَا ذَهَبْتُ. ذَهَبَ: فعل، تُ: فاعل	

شرح وتفصیل:

اَلْفِعْلُ الْمَاضِيْ وہ فعل ہے جس سے کسی کام کا گزشتہ زمانہ میں واقع ہونا ثابت ہو،مندرجہ بالا نقشہ فعل ماضی ذَهَبَ کے مفرد صیغوں پر مشتمل ہے۔ یہ فعل تین حروف پر مشتمل ہے''ذ، ہ، ب''۔ پہلے حرف کو فاء کلمہ سے تعبیر کیا جاتا ہے،

دوسرے کو عین سے اور تیسرے کو لام سے [۱]۔

تین حروف پر مشتمل فعل ماضی کا فاء اور لام کلمہ ہمیشہ مفتوح ہوتے ہیں۔ جبکہ عین کلمہ کی حرکت سماع پر موقوف ہے اسکا کوئی قاعدہ نہیں۔ اس پر فتحہ بھی آ سکتا ہے، مثلاً: (ذَهَبَ) ،ضمہ بھی مثلاً (كَرُمَ) اور کسرہ بھی مثلاً (فَرِحَ)۔

غائب کا صیغہ:

عربی میں جب فعل ذکر کیا جاتا ہے تو ہمیشہ مفرد مذکر غائب کے صیغے میں ذکر کیا جاتا ہے۔ جانے کا فعل ذَهَبَ ہے۔ جس کے معنی ہیں وہ گیا لیکن وہ (هو) کی ضمیر (جو کہ فاعل ہے) ذکر نہیں کی جاتی، بلکہ مستتر یعنی چھپی ہوئی ہوتی ہے۔ اسی طرح ذَهَبَتْ میں "التاء" تانیث کی علامت ہے اور اسکا فاعل ضمیر مستتر (هي) ہے۔

حَامِدٌ ذَهَبَ میں حَامِدٌ مبتدا ہے۔ ذَهَبَ فعل ماضی ہے جسکا فاعل ضمیر مستتر (هو) ہے، جملہ ذَهَبَ مبتدا کی خبر ہے۔

آپ نے دیکھا کہ فعل کا فاعل اسم ظاہر بھی ہوسکتا ہے "ذَهَبَ حَامِدٌ" "ذَهَبَتْ فَاطِمَةُ" اور ضمیر بھی "فَاطِمَةُ ذَهَبَتْ" "حَامِدٌ ذَهَبَ" ۔عربی قواعد کی رو سے چونکہ فعل ہمیشہ اپنے فاعل سے پہلے آتا ہے اسی لئے "حَامِدٌ ذَهَبَ" اور "فَاطِمَةُ ذَهَبَتْ" میں ہم نے حامد اور فاطمہ کو فاعل نہیں بنایا۔

مفرد مذکر مخاطب کا صیغہ:

فعل ماضی کا لام کلمہ ساکن کر کے اسکے بعد (تَ) لگا دینے سے بنتا ہے۔ ذَهَبْتَ (آپ گئے) میں (تَ) فعل کا فاعل ہے۔

مفرد مؤنث مخاطب کا صیغہ:

فعل ماضی کے لام کلمہ کو ساکن کر کے اس کے بعد (تِ) لگا دینے سے بنتا ہے۔ ذَهَبْتِ (آپ گئیں) میں (تِ) فعل کا فاعل ہے۔

مفرد متکلم مؤنث و مذکر کا صیغہ:

فعل ماضی کے لام کلمہ کو ساکن کر کے اسکے بعد (تُ) لگا دینے سے بنتا ہے، ذَهَبْتُ (میں گیا/گئ) میں (تُ) فاعل ہے۔ "تَ، تِ، تُ" ضَمَائِرُ الرَّفْعِ الْبَارِزَةُ کہلاتے ہیں۔ یہ صرف فعل ماضی کے ساتھ مل کر بحیثیت فاعل آتے ہیں۔ بَارِزَةٌ (ظاہرہ) اس لئے کہلاتے ہیں کہ یہ ضمیر مستتر کے برخلاف ظاہر ہوتے ہیں (یعنی فعل کے ساتھ لکھے اور پڑھے جاتے ہیں)۔

---

(۱) فعل ماضی کے کم از کم تین حروف ہوتے ہیں جو صرف کی اصطلاح میں "اَلْحُرُوْفُ الأَصْلِيَّةُ" کہلاتے ہیں۔ ان حروف اصلیہ میں ایک یا دو یا تین حروف کا اضافہ کر کے چار حرفہ، پانچ حرفہ اور چھ حرفہ افعال بنائے جاتے ہیں جیسے سَمِعَ (اس نے سنا) کے آگے ہمزہ لگا کر أَسْمَعَ بن جاتا ہے جس کے معنی ہیں (اس نے سنایا) اس کی تفصیل ان شاء اللہ "الجزء الثانی" میں آئے گی۔

الْمَفْعُوْلُ بِهِ:

وہ اسم جس پر فاعل کا فعل واقع ہو مفعول بہ کہلاتا ہے۔ جیسے أَكَلَ زَيْدٌ الطَّعَامَ.(زید نے کھانا کھایا) میں الطعام مفعول بہ ہے۔ اور قَرَأْتُ الْكِتَابَ. (میں نے کتاب پڑھی) میں الکتاب مفعول بہ ہے۔

اللاَّزِمُ وَالْمُتَعَدِّيْ

اللازم:

بعض افعال کو مفعول بہ کی ضرورت نہیں ہوتی یا وہ مفعول بہ کو براہ راست منصوب نہیں کرتے، ایسے افعال ''افعال لازمہ'' کہلاتے ہیں۔

المتعدي:

وہ افعال جو براہ راست مفعول بہ کو منصوب کرتے ہیں ''افعال متعدیہ'' کہلاتے ہیں۔

اسکے علاوہ بہت سے افعال ایسے ہوتے ہیں جنکے ساتھ حروف جارہ استعمال ہوتے ہیں یہ قواعد کی رو سے لازم ہی کہلاتے ہیں اگرچہ معنی کے اعتبار سے متعدی ہوتے ہیں۔

۱۔ تَعِبَ زَيْدٌ. (لازم)

۲۔سَاعَدَ زَيْدٌ صَدِيْقَهُ. (متعدي)

۳۔ بَحَثَ زَيْدٌ عَنْ كُتُبِهِ. (بَحَثَ قواعد کی رو سے لازم ہے کیونکہ مفعول بہ کو منصوب نہیں کر رہا بلکہ اسکے بعد حرف جر آ رہا ہے معنی کے اعتبار سے متعدی ہے اس صورت کو ''مُتَعَدٍّ بِـ عَنْ'' سے تعبیر کیا جائے گا)۔

قاعدہ نمبر۲۳:

۱۔فعل ماضی وہ فعل ہے جس سے کسی کام کا گزشتہ زمانہ میں واقع ہونا ثابت ہو۔

۲۔فعل ہمیشہ اپنے فاعل سے پہلے واقع ہوتا ہے اور فاعل ہمیشہ مرفوع اور مفعول بہ منصوب ہوتا ہے۔

التمرين[۱] ـ ۱

مندرجہ ذیل جملوں میں "حَامِدٌ" کے بجائے پہلے "فَاطِمَةُ" پھر أنْتَ، أنْتِ اور أنَا بالترتیب لگا کر ہر ایک کے ساتھ فعل کا صیغہ بدلیے:

نموذج: حَامِدٌ خَرَجَ مِنَ الْفَصْلِ. فَاطِمَةُ خَرَجَتْ مِنَ الْفَصْلِ.

أنْتَ خَرَجْتَ مِنَ الْفَصْلِ. أنْتِ خَرَجْتِ مِنَ الْفَصْلِ.

أنَا خَرَجْتُ مِنَ الْفَصْلِ.

١ ـ حَامِدٌ شَكَرَ رَبَّهُ.

٢ ـ حَامِدٌ فَرِحَ بِنَتِيْجَةِ الامْتِحَان.

٣ ـ حَامِدٌ كَتَبَ الدَّرْسَ.

٤ ـ حَامِدٌ أخَذَ الْقَلَمَ مِنْ صَدِيْقِهِ.

٥ ـ حَامِدٌ غَسَلَ مَنَادِيْلَهُ.

٦ ـ حَامِدٌ كَسَرَ الْفِنْجَانَ الأبْيَضَ.

٧ ـ حَامِدٌ دَخَلَ فِي الْبَيْتِ.

٨ ـ حَامِدٌ تَرَكَ حَقِيْبَتَهُ فِيْ بَيْتِ أخْتِهِ.

٩ ـ حَامِدٌ نَزَلَ مِنَ الْقِطَارِ.

١٠ ـ حَامِدٌ رَكِبَ فِيْ حَافِلَةِ الْمَدْرَسَةِ.

١١ ـ حَامِدٌ أكَلَ تُفَّاحَةً حُلْوَةً.

١٢ ـ حَامِدٌ قَرَأَ الْقُرْآنَ بَعْدَ صَلاَةِ الْفَجْرِ.

١٣ ـ حَامِدٌ لَعِبَ مَعَ صَدِيْقِهِ.

١٤ ـ حَامِدٌ جَمَعَ كُتُبَهُ وَوَضَعَهَا فِيْ شَنْطَتِهِ.

١٥ ـ حَامِدٌ فَتَحَ نَوَافِذَ الْغُرْفَةِ.

١٦ ـ حَامِدٌ قَطَفَ وَرْدَةً بَيْضَاءَ مِنَ الْبُسْتَان.

١٧ ـ حامِدٌ فَهِمَ مَسَائِلَ الْفِقْهِ.

١٨ ـ حَامِدٌ رَجَعَ إلَى بَيْتِهِ بَعْدَ صَلاَةِ الْعِشَاءِ.

١٩ ـ حَامِدٌ شَرِبَ عَصِيْرَ الرُّمَّان.

٢٠ ـ حَامِدٌ غَضِبَ عَلَى أخِيْهِ الصَّغِيْرِ وَضَرَبَهُ.

٢١ ـ حَامِدٌ شَعَرَ بِصُدَاعٍ شَدِيْدٍ.

٢٢ ـ حَامِدٌ سَمِعَ الأذَانَ وَخَرَجَ إلَى الْمَسْجِدِ.

٢٣ ـ حَامِدٌ حَفِظَ سُوْرَةَ الرَّحْمٰنِ.

٢٤ ـ حَامِدٌ بَحَثَ عَنْ كُتُبِهِ فَوَجَدَهَا فِيْ دُرْجِ مَكْتَبِهِ.

---

(۱) طلبہ کو تمام افعال کے معنی یاد ہونے چاہئیں۔

التمرين ـ ٢

مندرجہ ذیل جملے چار حرفی، پانچ حرفی اور چھ حرفی افعال ماضیہ پر مشتمل ہیں ہر جملے کے ساتھ حسب سابق صیغے بدلنے کی مشق کیجئے:

١ ـ حَامِدٌ أَتْقَنَ عَمَلَهُ. ٢ ـ حَامِدٌ رَحَّبَ بِصَدِيْقِهِ الْمِصْرِيِّ.

٣ ـ حَامِدٌ أَكْرَمَ ضَيْفَهُ. ٤ ـ حَامِدٌ اسْتَقْبَلَ وَالِدَهُ فِي الْمَطَارِ.

٥ ـ حَامِدٌ تَنَاوَلَ الدَّوَاءَ. ٦ ـ حَامِدٌ قَابَلَ أَصْدِقَاءَهُ فِي الْمَكْتَبَةِ.

٧ ـ حَامِدٌ أَغْلَقَ شَبَابِيْكَ غُرْفَتِهِ. ٨ ـ حَامِدٌ سَلَّمَ عَلَى أُسْتَاذِهِ فِي الصَّبَاحِ.

٩ ـ حَامِدٌ أَكْمَلَ وَاجِبَ الْمَنْزِلِ. ١٠ ـ حَامِدٌ سَاعَدَ أُخْتَهُ فِي تَنْظِيْفِ الْبَيْتِ.

١١ ـ حَامِدٌ قَدَّمَ الشَّايَ لِلضُّيُوْفِ. ١٢ ـ حَامِدٌ نَظَّفَ أَسْنَانَهُ بِفُرْشَاةِ الأَسْنَانِ.

١٣ ـ حَامِدٌ مَزَّقَ كُرَّاسَتَهُ الْقَدِيْمَةَ. ١٤ ـ حَامِدٌ وَدَّعَ أَبَوَيْهِ قَبْلَ الْخُرُوْجِ مِنَ الْبَيْتِ.

١٥ ـ حَامِدٌ سَافَرَ إِلَى مَكَّةَ الْمُكَرَّمَةِ لأَدَاءِ الْحَجِّ.

التمرين ـ ٣

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجئے:

١ـ سلیم نے سفر کیا۔ ٢ـ کیا آپ (مذکر) نے اپنی کتابیں میز پر چھوڑ دیں؟

٣ـ عائشہ گاڑی میں سوار ہوئی۔ ٤ـ میں نے دوپہر کا کھانا کھایا اور روانہ ہوگئی۔

٥ـ خدیجہ نے میٹھا سیب کھایا۔ ٦ـ اے عائشہ! کیا آپ نے بڑا کمرہ صاف کیا؟

٧ـ خالد نے لذیذ گوشت کھایا اور اللہ کا شکر ادا کیا۔ ٨ـ شریر بچے نے مہنگا کپڑا پھاڑ دیا۔

٩ـ چھوٹی فاطمہ اٹھی۔ ١٠ـ میں صبح سویرے اٹھی۔

١١ـ زید گھر سے نکلا اور مدرسے گیا۔ ١٢ـ ثریا نے پھل فریج میں رکھا۔

١٣ـ عائشہ نے ٹھنڈا پانی پیا۔ ١٤ـ حامد نے نئی کتاب نہیں پڑھی[1]۔

(١) ماضی کو منفی بنانے کے لئے اس سے پہلے (ما) لگا دیا جاتا ہے مثلاً: مَا ذَهَبَ: وہ نہیں گیا۔

۱۵۔ کیا آپ نے نئی کتاب پڑھی؟

۱۶۔ چھوٹا بچہ اپنی بڑی گیند سے کھیلا۔

۱۷۔ تمہاری خادمہ نے مزیدار کھانا پکایا۔

۱۸۔ میرے شاگرد نے سبق یاد کیا۔

۱۹۔ کیا آپ (مذکر) نے اپنا کام مکمل کیا؟

۲۰۔ فاطمہ نے اپنی نئی کتابیں کہاں رکھیں؟

۲۱۔ محنتی طالب علم امتحان میں کامیاب ہوا۔

۲۲۔ عورت نے اپنے میلے کپڑے دھوئے۔

۲۳۔ بڑھئی نے ایک خوبصورت کرسی بنائی۔

۲۴۔ میں نے مشکل الفاظ سمجھے۔

۲۵۔ خدیجہ نے دروازہ کھولا اور کھڑکی بند کردی۔

۲۶۔ زید ہمارے پاس نہیں بیٹھا۔

۲۷۔ آپ (مؤنث) نے اپنی سہیلی کو بہت لمبا خط لکھا۔

۲۸۔ کیا چوکیدار نے دروازے کو تالا لگا دیا؟

۲۹۔ سپاہی بہادری کے ساتھ لڑا۔

۳۰۔ آپ کے ساتھ کون کتب خانے گیا؟

۳۱۔ کیا میں نے آپ کی ڈیسک پر کوئی چیز چھوڑی؟

۳۲۔ کیا آپ مقررہ وقت پر پہنچیں؟

۳۳۔ اللہ تعالی نے انبیاء علیہم السلام کو بھیجا۔

۳۴۔ کیا خالد نے آپ کی نصیحت سنی؟

۳۵۔ مسافر اپنے سفید گھوڑے پر سوار ہوا۔

۳۶۔ میں سایہ دار درخت کے نیچے بیٹھا۔

۳۷۔ کیا آپ کل آئیں تھیں؟

۳۸۔ میں نے باغ سے لال پھول توڑا۔

۳۹۔ اے فاطمہ! آپ نے اپنی سہیلی کو کیا پیش کیا؟

۴۰۔ اللہ تعالی نے نیک مؤمن عورتوں کو جنت میں داخل کیا۔

۴۱۔ زید نے کئی سال عربی پڑھی۔

۴۲۔ طالبہ نے اپنا برقع پہنا اور بس میں سوار ہوئی۔

۴۳۔ شہزادی نے اپنی سست خادماؤں کو ڈانٹا۔

۴۴۔ میں آج یہ خوبصورت فارسی قالین لایا۔

۴۵۔ کیا آپ نے ذوالقرنین کا قصہ سنا؟

۴۶۔ عائشہ نے کھانا پکایا اور مہمانوں کو پیش کیا۔

۴۷۔ میں نے جب[1] صبح اخبار پڑھا (تو) میں پریشان ہوگیا۔

۴۸۔ اے عائشہ! آپ نے اپنے چھوٹے بھائی کو کیوں مارا؟

۴۹۔ کل میں نے ہرے بھرے کھیتوں کی سیر کی۔

۵۰۔ خادمہ نے کپڑے دھوئے اور فرش کو جھاڑ و دیا۔

---

(۱) لَمَّا، عِنْدَمَا

صِيَغُ الْمُثَنّٰى

المثنى المذكر المخاطب	
ذَهَبَ الْوَلَدَانِ. ذَهَبَ: فعل، الْوَلَدَانِ: فاعل	الْوَلَدَانِ ذَهَبَا ذَهَبَ: فعل ألف الاثنين: فاعل
المثنى المؤنث الغائب	
ذَهَبَتِ الْبِنْتَانِ. ذَهَبَ:فعل، ت: علامة التأنيث الْبِنْتَانِ: فاعل	الْبِنْتَانِ ذَهَبَتَا ذَهَبَ: فعل، ت: علامة التأنيث ألف الاثنين: فاعل
المثنى المخاطب (المذكر والمؤنث)	**المثنى المتكلم (المذكر والمؤنث)**
أَنْتُمَا ذَهَبْتُمَا ذَهَبَ: فعل ، ت: فاعل ما: علامة التثنية	نَحْنُ ذَهَبْنَا ذَهَبَ: فعل ، نا: فاعل

شرح وتفصیل:

مثنی غائب کا صیغہ:

فعل اپنے مثنی فاعل سے پہلے مفرد ہی رہے گا، مثلاً "ذَهَبَ الْوَلَدَانِ" "ذَهَبَتِ الْبِنْتَانِ" ۔ البتہ اگر فعل مثنی اسم کے بعد واقع ہو تو اسکے ساتھ تثنیہ کی علامت ألف الاثنين لگا دی جائے گی، مثلاً "الْوَلَدَانِ ذَهَبَا" "الْبِنْتَانِ ذَهَبَتَا"، یہ الف جو کہ ضمائر الرفع البارزة میں سے ہے فعل کے ساتھ بحیثیت فاعل ملحق کیا جاتا ہے[1]۔

مثنی مخاطب کا صیغہ:

مثنی مخاطب کا صیغہ بنانے کے لئے ماضی کے لام کلمہ کو ساکن کر کے اس کے ساتھ "تُمَا[2]" کا اضافہ کر دیا جاتا ہے

(۱) الف الاثنین لگانے سے فعل میں کوئی تبدیلی نہیں آتی اس کا لام کلمہ مفتوح ہی رہتا ہے (ذهبا، ذهبتا) ذَهَبَتَا کی تاء علامۃ التانیث ہے۔

(۲) تُمَا کی تاء مخاطب کی ضمیر ہے اور "ما" مثنی کی علامت ہے۔

مذکر اور مؤنث کا ایک ہی صیغہ ہے۔

مثنی متکلم کا صیغہ:

ماضی کے حرف لام کو ساکن کر کے اس کے آگے "نا" بڑھا دیا جاتا ہے "نَحْنُ ذَهَبْنَا" ۔

التمرين ـ ١

مندرجہ ذیل جملوں میں فعل ماضی کے مفرد غائب کے صیغوں کو مثنی غائب اور مفرد مخاطب کے صیغوں کو مثنی مخاطب میں بدلئے اور اس سے جو دیگر تبدیلیاں آتی ہیں وہ بھی کیجئے:

نموذج: زَيْدٌ وَضَعَ كُتُبَهُ عَلَى الرَّفِّ. هُمَا وَضَعَا كُتُبَهُمَا عَلَى الرَّفِّ.

أَنْتَ وَصَلْتَ إِلَى الْمَدْرَسَةِ فِي الْوَقْتِ الْمُحَدَّدِ. أَنْتُمَا وَصَلْتُمَا إِلَى الْمَدْرَسَةِ فِي الْوَقْتِ الْمُحَدَّدِ.

١ـ أَنْتَ أَكْرَمْتَ ضُيُوْفَكَ. ٢ـ زَيْدٌ اسْتَقْبَلَ صَدِيْقَهُ فِي الْمَطَارِ.

٣ـ أَنْتِ قَابَلْتِ صَدِيْقَاتِكِ فِي الْمَكْتَبَةِ. ٤ـ مَتَى اسْتَيْقَظْتَ الْيَوْمَ؟

٥ـ حَامِدٌ لَبِسَ حِذَاءَهُ وَخَرَجَ مِنَ الْبَيْتِ. ٦ـ أَطَبَخْتِ الطَّعَامَ وَقَدَّمْتِهِ لِلأَطْفَالِ؟

٧ـ أَنَظَّفْتِ غُرْفَتَكِ قَبْلَ الْخُرُوْجِ مِنَ الْبَيْتِ؟ ٨ـ عَائِشَةُ سَاعَدَتْ أُمَّهَا فِي إِعْدَادِ الطَّعَامِ.

٩ـ كَمْ سُوْرَةً حَفِظْتِ مِنَ الْقُرْآنِ الْكَرِيْمِ؟ ١٠ـ فَاطِمَةُ أَخْرَجَتْ كِتَابَهَا مِنَ الدُّرْجِ وَقَرَأَتِ الدَّرْسَ.

١١ـ أَظَلَمْتَ زَيْدًا وَأَخَذْتَ مَالَهُ؟ ١٢ـ أَغَسَلْتِ ثِيَابَكِ وَعَلَّقْتِهَا عَلَى حَبْلِ الْغَسِيْلِ؟

١٣ـ أَذَاكَرْتِ دُرُوْسَكِ الْيَوْمَ؟ ١٤ـ فَاطِمَةُ فَرِحَتْ بِنَتِيْجَةِ الامْتِحَانِ.

١٥ـ أَيْنَ أَجْلَسْتِ صَدِيْقَتَكِ؟ ١٦ـ زَيْدٌ أَخْبَرَ سَلِيْمًا بِنَجَاحِهِ فِي الامْتِحَانِ.

١٧ـ زَيْدٌ أَتْقَنَ عَمَلَهُ. ١٨ـ أَسَلَّمْتَ عَلَى الأُسْتَاذِ الْيَوْمَ؟

١٩ـ خَدِيْجَةُ جَلَسَتْ بِجِوَارِ صَدِيْقَتِهَا. ٢٠ـ مِمَّنْ أَخَذْتَ هٰذِهِ الْكُتُبَ؟

٢١ـ مِنْ أَيْنَ أَحْضَرْتَ هٰذِهِ الْخَضْرَاوَاتِ؟ ٢٢ـ لِمَاذَا تَأَخَّرْتَ الْيَوْمَ؟

٢٣ـ أَعَمِلْتِ بِنَصِيْحَةِ أُمِّكِ؟ ٢٤ـ حَامِدٌ أَكْمَلَ الْوَاجِبَ الْمَنْزِلِيَّ قَبْلَ النَّوْمِ.

٢٥ـ لِمَاذَا تَرَكْتِ كُتُبَكِ عَلَى الْمَكْتَبِ؟ ٢٦ـ عَائِشَةُ وَدَّعَتْ وَالِدَيْهَا وَخَرَجَتْ مِنَ الْبَيْتِ.

٢٧۔ خَالِدٌ اَنْتَقَلَ إِلٰى لَاهُوْرَ بَعْدَ وَفَاةِ أَبِيْهِ. ٢٨۔ عَائِشَةُ جَمَعَتِ الْكُرَّاسَاتِ وَوَضَعَتْهَا عَلٰى مَكْتَبِ الْمُعَلِّمَةِ.

صِيَغُ الْجَمْعِ

الجمع المذكر الغائب	
ذَهَبَ الْمُعَلِّمُوْنَ . ذَهَبَ: فعل ، الْمُعَلِّمُوْنَ: فاعل	اَلْمُعَلِّمُوْنَ ذَهَبُوْا. ذَهَبَ: فعل ، واو الجماعة : فاعل
الجمع المؤنث الغائب	
ذَهَبَتِ الْمُعَلِّمَاتُ. ذَهَبَ:فعل، ت: علامة التأنيث اَلْمُعَلِّمَاتُ: فاعل	المُعَلِّمَاتُ ذَهَبْنَ. ذَهَبَ: فعل نون النسوة: فاعل
الجمع المذكر المخاطب	**الجمع المؤنث المخاطب**
أَنْتُمْ ذَهَبْتُمْ ذَهَبَ: فعل، ت: فاعل ، م: علامة الجمع	أَنْتُنَّ ذَهَبْتُنَّ. ذَهَبَ: فعل، ت:فاعل ، ن: علامة الجمع
الجمع المتكلم (المذكر والمؤنث)	
نَحْنُ ذَهَبْنَا . ذَهَبَ: فعل ، نا: فاعل	

شرح وتفصیل:

جمع مذکر غائب کا صیغہ:

فعل جس طرح مثنی فاعل سے پہلے مفرد ہی رہتا ہے اسی طرح جمع فاعل سے پہلے بھی مفرد ہی رہتا ہے" ذَهَبَ الْمُعَلِّمُوْنَ" " ذَهَبَتِ الْمُعَلِّمَاتُ " ۔اگر فعل جمع مذکر اسم کے بعد واقع ہو تو اسکے ساتھ جمع مذکر کی ضمیر رفع "واو الجماعة" (وا) لگا دی جاتی ہے "اَلْمُعَلِّمُوْنَ ذَهَبُوْا "فعل کے لام کلمہ کو ضمہ دے دیا جاتا ہے اور اس کے بعد الف

زائدہ کا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔

جمع مؤنث کا صیغہ:

اگر فعل جمع مؤنث اسم کے بعد واقع ہو تو اس کے ساتھ جمع مؤنث کی ضمیر الرفع نون النسوۃ (ن) لگا دی جاتی ہے فعل کے لام کلمہ کو ساکن کر دیا جاتا ہے۔ "المُعَلِّمَاتُ ذَهَبْنَ"

جمع مذکر مخاطب کا صیغہ:

جمع مذکر مخاطب کا صیغہ بنانے کے لئے فعل کے لام کلمہ کو ساکن کر کے اس کے ساتھ "تُمْ" کا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ "أَنْتُمْ ذَهَبْتُمْ"

جمع مؤنث مخاطب کا صیغہ:

جمع مؤنث مخاطب کا صیغہ بنانے کے لئے فعل کے لام کو ساکن کر کے اس کے ساتھ "تُنَّ" کا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ "أَنْتُنَّ ذَهَبْتُنَّ"

جمع متکلم کا صیغہ: جمع متکلم کا صیغہ فعل کے لام کلمہ کو ساکن کر کے اس کے ساتھ "نا" لگانے سے بنتا ہے۔ "نَحْنُ ذَهَبْنَا"

جدول الأفعال الماضية

	المذكر الغائب		المؤنث الغائب	
المفرد	ذَهَبَ	وہ ایک مذکر گیا	ذَهَبَتْ	وہ ایک مؤنث گئی
المثنى	ذَهَبَا	وہ دو مذکر گئے	ذَهَبَتَا	وہ دو مؤنث گئیں
الجمع	ذَهَبُوْا	وہ سب مذکر گئے	ذَهَبْنَ	وہ سب مؤنث گئیں
	المذكر المخاطب		**المؤنث المخاطب**	
المفرد	ذَهَبْتَ	آپ ایک مذکر گئے	ذَهَبْتِ	آپ ایک مؤنث گئیں
المثنى	ذَهَبْتُمَا	آپ دو مذکر گئے	ذَهَبْتُمَا	آپ دو مؤنث گئیں
الجمع	ذَهَبْتُمْ	آپ سب مذکر گئے	ذَهَبْتُنَّ	آپ سب مؤنث گئیں

المذكر والمؤنث المتكلم		
المفرد	ذَهَبْتُ	میں (مذکر ومؤنث) گیا
المثنى والجمع	ذَهَبْنَا	ہم دونوں یا سب (مذکر ومؤنث) گئے

التمرین ـ ١

مندرجہ ذیل جملہ پر غور کیجئے:

نموذج: خَرَجَ الطُّلَّابُ مِنَ الْمَدْرَسَةِ وَرَكِبُوْا فِي الْحَافِلَةِ.

توضیح: خَرَجَ اپنے جمع فاعل سے پہلے مفرد واقع ہوا ہے (خَرَجُوا الطُّلَّابُ قاعدہ کی رو سے غلط ہے) جبکہ رَكِبُوْا جمع مذکر اسم کے بعد واقع ہونے کی وجہ سے جمع مذکر کے صیغے میں آیا ہے اس کا فاعل واو الجماعة ہے اس قاعدہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے مندرجہ ذیل جملوں میں خالی جگہوں کو قوس میں دیئے ہوئے افعال کے مناسب صیغوں سے پر کیجئے:

١ ـ دَخَلَ الطُّلَّابُ فِي الْفَصْلِ وَ.........عَلَى الأُسْتَاذِ. (سَلَّمَ)

٢ ـ جَاءَ الضُّيُوْفُ وَ.........عَلَى الْمَائِدَةِ. (جَلَسَ)

٣ ـ دَخَلَ عَلَى الأَمِيْرِ رِجَالٌ وَ......... بَيْنَ يَدَيْهِ. (وَقَفَ)

٤ ـ أَخَذَتِ الْبَنَاتُ الْكُتُبَ وَ......... هَا فِي شُنَطِهِنَّ. (وَضَعَ)

٥ ـ تَنَاوَلَ الضُّيُوْفُ الْفُطُوْرَ وَ......... الشَّايَ. (شَرِبَ)

٦ ـ خَرَجَتِ الطَّالِبَاتُ مِنَ الْمَدْرَسَةِ وَ......... فِي الْحَافِلَةِ. (رَكِبَ)

٧ ـ تَعِبَ الْعُمَّالُ وَ......... الْعَمَلَ. (تَرَكَ)

٨ ـ أَخَذَ الأَطْفَالُ الْحَلَوِيَّاتِ وَ.........الثَّمَنَ إِلَى صَاحِبِ الدُّكَّانِ. (دَفَعَ)

٩ ـ جَاهَدَ الْمُؤْمِنُوْنَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ.........وَ......... . (صَابَرَ، رَابَطَ)

١٠ ـ شَرَحَ الْمُعَلِّمُوْنَ الدُّرُوْسَ وَ.........الْكَلِمَاتِ الصَّعْبَةَ عَلَى السَّبُّوْرَةِ. (كَتَبَ)

١١ ـ أَبْصَرَ رِجَالُ الشُّرْطَةِ لِصًّا فَـ..............هُ. (تبع)

١٢ ـ أَهْمَلَ التَّلَامِيْذُ دُرُوْسَهُمْ فَـ............ (رَسَبَ)

١٣ ـ جَاءَتْ صَدِيْقَتَايَ وَ............طَوِيْلًا. (مَكَثَ)

١٤ ـ كَذَّبَ الْكُفَّارُ رَسُوْلَ رَبِّهِمْ وَ..............هُ. (عَذَّبَ)

١٥ ـ غَسَلَتِ الْخَادِمَاتُ الأَوَانِيَ وَ............هَا عَلَى رُفُوْفِ الْمَطْبَخِ. (رَتَّبَ)

١٦ ـ تَشَاجَرَ الصَّدِيْقَانِ وَ............ (افترَقَ)

١٧ ـ قَاتَلَ الْجُنُوْدُ بِشُجَاعَةٍ فَـ............فِي الْمَعْرِكَةِ. (انْتَصَرَ)

١٨ ـ وَبَّخَتِ الْمُعَلِّمَاتُ أَوْلَادَهُنَّ وَ............هُمْ. (ضَرَبَ)

١٩ ـ جَمَعَ الْبُخَلَاءُ الْمَالَ وَ..............هُ. (عَدَّدَ)

٢٠ ـ نَظَّفَتِ الْبَنَاتُ الْغُرَفَ وَ............أَرْضَ الْبَيْتِ. (كَنَسَ)

التمرين ـ ۲

مندرجہ ذیل جملوں میں سرخ اسماء سب فاعل ہیں ہر فاعل کو پہلے مثنی اور پھر جمع مذکر یا مؤنث بنائیے:

نموذج: سَجَدَ الْمُؤْمِنُ لِرَبِّهِ وَشَكَرَ.

سَجَدَ الْمُؤْمِنَانِ لِرَبِّهِمَا وَشَكَرَاهُ.

سَجَدَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِرَبِّهِمْ وَشَكَرُوْهُ.

١ ـ نَدِمَ الْمُجْرِمُ عَلَى فِعْلَتِهِ وَتَأَسَّفَ.

٢ ـ أَكَلَ الْمُسَافِرُ وَشَبِعَ.

٣ ـ فَتَحَ الطَّالِبُ الْكِتَابَ وَقَرَأَ الدَّرْسَ.

٤ ـ كَتَبَ الْوَلَدُ إِلَى أُمِّهِ وَأَخْبَرَهَا بِنَجَاحِهِ فِي الامْتِحَانِ.

٥ ـ فَهِمَتِ الطَّالِبَةُ الدَّرْسَ وَكَتَبَتْهُ فِي كُرَّاسَتِهَا.

٦ ـ غَضِبَ الْوَالِدُ عَلَى ابْنِهِ وَضَرَبَهُ.

٧ ـ قَرَأَ الطِّفْلُ السُّوْرَةَ وَحَفِظَهَا.

٨ ـ اسْتَيْقَظَتِ الْبِنْتُ وَأَعَدَّتِ الْفُطُوْرَ لِإِخْوَتِهَا.

٩ ـ أَشْفَقَ الْغَنِيُّ عَلَى الْفَقِيْرِ وَسَاعَدَهُ.

١٠ ـ سَقَطَتِ الطِّفْلَةُ عَلَى الأَرْضِ وَجَرَحَتْ رِجْلَهَا.

١١ ـ سَمِعَ الْوَلَدُ بِعَوْدَةِ أَبِيْهِ فَفَرِحَ.

١٢ ـ فَحَصَ الطَّبِيْبُ الْمَرِيْضَ وَنَصَحَهُ بِالرَّاحَةِ.

۱۳۔ وَدَّعَ سَلِيْمٌ صَدِيْقَهُ وَلَوَّحَ لَهُ بِيَدِهِ. ١٤۔ أَتْقَنَ الصَّانِعُ عَمَلَهُ فَكَسَبَ ثِقَةَ النَّاسِ.

١٥۔ غَرَسَ الْبُسْتَانِيُّ شُجَيْرَاتٍ فَتَعَهَّدَهَا. ١٦۔ اسْتَيْقَظَ الْمُؤَذِّنُ وَتَوَضَّأَ.

١٧۔ فَكَّرَ التِّلْمِيْذُ فِي الْمَسْأَلَةِ وَحَلَّهَا. ١٨۔ قَشَّرَتْ فَاطِمَةُ الْبَطَاطِسَ وَوَضَعَتْهُ فِي الْقِدْرِ.

١٩۔ اجْتَهَدَتِ الْفَتَاةُ فِي الدِّرَاسَةِ فَنَجَحَتْ فِي الامْتِحَانِ.

التمرين ۔ ۳

مندرجہ ذیل عبارت میں زَيْدٌ کے بجائے پہلے عَائِشَةُ پھر أَنْتَ، أَنْتِ، أَنْتُمَا، أَنْتُمْ، أَنْتُنَّ، أَنَا اور نَحْنُ لگا کر عبارت کو بار بار لکھئے اور جو فعل کے صیغوں اور ضمائر میں تبدیلیاں لازم آتی ہیں وہ بھی کرتے چلے جایئے:

سَافَرَ زَيْدٌ إِلَى مِصْرَ وَالْتَحَقَ بِجَامِعَةِ الأَزْهَرِ حَيْثُ تَعَلَّمَ اللُّغَةَ الْعَرَبِيَّةَ وَدَرَسَ الْعُلُوْمَ الدِّيْنِيَّةَ أَكْمَلَ زَيْدٌ دِرَاسَتَهُ فِي سَنَتَيْنِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى بَلَدِهِ وَدَرَّسَ فِيْ مَدْرَسَةٍ دِيْنِيَّةٍ.

التمرين ۔ ٤

مندرجہ ذیل عبارت میں زَيْدٌ کے بجائے الْوَلَدَانِ پھر الأَوْلَادُ اور اس کے بعد أَنَا لگا کر عبارت کو بار بار لکھئے اور جو فعل کے صیغوں اور ضمائر میں تبدیلیاں لازم آتی ہیں وہ بھی کرتے چلے جایئے:

اسْتَيْقَظَ زَيْدٌ فِي الصَّبَاحِ الْبَاكِرِ فَتَوَضَّأَ وَذَهَبَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَبَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الصَّلَاةِ رَجَعَ إِلَى بَيْتِهِ وَقَرَأَ جُزْئَيْنِ مِنَ الْقُرْآنِ الْكَرِيْمِ ثُمَّ تَنَاوَلَ الْفُطُوْرَ وَغَيَّرَ مَلَابِسَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ أَخَذَ شَنْطَتَهُ وَخَرَجَ إِلَى الشَّارِعِ فَرَكِبَ حَافِلَةَ الْمَدْرَسَةِ.

التمرين ۔ ٥

مندرجہ ذیل عبارت میں عَائِشَةُ کے بجائے الْبَنَاتُ پھر أَنْتُنَّ، أَنَا، نَحْنُ لگا کر عبارت کو بار بار لکھئے اور جو فعل کے صیغوں اور ضمائر میں تبدیلیاں لازم آتی ہیں وہ بھی کرتے چلے جایئے:

دَخَلَتْ عَائِشَةُ فِيْ حُجْرَةِ الدَّرْسِ وَجَلَسَتْ فِيْ مَكَانِهَا بِهُدُوْءٍ وَلَمَّا حَضَرَتِ الْمُعَلِّمَةُ سَلَّمَتْ عَلَيْهَا عَائِشَةُ بِأَدَبٍ جَمٍّ وَاسْتَمَعَتْ إِلَى الْمُحَاضَرَةِ.

التمرين ـ ٦

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجئے:

۱۔ میں نے اپنی کتاب احمد کے پاس پائی۔

۲۔ اللہ تعالی نے انبیاء علیہم السلام کو ان کی قوموں کی طرف بھیجا۔

۳۔ خالد نے اپنے مصری دوست کو ایک لمبا خط لکھا۔

۴۔ آپ دونوں نے اللہ تعالی کی نعمتوں کا شکریہ ادا کیا۔

۵۔ مؤمن عورتوں نے مصائب پر صبر کیا۔

۶۔ طالبات بس میں سوار ہوئیں اور مقررہ وقت پر مدرسے پہنچیں۔

۷۔ چوروں نے گھر کا اثاثہ برباد کر دیا۔

۸۔ میں نے اپنی چھوٹی بہن سے پوچھا کیا تم نے میری کاپی پھاڑ دی ہے؟

۹۔ آپ سب کیا کل سیر کے لئے نکلے؟

۱۰۔ خوبصورت شہزادی نے محل کے باغ سے ایک لال گلاب کا پھول توڑا۔

۱۱۔ مسافر اپنے وطن لوٹے۔

۱۲۔ میں نے زید اور سلیم سے پوچھا کیا تم دونوں امتحان میں کامیاب ہو؟

۱۳۔ خادمات بازار گئیں اور سبزیاں لے کر آئیں۔

۱۴۔ اللہ تعالی نے فاسقوں سے کہا: تم سب نے اپنے حصے سے فائدہ اٹھایا۔

۱۵۔ کیا آپ نے اپنی بہن کا راز چھپایا؟

۱۶۔ ہم نے مصری بہنوں سے پوچھا آپ کراچی کب پہنچیں؟

۱۷۔ لڑکیوں نے کھانا پکایا اور مہمانوں کو پیش کیا۔

۱۸۔ کیا آپ سب (مؤنث) نے اپنی کتابیں تلاش کیں؟

۱۹۔ کیا عائشہ نے عربی سیکھنے کی خواہش کی؟

۲۰۔ دوکاندار نے شیلف پر بہت سی خوبصورت گھڑیاں رکھیں۔

۲۱۔ کیا آپ سب کو سبق سمجھ آ گیا؟

۲۲۔ چھوٹے بچے تھک گئے اور سایہ دار درخت کے نیچے بیٹھ گئے۔

۲۳۔ ان مردوں نے کفر پر اصرار کیا۔

۲۴۔ غیر ملکی طلبہ نے عربی زبان سیکھی اور پھر اپنے وطنوں کو لوٹ گئے۔

۲۵۔ اے عائشہ! آپ مصر کتنے سال رہیں؟

۲۶۔ وہ دونوں مدرسے پہنچیں اور درسگاہ میں داخل ہوئیں۔

۲۷۔ تم سب نے اپنے آپ کو ہلاک کیا۔

۲۸۔ اے عائشہ! کیا آپ کل تقریب میں زینب کی خالہ سے ملیں؟

۲۹۔ کیا ان سب نے اپنی قسمیں توڑ دیں؟

۳۰۔ کافروں نے اللہ تعالی کی آیات کا انکار کیا اور رسولوں کی تکذیب کی۔

۳۱۔ لڑکیوں نے کچے پھل کھائے اور بیمار ہو گئیں۔

۳۲۔ انھوں نے بڑوں کو قتل کیا اور چھوٹوں کو چھوڑ دیا۔

۳۳۔ تم سب نے برائیاں کمائیں۔

۳۴۔ ہم نے مہمانوں کو گھر کے صحن میں بٹھایا اور ان کا اکرام کیا۔

۳۵۔ حاکم نے چور کا ہاتھ کاٹا۔

۳۶۔ کافر دنیا کی زندگی سے خوش اور اس پر مطمئن ہو گئے۔

۳۷۔ آپ سب نے آج کیا کیا؟

۳۸۔ اساتذہ نے طلبہ کی کاپیاں جمع کیں اور ان کو اپنے ساتھ لے گئے۔

۳۹۔ ہم نے سعودی بھائیوں کا خیر مقدم کیا۔

۴۰۔ معلمات مدرسے پہنچیں اور طالبات کو مدرسے کے ہال میں دیکھا[1]۔

۴۱۔ کیا تم سب نے دوست کی غلطی کو معاف کیا؟

۴۲۔ گاؤں کے درزی شہر سے سلائی کی مشینیں لے کر آئے۔

۴۳۔ اللہ تعالی نے کافروں کے اعمال حبط کئے۔

۴۴۔ عورتوں نے اپنے برقعے پہنے اور بس اسٹاپ کا رخ کیا۔

۴۵۔ ان سب نے میری نصیحت سنی اور اس پر عمل کیا۔

۴۶۔ ان افسروں نے ملک کے لئے بہت سی خدمات انجام دیں[2]

۴۷۔ میں نے دونوں بہنوں کی پڑھائی میں مدد کی۔

۴۸۔ میں نے خالد سے پوچھا کیا تم نے پاسپورٹ حاصل کر لیا؟

۴۹۔ اے زید! کیا آپ نے اپنے بیٹے کو نکلنے سے روکا؟

۵۰۔ استاد نے طلبہ سے پوچھا: کیا آپ سب نے سبق سمجھا اور اسے اپنی کاپیوں میں لکھا؟

مَبْحَثٌ فِي الْمَفْعُوْلِ بِهِ

۱۔ اس سبق کی تمرینات حل کرنے کے بعد آپ کو معلوم ہوا کہ مفعول بہ اگر ضمیر ہو تو یہ ضمیر فعل کے ساتھ متصل آتی ہے جیسے: "ضَرَبَكَ زَيْدٌ" فاعل اگر اسمِ ظاہر ہو (زید) تو وہ فعل اور مفعول بہ کے بعد آئے گا جیسا کہ سابقہ مثال سے واضح ہے اور اگر ضمیر رفع بارز ہے تو مفعول بہ کی ضمیر سے پہلے فعل کے ساتھ متصل آئے گا جیسے "سَاعَدْتُهُ، رأيْتُهُ"۔

۲۔ جب مفعول بہ یاء المتکلّم ہو تو اس کے اور فعل کے درمیان ایک نون لانا ضروری ہے یہ نون "نون الوقاية" کہلاتا ہے یعنی (بچاؤ کا نون) کیونکہ یہ فعل کو بسبب یاء مجرور ہونے سے بچاتا ہے جر اسماء کی خصوصیت ہے فعل کبھی مجرور نہیں ہوتا

مثلاً: فَحَصَنِي الطَّبِيْبُ (فَحَصَ : فعل، نون : نون الوقاية ، ياء المتكلم : مفعول به ، الطَّبِيْبُ: فاعل)

۳۔ أَنْتُمْ کے صیغے کے ساتھ جب کسی ضمیر کو بحیثیت مفعول بہ لاتے ہیں تو تُمْ کے میم کے بعد ایک واو کا اضافہ کر دیتے ہیں

ضَرَبْتُمُوْنِيْ: تم نے مجھے مارا، شَاهَدْتُمُوْهُ: تم نے اسے دیکھا۔

مذکورہ بالا قاعدے کو ذہن میں رکھتے ہوئے مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجئے:

۱۔ زید نے مجھ پر ظلم کیا۔

۲۔ کیا کسی[3] نے آپ کی مدد کی؟

۳۔ آپ سب نے میرا استقبال کیا۔

۴۔ آپ سب نے ہمارا اکرام کیا۔

(۱) وَجَدَ (۲) قَدَّمَ (۳) أَحَدٌ

۵۔ عائشہ نے میری خدمت کی۔
۶۔ کیا آپ سب نے مجھ سے زید کے بارے میں پوچھا؟
۷۔ دونوں بچوں نے مجھے ستایا۔
۸۔ کیا آپ سب نے ان کی نصرت کی؟
۹۔ خدیجہ مجھے کتب خانے میں ملی۔
۱۰۔ کیا آپ سب نے ان سب سے ٹیلیفون کے ذریعے بات کی؟
۱۱۔ ان کتابوں نے مجھے بہت نفع پہنچایا۔
۱۲۔ آپ سب نے اسے نہیں سنا۔
۱۳۔ میری والدہ نے مجھے جانے سے روکا۔
۱۴۔ تم سب نے اسے ناپسند کیا۔
۱۵۔ ان لوگوں نے مجھے جھٹلایا ہے۔
۱۶۔ کیا آپ نے قرآن کھولا اور اسے پڑھا؟
۱۷۔ والدین نے ہمیں گھر میں چھوڑ دیا اور نکل گئے۔
۱۸۔ میری والدہ مجھے میری نانی کے گھر لے گئیں۔
۱۹۔ کیا آپ سب نے اسے بلا سبب[1] مارا؟
۲۰۔ یہ کتابیں کہاں کی ہیں، کیا آپ سب انہیں بڑے کتب خانے سے لائے ہیں؟

التمرين - ۷

مندرجہ ذیل افعال ماضیہ سے قوس میں دیئے ہوئے صیغے بنایئے اور پھر انہیں جملوں میں استعمال کیجئے: (جملے خود بنایئے تمرینات سے نقل نہ کیجئے)

١ - اسْتَيْقَظَ	(مفرد مذكر غائب)	٢ - الْتَحَقَ بِـ	(مفرد متكلم)
٣ - رَغِبَ فِي	(مفرد مؤنث غائب)	٤ - تَعَلَّمَ	(جمع مذكر غائب)
٥ - تَكَلَّمَ مَعَ	(جمع متكلم)	٦ - طَبَخَ	(جمع مؤنث غائب)
٧ - غَسَلَ	(مفرد متكلم)	٨ - نَظَّفَ	(مفرد مذكر مخاطب)
٩ - أَخَذَ	(مثنى مخاطب)	١٠ - أَحْضَرَ	(جمع مذكر مخاطب)
١١ - رَتَّبَ	(جمع مؤنث مخاطب)	١٢ - أَغْلَقَ	(مفرد مؤنث غائب)
١٣ - أَتْلَفَ	(مثنى مذكر غائب)	١٤ - عَلَّقَ	(مفرد مؤنث مخاطب)
١٥ - رَحَّبَ بِـ	(جمع مذكر مخاطب)	١٦ - وَدَّعَ	(مفرد متكلم)
١٧ - تَنَاوَلَ	(جمع متكلم)	١٨ - قَدَّمَ	(مفرد مذكر غائب)

(۱) بِلَا سَبَبٍ

۱۹۔ قَابَلَ (جمع مؤنث غائب) ۲۰۔ تَشَاجَرَ مَعَ (مفرد مؤنث غائب)[1]

التمرین ۔۸

مندرجہ ذیل آیات کریمہ میں سے افعال ماضیہ نکالئے اور فاعل اور مفعول بہ (اگر ہوتو) اسکی تعیین کیجئے:

۱۔ وَجَآءَ إِخْوَةُ يُوْسُفَ فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ. ۲۔ عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ.

۳۔ ظَلَمْتُمْ أَنْفُسَكُمْ. ٤۔ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ.

٥۔ أَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا. ٦۔ أَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا أَبَابِيْلَ.

٧۔ فَشَرِبُوْا مِنْهُ إِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ. ٨۔ اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ.

٩۔ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ. ١٠۔ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِيْ ظُلُمَاتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ.

١١۔ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَأَخَّرَتْ. ١٢۔ لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ.

١٣۔ إِنَّآ أَنْزَلْنَاهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ. ١٤۔ اَلَّذِيْ أَخْرَجَ الْمَرْعٰى فَجَعَلَهُ غُثَآءً أَحْوٰى.

١٥۔ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ. ١٦۔ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَّسَطًا.

١٧۔ وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ. ١٨۔ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوْءٍ.

١٩۔ وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيَانِ. ٢٠۔ وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا.

٢١۔ تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ. ٢٢۔ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ.

نئے افعال

عربي	اردو	عربي	اردو
سَاعَدَ	مدد کی	سقَطَ	گرا
سَمِعَ	سنا	شَبِعَ	سیر ہوکر کھایا، (سیر ہوا)
شَرِبَ	پیا	شَرَحَ	سمجھایا، شرح کی
شَعَرَ (بِـ)	محسوس کیا	صَابَرَ، رَابَطَ	کسی کام پر جما، ثابت قدم رہا

(۱) استاد کو چاہیے کہ طلبہ کو تمرینات میں استعمال شدہ افعال کے علاوہ اور بھی افعال جملے بنانے کے لئے دیں۔

عربي	اردو	عربي	اردو
طَبَخَ	کھانا پکایا	ظَلَمَ	ظلم کیا
عَدَّدَ	شمار کیا، گنا	عَذَّبَ	عذاب دیا
عَلَّقَ	لٹکانا	عَمِلَ	عمل کیا، کام کیا
غَرَسَ	بویا، درخت لگایا	غَسَلَ	دھویا
غَضِبَ (عَلٰی)	غصہ ہوا	غَيَّرَ	تبدیل کیا
فَتَحَ	کھولا	فَحَصَ	معائنہ کیا (چیک اپ کیا)
فَرِحَ (بِـ)	خوش ہوا	فَهِمَ	سمجھا
قَابَلَ	ملاقات کی	قَدَّمَ (الشَّيْءَ لِشَخْصٍ)	پیش کیا
قَرَأَ	پڑھا	قَشَّرَ	چھیلا
قَطَفَ	توڑا (پھول توڑنا)	كَذَّبَ	جھٹلایا
كَسَبَ	کمایا	كَسَرَ	توڑا
لَعِبَ	کھیلا	لَوَّحَ	دور سے اشارہ کیا
مَزَّقَ	پھاڑا	مَكَثَ	ٹھہرا، رہا
نَدِمَ	شرمندہ ہوا	نَزَلَ	اترا
نَظَّفَ	صاف (صفائی) کیا	وَجَدَ	پایا
وَدَّعَ	الوداع کہا، رخصت کیا	وَضَعَ	رکھا
وَقَفَ	کھڑا ہوا، رکا		

اردو	عربي	اردو	عربي
اصرار کیا	أَصَرَّ عَلٰی	انکار کیا	أَنْكَرَ، كَفَرَ بِـ
برباد کیا	أَتْلَفَ	بھیجا	أَرْسَلَ

اردو	عربي	اردو	عربي
بیدار ہوا، اٹھا	اسْتَيْقَظَ	بیمار ہوا	مَرِضَ
پریشان ہوا	حَزِنَ	پہنا	لَبِسَ
تالا لگایا	قَفَلَ	تکذیب کی	كَذَّبَ بِـ
چھپایا	كَتَمَ	حاصل کیا	حَصَلَ عَلَى
ضائع کیا	أَحْبَطَ	خدمت کی	خَدَمَ
خیر مقدم کیا	رَحَّبَ بِـ	آیا	حَضَرَ، جَاءَ
کسی چیز کی خواہش کی	رَغِبَ فِي	کوئی چیز بنائی	عَمِلَ
کیا	فَعَلَ	لایا	أَحْضَرَ ، جَاءَ بِـ
لڑا	قَاتَلَ	مدد کی	نَصَرَ ، سَاعَدَ
مطمئن ہوگیا	إِطْمَأَنَّ بِـ	معاف کیا	صَفَحَ عَنْ شَخْصٍ
ناپسند کیا	كَرِهَ	فائدہ پہنچایا	نَفَعَ
ہلاک کیا	أَهْلَكَ	یاد کیا	حَفِظَ

نئے الفاظ

عربي	اردو	عربي	اردو
الْفُطُوْرُ	ناشتہ	الْوَقْتُ الْمُحَدَّدُ	مقرر وقت
الْوَاجِبُ الْمَنْزِلِيُّ	گھر کا کام	إِعْدَادٌ	تیاری
بِأَدَبٍ جَمٍّ	غایت ادب کے ساتھ	بِهُدُوْءٍ	آرام سے
بَطَاطِسُ	آلو	بَيْنَ يَدَيْهِ	اسکے سامنے
تَنْظِيْفٌ	صفائی کرنا	ثِقَةٌ	اعتماد

عربي	اردو	عربي	اردو
جُزْءٌ ج : أَجْزَاءُ	پاره	حَبْلُ الْغَسِيْلِ	کپڑوں کی رسی
حَلَوِيَّاتٌ	مٹھائی	رَاحَةٌ ج س	آرام
رُمَّانٌ	انار	شَايٌ	چائے
شُجَيْرَةٌ ج س	چھوٹا درخت	صُدَاعٌ	سر کا درد
عَوْدَةٌ	لوٹنا	فُرْشَاةٌ	برش
قَدِيْمٌ	پرانا	لِصٌّ ج : لُصُوْصٌ	چور
مَعْرَكَةٌ ج : مَعَارِكُ	میدان جنگ، جنگ	آنِيَةٌ ج : أوانِيْ	برتن

اردو	عربي	اردو	عربي
بس اسٹاپ	مَوْقِفُ السَّيَّارَاتِ	پاسپورٹ	جَوَازُ السَّفَرِ
تقریب	حَفْلَةٌ ج س	جانا	ذَهَابٌ
حصہ	خَلَاقٌ	خدمات	خَدَمَاتٌ
دنیا کی زندگی	حَيَاةُ الدُّنْيَا	سپاہی	جُنْدِيٌّ
سلائی کی مشینیں	مَاكِيْنَاتُ الْخَيَّاطَةِ	شریر	شَقِيٌّ
صبح سویرے	الصَّبَاحُ الْبَاكِرُ	غلطی	هَفْوَةٌ ج: هَفَوَاتٌ
غیر ملکی	أَجْنَبِيٌّ ج أَجَانِبُ	کچا	فِجٌّ
کل	بِالْأَمْسِ ، أَمْسِ	کوئی چیز	شَيْءٌ ج : أَشْيَاءٌ
آج	اَلْيَوْمَ	کئی سال	عِدَّةُ سَنَوَاتٍ، سَنَوَاتٍ عَدِيْدَةٍ

الدرس الثامن عشر

ظَرْفُ الزَّمَانِ وَظَرْفُ الْمَكَانِ[1]

(الف) ظَرْفُ الزَّمَانِ

الأمثلة :

١ ـ تَنَزَّهْتُ فِي الْبُسْتَانِ صَبَاحًا. أو فِي الصَّبَاحِ.

٢ ـ غَادَرْتُ الْمَدْرَسَةَ ظُهْرًا. أو بِالظُّهْرِ.

٣ ـ شَرِبْنَا الشَّايَ مَسَاءً. أو بِالْمَسَاءِ.

٤ ـ قَابَلْتُ زَيْدًا فِي الْمَكْتَبَةِ أَمْسِ. أو بِالأَمْسِ.

٥ ـ مَكَثْتُ بِمِصْرَ سَنَتَيْنِ.

٦ ـ ذَهَبْنَا لِزِيَارَةِ الأَقَارِبِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

٧ ـ الْجَوُّ الْيَوْمَ بَارِدٌ.

٨ ـ أَنَا مُسَافِرٌ إِلَى لَاهُوْرَ غَدًا.

٩ ـ جَلَسْتُ مَعَ صَدِيْقِي لَحْظَةً.

١٠ ـ رَجَعَ الْحَاجُّ مِنْ مَكَّةَ لَيْلَةَ الْخَمِيْسِ.

١١ ـ نَضِجَ الْعِنَبُ صَيْفًا.

١٢ ـ تَسَاقَطَتِ الثُّلُوْجُ شِتَاءً.

١٣ ـ قَدَّمْتُ الامْتِحَانَ قَبْلَ رَمَضَانَ.

١٤ ـ سَلِيْمٌ عَائِدٌ مِّنْ مِصْرَ بَعْدَ الْعِيْدِ بِيَوْمَيْنِ.

شرح وتفصیل :

مذکورہ بالا مثالیں ظروف زمان پر مشتمل ہیں۔ظرف زمان اس منصوب اسم کو کہتے ہیں جو فعل کے زمانہ وقوع پر دلالت کرے۔

ظرف زمان بعض اوقات (بِـ) یا (فِي) کے ساتھ مجرور بھی واقع ہوتا ہے: فِي الصَّبَاحِ، بِالْمَسَاءِ، بِالظُّهْرِ.

اور کبھی کبھی مضاف بھی آتا ہے: لَيْلَةَ الْخَمِيْسِ، يَوْمَ الْجُمُعَةِ، قَبْلَ رَمَضَانَ، بَعْدَ الْعِيْدِ.

عربی میں ہفتہ کے دنوں کے نام اضافت کی ترکیب میں آتے ہیں،ظرف زمان واقع ہونے کی حالت میں منصوب ہونگے:

يَوْمَ السَّبْتِ (ہفتہ) يَوْمَ الأَحَدِ، يَوْمَ الإِثْنَيْنِ، يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ، يَوْمَ الأَرْبِعَاءِ، يَوْمَ الْخَمِيْسِ، يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

ظرف زمان اگر معین وقت پر دلالت کرے تو عام طور پر معرف باللّام اور منصوب واقع ہوتا ہے:

(۱) ظرف زمان اور ظرف مکان کو مفعول فیہ بھی کہا جاتا ہے، کیونکہ یہ اس وقت یا جگہ پر دلالت کرتے ہیں جس میں فعل واقع ہو۔

ذَهَبْتُ يَوْمًا إِلَى شَاطِئِ الْبَحْرِ.[1] (میں ایک دن ساحل سمندر پر گیا)

ذَهَبْتُ الْيَوْمَ إِلَى بَيْتِ صَدِيْقِيْ. (میں آج اپنے دوست کے گھر گیا)

سَافَرْتُ لَيْلًا. (میں نے رات کے وقت سفر کیا)

عَادَ وَالِدِيْ اللَّيْلَةَ الْمَاضِيَةَ. (میرے والد گزشتہ رات لوٹے)

بعض ظروف زمان مبنی بھی ہوتے ہیں جیسے أَمْسِ کسرہ پر مبنی ہے البتہ بِالأَمْسِ معرب ہے اور بِـ کے ساتھ مجرور ہے۔

بعض ظروف زمان مرکب اور فتحہ پر مبنی ہوتے ہیں جیسے:

اِجْتَهَدْتُ لَيْلَ نَهَارَ. (میں نے رات دن محنت کی)

حَمِدْتُ اللّٰهَ صَبَاحَ مَسَاءَ. (میں نے صبح شام اللہ کی حمد وثنا کی)

(ب) ظُرُوْفُ الْمَكَانِ

الأمثلة:

١ـ رَأَيْتُ عُشَّ الْغُرَابِ فَوْقَ الشَّجَرَةِ.

٢ـ جَلَسَتِ الْهِرَّةُ تَحْتَ الطَّاوِلَةِ.

٣ـ قَامَ الْمُصَلُّوْنَ خَلْفَ الإِمَامِ.

٤ـ جَلَسَ التَّلَامِيْذُ أَمَامَ الأُسْتَاذِ.

٥ـ جَلَسْتُ عِنْدَ الْمُدِيْرِ سَاعَةً.

٦ـ خَرَجْتَ مَعَ الأَصْدِقَاءِ لِلنُّزْهَةِ.

٧ـ قَامَ زَيْدٌ بَيْنَ خَالِدٍ وَسَلِيْمٍ.

٨ـ اِلْتَفَتَ زَيْدٌ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا[2] ثُمَّ عَبَرَ الشَّارِعَ.

٩ـ سِرْتُ الْيَوْمَ مِيْلًا.[3]

شرح وتفصیل:

مندرجہ بالا جملے ظروف المكان پر مشتمل ہیں۔ظرف مکان اس منصوب اسم کو کہتے ہیں جو فعل کے واقع ہونے کی جگہ پر دلالت کرے۔ یہ نکرہ اور منصوب بھی واقع ہوتا ہے جیسا کہ "سِرْتُ الْيَوْمَ مِيْلًا" سے واضح ہے، یہ اس وقت ہے جب کہ جگہ غیر متعین ہو، "يَمِيْنًا وَ شِمَالًا" کو بھی اسی پر قیاس کیجئے۔

(۱) یومًا کے بجائے یہاں "ذاتَ یومٍ" بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

(۲) دائیں جانب اور بائیں جانب کے لئے ذاتَ الْيَمِيْنِ اور ذاتَ الشِّمالِ بھی استعمال ہوتا ہے۔اس سبق کے آخر میں قرآنی امثلہ دیکھیے۔

(۳) میل کا اطلاق اگرچہ ایک معین فاصلہ پر ہوتا ہے، لیکن یہ متعین نہیں کہ کس مخصوص جگہ پر دلالت کر رہا ہے۔

ظرف مکان عام طور پر مضاف اور منصوب واقع ہوتا ہے، لیکن کبھی کبھی حرف جر کے ساتھ مجرور بھی ہوجاتا ہے:

لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ. (ان کے لئے ان کے اوپر سے آگ کے سائبان ہونگے اور ان کے نیچے سے بھی)

خَرَجَ الْمَاءُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِي. (پانی میری انگلیوں کے درمیان سے نکل گیا)

جِئْتُ مِنْ عِنْدِ خَيْرِ النَّاسِ. (میں بہترین انسان کے پاس سے آیا ہوں)

قاعدہ نمبر ۲۴:

۱۔ ظرف زمان وہ منصوب اسم ہے جو فعل کے زمانہ وقوع پر دلالت کرتا ہے۔

۲۔ ظرف مکان وہ منصوب اسم ہے جو فعل کے واقع ہونے کی جگہ پر دلالت کرتا ہے۔

۳۔ ظرف زمان اور ظرف مکان بعض اوقات حروف جارّہ کے ساتھ مجرور بھی واقع ہوتے ہیں۔

التمرين - ۱

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجئے:

۱۔ سلیم زید کے پیچھے بیٹھا۔

۲۔ کیا اس وقت[۱] آپ کے ساتھ کوئی ہے؟

۳۔ عائشہ کل بازار جائے گی۔

۴۔ طالب علم مدیر کے سامنے[۲] کھڑا ہوا ہے۔

۵۔ امتحان دو ہفتے جاری رہا[۳]۔

۶۔ ہاں میرے ساتھ میری چھوٹی بہن ہے۔

۷۔ باغ کے گرد ایک باڑ ہے۔

۸۔ میں نے فجر کے وقت قرآن پاک پڑھا۔

۹۔ کیا آپ کے نیچے کچھ ہے؟

۱۰۔ رات کے وقت کائنات پر اندھیرا چھا گیا۔

۱۱۔ میں نے ایک گھنٹہ انتظار کیا۔

۱۲۔ وہ اپنے دوست کے پاس ایک مہینہ رہا۔

۱۳۔ ستارے رات کو طلوع ہوئے۔

۱۴۔ میں نے دو منٹ انتظار کیا پھر میں چلا گیا۔

۱۵۔ رات کے وقت ٹھنڈ زیادہ ہوگئی۔

۱۶۔ ہمارے مہمان عصر کے وقت روانہ ہوئے۔

۱۷۔ میں نے کئی مرتبہ دروازہ کھٹکھٹایا[۴]۔

۱۸۔ ہم تقریب سے عشاء کی نماز کے بعد لوٹے۔

(۱) الآنَ (۲) بَيْنَ يَدَيْ. (۳) اِسْتَمَرَّ. (٤) طَرَقَ.

۱۹۔ سردیوں میں مچھر زیادہ [1] ہوگئے۔ ۲۰۔ کیا آپ نے ایک سال عربی پڑھی یا دو سال؟

۲۱۔ شیطان لڑکا گھر کی چھت پر ہے۔ ۲۲۔ ہم نے ایک طویل مدت تک دینی علوم پڑھے۔

۲۳۔ رات کے وقت ٹھنڈ زیادہ ہوگئی۔ ۲۴۔ زید اپنے باپ اور اپنے بھائی کے درمیان بیٹھا۔

۲۵۔ ہم ہوائی جہاز کی سیڑھی پر چڑھے۔ ۲۶۔ میں نے دائیں جانب دیکھا پھر بائیں جانب دیکھا۔

۲۷۔ کیا آپ کے پاس دینی کتابیں ہیں؟ ۲۸۔ ہمارے سامنے تختہ سیاہ ہے اور ہمارے پیچھے کھڑکیاں ہیں۔

۲۹۔ ایک دن میں عائشہ سے بازار میں ملی۔ ۳۰۔ وہ پہاڑ بہت دور ہیں اور انکے پیچھے ایک چھوٹا سا گاؤں ہے۔

۳۱۔ آپ کا کالا قلم ڈیسک کے نیچے ہے۔ ۳۲۔ جب بارش برسی تو میں نے اپنے سر کے اوپر چھتری کھول لی۔

۳۳۔ میں نے ایک لمحہ سوچا پھر جواب لکھا۔ ۳۴۔ یہ میرا کمرہ ہے اور اس کے اوپر میرے چھوٹے بھائی کا کمرہ ہے۔

۳۵۔ اس دیہاتی کا گھر پہاڑ کے اوپر ہے۔ ۳۶۔ میں نے ایک گھنٹہ اپنے اسباق دہرائے، پھر سیر کے لئے نکل گئی۔

۳۷۔ پلیٹیں باورچی خانہ کے شیلف پر ہیں۔ ۳۸۔ صدر اسلامی ممالک کے وزرائے خارجہ کے ساتھ کانفرنس ہال میں ہیں۔

۳۹۔ میرا گھر چھوٹا سا ہے اور اس کے سامنے ایک مسجد ہے اور اس کے پیچھے ایک پبلک پارک ہے۔

۴۰۔ مصری مہمان باغ میں ایک سایہ دار درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے ہیں اور انکے ساتھ ایک خادم ہے۔

التمرین ۔ ۲

مندرجہ ذیل آیات میں ظرف مکان اور ظرف زمان کی تعیین کیجئے:

١ ـ فَأَرْسِلْ مَعَنَا أَخَانَا. ٢ ـ يَطُوْفُوْنَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيْمٍ انٍ.

٣ ـ أَتَاهَا أَمْرُنَا لَيْلاً أَوْ نَهَارًا. ٤ ـ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ.

٥ ـ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَ بَيْنِكَ. ٦ ـ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ.

٧ ـ لَبِثْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ. ٨ ـ وَمِنْ وَّرَائِهِمْ بَرْزَخٌ إِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ.

٩ ـ اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ. ١٠ ـ وَنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ.

١١ ـ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا. ١٢ ـ وَتَرَى الْمَلٰئِكَةَ حَافِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ.

(۱) کَثُرَ.

١٣ ـ لَمْ يَلْبَثُوْا إِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ. ١٤ ـ ثُمَّ بَعَثْنَاكُمْ مِّنْ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ.

١٥ ـ وَجَاؤُوْا أَبَاهُمْ عِشَاءً يَّبْكُوْنَ. ١٦ ـ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَا أَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هٰذَا.

نئے الفاظ

اردو	عربي	اردو	عربي
اسلامی ممالک	اَلْبُلْدَانُ الإِسْلَامِيَّةُ	باڑ	سُوْرٌ
پبلک پارک	مُتَنَزَّهٌ عَامٌّ	ٹھنڈ	بَرْدٌ
چھت	سَطْحٌ	چھتری	مِظَلَّةٌ
دیہاتی	قَرَوِيٌّ ج س	سیڑھی	سُلَّمٌ
صدر	رَئِيْسٌ	کائنات	كَوْنٌ
لمحہ	لَحْظَةٌ، لَمْحَةٌ ج س	مچھر	بَعُوْضَةٌ ج : بَعُوْضٌ
منٹ	دَقِيْقَةٌ ج : دَقَائِقُ		

نئے افعال

اردو	عربي	اردو	عربي
انتظار کیا	اِنْتَظَرَ	اندھیرا چھا گیا	خَيَّمَ
بارش بری	أَمْطَرَتِ السَّمَاءُ	چڑھا	صَعِدَ
زیادہ ہوا	كَثُرَ، اِزْدَادَ	سوچا	تَفَكَّرَ
طلوع ہوا	طَلَعَ		

الدرس التا سع عشر

كَانَ وَأَخَوَاتُهَا [1] (كَانَ وَلَيْسَ)

الأمثلة:

(الف)	(ب)	(ج)
اَلْجَوُّ مُمْطِرٌ.	كَانَ الْجَوُّ مُمْطِرًا.	لَيْسَ الْجَوُّ مُمْطِرًا.
السَّمَاءُ مُتَغَيِّمَةٌ.	كَانَتِ السَّمَاءُ مُتَغَيِّمَةً.	لَيْسَتِ السَّمَاءُ مُتَغَيِّمَةً.
اَلْمُسَافِرَانِ مُسْتَعِدَّانِ لِلرَّحِيْلِ.	كَانَ الْمُسَافِرَانِ مُسْتَعِدَّيْنِ لِلرَّحِيْلِ.	لَيْسَ الْمُسَافِرَانِ مُسْتَعِدَّيْنِ لِلرَّحِيْلِ.
اَلْحُكَّامُ عَادِلُوْنَ.	كَانَ الْحُكَّامُ عَادِلِيْنَ.	لَيْسَ الْحُكَّامُ عَادِلِيْنَ.
الأُمَّهَاتُ رَحِيْمَاتٌ.	كَانَتِ الأُمَّهَاتُ رَحِيْمَاتٍ.	لَيْسَتِ الأُمَّهَاتُ رَحِيْمَاتٍ.

شرح وتفصیل:

مجموعہ (الف) اسمیہ جملوں پر مشتمل ہے ہر جملے میں حسب قاعدہ مبتدا اور خبر دونوں مرفوع ہیں۔ مجموعہ (ب) میں مجموعہ (الف) ہی کے جملوں پر ''کان'' داخل ہوگیا ہے جو کہ فعل ماضی ناقص [2] کہلاتا ہے۔ کان کے داخل ہونے سے جملے میں دو تبدیلیاں واقع ہوئیں:

ا۔ کان نے جملے پر نیا اعرابی حکم جاری کرتے ہوئے مبتدا کو مرفوع اور خبر کو منصوب بنا دیا ہے۔

۲۔ معنی کے اعتبار سے جملے کا مفہوم ماضی میں منتقل ہوگیا گویا "كَانَ الْجَوُّ مُمْطِرًا" کا معنی (موسم بارش والا تھا) بنتا ہے۔

مجموعہ (ج) میں مجموعہ الف کے جملوں پر "لیس" داخل ہوا ہے یہ بھی فعل ماضی ناقص ہے لَيْسَ بھی کان کی طرح جملہ

(۱) "كَانَ وَأَخَوَاتُهَا" افعال ناسخہ کہلاتے ہیں اس لئے کہ جب یہ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں تو اس کے اعرابی حکم کو منسوخ کر کے اس پر نیا اعرابی حکم جاری کرتے ہیں یعنی مبتدا کو مرفوع اور خبر کو منصوب بناتے ہیں گویا کہ ان کا اعرابی عمل إنّ وأخواتها کے اعرابی عمل کے بالکل برعکس ہے۔

(۲) یہ افعال ناقصہ بھی ہیں اس لئے کہ دیگر افعال (تامہ) کی طرح فاعل کے ساتھ مل کر مکمل معنی ادا نہیں کرتے۔ بلکہ ان کو خبر کی حاجت ہوتی ہے (اور خبر لائے بغیر ان کا معنی ناقص ہی رہتا ہے) اس سبق میں ہم کان اور لیس پر اکتفا کریں گے باقی (صَارَ، أَصْبَحَ، أَضْحٰی، أَمْسٰی، بَاتَ اور مَا زَالَ) وغیرہ کا بیان إن شاء اللہ الجزء الثاني میں آئے گا۔

اسمیہ پر داخل ہوتا ہے مبتدا کو مرفوع اور خبر کو منصوب بنا دیتا ہے، لیکن معنی کے اعتبار سے مختلف ہے یہ جملے کے مفہوم کو منفی بنا دیتا ہے "لَيْسَ الْجَوُّ مُمْطِرًا" کا معنی (موسم بارش والا نہیں ہے) ہے[1]۔

کان کی گردان بالکل اسی طرز پر ہوگی جس پر فعل ماضی کی گردان گزر چکی ہے فرق صرف اتنا ہے کہ کان کا عین کلمہ "الف" حرف علت[2] ہے یہ الف مفرد و مثنی غائب کے تمام صیغوں اور جمع مذکر غائب کے صیغے کے علاوہ بقیہ صیغوں سے ساقط ہو جاتا ہے جن صیغوں میں کان کا الف ساقط ہوتا ہے ان میں کان کی کاف پر ضمہ آ جاتا ہے۔

"كان"

المفرد المذكر الغائب	
كَانَ الْمُعَلِّمُ حَاضِراً. كَانَ: فعل ناقص الْمُعَلِّمُ: اسم كان مرفوع بالضمة حَاضِرًا: خبر كان منصوب	الْمُعَلِّمُ كَانَ حَاضِرًا. الْمُعَلِّمُ : مبتدا، كَانَ: فعل ناقص ضمير مستتر (هو) :اسم كان في محل رفع حَاضِرًا :خبر كان منصوب كَانَ حَاضِرًا: الجملة في محل رفع خبرلِـ "الْمُعَلِّمُ"
المفرد المؤنث الغائب	
كَانَتْ الْمُعَلِّمَةُ حَاضِرَةً. كان: فعل ناقص ت: تاء التأنيث الْمُعَلِّمَةُ: اسم كان مرفوع بالضمّة حَاضِرَةً : خبر كان منصوب بالفتحة	اَلْمُعَلِّمَةُ كَانَتْ حَاضِرَةً. الْمُعَلِّمَةُ : مبتدا كان: فعل ناقص ت: علامة التأنيث ضمير مستتر (هي): اسم كان في محل رفع حَاضِرَةً: خبر كان منصوب بالفتحة كانت حاضرة : الجملة في محل رفع خبر

(۱) "كَانَ" سے فعل مضارع (يَكُوْنُ) اور فعل امر (كُنْ) بھی نکلتے ہیں ایسے افعال "أَفْعَالٌ مُتَصَرِّفَةٌ" کہلاتے ہیں، جبکہ "لَيْسَ" سے نہ مضارع نکلتا ہے اور نہ ہی امر ایسے افعال "أَفْعَالٌ جَامِدَةٌ" کہلاتے ہیں۔ (۲) حرف علت تین ہوتے ہیں: ا، و، ی. كَانَ کا یہ الف اصل میں واو تھا۔

المثنى المذكر الغائب	
كَانَ الْمُعَلِّمَانِ حَاضِرَيْنِ. كَانَ: فعل ناقص الْمُعَلِّمَانِ : اسم كان مرفوع بالألف لأَنَّهُ مُثَنى حَاضِرَيْنِ: خبر كان منصوب بالياء لأَنَّهُ مثنى	الْمُعَلِّمَانِ كَانَا حَاضِرَيْنِ. الْمُعَلِّمَانِ : مبتدا ، كان: فعل ناقص ا: ألف الاثنين اسم كان في محل رفع حَاضِرَيْنِ: خبر كان منصوب بالياء كانا حَاضِرَيْنِ: الجملة في محل رفع خبر

المثنى المؤنث الغائب	
كَانَتِ الْمُعَلِّمَتَانِ حَاضِرَتَيْنِ . كان : فعل ناقص ، ت : علامة التأنيث الْمُعَلِّمَتَانِ: اسم كان مرفوع بالألف لأَنَّهُ مثنى حَاضِرَتَيْنِ : خبر كان منصوب بالياء لأَنَّهُ مثنى	الْمُعَلِّمتان كَانَتَا حَاضِرَتَيْنِ. الْمُعَلِّمَتَانِ : مبتدا كان: فعل ناقص ت: علامة التأنيث ا: ألف الاثنين اسم كان في محل رفع حَاضِرَتَيْنِ : خبر كان منصوب بالياء لأنه مثنى كَانَتَا حَاضِرَتَيْنِ: الجملة في محل رفع خبر

الجمع المذكر الغائب	
كَانَ الْمُعَلِّمُوْنَ حَاضِرِيْنَ . كَانَ: فعل ناقص الْمُعَلِّمُوْنَ: اسم كان مرفوع بالواو لأنه جمع مذكر سالم حَاضِرِيْنَ : خبر كان منصوب بالياء لأنه جمع مذكر سالم	الْمُعَلِّمونَ كَانُوْا حَاضِرِيْنَ. الْمُعَلِّمونَ: مبتدا كان : فعل ناقص و: واو الجماعة في محل رفع اسم كان حَاضِرِيْنَ : خبر كان منصوب بالياء لأَنَّه جمع مذكر سالم كَانُوْا حَاضِرِيْنَ: الجملة في محل رفع خبر

الجمع المؤنث الغائب	
كَانَتِ الْمُعَلِّمَاتُ حَاضِرَاتٍ . كان: فعل ناقص ت: علامة التأنيث الْمُعَلِّمَاتُ: اسم كان مرفوع بالضَّمة حَاضِرَاتٍ: خبر كان منصوب بالكسرة لأنّه جمع مؤنث سالم	الْمُعَلِّمَاتُ كُنَّ حَاضِرَاتٍ. الْمُعَلِّمَاتُ: مبتدا كُنَّ: فعل ناقص ن: نون النسوة اسم كان في محل رفع حَاضِرَاتٍ:خبر كان منصوب بالكسرة لأنه جمع مؤنث سالم كُنَّ حَاضِرَاتٍ: الجملة في محل رفع خبر
المفرد المذكر المخاطب	**المفرد المؤنث المخاطب**
كُنْتَ حَاضِرًا. كُنْ : فعل ناقص، تَ: ضمير في محل رفع اسم كَانَ حَاضِرًا: خبر كان منصوب بالفتحة	كُنْتِ حَاضِرَةً. كُنْ: فعل ناقص، تِ: ضميرفي محل رفع اسم كان حَاضِرَةً :خبر كان منصوب بالفتحة
المثنى المذكر المخاطب	**المثنى المؤنث المخاطب**
كُنْتُمَا حَاضِرَيْنِ. كُنْ: فعل ناقص، ت: اسم كان في محل رفع ما : علامة التثنية حَاضِرَيْنِ : خبر كان منصوب بالياء لأنه مثنى	كُنْتُمَا حَاضِرَيْنِ. كُنْ: فعل ناقص ت: اسم كان في محل رفع، ما : علامة التثنية حَاضِرَيْنِ : خبر كان منصوب بالياء لأنه مثنى
الجمع المذكر المخاطب	**الجمع المؤنث المخاطب**
كُنْتُمْ حَاضِرِيْنَ. كُنْ: فعل ناقص ت: اسم كان في محل رفع م :علامة الجمع حَاضِرِيْنَ: خبر كان منصوب بالياء لأنه جمع مذكر سالم	كُنْتُنَّ حَاضِرَاتٍ. كُنْ: فعل ناقص ت: اسم كان في محل رفع ن :علامة الجمع حاضراتٍ: خبر كان منصوب بالكسرة لأنه جمع مؤنث سالم

المفرد المذكر المتكلم	المفرد المؤنث المتكلم
كُنْتُ حَاضِراً. كُنْ: فعل ناقص تُ: ضمير، اسم كان في محل رفع حاضراً: خبر كان منصوب بالفتحة	كُنْتُ حَاضِرَةً. كُنْ : فعل ناقص تُ: ضمير، اسم كان في محل رفع حَاضِرَةً: خبر كان منصوب بالفتحة
المثنى المذكر المتكلم	**المثنى المؤنث المتكلم**
كُنَّا حَاضِرَيْنِ. كُنْ : فعل ناقص نَا: ضمير، اسم كان في محل رفع حَاضِرَيْنِ: خبر كان منصوب بالياء لأنهُ مثنى	كُنَّا حَاضِرَتَيْنِ. كُنْ: فِعل ناقص نا: ضمير، اسم كان في محل رفع حَاضِرَتَيْنِ:خبر كان منصوب بالياء لأنَّه مثنى
الجمع المذكر المتكلم	**الجمع المؤنث المتكلم**
كُنَّا حَاضِرِيْنِ. كانْ: فعل ناقص نا: ضمير، اسم كان في محل رفع حَاضِرِيْنِ : خبر كان منصوب بالياء لأنه جمع مذكر سالم	كُنَّا حَاضِرَاتٍ. كُنْ : فعل ناقص نا: ضمير، اسم كان في محل رفع حَاضِرَاتٍ : خبر كان منصوب بالكسرة لأنه جمع مؤنث سالم

شرح و تفصیل:

یہ قاعدہ فعل ماضی کے باب میں گزر چکا ہے کہ اگر فعل کا فاعل ''اسم ظاہر'' ہوتو فعل اس سے پہلے ہر حال میں مفرد کے صیغے میں ہی رہتا ہے:

وَصَلَ الطُّلاَّبُ فِي الْوَقْتِ الْمُحَدَّدِ.

اور اگر فعل اسم ظاہر کے بعد واقع ہوتو صیغہ میں اس اسم کے مطابق ہوگا اور اسکا فاعل (ضمیر بارز یا مستتر) ہوگی:

الطُّلَّابُ وَصَلُوْا فِي الْوَقْتِ الْمُحَدَّدِ.

یہی قاعدہ کان کے باب میں ملحوظ رہے گا۔ کَانَ کا اسم اگر اسم ظاہر ہو تو کان مفرد ہی رہے گا:

كَانَ الْمُعَلِّمُوْنَ حَاضِرِيْنَ.

اور اگر کَانَ اسم ظاہر کے بعد واقع ہو تو صیغے میں اس اسم ظاہر کے مطابق ہوگا اور اسکا فاعل ضمیر (بارز یا مستتر) ہوگی:

الْمُعَلِّمُوْنَ كَانُوْا حَاضِرِيْنَ.

جملہ مذکورہ میں کَانَ کا اسم واو الجماعة ہے، دیئے ہوئے نقشہ کا خوب غور سے مطالعہ کیجئے۔

"لَيْسَ"

المفرد المذكر الغائب	
لَيْسَ الطَّالِبُ مُهْمِلاً. ليس : فعل ناقص الطَّالِبُ: اسمُ ليس مرفوع مُهْمِلاً : خبر ليس منصوب بالفتحة.	الطَّالِبُ لَيْسَ مُهْمِلاً. الطَّالِبُ: مبتدأ، ليس : فعل ناقص ضمير مستتر (هو): اسم ليس في محل رفع مُهْمِلاً: خبر ليس، منصوب بالفتحة ليس مهملاً: الجملة في محلّ رفع خبر
المفرد المؤنث الغائب	
لَيْسَتِ الطَّالِبَةُ مُهْمِلَةً. لَيْسَ: فعل ناقص، ت : علامة التأنيث الطالبة: اسم ليس مرفوع بالضمة مُهْمِلَةً : خبر ليس منصوب بالفتحة	الطَّالِبَةُ لَيْسَتْ مُهْمِلَةً. الطَّالِبة : مبتدأ مرفوع بالضمة ليس: فعل ناقص، ت : علامة التأنيث ضمير مستتر (هِيَ): اسم ليس في محل رفع مُهْمِلَةً : خبر ليس منصوب بالفتحة لَيْسَت مُهْمِلَةً : الجملة في محل رفع خبر

المثنى المذكر الغائب

لَيْسَ الطَّالِبَانِ مُهْمِلَيْنِ. ليس: فعل ناقص الطَّالِبَانِ: اسم ليس مرفوع بالألف لأنه مثنى مُهْمِلَيْنِ: خبر ليس منصوب بالياء لأنه مثنى	الطَّالِبَانِ لَيْسَا مُهْمِلَيْنِ الطَّالِبَانِ: مبتدأ مرفوع بالألف لأنه مثنى ليس: فعل ناقص ا: ألف الاثنين في محل رفع اسم ليس مُهْمِلَيْنِ: خبر ليس منصوب بالياء لأنه مثنى لَيْسَا مُهْمِلَيْنِ : الجملة في محل رفع خبر

المثنى المؤنث الغائب

لَيْسَت الطَّالِبَتَانِ مُهْمِلَتَيْنِ. لَيْسَ: فِعْلٌ نَاقِص ت: علامة التأنيث الطَّالِبَتَانِ: اسم ليس مرفوع بالألف لأنه مثنى مُهْمِلَتَيْنِ: خبر ليس منصوب بالياء لأنه مثنى	الطَّالِبَتَانِ لَيْسَتَا مُهْمِلَتَيْنِ. الطَّالِبَتَانِ: مبتدأ مرفوع بالألف لأنه مثنى ليس: فعل ناقص ت: علامة التأنيث ا: ألف الاثنين في محلّ رفع اسم ليس مُهْمِلَتَيْنِ: خبر ليس منصوب بالياء لأنه مثنى ليستا مُهْمِلَتَيْنِ: الجملة في محلّ رفع خبر

الجمع المذكر الغائب

ليس الطُّلابُ مُهْمِلِيْنَ. ليس: فعل ناقص الطُّلَّابُ: اسم ليس مرفوع بالضمة مُهْمِلِيْنَ: خبر ليس منصوب بالياء لأنه جمع مذكر سالم.	الطُّلَّابُ لَيْسُوْا مُهْمِلِيْنَ. الطُّلابُ: مبتدأ مرفوع بالضمّة ليس: فعل ناقص و: واو الجماعة في محل رفع اسم ليس مُهْمِلِيْنَ: خبر ليس منصوب بالياء لأنه جمع مذكّر سالم لَيْسُوْا مُهْمِلِيْنَ: الجملة في محلّ رفع خبر

الجمع المؤنث الغائب	
لَيْسَتِ الطَّالِبَاتُ مُهْمِلاتٍ. ليس: فعل ناقص ت: علامة التأنيث الطَّالِبَاتُ : اسم ليس مرفوع بالضمة مُهْمِلاَتٍ: خبر ليس منصوب بالكسرة لأنه جمع مؤنث سالم	الطَّالِبَاتُ لَسْنَ مُهْمِلاَتٍ. الطَّالِبَاتُ: مبتدأ مرفوع بالضمة لَيْس: فعل ناقص ن: نون النّسوة في محل رفع اسم ليس مُهْمِلاَتٍ: خبر ليس منصوب بالكسرة لأنه جمع مؤنث سالم لَسْنَ مُهْمِلاَتٍ: الجملة فِي محلّ رفع خبر
المفرد المذكر المخاطب	**المفرد المؤنث المخاطب**
لَسْتَ مُهْمِلاً. لَيس: فعل ناقص، ت: ضمير في محل رفع اسم ليس مُهْمِلاً: خبر ليس منصوب بالفتحة	لَسْتِ مُهْمِلَةً. لَيس: فعل ناقص، ت: ضمير في محلّ رفعٍ اسم ليس مُهْمِلَةً: خبر ليس منصوب بالفتحة
المثنى المذكر المخاطب	**المثنى المذكر المخاطب**
لَسْتُمَا مُهْمِلَيْنِ. لَيس : فعل ناقص ت: ضمير، اسم ليس في محلّ رفع ما: علامة التثنية مُهْمِلَيْنِ: خبر ليس منصوب بالياء لأنه مثنى	لَسْتُمَا مُهْمِلَتَيْنِ. لَيس : فعل ناقص، ت: ضمير، اسم ليس في محلّ رفع ما: علامة التثنيةِ مُهْمِلَتَيْنِ : خبر ليس منصوب بالياء لأنه مثنى
الجمع المذكر المخاطب	**الجمع المؤنث المخاطب**
لَسْتُمْ مُهْمِلِيْنَ. لَيس : فعل ناقص ت: ضمير، اسم ليس في محلّ رفع م: علامة الجمع ، مُهْمِلِيْنَ : خبر ليس منصوب بالياء لأنه جمع مذكر سالم	لَسْتُنَّ مُهْمِلاَتٍ. لَيس: فعل ناقص ت: ضمير، اسم ليس في محلٍّ رفع ن: علامة الجمع مُهْمِلاَتٍ: خبر ليس منصوب بالكسرة لأنه جمع مؤنث سالم

المفرد المذكر المتكلم	المفرد المؤنث المتكلم
لَسْتُ مُهْمِلاً. لَيس: فعل ناقص ت :ضمير في محل رفع اسم ليس مُهْمِلاً : خبر ليس منصوب بالفتحة	لَسْتُ مُهْمِلَةً . لَيس : فعل ناقص ت: ضمير في محل رفع اسم ليس مُهْمِلَةً : خبر ليس منصوب بالفتحة
المثنى المذكر المتكلم	**المثنى المؤنث المتكلم**
لَسْنَا مُهْمِلَيْنِ. لَيس : فعل ناقص نا : ضمير في محل رفع اسم ليس مُهْمِلَيْنِ : خبر ليس منصوب بالياء لأنه مثنى	لَسْنَا مُهْمِلَتَيْنِ. لَيس: فعل ناقص نا: ضمير في محل رفع اسم ليس مُهْمِلَتَيْنِ: خبر ليس منصوب بالياء لأنه مثنى
الجمع المذكر المتكلم	**الجمع المؤنث المتكلم**
لَسْنَا مُهْمِلِيْنَ. لَيس : فعل ناقص نا : ضمير في محل رفع اسم ليس مُهْمِلِيْنَ: خبر ليس منصوب بالياء لأنه جمع مذكر سالم	لَسْنَا مُهْمِلاَتٍ. لَيس : فعل ناقص نا : ضمير في محل رفع اسم ليس مُهْمِلاَتٍ: خبر ليس منصوب بالكسرة لأنه جمع مؤنث سالم

خَبَرُ الْفِعْلِ النَّاقِصِ
قَدْ يَكُوْنُ شِبْهَ جُمْلَةٍ أَوْ جُمْلَةً

الأمثلة:

(ا)

١ ـ كَانَ الْكَافِرُ فِيْ ضَلَالٍ مُّبِيْنٍ.
٢ ـ كَانَ عَلَيَّ عِبْءٌ ثَقِيْلٌ.
٣ ـ كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ وُجُوْهُهُمْ نَاضِرَةٌ.

(ب)

٤ ـ أَلَيْسَ الْكِذْبُ عَاقِبَتُهُ وَخِيْمَةٌ ؟
٥ ـ لَيْسَ الْمُبْتَدِعُ عَلَى بَصِيْرَةٍ.
٦ ـ لَيْسَ لِلْمُشْرِكِ مَغْفِرَةٌ.
٧ ـ لَيْسَ الْحُكَّامُ بِعَادِلِيْنَ.

شرح وتفصیل:

فعل ناقص کی خبر شبہ الجملۃ بھی ہوسکتی ہے [1] ۔ ''مجموعہ (الف) جملہ ا، مجموعہ (ب) جملہ ۵'' اس صورت میں شبہ الجملۃ کے اعراب ''خَبَرُ كَانَ فِيْ مَحَلِّ نَصْبٍ'' سے تعبیر کئے جائیں گے۔

كَانَ اور لَيْسَ کا اسم اگر نکرہ ہو اور خبر شبہ الجملۃ ہو تو عام طور پر شبہ الجملۃ کو مقدم کر دیا جاتا ہے۔ ''مجموعہ (الف) جملہ ۲، مجموعہ (ب) جملہ ۶'' اس شبہ الجملۃ کے اعراب ''خَبَرُ كَانَ مُقَدَّمٌ فِيْ مَحَلِّ نَصْبٍ'' سے تعبیر کئے جائیں گے، اور اس کا اسم ''اِسْمُ كَانَ مُؤَخَّرٌ'' کہلائے گا۔

لَيْسَ کی خبر کے ساتھ بعض اوقات تاکید کے لئے ایک ''ب'' بڑھا دی جاتی ہے جو باء زائدۃ کہلاتی ہے، اس باء کے ساتھ لَيْسَ کی خبر شبہ الجملۃ کی صورت اختیار کر لیتی ہے ''مجموعہ (ب) جملہ ۷''۔

اسی طرح فعل ناقص کی خبر جملہ (اسمیہ یا فعلیہ) بھی ہوسکتی ہے ''مجموعہ الف جملہ (۳)، مجموعہ (ب) جملہ ۴''۔

قاعدہ ۲۵:

ا۔ جب ''كَانَ'' (فعل ناقص) جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے تو مبتدا کو مرفوع بنا دیتا ہے جو کہ اس کا اسم کہلاتا ہے

(ا) آپ کی یاد دہانی کے لئے: ''شبہ الجملۃ'' جار و مجرور سے بھی مرکب ہوسکتا ہے اور ظرف اور اس کے مضاف الیہ سے بھی۔

اور خبر کو منصوب بنا دیتا ہے جو کہ اس کی خبر کہلاتی ہے۔

۲۔ "كَانَ" معنی کے اعتبار سے جملے کا مفہوم ماضی میں منتقل کر دیتا ہے۔

۳۔ "لیس" کان کی اخوات میں سے ہے اور جملے کی زمانہ حال میں نفی کرتا ہے، "لیس" سے بخلاف "كَانَ" کے مضارع اور امر کے صیغے نہیں بنتے۔

۴۔ "كان" اور "لیس" کی خبر جملہ اور شبه الجملة بھی ہو سکتی ہے۔

التمرين ـ ۱

مندرجہ ذیل جملوں پر "كان" داخل کیجئے:

نموذج: الْعَدْلُ قَائِمٌ. كَانَ الْعَدْلُ قَائِمًا.

١ ـ الْبَرْدُ قَارِسٌ. ٢ ـ لَكُمْ أَجْرٌ عَظِيْمٌ. ٣ ـ الْمُحَاضَرَتَان صَعْبَتَان.

٤ ـ فَضْلُهُ عَمِيْمٌ. ٥ ـ الرَّائِحَةُ كَرِيْهَةٌ. ٦ ـ هٰذِهِ الْمِنْطَقَةُ مُضْطَرِبَةٌ.

٧ ـ الطَّعَامُ جَاهِزٌ. ٨ ـ الأَعْدَاءُ خَائِفُوْنَ. ٩ ـ الْمُجَاهِدُوْنَ مُنْتَصِرُوْنَ.

١٠ ـ الْعَدُوُّ مُنْهَزِمٌ. ١١ ـ الْكَهْرَبَاءُ مُنْقَطِعَةٌ . ١٢ ـ الْمُعَلِّمَاتُ مُتَسَاهِلَاتٌ.

١٣ ـ زَيْدٌ ذُوْ فَضْلٍ. ١٤ ـ أَخُوْ سَلِيْمٍ عَبْقَرِيٌّ. ١٥ ـ الْمَحَطَّةُ قَرِيْبَةٌ مِنْ بَيْتِيْ.

١٦ ـ الثِّيَابُ مَكْوِيَّةٌ. ١٧ ـ الْجَرِيْحَانِ مُتَأَلِّمَانِ. ١٨ ـ عَائِشَةُ مَشْغُوْلَةٌ بِالضُّيُوْفِ.

١٩ ـ الضَّرْبَةُ قَاضِيَةٌ. ٢٠ ـ الْمُمْتَحِنُوْنَ أَشِدَّاءُ. ٢١ ـ عَلٰى أَخِي عَائِشَةَ دُيُوْنٌ كَثِيْرَةٌ.

٢٢ ـ النُّجُوْمُ مُتَلَأْلِئَةٌ. ٢٣ ـ السَّيَّارَتَان مُعَطَّلَتَان. ٢٤ ـ الأُمُّ حَرِيْصَةٌ عَلٰى تَرْبِيَةِ أَوْلَادِهَا.

٢٥ ـ الشَّعْبُ مُتَّحِدٌ. ٢٦ ـ هٰؤُلَاءِ قَوْمٌ مُعْتَدُوْنَ. ٢٧ ـ الْجُنُوْدُ مُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ.

٢٨ ـ أَبُوْهُمَا صَالِحٌ. ٢٩ ـ الْبُخَلَاءُ مَبْغُوْضُوْنَ. ٣٠ ـ الأَبَوَانِ قَلِقَانِ عَلٰى طِفْلِهِمَا الْمَرِيْضِ.

٣١ ـ الاخْتِبَارُ صَعْبٌ. ٣٢ ـ الْمِفْتَاحَانِ ضَائِعَانِ. ٣٣ ـ الْمُؤْمِنُوْنَ مُشْفِقُوْنَ مِنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ.

٣٤ ـ الْبَقَرَاتُ ثَمِيْنَاتٌ. ٣٥ ـ هٰذِهِ الأُسَرُ مُحَافِظَةٌ [1]. ٣٦ ـ الْخَادِمَاتُ مَشْغُوْلَاتٌ بِتَنْظِيْفِ الْبَيْتِ.

(۱) پرانے طرز کے

۳۷۔ الأسْعَارُ رَخِيْصَةٌ. ۳۸۔ أخُوْ عَائِشَةَ ذُوْ مَالٍ. ۳۹۔ بَابَا الْغُرْفَةِ مَفْتُوْحَانِ وَنَافِذَتَاهَا مُغْلَقَتَانِ.

٤٠۔ بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ مُوْلَعُوْنَ بِالدَّسَائِسِ وَ الْفِتَنِ. ٤١۔ رَئِيْسُ الْوُزَرَاءِ مُسَافِرٌ إِلَى جَدَّةَ فِي جَوْلَةٍ رَسْمِيَّةٍ.

التمرين ۔ ۲

مندرجہ ذیل جملوں پر "لَيْسَ" داخل کیجئے:

نموذج: الثِّيَابُ مَكْوِيَّةٌ. لَيْسَتِ الثِّيَابُ مَكْوِيَّةً.

۱۔ الأمْرُ هَيِّنٌ. ۲۔ الْحَوْضُ مُمْتَلِئٌ. ۳۔ فِي الْبَلَدِ جَامِعَاتٌ.

٤۔ الأسْئِلَةُ صَعْبَةٌ. ٥۔ السَّائِحُوْنَ مُتْعَبُوْنَ. ٦۔ الأطْفَالُ ضَاحِكُوْنَ.

۷۔ الْفَتَاةُ مُتَزَوِّجَةٌ. ۸۔ الْجُنُوْدُ مُنْهَزِمُوْنَ. ۹۔ هٰؤُلَاءِ رَقِيْقُو الْقُلُوْبِ.

۱۰۔ الزَّكَاةُ مُؤَدَّاةٌ. ۱۱۔ الْوَصِيفَانِ أمِيْنَانِ. ۱۲۔ الْفَتَيَاتُ مُتَزَوِّجَاتٌ.

۱۳۔ عُذْرُكَ مَقْبُوْلٌ. ۱٤۔ الْكَسْلَانُ مُتَفَوِّقٌ. ۱٥۔ الْمُتَفَرِّجُوْنَ مُهَذَّبُوْنَ.

۱٦۔ الْعَاصِفَةُ عَنِيْفَةٌ. ۱۷۔ النَّظَّارَةُ مُنْكَسِرَةٌ. ۱۸۔ الْمُمَرِّضَاتُ نَشِيْطَاتٌ.

۱۹۔ لأحْمَدَ أُخْتٌ. ۲۰۔ الشَّوَارِعُ مُزْدَحِمَةٌ. ۲۱۔ أبُو خَدِيْجَةَ ذُوْ سُلْطَانٍ.

۲۲۔ التَّهَوُّرُ شُجَاعَةٌ. ۲۳۔ الْحَمَّالُوْنَ أقْوِيَاءُ. ۲٤۔ الْعُمَّالُ مُضْرِبُوْنَ عَنِ الْعَمَلِ.

۲٥۔ الصِّبْيَانُ بَاكُوْنَ. ۲٦۔ الْعَلَاقَاتُ مُنْقَطِعَةٌ. ۲۷۔ الْكَهْرَبَاءُ مُنْقَطِعَةٌ فِي مِنْطَقَتِنَا.

۲۸۔ أخَوَايَ مُسْتَعِدَّانِ لِمُسَاعَدَتِكُمْ. ۲۹۔ طُلَّابُ الدِّيْنِ قُدْوَةٌ فِيْ هٰذِهِ الأيَّامِ.

التمرين ۔ ۳

مندرجہ ذیل جملوں کے مبتدا ضمائر منفصلہ ہیں، ہر جملہ پر پہلے كَانَ اور پھر لَيْسَ داخل کیجئے:

نموذج : أنْتُمْ غَافِلُوْنَ . كُنْتُمْ غَافِلِيْنَ ، لَسْتُمْ غَافِلِيْنَ.

۱۔ أنَا ضَعِيْفَةٌ. ۲۔ هُوَ ذُوْ مَالٍ. ۳۔ أنْتُمَا لَاهِيَانِ.

٤۔ هُنَّ مُتَدَيِّنَاتٌ. ٥۔ هِيَ مُتَسَاهِلَةٌ جِدًّا. ٦۔ هُمَا مُتَيَقِّظَانِ.

٧ـ هُوَ عَلى خَطَإٍ. ٨ـ أنْتَ عَنِيْدٌ جِدًّا. ٩ـ هِيَ رَاضِيَةٌ مُطْمَئِنَّةٌ.
١٠ـ نَحْنُ ضَالُّوْنَ. ١١ـ هُمْ قَانِعُوْنَ. ١٢ـ أنْتَ ذُوْ رَحْمٍ.
١٣ـ هُمْ قَوْمٌ فَاسِقُوْنَ. ١٤ـ نَحْنُ عِرَاقِيُّوْنَ. ١٥ـ أنَا مَسْرُوْرَةٌ.
١٦ـ هُمْ مُشْرِكُوْنَ. ١٧ـ أنْتِ مَشْغُوْلَةٌ بِالضُّيُوْفِ. ١٨ـ أنْتَ فِيْ حَيْرَةٍ مِنْ أمْرِكَ.
١٩ـ أنْتُمْ فِيْ نَعِيْمٍ. ٢٠ـ أنَا خَائِفٌ مِنَ الظَّلَامِ. ٢١ـ أأنْتِ قَلِقَةٌ عَلَى ابْنِكِ؟
٢٢ـ أنْتَ مُهْتَمٌّ بِتَرْبِيَةِ أوْلَادِكَ. ٢٣ـ أنْتُمْ عَلَى طَرِيْقٍ مُسْتَقِيْمٍ. ٢٤ـ أنْتَ مَسْؤُوْلٌ عَنِ النِّظَامِ.
٢٥ـ نَحْنُ مُسْتَعِدُّوْنَ لِمُسَاعَدَتِكُمْ.

التمرين ـ ٤

مندرجہ ذیل جملوں میں سرخ اسماء کو مبتدآت بنا کر افعال کے صیغے تبدیل کیجئے:

نموذج: لَيْسَ الأوْلَادُ نَائِمِيْنَ. الأوْلَادُ لَيْسُوْا نَائِمِيْنَ.

١ـ كَانَ الْخَائِنُ فِيْ حَيْرَةٍ. ٢ـ لَيْسَ الصُّنَّاعُ مُتْقِنِيْنَ. ٣ـ لَيْسَ الْكُفَّارُ سُعَدَاءَ.
٤ـ لَيْسَ الْبَائِعَانِ رَابِحَيْنِ. ٥ـ كَانَ الْحِصَانُ مُسْرِعًا. ٦ـ كَانَ أهْلُ الْبَلَدِ أُمِّيِّيْنَ.
٧ـ لَيْسَتِ الْفَتَيَاتُ مُثَقَّفَاتٍ. ٨ـ كَانَ الأخَوَانِ صَالِحَيْنِ. ٩ـ كَانَ الْفُقَرَاءُ بَائِسِيْنَ.
١٠ـ كَانَتِ الْمَصَابِيْحُ مُتَّقِدَةً. ١١ـ كَانَتِ النِّسَاءُ مُتَبَرِّجَاتٍ. ١٢ـ لَيْسَتِ الْكُتُبُ مَفْقُوْدَةً.
١٣ـ كَانَتِ الأُخْتَانِ ظَرِيْفَتَيْنِ. ١٤ـ لَيْسَ الْبُخَلَاءُ مَحْبُوْبِيْنَ. ١٥ـ لَيْسَ الْحُكَّامُ مُخْلِصِيْنَ.
١٦ـ كَانَ الْخَادِمَانِ بَطِيْئَيْنِ لِلْغَايَةِ. ١٧ـ كَانَ اللَّاجِئُوْنَ مُسْتَبْشِرِيْنَ. ١٨ـ لَيْسَتِ الْبَاكِسْتَانِيَّاتُ مُتَحَجِّبَاتٍ.
١٩ـ كَانَ الْعَرَبُ قَبْلَ الإسْلَامِ بَدْوًا رُحَّلاً.

التمرين ـ ٥

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجئے:

١ـ نیا جوتا تنگ تھا۔ ٢ـ کیا یہ اسباق اہم نہیں ہیں؟ ٣ـ شہر کی عمارتیں بہت اونچی تھیں۔

۴۔ آسمان صاف تھا۔
۵۔ ہمارے پاس مال نہیں ہے۔
۶۔ یہ سب باغ پھل دار نہیں ہیں۔
۷۔ وہ سب محتاط نہیں ہیں۔
۸۔ دو خادم سوئے ہوئے تھے۔
۹۔ میری کتابیں شیلف پر نہیں ہیں۔
۱۰۔ دونوں وزیر خائن تھے۔
۱۱۔ لالی افق پر پھیلی ہوئی تھی۔
۱۲۔ بچوں کی قمیصیں صاف نہیں ہیں۔
۱۳۔ کل موسم بہت گرم تھا۔
۱۴۔ مسلمان لڑکیاں باپردہ تھیں۔
۱۵۔ کیا آپ دونوں بھائی نہیں ہیں؟
۱۶۔ بے شک آپ سچی تھیں۔
۱۷۔ کل میرے ہاں مہمان تھے۔
۱۸۔ اس شہر میں میرا کوئی دوست نہیں۔
۱۹۔ کیا پچھلے جمعہ (۱) دکانیں بند تھیں؟
۲۰۔ ان دونوں کا بھائی مشہور ڈاکٹر تھا۔
۲۱۔ آپ کے پاس کوئی عذر نہیں ہے۔
۲۲۔ پرانے زمانے میں مسلمان متحد تھے۔
۲۳۔ غیر ملکی طلبہ اپنے سفر کے بعد تھکے ہوئے تھے۔
۲۴۔ اے عائشہ! آپ آج خوش نہیں ہیں۔
۲۵۔ میں بہت تھکا ہوا تھا اس وجہ سے میں غائب تھا۔
۲۶۔ میں پچھلے سال یونیورسٹی میں طالبہ تھی۔
۲۷۔ آپ کے پاس آپ کے والد بیٹھے ہوئے تھے۔
۲۸۔ یہ کتابیں بچوں کیلئے مناسب نہیں ہیں۔
۲۹۔ سلیم زید کا بھائی نہیں ہے بلکہ اس کا دوست ہے۔
۳۰۔ مہمان اس وقت گھر پر موجود نہیں ہیں۔
۳۱۔ آپ سب عورتیں جاہل نہیں ہیں لیکن غافل ہیں۔
۳۲۔ میرے والدین آجکل موجود نہیں ہیں۔
۳۳۔ آپ بیوقوف نہیں ہیں لیکن آپ بے پرواہ ہیں۔
۳۴۔ یہ خوبصورت قالین درآمد شدہ نہیں ہے۔
۳۵۔ بچے ساتھ والے کمرے میں سوئے ہوئے تھے۔
۳۶۔ عائشہ کل حاضر تھی لیکن وہ آج حاضر نہیں۔
۳۷۔ تمام اساتذہ پرنسپل کے دفتر میں بیٹھے ہوئے تھے۔
۳۸۔ آپ کے پاس کوئی دینی کتاب نہیں ہے۔
۳۹۔ آج کل مسلمان احکام شریعت پر عمل پیرا نہیں ہیں۔
۴۰۔ دو مسلمانوں کے کپڑے کیچڑ آلودہ تھے۔
۴۱۔ وہ اللہ تعالیٰ کی آیات سے اعراض کرنے والے تھے۔
۴۲۔ آج دینی مدارس بند نہیں ہیں کل بند تھے۔
۴۳۔ ہمارے کمرے کی دیواریں صاف ستھری اور سفید تھیں۔
۴۴۔ وہ سب خواتین دروازے پر کھڑی تھیں۔
۴۵۔ میرے والدین امتحان میں میری کامیابی سے خوش تھے۔
۴۶۔ کیا محنت کرنے والے کامیاب نہیں ہیں؟
۴۷۔ بے شک یہ دونوں کاریگر ماہر نہیں ہیں لیکن یہ امانتدار ہیں۔
۴۸۔ غروب آفتاب کا منظر بہت خوبصورت تھا۔
۴۹۔ ان بچوں کی مائیں لاپرواہ نہیں ہیں لیکن وہ آج کل مشغول ہیں۔

---

(۱) في الْجُمُعَةِ الْمَاضِيَة

٥٠۔ میں زید کے گھر صبح سویرے گیا تو وہ حسب عادت باغ میں بیٹھا ہوا تھا۔

التمرين ـ ٦

نماذج:

١ ـ كَانَتْ مِنَ الْقَانِتِيْنَ.

كَانَ : فعل ماضٍ ناقص

ت : للتأنيث

ضمير مستتر هي: اسم كان

مِنَ الْقَانِتِيْنَ : شبه الجملة في محل نصب خبر كان

٢ ـ لَسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ.

لَيْسَ : فعل ناقص

تُ: ضمير رفع بارز في محل رفع اسم ليس

عَلَيْكُمْ: جار ومجرور

بِـ: الباء زائد وَكِيْلٍ: مجرور بالكسرة

بوَكِيْلٍ : شبه الجملة في محل نصبٍ خبر ليس

٣ ـ إِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا.

إِنَّ : حرف توكيد يَوْمَ : اسم إنَّ منصوب بالفتح ومضاف

الْفَصْلِ : مضاف إليه مجرور بالكسرة

كَانَ : فعل ناقص، ضمير مستتر هو: اسم كان

مِيْقَاتًا : خبر كان منصوب بالفتحة

كَانَ مِيْقَاتًا: الجملة في محل رفعٍ خبر إنَّ

٤ ـ أَلَيْسَ لِيْ مُلْكُ مِصْرَ.

أ : همزة الاستفهام

لَيْسَ: فعل ناقص

لِيْ [1] : جار ومجرور خبر ليس مقدم في محل نصبٍ

مُلْكُ : اسم ليس مؤخر مرفوع بالضمة مضاف

مِصْرَ : مضاف إليه مجرور بالفتحة لأنه غير منصرف

٥ ـ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِآيَاتِ اللّٰهِ.

كَانَ : فعل ناقص و: ضمير رفع بارز اسم كان في محل رفع

يَكْفُرُوْنَ بِآيَاتِ اللّٰهِ: الجملة الفعلية في محل نصب خبر كان

مندرجہ ذیل عبارتوں کے تفصیلی اعراب بیان کیجیے:

١ ـ كَانَ تَقِيًّا. ٢ ـ كَانَ أَبُوْهُمَا صَالِحًا. ٣ ـ إِنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ.

(١) یاء المُتکلم فی محل جر

٤ ـ لَيْسُوْا سَوَاءً. ٥ ـ أَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ. ٦ ـ إِنَّ إِبْرَاهِيْمَ كَانَ أُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ.

٧ ـ أَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ. ٨ ـ كَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ. ٩ ـ قَالَ يَا نُوْحُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ.

١٠ ـ إِنَّهُ كَانَ عَبْدًا شَكُوْرًا. ١١ ـ كَانَ الْبَيْتُ غُرَفُهُ وَاسِعَةٌ. ١٢ ـ إِنَّ الْكَافِرِيْنَ كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِيْنًا.

١٣ ـ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ. ١٤ ـ يَا[1] لَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ. ١٥ ـ قَالَ يَا قَوْمِ لَيْسَ بِيْ ضَلَالَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعَالَمِيْنَ.

التمرين ـ ٧

مندرجہ ذیل آیات کریمہ میں کان اور لیس کے اسم اور خبر کا تعین کیجئے:

١ ـ لَسْتُمْ لَهُ بِرَازِقِيْنَ. ٢ ـ إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا.

٣ ـ كُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ. ٤ ـ لَيْسَ عَلَى الأَعْمٰى حَرَجٌ.

٥ ـ كُنْتَ مِنَ الْعَالِيْنَ. ٦ ـ أَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيْزٍ ذِى انْتِقَامٍ.

٧ ـ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ. ٨ ـ كَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيْبًا مَّهِيْلاً.

٩ ـ يَا لَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرَابًا. ١٠ ـ إِنَّهَا كَانَتْ مِنْ قَوْمٍ كَافِرِيْنَ.

١١ ـ كَانُوْا أَشَدَّ مِنْكُمْ. ١٢ ـ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا.

١٣ ـ كُلٌّ كَانُوْا ظَالِمِيْنَ. ١٤ ـ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ.

١٥ ـ كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ. ١٦ ـ مَا كَانَ أَبُوْكِ امْرَءَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ أُمُّكِ بَغِيًّا.

١٧ ـ إِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِئِيْنَ. ١٨ ـ فَإِذَا انْشَقَّتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ.

١٩ ـ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ. ٢٠ ـ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ أَلْقٰى إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا.

(١) يا حرف النداء

نئے الفاظ

عربي	اردو	عربي	اردو
تَهَوُّرٌ	بے سوچے سمجھے کوئی بات کہنا	جَوْلَةٌ رَسْمِيَّةٌ	سرکاری دورہ
حَمَّالٌ ج س	قلی، بوجھ اٹھانے والا	دَسِيْسَةٌ ج: دَسَائِسُ	چھپا ہوا مکر، پوشیدہ عداوت
رَابِحٌ	نفع حاصل کرنے والا	رَقِيْقُ الْقَلْبِ	نرم دل انسان
فِتْنَةٌ ج: فِتَنٌ	فتنہ	شَعْبٌ ج: شُعُوْبٌ	باشندہ
ضَرْبَةٌ	مار	عَاصِفَةٌ ج، عَوَاصِفُ	تیز وتند ہوا، آندھی
عَبْقَرِيٌّ ج: عَبَاقِرَةٌ	بے حد ذہین	عَلَاقَةٌ ج س	تعلق
عَمِيْمٌ	عام	عَنِيْفٌ	سخت
رُحَّلٌ	ایک جگہ سے دوسری جگہ کثرت سے سفر کرنے والا	قَارِسٌ	سخت (یہ صرف سردی کیلئے استعمال ہوتا ہے)
قَاضِيَةٌ	فیصلہ کن	قَانِعٌ ج س	قناعت کرنے والا
مُعَطَّلٌ	بے کار چھوڑی ہوئی چیز	مُعْتَدٍ ج س	حد سے تجاوز کرنے والا
مُمْتَلِئٌ	بھرا ہوا	مُنْقَطِعٌ	منقطع ہونا، کٹ جانا
مُنْكَسِرٌ	ٹوٹا ہوا	مُنْهَزِمٌ ج س	شکست زدہ
مُوْلَعٌ ج س	کسی چیز سے شغف ہونا، بہت زیادہ پسند کرنا	مُؤَدًّى	ادا کیا ہوا
نَجْمٌ ج: نُجُوْمٌ	ستارہ	نَعِيْمٌ	نعمت
وَصِيْفٌ	خادم، نوکر	هَيِّنٌ	آسان
لَاهٍ ج س	غافل، لاپرواہ	أُسْرَةٌ ج: أُسَرٌ	خاندان

أُمِّيٌّ ج س	ان پڑھ	أَمْرٌ ج: أُمُوْرٌ	کام

اردو	عربي	اردو	عربي
احکام شریعت	الأَحْكَامُ الشَّرْعِيَّةُ	اعراض کرنے والا	مُعْرِضٌ عَنْ
افق	أُفُقٌ	پرانا زمانہ	الزَّمَنُ القَدِيْمُ
حسب عادت	كَعَادَتِهِ	عمارت	بِنَاءٌ ج: أَبْنِيَةٌ
غروب آفتاب	غُرُوْبُ الشَّمْسِ	کیچڑ آلودہ	وَحِلٌ، مُتَوَحِّلٌ
لالی	حُمْرَةٌ	مناسب	مُلَائِمٌ بـ، مُنَاسِبٌ

الدرس العشرون

الأَسْمَاءُ الْمَوْصُولَةُ

الأمثلة:

(الف)

المفرد

١ ـ فَرِحَ الَّذِيْ نَجَحَ فِي الامْتِحَانِ.

٢ ـ كَافَأْتُ الَّذِيْ نَجَحَ فِي الامْتِحَانِ.

٣ ـ سَلَّمْتُ عَلَى الَّذِيْ نَجَحَ فِي الامْتِحَانِ.

المثنى

فَرِحَ اللَّذَانِ نَجَحَا فِي الامْتِحَانِ.

سَلَّمْتُ عَلَى اللَّذَيْنِ نَجَحَا فِي الامْتِحَانِ.

كَافَأْتُ اللَّذَيْنِ نَجَحَا فِي الامْتِحَانِ.

الجمع

فَرِحَ الَّذِيْنَ نَجَحُوْا فِي الامْتِحَانِ.

سَلَّمْتُ عَلَى الَّذِيْنَ نَجَحُوْا فِي الامْتِحَانِ.

كَافَأْتُ الَّذِيْنَ نَجَحُوْا فِي الامْتِحَانِ.

(ب)

المفرد

٤ ـ فَرِحَتِ الَّتِيْ نَجَحَتْ فِي الامْتِحَانِ.

٥ ـ كَافَأْتُ الَّتِيْ نَجَحَتْ فِي الامْتِحَانِ.

٦ ـ سَلَّمْتُ عَلَى الَّتِيْ نَجَحَتْ فِي الامْتِحَانِ.

المثنى

فَرِحَتِ اللَّتَانِ نَجَحَتَا فِي الامْتِحَانِ.

سَلَّمْتُ عَلَى اللَّتَيْنِ نَجَحَتَا فِي الامْتِحَانِ.

كَافَأْتُ اللَّتَيْنِ نَجَحَتَا فِي الامْتِحَانِ.

الجمع

فَرِحَتِ اللَّوَاتِي نَجَحْنَ فِي الامْتِحَانِ.

سَلَّمْتُ عَلَى اللَّوَاتِي نَجَحْنَ فِي الامْتِحَانِ.

كَافَأْتُ اللَّوَاتِي نَجَحْنَ فِي الامْتِحَانِ.

(ج)

٧ ـ فَرِحَ الطَّالِبُ الَّذِيْ نَجَحَ فِي الامْتِحَانِ.

٨ ـ كَافَأْتُ الطَّالِبَتَيْنِ اللَّتَيْنِ نَجَحَتَا فِي الامْتِحَانِ

٩ ـ سَلَّمْتُ عَلَى الطُّلَّابِ الَّذِيْنَ نَجَحُوْا فِي الامْتِحَانِ.

(د)

١٠ ـ كَافَأْتُ مَنْ نَجَحَ/ نَجَحُوْا فِي الامْتِحَانِ.

١١ ـ وَجَدْتُ مَا فَقَدْتُ/ فَقَدْتُهُ.

شرح وتفصیل:

۱۔ اسم موصول ایسا اسم معرفہ ہے جس کے بعد ایک جملے کو لاکر مقصود متعین کیا جاتا ہے۔ اردو میں اس کا ترجمہ عام طور پر وہ، جو، جس (وغیرہ) سے کیا جاتا ہے۔

۲۔ اسم موصول کے بعد ہمیشہ جملہ آتا ہے جیسا کہ امثلہ مذکورہ سے واضح ہے، یہ جملہ فعلیہ بھی ہوسکتا ہے: فَـرِحَ الَّـذِيْ نَـجَحَ فِي الامْتِحَانِ اور اسمیہ بھی سَـلَّمْتُ عَلَى الَّذِيْ هُوَ أُسْتَاذٌ ، یہ جملہ "**صلة الموصول**" کہلاتا ہے اس جملے میں عام طور پر ایک ضمیر پائی جاتی ہے جو اسم موصول پر عائد ہوتی ہے، سابقہ مثال میں هُـوَ أُسْتَـاذٌ کی ضمیر (هُـوَ) اسم موصول الَّذِيْ پر عائد ہے اور نحو کی اصطلاح میں "عائد الصّلة" کہلاتی ہے۔ فَرِحَ الَّذِيْ نَجَحَ فِي الامْتِحَانِ میں نَجَحَ کا فاعل ضمیر مستتر "هُوَ" عائد الصّلة ہے۔

۳۔ "صلة الموصول" شبه الجملة بھی ہوسکتا ہے۔

۱ ۔ طَالَعْتُ الْكِتَابَ الَّذِيْ عِنْدِيْ (عائد الصلة محذوف ہے)

۲ ۔ نَظَرْتُ إِلَى الطَّالِبِ الَّذِيْ بِجِوَارِيْ. (عائد الصلة محذوف ہے)

۳ ۔ أَعْجَبَنِي الطَّائِرُ الَّذِيْ عَلَى الْغُصْنِ (عائد الصلة محذوف ہے)

۴۔ مفرد مذکر کے لئے اسم موصول الَّذِيْ اور مفرد مؤنث کے لئے الَّتِيْ اور مثنی مذکر کے لئے اللَّذَانِ اور مثنی مؤنث کے لئے اللَّتَانِ جمع مذکر کے لئے الَّذِيْنَ اور جمع مؤنث کے لئے اللَّوَاتِيْ ، اللاَّئِيْ یا اللاَّتِيْ استعمال ہوتا ہے۔

۵۔ مَـنْ بھی اسم موصول ہے جو خصوصیت کے ساتھ عقلاء کے لئے استعمال ہوتا ہے اور اسکا اطلاق مؤنث مذکر مفرد مثنی جمع میں سے کسی پر بھی ہوسکتا ہے۔

كَافَأْتُ مَنْ نَجَحَ في الامْتِحَانِ. كَافَأْتُ مَنْ نَجَحَتْ فِي الامْتِحَانِ.

كَافَأْتُ مَنْ نَجَحُوْا فِي الامْتِحَانِ.

۶ ۔ مَا بھی اسم موصول ہے جو غیر عقلاء کے لئے استعمال ہوتا ہے جیسے: "وَجَدْتُ مَا فَقَدْتُ" اور "إِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيْدُ"

۷۔ اسماء موصولہ مبنی ہوتے ہیں سوائے اللَّذَانِ اور اللَّتَانِ[1] کے، جن کے اعراب مثنی کی طرح ہوتے ہیں یعنی الف سے مرفوع

(۱) اللَّذَانِ اور اللَّتَانِ کے علاوہ أي بھی معرب ہوتا ہے اس کا بیان ان شاء اللہ بعد میں آئے گا۔

یاء سے منصوب اور مجرور ہوتے ہیں، ''مجموعہ (الف) جملہ ا'' میں الَّذِيْ فاعل فی محل رفع واقع ہوا ہے، ''جملہ ۲'' میں الَّذِيْ مفعول بہ في محل نصب واقع ہوا ہے اور ''جملہ ۳'' میں حرف جر علی کے بعد فی محل جر واقع ہوا ہے۔ الَّتِيْ، الَّذِيْنَ اور اللَّوَاتِيْ کے اعراب بھی اسی طرح محلّی ہونگے جبکہ اللَّذَانِ اور اللَّتَانِ امثلہ مذکورہ میں فاعل ہونے کی حالت میں الف سے مرفوع، مفعول بہ ہونے کی حالت میں یاء سے منصوب اور حرف جر کے بعد یاء سے مجرور ہیں۔

۸۔ اسم موصول کسی اسم کے فوراً بعد بھی واقع ہوسکتا ہے۔ یہ اسم ہمیشہ معرفہ ہوگا اور اسم موصول اس کی صفت کہلائے گا۔

۱۔ فَرِحَ الطَّالِبُ الَّذِيْ نَجَحَ فِي الامْتِحَانِ میں الطَّالِبُ فاعل ہے جبکہ الَّذِيْ اسکی صفت ہے (في محل رفع)۔

۲۔ كَافَأْتُ الطَّالِبَ الَّذِيْ نَجَحَ فِي الامْتِحَانِ میں الطَّالِبُ مفعول بہ ہے اور الَّذِيْ اسکی صفت ہے (في محل نصب)

۳۔ سَلَّمْتُ عَلَى الطَّالِبِ الَّذِيْ نَجَحَ فِي الامْتِحَانِ میں "الطَّالِبِ" حرف جر سے مجرور ہے اور الَّذِيْ اسکی صفت ہے (في محل جر)۔

قاعدہ نمبر ۲٦:

ا۔ اسم موصول ایسا اسم معرفہ ہے جس کے بعد ایک جملے کو لاکر مقصود متعین کیا جاتا ہے، اس جملے کو "صلة الموصول" کہتے ہیں۔ اس جملے میں عام طور پر ایک ضمیر ہوتی ہے، جو اسم موصول پر عائد ہوتی ہے اور "عائد الصلة" کہلاتی ہے۔

۲۔ صلة الموصول جملہ فعلیہ، جملہ اسمیہ یا شبہ جملہ ہوتا ہے۔

۳۔ اسماء موصولہ دو قسم کے ہوتے ہیں (ا) خاص (۲) مشترک۔

خاص: وہ ہیں جو مفرد، مثنی، جمع، مذکر، مؤنث کے لئے مخصوص ہوں۔ جیسے الَّذِي مفرد مذکر کے لئے، اللَّذَانِ: مثنی کے لئے، الَّذِيْنَ: جمع مذکر کے لئے۔ اسی طرح مؤنث اسماء موصولہ۔

مشترک: وہ ہیں جن میں تمام صیغوں کے لئے ایک ہی لفظ استعمال ہوتا ہے جیسے مَنْ، مَا، أيّ۔

۴۔ ''مَنْ'' عاقل کے لئے اور ''مَا'' زیادہ تر غیر عاقل کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

۵۔ تمام اسماء موصولہ مبنی ہیں، سوائے اَللَّذَانِ اور اَللَّتَانِ، ان کے اعراب مثنی کی طرح ہوتے ہیں۔

التمرين ـ ۱

مندرجہ ذیل خالی جگہوں کو مناسب اسماء موصولہ سے پر کیجئے نیز ہر جملہ میں اسم موصول کا اعرابی محل بیان کیجئے:

١ ـ رَبِّي .... خَلَقَنِي.
٢ ـ نَظَرْتُ إِلَى الْعُصْفُوْرِ........... فَوْقَ الشَّجَرَةِ؟
٣ ـ أَكَفَرْتَ بِـ ...... خَلَقَكَ؟
٤ ـ طَالَعْتُ الْكِتَابَ .... أَحْضَرْتُهُ بِالأَمْسِ.
٥ ـ هُمَا الْمُعَلِّمَتَانِ........... عَلَّمَتَانِي.
٦ ـ هٰذِهِ هِيَ النَّافِذَةُ .... دَخَلَ مِنْهَا اللِّصُّ.
٧ ـ مَا تِلْكَ الْكُتُبُ........... فِيْ يَدِكَ؟
٨ ـ هٰؤلاءِ النَّاسُ .... خَرَجُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ.
٩ ـ مَرَرْتُ بِالْبَيْتِ .... هُوَ جَدِيْدٌ.
١٠ ـ أَيْنَ وَضَعْتَ الأَقْلاَمَ .... اشْتَرَيْتَهَا الْيَوْمَ؟
١١ ـ أَيْنَ عَلَّقْتَ الثِّيَابَ .... غَسَلْتَهَا؟
١٢ ـ هٰؤُلاَءِ الطُّلاَّبُ .... رَسَبُوْا فِي الامْتِحَانِ.
١٣ ـ مَا تِلْكَ اللَّوْحَةُ .... عَلَى الْجِدَارِ.
١٤ ـ أَكَلْتُ الْحَلْوَى .... وَجَدْتُّهَا فِي الثَّلاَّجَةِ.
١٥ ـ أَيْنَ الْخَادِمَةُ .... قَدْ وَعَدَتْنِي بِهَا.
١٦ ـ هٰذِهِ هِيَ الْبُيُوْتُ .... دَمَّرَتْهَا قَنَابِلُ الْعَدُوِّ.
١٧ ـ هٰذَا هُوَ الْحَلُّ الْوَحِيْدُ .... عِنْدِيْ.
١٨ ـ قَدْ رَجَعَ الأُسْتَاذَانِ .... سَافَرَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ.
١٩ ـ هٰذِهِ هِيَ الْقُرَى .... هَدَمَهَا السَّيْلُ.
٢٠ ـ هٰذَا هُوَ الْخَادِمُ .... سَرَقَ قِلاَدَتَكَ الذَّهَبِيَّةَ.
٢١ ـ هٰذِهِ هِيَ الْكُتُبُ .... قَدْ[1] قَرَأْتُهَا.
٢٢ ـ قَابَلْتُ الْفَتَاتَيْنِ .... حَضَرَتَا إِلَى بَيْتِيْ بِالأَمْسِ.
٢٣ ـ أَسَمِعْتَ عَنِ الْقَائِدِ .... فَتَحَ صَقَلِيَّةَ؟
٢٤ ـ أَنْتُمَا صَدِيْقَايَ .... سَاعَدَانِيْ فِيْ وَقْتِ الشِّدَّةِ.
٢٥ ـ ذَهَبْتُ إِلَى الْعِيَادَةِ .... بِجِوَارِ بَيْتِيْ.
٢٦ ـ مَنِ الرِّجَالُ الصَّالِحُوْنَ .... أَنْقَذُوْكَ مِنَ الْغَرَقِ؟
٢٧ ـ وَبَّخْتُ الأَطْفَالَ .... مَزَّقُوْا كُتُبِيْ.
٢٨ ـ أَعْجَبَنِيْ الْعَالِمُ .... خَطَبَ النَّاسَ فِي الْمَسْجِدِ.
٢٩ ـ اسْتَقْبَلْنَا الْمَلِكَ .... جَاءَ مِنَ الْهِنْدِ.
٣٠ ـ هٰذَا هُوَ الْبَطَلُ الشُّجَاعُ .... أَحْرَزَ النَّصْرَ لِوَطَنِهِ.
٣١ ـ أهٰؤلاءِ النِّسَاءُ .... خَلَعْنَ الْحِجَابَ.
٣٢ ـ لِمَاذَا اسْتَبْدَلْتَ .... هُوَ أَدْنَى بِـ .... هُوَ خَيْرٌ؟
٣٣ ـ أَيْنَ الْهَدِيَّةُ .... أَرْسَلَ بِهَا زَيْدٌ إِلَيْكَ؟
٣٤ ـ كَيْفَ وَجَدْتَّ الْمَجَلَّةَ الدِّيْنِيَّةَ........... أَرْسَلْتُ بِهَا إِلَيْكَ؟
٣٥ ـ الْكَعْكَةُ .... عَمِلْتِهَا الْيَوْمَ لَذِيْذَةٌ جِدًّا.
٣٦ ـ أَعْجَبَنِيْ الطَّنَافِسُ .... هِيَ مَصْنُوْعَةٌ فِيْ بَاكِسْتَانَ.

(۱) فعل ماضی سے پہلے "قد" لگ جائے تو اس کے مفہوم میں تاکید پیدا ہوتی ہے: زَيْدٌ قد ذَهَبَ کا ترجمہ "زید جا چکا ہے یا زید چلا گیا ہے" ہوگا۔

٣٧ـ هٰؤُلَاءِ هُنَّ الأُمَّهَاتُ .... تَعَلَّمْنَ الدِّيْنَ. ٣٨ـ هٰذَانِ هُمَاالرَّجُلَانِ .... تَكَلَّمْتُ مَعَهُمَا فِي الْمَطَارِ.

٣٩ـ رَجَعَ الْوُزَرَاءُ .... حَضَرُوا الْمُؤْتَمَرَ الإِسْلَامِيَّ إِلٰى بُلْدَانِهِمْ.

٤٠ـ مِنْ أَيْنَ هٰؤُلَاءِ الضُّيُوْفُ .... هُمْ جَالِسُوْنَ فِيْ غُرْفَةِ الْجُلُوْسِ؟

التمرين ـ ٢

مندرجہ ذیل جملوں میں سرخ اسماء کو پہلے مثنی (مذکر یا مؤنث) اور پھر جمع (مذکر یا مؤنث) بنایئے اور اس سے جو تبدیلیاں ہوتی ہیں وہ کیجیے:

نموذج: هٰذَا الطَّالِبُ الَّذِيْ رَسَبَ فِي الامْتِحَانِ.

هٰذَانِ الطَّالِبَانِ اللَّذَانِ رَسَبَا فِي الامْتِحَانِ.

هٰؤُلَاءِ الطُّلَّابُ الَّذِيْنَ رَسَبُوْا فِيْ الامْتِحَانِ.

١ـ هٰذَا هُوَ الَّذِيْ أَكْرَمَهُ الْمَلِكُ. ٢ـ أَنْتَ الْخَادِمُ الْوَفِيُّ الَّذِيْ خَدَمَنِيْ طُوْلَ حَيَاتِيْ.

٣ـ هٰذَا هُوَ الْمُجْرِمُ الَّذِيْ قَتَلَ أَخَا زَيْدٍ. ٤ـ أَيْنَ الْخَادِمُ الَّذِيْ كَانَ عِنْدَكَ فِي الشَّهْرِ الْمَاضِيْ؟

٥ـ أَيْنَ الْوَلَدُ الصَّغِيْرُ الَّذِيْ كَسَّرَ الْفَنَاجِيْنَ؟ ٦ـ سَمِعْتُ الْعَالِمَ الَّذِيْ جَآءَ مِنْ دِمَشْقَ قَبْلَ يَوْمَيْنِ.

٧ـ كَافَأْتُ الْحَارِسَ الَّذِيْ قَبَضَ عَلَى اللِّصِّ. ٨ـ أَتَصَدَّقْتِ عَلَى الْفَقِيْرِ الَّذِيْ كَانَ وَاقِفًا عَلٰى بَابِكِ؟

٩ـ هٰذِهِ هِيَ الْمَرْأَةُ الْفَقِيْرَةُ الَّتِيْ تَصَدَّقْتُ عَلَيْهَا. ١٠ـ أَعْجَبَتْنِي الْفَتَاةُ الصَّالِحَةُ الَّتِيْ تَمَسَّكَتْ بِأَحْكَامِ الشَّرْعِ.

١١ـ أَنَظَرْتَ إِلَى الْكِتَابِ الْمُفِيْدِ الَّذِيْ أَرْسَلَ بِهِ إِلَيْكَ سَلِيْمٌ؟

التمرين ـ ٣

ہر اسم موصول کا صلة الموصول لایئے:

١ـ جَاءَ اللَّذَانِ .... ٢ـ فَتَحْتُ الشَّبَابِيْكَ الَّتِيْ ....

٣ـ أَيْنَ سَيَّارَتُكَ الَّتِيْ .... ٤ـ مَرَرْتُ بِالْحَدِيْقَةِ الَّتِيْ ....

٥ـ هُمَا الْفَتَاتَانِ اللَّتَانِ .... ٦ـ مَنْ كَسَّرَ الصُّحُوْنَ الَّتِيْ ....

٧ـ هُوَ الْكِتَابُ الَّذِيْ .... ٨ـ قَبَضَ الشُّرْطِيُّ عَلَى الَّذِيْنَ ....

٩ ـ رَحَّبَ زَيْدٌ بِاللَّذِيْنَ ....
١٠ ـ هٰذِهِ الأَقْمِشَةُ الَّتِيْ ....مُسْتَوْرَدَةٌ
١١ ـ كَتَبْتُ بِالْقَلَمِ الَّذِيْ ....
١٢ ـ سَلَّمْتُ عَلَى الأُسْتَاذِ الَّذِيْ ....
١٣ ـ مَنْ أَصْدِقَاؤُكُمُ الَّذِيْنَ ....
١٤ ـ سَلَّمَ زَيْدٌ عَلَى الرِّجَالِ الَّذِيْنَ ....
١٥ ـ أَعْجَبَتْنِي الْوُرُوْدُ الَّتِيْ ....
١٦ ـ شَرِبْتُ عَصِيْرَ الْبُرْتُقَالِ الَّذِيْ ....
١٧ ـ هٰؤُلَاءِ النِّسَاءُ اللَّوَاتِيْ ....
١٨ ـ بِكَمْ اشْتَرَيْتَ هٰذِهِ الشَّنْطَةَ الَّتِيْ ....
١٩ ـ هٰذِهِ أَوَّلُ السُّوَرِ الَّتِيْ ....
٢٠ ـ كَسَرَ ابْنُكَ الصَّغِيْرُ الزُّجَاجَتَيْنِ اللَّتَيْنِ ....

التمرين ـ ٤

مندرجہ ذیل اسماء کو جملوں میں اس طرح استعمال کیجئے کہ ان کے بعد اسماء موصولہ آئیں:

١ ـ الْوَرْدَةُ	٢ ـ التَّلَامِيْذُ	٣ ـ الْكُوْبُ	٤ ـ الصَّدِيْقَاتُ	٥ ـ الْجُنُوْدُ
٦ ـ الْوَلَدَانِ	٧ ـ الْقَرْيَتَانِ	٨ ـ الأَطْبَاقُ	٩ ـ الدُّرُوْسُ	١٠ ـ الْجِبَالُ
١١ ـ الإِخْوَةُ	١٢ ـ السَّجَّادَةُ	١٣ ـ الْوَصِيْفَتَانِ	١٤ ـ الْحَقَائِبُ	١٥ ـ الطَّائِرَةُ
١٦ ـ الْفَتَيَاتُ	١٧ ـ الْعُمَّالُ	١٨ ـ السَّبُّوْرَةُ	١٩ ـ التُّفَّاحَةُ	٢٠ ـ الدَّكَاكِيْنُ

التمرين ـ ٥

مندرجہ ذیل جملوں میں اسمائے موصولہ کے اعراب بیان کیجئے:

١ ـ الَّذِيْنَ سَافَرُوْا مَعَنَا صَالِحُوْنَ.
٢ ـ بَحَثْتُ عَنِ الْكِتَابِ الَّذِيْ ذَكَرَهُ الأُسْتَاذُ.
٣ ـ إِنَّ الَّتِيْ عَلَى الْبَابِ أُخْتُ عَائِشَةَ.
٤ ـ مِنْ أَيْنَ اشْتَرَيْتَ الْقَلَنْسُوَةَ الَّتِيْ عَلَى رَأْسِكَ؟
٥ ـ قَابَلْتُ اللَّوَاتِيْ رَأَيْتُهُنَّ فِي الْحَفْلَةِ اللَّيْلَةَ الْمَاضِيَةَ.

التمرين ـ ٦

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجئے:

١ ـ وہ مٹکا کہاں ہے جس میں زمزم کا پانی تھا؟
٢ ـ وہ دونوں طالب علم کہاں ہیں جنہیں استاد نے ڈانٹا تھا؟

۳۔ یہ قینچی جو میز پر ہے وہ کس[۱] کی ہے؟

۴۔ یہ وہ چور ہیں جنہوں نے پچھلے ہفتہ آپ کا مال چرایا تھا۔

۵۔ یہ وہی کافر ہیں جو مسلمانوں کے دشمن ہیں۔

۶۔ کیا یہ وہ انگوٹھی ہے جو آپ کی پرانی خادمہ نے چرائی تھی؟

۷۔ وہ بچے کہاں ہیں جنھیں آپ نے پڑھایا تھا؟

۸۔ وہ رسالہ کیسا ہے جو پچھلے مہینہ جامعہ اسلامیہ نے شائع[۲] کیا۔

۹۔ وہ چھوٹا بچہ کون ہے جو صوفہ پر سویا ہوا ہے؟

۱۰۔ کیا آپ نے اس سائل پر صدقہ کیا جو دروازے پر کھڑا تھا؟

۱۱۔ کیا یہ وہ بستہ ہے جو آپ نے عائشہ سے لیا؟

۱۲۔ وہ لال ٹوکری کہاں ہے جس میں میں نے سبزیاں رکھی تھیں؟

۱۳۔ دشمن نے ایک گاؤں جو سرحد پر تھا تباہ کر دیا۔

۱۴۔ کیا آپ ان طلبہ سے ملے جو مدینہ یونیورسٹی سے آئے ہیں؟

۱۵۔ وہ مریض جو کل ہسپتال میں داخل ہوا تھا مر گیا۔

۱۶۔ قرآن وہ کتاب ہے جو اللہ تعالی نے محمد ﷺ پر نازل فرمائی۔

۱۷۔ یہ وہ ادارہ ہے جہاں میں نے چینی زبان سیکھی۔

۱۸۔ کیا یہ وہ افسر ہے جو اس محکمہ میں انتظامی امور کا ذمہ دار ہے؟

۱۹۔ کیا یہ وہ دو سبق ہیں جن کے سوال بہت اہم ہیں؟

۲۰۔ وہ چھوٹے بچے کہاں ہیں جو درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے تھے؟

۲۱۔ یہ وہ دو نیک عورتیں ہیں جنہوں نے فقراء کی مدد کی۔

۲۲۔ وہ بچے جو سڑک پر کھیل رہے ہیں میرے بھائی کے بیٹے ہیں۔

۲۳۔ یہ وہ قلم ہے جس کے ساتھ میں نے امتحان میں لکھا۔

۲۴۔ وہ عورتیں جو ایک منٹ پہلے مدرسے سے نکلی تھیں استانیاں ہیں۔

۲۵۔ میں نے وہ کڑوی دوا پی لی جو میں دواخانہ سے لایا تھا۔

۲۶۔ شاید یہ وہ قمیص ہے جس کی جیب میں میں نے پیسے رکھے تھے۔

۲۷۔ یہ وہ قدیم عجائب گھر ہے جو غیر ملکی سیاحوں کو پسند آیا۔

۲۸۔ وہ حجاج کرام لوٹ آئے جو پچھلے مہینے حج کے لئے مکہ گئے تھے۔

۲۹۔ اس قالین کا رنگ کیا ہے جو کل عائشہ لے کر آئی ہے؟

۳۰۔ بچے نے وہ دونوں گولیاں نگل لی ہیں جو اس کے ہاتھ میں تھیں۔

۳۱۔ کیا آپ نے وہ دونوں خط پڑھ لئے جو کل آپکو پہنچے؟

۳۲۔ کیا یہ وہ مجرم ہیں جنہیں کل پولیس کے آدمیوں نے گرفتار کیا تھا؟

۳۳۔ وہ عورت کہاں ہے جو اپنے بچے کی وجہ سے پریشان تھی؟

۳۴۔ اس خونی جنگ میں کتنے آدمی مرے تھے جو پچھلے سال واقع ہوئی؟

۳۵۔ میں نے ان طالبات کو انعام دیا جنہوں نے پڑھائی میں محنت کی تھی۔

۳۶۔ کیا آپ نے وہ کھڑکیاں بند کر دی ہیں جو گزشتہ رات کھلی ہوئی تھیں؟

۳۷۔ وہ استری کیے ہوئے کپڑے کہاں ہیں جو خادمہ نے بستر پر رکھے تھے؟

---

(۱) یاد رہے کہ جملہ استفہامیہ أداة الاستفهام سے شروع ہوگا۔

(۲) أَصْدَرَ.

۳۸۔ ہم نے ان اساتذہ کو سلام کیا جو دو ہفتہ پہلے سعودی عرب سے آئے تھے۔

۳۹۔ کیا آپ نے ترجیح[۱] دی دنیا کو جو کہ فانی ہے آخرت پر جو کہ ہمیشہ باقی رہنے والی ہے؟

۴۰۔ یہ زمزم کا پانی ہے جس کے فضائل اور برکتوں[۲] کے بارے میں بہت سی حدیثیں ہیں۔

التمرين - ۷

مندرجہ ذیل آیات میں اسماء موصولہ کی تعیین کیجئے اور ان کا صیغہ بتایئے:

١ ـ سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى.

٢ ـ وَطَعَامُ الَّذِيْنَ أُوْتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَّكُمْ.

٣ ـ إِنَّهُ خَبِيْرٌ بِمَا تَفْعَلُوْنَ.

٤ ـ أَوْ كَالَّذِيْ[۳] مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ وَّهِيَ خَاوِيَةٌ.

٥ ـ أَرَأَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ.

٦ ـ رَبَّنَا أَرِنَا اللَّذَيْنِ أَضَلَّانَا مِنَ الْجِنِّ وَالإِنْسِ.

٧ ـ مَا أَغْنٰى عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ.

٨ ـ أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الآخِرَةِ إِلَّا النَّارُ.

٩ ـ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ إِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ.

١٠ ـ هُوَ الَّذِيْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهُ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ.

١١ ـ مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ.

١٢ ـ تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا.

١٣ ـ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ.

١٤ ـ وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۨالَّذِيْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهُ.

١٥ ـ وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ.

١٦ ـ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ.

١٧ ـ اَلْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ.

١٨ ـ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ إِلَّا مَنْ أَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ.

١٩ ـ وَأَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ.

٢٠ ـ يٰأَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ.

٢١ ـ وَإِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ.

٢٢ ـ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّأَجْرٌ عَظِيْمٌ.

نئے الفاظ

عربي	اردو	عربي	اردو
اِسْتَبْدَلَ بِـ	بدلہ میں لینا	اَلْحَلُّ الْوَحِيْدُ	ایک حل

(١) آثَرَ (٢) فِيْ فَضْلِهٖ وَ بَرَكَتِهٖ (٣) كَالَّذِي...... كـ: كاف التشبيه، الَّذي: اسم موصول في محل جر

عربي	اردو	عربي	اردو
تَمَسَّكَ بِـ	کسی چیز کو پکڑا	دَمَّرَ	برباد کیا، بالکل ختم کر دیا
ذَهَبِيٌّ	سونے کا، سنہری	سَيْلٌ	سیلاب
طُنْفُسَةٌ، طَنْفَسَةٌ ج: طَنَافِسُ	چٹائی، کپڑا، فرش	طُوْلَ الْحَيَاةِ	پوری زندگی
عَلَّمَ	سکھایا	قِلَادَةٌ ج: قَلَائِدُ	ہار
قُنْبُلَةٌ ج: قَنَابِلُ	بم	كَافَأْتُ	میں نے انعام دیا
كَعْكَةٌ ج: كَعْكٌ	کیک	لَوْحَةٌ ج س	تختی
مَصْنُوْعٌ	بنا ہوا	هَدَمَ	گرایا
أَحْرَزَ	حفاظت کی، جمع کیا	أَنْقَذَ	بچایا

اردو	عربي	اردو	عربي
ادارہ	مَعْهَدٌ	پسند آیا، اچھا لگا	أَعْجَبَ
پولیس کے آدمی	رِجَالُ الشُّرْطَةِ	پیسے	نُقُوْدٌ
چینی زبان	اَللُّغَةُ الصِّيْنِيَّةُ	خونی جنگ	اَلْحَرْبُ الدَّامِيَةُ
سرحد	حَدٌّ، حُدُوْدٌ	شائع کیا	أَصْدَرَ
صوفہ	مَقْعَدٌ، أَرِيْكَةٌ	فانی ہے	فَانِيَةٌ
قینچی	مِقَصٌّ	گولی	قُرْصٌ، أَقْرَاصٌ
مٹکا	جَرَّةٌ ج: جَرٌّ	مرگیا	مَاتَ
نگل لیا	اِبْتَلَعَ	ہمیشہ رہنے والا	دَائِمٌ

التمرينات العامة

التمرين ـ ١

اجمع كل اسم مفرد فيما يلي:

١ ـ الرَّجُلُ صَالِحٌ. ٢ ـ الْمَرِيْضُ نَائِمٌ. ٣ ـ الطَّالِبُ جَدِيْدٌ.
٤ ـ أأنْتَ مَشْغُوْلٌ؟ ٥ ـ الشَّاعِرُ عِرَاقِيٌّ. ٦ ـ هَلِ الطَّالِبُ الْجَدِيْدُ كَسْلَانٌ.
٧ ـ هُوَ مُنَافِقٌ كَاذِبٌ. ٨ ـ الْمُعَلِّمُ الْمِصْرِيُّ مَعَ أَوْلَادِهِ. ٩ ـ هَلِ الطَّالِبُ الْمُجِدُّ مُسْتَعِدٌّ لِلامْتِحَانِ؟
١٠ ـ هَلْ هُوَ ضَيْفٌ أَجْنَبِيٌّ؟ ١١ ـ هَلْ أَنْتَ مُهَنْدِسٌ سَعُوْدِيٌّ؟ ١٢ ـ هَذَا تَاجِرٌ هِنْدِيٌّ.
١٣ ـ هُوَ أُسْتَاذٌ مِصْرِيٌّ. ١٤ ـ هَلْ أَنْتَ مُعَلِّمٌ أُرْدُنِيٌّ؟ ١٥ ـ أَنْتَ مَعَ أُسْرَتِكَ وَ أَنَا مَعَ أُسْرَتِيْ.
١٦ ـ أَنْتَ رَئِيْسٌ كَبِيْرٌ. ١٧ ـ هَلْ أَنْتَ طَالِبٌ مُجْتَهِدٌ؟ ١٨ ـ أَيْنَ التِّلْمِيْذُ النَّاجِحُ؟
١٩ ـ أَيْنَ الرَّجُلُ الطَّيِّبُ؟ ٢٠ ـ مَنِ الأُسْتَاذُ الأَفْغَانِيُّ؟ ٢١ ـ ابْنُكَ الصَّغِيْرُ ذَكِيٌّ.
٢٢ ـ هُوَ فِيْ بَيْتِهِ. ٢٣ ـ هَذَا الطَّبَّاخُ الْمَاهِرُ مَشْهُوْرٌ. ٢٤ ـ التِّلْمِيْذُ الْمُجْتَهِدُ فِيْ فَصْلِهِ.
٢٥ ـ الْوَلَدُ الْكَبِيْرُ مَعَ أُمِّهِ. ٢٦ ـ أَنْتَ وَلَدٌ صَغِيْرٌ. ٢٧ ـ هَلْ هذَا الْكَافِرُ الشَّقِيُّ مَرْدُوْدٌ؟
٢٨ ـ الْمَلِكُ الْعَادِلُ فِيْ قَصْرِهِ. ٢٩ ـ أَنْتَ جَالِسٌ وَ هُوَ قَائِمٌ. ٣٠ ـ الطَّبِيْبُ الْمَاهِرُ فِيْ عِيَادَتِهِ.
٣١ ـ هَذَا تِلْمِيْذٌ بَاكِسْتَانِيٌّ. ٣٢ ـ أَنَا طَالِبٌ وَ أَنْتَ مُدَرِّسٌ. ٣٣ ـ هُوَ طَبِيْبٌ وَ أَنْتَ مُهَنْدِسٌ.
٣٤ ـ أَنْتَ عَبْدٌ وَ أَنَا حُرٌّ. ٣٥ ـ أَنْتَ ضَيْفٌ كَرِيْمٌ. ٣٦ ـ الْخَيَّاطُ الْمَاهِرُ فِيْ دُكَّانِهِ.
٣٧ ـ الْمُؤْمِنُ صَادِقٌ. ٣٨ ـ هُوَ عَبْدٌ شَاكِرٌ. ٣٩ ـ الْفَقِيْرُ الْبَائِسُ وَاقِفٌ عَلَى بَابِ الْغَنِيِّ.
٤٠ ـ الْمُرَاسِلُ الْمَشْهُوْرُ فِيْ مَكْتَبِ رَئِيْسِ الْوُزَرَاءِ.

صحّح الجمل الآتية:

١ ـ الأَبُ مُجْتَهِدَةٌ. ٢ ـ أُمُّ الصَّادِقَةُ. ٣ ـ الطَّالِبُ ذَكِيَّةٌ.
٤ ـ الأَمِيْرَةُ جَمِيْلٌ. ٥ ـ الْعَالِمُ الْمُؤْمِنُ. ٦ ـ الْمُسْلِمَةُ الطَّيِّبَةُ.

٧ـ دَرْسٌ السَّهْلُ.
٨ـ الشَّارِعُ الْوَاسِعُ.
٩ـ الْبِنْتُ جَمِيْلٌ.
١٠ـ الْوَلَدُ كَرِيْمَةٌ.
١١ـ الْبَاكِسْتَانِيَّةُ الْوَاقِفَةُ.
١٢ـ الْخَالَةُ مَرِيْضٌ.
١٣ـ الْجَدُّ سَقِيْمَةٌ.
١٤ـ الْمُدَرِّسُ الصَّالِحُ.
١٥ـ الْمَدْرَسَةُ جَدِيْدٌ.
١٦ـ الْفَقِيْرُ نَظِيْفَةٌ.
١٧ـ الْمُؤْمِنُ الصَّادِقُ.
١٨ـ التِّلْمِيْذَةُ عِرَاقِيٌّ.
١٩ـ الْخَادِمُ الْوَفِيُّ.
٢٠ـ السَّيَّارَةُ سَرِيْعٌ.
٢١ـ الْكِتَابُ قَدِيْمَةٌ.
٢٢ـ الْكِتَابَةُ قَدِيْمٌ.
٢٣ـ الْغُرْفَةُ النَّظِيْفَةُ.
٢٤ـ الْبَابُ مَفْتُوْحَةٌ.
٢٥ـ السُّوْقُ الْجَمِيْلَةُ.
٢٦ـ الأَمِيْرُ غَنِيَّةٌ.
٢٧ـ الْبَيْتُ كَبِيْرَةٌ.
٢٨ـ بَحْرٌ الْوَاسِعُ.
٢٩ـ الشَّجَرَةُ جَمِيْلٌ.
٣٠ـ الْحَدِيْقَةُ الصَّغِيْرَةُ.
٣١ـ الْمُنَافِقُ الْكَاذِبُ.
٣٢ـ مُهَنْدِسٌ الْمَاهِرُ.
٣٣ـ الْكَافِرُ جَاهِلَةٌ.
٣٤ـ الْعَدُوُّ شَدِيْدَةٌ.
٣٥ـ الْكَأْسُ الْمَكْسُوْرَةُ.
٣٦ـ الصَّلَاةُ الْفَرِيْضَةُ.
٣٧ـ الْجُمْلَةُ صَعْبٌ.
٣٨ـ الْحَارِسُ قَوِيَّةٌ.
٣٩ـ الْكَلْبُ وَاقِفَةٌ.
٤٠ـ الإِسْلَامُ الدِّيْنُ.
٤١ـ الْكُرْسِيُّ جَدِيْدَةٌ.
٤٢ـ الْخِطَابُ بَلِيْغَةٌ.
٤٣ـ الْحَدِيْثُ الْجَذَّابُ.
٤٤ـ الأَرْضُ الْكُرَةُ.
٤٥ـ الشَّعْرُ الْمُسْتَرْسِلُ.
٤٦ـ الْبِنَاءُ بَعِيْدَةٌ.
٤٧ـ الْمَتْحَفُ الْقَدِيْمُ.
٤٨ـ السَّنَةُ طَوِيْلٌ.
٤٩ـ الطِّفْلُ نَائِمَةٌ.
٥٠ـ الْعَجُوْزُ الْجَالِسُ.

حوِّل الجمل الآتية إلى المؤنث:

١ـ الطَّالِبُ جَمِيْلٌ.
٢ـ السَّيِّدُ طَوِيْلٌ.
٣ـ الْوَلَدُ عَادِلٌ.
٤ـ الْمَلِكُ عَادِلٌ.
٥ـ الطَّبِيْبُ جَيِّدٌ.
٦ـ الْمُسْلِمُ صَالِحٌ.
٧ـ الْخَادِمُ قَصِيْرٌ.
٨ـ الأُسْتَاذُ مُجْتَهِدٌ.
٩ـ الْعَالِمُ كَرِيْمٌ.
١٠ـ الصَّدِيْقُ جَالِسٌ.
١١ـ الْبَاكِسْتَانِيُّ وَاقِفٌ.
١٢ـ الأَمِيْرُ غَنِيٌّ.
١٣ـ السَّيِّدُ مَرِيْضٌ.
١٤ـ الشَّابُّ عَاقِلٌ.
١٥ـ الْبَدَوِيُّ سَاذِجٌ.

١٦ـ الْجَدُّ شَيْخٌ. ١٧ـ الْمُسَافِرُ سَقِيْمٌ . ١٨ـ الطَّالِبُ أعْجَمِيٌّ.
١٩ـ الْوَزِيْرُ قَائِمٌ. ٢٠ـ الْعَزِيْزُ صَالِحٌ. ٢١ـ الْمُدَرِّسُ نَظِيْفٌ.
٢٢ـ الْحَارِسُ أمِيْنٌ. ٢٣ـ الْوَلَدُ غَبِيٌّ. ٢٤ـ الطَّالِبُ نَاجِحٌ.
٢٥ـ التِّلْمِيْذُ جَالِسٌ. ٢٦ـ الْمُرَاسِلُ مَاهِرٌ. ٢٧ـ الْعَالِمُ مُؤْمِنٌ.
٢٨ـ الْعَالِمُ خَاشِعٌ. ٢٩ـ الْخَالُ كَبِيْرٌ. ٣٠ـ الْمُسْلِمُ صَائِمٌ.
٣١ـ الْعَرَبِيُّ حَلِيْمٌ. ٣٢ـ الْمُجَاهِدُ حَبِيْبٌ. ٣٣ـ الْخَادِمُ سَمِيْنٌ.
٣٤ـ الأسْتَاذُ قَدِيْمٌ. ٣٥ـ الْجَدُّ صَابِرٌ. ٣٦ـ الصَّاحِبُ كَرِيْمٌ.
٣٧ـ الْبَاكِسْتَانِيُّ مُجْتَهِدٌ. ٣٨ـ التِّلْمِيْذُ شَاطِرٌ. ٣٩ـ الْمِسْكِيْنُ قَصِيْرٌ.
٤٠ـ الْحَارِسُ قَوِيٌّ. ٤١ـ الْعَجُوْزُ ضَعِيْفٌ. ٤٢ـ الْمُؤْمِنُ شَاكِرٌ.
٤٣ـ الْقِطُّ صَغِيْرٌ. ٤٤ـ الْمَلِكُ جَالِسٌ. ٤٥ـ السَّائِقُ سَمِيْنٌ.
٤٦ـ الْجُنْدِيُّ وَفِيٌّ. ٤٧ـ الْقَائِدُ عَظِيْمٌ . ٤٨ـ الْفَقِيْرُ وَاقِفٌ.
٤٩ـ الْكَافِرُ كَاذِبٌ. ٥٠ـ الْمُفْتِيْ عَامِلٌ.

املأ الفراغات بالحروف الجارة:

١ـ جَاءَتِ الطَّالِبَاتُ ...... بَاكِسْتَانَ. ٢ـ الرَّجُلُ ...... الْبَيْتِ. ٣ـ الْقِطَّةُ ...... الشَّجَرَةِ.
٤ـ الْمَاءُ ...... الْكَأْسِ. ٥ـ السَّيَّارَةُ ...... زَيْدٍ. ٦ـ الْكُرْسِيُّ...... الْخَشَبِ.
٧ـ جَاءَ الأوْلَادُ ...... أصْدِقَائِهِمْ. ٨ـ الْخُبْزُ ...... خَمْسِ رُوْبِيَّاتٍ. ٩ـ ذَهَبْتُ ...... الْمَسْجِدِ.
١٠ـ اِجْتَهَدَ الطَّالِبُ ...... اللَّيْلِ. ١١ـ كَفَّرَ اللّٰهُ ......الْمُؤْمِنِ السُّوْءَ. ١٢ـ الأسْمَاكُ ......الْبِرْكَةِ.
١٣ـ وَضَعْتُ الْكُتُبَ ......الْحَقِيْبَةِ. ١٤ـ ......الأمِّ أرْبَعَةُ أوْلَادٍ. ١٥ـ الشَّيْطَانُ عَدُوٌّ ......آدَمَ.
١٦ـ الْمِرْآةُ ......الْحَدِيْدِ. ١٧ـ الطِّفْلَةُ ......الْقَمَرِ. ١٨ـ جَلَسَ الضُّيُوْفُ ......السَّجَّادَةِ
١٩ـ سَافَرَ زَيْدٌ ......الْهِنْدِ ......بَاكِسْتَانَ.
٢٠ـ أنْزَلَ اللّٰهُ الْقُرْآنَ ......السَّمَاءِ ......الأرْضِ.

إمْلأْ الفراغات بالألوان :

١ ـ الْبَحْرُ .... ٢ ـ السَّمَاءُ .... ٣ ـ النَّبَاتُ .... ٤ ـ الْعُشْبَةُ ....

٥ ـ الْقَشُّ .... ٦ ـ الشَّمْسُ .... ٧ ـ الثَّوْبُ .... ٨ ـ الزَّهْرَةُ ....

٩ ـ الشَّعْرُ .... ١٠ ـ الْبِنْتُ .... ١١ ـ الثَّلْجُ .... ١٢ ـ الطُّيُوْرُ ....

١٣ ـ الدُّبُّ .... ١٤ ـ الْعَيْنُ .... ١٥ ـ الْوُرُوْدُ .... ١٦ ـ الْبُرْقُعُ ....

١٧ ـ السَّتَارُ .... ١٨ ـ الْكِتَابُ .... ١٩ ـ الْغُرَفُ .... ٢٠ ـ الْمَرَاوِحُ ....

تمرين في القراءة ـ ٢

اقرأ الجمل الآتية قراءة صحيحة:

١ ـ خياطوا دمشق طيّبون.

٢ ـ كتب الرجل رسالتين طويلتين إلى الوزير.

٣ ـ بابا بيتي الرجل مفتوحان.

٤ ـ كان الطلاب في القاهرة قبل شهور قليلة.

٥ ـ خبز خبّازي القاهرة لذيذ جداً.

٦ ـ معلمو المدرسة الجديدة الكبيرة عراقيون.

٧ ـ شرب أعيان المدينة ماء العيون.

٨ ـ سقطت قطعتا لحم من الطاولة إلى الأرض.

٩ ـ تصل مياه الأنهر أخيرا إلى البحر.

١٠ ـ رأت النساء مُعلّمي الأبناء في شارع المدينة.

١١ ـ وجدوا كلابا كثيرة في السوق أمسِ.

١٢ ـ كتب الأستاذ كتابين سهلين للطلاب الباكستانيين.

١٣ ـ شوكة أمّ الخليفة على المائدة الصغيرة.

١٤ ـ وصلت بنتان إلى الدكان وطلبتا خبزا ولبنا من الخادم.

١٥ ـ وضع الطلاب كتابي الأستاذ القديمين في الشنطة الجديدة.

١٦ ـ ساعة الطبيب المكسورة القديمة مع كتابه على الطاولة الجديدة.

١٧ ـ أكلنا لحم بقر مع الأرز ثم شربنا فنجان قهوة مع الحليب والسكر.

١٨ ـ أصدقاء حسن الأغنياء موجودون في البيت مع أقرباء الأمير العربي.

١٩ ـ عقد رئيس الوزراء أوّل أمس اجتماعا في مكتبه حضره بعض الوزراء.

٢٠ ـ ذهب ابني قبل شهرين إلى مصر وبعد ثلاثة أسابيع وصلني منه مكتوب.

تمرين في القراءة ـ ٣

١ ـ متى وصل معلموك المصريون.

٢ ـ قفل أصحاب الدكاكين دكاكينهم عند الظهر.

٣ ـ وجدنا كتبا كثيرة في دكان أخوي زيد.

٤ ـ أفتحت الأبواب هناك؟

٥ ـ نعم، فتحتها قبل ساعات، ثم قفلتها من جديد.

٦ ـ ركب الرّجال درّاجاتِهم من بيوتهم إلى السوق.

٧ ـ معلمونا الباكستانيون في بيت عمّ سليم.

٨ ـ ركب أطول رجل في البلد أكبر حصان.

٩ ـ هي أجمل بنت في تلك المدينة المشهورة.

١٠ ـ العبد الأسود في الحجرة الزرقاء.

١١ ـ هذا السائل أعمى وأعرج وهو أصفر اللون.

١٢ ـ الملك أعدل فالسكان أسعد من آبائهم.

١٣ ـ عينا المرأة السوداوان كبيرتان جدا.

١٤ ـ الجمل خير من الحصان لسكّان الصحراء.

١٥ ـ أغمضت المرأة عينيها الخضراوين.

١٦ ـ هو أكرم من أبيه وجده أكرم رجل في القرية.

١٧ ـ فتحوا أكبر نافذة في الغرفة.

١٨ ـ هي أكبر مصيبة في تاريخ العالم حتّى اليوم.

١٩ ـ فتح الولد الشرير دولاب المطبخ وكسر أثمن صحنٍ فيه.

٢٠ ـ طلب سكّان هذه القرية بيوتا جديدة ومدرسة كبيرة من رئيس البلد.

تمرين في القراءة ـ ٤

١ ـ وصلنا إلى المحطة بعد أن غادر القطار.

٢ ـ لكلّ الناس وقت للعمل ووقت للراحة.

٣ ـ عرفت أن في كل أمّة الطيب والخبيث.

٤ ـ السبب الحقيُقيّ لهذا المرض مجهول.

٥ ـ إنّ البرّ شيء هين وجه بشوش وكلام لين.

٦ ـ الفواكه المعلّبة ضارّة، لأن فيها موادّ كيمياوية.

٧ ـ للمرأة المسلمة في الحياة الإجتماعية دور خطير.

٨ ـ معظم البلدان العربية الإسلامية غنية بثروة البترول.

٩ ـ العطلة الأسبوعية في البلاد الإسلامية يوم الجمعة.

١٠ ـ لا بدّ من القيام بالتمرينات الرّياضية في كل صباح.

١١ ـ كان العرب قبل مجيء الإسلام جماعة من البدو الرحّل.

١٢ ـ اشتهر صلاح الدين الأيوبي بالشجاعة والكرم والمروءة.

١٣ ـ تصدّقت على كل فقير بائس شاهدته في زُقاق المدينة.

١٤ ـ خرجت إلى متنزه عام بعد أن اكملت الواجب المنزلي.

١٥ ـ نجح الطالب المجدّ في الامتحان مع أن الدراسة صعبة جدا.

١٦ ـ أقرأت في الحديث الشريف عن حرمة لحوم الحمر الأهلية؟

١٧ ـ لهذا الكاتب المشهورمؤلّفات عديدة في التاريخ الإسلامي.

١٨ ـ أين قطعة الحلوى التي تركتها قبل لحظة على المائدة البيضاء؟

١٩ ـ تعجبت من بعض المؤرخين، كيف شوّهوا الحقائق التاريخية.

٢٠ ـ السفن وسيلة من وسائل المواصلات كالطائرات والسيارات.

٢١ ـ أعجبنا منظر الجبال المرتفعة التي كانت قممها مغطّاة بالثلوج.

٢٢ ـ كانت حياة أحمد في هذه السّنين من عمره حياة طمأنينة ودعة.

٢٣ ـ كان صحابة الرسول ﷺ متعطّشين إلى الشهادة في سبيل اللّٰه.

٢٤ ـ البومة طائر مستديرالوجه، أرقط الظهر، واسع العينين، حادّ السّمع.

٢٥ ـ قاتل الجنود الباسلون بشجاعة فائقة وأنزلوا بالعدو هزيمة منكرة.

٢٦ ـ الفتيات اللّواتي وفقهن اللّٰه تعالى إلى تعلّم الدين محفوظات جدا.

٢٧ ـ كانت السيدة عائشة راوية أحاديث النبي ومعلمة الأمة أحكام الدّين.

٢٨ ـ دخل فريقا كرة القدم في الملعب وجلس المتفرجون في مقاعدهم.

٢٩ ـ أخصبت الأرض واخضرّت الأشجار وتلطّف الجوّ في فصل الربيع.

٣٠ ـ من قسم السنة إلى أشهر، والأشهر إلى أسابيع وهذه إلى أيام فالساعات؟

٣١ ـ ادّخر خالد مصروف جيبه حتّى تجمّع عنده المبلغ المطلوب لشراء درّاجة.

٣٢ ـ في مكة المكرمة بيت اللّٰهِ الحرام الّذي امر اللّٰهُ نبيّه إبراهيم عليه السلام ببنائه.

٣٣ـ بحث أحمد عن شنطته المفقودة ساعة ووجدها أخيرا وراء باب مكتبة الجامعة.

٣٤ـ اشتد عذاب المشركين بآل ياسر ولكنهم تحملوا ذلك العذاب في شجاعة وصبر.

٣٥ـ لقد تقدمت باكستان كثيرا في ميدان الصناعة في خلال السنوات العشر الأخيرة.

٣٦ـ أنشأت الحكومة مدرسة إبتدائية، ومهّدت طرقا كثيرة في هذه المنطقة المتخلفة.

٣٧ـ اِحْتلّ هذا المؤظف العبقري مناصب عالية في الحكومة وقدّم خدمات كثيرة لبلاده.

٣٨ـ قلت لأحمد: إنّ أختك الصغيرة مضطجعة على الأريكة المريحة في غرفة الجلوس.

٣٩ـ سألني العجوز بصوته الضعيف: هل أنت مستعدّ لمساعدتي في هذا الوقت العصيب؟

٤٠ـ قلت لعائشة: إنّ أطفالك في هذا السِّن المبكرة في حاجة شديدة إلى عنايتك ورعايتك.

٤١ـ إذا جاء الصيف اشتد الحر، وقل المطر، وذهب الناس إلى المصايف لِلابتعاد عن الحر.

٤٢ـ لقد أثار المستشرقون الشكوك والشبهات حول الإسلام لإبعاد الشبان المسلمين عن دينه.

٤٣ـ كل المسلمين مجتمعون اليوم في عرفات وكلهم بملابس الإحرام البيضاء لا فرق بين غني وفقير.

٤٤ـ المال هو كل شيء عند هؤلاء الّذين فرحوا بالحياة الدنيا واطمأنوا بها والّذين عن الآخرة هم غافلون.

٤٥ـ اشترك خالد بن الوليد بعد إسلامه بعامين في فتح مكة ودخل المسلمون مكة بعد غياب عشر سنوات.

٤٦ـ حضرتْ عائشة الصغيرة حفلة زفاف فأعجبها منظر العروس بملابسها الفاخرة وهي جالسة على المنصّة.

٤٧ـ طلع الفجر، وأشرقت الشمس، فهرب الظلام، وهجرت الطيورأعشاشها، وغرّدت فرحة بالصباح الجديد.

٤٨ـ كانت تلك الجامعات التي أنشأها المسلمون في القرون الوسطى هي الينبوع الذي تفجّرت منه العلوم الحديثة.

٤٩ـ العلم[1] الباكستاني مصنوع من نسيج أخضر، في وسطه هلال أبيض ونجمة بيضاء، إلى جانبه الأيسر عمود أبيض.

٥٠ـ قالت خديجة لزينب: كنت مشتاقة لحضور حفلة زفافك ولكني مرضت للأسف الشديد فمنعني والدي

(١) عَلَمٌ ج: أعلاَمٌ: جهنڈا۔

من الخروج.

٥١ ـ خطب مدير الكلّية جميع المدرسين، فقال: لا بد من تدريب الشبّان على حمل السلاح هذه الأيام لأن العدو متربّص لنا.

٥٢ ـ في البحار أنواع من الأسماك مختلفة الأشكال والألوان والصفات، لحوم الأسماك سهلة الهضم، لذيذة الطّعم، غنية ببعض المادة الغذائية المهمّة.

٥٣ ـ إن العبادة ضرورية لصحة الأرواح كما [1] أنّ الرياضية ضرورية لصحة الأبدان وإن القلوب لمفتقرة لحياتها إلى ذكر الله، كما أن الأجسام قوامها الغذاء الصحي.

٥٤ ـ قام كثيرمن العرب برحلات عملية في أنحاء متفرقة من بلاد العالم وتركوا لنا كتبا تحدثوا فيها عن مشاهداتهم وملحوظاتهم وهذه الكتب مسمّاة بـ "كتب الرّحلات".

٥٥ ـ أذنا الحصان العربي متباعدتان أي أنه عريض الجبهة وعيناه بارزتان على الجانبين، أمّا منخراه فمتقاربان، وكذلك منكباه وهو واسع الجبين، عظيم الفخذين، عريض الصّهوة، قصير الساقين.

تمرين في القراءة ـ ٥

لا عِلْمَ لي بهذا الأمر.

لا إله إلا الله الواحد القهار.

لا مفرَّ من عذاب اللّٰهِ إذا جاء.

لا بُدَّ من مراعاة شعور الآخرين.

لا دَخْلَ لي في هذه القضية.

لا شَيْءَ في هذه الخزانة المغلقة.

لا طَالِبَ راسب في الأمتحان.

لا رَيْبَ أن الإنسان مجزيّ بعمله.

لا سَبِيْلَ للتّخلّص من هذه المصيبة.

لا طاعَةَ لمخلوق في معصية الخالق.

لا نُقُودَ عند هذا الرجل المسكين.

أولئك الكفرة الفجرة لا خلاق لهم في الآخرة.

لا حَاجَةَ بي إلى هذه الكتب الفاسدة للأخلاق.

لا بُدَّ من مراعاة الدقة في المواعيد للحفظ على النظام.

لا شَكَّ أن الطاعة الحقيقية في ذكر اللّٰه وطاعته.

لا خَيْرَ في هؤلاءِ الذين عقولهم ضيقة وقلوبهم لاهية.

---

(١) كَمَا: جیسا کہ۔

لا مَانِعَ عندي إذا ذهبت لزيارة الأصدقاء يوم الجمعة.

لا فَائِدَةَ في هذه الكتب التي هي فوق مُستوى الطلاب.

لا جَرَمَ أنّ الذين فرحوا بالحياة الدنياواطمأنوا بها هم الأخسرون.

لا مُؤاخَذَةَ على هذا الخادم المسكين الذي هو مصاب بمرض مزمن.

لا حَرَجَ على هذا الشيخ الطاعن في السن الذي عجز عن الخروج لضعفه.

لا بأسَ عليك اذا تأخرت اليوم، لأنّ المطر هاطل، والماء مجتمع في الطرقات، والوحل كثير.

التمرين ـ ٦

إقرأ النصوص الآتية قراءة صحيحة:

١ ـ الليل ساكن، والقمر طالع، والجو معتدل، والسماء صافية، والطبيعة جميلة، والطيور هادئة في أعشاشها، والصحراء واسعة وقلب المؤمن خاشع يقول: اللّٰه واحد.

٢ ـ مدينة لاهور عظيمة، الشوارع فيها مرصوفة، الأشجار مغروسة على جانبها، المدارس كثيرة، التعليم منتشر، التجارة رائجة، العمارات عالية، دور الوزارات آية في الجمال والفن.

٣ ـ كان عند مزارع مزرعة كبيرة، في المزرعة بقرة وعنزة ووزّة وبطة. كان للمزرعة باب مكسور أهمل المزارع الباب في يوم من الأيام، سرق القط الوزة والبطة، وسرق السُّراق البقرة والعنزة، ندم المزارع الكسلان على إهماله، "الكسلان ندمان على الدوام".

٤ ـ نعمان رجل ميسور، له جار فقير، في يوم العيد دخل نعمان دار جاره ومعه لعب هدايا، بارك نعمان لجاره بالعيد وناول أولاده الهدايا.

٥ ـ عمر بن الخطاب ﷺ هو الخليفة الراشد الثاني بعد أبي بكر ﷺ، اشتهر عمر بالعدل، جاهد المسلمون في عهده، وحققوا النصر، ونشروا الإسلام في بلاد كثيرة.

٦ ـ ذهبت لزيارة صديقي العراقي يوم الجمعة، أكرمني صديقي وقدّم لي القهوة العربية وفطائر لذيذة في صينية نظيفة فحدثنا معا لنصف ساعة ثم ودّعته ورجعت إلى بيتي.

٧ـ خرج أسد ذات يوم لطلب قوته وصادف حملاً تحت شجرةٍ فافترسه ولما أراد أكله جاء أسد آخر فتوجه إلى قتاله وحين اشتغالهما بالقتال جاء ذئب فخطف الحمل وفرّ به.

٨ـ ذهب أسامة مع والده إلى المسجد لصلاة العيد، وسبح اللّٰهَ كثيرا، وفي طريق العودة وجد فقيرا جالسا على الرصيف فعطف عليه، وقدم له بعض النقود، ومقدارا من الحلوى، استحسن الوالد على ابنه وقدّم له مكافأة طيبة على حسن بِره وعطفه على الفقراء.

٩ـ ركب سائح سيارة، وسار في الطريق، مر به غزال، فأمر السائح السائق بالوقوف، أدخل الغزال رأسه في السيارة. قال السائح للسائق: ما لهذا الغَزَال؟ قال السائق: لقد اشتد البرد، وتساقطت الثلوج، فنزلت الغزلان من الجبال وهرعت إلى القرى المجاورة للبحث عن الطعام. فإذا [1] تلطفت الجو رجعت الغزلان مرّة أخرى إلى الجبال.

١٠ـ قال ماجد لأستاذه وهما في طريقهما إلى المدرسة: ما قرأت شيئا في هذه الليلة وما حفظت الدّرس الّذي كلّفتنا به، قال الأستاذُ لماجد: يا ماجدُ إنّ العاقل من أنجز عمله وأكمل واجبه في حينه، عمل ماجد بنصيحة الأستاذ وتفوّق على زملائه.

١١ـ الهواء منعش، والقمرية ساكنة، والقمر مضيء، وخالد جالس مع أبيه أمام المنزل، سمع خالد صوت الضفادع، فكرهه وقال لوالده: إن صوت الضفادع مزعج للغاية، أليس من الممكن التخلّص منها؟ قال الوالد: الضفادع مفيدة هل سمعت عن البعوض يا خالد؟ قال خالد: لا، قال الوالد: البعوض مضر جدا إذا كثر البعوض اصطاده الضفادع وأكلته. فما رأيك الآن ؟ قال خالد: الآن عرفت أن الضفادع نافعة وإن اللّٰهَ ما خلق شيئا إلا وله فائدة.

١٢ـ سافر عدد من مدرسي كراتشي إلى مصر، وفي مطار القاهرة استقبلهم بعض المدرسين المصريين، شاهد مدرّسو الجامعة أثناء إقامتهم في مصر بعض الآثار التاريخية والجامعات الدينية وذهبوا لزيارة المتحف الوطني، وقبل عودتهم إلى باكستان تحدّث إليهم مراسلٌ لجريدة "الأهرام" وسألهم: ماذا أعجبكم في مصر؟ قالوا:

(١) إذا: ظرفیہ شرطیہ ہے اسکے بعد عام طور پر فعل ماضی آتا ہے جو مستقبل پر دلالت کرتا ہے۔

أعجبتنا آثارها القديمة و جامعاتها الكبيرة.

١٣ـ كان سليم الصّغير مولعا بالإتلاف، يوما من الأيام دخل المطبخ في خفاء وأخذ علبة الكبريت من أحد رفوفه، أخرج منها عُودا فأشعله وأحرق به خمار أمه الجديد بعد قليل انتشرت النار في الغرفة كُلّها، عندئذ أحسّ سليم بالخطأ وملك فؤاده الذّعر، فصرخ بأعلى صوته، كان والد سليم موجودا في البيت لحسن الحظ، فسمع صراخ ابنه وأسرع إلى نجدته.

١٤ـ سعد بن أبي وقاص بطل كبير وفاتح عظيم خال رسول اللّٰهِ ﷺ ورفيقه في غزواته، ثبت بين يديه يوم أحد و دافع عنه وهو أول رجل أطلق سهما في سبيل اللّٰه. قاد جُيوشا إسلامية في حروب مع أهل فارس وهزمهم.

١٥ـ خديجة بنت خويلد زوج رسول اللّٰهﷺ كانت سيدة كاملة وقدوة حسنة، ومفطورة على الفضيلة والعفة وهي صاحبة مال كثير بذلته في سبيل اللّٰه وهي أوّل من أسلم وصدّق برسول اللّٰه، أنجبت ولدين هما: القاسم وعبد اللّٰه وأربع بنات هن: زينب ورقية، وأم كلثوم، وفاطمة، رحم اللّٰه خديجة العظيمة ورضي عنها وعن جميع زوجات الرسول، أمهات المؤمنين.

١٦ـ كنت عائدا مع والدي من السوق، كان الوقت ظهرا و كان الحر شديدا، شاهدت من نافذة السيارة رجلا عجوزاً فأوقفت السيارة بالقرب منه وقلت له في أدب: إلى أين يا جدّي؟ ابتسم الرجل وقال: أنا متوجه إلى بيت ابني الّذي هو على بعد ميلين من هذا المكان، انتظرتُ الحافلة طويلا ولكنهاماحضرت، فأشفقت عليه وأوصلته في سيارتي إلى بيت ابنه.

١٧ـ أمسك النجار بمنشاره، شق النجار خشبته،اتّسع الشق، أدخل النجار وتدا في الشق، كان على الشّباك قرد، فأبصر النجار وأعجبه أمره، ذات يوم ذهب النجار لبعض حاجته، ركب القرد الخشب سقط ذيل القرد في الشق فلما نزع الوتد انضم الخشب على ذيله، صرخ من شدة الألم سمع صراخه النجار، فرجع بسرعة وخلّص القرد، شكره القرد.

١٨ـ أراد الفأر الماء،كان الماء في البئر، وكان في طرف البئر دلوان، نزل الفأر في الدلو، فنزل الدلوُ في البئر،

قدم قط، سأل القط الفأر، هل ماء البئر بارد؟ قال الفأر: ماء البئر لطيف وبارد، فكر القط في نفسه:

اليوم أدركت مرادي فأر سمين زادي

نزل القط في الدلو سقط الدلو في البئر

سلم الفأر من القط البليد

١٩ ـ هجم الصليبيون من بلاد أوربية كثيرة على الدَّولة الإسلامية، فقتلوا النساء والأطفال والشيوخ، فاحتلّوا الشام وفلسطين وبيت المقدس، وأقاموا دولة هناك. ومرّت سنوات طويلة على هذا الإحتلال، ولا سبيل للمسلمين للتخلص من عدوّهم إلى أن جاء صلاح الدين الأيوبي فهجم على جيوش الصليبيين الكثيرةِ العدد والعدّة، في معركة عنيفة، كتب اللّٰه فيها النصر للمسلمين وتخلصت البلاد الإسلامية من الصليبيين وعاد إليها الأمن بالسلام، وعادت كذلك الصلاة في المسجد الأقصى بفضل هذا القائد العظيم.

الأعداد من واحد إلى عشر

المذكر	المؤنث	المذكر	المؤنث
قَلَمٌ وَاحِدٌ	كُرَّاسَةٌ وَاحِدَةٌ	قَلَمَانِ اثْنَانِ	كُرَّاسَتَانِ اثْنَتَانِ
ثَلَاثَةُ أقْلَامٍ	ثَلَاثُ كُرَّاسَاتٍ	أَرْبَعَةُ أقْلَامٍ	أَرْبَعُ كُرَّاسَاتٍ
خَمْسَةُ أقْلَامٍ	خَمْسُ كُرَّاسَاتٍ	سِتَّةُ أقْلَامٍ	سِتُّ كُرَّاسَاتٍ
سَبْعَةُ أقْلَامٍ	سَبْعُ كُرَّاسَاتٍ	ثَمَانِيَةُ أقْلَامٍ	ثَمَانِي كُرَّاسَاتٍ
تِسْعَةُ أقْلَامٍ	تِسعُ كُرَّاسَاتٍ	عَشَرَةُ أقْلَامٍ	عَشْرُ كُرَّاسَاتٍ

تدريب على الأعداد

١ ـ اشتريت سبعة صناديق من التفاح.
٢ ـ التحق بالمدرسة اليوم عشرة طلاب.
٣ ـ حجزت ثمانية مقاعد للرّحلة يوم الجمعة.
٤ ـ الحجاج عائدون إلى باكستان بعد ستة أيام.
٥ ـ قرأت الطالبات ثلاثة كتب للامتحان يوم الثلثاء.
٦ ـ استغرقت الدراسة أربع ساعات ونصف الساعة.

۷ـ أبصر أحمد في المرج خمس بقرات وأربعة أفراس.

۸ـ خِيَم اللاجئين الأفغان على بُعْد تسعة أميال من الحدود.

۹ـ وضع خالد في درج مكتب أحمد ثلاث علب من الأقلام الملوّنة وأربع كراسات ومسطرتين اثنتين.

۱۰ـ في مساء يوم تقابل عامر وزميله، قال عامر: أنا متزوج، وعندي أربعة أولاد، وكل ولد له أخت. فكم عَدَدُنا؟ فردّ زميله على الفور وقال: أنتم عشرة أفراد. فقال عامر: بل نحن سبعة. أنا وَزوجتي وأربعة أولاد وبنت واحدة ضحك الزميلان ثم افترقا.

التمرين ـ ۷

ترجم إلى العربية:

۱ـ بچے باتونی ہیں۔ ۲ـ یہ قلم کس کا ہے؟ ۳ـ اسکا گھر دور ہے۔

۴ـ یہ قلم استاد کا ہے۔ ۵ـ کاپی بستے میں ہے۔ ۶ـ اسکا بستہ میز پر ہے۔

۷ـ جیب میں پیسے ہیں۔ ۸ـ کیا زید بستر میں ہے؟ ۹ـ چابی بٹوے میں ہے۔

۱۰ـ سلیم کی ایک بہن ہے۔ ۱۱ـ آپکا ہاتھ صاف ہے۔ ۱۲ـ دراز میں ایک کاپی ہے۔

۱۳ـ صحن میں ایک کرسی ہے۔ ۱۴ـ اسکے گھر میں ایک باغ ہے۔ ۱۵ـ آپکے ہاتھ میں رومال ہے۔

۱۶ـ کیا مدیر دفتر میں بیٹھا ہوا ہے؟ ۱۷ـ کاش مسلمان باعمل ہوتے۔ ۱۸ـ اس میز پر ایک گلدان ہے۔

۱۹ـ کیا خادمہ نے دودھ گرم کر دیا؟ ۲۰ـ چھوٹی بچی نے مجھے تھکا دیا۔ ۲۱ـ اسکی جیب میں ایک چاقو ہے۔

۲۲ـ ہم نے اُسے کئی مرتبہ آزمایا۔ ۲۳ـ آپکی خالہ ہماری پھوپھی ہیں۔ ۲۴ـ اسکے بستے میں ایک کاپی ہے۔

۲۵ـ اس مدرسے میں ایک ہال ہے۔ ۲۶ـ کیا آپ نے یہ دلچسپ قصہ پڑھا؟ ۲۷ـ زید نے دو آدمیوں کو تلوار سے مار دیا۔

۲۸ـ مصر، پاکستان اور شام اسلامی ملک ہیں۔ ۲۹ـ بعضوں کو زخمی کیا اور بعضوں کو مار دیا۔ ۳۰ـ اس پیالے میں کتنے چمچ چینی کے ہیں۔

۳۱ـ مسافر تھک گئے اور صوفوں پر لیٹ گئے۔ ۳۲ـ وہ اپنے مہمان کے ساتھ مشغول ہے۔ ۳۳ـ میں فارغ ہونے کی وجہ سے بور ہو گئی۔

۳۴ـ میرے کمرے میں ایک کھڑکی ہے۔ ۳۵ـ وہ اپنے وطن (کی طرف) سفر کر رہا ہے۔

۳۶ـ صابر آدمی غصیلے آدمی سے زیادہ بہتر ہے۔ ۳۷ـ ان قائدوں نے بہت سے ممالک فتح کیے۔

۳۸۔ وہ (مؤنث) لائبریری میں بیٹھی ہوئی ہے۔

۳۹۔ کیا آپ اس خوبصورت علاقے میں رہے؟

۴۰۔ انہوں نے بہت سے اجتماع میں شرکت کی۔

۴۱۔ ہم بچپن میں ان درختوں پر چڑھے تھے۔

۴۲۔ میں نے دو گلاس لیموں کے جوس کے پیے۔

۴۳۔ کیا تم دونوں نے اپنے دوست کو دھوکہ دیا؟

۴۴۔ ہم قدرت کے مناظر سے لطف اندوز ہوئے۔

۴۵۔ لا پرواہ طالبات نے لا پرواہی کا نتیجہ جان لیا۔

۴۶۔ کیا آپ نے آج کے اخبار میں کوئی نئی خبر پڑھی؟

۴۷۔ ماں نے اپنی بیٹی کو نیا جوتا خریدنے کی اجازت دی۔

۴۸۔ دو گھنٹے بعد بس رک گئی اور سوار نیچے اتر گئے۔

۴۹۔ کیا آپ سب نے برائی اور بے حیائی کو چھوڑ دیا؟

۵۰۔ طبّاخ نے آلو کاٹے اور انہیں ہنڈیا میں ڈالا۔

۵۱۔ عورتیں اور مرد دین کی خدمت کے لئے تیار ہیں۔

۵۲۔ یہ کتابیں بہت مفید ہیں لیکن یہ مہنگی بہت ہیں۔

۵۳۔ قیامت قریب آ گئی، لیکن لوگ غفلت میں ہیں۔

۵۴۔ تم لوگ اللہ سے اپنی امیدیں منقطع کر چکے تھے۔

۵۵۔ اساتذہ نے ہمیں داخل ہونے کی اجازت دی۔

۵۶۔ اس باغ میں ایک درخت اور ایک تالاب ہے۔

۵۷۔ میں نے نیلا ڈبہ کھولا اور اس میں ایک کالا قلم رکھا۔

۵۸۔ آپ کے قلی نے میرا سامان میری گاڑی میں رکھ دیا۔

۵۹۔ مہمان کا اکرام عربوں کی عادات حسنہ میں سے ہے۔

۶۰۔ کیا آپ سب نے قرآن کریم پڑھا اور اسے حفظ کیا۔

۶۱۔ غیر ملکی مہمان بس سے اترا اور ریل گاڑی میں سوار ہوا۔

۶۲۔ میں پاکستانی ہوں اور وہ ایک بڑا اسلامی ملک ہے۔

۶۳۔ بچوں نے اوراق پھاڑ دیئے اور انہیں زمین پر پھیلا دیا۔

۶۴۔ محمود اپنی بندوق کے ساتھ گھر سے نکلا اور ایک ہرن شکار کیا۔

۶۵۔ ہم اس سے کبھی لائبریری میں ملے اور کبھی بازار میں ملے۔

۶۶۔ طلبہ نے گرمیوں کی چھٹیوں میں مختلف دینی کتابیں پڑھیں۔

۶۷۔ کیا آپ سب عورتیں اپنی والدہ کی نصیحت سے متاثر ہوئیں۔

۶۸۔ ریل گاڑی اسٹیشن پر رکی تو ڈاکوؤں نے سواروں پر حملہ کر دیا۔

۶۹۔ اہل کتاب کے مشرکوں نے اللہ تعالیٰ کے خلاف جھوٹ بولا۔

۷۰۔ مؤمن اللہ کی راہ میں نکلے اور منافق اپنے گھروں میں رہے۔

۷۱۔ خادمہ نے تازہ گوشت سفید فرج میں رکھ دیا پھر لذیذ شوربا پکایا۔

۷۲۔ ان سب نے اپنے رب کا شکر ادا کیا اور اس کے آگے سجدہ کیا۔

۷۳۔ عائشہ نے اپنی نماز مکمل کی اور دائیں طرف اور بائیں طرف سلام کیا۔

۷۴۔ وزراء نے صدر کا ہوائی اڈے پر استقبال کیا اور انکے ساتھ گفتگو کی۔

۷۵۔ آپ سب نے ان دونوں کو مارا اور اسے کمرے کے کونے میں کھڑا کر دیا۔

۷۶۔ پولیس نے شہر کے اطراف میں مجرم کو ڈھونڈا لیکن انہوں نے اسے نہیں پایا۔

۷۷۔ میں نے ہمیشہ ان سے کہا کہ سستی اچھی نہیں، کیونکہ سالانہ امتحان قریب ہیں۔

۷۸۔ مؤمن نے موت کی اس طرح تمنا کی جس طرح کافر نے زندگی کی تمنا کی۔

۷۹۔ بچہ کمرے میں سویا ہوا تھا اچانک میز سے کوئی چیز گری جس کی آواز سے بچہ اٹھ گیا۔

۸۰۔ غیر مسلم کافر مسلمانوں کے اخلاق سے متأثر نہیں ہوئے، کیونکہ ان کے اخلاق برے ہیں۔

۸۱۔ باپ نے بیٹے کو برے لوگوں کی مجلس سے منع کیا، لیکن اس نے دوبارہ بروں کی مجلس اختیار کی۔

۸۲۔ فہد نے دمشق کا سفر کیا اور وہاں ایک ہفتہ رہا اور اہم تاریخی واقعات دیکھے۔ اور مسجد اموی میں نماز پڑھی اور دمشق کی یونیورسٹی کی زیارت کی۔ دونوں دوست وہاں دو گھنٹے بیٹھے۔ اور اس کے خوبصورت مناظر دیکھے، اور اس کے خوشبو دار پھولوں کی خوشبو سے لطف اندوز ہوئے۔ وہاں سے وہ سوق حمید یہ گئے، کیونکہ وہاں ساز وسامان بہت خوبصورت اور سستا تھا، لہذا ان دونوں نے اپنے لئے بہت اچھی چیزیں خریدیں اور دونوں دوست گھر لوٹے۔ فہد نے ایک دن کے بعد اپنے دوست کو الوداع کیا اور اپنے وطن کا رخ کیا۔

۸۳۔ احمد نے اپنے بستے سے کچھ اوراق اور ٹکٹ نکالے اور اپنے گھر والوں اور دوستوں کو خط لکھے، جب وہ خطوط لکھنے سے فارغ ہوا تو ٹکٹوں کو لفافوں پر چپکا دیا اور ان پر پتہ لکھا پھر خطوں کو ڈاک خانے بھیج دیا۔

۸۴۔ پچھلے سال میں نے مقدس مقامات کی زیارت کے لئے قدس سفر کیا۔ ہوائی اڈے پر میرا ان دوستوں نے استقبال کیا جن کے ساتھ میں نے جامع ازہر میں پڑھا تھا۔ میرا دوست مجھے اپنی گاڑی میں ہوٹل لے گیا۔ دوپہر کے کھانے کے بعد میں نے اس سے ان اہم مقامات کے بارے میں پوچھا جن کی زیارت کے لئے میں آیا تھا، اس نے مجھ سے کچھ مقامات کا ذکر کیا اور ان کی زیارت میرے ساتھ کرنے کا وعدہ کیا۔ اگلے دن ہم نے مسجد اقصی اور کنیسة القيامة کی زیارت کی ہماری اس زیارت کے دوران جو چار دن جاری رہی میرے دوست نے میرا اکرام کیا اور میرا بہت خیال کیا۔ میں نے اس کے اہتمام کا شکریہ ادا کیا، اور مشرق وسطی کے اور شہروں کی زیارت کے لئے روانہ ہو گیا۔

التمرين ـ ٨

أعرب الآيات الآتية إعرابا كاملا:

١ ـ إِنِّيْ سَقِيْمٌ.
٢ ـ هٰذِهِ نَاقَةُ اللّٰهِ.
٣ ـ مِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ.
٤ ـ كُلٌّ لَّهُ قَانِتُوْنَ.
٥ ـ فَصَّلْنَا الْاٰيَاتِ.
٦ ـ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ.
٧ ـ إِنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ.
٨ ـ اتَّبَعَكَ الأَرْذَلُوْنَ.
٩ ـ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ.
١٠ ـ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ.
١١ ـ تَبَارَكَ اسْمُ رَبِّكَ.
١٢ ـ إِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ.
١٣ ـ وهُوَ خَيْرُ الْفَاصِلِيْنَ.
١٤ ـ قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ.
١٥ ـ و كَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ.
١٦ ـ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ.
١٧ ـ أَهْلَكْتُ مَالاً لُّبَدًا.
١٨ ـ إِنِّي لَكُمْ نَذِيْرٌمُّبِيْنٌ.
١٩ ـ هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ.
٢٠ ـ كَأَنَّهٗ جِمَالَةٌ صُفْرٌ.
٢١ ـ نَحْنُ أَحَقُّ بِالْمُلْكِ.
٢٢ ـ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ.
٢٣ ـ وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَ نَا.
٢٤ ـ إِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا.
٢٥ ـ كُنْتُمْ أَزْوَاجًا ثَلاثَةً.
٢٦ ـ أَنَا يُوْسُفُ وَهٰذَا أَخِيْ.
٢٧ ـ خَلَقْنَا لَكُمْ أَزْوَاجًا.
٢٨ ـ ذَهَبَ السَّيِّئَاتُ عَنِّيْ.
٢٩ ـ إِنِّيْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ.
٣٠ ـ ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ.
٣١ ـ كَانُوْا أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً.
٣٢ ـ كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلاً.
٣٣ ـ قَدْ [1] جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا.
٣٤ ـ ذٰلِكَ جَزَآءُ الْمُحْسِنِيْنَ.
٣٥ ـ إِنَّ الإِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ.
٣٦ ـ فِيْهِمَا عَيْنَانِ نَضَّاخَتَانِ.
٣٧ ـ هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ.
٣٨ ـ إِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الصّٰلِحِيْنَ.
٣٩ ـ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ.
٤٠ ـ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ.
٤١ ـ إِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ.
٤٢ ـ إِنَّ الإِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ.
٤٣ ـ مِنْ وَّرَائِهٖ عَذَابٌ غَلِيْظٌ.
٤٤ ـ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ.
٤٥ ـ تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ.
٤٦ ـ وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيَانِ.
٤٧ ـ لَبِثْتُ يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ.
٤٨ ـ هٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ.
٤٩ ـ إِنَّ لُوْطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ.
٥٠ ـ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ.
٥١ ـ اللّٰهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيْثِ.
٥٢ ـ إِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْأً كَبِيْرًا.
٥٣ ـ إِنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ.
٥٤ ـ إِنَّهَا كَانَتْ مِنْ قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ.

(١) حرف التحقيق.

٥٥ـ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ. ٥٦ـ وَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوْبَ. ٥٧ـ قَدْ عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ.

٥٨ـ كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ. ٥٩ـ إِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُتْرَفِيْنَ. ٦٠ـ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ.

٦١ـ إِنَّا خَلَقْنَاهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ. ٦٢ـ الْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا. ٦٣ـ أُولٰئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّأَجْرٌ عَظِيْمٌ.

٦٤ـ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ. ٦٥ـ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى رَبِّهِمْ. ٦٦ـ الَّذِيْنَ هُمْ بِشَهَادَاتِهِمْ قَائِمُوْنَ.

٦٧ـ لَقَدْ خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضَ. ٦٨ـ وَقَالَ الْكَافِرُوْنَ هٰذَا سَاحِرٌ كَذَّابٌ.

٦٩ـ يَالَيْتَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ. ٧٠ـ فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِيْنَ.

٧١ـ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا. ٧٢ـ إِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ.

٧٣ـ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ. ٧٤ـ لِلَّذِيْنَ أَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا(١) حَسَنَةٌ.

٧٥ـ لَهُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ. ٧٦ـ لَيْسَ بِي سَفَاهَةٌ وَّلٰكِنِّي رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعَالَمِيْنَ.

٧٧ـ إِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ.

٧٨ـ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ.

التمرين ـ ٩

أكتب عشرة أسطر في كل من الموضوعات الآتية:

١ ـ حجرة الدرس ٢ ـ بيتي ٣ ـ حديقتي

٤ ـ أسرتي ٥ ـ صَدِيقي / صديقتي ٦ ـ فصول السنة

(١) الدنيا: صفة لـ هذه مجرور بالفتحة المقدرة.

الاختبار الأوّل

السؤال الأول

ثَنِّ كل كلمة من الكلمات الآتية ثم ضعها في جملة مفيدة بحيث تكون منصوبة:

درس صعب، طالب مجتهد، امرأة تقية، تفاحة حمراء، غرفة واسعة.

السؤال الثاني:

أضِفْ الأسماء المثناة الآتية إلى ضمائر ثم ضعها في جمل مفيدة:

أخوانِ، قلمان، عمتان، ثوبان، خادمتانِ.

السؤال الثالث:

تَرْجِم الجمل الآتية إلى العربية:

۱۔ میں زید کی دو بہنوں سے ملی۔

۲۔ عائشہ کی دو عرب سہیلیاں ہیں۔

۳۔ کیا آپ کے دونوں خادم امانتدار ہیں؟

۴۔ سلیم کی سنہری گائے بہت موٹی ہے۔

۵۔ خدیجہ ہمارے پاس دو گھنٹے بیٹھی۔

۶۔ مالدار آدمی کے دونوں گھر ایک چوڑی سڑک پر ہیں۔

۷۔ ہماری چھوٹی بہن اس مدرسہ میں طالبہ ہے۔

۸۔ دونوں شریر بچے میز کے نیچے سوئے ہوئے ہیں۔

۹۔ آپ کی دونوں کتابیں کہاں ہیں؟

۱۰۔ یہ دو لال سیب ہیں۔

السؤال الرابع:

أُضْبُطْ الجمل الآتية بالشكل التام:

١ ـ ساعة عائشة المكسورة في جيب شنطتها.

٢ ـ كتب الطالب المجتهد الكلمات الصعبة في كراسته الكبيرة.

٣ ـ لابن عم سليم سيارة سوداء.

الاختبار الثاني

السؤال الأول:

أُضبط الجمل الآتية بالشكل:

١ ـ خرج سليم من بيته قبل ساعة.

٢ ـ في الكتاب كلمات صعبة كثيرة.

٣ ـ قطعت عائشة وردة حمراء من الحديقة الجميلة.

٤ ـ ساعتي المكسورة في جيب قميصي الأبيض.

٥ ـ أخذت كتبا عربية كثيرة من مكتبة المدرسة.

السؤال الثاني:

حوّل الأفعال في الجمل الآتية مع الأسماء والضمائر المكتوبة بين القوسين وغير ما يلزم:

١ ـ استيقظ زيد في الصباح الباكر فتوضأ وصلى الفجر. (أنا)

٢ ـ دخل الطالب في الفصل وسلم على الأستاذ بأدب. (هم)

٣ ـ فتحت عائشة درج مكتبها وأخرجت قلمها. (نحن)

٤ ـ نظفت الخادمة البيت وغسلت الثياب. (هن)

٥ ـ فهم التلميذ محاضرة الأسْتاذ وكتبها في كراسته. (أنت)

السؤال الثالث:

ترجم الجمل الآتية إلى العربية:

١۔ میں اپنی سہیلی کے گھر گئی پس اس نے میرا اکرام کیا۔

٢۔ کیا اسکول کا پرنسپل آپ کے دفتر میں ہے؟

٣۔ صاف پلیٹیں سفید دسترخوان پر ہیں۔

٤۔ ہم نے نحو کی کتابیں چھوٹی میز پر رکھیں۔

۵۔ کیا آپ کی چھوٹی بہن ہمارے مدرسے میں استانی ہے۔

٦۔ میں نے یہ کتاب نئے کتب خانے سے تلاش کی۔

۷۔ زینب کی بہن ماہر درزن ہے اور اسکی دکان قریب کے بازار میں ہے۔

۸۔ بلی کی آنکھیں چمکدار ہیں اور اس کے بال بہت نرم ہیں۔

۹۔ میں نے سورہ تغابن پڑھی اور اسے ایک گھنٹے میں حفظ کر لیا۔

۱۰۔ مجھے بعض دینی کتابوں کی بہت ضرورت ہے۔

السؤال الرابع:

أعرب الجمل الآتية:

١ـ طاعةُ الأبوَينِ فَرضٌ.

٢ـ فَتَحتُ مِصْرَاعَيِ الْبَاَبِ.

٣ـ اتَّحَدَ مُسلِمُو العَالَمِ.

الاختبار الثالث

السؤال الأول:

اشكل آخر كل كلمة في الجمل الآتية:

١ ـ الإسلام دين كامل لكل زمان ومكان.

٢ ـ وجدنا ابن الأستاذ المصري الجديد وراء صندوق البريد بجوار باب المدرسة الرئيسي.

٣ ـ ركب محمود دراجته الجديدة وانطلق من بيته في الساعة الواحدة تماما.

٤ ـ إنّ منزلة الصلاة من العبادات كمنزلة الرأس من الجسد.

٥ ـ قابلت أخا أحمد في متحف القاهرة ذات يوم إذ كنت طالبابمصر.

٦ ـ سباب المسلم فسق وقتله كفر.

٧ ـ قال النبي ﷺ في خطبة حجة الوداع: إنّ دمائكم عليكم حرام كحرمة يومكم هذا.

٨ ـ استقبلت سعاد صديقاتها المصريات أمس في مطار المدينة.

٩ ـ قدم هؤلاء المؤظفون الكبار خدمات كثيرة لبلادهم.

١٠ ـ سألت أختي الصغيرة: كم سورة حفظت اليوم من القرآن الكريم.

السؤال الثاني:

أعرب الجمل الآتية:

١ ـ الضّباب كثيف.

٢ ـ لأخي أحمد دار طباعة.

٣ ـ أختاك عالمتان.

٤ ـ قابلت حما زينب صباح اليوم.

٥ ـ إنّ لنا لأجْرا.

السؤال الثالث:

ترجم الجمل الآتية الى العربية:

١۔ ہم نے سفر سے پہلے اپنے رشتہ داروں کو الوداع کہا۔

٢۔ کل وہ سب اپنے عرب دوستوں سے ملے۔

٣۔ شہر کی سڑکیں گاؤں کی سڑکوں سے زیادہ چوڑی ہیں۔

٤۔ کیا آپ نے اپنے چھوٹے بچوں کو گھر میں چھوڑ دیا؟

٥۔ ان دونوں لال قلموں کی کیا قیمت ہے؟

٦۔ اسکے دونوں بھائی نیک تھے۔

٧۔ استانیوں نے محنتی طالبات کی حوصلہ افزائی کی۔

٨۔ بے شک آپ سب ہم سے زیادہ خوش قسمت ہیں۔

٩۔ کیا آپ نے آج صبح گھر سے نکلنے سے پہلے اپنے والدین کو سلام کیا؟

١٠۔ میں نے بھنا ہوا گوشت کھایا اور ٹھنڈا پانی پیا اسکے بعد اپنے دائیں پہلو پر لیٹ کر سوگیا۔

السؤال الرابع:

اجعل كلا من الأسماء الآتية ظرف زمان في جمل مفيدة:

لحظة	ساعتان	يوم	مساء
أسبوع	سنوات	ثلاثة أشهُر	غدا
أوّل أمْس	صباح		

الاختبار الرابع

السؤال الأوّل:

أعرِب الجمل الآتية:

١ ـ ليت المسلمين متحدون في هذه الأيام.

٢ ـلعل أخوي زيد مُدَرِّسَانِ في هذه المدرسةِ الدينية.

٣ ـ كان ذلك على الله يسيرا.

٤ ـ إنَّ هذا لفي الصُّحُف الأولى.

٥ ـ أولئك الرّجال ليسوا كاذبين.

السؤال الثاني:

أدخِل "إنَّ" على الجمل الآتية و غير ما يلزم:

١ ـ هؤلاء رجال مُثَقَّفُونَ.

٢ ـ أنت راغبةٌ في تعلُّم الدِّين.

٣ ـ أبوا زيد مسروران بنجاحه الباهر في الإمْتحان.

٤ ـ أخو سليم من كِبَارِ تُجَّار البلد.

٥ ـ فِي القرآن الكريم مَوَاعِظُ وعِبَرٌ.

السؤال الثالث:

أدخل "كان" على الجمل الآتية وغير ما يلزم:

١ ـ حَمُو زينب ذو خُلُقٍ كريم.

٢ ـ أخواي الصّغيران مُصِرَّانِ على الذهاب معي.

٣ ـ إِخْوَتُهُمُ الْكِبَارُ مُدَرِّسُوْنَ في جامعة دينية.

٤ ـهؤلاء الأمّهات المؤمنات حَرِيْصَاتٌ على تربية أولادهن.

٥ ـ في الكيس دنانير ذَهَبِيَّةٌ.

السؤال الرابع:

١ ـ كَوِّن خمس جمل مَبْدُوْءَةٍ بـ (ظَنَّ، أنَّ).

٢ ـ اجْعَلْ "هذا" في جملة مفيدة بحيث يكون مبتدأ.

٣ ـ اجْعَلْ "ضمير المتكلم ي " في جملة مفيدة بحيث يكون مفعولا به.

٤ ـ اجْعَلْ "هؤلاء" في جملة مفيدة بحيث يكون في محلِّ جَرٍّ.

٥ ـ اِجْعَلْ "الذي" في جملة مفيدة بحيث يكون خبر إنَّ.

٦ ـ اِجْعَلْ "كاف الخطاب" في جملة مفيدةٍ بحيث يكون مضافا إلى اسمٍ مثنى.

٧ ـ اجْعَلْ "اللّواتي" في جملة مفيدة بحيث يكون نعتا لاسم منصوب.

٨ ـ اجْعَلْ "اللّذان" في جملة مفيدة بحيث يكون نعتا لاسم مرفوع.

٩ ـ اجْعَلْ "هاتان" في جملة مفيدة بحيث يكون اسم لَعَلَّ.

١٠ ـ اجْعَلْ "اولئك" في جملة مفيدة بحيث يكون في محل نصب.

الاختبار الخامس

السؤال الأول:

أعرب الجمل الآتية:

١ ـ إنَّ الْحسنات يُذْهِبْنَ السيئات.

٢ ـ إنَّ للمتقين عند ربهم جنّات النَّعِيْمِ.

٣ ـ مِنْ كل شيءٍ خلقنا زوجين.

٤ ـ ثم بعثناكم مِنْ بعد مَوْتِكم لَعَلَّكم تشكرون.

٥ ـ إنَّ اللّٰه لذو فضلٍ على الناس.

٦ ـ إنَّ لِكُلِّ أمّةٍ فتنة وفتنة أمَّتي المال.

٧ ـ سافر أحمد إلى مصر حيث شاهد الأَهْرَامَ.

٨ ـ اسْتَمِعْ إلى نُصْحِ أخيك الأكبر.

السؤال الثاني:

(الف) أدخِل الأسماء الآتية في جمل مفيدة بحيث تكون منصوبة:

أخو عائشة　　أبواي　　معلمونا　　الداعيات　　يومان

(ب) ضع الأسماء الآتية في جمل مفيدة بحيث تكون مجرورة:

البيتان　　بنوك　　هذان　　ذوفضل　　مساجد

السؤال الثالث:

١ ـ اجْعَلْ "أولئك" اسما لإنَّ في جملة مفيدة.

٢ ـ اجْعَلْ "أبو خالد" اسما لِلَعَلَّ في جملة مفيدة.

٣ ـ اجْعَلْ "كاف الخطاب (للمؤنث)" اسما لليت في جملة مفيدة .

٤ ـ اجْعَلْ "ذُو خُلُقٍ" خبرا لأنَّ في جملة مفيدة.

٥ ـ اجْعَلْ "المؤمنات" اسما لِلٰكِنَّ في جملة مفيدة.

٦ ـ اجْعَلْ "جارتان" اسما لأنَّ مؤخرا في جملة مفيدة.

٧ ـ اجْعَلْ "كُنَّ" في ثلاث جمل بحيث يكون في الأولى في محل نصب وفي الثانية في محل جر بالإضافة

وفي الثالثة مسبوقة بحرف جر.

السؤال الرابع:

املأ الفراغات الآتية بنعوت مناسبة مع ضبطها بالشكل:

١ـ مكثنا في لاهور سنوات .... ٢ـ حضر أخوك .... ٣ـ قميصاه ....ممزّقان.

٤ـ تسلّق السياح جبالا .... ٥ـ سلمت على معلمي ....

السؤال الخامس:

ترجم الجمل الآتية إلى العربية:

١ـ بے شک آپ کے والد بہت متقی ہیں۔

٢ـ کاش! میرے دونوں بھائی عالم ہوتے۔

٣ـ ہم جانتے ہیں کہ آپ دونوں سچے ہیں۔

٤ـ شاید زید کا سسر ان مظلوموں کی حمایت کرے۔

٥ـ کیا آپ روزانہ دو گھنٹے پڑھتی ہیں؟

٦ـ سب طالبات نئے استاد کا لیکچر سن رہی ہیں۔

٧ـ انہوں نے اپنے مہمانوں کا خیر مقدم کیا۔

٨ـ خطیب نے کہا: بے شک مسلمان غافل ہیں۔

٩ـ زید نہیں آیا کیونکہ اسکا بھائی بیمار ہے۔

١٠ـ کیا آپ کو یہ دونوں سبز کپڑے چاہئیں؟

١١ـ یہ درخت چھوٹے ہیں، لیکن یہ سایہ دار ہیں۔

١٢ـ کیا آپ سب اپنے گھر عشاء کی نماز کے بعد لوٹتے ہیں؟

١٣ـ میری عرب سہیلی اس ملک میں کسی کو نہیں جانتی [١]۔

١٤ـ ان انجینئروں نے ملک کے لئے بہت خدمات انجام دی ہیں۔

١٥ـ ہمارے دونوں چھوٹے بھائی میڈیکل کالج میں پڑھتے ہیں۔

---

(١) لَاتَدْرِيْ.

نئے الفاظ

عربي	اردو	عربي	اردو
اِبْتِعَادٌ	دور ہونا	اِبْتَسَمَ	مسکرایا
اِحْتَلَّ	کسی منصب کو حاصل کیا	اِدَّخَرَ	ذخیرہ کرنا، جمع کیا
اِسْتَحْسَنَ	اچھا سمجھا	اِسْتَغْرَقَ	لے لیا
اِصْطَادَ	شکار کیا	اِفْتَرَسَ	شکار کیا
اَلْقَشُّ	بڑا ڈول، ردی کھجور، کوڑا کرکٹ	اَلْقُرُوْنُ الْوُسْطٰى	قرون وسطیٰ
اَلْيَنْبُوْعُ ج: يَنَابِيْعُ	چشمہ	اِنْضَمَّ	مل گیا، لپٹ گیا
إِبْعَادٌ	دور کرنا	وَزَّةٌ، بَطٌّ	مرغابی
أَثَارَ	بھڑکایا	أَرْقَطُ	سیاہ پر سفید یا سفید پر سیاہ داغ دھبے
أَعْرَجُ ج:عُرْجَانٌ	لنگڑا	أَعْمٰى ج:عُمْيَانٌ	نابینا
أَغْمَضَ	آنکھ بند کی	أَنْشَأَ	پیدا کیا، بنایا
أَهْلِيٌّ	پالتو	أُوْرُبَّا	یورپ
بِالْقُرْبِ	قریب	بَارِزٌ	ظاہر ہونا
بَارَكَ لِلْعِيْدِ	عید کی مبارک باد دی	بَشُوْشٌ	بشاشت والا
بَطَّةٌ	بطخ	بُوْمَةٌ	اُلّو
تَمْرِيْنَاتٌ رِيَاضِيَّةٌ	جسمانی ورزش	تَجَمَّعَ	جمع ہونا
تَحَدَّثَ	بیان کیا	تَخَلَّصَ	نجات، چھٹکارا حاصل کیا
تَدْرِيْبٌ	مشق	تَسَاقَطَ	گرنا
تَفَجَّرَ	پھوٹنا	تَفَوَّقَ	آگے بڑھا، ترقی کی
تَلَطَّفَ	خوشگوار ہوا	ثَبَتَ	ثابت قدمی دکھائی

عربي	اردو	عربي	اردو
ثَلْجٌ ج: ثُلُوْجٌ	برف	جَذَّابٌ	پرکشش
جَمَلٌ ج: جِمَالٌ	اونٹ	حِمَارٌ ج: حُمُرٌ	گدھا
حَمَلٌ ج: حُمْلَانٌ، أَحْمَالٌ	بکری کا بچہ	خَطِيْرٌ	خطرناک
خَطَفَ	اچک لیا	دَارٌ ج: دُوَرٌ	گھر
دَعَةٌ	نرمی	دَوَام	ہمیشگی
دَوْرٌ	ذمہ داری	دُبٌّ ج: أَدْبَابٌ	ریچھ
ذُعْرٌ	دہشت، خوف	ذَيْلٌ ج: ذُيُوْلٌ	دم
رِحْلَةٌ ج: رِحْلَاتٌ	اسفار	رَصِيْفٌ	فٹ پاتھ
رَفِيْقٌ	ساتھی	زُقَاقٌ ج: أَزِقَّةٌ	کوچہ، گلی، تنگ راستہ
سِنٌّ مُبَكِّرَةٌ	کم عمری	سَهْلَةُ الْهَضْمِ	جلد ہضم ہونے والا
شُعُوْرٌ	جذبات، احساس	شَاطِرٌ ج، س	چالاک
شَقَّ	سوراخ کیا، پھاڑا	شَوَّهَ	مسخ کیا
شَوْكَةٌ ج س	کانٹا	صِيْنِيَّةٌ ج س	ٹرے
صَادَفَ	اچانک ملا	صَوْتٌ ج: أَصْوَاتٌ	آواز
صَهْوَةٌ ج: صِهَاءٌ، صَهَوَاتٌ	گھوڑے کی پیٹھ، کوہان کا پچھلا حصہ	صَيْفٌ	گرمی کا موسم
ضِفْدَعٌ ج: ضَفَادِعُ	مینڈک	طَاعِنٌ فِي السِّنِّ	بہت بوڑھا
عَلَى الْفَوْرِ	فوراً	عَجُوْزٌ	بڑھیا
عَصِيْبٌ	مشکل، کٹھن	عَقَدَ	منعقد کیا

عربی	اردو	عربی	اردو
عَمُوْدٌ ج: أعْمِدَةٌ، عُمُدٌ	ستون	عَنْزَةٌ	بکری
عُشْبَةٌ ج: أعْشَابٌ	سبز گھاس	عُطْلَةٌ ج س	چھٹی
غَادَرَ	چھوڑا، روانہ ہوا	غَرَّدَ	چہچہایا
غَنِيٌّ	مالدار، غنی	فِيْ خِفَاءٍ	چپکے سے، چھپ کر
قِرْدٌ ج: قِرَدَةٌ	بندر	قِوَامٌ	دارو مدار
فَرَّ بِـ	کسی چیز کو لے فرار ہوا	فُؤَادٌ ج: أفْئِدَة	دل
قُوْتٌ	غذا	كُرَةُ الْقَدَمِ	فٹ بال
كِبْرِيْتٌ	ماچس	كَلَّفَ بِـ	(کسی چیز کا) مکلّف بنایا
كَلْبٌ ج: كِلَابٌ	کتا	لَا بُدَّ	ضروری ہے
لِحُسْنِ الْحَظِّ	خوش قسمتی سے	لِلْغَايَةِ	نہایت
لَا جَرَمَ	یقینًا	لَاهٍ م: لَاهِيَةٌ ج: لَاهُوْن	غافل
لُعْبَةٌ ج: لُعَبٌ	کھلونا	مِنْخَرٌ ج: مَنَاخِرُ	نتھنے
مِنْشَارٌ ج: مَنَاشِيْرُ	آرہ	مَحْظُوْظٌ ج س	خوش قسمت
مَرْصُوْصٌ	مضبوط (پتھروں کا ایکدوسرے سے ملا ہونا)	مَصِيْفٌ ج: مَصَايِفُ	موسم گرما گزارنے کی جگہ
مَصْرُوْفُ الْجَيْبِ	جیب خرچ	مَفَرٌّ	پناہ گاہ
مُتَرَبِّصٌ	گھات میں لگا ہوا	مُتَخَلِّفٌ	پیچھے رہنے والا
مُتَعَطِّشٌ	پیاسا ہونا (کسی چیز کا شوق ہونا)	مُجَاوِرٌ	ملے جلے علاقے
مُرُوْءَةٌ	مردانگی	مُزَارِعٌ	کھیتی باڑی کرنے والا
مُسْتَوَى	معیار	مُضْطَجِعٌ	چت لیٹنا

عربي	اردو	عربي	اردو
مُزْمِنٌ	دیر تک باقی رہنے والا	مُسَمَّاةٌ	نام رکھی ہوئی
مُسْتَرْسِلٌ	لٹکے ہوئے (بال کے لئے استعمال ہوتا ہے)	مُسْتَشْرِق	مستشرق (مشرق کے علوم پر دسترس رکھنے والا)
مُعَلَّبَةٌ	ڈبے میں بند	مُفْتَقِرٌ	محتاج ہونا
مُنْعِشٌ	چستی پیدا کرنے والی	مُنْكِرٌ	بری بدتر
مُوَاصَلاَتٌ	مواصلات	نَاحِيَةٌ ج: أَنْحَاءٌ	کنارہ
نَاوَلَ	دیا	نَجْدَةٌ ج: نَجْدَاتٌ	مدد
نَسِيْجٌ ج: نُسُجٌ	بنا ہوا	وَتَدٌ ج: أَوْتَادٌ	میخ
نَجْمَةٌ ج:نُجُوْمٌ	ستارہ	نَزَعَ	کھینچا
وَحْلٌ ج: وُحُوْلٌ	کیچڑ	هَجَرَ	چھوڑا
هَادِئٌ	پرسکون	هَاطِلٌ	موسلا دھار بارش
هَجَمَ	حملہ کیا	هَدْيَةٌ ج: هَدَايَا	تحفہ
هَرَبَ	بھاگا	هَرَعَ	تیزی سے چلا
هَزِيْمَةٌ	شکست	أَرُزٌ	چاول
أَعْجَمِيٌّ ج س	غیر عربی	أَعْيَانٌ	گورنر
أَحْرَقَ	جلا دیا	أَشْعَلَ	روشن کیا (جلایا)
أَطْلَقَ السَّهْمَ	تیر چھوڑا، تیر چلایا	أَنْجَزَ	مکمل کیا

اردو	عربي	اردو	عربي
اجازت دی	سَمَحَ لِـ	اچانک	فُجْأَةً
امید منقطع کرنا	قَنَطَ	باتونی	ثَرْثَارٌ

اردو	عربي	اردو	عربي
بادل	سَحَابٌ	برائی	مُنْكَرٌ
بچپن	أَيَّامُ الطُّفُوْلَةِ، حَالَةُ الصِّغَرِ	بائیں طرف	جَانِبُ الْيَسَارِ، الْجَانِبُ الأَيْسَرُ
بندوق	بُنْدُقِيَّةٌ	بور ہوا	سَئِمَ
بھنا ہوا	مَشْوِيٌّ	بیوقوف	بَلِيْدٌ
بے حیائی	فَحْشَاءٌ	پتہ	عُنْوَانٌ
پھیلایا	نَشَرَ	تلوار	سَيْفٌ ج: أَسْيَافٌ
تمنا کی	حَرَصَ عَلَى	تھیلی	كِيْسٌ
ٹکٹ	طَوَابِعُ الْبَرِيْدِ	چپکا دیا	أَلْصَقَ
چڑھنا	تَسَلَّقَ	چینی	سُكَّرٌ
حیرت انگیز	بَاهِرٌ	خوشبو دار	ذُوْرَائِحَةٍ طَيِّبَةٍ
حمایت کی	أَيَّدَ، نَصَرَ	حوصلہ افزائی کی	شَجَّعَ
خیال کیا	اِهْتَمَّ بِـ	دائیں طرف	جَانِبُ الْيَمِيْنِ، الْجَانِبُ الأَيْمَنُ
دائیں کروٹ	الشِّقُّ الأَيْمَنُ	دلچسپ	مُمْتِعٌ
دوبارہ	مَرَّةً أُخْرَى	دوپہر کا کھانا	غَدَاءٌ
دھوکہ دیا	خَدَعَ	ڈاک خانہ	صُنْدُوْقُ الْبَرِيْدِ
ڈاکو	قُطَّاعُ الطَّرِيْقِ ج س	ذکر کیا	ذَكَرَ لِـ
رکنا	تَوَقَّفَ	سالانہ امتحان	الإِمْتِحَانُ النِّهَائِيُّ
سجدہ کیا	سَجَدَ لِـ	سسر	صِهْرٌ

اردو	عربي	اردو	عربي
سوار	رَاكِبٌ ج: رُكَّابٌ	شوربا	مَرَقٌ
غصیلہ	غَضْبَانٌ ط غَاضِبٌ ج س	فراغت کی وجہ سے	لأَجْلِ الْفَرَاغَةِ
قریب آیا	اقْتَرَبَ	قیامت	سَاعَةٌ، قِيَامَةٌ
ضرورت ہے	مُحْتَاجٌ إلى	عبرت	عِبْرَةٌ ج: عِبَرٌ
گالی دینا	سَبَابٌ	کبھی	أَحْيَانًا
کونہ	زَاوِيَةٌ ج: زَوَايَا	کھڑا کیا	أَوْقَفَ، أَقَامَ
گرم کیا	سَخَّنَ	گرمیوں کی چھٹی	عُطْلَةٌ صَيْفِيَّةٌ
گفتگو کی	تَحَدَّثَ مَعَ	لفافہ	ظَرْفٌ
لیٹ جانا	رَقَدَ	لیموں کا جوس	عَصِيْرُ اللَّيْمُوْنِ
میڈیکل کالج	كُلِّيَّةُ الطِّبِّ	وزنی	كَثِيْفٌ
ہمیشہ	دَائِمًا	ہوٹل	فُنْدُقٌ ج: فَنَادِقُ
آزمایا	جَرَّبَ	آلو	بَطَاطِسُ

تمت بحمد الله

مكتبة البشرى

المطبوعة

ملونة مجلدة

الصحيح لمسلم	(٧ مجلدات)
الموطأ للإمام محمد	(مجلدين)
الموطأ للإمام مالك	(٣ مجلدات)
الهداية	(٨ مجلدات)
مشكاة المصابيح	(٤مجلدات)
تفسير الجلالين	(٣مجلدات)
مختصر المعاني	(مجلدين)
نور الأنوار	(مجلدين)
كنز الدقائق	(٣مجلدات)

التبيان في علوم القرآن	تفسير البيضاوي
المسند للإمام الأعظم	الحسامي
الهدية السعيدية	شرح العقائد
القطبي	أصول الشاشي
تيسير مصطلح الحديث	نفحة العرب
شرح التهذيب	مختصر القدوري
تعريب علم الصيغة	نور الإيضاح
البلاغة الواضحة	ديوان الحماسة
ديوان المتنبي	المقامات الحريرية
النحو الواضح (ابتدائيه، ثانويه)	آثار السنن

ملونة كرتون مقوي

شرح عقود رسم المفتي	السراجي
متن العقيدة الطحاوية	الفوز الكبير
المرقاة	تلخيص المفتاح
زاد الطالبين	دروس البلاغة
عوامل النحو	الكافية
هداية النحو	تعليم المتعلم
إيساغوجي	مبادئ الأصول
شرح مائة عامل	مبادئ الفلسفة
المعلقات السبع	

هداية النحو (مع الخلاصة والتمارين)

متن الكافي مع مختصر الشافي

رياض الصالحين (غير ملونة مجلدة)

ستطبع قريبا بعون الله تعالى

ملونة مجلدة/ كرتون مقوي

الصحيح للبخاري	الجامع للترمذي
شرح الجامي	

Book in English

Tafsir-e-Uthmani (Vol. 1, 2, 3)

Lisaan-ul-Quran (Vol. 1, 2, 3)

Key Lisaan-ul-Quran (Vol. 1, 2, 3)

Al-Hizb-ul-Azam (Large) (H. Binding)

Al-Hizb-ul-Azam (Small) (Card Cover)

Other Languages

Riyad Us Saliheen (Spanish)(H. Binding)

Fazail-e-Aamal (German)(H. Binding)

Muntakhab Ahdees (German) (H. Binding)

To be published Shortly Insha Allah

Al-Hizb-ul-Azam(French) (Coloured)

لسان القرآن

لسان القرآن

الجزء الثاني

المؤلفون

أساتذة مدرسة عائشة الصديقة رضي الله عنها
جلستان جوهر كراتشي باكستان

مكتبة البشرى
كراتشي - باكستان

مکتبۃ البشریٰ

للطباعة والنشر

إِنَّآ أَنزَلْنَٰهُ قُرْءَٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ۝

لِسَانُ القُرْآن

الجزء الثاني

المؤلفون

أساتذة مدرسة عائشة الصديقة رضي الله عنها

جلستان جوهر كراتشي باكستان

مكتبة البشرى

للطباعة والنشر

اسم الكتاب : لسان القرآن (الجزء الثاني)	المؤلفون
الطبعة الأولى : ١٤٢٧هـ/ ٢٠٠٦ء	أساتذة مدرسة عائشة الصديقة رضي الله عنها
الطبعة الجديدة : ١٤٣٢هـ/ ٢٠١١ء	جلستان جوهر، كراتشي- باكستان
عدد الصفحات : ٣٦٠	السعر: =/260 روبية

مكتبة البشرى
للطباعة والنشر والتوزيع

AL-BUSHRA PUBLISHERS

Choudhri Mohammad Ali Charitable Trust (Regd.)

Z-3, Overseas Bungalows Gulistan-e-Jouhar, Karachi- Pakistan

الهاتف: +92-21-34541739, +92-21-37740738

الفاكس: +92-21-34023113

الموقع على الإنترنت: www.maktaba-tul-bushra.com.pk

www.ibnabbasaisha.edu.pk

البريد الإلكتروني: al-bushra@cyber.net.pk

يطلب من

مكتبة البشرىٰ، كراتشي- باكستان +92-321-2196170

مكتبة الحرمين، اردو بازار، لاهور. +92-321-4399313

المصباح، ١٦- اردو بازار، لاهور. +92-42-7124656,7223210

بك لينڈ، ستي پلازه كالج روڈ، راولپنڈى. +92-51-5773341, 5557926

دار الإخلاص، نزد قصه خوانى بازار، پشاور. +92-91-2567539

مكتبة رشيدية، سركي روڈ، كوئٹه. +92-333-7825484

وأيضًا يوجد عند جميع المكتبات المشهورة

فهرس الموضوعات

الدرس الأول

أبواب الثلاثي المُجَرَّد[1]

الأمثلة:

الماضي	المضارع	حركة العين
		الماضي ، المضارع
١ـ نَصَرَ	يَنْصُرُ	(ـَ) ، (ـُ)
٢ـ فَتَحَ	يَفْتَحُ	(ـَ) ، (ـَ)
٣ـ ضَرَبَ	يَضْرِبُ	(ـَ) ، (ـِ)
٤ـ فَرِحَ	يَفْرَحُ	(ـِ) ، (ـَ)
٥ـ حَسِبَ	يَحْسِبُ	(ـِ) ، (ـِ)
٦ـ كَرُمَ	يَكْرُمُ	(ـُ) ، (ـُ)

شرح وتفصیل:

"الجزء الأول" میں یہ بات گزر چکی ہے کہ فعل ماضی کا حرف فاء اور حرف لام دونوں مفتوح ہوتے ہیں جبکہ حرف عین کی حرکت سماع پر موقوف ہوتی ہے۔ اس پر (ـُ) بھی آ سکتا ہے، (ـَ) بھی اور (ـِ) بھی۔

كيفية صوغ المضارع من الماضي:

ا۔ فعل ماضی سے فعل مضارع بنانا ہو تو سب سے پہلے حرف فاء سے پہلے "ا، ت، ي، ن" میں سے کوئی حرف لگا کر حرف فاء کو ساکن کر دیا جاتا ہے[2]۔ یہ چاروں حروف "حروف المضارعة" کہلاتے ہیں۔ ان کا تعلق صیغوں سے ہے۔ غائب کے صیغوں کے شروع میں یاء آتی ہے، مفرد مؤنث غائب اور مثنی مؤنث غائب کے شروع میں تاء آتی ہے۔ مخاطب کے تمام صیغے

(۱) ثلاثی مجرد وہ افعال ہیں جن میں حروف اصلیہ تین ہوتے ہیں۔

(۲) ان حروف کو سہولت کے لئے حروف "أتين" بھی کہا جاتا ہے۔

تاء سے شروع ہوتے ہیں، مفرد متکلم کا صیغہ ہمزہ اور جمع متکلم کا صیغہ نون سے شروع ہوتا ہے۔ فعل ثلاثی کے حروف المضارعة پر ہمیشہ فتحہ آتا ہے[1]۔

۲۔ ماضی کی طرح مضارع میں بھی حرف عین کی حرکت سماع پر موقوف ہے، یہ حرکت (ـُ)، (ـَ)، (ـِ) میں سے کچھ بھی ہوسکتی ہے۔

۳۔ مضارع کے حرف لام پر جو ضمہ نظر آرہا ہے وہ اعرابی ہے، کیونکہ فعل مضارع مُعرَب ہوتا ہے[2]۔ یہ ضمہ بعض حالات میں فتحہ میں اور بعض حالات میں سکون میں بدل جاتا ہے۔

فعل مضارع: حال اور مستقبل دونوں پر دلالت کرتا ہے، پس "أَذْهَبُ إِلَى الْمَكْتَبَةِ" کے معنی ''میں کتب خانہ جارہا ہوں'' بھی لئے جاسکتے ہیں اور ''میں کتب خانہ جاؤں گا'' بھی۔

كيفية تعيين أبواب الثلاثي المجرد:

کسی ثلاثی مجرد فعل کا باب متعین کرنے کیلئے ماضی اور مضارع دونوں میں حرف عین کی حرکت کو دیکھا جاتا ہے۔

ا۔ وہ تمام افعال جنکے ماضی کے حرف عین پر فتحہ اور مضارع کے حرف عین پر ضمہ ہو ایک باب کے تحت آئیں گے۔ اس باب کی شناخت کے لئے مثال کے طور پر نَصَرَ کو پیش کیا جاتا ہے اگر یہ کہا جائے کہ کوئی فعل باب نَصَرَ سے ہے تو اس کے یہ معنی ہوں گے کہ نَصَرَ کی طرح اس فعل کا بھی حرف عین ماضی میں مفتوح اور مضارع میں مضموم ہوتا ہے:

كَتَبَ، يَكْتُبُ　　عَبَدَ، يَعْبُدُ　　شَكَرَ، يَشْكُرُ　　دَرَسَ، يَدْرُسُ

۲۔ اسی طرح وہ تمام افعال جنکے ماضی اور مضارع دونوں میں حرف عین مفتوح ہو باب فَتَحَ کے تحت آئیں گے:

ذَهَبَ، يَذْهَبُ　　نَجَحَ، يَنْجَحُ　　رَكَعَ، يَرْكَعُ　　قَرَأَ، يَقْرَأُ

۳۔ وہ تمام افعال جنکے ماضی میں حرف عین مفتوح اور مضارع میں مکسور ہو باب ضَرَبَ کے تحت آئیں گے:

غَسَلَ، يَغْسِلُ　　عَرَفَ، يَعْرِفُ　　رَجَعَ، يَرْجِعُ　　جَلَسَ، يَجْلِسُ

۴۔ وہ افعال جنکے ماضی میں حرف عین مکسور اور مضارع میں مفتوح ہو باب فَرِحَ کے تحت آئیں گے:

سَمِعَ، يَسْمَعُ　　ضَحِكَ، يَضْحَكُ　　كَرِهَ، يَكْرَهُ　　فَهِمَ، يَفْهَمُ

(۱) مندرجہ بالا نقشہ میں تمام صیغے مفرد مذکر غائب کے ہیں۔ (۲) اسماء کی طرح افعال کے بھی اعراب ہوتے ہیں افعال میں فعل ماضی اور فعل امر دونوں مبنی ہوتے ہیں جبکہ فعل مضارع معرب ہوتا ہے۔ اس کے اعراب کی تین صورتیں ہیں: مرفوع، منصوب اور مجزوم، تفصیل انشاء اللہ آگے آئے گی۔

۵۔ وہ افعال جنکے ماضی اور مضارع دونوں میں حرف عین مکسور ہو، باب حَسِبَ کے تحت آتے ہیں:

نَعِمَ يَنْعِمُ

٦۔ وہ افعال جنکے ماضی اور مضارع دونوں میں حرف عین مضموم ہو باب کَرُمَ سے تعلق رکھتے ہیں:

بَعُدَ، يَبْعُدُ قَرُبَ، يَقْرُبُ جَمُلَ، يَجْمُلُ حَسُنَ، يَحْسُنُ

عربی زبان کے بیشتر ثلاثی افعال پہلے چار ابواب سے تعلق رکھتے ہیں کَرُمَ کے تحت کم اور حَسِبَ کے تحت بہت ہی کم افعال آتے ہیں۔

التمرين ـ ۱

باب دیکھ کر مندرجہ ذیل افعال ماضیہ کے مضارع بتایئے:

باب نَصَرَ

خَرَجَ، حَكَمَ، قَتَلَ، حَصَلَ، كَتَبَ، دَرَسَ، خَلَقَ، نَظَرَ، ذَكَرَ، سَجَدَ، بَلَغَ، قَعَدَ، طَلَبَ، سَقَطَ، تَرَكَ، حَرَثَ، هَرَبَ، سَكَتَ، مَكَثَ، رَقَدَ.

باب ضَرَبَ

غَلَبَ، كَسَرَ، غَفَرَ، رَجَعَ، صَبَرَ، عَقَلَ، ظَلَمَ، هَزَمَ، جَلَسَ، كَذَبَ، عَرَفَ، سَرَقَ، هَلَكَ، عَدَلَ، نَزَلَ، غَسَلَ، حَمَلَ، كَشَفَ، كَسَبَ، قَصَدَ.

باب فَرِحَ

رَحِمَ، شَرِبَ، سَخِرَ، لَبِثَ، حَمِدَ، شَهِدَ، لَبِسَ، حَفِظَ، ضَحِكَ، سَمِعَ، فَهِمَ، عَلِمَ، كَرِهَ، شَبِعَ، فَزِعَ، جَزِعَ، قَدِمَ، بَخِلَ، تَبِعَ، لَعِبَ.

باب فَتَحَ

ذَهَبَ، مَدَحَ، بَحَثَ، رَكَعَ، خَدَعَ، جَحَدَ، رَفَعَ، قَطَعَ، مَنَعَ، جَعَلَ، قَرَأَ، قَرَعَ، دَفَعَ، زَرَعَ.

باب كَرُمَ

قَرُبَ، بَعُدَ، كَثُرَ، سَهُلَ، صَعُبَ، كَبُرَ، صَغُرَ، شَرُفَ، عَظُمَ، بَصُرَ، حَلُمَ، جَبُنَ، عَذُبَ، حَسُنَ، قَبُحَ، حَرُمَ، طَهُرَ، شَعُرَ، ضَعُفَ، جَمُلَ.

صيغ المفرد

الأمثلة:

المذكر الغائب	زيدٌ يَذْهَبُ	يَذْهَبُ: فعل مضارع + ضمير مستتر (هو) فاعل[1]
	يَذْهَبُ زيدٌ	يَذْهَبُ: فعل مضارع + زيدٌ: فاعل مرفوع بالضمة
المؤنث الغائب	عائشةُ تَذْهَبُ	تَذْهَبُ: فعل مضارع + ضمير مستتر (هي): فاعل
	تَذْهَبُ عائشةُ	تَذْهَبُ: فعل مضارع + عائشة: فاعل مرفوع بالضمة
المذكر المخاطب	أنتَ تَذْهَبُ	تَذْهَبُ: فعل مضارع + ضمير مستتر (أنتَ): فاعل
المؤنث المخاطب	أنتِ تَذهَبِينَ	تَذْهَبُ: فعل مضارع + ياء المخاطبة: فاعل + نون الرفع
المذكر والمؤنث المتكلم	أنا أذهَبُ	أذهَبُ: فعل مضارع + ضمير مستتر (أنا): فاعل

شرح وتفصیل:

مفرد مذکر غائب کا صیغہ: فعل ماضی سے پہلے یائے مفتوحہ لگا کر اسکے حرف فاء کو ساکن کر دیا جاتا ہے:

ذَهَبَ سے يَذْهَبُ   خَرَجَ سے يَخْرُجُ

مفرد مؤنث غائب کا صیغہ: فعل ماضی سے پہلے تائے مفتوحہ لگا کر اسکے حرف فاء کو ساکن کر دیا جاتا ہے:

ذَهَبَ سے تَذْهَبُ   خَرَجَ سے تَخْرُجُ

مفرد مذکر مخاطب کا صیغہ: فعل ماضی سے پہلے تائے مفتوحہ لگا کر اسکے حرف فاء کو ساکن کر دیا جاتا ہے:

ذَهَبَ سے تَذْهَبُ   خَرَجَ سے تَخْرُجُ

(١) زيد يَذْهَبُ: زَيْدٌ: مبتَدأ مَرْفُوعٌ بِالضَّمَّةِ، يَذْهَبُ: جُمْلَةٌ فِعْلِيَّةٌ خَبَرٌ.

مفرد مؤنث مخاطب کا صیغہ: فعل ماضی سے پہلے تائے مفتوحہ لگا کر اسکے حرف فاء کو ساکن کر دیا جاتا ہے اور اسکے حرف لام کے بعد ایک یاء لگادی جاتی ہے (یاء المخاطبة) جو مفرد مؤنث مخاطب کی ضمیر ہے۔ حرف لام کو یاء کی مناسبت سے کسرہ دے دیا جاتا ہے۔ یاء کے بعد ایک نون مفتوحہ کا اضافہ کر دیا جاتا ہے جو کہ اعرابی ہے (رفع کی حالت میں برقرار رہتا ہے، نصب اور جزم کی حالت میں حذف کر دیا جاتا ہے):

ذَهَبَ سے تَذْهَبِين   خَرَجَ سے تَخْرُجِين

مفرد متکلم (مذکر و مؤنث) کا صیغہ: فعل ماضی سے پہلے ہمزہ مفتوحہ لگا کر اسکے حرف فاء کو ساکن کر دیا جاتا ہے:

ذَهَبَ سے اَذْهَبُ   خَرَجَ سے اَخْرُجُ

	الماضي	المضارع
المفرد الغائب	ذَهَبَ	يَذْهَبُ
	ذَهَبَتْ	تَذْهَبُ
المفرد المخاطب	ذَهَبْتَ	تَذْهَبُ
	ذَهَبْتِ	تَذْهَبِينَ
المفرد المتكلم	ذَهَبْتُ	أَذْهَبُ

التمرين ـ ١

مندرجہ ذیل جملوں میں "خالد" کے بجائے پہلے فاطمة پھر أنتَ، أنتِ اور أنا لگا کر فعل کا صیغہ بدلئے:

نموذج: ١ ـ خَالِدٌ يَكْتُبُ الدَّرْسَ.

فَاطِمَةُ تَكْتُبُ الدَّرْسَ.   أنتَ تَكْتُبُ الدَّرْسَ.

أنتِ تَكْتُبِيْنَ الدَّرْسَ.   أنَا أَكْتُبُ الدَّرْسَ.

٢ ـ خَالِدٌ يَنْدَمُ عَلَى فَعْلَتِهِ.   ٣ ـ خَالِدٌ يَشْعُرُ بِمَغْصٍ شَدِيْدٍ فِي بَطْنِهِ.

٤ ـ خَالِدٌ يَكْرَهُ الْمُتَمَلِّقِيْنَ.   ٥ ـ خَالِدٌ يَبْعَثُ بِهَدَايَا إِلَى أَبْنَائِهِ الصِّغَارِ.

٦ـ خَالِدٌ يَصْبِرُ عَلَى الشَّدَائِدِ.
٧ـ خَالِدٌ يَسْمَحُ لِابْنَتِهِ بِزِيَارَةِ الصَّدِيْقَاتِ.
٨ـ خَالِدٌ يَطْبُخُ الأَرُزَّ وَالسَّمَكَ.
٩ـ خَالِدٌ يَنْصَحُ أَخَاهُ بِالجِدِّ فِي الدِّرَاسَةِ.
١٠ـ خَالِدٌ يَلْبَسُ ثِيَابَهُ الْجَدِيْدَةَ.
١١ـ خَالِدٌ يَفْتَحُ الشَّبَابِيْكَ وَيَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ.
١٢ـ خَالِدٌ يَقْرَعُ الْبَابَ وَيَدْخُلُ.
١٣ـ خَالِدٌ يَعْلَمُ جَيِّدًا أَنَّ هٰذِهِ الْكُتُبَ نَافِعَةٌ.
١٤ـ خَالِدٌ يَحْفَظُ الْقُرْآنَ الْكَرِيْمَ.
١٥ـ خَالِدٌ يَأْخُذُ الْمِمْسَحَةَ وَ يَمْسَحُ السَّبُّوْرَةَ.
١٦ـ خَالِدٌ يَأْذَنُ لِخَادِمِهِ بِالدُّخُوْلِ.
١٧ـ خَالِدٌ يَغْضَبُ عَلَى أَخِيْهِ الصَّغِيْرِ وَيَضْرِبُهُ.
١٨ـ خَالِدٌ يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ لِلّٰهِ تَعَالٰى.
١٩ـ خَالِدٌ يَمْكُثُ عِنْدَ خَالِهِ فِي إِجَازَةِ الصَّيْفِ.
٢٠ـ خَالِدٌ يَخْرُجُ لِلنُّزْهَةِ كُلَّ مَسَاءٍ.
٢١ـ خَالِدٌ يَدْخُلُ فِي حُجْرَةِ الدَّرْسِ وَيَقْعُدُ فِي مَكَانِهِ.
٢٢ـ خَالِدٌ يَغْسِلُ يَدَيْهِ وَيَأْكُلُ الْفُطُوْرَ.
٢٣ـ خَالِدٌ يَرْكَبُ فِي الْحَافِلَةِ وَيَذْهَبُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ.
٢٤ـ خَالِدٌ يَقْصُدُ الطَّبِيْبَ لِأَنَّهُ مَرِيْضٌ.
٢٥ـ خَالِدٌ يَسْقُطُ مِنَ الشَّجَرَةِ وَيَصْرُخُ بِأَعْلَى صَوْتِهِ.
٢٦ـ خَالِدٌ يَشْكُرُ اللّٰهَ تَعَالٰى وَلَا يَكْفُرُهُ.
٢٧ـ خَالِدٌ يَرْحَلُ فِي الشَّهْرِ الْقَادِمِ إِلَى جَامِعَةِ الْأَزْهَرِ.
٢٨ـ خَالِدٌ يَلْعَبُ كُرَةَ الْقَدَمِ مَعَ زُمَلَائِهِ.
٢٩ـ خَالِدٌ يَقْرَأُ الصُّحُفَ كُلَّ صَبَاحٍ قَبْلَ الْخُرُوْجِ مِنَ الْبَيْتِ.
٣٠ـ خَالِدٌ يَشْرَبُ الْقَهْوَةَ بِدُوْنِ السُّكَّرِ.
٣١ـ خَالِدٌ يَحْسَبُ أَنَّ الاقْتِصَادَ الْعَالَمِيَّ عَلَى وَشْكِ الْاِنْهِيَارِ.
٣٢ـ خَالِدٌ يَنْزَعُ حِذَائَهُ وَيَرْقُدُ عَلَى سَرِيْرِهِ.
٣٣ـ خَالِدٌ يَفْهَمُ مُحَاضَرَةَ الْأُسْتَاذِ وَيَكْتُبُ الْكَلِمَاتِ الصَّعْبَةَ فِي كُرَّاسَتِهِ.
٣٤ـ خَالِدٌ يَمْنَعُ أَبْنَائَهُ عَنْ صُحْبَةِ الأَشْرَارِ.
٣٥ـ خَالِدٌ يَحْزَنُ عَلَى الَّذِيْنَ هُمْ غَافِلُوْنَ عَنِ الْآخِرَةِ فَيَنْصَحُهُمْ.

التمرين ـ ٢

مندرجہ ذیل جملوں میں افعال ماضیہ کو افعال مضارعہ میں تبدیل کیجئے:

نموذج: ١ـ مَا فَهِمَتْ خَدِيْجَةُ الْمَسْأَلَةَ فَسَأَلَتِ الْأُسْتَاذَ.

لَا تَفْهَمُ خَدِيْجَةُ الْمَسْأَلَةَ فَتَسْأَلُ الْأُسْتَاذَ.

٢ـ فَهِمَ خَلِيْلٌ الدَّرْسَ.
٣ـ سَمِعَ الطَّالِبُ نُصْحَ أُسْتَاذِهِ وَعَمِلَ بِهَا.

٤ـ سَكَنَ الْبَدْوُ الفَلَاةَ. ٥ـ طَلَبْتُ العَفْوَ وَالْمَغْفِرَةَ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى.

٦ـ أَعَبَسْتَ فِي وَجْهِ الْفَقِيْرِ؟ ٧ـ جَعَلَ الإِسْلَامُ الإِنْسَانَ فِي رِعَايَةِ رَبِّهِ.

٨ـ ظَهَرَ الحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ. ٩ـ جَمَعَ زَيْدٌ الرِّمَاحَ وَقَذَفَ وَاحِدًا مِنْهَا.

١٠ـ مَا رَفَضَ زَيْدٌ رَأيَ صَدِيْقِهِ. ١١ـ دَفَنَ الرَّجُلُ مَالَهُ تَحْتَ شَجَرَةٍ عَظِيْمَةٍ.

١٢ـ أَنَقَضْتَ الْعَهْدَ بَعْدَ مِيْثَاقِهِ؟ ١٣ـ شَرَحْتُ لَكَ الدَّرْسَ لٰكِنَّكَ مَا فَهِمْتَ.

١٤ـ عَطَفَ الْقَاضِي عَلَى الْجَانِي. ١٥ـ رَفَعَ الإِسْلَامُ العَزَائِمَ إِلَى بِنَاءِ عَظَمَةٍ خَالِدَةٍ.

١٦ـ هَزَمَ الْمُسْلِمُوْنَ جُنُوْدَ الكُفَّارِ. ١٧ـ غَرَسَ الْبُسْتَانِيُّ أَشْجَارَ الْبُرْتُقَالِ فِي حَدِيْقَتِنَا.

١٨ـ مِمَّنْ أَخَذْتَ الْعِلْمَ يَا أَحْمَدُ؟ ١٩ـ لِمَاذَا تَرَكْتَ الأَدْوِيَةَ فِي مُتَنَاوَلِ الأَطْفَالِ؟

٢٠ـ طَلَبَ الْمُدِيْرُ حَامِدًا وَصَدِيْقَهُ. ٢١ـ لِمَنْ تَرَكْتَ هٰذِهِ الْكُتُبَ، أَمَا عَرَفْتَ أَنَّهَا لَكَ؟

٢٢ـ مَا كَذَبْتُ وَمَا خَدَعْتُ أَحَدًا. ٢٣ـ ضَبَطَ الإِسْلَامُ حَيَاةَ الْمُسْلِمِ مِنْ مِيْلَادِهِ إِلَى مَمَاتِهِ.

٢٤ـ رَكِبَ خِضْرُ السَّفِيْنَةَ وَخَرَقَهَا. ٢٥ـ كَمْ حَفِظْتِ مِنْ أَبْيَاتِ هٰذِهِ الْقَصِيْدَةِ يَا خَدِيْجَةُ؟

٢٦ـ ضَرَبَ الْجُنْدِيُّ السَّارِقَ بِالعَصَا. ٢٧ـ قَلِقْتُ جِدًّا عَلَى أَخِي الَّذِي هُوَ مَفْقُوْدٌ مُنْذُ يَوْمَيْنِ.

٢٨ـ حَطَمَ الإِسْلَامُ قِلَاعَ الْجَاهِلِيَّةِ. ٢٩ـ هٰذَا هُوَ الأُسْتَاذُ الَّذِي دَرَسْتُ عَلَيْهِ "الفِقْهَ الإِسْلَامِيَّ".

٣٠ـ أَعَلِمْتَ بِنَجَاحِي فِي الاِمْتِحَانِ؟ ٣١ـ فَوْرَ دُخُوْلِي فِي الْبَيْتِ أَمَرْتُ الْخَادِمَةَ بِإِعْدَادِ الطَّعَامِ.

٣٢ـ قَرَأَ الطَّالِبُ الدَّرْسَ بِصَوْتٍ عَالٍ. ٣٣ـ خَطَبَ الإِمَامُ الْحَاضِرِيْنَ وَنَصَحَهُمْ بِامْتِثَالِ أَوَامِرِ اللّٰهِ.

٣٤ـ أَشَرِبْتَ القَهْوَةَ العَرَبِيَّةَ فِي الصَّبَاحِ؟ ٣٥ـ نَصَرَ اللّٰهُ الْمُسْلِمِيْنَ مَعَ قِلَّتِهِمْ فِي الْحَرْبِ مَعَ الكُفَّارِ.

٣٦ـ سَمِعْتُ صَوْتَ صَدِيْقَتِي عَلَى الْبَابِ وَأَذِنْتُ لَهَا بِالدُّخُوْلِ.

٣٧ـ أَخَذَتِ الطِّفْلَةُ الصَّغِيْرَةُ قَارُوْرَةَ الأَقْرَاصِ وَأَكَلَتْ مِنْهَا قُرْصَيْنِ.

٣٨ـ كَنَسَتْ خَدِيْجَةُ أَرْضَ الْبَيْتِ وَطَرَحَتِ الْمِكْنَسَةَ فِي زَاوِيَةِ الْغُرْفَةِ.

٣٩ـ غَضِبَ الأُسْتَاذُ عَلَى الطَّالِبِ الْكَسْلَانِ وَأَمَرَهُ بِالخُرُوْجِ مِنَ الفَصْلِ.

٤٠ـ بَعَثَتْ عَائِشَةُ بِهَدِيَّةٍ رَائِعَةٍ إِلَى أُخْتِهَا بِمُنَاسَبَةِ نَجَاحِهَا فِي الاِمْتِحَانِ.

التمرين ـ ۳

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجئے:

۱۔ کیا آپ کل بازار جائیں گی؟

۲۔ کیا آپ اولاد کی دینی تربیت کی خواہاں ہیں؟

۳۔ آپ مصر میں کتنے دن رہیں گی؟

۴۔ میں شام کی پرواز پر دو سیٹیں بک کرا رہا ہوں۔

۵۔ استاذ طلباء کی سستی پر پریشان ہے۔

۶۔ کیا آپ جانتے نہیں کہ امتحان اگلے مہینے ہے؟

۷۔ آپ فقراء کی مدد کے خواہشمند ہیں؟

۸۔ کیا آپ اپنے بچوں کو نکلنے کی اجازت دیتی ہیں؟

۹۔ عائشہ سورۂ یاسین حفظ کر رہی ہے۔

۱۰۔ زید دائیں بائیں دیکھتا ہے پھر سڑک پار کرتا ہے۔

۱۱۔ کیا آپ مصائب پر صبر کریں گے؟

۱۲۔ میں اپنے دوست کی استاذ سے سفارش کروں گا۔

۱۳۔ فاطمہ اس شہر میں کسی کو نہیں جانتی۔

۱۴۔ سڑکیں سنسان ہیں، کیونکہ کل سے بارش برس رہی ہے۔

۱۵۔ آپ میرا عذر کیوں نہیں قبول کر رہے؟

۱۶۔ زید اپنی کتابیں ڈھونڈ رہا ہے جو کل سے کھوئی ہوئی ہیں۔

۱۷۔ آپ حج کیلئے مکہ کب سفر کر رہے ہیں؟

۱۸۔ آپ پڑھائی میں اپنے آپ پر کیوں نہیں اعتماد کرتے؟

۱۹۔ حامد اپنے والدین کی خدمت کرتا ہے۔

۲۰۔ عائشہ اس باغ سے ایک لال گلاب کا پھول توڑے گی۔

۲۱۔ زید اس بھاری بوجھ کو نہیں اٹھا سکتا۔

۲۲۔ سلیم نیک آدمی ہے وہ کسی کے کردار پر نکتہ چینی نہیں کرتا۔

۲۳۔ میں فقیر کو کپڑوں کا ایک نیا جوڑا دوں گا۔

۲۴۔ خالد ایک کریم النفس آدمی ہے وہ کسی کا مذاق نہیں اڑاتا۔

۲۵۔ کیا آپ دنیائے فانی کی لالچ رکھتے ہیں؟

۲۶۔ میں کام کے بعد تھک جاتا ہوں اور بستر پر لیٹ جاتا ہوں۔

۲۷۔ آپ مدرسہ مقررہ وقت پر کیوں نہیں پہنچتیں؟

۲۸۔ میں آج مدرسہ نہیں جاؤں گا، کیونکہ میرے والد بیمار ہیں۔

۲۹۔ مریض گولیاں دودھ کے ساتھ نگل لیتا ہے۔

۳۰۔ استاد سبق کی شرح کرتا ہے اور مشکل الفاظ تختہ سیاہ پر لکھتا ہے۔

۳۱۔ کیا آپ ضعفاء اور مساکین پر رحم کھاتی ہیں؟

۳۲۔ میں کھانے سے فارغ ہونے کے بعد اپنی انگلیاں چاٹتا ہوں۔

۳۳۔ خالد بچوں کا کھیل دیکھ رہا ہے اور ہنس رہا ہے۔

۳۴۔ جب وقفہ شروع ہوتا ہے تو طالب علم درسگاہوں سے نکلتے ہیں۔

۳۵۔ کیا آپ امتحان کے نتیجہ پر خوش ہو رہے ہیں؟

۳۶۔ سلیم گھڑی کی طرف دیکھتا ہے اور چلاّتا ہے "سفر کا وقت آ گیا!"۔

۳۷۔ اللہ تعالی اس شخص کی مدد کرتے ہیں جو اس کے بندوں کی مدد کرتا ہے۔

۳۸۔ میں نے دونوں لڑکیوں سے پوچھا: ''کیا آپ کا بھائی آپ کی مدد کرے گا؟''

۳۹۔ میں روزانہ سیر کے لئے اس باغ میں جاتا ہوں جو آپ کے گھر کے سامنے ہے۔

۴۰۔ آپ کیوں پریشان ہیں، کیا آپ کو پتہ نہیں کہ ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہوتی ہے؟

صيغ المثنى

الأمثلة:

المذكر الغائب	يَذْهَبُ الطَّالِبَانِ	يَذْهَبُ: فعل مضارع + الطَّالِبَانِ: فاعل مرفوع بالألف
	الطَّالِبَان يَذْهَبَانِ	يَذْهَبُ: فعل مضارع + ألف الاثنين: فاعل + نون الرفع
المؤنث الغائب	تَذْهَبُ الطَّالِبَتَان	تَذْهَبُ: فعل مضارع + الطالبتان: فاعل مرفوع بالألف
	الطَّالِبَتَان تَذْهَبَانِ	تَذْهَبُ: فعل مضارع + ألف الاثنين: فاعل + نون الرفع
المذكر و المؤنث المخاطب	أَنْتُمَا تَذْهَبَانِ	تَذْهَبُ: فعل مضارع + ألف ا لاثنين: فاعل + نون الرفع
المذكر والمؤنث المتكلم	نَحْنُ نَذْهَبُ	نَذْهَبُ: فعل مضارع + ضمير مستتر (نحن): فاعل

شرح وتفصيل:

مثنی مذکر غائب کا صیغہ:

۱۔ فعل ماضی سے پہلے یائے مفتوحہ لگا کر اسکے حرف فاء کو ساکن کر دیا جاتا ہے۔

۲۔ حرف لام کے بعد ایک الف (ألف الاثنين جو مثنی کی ضمیر ہے) لگا دیا جاتا ہے۔

۳۔ حرف لام کو الف کی مناسبت سے فتحہ دے دیا جاتا ہے۔

۴۔ اس کے بعد ایک نون اعرابی (نون الرفع) کا اضافہ کر دیا جاتا ہے:

سَمِعَ سے يَسْمَعَانِ   خَرَجَ سے يَخْرُجَانِ

مثنی مؤنث غائب کا صیغہ:

۱۔فعل ماضی سے پہلے تائے مفتوحہ لگا کر اسکے حرف فاء کو ساکن کر دیا جاتا ہے۔

۲۔حرف لام کے بعد ایک الف (ألف الاثنين جو مثنی کی ضمیر ہے) لگادیا جاتا ہے۔

۳۔حرف لام کو الف کی مناسبت سے فتحہ دے دیا جاتا ہے۔

۴۔اس کے بعد ایک نون اعرابی (نون الرفع) کا اضافہ کر دیا جاتا ہے:

سَمِعَ سے تَسْمَعَان خَرَجَ سے تَخْرُجَان

مثنی مخاطب (مذکر ومؤنث) کا صیغہ:

۱۔ فعل ماضی سے پہلے تائے مفتوحہ لگا کر اسکے حرف فاء کو ساکن کر دیا جاتا ہے۔

۲۔ حرف لام کے بعد ألف الاثنين لگادیا جاتا ہے۔

۳۔ حرف لام کو الف کی مناسبت سے فتحہ دے دیا جاتا ہے۔

۴۔ اور اسکے بعد نون الرفع کا اضافہ کر دیا جاتا ہے:

سَمِعَ سے تَسْمَعَان خَرَجَ سے تَخْرُجَان

مثنی متکلم (مذکر ومؤنث) کا صیغہ: فعل ماضی سے پہلے نون مفتوحہ لگا کر اسکے حرف فاء کو ساکن کر دیا جاتا ہے:

سَمِعَ سے نَسْمَعُ خَرَجَ سے نَخْرُجُ

	الماضي	المضارع
المثنى الغائب	ذَهَبَا	يَذْهَبَانِ
	ذَهَبَتَا	تَذْهَبَانِ
المثنى المخاطب	ذَهَبْتُمَا	تَذْهَبَانِ
	ذَهَبْتُمَا	تَذْهَبَانِ
المثنى المتكلم	ذَهَبْنَا	نَذْهَبُ

التمرين ـ ٤

مندرجہ ذیل جملوں میں فعل مضارع کے مفرد صیغوں کو تثنیہ صیغوں میں بدلئے اور اس سے جو دیگر تبدیلیاں لازم آتی ہیں وہ بھی کیجئے:

نموذج: ١ ـ أَنْتَ تَحْفَظُ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ. أَنْتُمَا تَحْفَظَانِ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ.

٢ ـ هُوَ يَذْهَبُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ. هُمَا يَذْهَبَانِ إِلَى الْمَدْرَسَةِ.

٣ ـ أَنَا أَدْرُسُ الْعَرَبِيَّةَ. نَحْنُ نَدْرُسُ الْعَرَبِيَّةَ.

٤ ـ أَ تَخْلَعُ نَعْلَيْكَ؟

٥ ـ مَتٰى سَتَرْحَلُ إِلَى مَكَّةَ لِأَدَاءِ الْحَجِّ؟[1]

٦ ـ هِيَ تَغْسِلُ الْمَلَابِسَ.

٧ ـ أَنَا أَنْزِعُ حِذَائِي وَأَضَعُهُ تَحْتَ سَرِيْرِي.

٨ ـ أَبْلَعُ الْقُرْصَ بِلَبَنٍ بَارِدٍ.

٩ ـ أَدْرُسُ اللُّغَةَ الْعَرَبِيَّةَ عَلٰى أُسْتَاذٍ سَعُوْدِيٍّ.

١٠ ـ أَ تَخَافِيْنَ مِنَ الظَّلَامِ؟

١١ ـ أَلَا يَقْدِرُ أَخُوْكَ عَلٰى مُسَاعَدَتِكَ يَا زَيْدُ؟

١٢ ـ تَجْمَعُ الْمَالَ وَتُعَدِّدُهُ.

١٣ ـ لَا أَجِدُ أَيَّ صُعُوْبَةٍ فِي تَعَلُّمِ اللُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ.

١٤ ـ أَ تَلْبَسُ قَلَنْسُوَةً جَدِيْدَةً؟

١٥ ـ خَالِدٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ سَيَنْجَحُ بِدُوْنِ الْاِجْتِهَادِ.

١٦ ـ لِمَاذَا تَخْدَعُ عِبَادَ اللّٰهِ؟

١٧ ـ أَ تَصِلِيْنَ إِلَى الْمَدْرَسَةِ فِي الْوَقْتِ الْمُحَدَّدِ؟

١٨ ـ أَ تَقْرَأُ الْجَرِيْدَةَ كُلَّ يَوْمٍ؟

١٩ ـ تَغْسِلِيْنَ الْأَوَانِي وَتَضَعِيْنَهَا عَلٰى رُفُوفِ الْمَطْبَخِ.

٢٠ ـ أَمْنَعُكَ مِنْ صُحْبَةِ الْأَشْرَارِ.

٢١ ـ أَ تَمْكُثِيْنَ عِنْدَ عَمَّتِكِ فِي إِجَازَةِ الصَّيْفِ الْقَادِمَةِ؟

٢٢ ـ أَتَسْخَرُ بِالْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِيْنِ؟

٢٣ ـ يَغْرِسُ الْبُسْتَانِيُّ شُجَيْرَاتٍ كَثِيْرَةً فِي هٰذِهِ الْحَدِيْقَةِ.

٢٤ ـ أَقْصُدُ الْمَسْجِدَ لِصَلَاةِ الْعِشَاءِ.

٢٥ ـ هُوَ يُقَشِّرُ الْمَوْزَ ثُمَّ يَطْرَحُ الْقِشْرَةَ فِي سَلَّةِ الْمُهْمَلَاتِ.

٢٦ ـ أَسْمَعُ نَصِيْحَةَ أُسْتَاذِي وَأَحْفَظُهَا.

٢٧ ـ أَطْلُبُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى الْقُدْرَةَ عَلٰى فَهْمِ الْقُرْآنِ الْكَرِيْمِ.

٢٨ ـ كَمْ شِعْرًا تَحْفَظُ مِنْ هٰذِهِ الْقَصِيْدَةِ؟

٢٩ ـ يُجَاهِدُ الْجُنْدِيُّ الْمُسْلِمُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيُصَابِرُ وَيُرَابِطُ.

٣٠ ـ يَا جَاحِدُ! أَلَا تَعْرِفُ أَنَّ الَّذِي خَلَقَكَ مِنَ الْعَدَمِ قَادِرٌ عَلٰى بَعْثِكَ بَعْدَ الْمَوْتِ؟

(۱) مضارع سے پہلے "سَ" مستقبل قریب کے معنی دیتا ہے اور "سَوْفَ" مستقبل بعید کے معنی دیتا ہے۔

التمرين ـ ٥

مندرجہ ذیل جملوں میں ماضی افعال کو مضارع میں تبدیل کیجئے:

نموذج: ١ـ تَرَكَتِ الْبِنْتَانِ كُتُبَهُمَا عَلَى الرَّفِّ وَخَرَجَتَا مِنَ الْفَصْلِ.

تَتْرُكُ الْبِنْتَانِ كُتُبَهُمَا عَلَى الرَّفِّ وَتَخْرُجَانِ مِنَ الْفَصْلِ.

٢ـ أَعَمِلْتُمَا بِمَا عَلِمْتُمَا؟

٣ـ قَفَلْنَا الْبَابَ قَبْلَ الْخُرُوْجِ مِنَ الْبَيْتِ.

٤ـ حَصَدْتُمَا مَا زَرَعْتُمَا.

٥ـ الْمُسَافِرَانِ تَعِبَا وَرَقَدَا فِي ظِلِّ شَجَرَةٍ.

٦ـ مَا طَعَنْتُ فِي سِيْرَةِ أَحَدٍ.

٧ـ غَضِبَ اللّٰهُ عَلَى اللَّذَيْنِ ظَلَمَا جَارَهُمَا.

٨ـ مَتٰى رَسَمْتُمَا هٰذِهِ الْخَرِيْطَةَ؟

٩ـ وَالِدَايَ مَنَعَانِي مِنَ الْخُرُوْجِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ.

١٠ـ أَعَرَفْتُمَا فَضْلَ هٰذَا الْعَالِمِ؟

١١ـ هَلْ دَفَعْتُمَا الثَّمَنَ إِلَى صَاحِبِ الدُّكَّانِ؟

١٢ـ أَمَا كَتَمْتُمَا سِرَّ صَاحِبِكُمَا؟

١٣ـ الْمُسْلِمَانِ دَخَلَا الْمَسْجِدَ وَسَجَدَا لِرَبِّهِمَا.

١٤ـ أَمَا كَرِهْتُمَا السُّوءَ وَالْفَحْشَاءَ؟

١٥ـ مَا سَمَحْنَا لِلطُّلَّابِ بِالذَّهَابِ إِلَى الْمُتَنَزَّهِ.

١٦ـ وَيْلَكُمَا أَ جَحَدْتُمَا بِآيَاتِ اللّٰهِ؟

١٧ـ هٰذَانِ الشُّرْطِيَّانِ عَجَزَا عَنِ الْقَبْضِ عَلَى اللِّصِّ.

١٨ـ لِمَاذَا غَفَلْتُمَا عَنِ الْحَيَاةِ الْآخِرَةِ؟

١٩ـ يَا زَيْدُ وَسَلِيْمُ! أَقَبِلْتُمَا هٰذَا الْحَلَّ لِمُشْكِلَتِكُمَا؟

٢٠ـ أَطَلَبْتُمَا الْمُسَاعَدَةَ مِنْ عَائِشَةَ؟

٢١ـ هٰذَانِ الْحَمَّالَانِ حَمَلَا حَقَائِبِي مِنَ الْقِطَارِ إِلَى السَّيَّارَةِ.

٢٢ـ قَدْ سَمِعْنَا وَصِيَّةَ أَبِيْنَا وَحَفِظْنَاهَا.

٢٣ـ هَاتَانِ الطَّالِبَتَانِ الْمُهْمِلَتَانِ عَرَفَتَا سُوْءَ عَاقِبَةِ الْإِهْمَالِ.

٢٤ـ الطِّفْلَانِ الصَّغِيْرَانِ خَرَجَا إِلَى الْحُقُوْلِ الْخَضْرَاءِ وَلَعِبَا هُنَاكَ.

٢٥ـ الطَّالِبَانِ الْمِصْرِيَّانِ مَكَثَا فِي بَاكِسْتَانَ خَمْسَ سَنَوَاتٍ ثُمَّ رَجَعَا إِلَى بَلَدِهِمَا.

صيغ الجمع

الأمثلة:

المذكر الغائب	يَذْهَبُ الطُّلَّابُ	يَذْهَبُ: فعل مضارع + الطُّلَّابُ: فاعل مرفوع بالضمة
	الطُّلَّابُ يَذْهَبُوْنَ	يَذْهَبُ: فعل مضارع + واو الجماعة: فاعل + نون الرفع
المؤنث الغائب	تَذْهَبُ الطَّالِبَاتُ	تَذْهَبُ: فعل مضارع + الطَّالِبَاتُ: فاعل مرفوع بالضمة
	الطَّالِبَاتُ يَذْهَبْنَ	يَذْهَبُ: فعل مضارع + نون النسوة: فاعل
المذكر المخاطب	أنتُم تَذْهَبُوْنَ	تَذْهَبُ: فعل مضارع + واو الجماعة: فاعل + نون الرفع
المؤنث المخاطب	أنتُنَّ تَذْهَبْنَ	تَذْهَبُ: فعل مضارع + نون النسوة: فاعل
المتكلم	نَحْنُ نَذْهَبُ	نَذْهَبُ: فعل مضارع + ضمير مستتر (نحن): فاعل

شرح وتفصیل:

جمع مذکر غائب کا صیغہ:

۱۔فعل ماضی سے پہلے یائے مفتوحہ لگا کر اسکے حرف فاء کو ساکن کر دیا جاتا ہے۔

۲۔حرف لام کے بعد ایک واو (واو الجماعة) جو جمع مذکر کی ضمیر ہے لگا دیا جاتا ہے۔

۳۔حرف لام کو واو کی مناسبت سے ضمہ دے دیا جاتا ہے۔

۴۔ اسکے بعد نون الرفع کا اضافہ کر دیا جاتا ہے:

سَمِعَ سے يَسْمَعُوْنَ   خَرَجَ سے يَخْرُجُوْنَ

جمع مؤنث غائب کا صیغہ:

۱۔فعل ماضی سے پہلے یائے مفتوحہ لگا کر اسکے حرف فاء کو ساکن کر دیا جاتا ہے۔

۲۔ پھر حرف لام کو ساکن کر کے آخر میں نون النسوة کا اضافہ کر دیا جاتا ہے جو جمع مؤنث کی ضمیر ہے:

سَمِعَ سے يَسْمَعْنَ   خَرَجَ سے يَخْرُجْنَ

جمع مذکر مخاطب کا صیغہ:

۱۔فعل ماضی سے پہلے تائے مفتوحہ لگا کر اسکے حرف فاء کو ساکن کر دیا جاتا ہے۔

۲۔حرف لام کے بعد واو الجماعۃ کا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔

۳۔حرف لام کو واو کی مناسبت سے ضمہ دے دیا جاتا ہے۔

۴۔آخر میں نون الرفع کا اضافہ کر دیا جاتا ہے:

سمع سے تَسْمَعُوْنَ　　　خرج سے تَخرُجونَ

جمع مؤنث مخاطب کا صیغہ:

۱۔فعل ماضی سے پہلے تاء مفتوحہ لگا کر اسکے حرف فاء کو ساکن کر دیا جاتا ہے۔

۲۔پھر لام کو ساکن کر کے آخر میں نون النسوۃ کا اضافہ کر دیا جاتا ہے:

سمِع سے تَسْمَعْنَ　　　خرج سے تَخْرُجْنَ

جمع متکلم (مذکر ومؤنث) کا صیغہ:

فعل ماضی سے پہلے نون مفتوحہ لگا کر اسکے حرف فاء کو ساکن کر دیا جاتا ہے:

سَمِعَ سے نَسْمَع　　　خرج سے نَخْرُجُ

	الماضي	المضارع
الجمع الغائب	ذَهَبُوْا	يَذْهَبُونَ
	ذَهَبْنَ	يَذْهَبْنَ
الجمع المخاطب	ذَهَبْتُمْ	تَذْهَبُوْنَ
	ذَهَبْتُنَّ	تَذْهَبْنَ
الجمع المتكلم	ذَهَبْنَا	نَذْهَبُ

قاعدہ نمبر ۲۷:

۱۔ثلاثی مجرد اس فعل کو کہتے ہیں جو تین حروف اصلیہ پر مشتمل ہو۔ یہ فعل چھ ابواب کے تحت آتا ہے، جن کا دارومدار ماضی اور مضارع کے حرف عین کی بدلتی ہوئی حرکت پر ہے۔ ان ابواب کی شناخت کے لئے مندرجہ ذیل افعال کو پیش کیا جاتا ہے:

نَصَرَ يَنْصُرُ، فَتَحَ يَفْتَحُ، ضَرَبَ يَضْرِبُ، فَرِحَ يَفْرَحُ، حَسِبَ يَحْسِبُ، كَرُمَ يَكْرُمُ

۲۔فعل مضارع حال اور مستقبل پر دلالت کرتا ہے، مضارع بنانے کے لئے ماضی کے حرف فاء سے پہلے ا، ت، ي، ن میں سے کوئی حرف لگا کر حرف فاء کو ساکن کر دیا جاتا ہے۔ مضارع کے بعض صیغوں کے ساتھ ضمائر ملحق ہوتے ہیں جو بطور فاعل کے ہوتے ہیں۔

۳۔ یہ ضمائر ألف الاثنين، واو الجماعة، ياء المخاطبة اور نون النسوة ہوتے ہیں۔

۴۔فعل مضارع کے تمام صیغے معرب ہوتے ہیں، نون النسوۃ کے دو صیغوں کے علاوہ جو ہر حال میں سکون پر مبنی ہوتے ہیں۔

۵۔فعل مضارع تین اعرابی حالتوں (رفع، نصب یا جزم) میں سے کسی ایک حالت میں واقع ہوتا ہے۔ مضارع کے جن صیغوں کے آخر میں نون نہیں آتا ان میں اعراب کی نشاندہی حرکات کے ذریعہ ہوتی ہے، حالت رفع کے لئے ضمہ، حالت نصب کے لئے فتحہ اور حالت جزم کے لئے سکون استعمال ہوتا ہے۔

۶۔فعل مضارع کے جن صیغوں کے آخر میں نون آتا ہے ان میں اعراب کی نشاندہی نون کے برقرار رکھنے یا حذف کرنے کے ذریعہ ہوتی ہے۔

جدول الفعل المضارع

المذكر الغائب	المفرد	يَذْهَبُ	وہ ایک مرد جاتا ہے/ جائیگا۔
	المثنى	يَذْهَبَان	وہ دو مرد جاتے ہیں/ جائیں گے۔
	الجمع	يَذْهَبُوْنَ	وہ سب مرد جاتے ہیں/ جائیں گے۔
المؤنث الغائب	المفرد	تَذْهَبُ	وہ ایک عورت جاتی ہے/ جائے گی۔

	المثنی	تَذْهَبَانِ	وہ دو عورتیں جاتی ہیں/ جائیں گی۔
	الجمع	يَذْهَبْنَ	وہ سب عورتیں جاتی ہیں/ جائیں گی۔
المذكر المخاطب	المفرد	تَذْهَبُ	آپ جاتے ہیں/ جائیں گے۔
	المثنی	تَذْهَبَانِ	آپ دو جاتے ہیں/ جائیں گے۔
	الجمع	تَذْهَبُوْنَ	آپ سب جاتے ہیں/ جائیں گے۔
المؤنث المخاطب	المفرد	تَذْهَبِيْنَ	آپ جاتی ہیں/ جائیں گی۔
	المثنی	تَذْهَبَانِ	آپ دو جاتی ہیں/ جائیں گی۔
	الجمع	تَذْهَبْنَ	آپ سب جاتی ہیں/ جائیں گی۔
المتكلم	المفرد	أَذْهَبُ	میں جاتا ہوں/ جاتی ہوں یا جاؤں گا/ جاؤں گی۔
	المثنی/الجمع	نَذْهَبُ	ہم سب جاتے ہیں/ جائیں گے۔

التمرين ـ ٦

مندرجہ ذیل جملوں میں سرخ اسماء سب فاعل ہیں، فاعل کو پہلے مثنی اور پھر جمع (مذکر یا مؤنث) بنا کر جملوں میں لازمی تبدیلیاں کیجئے:

نموذج: ١ ـ تَكْتُبُ عَائِشَةُ الدَّرْسَ وَتَحْفَظُهُ. تَكْتُبُ الْبِنْتَانِ الدَّرْسَ وَتَحْفَظَانِهِ.

تَكْتُبُ الْبَنَاتُ الدَّرْسَ وَيَحْفَظْنَهُ.

٢ ـ تُعِدُّ عَائِشَةُ الشَّايَ وَتُقَدِّمُهُ لِلضُّيُوْفِ.

٣ ـ يَدْخُلُ زَيْدٌ الصَّفَّ وَيَجْلِسُ فِي مَكَانِهِ بِأَدَبٍ جَمٍّ.

٤ ـ يَثِبُ قَاطِعُ الطَّرِيْقِ عَلَى الْمُسَافِرِ وَيَقْتُلُهُ.

٥ ـ يَرْحَلُ خَالِدٌ إِلَى الْمَدِيْنَةِ الْمُنَوَّرَةِ لِمُتَابَعَةِ الدِّرَاسَةِ.

٦ ـ يَأْكُلُ زَيْدٌ الْحَلَوِيَاتِ وَيَشْرَبُ الْقَهْوَةَ.

٧ ـ تَهْرُبُ الطِّفْلَةُ الصَّغِيْرَةُ مِنَ الْكَلْبِ وَتَلْتَصِقُ بِأُمِّهَا.

٨ ـ تَلْبَسُ عَائِشَةُ بُرْقُعَهَا وَتَخْرُجُ مِنَ الْبَيْتِ.

٩ ـ تَدَّخِرُ الْعَجُوْزُ مَبْلَغًا مِنَ الْمَالِ وَتَدْفِنُهُ فِي فِنَاءِ بَيْتِهَا.

١٠ ـ يَحْفَظُ زَيْدٌ سُوْرَةَ يٰس وَيُسْمِعُهَا الْأُسْتَاذَ.

١١ ـ تَنْزِلُ الطَّالِبَةُ مِنَ الْحَافِلَةِ وَتَتَّجِهُ إِلَى الصَّفِّ مُبَاشَرَةً.

۱۲۔ يُكْمِلُ الْعَامِلُ عَمَلَهُ وَيَضَعُ عُدَدَهُ فِي حَقِيْبَتِهِ. ۱۳۔ يَطْلُبُ مِنِّي صَدِيْقِي الْمُسَاعَدَةَ وَيَغْضَبُ إِذَا أَرْفُضُ.

۱٤۔ تَفْتَحُ فَاطِمَةُ شُبَّاكَ الْغُرْفَةِ وَتَنْظُرُ إِلَى الْحَدِيْقَةِ. ۱۵۔ تَغْسِلُ الْخَادِمَةُ الْمَنَادِيْلَ وَتُعَلِّقُهَا عَلَى حَبْلِ الْغَسِيْلِ.

۱٦۔ يَسْتَلِمُ الْمُسَافِرُ حَقِيْبَتَهُ وَيَخْرُجُ مِنْ صَالُوْنِ الْمَطَارِ.

۱۷۔ يَعْمَلُ الْعَالِمُ عَلَى إِقَامَةِ شَعَائِرِ الدِّيْنِ وَيَصْبِرُ عَلَى الشَّدَائِدِ.

۱۸۔ سَيَنْظُرُ الْوَزِيْرُ فِي هٰذِهِ الْمَسَائِلِ وَيَقْتَرِحُ حُلُوْلًا مُنَاسِبَةً لَهَا.

۱۹۔ يَذْهَبُ خَالِدٌ إِلَى مَكْتَبِ الْبَرِيْدِ وَيَبْعَثُ إِلَى صَدِيْقِهِ رِسَالَةً.

۲۰۔ يَسْمَحُ لِي أَبِي بِزِيَارَةِ الْأَقَارِبِ وَيَمْنَعُنِي مِنْ زِيَارَةِ الْأَصْدِقَاءِ.

۲۱۔ يَلْعَبُ ابْنِي كُرَةَ الْقَدَمِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَيَرْجِعُ إِلَى الْبَيْتِ قُبَيْلَ الْمَغْرِبِ.

۲۲۔ يُسَافِرُ أَخِي إِلَى لَاهَوْرَ كُلَّ عَامٍ فِي إِجَازَةِ الصَّيْفِ وَيَمْكُثُ عِنْدَ خَالِي.

۲۳۔ يَتَكَلَّمُ حَامِدٌ مَعَ صَدِيْقِهِ هَاتِفِيًّا وَيُخْبِرُهُ بِنَجَاحِهِ الْبَاهِرِ فِي الْامْتِحَانِ.

۲٤۔ تَذْهَبُ بِي أُخْتِي إِلَى الْمَكْتَبَةِ فِي عُطْلَةِ آخِرِ الْأُسْبُوْعِ وَتَأْخُذُ لِي كُتُبًا لِلْمُطَالَعَةِ.

۲۵۔ يُصَنِّفُ هٰذَا الْكَاتِبُ كِتَابًا مُفِيْدًا فِي الْفِقْهِ الْمُقَارَنِ وَبَعْدَ طِبَاعَتِهِ سَيُوَزِّعُهُ مَجَّاناً عَلَى طَلَبَةِ الْمَدَارِسِ.

التمرين ۔ ۷

مندرجہ ذیل عبارت میں "أحمد" کے بجائے پہلے عائشہ پھر أنتَ ،أنتِ ،أنتما ،أنتم ،أنتنّ ،أنا اور نحن لگا کر عبارت کو بار بار لکھئے اور جو فعل کے صیغوں اور ضمائر میں تبدیلیاں لازم آتی ہیں وہ کرتے چلے جائیں:

يَخْرُجُ أَحْمَدُ مِنَ الْبَيْتِ وَيَرْكَبُ الْحَافِلَةَ. يَنْزِلُ أَحْمَدُ فِي مَوْقِفِ السَّيَّارَاتِ الَّذِي هُوَ عَلَى مَقْرُبَةٍ مِنَ الْمَدْرَسَةِ وَيَصِلُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ قَبْلَ بَدْءِ الدِّرَاسَةِ بِنِصْفِ سَاعَةٍ. يَذْهَبُ أَحْمَدُ مُبَاشَرَةً إِلَى الْمَكْتَبَةِ وَيَتَنَاوَلُ كِتَابَ اللُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ وَيَقْرَأُ فِيْهِ قَلِيْلًا حَتّٰى إِذَا دُقَّ الْجَرَسُ يَحْمِلُ حَقِيْبَتَهُ وَيَذْهَبُ إِلَى الصَّفِّ.

التمرين ـ ۸

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجئے:

۱۔ وہ کچھ بھی نہیں سمجھتے۔
۲۔ آپ استاد کی نصیحت پر کیوں نہیں عمل کرتے؟
۳۔ وہ کچھ بھی نہیں سمجھ رہے۔
۴۔ اللہ تعالی کافروں کے دلوں پر مہر لگا دیتے ہیں۔
۵۔ آپ سب کہاں رہتے ہیں؟
۶۔ اے زید! کیا آپ قرآن شریف حفظ کر رہے ہیں؟
۷۔ کیا آپ سب کچھ سمجھ رہے ہیں؟
۸۔ اللہ تعالی جانتے ہیں جو کچھ آپ کے دلوں میں ہے۔
۹۔ آپ فرج میں کیا رکھ رہی ہیں؟
۱۰۔ وہ بہت نرم دل ہے ہمیشہ ہر حاجتمند پر ترس کھاتی ہے۔
۱۱۔ میں روزانہ دو کتابیں پڑھتا ہوں۔
۱۲۔ وہ سب صبح اپنے کام کو جاتے ہیں اور شام کو لوٹتے ہیں۔
۱۳۔ آج وہ نئے کپڑے پہن رہے ہیں۔
۱۴۔ لاپرواہ طالبعلم عنقریب لاپرواہی کا انجام جان لیں گے۔
۱۵۔ وہ سب آج واپس لوٹ رہے ہیں۔
۱۶۔ کیا آپ سب برائی اور بے حیائی سے نفرت نہیں کرتے؟
۱۷۔ اے عائشہ! کیا آپ مکتبہ جا رہی ہیں؟
۱۸۔ ہاں میں ابھی جا رہی ہوں اور دو گھنٹوں کے بعد لوٹوں گی۔
۱۹۔ کیا آپ کو سردی محسوس ہو رہی ہے؟
۲۰۔ زید اپنی بیٹیوں سے نرمی برتتا ہے اور بیٹوں پر سختی کرتا ہے۔
۲۱۔ آپ کے ساتھ ہسپتال کون جائے گا؟
۲۲۔ وہ چھوٹے بچے کہاں ہیں جو روزانہ اس باغ میں کھیلتے ہیں؟
۲۳۔ ہم آپ کو محنت کی نصیحت کرتے ہیں۔
۲۴۔ بوڑھے نے کہا: "مجھے پٹھوں میں شدید درد محسوس ہوتا ہے"۔
۲۵۔ اسکی بہن سرکاری اسکول میں پڑھتی ہے۔
۲۶۔ اللہ تعالی انبیاء کرام کو انسانوں کی ہدایت کے لئے بھیجتے ہیں۔
۲۷۔ زید اپنے بھائی کو دو لمبے خط لکھ رہا ہے۔
۲۸۔ اہل کتاب کے مشرک اللہ تعالی کے خلاف جھوٹ بولتے ہیں۔
۲۹۔ ہم سب آپ کے ساتھ نہیں جائیں گے۔
۳۰۔ آپ بغیر میری اجازت کے میرے قلم سے کیوں لکھ رہے ہیں؟
۳۱۔ ہم انھیں بہت قیمتی ہدیے بھیج رہے ہیں۔
۳۲۔ آپ لوگوں کو بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور خود اس پر عمل نہیں کرتے۔
۳۳۔ میں عنقریب ان فقراء کی مدد کروں گا۔
۳۴۔ طالبات برقعے اتارتی ہیں اور کلاس میں اپنی جگہوں پر بیٹھتی ہیں۔
۳۵۔ وہ دونوں بہت سی زبانیں سیکھ رہی ہیں۔
۳۶۔ میں ہر روز صبح دودھ کا ایک گلاس پیتا ہوں اور دس بادام کھاتا ہوں۔

۳۷۔ وہ بچوں کے شور سے پریشان ہوتی ہے۔

۳۸۔ زید اپنے استادوں کی عزت کرتا ہے اور انکی خدمت بھی کرتا ہے۔

۳۹۔ وہ دونوں ایک ہفتہ سے مدرسہ نہیں آرہے۔

۴۰۔ میں نے بچوں سے پوچھا: ''تم کس چیز کے بارے میں باتیں کر رہے ہو؟''

۴۱۔ میں صرف جمعہ کی صبح کو اخبار پڑھتی ہوں۔

۴۲۔ ہم جانتے ہیں کہ روس کی مسلمان قوم مضبوطی سے دین کو تھامے ہوئے ہے۔

۴۳۔ مجرم مارے شرم کے سر جھکائے ہوئے ہیں۔

۴۴۔ مجاہد موت کی اسطرح تمنا کرتا ہے جس طرح آپ زندگی کی تمنا کرتے ہیں۔

۴۵۔ عائشہ اور اسکی بہن کل حج سے لوٹ رہی ہیں۔

۴۶۔ اے عائشہ! کیا آپ کو تعجب ہوتا ہے ان لوگوں پر جو دین سے بے نیاز ہیں؟

۴۷۔ وہ دوپہر کو سایہ دار درخت کے نیچے بیٹھتی ہے۔

۴۸۔ محنتی طالبعلم امتحان میں کامیاب ہوتے ہیں اور سست طالبعلم ناکام ہوتے ہیں۔

۴۹۔ میں نے زینب سے کہا: ''کیا آپ نہیں جانتیں کہ اللہ تعالی سے کوئی چیز آسمان و زمین میں پوشیدہ نہیں؟''

۵۰۔ بارشوں کے موسم میں کراچی کے راستوں میں پانی جمع ہو جاتا ہے کیونکہ نکاسی آب کا نظام حد سے زیادہ خراب ہے۔

التمرين ـ ٩

مندرجہ ذیل عبارتوں پر مکمل اشکال لگا کر انہیں بآواز بلند پڑھئے:

ا ـ يقصد المسلمون بيت الله الحرام بمكة من كل أنحاء العالم لأداء فريضة الحج، يطلبون الثواب من البارئ عزَّ وجلَّ، يسألون مغفرته ورضوانه ويتحمَّلون المشاق ويركبون الصعاب ويقطعون المسافات البعيدة بمختلف وسائل النقل. وحين يجتمعون في بيت اللّٰه الحرام ترتفع أصواتهم بالتكبير والتهليل "لبَّيك اللّٰهمَّ لبَّيك لا شريك لكَ لبَّيك .....!"

ب ـ المعلم الصالح يشفق على تلاميذه أسوةً بالنبي ﷺ ، فقد قال ﷺ: "إنَّما أنا لكم مثلُ الوالد لولده". فيرفق بهم ولا يعنفهم بحيث يحزن قلوبهم ويولِّد العناد في نفوسهم. يكون قدوة حسنة لهم بسلوكه الكريم ويبصرهم بمكارم الأخلاق وبالصفات التي تكفل لهم النجاح في دراستهم وتضمن لهم السعادة في دنياهم وأخراهم، يخاطبهم على قدر عقولهم ولا يبخل على طلبته بما ينفعهم منه. وإلا تعرّض لما أنذر به الرسول ﷺ "من كتم علماً نافعاً جاء يومَ القيامة مُلْجَماً بلجامٍ من نار". ويعمل بعلمه وإلا غضب عليه الربّ تعالى، وزهِد الناس في علمه الذي لا نفع فيه.

التمرين ـ ١٠

مندرجہ ذیل افعال کو قوسین میں دیے ہوئے صیغوں میں لاکر جملوں میں استعمال کیجیے:

١ ـ يَحْمِلُ (جمع مذكر مخاطب) ٢ ـ يَسْتَلِمُ (مثنى مؤنث مخاطب)

٣ ـ يَحْفَظُ (مثنى متكلم) ٤ ـ يَهْجُمُ (مفرد مذكر مخاطب)

٥ ـ يَطْلُبُ (مفرد مؤنث غائب) ٦ ـ يَهْرُبُ (مفرد مؤنث مخاطب)

٧ ـ يَرْسُمُ (جمع مذكر مخاطب) ٨ ـ يُقْبِلُ عَلى (جمع مؤنث مخاطب)

٩ ـ يَسْمَعُ (جمع متكلم) ١٠ ـ يَخْدَعُ (مفرد متكلم)

١١ ـ يَزْعُمُ (مفرد مؤنث مخاطب) ١٢ ـ يَقْطَعُ (مثنى مذكر غائب)

١٣ ـ يَرْغَبُ فِي (جمع مؤنث مخاطب) ١٤ ـ يَرْكَبُ (جمع متكلم)

١٥ ـ يَرْغَبُ عَنْ (جمع مؤنث غائب) ١٦ ـ يَطْرُقُ (مفرد مؤنث غائب)

١٧ ـ يَشْرَبُ (مفرد مؤنث غائب) ١٨ ـ يَصْعَدُ (جمع مذكر غائب)

١٩ ـ يَتَحَمَّلُ (جمع مذكر مخاطب) ٢٠ ـ يُقَاتِلُ (جمع مذكر مخاطب)

التمرين ـ ١١

مندرجہ ذیل آیات کریمہ میں سرخ افعال کے ابواب متعین کیجیے اور صیغے بتائیے:

١ ـ أَفَلَا تَعْقِلُوْنَ. ٢ ـ يَحْمِلُوْنَ أَوْزَارَهُمْ عَلى ظُهُوْرِهِمْ.

٣ ـ أَتَعْجَبِيْنَ مِنْ أَمْرِ اللّٰهِ. ٤ ـ يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ.

٥ ـ لٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ. ٦ ـ مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ.

٧ ـ يَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ. ٨ ـ اللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاءُ وَيَقْدِرُ.

٩ ـ يَحْسَبُ أَنَّ مَالَهُ أَخْلَدَهُ. ١٠ ـ أَفَلَا يَنْظُرُوْنَ إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ.

١١ ـ نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَّنْ نَّشَاءُ. ١٢ ـ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلى قُلُوْبِ الْكَافِرِيْنَ.

١٣ـ نَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُم.

١٤ـ وَمَا يَخْدَعُوْنَ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ.

١٥ـ عَسٰى رَبُّكُمْ أَنْ يَّرْحَمَكُمْ.

١٦ـ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَا أَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هٰذَا.

١٧ـ نٓ ۚ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ.

١٨ـ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ.

١٩ـ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ.

٢٠ـ وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهُ وَمَا كَانُوْا يَعْرِشُونَ.

٢١ـ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ.

٢٢ـ يَجْعَلُوْنَ أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ.

٢٣ـ يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ أَبْصَارَهُمْ.

٢٤ـ إِنِّي أَخْلُقُ لَكُمْ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ فَأَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًا بِإِذْنِ اللّٰهِ.

٢٥ـ اَلَّذِيْنَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مِيْثَاقِهِ وَيَقْطَعُوْنَ مَا أَمَرَ اللّٰهُ بِهِ أَنْ يُوْصَلَ.

معاني الكلمات

الأفعال

عربي	اردو	عربي	اردو
رَقَدَ ـُ	وہ لیٹا	رَغِبَ ـَ في	اس نے خواہش کی
قَرَعَ ـَ	اس نے کھٹکھٹایا	بَحَثَ ـَ عن	اس نے تلاش کیا
قَشَّرَ ، يُقَشِّرُ	اس نے چھیلا	رَحَلَ ـَ	اس نے سفر کیا
زَهَقَ ـَ	وہ نیست و نابود ہوا	ضَاعَ، يضِيعُ	اس نے کھویا
عَبَسَ ـِ	اس نے منہ بسورا	حَمَلَ ـِ	اس نے اٹھایا
رَفَضَ ـُ	اس نے انکار کیا	سَخِرَ ـَ من	اس نے مذاق اڑایا
بَسَطَ ـُ	اس نے بچھایا یا پھیلایا	ضَحِكَ ـَ	وہ ہنسا
طَرَقَ ـُ	اس نے کھٹکھٹایا	عَبَرَ ـُ	اس نے پار کیا
حَطَمَ ـِ	اس نے توڑا	رَحِمَ ـَ	اس نے رحم کیا
صَابَرَ ، يُصَابِرُ	اس نے خوب صبر کیا	شَفَعَ ـَ	اس نے سفارش کی
رَابَطَ ، يُرَابِطُ	وہ ثابت قدم رہا	لَعِقَ ـَ	اس نے چاٹا

عربي	اردو	اردو	عربي
طَعَنَ ـَ	اس نے نکتہ چینی کی	وہ چلایا	صَرَخَ ـُ
رَسَمَ ـُ	اس نے تصویر بنائی	اس نے شرح کی	شَرَحَ ـَ
اتَّجَهَ ، يَتَّجِهُ	اس نے رخ کیا	اس نے اعتماد کیا	وَثِقَ، يَثِقُ
اِلْتَصَقَ ، يلْتَصِقُ	وہ چپک گیا	اس نے نکتہ چینی کی	طعَنَ ـَ في
وَزَّعَ، يُوَزِّعُ	اس نے تقسیم کیا	اس نے نگلا	بلَعَ ـَ
اِقْتَرَحَ، يَقْتَرِحُ	اس نے تجویز کیا	اس نے تمنا کی ،فکر کی	حَرَصَ ـِ على
اِدَّخَرَ، يَدَّخِرُ	اس نے ذخیرہ کیا	اس نے مہر لگائی	خَتَمَ ـِ على
اِسْتَلَمَ، يَسْتَلِمُ	اس نے وصول کیا	اس نے بات چیت کی	تحَدَّثَ، يتَحَدَّثُ عن
دُقَّ الجَرَسُ	گھنٹی بجی	اس نے مضبوطی سے تھاما	تمَسَّكَ، يتَمَسَّكُ بِـ
تَحَمَّلَ، يتَحَمَّلُ	اس نے برداشت کیا	وہ پوشیدہ ہوا	عَزَبَ ـُ عن(شخصٍ، شيْءٍ)
رَكِبَ ـَ الصِّعَابَ	اس نے مشکلات جھیلیں	اس نے ترس کھایا	عطَفَ ـِ على
قَطَعَ ـَ المُسَافَاتِ	اس نے مسافتیں طے کیں	اس نے تعجب کیا	عجِبَ ـَ من
عَنَّفَ، يُعَنِّفُ	اس نے سختی کی	اس نے نرمی برتی	رفَقَ ـُ بِـ
وَلَّدَ، يُوَلِّدُ	اس نے پیدا کیا	وہ پریشان ہوا	قَلِقَ ـَ على
كَفَلَ ـُ	وہ ضامن ہوا	اس نے سر جھکایا	نكَسَ ـُ رأسَهُ
تعَرَّضَ، يَتعَرَّضُ لِـ	وہ نشانہ بنا	جمع ہوا	تَجَمَّعَ، يَتَجَمَّعُ
كَتَمَ ـُ	اس نے چھپایا	اس نے کسی کے خلاف جھوٹ بولا	كَذَبَ ـِ على

الأسماء

عربي	اردو	عربي	اردو
مِمسَحَة ج مَماسِحُ	جھاڑن، ڈسٹر	صَالُوْنُ الْمَطَار	لاؤنج
مُتَمَلِّق ج س	چاپلوسی کرنے والا	هَاتِفِيًّا	ٹیلیفون کے ذریعے
إنْجِلْتَرَا	انگلستان	بَاهِر	حیرت انگیز
حَنِيْن	شوق	أنْحَاء	گوشے
انْهِيَار	گرنا	مُخْتَلِفُ وَسَائِلِ النَّقْلِ	مختلف سواریاں
رُمْحٌ ج رِمَاحٌ	نیزہ	أُسْوَةً بِـ	اقتداء کرتے ہوئے
فَلَاةٌ ج فَلَوَاتٌ	وسیع بیابان	عِنَاد	سرکشی
جَاحِد ج س	انکار کرنے والا	قُدْوَةٌ	نمونہ
خَرِيْطَة ج خَرَائِطُ	نقشہ	مَكَارِمُ الأخْلَاقِ	اعلیٰ اخلاق
مَجَّاناً	مفت	عَلَى قَدرِ الْعُقُوْلِ	عقل کے مطابق
عُدَّة ج عُدَدٌ	اوزار	مُلْجَماً بِلِجَامٍ	لگام پہنایا ہوا

اردو	عربي	اردو	عربي
بوجھ	ثِقْلٌ ج أثْقَال	درد	أَلَم ج آلام
انگلی	إصبَع ج أصابع	نرم دل	رقيقُ القلبِ
کپڑوں کا جوڑا	حُلَّة ج حُلَل	حاجت مند	ذو حاجةٍ
وقفہ	فُسْحَة	وہ بے نیاز ہے	هو في غِنًى عن شيءٍ
کردار	سِيْرَة ج سِيَرٌ	وہ سختی کرتا ہے	هو شَدِيْدٌ على فلانٍ
سنسان	مُوحِش	برائی	مُنكَرٌ ج مُنْكَرَات

اردو	عربي	اردو	عربي
مشکل	عُسْر	بے حیائی	الفَحْشَاءُ
آسانی	يُسْر	شور	ضَجِيْجٌ
گورنمنٹ اسکول	مَدْرَسَةٌ حُكُوْمِيَّة	بارش کا موسم	موسِمُ الأمطارِ
بادام	لَوْزٌ	نکاسی آب کا نظام	نِظَام المَصَارِفِ والمَجَارِي
پٹھے	عَضَلاتٌ	حد سے زیادہ خراب	سيِّءٌ لِلغايةِ

الدرس الثاني

فعل الأمر من الثلاثي المجرَّد

الأمثلة:

الماضي	المضارع	الأمر
نَصَرَ	يَنْصُرُ	اُنْصُرْ
فَتَحَ	يَفْتَحُ	اِفْتَحْ
ضَرَبَ	يَضْرِبُ	اِضْرِبْ
فَرِحَ	يَفْرَحُ	اِفْرَحْ
حَسِبَ	يَحْسِبُ	اِحْسِبْ
كَرُمَ	يَكْرُمُ	اُكْرُمْ

شرح وتفصيل:

طريقة صوغ الأمر:

۱۔ فعل امر فعل مضارع سے بنتا ہے۔

۲۔ فعل ثلاثی صحیح کا امر بنانے کے لئے حرف مضارعة کو حذف کر کے ابتدا میں همزة الوصل [۱] بڑھا دیا جاتا ہے۔

۳۔ اگر فعل باب نَصَرَ اور كَرُمَ سے ہو تو یہ ہمزہ مضموم ہو گا اور باقی تمام ابواب میں مکسور ہو گا۔

۴۔ حرف عین پر مضارع کے عین کی حرکت ہو گی۔

۵۔ فعل امر کا مفرد مذکر مخاطب کا صیغہ سکون پر مبنی ہو گا جیسا کہ مندرجہ بالا نقشہ سے واضح ہے۔ حکم چونکہ صرف مخاطب کو دیا

---

(۱) همزة الوصل ابتدائے کلمہ میں واقع ہونے والا وہ الف ہے جو دورانِ کلام ساقط ہو جاتا ہے یعنی اس کا تلفظ نہیں کیا جاتا۔ اس کے برخلاف همزة القطع وہ الف ہے جس کا ہر حال میں تلفظ ہوتا ہے۔

جاتا ہے، لہذا فعل امر کے چھ صیغے ہوتے ہیں۔

صيغ الأمر

الأمثلة:

المفرد المذكَّر	اِفْعَلْ	اِفْعَلْ: فعل الأمر، ضمير مستتر أنت = فاعل
المثنى المذكَّر والمؤنث	اِفْعَلَا	اِفْعَلْ: فعل الأمر، ألف الاثنين= فاعل
الجمع المذكَّر	اِفْعَلُوْا	اِفْعَلْ: فعل الأمر، واو الجماعة= فاعل
المفرد المؤنث	اِفْعَلِي	اِفْعَلْ: فعل الأمر، ياء المخاطبة= فاعل
الجمع المؤنث	اِفْعَلْنَ	اِفْعَلْ: فعل الأمر، نون النسوة (ن) = فاعل

شرح وتفصيل:

مثنی کا صیغہ: فعل مضارع کے مثنی مخاطب کے صیغے کا حرف المضارعة حذف کر کے شروع میں ہمزہ بڑھا دیا جاتا ہے، نون اعرابی بھی حذف کر دیا جاتا ہے اور حرف لام کو الف کی مناسبت سے مفتوح کر دیا جاتا ہے۔

جمع مذکر کا صیغہ: فعل مضارع کے جمع مذکر کے صیغے "تفعلون" کا حرف المضارعة اور نون الرفع حذف کر دیا جاتا ہے اور شروع میں ہمزہ بڑھا دیا جاتا ہے، حرف لام کو واو کی مناسبت سے مضموم کر دیتے ہیں۔

مفرد مؤنث کا صیغہ: فعل مضارع کے مفرد مؤنث کے صیغے "تفعلین" کا حرف المضارعة اور نون الرفع حذف کر کے شروع میں ہمزہ کا اضافہ کر دیا جاتا ہے اور حرف لام کو یاء کی مناسبت سے مکسور کر دیا جاتا ہے۔

جمع مؤنث کا صیغہ: فعل مضارع کے جمع مؤنث کے صیغے "تفعلن" کا حرف المضارعة حذف کر کے شروع میں ہمزہ بڑھا دیا جاتا ہے، حرف لام کو ساکن کر دیا جاتا ہے جبکہ نون برقرار رہتا ہے، کیونکہ یہ نون اعرابی نہیں، بلکہ فعل کا فاعل ہے (ضمائر الرفع البارزة میں سے ہے) اسلئے اسکا حذف کرنا کسی حال میں جائز نہیں۔

قاعدہ نمبر ۲۸:

ا۔ فعل امر فعل مضارع سے بنتا ہے، اس کے چھ صیغے ہیں، فعل ثلاثی کے امر کے شروع میں همـــزة الوصل

آتا ہے، باب نَصَرَ اور کَرُمَ میں اس ہمزہ پرضمہ آتا ہے جبکہ باقی تمام ابواب میں کسرہ آتا ہے، ثلاثی کے امر کے حرف عین پر مضارع کے حرف عین کی حرکت آتی ہے۔ مفرد مذکر مخاطب کے صیغے کے علاوہ باقی صیغوں کے ساتھ یاء المخاطبة، ألف الاثنين، واو الجماعة اور نون النسوة میں سے کوئی ضمیر ملحق ہوتی ہے۔

۲۔ فعل امر ماضی کی طرح مبنی ہوتا ہے۔ مفرد مذکر مخاطب اور جمع مؤنث مخاطب کے صیغے سکون پر مبنی ہوتے ہیں، جبکہ باقی صیغے حذف نون پر مبنی ہوتے ہیں۔

التمرين ۔ ۱

مندرجہ ذیل افعال ثلاثیہ گذشتہ سبق میں گذر چکے ہیں ہر فعل کا باب دیکھ کر فعل امر نکالیں:

باب نَصَرَ

يَكْتُبُ، يَقْتُلُ، يَحْصُلُ، يَدْرُسُ، يَنْظُرُ، يَذْكُرُ، يَتْرُكُ، يَسْقُطُ، يَقْعُدُ، يَطْلُبُ.

باب ضَرَبَ

يَصْبِرُ، يَعْدِلُ، يَنْزِلُ، يَغْلِبُ، يَكْسِبُ، يَقْصِدُ، يَرْجِعُ، يَجْلِسُ، يَكْسِرُ، يَغْفِرُ.

باب سَمِعَ

يَرْحَمُ، يَشْهَدُ، يَلْبَسُ، يَحْفَظُ، يَعْلَمُ، يَحْمَدُ، يَفْهَمُ، يَشْرَبُ، يَسْمَعُ، يَلْبَثُ.

باب فَتَحَ

يَذْهَبُ، يَقْطَعُ، يَنْصَحُ، يَشْرَعُ، يَمْنَعُ، يَبْحَثُ، يَقْرَأُ، يَرْكَعُ، يَبْدَأُ، يَرْفَعُ.

التمرين ۔ ۲

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کریں:

۱۔ اے جھوٹے! سچ بولو۔

۲۔ ڈاکٹر نے مریض سے کہا: اس پلنگ پر معائنہ کے لئے لیٹو۔

۳۔ اپنے بھائی کی مدد کرو۔

۴۔ اے فاطمہ! اپنے دونوں ہاتھ پانی اور صابن سے دھوؤ۔

۵۔ یہ حقیر ہدیہ قبول کیجئے۔

۶۔ میں نے زید سے کہا: جب استاد بولے تو تم چپ ہوجاؤ۔

۷۔ اپنی دائیں کروٹ پر لیٹو۔

۸۔ میں نے خادمہ سے کہا: کھانا پکاؤ پھر فرش پر جھاڑو لگاؤ۔

۹۔ اے اللہ! مجھے علم نافع عطا کر۔

۱۰۔ اے لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو اور اسے صبح وشام یاد کرو۔

۱۱۔ برائے مہربانی یہ گٹھا اٹھایئے۔

۱۲۔ استانی نے طالبات سے کہا: یہ مسائل یاد کرلو، کیونکہ یہ اہم ہیں۔

۱۳۔ اے عائشہ! مصیبتوں پر صبر کرو۔

۱۴۔ ڈاکٹر نے نرس سے کہا: اس مریض کے زخم کی جلد از جلد پٹی کرو۔

۱۵۔ ہماری بادشاہ سے سفارش کرو۔ (جمع مذکر)

۱۶۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا: اپنی لاٹھی سے پتھر کو مارو۔

۱۷۔ میری نصیحت پر عمل کرو۔ (جمع مذکر)

۱۸۔ عائشہ نے اپنی چھوٹی بہنوں سے کہا: اپنی استانی کی نصیحت پر عمل کرو۔

۱۹۔ یہ قیمتی نصیحتیں یاد کرلو۔ (مفرد مؤنث)

۲۰۔ آقا نے اپنے دو خادموں سے کہا: مہمانوں کے لئے دسترخوان بچھاؤ۔

۲۱۔ روزانہ شام کو خبریں سنو۔ (جمع مذکر)

۲۲۔ واعظ نے اپنے سامعین سے کہا: اگر ممکن ہو تو اپنے آپ سے موت کو ہٹاؤ!

۲۳۔ دائیں بائیں دیکھو پھر سڑک پار کرو۔

۲۴۔ باپ نے اپنے بیٹے سے کہا: شہر کی طرف جاؤ اور کام تلاش کرو۔

۲۵۔ جتنی جلدی ممکن ہو یہ قمیص دھولو۔

۲۶۔ نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے کہا: ہمارے ساتھ سوار ہو جاؤ۔

۲۷۔ اپنے چچا کے بیٹوں سے مدد طلب کرو۔

۲۸۔ اے ہمارے رب! ہمارے گناہوں کو معاف فرما اور ہم پر رحم کر۔

۲۹۔ مجھ سے اگر تم چاہو ہزار دفعہ پوچھ لو۔

۳۰۔ باپ نے اپنے بیٹوں سے کہا: لہو ولعب کو چھوڑ دو اور قیل وقال سے بچو۔

۳۱۔ یہ کرسی ساتھ والے کمرے میں منتقل کردو۔

۳۲۔ داعی نے لوگوں سے کہا: اللہ کے کلمہ کو بلند کرنے کے لئے سب کچھ لٹادو۔

۳۳۔ جو کچھ تم کہہ رہے ہو اس پر اللہ کی قسم کھاؤ۔

۳۴۔ اے زید اور سلیم! جو کچھ اللہ نے تمہیں عطا کیا ہے اس پر قناعت کرو۔

۳۵۔ واعظ نے کہا: اے لوگو! اپنے دشمن سے ڈرو۔

۳۶۔ ماں نے اپنی اولاد سے کہا: ہر کام اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ شروع کرو۔

۳۷۔ اے مومن عورتو! رکوع کرو اور سجدہ کرو اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔

۳۸۔ اے فاطمہ! یہ مسائل اچھی طرح سمجھو، کیونکہ یہ بہت زیادہ اہم ہیں۔

۳۹۔ آقا نے اپنے خادموں سے کہا: عید الاضحیٰ کے لئے تین بکریاں ذبح کرو۔

۴۰۔ ماں نے اپنے بیٹوں سے کہا: فوراً نکل جاؤ اور مغرب کی نماز کے بعد لوٹو۔

۴۱۔ میں نے غنی آدمی سے کہا: ضعفاء پر ترس کھاؤ اور فقراء کے ساتھ نرمی برتو۔

۴۲۔ میں نے زینب سے کہا: اپنے بیٹے کو مارو اسے تمیز سکھانے کی ضرورت ہے۔

۴۳۔ عادل بادشاہ نے اپنے گورنر سے کہا: لوگوں کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو۔

۴۴۔ عائشہ نے اپنی ماں سے کہا: مجھے اپنی سہیلی کی رخصتی کی تقریب پر جانے کی اجازت دیجئے۔

۴۵۔ ماں نے اپنی بیٹیوں سے کہا: یہ تجویز اپنے والد کے سامنے پیش کرو شاید وہ موافقت کریں۔

۴۶۔ شہزادی نے اپنی خادمہ سے کہا: میرے لئے محل کے باغ سے ایک لال گلاب کا پھول توڑو۔

۴۷۔ باپ نے اپنے بیٹوں سے کہا: میرے لئے میری اس زمین کو کاشت کرو، کیونکہ میں بوڑھا ہو چکا ہوں۔

۴۸۔ خالد نے اپنے دونوں چھوٹے بھائیوں سے کہا: کھڑکیاں کھولو اور سڑک کی طرف دیکھو کیا اس میں پانی جمع ہے؟

۴۹۔ بادشاہ نے پولیس کے آدمیوں سے کہا: میرے دشمنوں کو پکڑو اور ہر اس شخص کو قید کرو جو میرے حکم سے گریز کرے۔

۵۰۔ ہمیں اللہ تعالی نے وضو کی آیت میں حکم دیا ہے: اپنے چہروں اور ہاتھوں کو کہنیوں تک اور پیروں کو ٹخنوں تک دھوؤ اور اپنے سروں کا مسح کرو۔

التمرين ۔ ۳

مندرجہ ذیل افعال امر کو قوسین میں دیئے ہوئے صیغوں میں لا کر انھیں جملوں میں استعمال کیجیے:

١ ۔ اِكْشِفْ	(جمع مؤنث)	٢ ۔ اُرْسُمْ	(مفرد مؤنث)
٣ ۔ اُقْتُلْ	(جمع مؤنث)	٤ ۔ اِلْحَقْ	(جمع مذكر)
٥ ۔ اِنْزِلْ	(مثنی مذكر)	٦ ۔ اِصْرِفْ	(مثنی)
٧ ۔ اُغْلُظْ	(جمع مؤنث)	٨ ۔ اِدْرَأْ	(جمع مؤنث)
٩ ۔ اُقْعُدْ	(جمع مذكر)	١٠ ۔ اِبْدَأْ	(جمع مذكر)
١١ ۔ اِحْمِلْ	(مفرد مؤنث)	١٢ ۔ اُكْنُسْ	(مفرد مؤنث)
١٣ ۔ اِغْسِلْ	(جمع مؤنث)	١٤ ۔ اِحْفَظْ	(مثنی)
١٥ ۔ اُنْقُلْ	(مثنی)	١٦ ۔ اِعْرِضْ	(جمع مذكر)
١٧ ۔ اُبْذُلْ	(جمع مؤنث)	١٨ ۔ اُرْفُقْ	(جمع مؤنث)
١٩ ۔ اِفْتَحْ	(جمع مذكر)	٢٠ ۔ اِصْحَبْ	(مفرد مؤنث)

التمرين ـ ٤

مندرجہ ذیل آیات کریمہ میں سے ثلاثی فعل امر تلاش کیجیے اور انکا باب اور صیغہ بتایئے:

١ ـ واذْكُرْ رَبَّكَ كَثِيْرًا.

٢ ـ قُلْ يَا قَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُم.

٣ ـ اِدْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ.

٤ ـ وَاسْئَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ.

٥ ـ إِنِّي أَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ.

٦ ـ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَ أَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ.

٧ ـ قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي.

٨ ـ أُرْكُضْ بِرِجْلِكَ هٰذَا مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَّ شَرَابٌ.

٩ ـ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَ اعْمَلُوا صَالِحًا.

١٠ ـ قَالَ إِنِّي أُشْهِدُ اللّٰهَ وَاشْهَدُوا أَنِّي بَرِيءٌ مِّمَّا تُشْرِكُونَ.

١١ ـ يٰأَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم .

١٢ ـ يا قَومِ ادْخُلُوا الْأَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِي كَتَبَ اللّٰهُ لَكُم.

١٣ ـ فَقُلْنَا يٰآدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوجُكَ الجَنَّةَ.

١٤ ـ يا مَرْيَمُ اقْنُتِي لِرَبِّكِ وَاسْجُدِي وَارْكَعِي مَعَ الرَّاكِعِيْنَ.

١٥ ـ يا بُنَيَّ ارْكَبْ مَعنَا وَلَا تَكُن مَّعَ الكَافِرِيْنَ.

١٦ ـ يٰأَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الكُفَّارَ وَالمُنَافِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ.

١٧ ـ يٰأَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً.

١٨ ـ يَا دَاوٗدُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيْفَةً فِي الْأَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ.

١٩ ـ وَأَوْحَيْنَا إِلٰى مُوسٰى إِذِ اسْتَسْقَاهُ قَومُهُ أَنِ اضْرِبْ بِعَصَاكَ الحَجَرَ.

٢٠ ـ قالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُونُ لَكَ أَن تَتَكَبَّرَ فِيها فَاخْرُجْ إِنَّكَ مِنَ الصَّاغِرِيْنَ.

معاني الكلمات

الأفعال

اردو	عربي
اس نے خرچ کیا	بَذَلَ ـُ
اس نے قید کیا	سَجَنَ ـُ
اس نے ہٹایا	دَرَأَ عن ـَ
اس نے کاشت کی	زَرَعَ ـَ
اس نے پیش کیا	عَرَضَ ـِ
وہ بچا	جَنَبَ ـُ
اس نے پکڑا	بَطَشَ ـُ وـِ
اس نے گریز کیا	عَدَلَ عَنْ ـِ
اس نے پٹی کی	ضَمَدَ ـِ
وہ بوڑھا ہوا	هَرِمَ ـَ
اس نے موافقت کی	وَافَقَ ، يُوَافِقُ
گٹھا	رِزْمَةٌ ج: رِزَمٌ
ممکن ہو	إِنْ أَمْكَنَ
جتنی جلدی ممکن ہو	بِأَسْرَعِ مَا يُمْكِنُ
اگر تم چاہو	إِنْ شِئْتُمْ

الأسماء

اردو	عربي
چیک اپ	فَحْصٌ
قیمتی چیز	غالٍ
کروٹ	شِقٌّ
گورنر	عامِلٌ ج س
لاٹھی	عَصًا
خبریں	نَشْرَةُ الأَنْبَاءِ
جلد از جلد	بِأَسْرعِ مايُمْكِنُ
تجویز	اِقْتِراحٌ، فِكْرَةٌ
حقیر	مُتَواضِعٌ
اس نے قناعت کی	قَنَعَ ـَ (بِشَيْءٍ)
انصاف کے ساتھ	بِالْقِسْطِ
تمیز سکھانا	تَأْدِيْبٌ
سب کچھ	كُلَّ غَالٍ وَرَخِيْصٍ
لٹانا (خرچ کرنا)	بَذَلَ، يَبْذُلُ
صبح شام	بُكْرَةً وَّأَصِيْلًا

الدرس الثالث

تقسیم الفعل إلی صحیح ومعتل

تعریفات أوّلیّة

۱۔ **الفعل الصحیح**: صرف کی اصطلاح میں اس فعل کو کہتے ہیں جس کے تینوں حروف اصلیہ صحیح ہوں یعنی فاء، عین، اور لام، تینوں میں سے کوئی حرف علت [۱] نہ ہو۔ فعل صحیح تین قسم کا ہوتا ہے:

(ا) **السَّالِمُ**: وہ فعل ہے جو حروف علت سے خالی ہونے کے ساتھ ساتھ ہمزہ اور تضعیف سے بھی خالی ہو (حرف عین اور حرف لام کا ہم جنس ہونا تضعیف کہلاتا ہے) مثلاً:

نَصَرَ، فَرِحَ ، حَضَرَ

(ب) **المَهْمُوْزُ**: وہ فعل ہے جسکے حروف اصلیہ میں سے کوئی ایک ہمزہ ہو:

۱۔ أَمَرَ: اسکا حرف فاء ہمزہ ہے، یہ مہموز الفاء کہلائے گا۔

۲۔ سَأَلَ: اسکا حرف عین ہمزہ ہے، یہ مہموز العین کہلائے گا۔

۳۔ قَرَأَ: اسکا حرف لام ہمزہ ہے، یہ مہموز اللام کہلائے گا۔

(ج) **المُضَعَّفُ**: وہ فعل صحیح ہے جسکا حرف عین اور حرف لام ہم جنس ہوں:

فَرَّ، مَرَّ، جَرَّ

۲۔ **الفعل المُعْتَلُّ**: وہ فعل ہے جسکے حروف اصلیہ میں سے ایک یا دو حرف، حروف علت میں سے ہوں یہ پانچ قسم کا ہوتا ہے:

(ا) **المِثَالُ**: جسکا حرف فاء حرف علت ہو:

وَجَدَ، يَسَرَ، يَقِظَ

(ب) **الأَجْوَفُ**: جسکا حرف عین حرف علت ہو:

قَالَ، سَارَ، نَالَ

(ج) **اَلنَّاقِصُ**: جسکا حرف لام حرف علت ہو:

---

(۱) حروف العلة عربی زبان میں تین ہیں: ألف ،واو ،یاء۔

خَشِيَ، دعَا، سَرُوَ

(د) اللَّفِيْفُ الْمَقْرُوْنُ: جسکا حرف عین اور حرف لام حرف علت میں سے ہوں:

طَوَی، نَوَی

(ہ) اللَّفِيْفُ الْمَفْرُوْقُ: جسکا حرف فاء اور حرف لام حروف علت میں سے ہوں:

وَعَی، وقَی

قاعدہ نمبر۲۹:

ا۔علم صرف کی رو سے فعل کی دو قسمیں ہیں: (۱) صحیح (۲) معتل۔

صحیح اس فعل کو کہتے ہیں جس کے حروف اصلیہ میں سے کوئی حرف، حرف علت (الف، واو یا یاء) نہ ہو۔ جب فعل صحیح حروف علت سے خالی ہونے کے ساتھ ساتھ ہمزہ اور تشدید سے بھی خالی ہو تو یہ صحیح سالم کہلاتا ہے۔

معتل وہ فعل ہے جس کے حروف اصلیہ میں سے ایک یا دو حرف، حروف علت میں سے ہوں۔

الدرس الرابع

المهموز

الأمثلة:

(ا)

مهموز الفاء

١ ـ **الماضي:** قَدْ أَمَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ.

٢ ـ **المضارع:** إِنَّ اللّٰهَ لَا يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ.

٣ ـ **الأمر:** قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مُرُوْا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ.

(ب)

مهموز العين

٤ ـ **الماضي:** قَالَ تَعَالٰى: إِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّيْ قَرِيْبٌ.

٥ ـ **المضارع:** نَسْأَلُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِيْنِنَا وَدُنْيَانَا.

٦ ـ **الأمر:** اِسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهِ. سَلُوا الْأُسْتَاذَ إِذَا أُشْكِلَتْ عَلَيْكُمْ مَسْئَلَةٌ مَّا[1].

(ج)

مهموز اللام

٧ ـ **الماضي:** قَرَأَ الْقَارِئُ عَلَى الْمُسْتَمِعِيْنَ سُوْرَةَ الرَّحْمٰنِ.

٨ ـ **المضارع:** يَقْرَأُ سَلِيْمٌ الْكُتُبَ الْعَرَبِيَّةَ بِرَغْبَةٍ وَشَوْقٍ شَدِيْدَيْنِ.

٩ ـ **الأمر:** قَالَ تَعَالٰى فِي أَوَّلِ وَحْيٍ أَنْزَلَهُ عَلٰى نَبِيِّهِ الْكَرِيْمِ: اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ.

---

(١) یہ مَا نکرہ ہے، مَسْئَلَةٌ مَّا: کوئی مسئلہ۔

شرح وتفصیل:

۱۔ مہموز الفاء، مہموز العین اور مہموز اللام تینوں کے ماضی، مضارع کے تمام صیغے صحیح سالم کی طرح ہوتے ہیں۔

۲۔ مہموز الفاء مختلف ابواب سے آتا ہے: أَمَرَ یَأْمُرُ، أَکَلَ یَأْکُلُ اور أَخَذَ یَأْخُذُ باب نَصَرَ سے ہیں۔ أَذِنَ یَأْذَنُ، أَسِفَ یَأْسَفُ، أَلِمَ یَأْلَمُ اور أَثِمَ یَأْثَمُ باب فَرِحَ سے ہیں۔ أَسَرَ، یَأْسِرُ اور أَبَقَ یَأْبِقُ، باب ضَرَبَ سے آتے ہیں اور أَدُبَ یَأْدُبُ اور أَصُلَ یَأْصُلُ باب کَرُمَ سے ہیں۔ اسی طرح مہموز العین اکثر باب فَتَحَ (سَأَلَ) سے آتا ہے، اسکے علاوہ باب کَرُمَ (بَؤُسَ) اور باب فَرِحَ (سَئِمَ) سے بھی آتا ہے۔ مہموز اللام کے بیشتر افعال باب فَتَحَ سے آتے ہیں: قَرَأَ، مَلَأَ، بَدَأَ، دَرَأَ، ذَرَأَ، طَرَأَ وغیرہ۔ باب کَرُمَ (جَرُؤَ) سے اور باب فَرِحَ (بَرِئَ) سے بھی آتے ہیں۔

۳۔ مہموز الفاء کے امر کا صیغہ اگر باب نَصَرَ سے ہو تو اسکا ھمزۃ الوصل حذف ہو جاتا ہے[1]۔ چنانچہ أَکَلَ یَأْکُلُ کا امر کُلْ، أَخَذَ یَأْخُذُ کا امر خُذْ اور أَمَرَ یَأْمُرُ کا مُرْ ہے۔ اگر مہموز الفاء باب فَرِحَ سے ہو تو امر کا ہمزہ باقی رہتا ہے، أَذِنَ یَأْذَنُ : اِئْذَنْ۔

۴۔ مہموز العین کا ہمزہ کا باقی رکھنا بھی جائز ہے: سَأَلَ یَسْأَلُ (باب فَتَحَ) سے اِسْأَلْ، سَئِمَ یَسْئَمُ (باب فَرِحَ) سے اِسْئَمْ اور لَؤُمَ یَلْؤُمُ (باب کَرُمَ) سے اُلْؤُمْ اور اس کا حذف کرنا بھی جائز ہے لہذا اِسْأَلْ کو سَلْ، اِسْأَمْ کو سَمْ اور اُلْؤُمْ کو لُمْ بھی کہہ سکتے ہیں۔

۵۔ مہموز اللام کے امر کے صیغے صحیح سالم کے امر کے صیغوں کی طرح ہوں گے۔

جداول

مہموز الفاء من باب نصر

الصیغ	المذکر الغائب		المؤنث الغائب	
	الماضي	المضارع	الماضي	المضارع
المفرد	أَمَرَ	یَأْمُرُ	أَمَرَتْ	تَأْمُرُ

(۱) حذف ہمزہ خلاف قیاس ہے، أَکَلَ یَأْکُلُ کا امر اُؤْکُلْ اور أَخَذَ یَأْخُذُ کا امر اُؤْخُذْ ہونا چاہیے تھا۔

المثنى	أَمَرَا	يَأْمُرَانِ	أَمَرَتَا	تَأْمُرَانِ
الجمع	أَمَرُوْا	يَأْمُرُوْنَ	أَمَرْنَ	يَأْمُرْنَ

المذكر المخاطب			المؤنث المخاطب	
الصيغ	الماضي	المضارع	الماضي	المضارع
المفرد	أَمَرْتَ	تَأْمُرُ	أَمَرْتِ	تَأْمُرِيْنَ
المثنى	أَمَرْتُمَا	تَأْمُرَانِ	أَمَرْتُمَا	تَأْمُرَانِ
الجمع	أَمَرْتُمْ	تَأْمُرُوْنَ	أَمَرْتُنَّ	تَأْمُرْنَ

المذكر المتكلم والمؤنث المتكلم		
الصيغ	الماضي	المضارع
المفرد	أَمَرْتُ	آمُرُ
المثنى	أَمَرْنَا	نَأْمُرُ
الجمع	أَمَرْنَا	نَأْمُرُ

فعل الأمر		
الصيغ	المذكر	المؤنث
المفرد	مُرْ	مُرِيْ
المثنى	مُرَا	مُرَا
الجمع	مُرُوْا	مُرْنَ

مهموز العين من باب فتح

الصيغ	المذكر الغائب		المؤنث الغائب	
الصيغ	الماضي	المضارع	الماضي	المضارع
المفرد	سَأَلَ	يَسْأَلُ	سَأَلَتْ	تَسْأَلُ
المثنى	سَأَلَا	يَسْأَلَانِ	سَأَلَتَا	تَسْأَلَانِ
الجمع	سَأَلُوْا	يَسْأَلُوْنَ	سَأَلْنَ	يَسْأَلْنَ

الصيغ	المذكر المخاطب		المؤنث المخاطب	
الصيغ	الماضي	المضارع	الماضي	المضارع
المفرد	سَأَلْتَ	تَسْأَلُ	سَأَلْتِ	تَسْأَلِيْنَ
المثنى	سَأَلْتُمَا	تَسْأَلَانِ	سَأَلْتُمَا	تَسْأَلَانِ
الجمع	سَأَلْتُمْ	تَسْأَلُوْنَ	سَأَلْتُنَّ	تَسْأَلْنَ

الصيغ	المذكر المتكلم والمؤنث المتكلم	
الصيغ	الماضي	المضارع
المفرد	سَأَلْتُ	أَسْأَلُ
المثنى	سَأَلْنَا	نَسْأَلُ
الجمع	سَأَلْنَا	نَسْأَلُ

فعل الأمر		
الصيغ	المذكر	المؤنث
المفرد	إِسْئَلْ، سَلْ	إِسْئَلِي، سَلِي
المثنى	إِسْئَلَا، سَلَا	إِسْئَلَا، سَلَا
الجمع	إِسْئَلُوْا، سَلُوْا	إِسْئَلْنَ، سَلْنَ

مهموز اللام من باب فتح

المذكر الغائب			المؤنث الغائب	
الصيغ	الماضي	المضارع	الماضي	المضارع
المفرد	قَرَأَ	يَقْرَأُ	قَرَأَتْ	تَقْرَأُ
المثنى	قَرَآ	يَقْرَآنِ	قَرَأَتَا	تَقْرَآنِ
الجمع	قَرَأُوْا	يَقْرَؤُوْنَ	قَرَأْنَ	يَقْرَأْنَ

المذكر المخاطب			المؤنث المخاطب	
الصيغ	الماضي	المضارع	الماضي	المضارع
المفرد	قَرَأْتَ	تَقْرَأُ	قَرَأْتِ	تَقْرَئِيْنَ
المثنى	قَرَأْتُمَا	تَقْرَآنِ	قَرَأْتُمَا	تَقْرَآنِ
الجمع	قَرَأْتُمْ	تَقْرَؤُوْنَ	قَرَأْتُنَّ	تَقْرَأْنَ

المذكر المتكلم والمؤنث المتكلم		
الصيغ	الماضي	المضارع

المفرد	قَرَأْتُ	أَقْرَأُ
المثنى	قَرَأْنَا	نَقْرَأُ
الجمع	قَرَأْنَا	نَقْرَأُ

فعل الأمر		
الصيغ	المذكر	المؤنث
المفرد	اِقْرَأْ	اِقْرَئِي
المثنى	اِقْرَآ	اِقْرَآ
الجمع	اِقْرَؤُوْا	اِقْرَأْنَ

قاعدہ نمبر۳۰:

مہموز وہ فعل ہے جس کے حروف اصلیہ میں سے کوئی حرف ہمزہ ہو۔ جب حرف فاء ہمزہ ہو تو یہ مہموز الفاء کہلاتا ہے، جب حرف عین ہمزہ ہو تو مہموز العین اور جب حرف لام ہمزہ ہو تو مہموز اللام کہلاتا ہے۔

التمرين ـ ١

مندرجہ ذیل جملوں میں سرخ افعال ماضیہ کو مضارع میں تبدیل کریں:

١ ـ أَبَدَأْتُمْ كُلَّ عَمَلٍ بِاسْمِ اللّٰهِ؟

٢ ـ أَلَجَأْتُمْ إِلَى الْمَكْرِ وَالْخِدَاعِ لِنَيْلِ غَرَضِكُمْ؟

٣ ـ أَمَا رَفَأْتُنَّ ثِيَابَكُنَّ الْمُمَزَّقَةَ؟

٤ ـ أَأَخَذْتُمْ أَوْلَادَكُمْ مَعَكُمْ إِلَى شَاطِئِ الْبَحْرِ؟

٥ ـ أَسِنَ الْمَاءُ بَعْدَ طُوْلِ الْمَكْثِ.

٦ ـ لِمَ تَرَكْتُمُ الشَّبَابِيْكَ مَفْتُوْحَةً؟ أَأَمِنْتُمُ السَّرِقَةَ؟

٧ ـ أَقَرَأْتِ الصُّحُفَ الْمَسَائِيَّةَ يَا فَاطِمَةُ؟

٨ ـ إِنَّ هٰذَا الْفَقِيْرَ قَدْ رَبَأَ بِنَفْسِهِ عَنْ تَكَفُّفِ النَّاسِ.

٩ ـ بَرِئْتُ مِنْ مَرَضِيْ وَوَاصَلْتُ الْعَمَلَ.

١٠ ـ أَأَخَذْتُنَّ رَأْيَ أَبِيْكُنَّ فِي هٰذِهِ الْقَضِيَّةِ الْحَرِجَةِ.

١١ ـ مَنِ الَّذِي أَمَّ النَّاسَ فِي غِيَابِ الْإِمَامِ؟

١٢ ـ اَلَّذِيْنَ دَأَبُوا عَلَى الْعَمَلِ هُمُ الَّذِيْنَ ظَفِرُوْا بِالنَّجَاحِ.

١٣ - مَا يَئِسَ الْمُؤْمِنُ قَطُّ[1] مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ .

١٤ - قَرَأْتُ عِدَّةَ صَفْحَاتٍ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ وَسَئِمْتُ.

١٥ - هَلَّا[2] سَأَلْتُمُوْنِي عَمَّا أُشْكِلَ عَلَيْكُمْ؟

١٦ - هٰؤُلَاءِ الشُّبَّانُ الَّذِيْنَ قَدْ نَشَأُوا فِي بُحْبُوحَةِ الْعَيْشِ .

١٧ - خَطِئَ مَنْ ظَنَّ أَنَّهُ فِي غِنًى عَنْ تَوْفِيْقِ اللّٰهِ .

١٨ - مَلَأَتِ النِّسَاءُ الْجِرَارَ وَانْطَلَقْنَ يَحْمِلْنَهَا عَلٰى رُؤُوْسِهِنَّ .

١٩ - مَنِ الَّذِي جَرُؤَ عَلٰى فَتْحِ خِزَانَتِي بِدُوْنِ إِذْنِي؟

٢٠ - أَمَا أَسِفْتِ يَا عَائِشَةُ! عَلٰى سُفُوْرِ نِسَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ وَتَبَرُّجِهِنَّ؟

٢١ - طَرَأَتْ عَلَيْنَا ظُرُوْفٌ أَلْجَأَتْنَا إِلٰى بَيْعِ أَرَاضِيْنَا .(أَلْجَأَ، يُلْجِئُ)

٢٢ - أُولٰئِكَ هُمُ الْعُلَمَاءُ الَّذِيْنَ أَخَذُوا عَلٰى عَوَاتِقِهِمْ إِصْلَاحَ الْمُجْتَمَعِ.

٢٣ - إِنَّ الْمُجَاهِدِيْنَ الْأَفْغَانَ أَسَرُوْا كُلَّ مَنْ وَقَعَ بِأَيْدِيْهِمْ مِنْ جُنُوْدِ رُوْسِيَا.

٢٤ - اِلْتَفَتَ الْمُفْتِي إِلٰى خَادِمِهِ قَائِلًا : أَيْنَ الْفِتْيَانُ الَّذِيْنَ سَأَلُوْنِي عَنْ إِرْثِ أَبِيْهِمْ؟

٢٥ - هَلَّا أَخَذْتُمْ رَأْيِي قَبْلَ الْإِقْدَامِ عَلٰى هٰذَا الْمَشْرُوْعِ الْجَدِيْدِ الَّذِي لَا عَهْدَ لَكُمْ بِهِ؟

التمرين ـ ٢

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کریں:

۱۔ کیا تم لوگوں کو نیکی کا حکم کرتے ہو؟

۲۔ معلّمہ نے طالبات سے کہا: شاید تم پڑھائی سے اکتا گئی ہو۔

۳۔ انسان بھلائی کی دعا سے نہیں اکتاتا۔

۴۔ میں نے زینب سے کہا: اپنے چھوٹے بچوں کو نماز کا حکم کرو۔

۵۔ مہدی موعود کے نکلنے کا وقت قریب آچکا ہے۔

۶۔ ہم ان سرحدوں سے دشمن کے حملہ سے بے خوف نہیں ہیں۔

۷۔ ڈاکٹر اس مریض کی شفا سے مایوس ہو چکے ہیں۔

۸۔ بے شک زید عنقریب اپنے باپ کے قاتل سے بدلہ لے گا۔

۹۔ اللہ تعالیٰ کو زمین و آسمان کی حفاظت نہیں تھکاتی۔

۱۰۔ انسان جب طبیعتاً گھٹیا ہوتا ہے تو وہ نیکی کا اعتراف نہیں کرتا۔

۱۱۔ بے شک یہ بدبخت کسی کے مشورہ کا اعتبار نہیں کرتے۔

۱۲۔ سپہ سالار نے اپنی فوج سے کہا: ہم دشمن کو اچانک پکڑ لیں گے۔

---

(۱) قَطُّ صرف ماضی کے ساتھ آتا ہے، مضارع کے ساتھ أبدًا آتا ہے۔

(۲) ''هَلَّا'' أدوات تحضیض میں شمار ہوتا ہے۔ مخاطب کو زوردار اسلوب میں کسی عمل پر ابھارنا ہو تو یہ ادوات استعمال ہوتے ہیں۔ اگر هَلَّا کے بعد ماضی کا صیغہ ہو تو اس سے کسی گذشتہ فعل پر شدید ندامت کا اظہار مقصود ہوتا ہے: ''هَلَّا اجْتَهَدْتَ فِي الْإِمْتِحَانِ(لِمَنْ رَسَبَ)''(فیل ہونے والے طالب علم کو کہا جائے: تم محنت کرتے امتحان میں تو کیا ہی اچھا ہوتا) اور اگر مضارع کا صیغہ ہو تو عمل پر ابھارنا مقصود ہوتا ہے: ''هَلَّا تَجْتَهِدُوْنَ لِلْإِمْتِحَانِ'' (تم سب امتحان کے لئے محنت کیوں نہیں کرتے ہو!)۔

۱۳۔ میرے بھائی فقہ ایک بڑے مفتی سے سیکھ رہے ہیں۔
۱۴۔ وہ لوگ جو بینک میں اکاؤنٹ کھولتے ہیں وہ گناہ کماتے ہیں۔
۱۵۔ جو معاشرے کا حال ہوگیا ہے ہمیں اس پر افسوس ہے۔
۱۶۔ کیا تم ظالم بادشاہ کے سامنے علانیہ حق کہنے کی جرأت رکھتے ہو؟
۱۷۔ استاد نے طالبات سے کہا: یہ اسباق گھر میں پڑھو۔
۱۸۔ زینب نے عزت وشرافت والے گھرانے میں پرورش پائی ہے۔
۱۹۔ بے شک یہ انتہائی مشفق عورت ہر کسی پر مہربان ہے۔
۲۰۔ بے شک ان علماء نے معاشرہ کی اصلاح میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔
۲۱۔ میرے بچے مدرسہ جانے میں بہت دیر لگاتے ہیں۔
۲۲۔ آقا نے اپنے شاگرد سے کہا: یہ پیسے لو اور پھل فروش کو دے دو۔
۲۳۔ بچہ باادب ہوگیا اور اس کے اخلاق اچھے ہوگئے۔
۲۴۔ شیر اپنے کچھار میں چنگھاڑتا ہے اور دلوں پر رعب طاری کرتا ہے۔
۲۵۔ باپ نے بیٹوں سے کہا: ان متقی اساتذہ سے اپنا دین سیکھو۔
۲۶۔ واعظ نے لوگوں سے کہا: اپنے آپ سے برائی اور بے حیائی کو ہٹاؤ۔
۲۷۔ بے شک اس کے غلام کچھ مہینوں بعد بھاگ جاتے ہیں۔
۲۸۔ بچے آدھا گھنٹہ ساحل سمندر پر کھیلے اور اپنی جیبیں سیپیوں سے بھر لیں۔
۲۹۔ بے شک اسلام مسلمان کو جھوٹی خوشامد اور چاپلوسی سے بالاتر کرتا ہے۔
۳۰۔ ہم جانتے ہیں کہ آپ کو دکھ ہوتا ہے جب آپ لوگوں کی باتیں سنتے ہیں۔
۳۱۔ کشمیر کے مجاہدین نے ہندوستان کی فوج کی بہت بڑی تعداد کو قید کر دیا۔
۳۲۔ میں نے لڑکیوں سے پوچھا: کیا تم ہر کام اللہ کے نام سے شروع نہیں کرتیں؟
۳۳۔ میں نے بچے سے کہا: اپنے سیدھے ہاتھ سے کھاؤ اور اللہ کے نام سے شروع کرو۔
۳۴۔ بے شک سلیم خوش اخلاق ہے، اس کے دوست اس کی باتوں سے انس رکھتے ہیں۔
۳۵۔ میں نے اپنے والدین سے پوچھا: کیا آپ اپنے بیٹے کی کامیابی کی امید رکھتے ہیں۔
۳۶۔ وزیر نے اپنے ایک خادم سے کہا: اس فقیر عورت کے ساتھ جاؤ اور اسکا گھر غلے سے بھر دو۔
۳۷۔ کیا تم جانتے نہیں کہ پاکستان کے وزیر اعظم اسلامی وزراء خارجہ کی مؤتمر کی صدارت کریں گے؟
۳۸۔ کیا تم نے سنا ہے کہ چین کی بعض جگہوں میں کچھ لوگ اپنی بچیوں کو فقر کے ڈر سے زندہ درگور کرتے ہیں۔
۳۹۔ فقیر آدمی دروازہ پر کھڑا ہوا اور کمرے میں بیٹھے ہوئے حضرات سے کہا: مجھے داخل ہونے کی اجازت دیجئے۔
۴۰۔ ماں نے اپنے بیٹوں سے کہا: اللہ کے آگے گڑگڑاؤ شاید وہ اپنی رحمت سے ہمیں اس سے نکال لے جس میں ہم مبتلا ہیں[1]۔

(۱) مِمَّا نَحْنُ فِيْهِ

التمرين ـ ٣

مندرجہ ذیل افعال مضارعہ سے افعال امر بنائیے پھر ان افعال امر کو قوسین میں دیئے ہوئے صیغوں میں لا کر جملوں میں استعمال کیجئے:

١ ـ يَأْكُلُ (جمع مذكر) ٢ ـ يَأْخُذُ (مفرد مذكر) ٣ ـ يَسْأَلُ (جمع مؤنث)
٤ ـ يَبْدَأُ (مفرد مؤنث) ٥ ـ يَدْرَأُ (جمع مذكر) ٦ ـ يَقْرَأُ (جمع مذكر)
٧ ـ يَأْمُرُ (مفرد مذكر) ٨ ـ يَأْذَنُ (مثنى) ٩ ـ يَأْمَنُ (مثنى)
١٠ ـ يَمْلَأُ (جمع مذكر)

التمرين ـ ٤

مندرجہ ذیل آیات کریمہ میں مہموز افعال میں مهموز الفاء، مهموز العين اور مهموز اللام کی تعیین کریں اور ان کے (ماضی / مضارع / امر کے) صیغے بتائیے:

١ ـ يَدْرَؤُونَ بِالحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ. ٢ ـ يُسَبِّحُوْنَ لَهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْئَمُونَ.
٣ ـ سَلْهُمْ أَيُّهُم بِذٰلِكَ زَعِيمٌ. ٤ ـ إِنْ تَكُونُوا تَأْلَمُونَ فَإِنَّهُم يَأْلَمُونَ كَما تَأْلَمُونَ.
٥ ـ فَاقْرَأُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ القُرْآنِ. ٦ ـ يَأَيُّها الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِن طَيِّباتِ ما رَزَقناكُم.
٧ ـ إذ أَبَقَ إِلَى الفُلْكِ المَشْحُونِ. ٨ ـ خُذِ العَفْوَ وَ أْمُرْ بِالعُرفِ وَ أَعْرِضْ عَنِ الجَاهِلِينَ.
٩ ـ قَالَ اخْسَئُوا فِيها وَلا تُكَلِّمُونِ. ١٠ ـ قُلْ فَادْرَؤُوا عَنْ أَنفُسِكُمُ الْمَوْتَ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ.
١١ ـ ثُمَّ إِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَإِلَيهِ تَجْئَرُونَ. ١٢ ـ كُنْتُم خَيرَ أُمَّةٍ أُخرِجَت لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالمَعرُوفِ.
١٣ ـ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَقُوْلُ ائْذَنْ لِي وَلا تَفتِنِّي. ١٤ ـ ثُمَّ كُلِي مِن كُلِّ الثَّمَرات فَاسلُكِي سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا.
١٥ ـ إنّه لا يَيْئَسُ مِن رَوحِ اللّٰهِ إلا القَومُ الكافِرُونَ. ١٦ ـ وَقَذَفَ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعبَ فَرِيقاً تَقتُلونَ وَتَأْسِرُونَ فَرِيقاً.
١٧ ـ وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهنَّمَ كَثِيرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالإِنْسِ. ١٨ ـ الَّذِي أَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهُ وَ بَدَأَ خَلْقَ الإِنْسَانِ مِنْ طِينٍ.
١٩ ـ أَزِفَتِ الآزِفَةُ لَيسَ لَها مِن دُونِ اللّٰهِ كَاشِفَةٌ. ٢٠ ـ أَ فَأَمِنُوا مَكْرَ اللّٰهِ، فَلَا يَأْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْخَاسِرُونَ.

معاني الكلمات

الأفعال

عربي	اردو	عربي	اردو
أَسَرَ ـِ	اس نے قید کیا	رَفَأَ ـَ	کپڑے کی پھٹن کو سیا
رَبَأَ ـَ	وہ بچا	طَرَأَ ـَ	اچانک کوئی معاملہ پیش آگیا
أَسَنَ ـِ و ـُ الماءُ	پانی متغیر ہوگیا	دَأَبَ ـَ	کوشش ومشقت سے کسی کام کو برابر کرتا رہا

اردو	عربي	اردو	عربي
اس نے دکھ محسوس کیا	أَلِمَ ـَ	اس نے انس حاصل کیا	أَنِسَ ـَ
اس نے تھکایا	آدَ ـُ	اس نے امید کی	أَمَلَ ـُ
وہ گڑگڑایا	جَأَرَ ـَ	غلام بھاگ گیا	أَبَقَ ـِ
اس نے بدلہ لیا	ثَأَرَ ـَ	بالاتر کیا	رَبَأَ ـَ
وہ چنگھاڑا	زَأَرَ ـَ و ـِ	وہ مہربان ہوا	رَأَفَ ـُ
اس نے صدارت کی	رَأَسَ ـَ	اس نے دیر لگائی	بَطُؤَ ـُ
اس نے زندہ درگور کیا	وَأَدَ ـِ	وہ باادب ہوگیا	أَدُبَ ـُ
وہ گھٹیا ہوا	لَؤُمَ ـُ	اس نے گناہ کیا	أَثِمَ ـَ
انھوں نے کوئی کسر نہ چھوڑی	لَمْ يَأْلُوا جُهْدًا	وہ بے خوف ہوا	أَمِنَ ـَ
اس نے نیکی کا اعتراف کیا	اعْتَرَفَ بِالْجَمِيلِ	اس نے کسی کے مشورہ کا اعتبار نہیں کیا	لَمْ يَأْخُذْ مَشْوَرَةَ أَحَدٍ بِعَيْنِ الاِعْتِبَارِ

الأسماء

عربي	اردو	عربي	اردو
تَبَرُّجٌ	بے پردگی	بُحْبُوحَةُ الْعَيْشِ	زندگی کی فراخی یا عمدگی
عَاتِقٌ	کندھا	لَا عَهْدَ لَكُمْ	تم ناواقف ہو
حَرِجٌ	نازک		

اردو	عربي	اردو	عربي
غلہ	حَبَّةٌ ج حُبُوْبٌ	مشفق	حَنُوْنٌ
سیپیاں	قَواقِعُ	اچانک	عَلى حِيْنِ غَرَّةٍ
کچھار	عَرِيْنٌ	پھل فروش	فَاكِهَانِيٌّ
جھوٹی خوشامد	تَزَلُّفٌ	اکاؤنٹ	حِسَابٌ
چاپلوسی	تَمَلُّقٌ	بینک	بَنْكٌ ج بُنُوكٌ

الدرس الخامس

المُضَعَّف

الأمثلة:

(ا)

١ ـ **الماضي:** فَرَرْتُ مِنَ الْفِتْنَةِ إلى أرْضِ سَلَامٍ.

٢ ـ **المضارع:** لَا يَفِرُّ الشُّجَاعُ مِنَ الْمَوْتِ.

٣ ـ **الأمر:** قال عليه الصلاة والسلام: فِرَّ مِنَ الْمَجْذُوْمِ فِرَارَكَ مِنَ الْأَسَدِ. (افْرِرْ، فِرَّ، فِرِّ)

(ب)

٤ ـ **الماضي:** رَدَدْنَا الأَمَانَاتِ إلى أهْلِهَا.

٥ ـ **المضارع:** صَدِيْقِي مَن يَرُدُّ الشَّرَّ عَنِّي.

٦ ـ **الأمر:** كَتَبَ زَيْدٌ إلى صَدِيْقِهِ أن ارْدُدْ إليَّ كُتُبِي بِأقْرَبِ مَا يُمْكِنُ. (أُرْدُدْ، رُدَّ، رُدِّ، رُدُّ)

(ج)

٧ ـ **الماضي:** مَسِسْتُ جَنَاحَ الفِرَاشَةِ فَإِذَا[1] هِيَ أَلْيَنُ مِنَ الْحَرِيْرِ.

٨ ـ **المضارع:** لَا يَمَسُّ الْمُؤمِنَ سُوءٌ إلَّا وَتَسْقُطُ بِهِ الذُّنُوبُ.

٩ ـ **الأمر:** قَالَ الْعِفْرِيْتُ لِمُرِيْدِهِ: اِمْسَسْ مَا تَشَاءُ بِهٰذِهِ الْعَصَا السِّحْرِيَّةِ يَنْقَلِبْ ذَهَبًا. (اِمْسَسْ، مَسَّ، مَسِّ)

شرح وتفصیل:

ا۔ مضعف اگر لازم ہو تو اکثر باب ضَرَبَ سے آتا ہے: جَفَّ، تَمَّ، فَرَّ۔

۲۔ اگر متعدی ہو تو عموماً باب نَصَرَ سے آتا ہے: رَدَّ، مَدَّ، شَقَّ، ضَمَّ۔ کبھی کبھی باب سَمِعَ سے بھی آتا ہے: مَسَّ، وَدَّ، مَلَّ۔

---

(۱) إذَا الْفُجَائِيَّةُ ہے، اسم پر داخل ہوتا ہے۔

۳۔ مضعف ثلاثی کے ماضی کا اسناد[1] جب ضمیر رفع متحرک[2] کی طرف ہو تو اس کا ادغام[3] ٹوٹ جاتا ہے (اسے فَكُّ الإِدْغَام کہتے ہیں) مثالوں کو دیکھئے: رَدَدْنَا، فَرَرْتُ، مَسِسْتُ۔

۴۔ جب مضعف ثلاثی کے ماضی کا اسناد اسم ظاہر، ضمیر مستتر، الف یا واو[4] کی طرف ہو تو ادغام برقرار رہتا ہے:

ماضی مضعف کا اسناد اسم ظاہر کی طرف: شَقَّ الوَلَدُ الثَّوْبَ.

ماضی مضعف کا اسناد ضمیر مستتر کی طرف: عائِشَةُ شَدَّتِ الْحَبْلَ.

ماضی مضعف کا اسناد ألف الاثنین کی طرف: الوَلَدَان مَلَّا الدِّرَاسَةَ.

ماضی مضعف کا اسناد واو الجماعة کی طرف: الخَدَمُ صَبُّوا الشَّايَ.

۵۔ مضعف ثلاثی کا اسناد جب نون النسوة کی طرف ہو تو ادغام ٹوٹ جاتا ہے: يَعْفِفْنَ، يَرْدُدْنَ، تَعْفِفْنَ، تَرْدُدْنَ۔

بقیہ صیغوں میں ادغام برقرار رہتا ہے: هُمَا يَعِفَّانِ، هُمْ يَعِفُّوْنَ، أنتِ تَعِفِّيْنَ، نَحْنُ نَعِفُّ وغیرہ، هُمَا يَرُدَّانِ، هُمْ يَرُدُّوْنَ، أنتِ تَرُدِّيْنَ، نَحْنُ نَرُدُّ وغیرہ۔

۶۔ مضعف ثلاثی کے امر کا اسناد جب نون النسوة کی طرف ہو تو فک ادغام واجب ہو جاتا ہے: اِعْفِفْنَ يَا نِسَاءُ، اُرْدُدْنَ الْكُتُبَ يَا بَنَاتُ۔

اگر ضمیر رفع ساکن کی طرف ہو تو ادغام واجب ہو جاتا ہے: رُدَّا، رُدُّوْا، رُدِّي[5]۔

اور جب اس کا اسناد ضمیر مستتر کی طرف ہو تو ادغام اور فکّ ادغام دونوں جائز ہیں: رُدَّ اُرْدُدْ، فِرَّ اِفْرِرْ۔

۷۔ مضعف اگر باب نَصَرَ سے ہو تو امر کے مفرد مذکر کے صیغے کی بحالت ادغام تین صورتیں بنیں گی: رُدُّ، رُدَّ، رُدِّ۔

پہلی صورت میں باب کی مناسبت کی وجہ سے دال مشدد کو ضمہ دیا گیا ہے۔ دوسری صورت میں فتحہ دیا گیا ہے، کیونکہ یہ أخفّ الحرکات ہے۔ اور تیسری صورت میں کسرہ دیا گیا ہے کیونکہ قاعدہ کے مطابق جب ساکن کو متحرک

---

(۱) فعل کا اسناد ضمیر یا اسم ظاہر کی طرف ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ ضمیر یا اسم ظاہر اس فعل کا فاعل بن کر آرہا ہے۔

(۲) تَ، تِ، تُ، نا، نون النسوة۔ (۳) جب دو حرف ہم جنس ایک کلمہ میں ساتھ ساتھ واقع ہوں (جیسے مضعف کا عین اور لام) تو پہلے کو دوسرے میں تشدید کے ذریعے داخل کر دیا جاتا ہے، اسے صرف کی اصطلاح میں ادغام کہتے ہیں۔ (۴) ألف الاثنین، واو الجماعة اور یاءالمخاطبة، ضمائر الرفع الساكنة کہلاتے ہیں۔ (۵) ادغام کی صورت میں ہمزة الوصل حذف ہو جاتا ہے۔

بناتے ہیں تو کسرہ کے ساتھ بناتے ہیں[1]۔ اگر امر باب سمع یا ضرب سے ہو تو بحالت ادغام حرف مشدد کو کسرہ یا فتحہ دیا جائے گا: فِرَّ، فِرِّ (باب ضرب)، مَسَّ، مَسِّ (باب سمع)۔

جداول

المضعف من باب نصر

الصيغ	الغائب المذكر		الغائب المؤنث	
	الماضي	المضارع	الماضي	المضارع
المفرد	رَدَّ	يَرُدُّ	رَدَّتْ	تَرُدُّ
المثنى	رَدَّا	يَرُدَّانِ	رَدَّتَا	تَرُدَّانِ
الجمع	رَدُّوا	يَرُدُّوْنَ	رَدَدْنَ	يَرْدُدْنَ

الصيغ	المذكر المخاطب		المؤنث المخاطب	
	الماضي	المضارع	الماضي	المضارع
المفرد	رَدَدْتَ	تَرُدُّ	رَدَدْتِ	تَرُدِّيْنَ
المثنى	رَدَدْتُمَا	تَرُدَّانِ	رَدَدْتُمَا	تَرُدَّانِ
الجمع	رَدَدْتُمْ	تَرُدُّوْنَ	رَدَدتُنَّ	تَرْدُدْنَ

(۱) صرف کا قاعدہ ہے کہ دو ساکن حرف ایک کلمہ میں جمع نہیں ہو سکتے، اجتماع ساکنین سے بچنے کے دو طریقے ہیں یا تو ان میں سے ایک کو حذف کر دیا جاتا ہے اگر یہ ممکن نہ ہو جیسے کہ اس صورت میں ہے کہ ساکنین میں سے ہر ایک حرف حروف اصلیہ میں سے ہے تو پھر ایک ساکن کو حرکت دے دی جاتی ہے، حرف عین تو قاعدے کی رو سے ساکن ہی رہے گا البتہ لام کو حرکت دی جا سکتی ہے۔

المذكر المتكلم والمؤنث المتكلم		
الصيغ	الماضي	المضارع
المفرد	رَدَدْتُ	أَرُدُّ
المثنى	رَدَدْنَا	نَرُدُّ
الجمع	رَدَدْنَا	نَرُدُّ

فعل الأمر		
الصيغ	المذكر	المؤنث
المفرد	رُدَّ، اُرْدُدْ	رُدِّي
المثنى	رُدَّا	رُدَّا
الجمع	رُدُّوا	اُرْدُدْنَ

المضعَّف من باب ضَرَبَ

	المذكر الغائب		المؤنث الغائب	
الصيغ	الماضي	المضارع	الماضي	المضارع
المفرد	فَرَّ	يَفِرُّ	فَرَّتْ	تَفِرُّ
المثنى	فَرَّا	يَفِرَّانِ	فَرَّتَا	تَفِرَّانِ
الجمع	فَرُّوا	يَفِرُّونَ	فَرَرْنَ	يَفْرِرْنَ

الصيغ	المذكر المخاطب		المؤنث المخاطب	
	الماضي	المضارع	الماضي	المضارع
المفرد	فَرَرْتَ	تَفِرُّ	فَرَرْتِ	تَفِرِّيْنَ
المثنى	فَرَرْتُمَا	تَفِرَّانِ	فَرَرْتُمَا	تَفِرَّانِ
الجمع	فَرَرْتُمْ	تَفِرُّوْنَ	فَرَرْتُنَّ	تَفْرِرْنَ

الصيغ	المذكر المتكلم والمؤنث المتكلم	
	الماضي	المضارع
المفرد	فَرَرْتُ	أَفِرُّ
المثنى	فَرَرْنَا	نَفِرُّ
الجمع	فَرَرْنَا	نَفِرُّ

الصيغ	فعل الأمر	
	المذكر	المؤنث
المفرد	فِرَّ، افْرِرْ	فِرِّي
المثنى	فِرَّا	فِرَّا
الجمع	فِرُّوْا	افْرِرْنَ

المضعف من باب سمع

الصيغ	المذكر الغائب		المؤنث الغائب	
	الماضي	المضارع	الماضي	المضارع
المفرد	مَسَّ	يَمَسُّ	مَسَّتْ	تَمَسُّ
المثنى	مَسَّا	يَمَسَّانِ	مَسَّتَا	تَمَسَّانِ
الجمع	مَسُّوْا	يَمَسُّوْنَ	مَسِسْنَ	يَمْسَسْنَ

الصيغ	المذكر المخاطب		المؤنث المخاطب	
	الماضي	المضارع	الماضي	المضارع
المفرد	مَسِسْتَ	تَمَسُّ	مَسِسْتِ	تَمَسِّيْنَ
المثنى	مَسِسْتُمَا	تَمَسَّانِ	مَسِسْتُمَا	تَمَسَّانِ
الجمع	مَسِسْتُمْ	تَمَسُّوْنَ	مَسِسْتُنَّ	تَمْسَسْنَ

المذكر المتكلم والمؤنث المتكلم		
الصيغ	الماضي	المضارع
المفرد	مَسِسْتُ	أَمَسُّ
المثنى	مَسِسْنَا	نَمَسُّ
الجمع	مَسِسْنَا	نَمَسُّ

فعل الأمر		
الصيغ	المذكر	المؤنث
المفرد	مَسَّ، امْسَسْ	مَسِّي
المثنى	مَسَّا	مَسَّا
الجمع	مَسُّوْا	امْسَسْنَ

قاعدہ نمبر ۳۱:

۱۔ مضعف وہ فعل ہے جس کا حرف عین اور حرف لام ہم جنس ہوتے ہیں مثلا: مَرَّ، فَرَّ۔

۲۔ فعل ماضی مضعف کے مفرد مذکر غائب، مفرد مؤنث غائب، ألف الاثنين اور واو الجماعة کے صیغوں میں ادغام واقع ہوتا ہے یعنی حرف عین اور لام تشدید کے ذریعہ باہم مدغم واقع ہوتے ہیں، جبکہ ماضی مضعف کے وہ صیغے جن کے ساتھ ضمائر متحرکہ (تَ، تُ، تِ، نَا) ملحق ہوتے ہیں، ان میں فك ادغام واقع ہوتا ہے یعنی عین اور لام جدا جدا واقع ہوتے ہیں۔

۳۔ مضارع مضعف کے تمام صیغوں میں ادغام واقع ہوتا ہے، جمع مؤنث کے دو صیغوں کے علاوہ۔

۴۔ مضعف کے امر میں إدغام اور فك إدغام دونوں صورتیں جائز ہیں۔ فك إدغام کی صورت میں مضعف کا امر صحیح سالم افعال کے امر کی طرح افْعَلْ یا افْعُلْ کے وزن پر بنتا ہے۔ امر کے حرف عین پر حسب قاعدہ مضارع کے عین کی حرکت آتی ہے۔

۵۔ ادغام کی صورت میں همزة الوصل حذف ہو جاتا ہے۔ فعل اگر باب نصر سے ہو تو حرف فاء پر ضمہ اور مشدد حرف پر ضمہ، فتحہ اور کسرہ میں سے کوئی بھی حرکت آسکتی ہے اور اگر فعل باب ضَرَبَ سے ہو تو حرف فاء پر کسرہ اور اگر باب سَمِعَ سے ہو تو فاء پر فتحہ آتا ہے اور مشدد حرف کو فتحہ یا کسرہ دیا جاتا ہے۔

التمرين - ۱

مندرجہ ذیل جملوں میں سرخ افعال ماضیہ کو مضارع میں تبدیل کر کے جملوں کو از سر نو لکھئے (مضعف افعال کے ابواب قوسین میں دیے ہوئے ہیں):

۱ - أَ ظَنَنْتَنِي[1] كَاذِبًا.(نصر)

۲ - كَرَّ الْجُنُوْدُ وَفَرُّوْا فِي مَيْدَانِ الْقِتَالِ.(نصر، ضرب)

۳ - سَرَّنِي رُؤْيَتُكَ الْيَوْمَ.(نصر)

٤ - إِذَا قَلَّ الْمَطَرُ فِي الصَّحْرَاءِ جَفَّ النَّبَاتُ. (ضرب)

٥ - ضَلَلْنَا الطَّرِيْقَ فِي الْغَابَةِ.(ضرب)

٦ - شَدَدْتُ الْبَعِيْرَ بِأَحَدِ أَعْمِدَةِ الْمَسْجِدِ.(نصر)

٧ - هَشَّ الْفَرَسُ الذُّبَابَ بِذَنَبِهِ.(نصر)

٨ - هَزَزْتُ إِلَيَّ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ فَسَقَطَ ثَمَرُهَا.(نصر)

٩ - قَصَّ زَيْدٌ قِصَّتَهُ عَلَى خُلَّانِهِ.(نصر)

١٠ - دُقَّ الْجَرَسُ فَأَسْرَعَ الطُّلَّابُ إِلَى فُصُولِهِمْ.(نصر)

١١ - أَنَّ الْجَرِيْحُ مِنْ شِدَّةِ الْأَلَمِ.(ضرب)

١٢ - يَا عَائِشَةُ! أَ صَبَبْتِ الشَّايَ فِي الْفَنَاجِيْنِ؟ (نصر)

١٣ - كَيْفَ حَلَلْتُمْ مَشَاكِلَكُمْ؟(نصر)

١٤ - هَلَّا مَدَدْتَّ يَدَ الْمَعُوْنَةِ نَحْوَ الضُّعَفَاءِ! (نصر)

١٥ - وَيْلَكَ أَ بَثَثْتَ سِرَّ الصَّدِيْقِ؟(نصر)

١٦ - الَّذِي حَطَّ مِنْ شَأْنِ الْإِسْلَامِ فَإِنَّهُ لَلَعِيْنٌ.(نصر)

١٧ - إِنَّ الْبِلَادَ عَمَّتْهَا فَوْضَى تَامَّةٌ.(نصر)

١٨ - أَ مَرَرْتَ بِآثَارِ الْأُمَمِ الْبَائِدَةِ فِي أَسْفَارِكَ؟(نصر)

١٩ - ضَمَّتِ الْأُمُّ وَلَدَهَا إِلَى صَدْرِهَا.(نصر)

٢٠ - مَسِسْتُ ثِيَابَ الطِّفْلِ فَوَجَدْتُّهَا[2] مُبْتَلَّةً.(سمع)

٢١ - رَقَّتِ الْقُلُوْبُ لِبُكَاءِ الثَّوَاكِلِ.(ضرب)

٢٢ - تَمَّ بِنَاءُ الْمَسْجِدِ فِي ثَلَاثِ سَنَوَاتٍ.(ضرب)

٢٣ - هَلَّا كَفَفْتُنَّ عَنْ إِيْذَاءِ الْآخَرِيْنَ.(نصر)

٢٤ - أَ رَشَشْتِ التَّوَابِلَ عَلَى اللَّحْمِ الْمَشْوِيِّ؟(نصر)

٢٥ - أَ شَمَمْتَ رَائِحَةَ هٰذِهِ الْوُرُوْدِ؟(نصر)

٢٦ - دَلَّ الرَّسُولُ قَوْمَهُ عَلَى الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيْمِ.(نصر)

٢٧ - سَنَّ الْجَزَّارُ سِكِّيْنَهُ وَذَبَحَ الشَّاةَ.(نصر)

٢٨ - اسْتَعَدَّ الْجُنُوْدُ لِلْقِتَالِ وَسَلُّوْا سُيُوفَهُمْ.(يَسْتَعِدُّ)(نصر)

٢٩ - ظَلَلْتُ[3] نَائِمًا رَغْمَ ضَجِيْجِ الْأَطْفَالِ.(فتح)

٣٠ - مَا حَلَّ لِامْرِئٍ قَطُّ أَخْذُ مَالِ أَخِيْهِ دُوْنَ إِذْنِهِ.(ضرب)

٣١ - هَزَمْنَا الْعَدُوَّ وَرَدَدْنَاهُ عَلَى عَقِبَيْهِ.(نصر)

٣٢ - تَعِبَ الْمُسَافِرُوْنَ فَحَطُّوْا رِحَالَهُمْ فِي وَاحَةٍ.(نصر)

---

(۱) یہ دو مفعول کو منصوب کرتا ہے۔ (۲) وجد،یجد دو مفعول کو منصوب کرتا ہے۔

(۳) یہ أخوات کان میں سے ہے، مبتدا کو مرفوع، خبر کو منصوب کرتا ہے، یہ استمرار (یعنی فعل کے جاری رہنے) کا فائدہ دیتا ہے: ظَلَّ زَيْدٌ قَائِمًا: زید کھڑا رہا۔

٣٣ـ جَرَرْتَ عَلَى نَفْسِكَ الْمَتَاعِبَ بِعِنَادِكَ.(نصر) ٣٤ـ أَمَا حَثَثْتَ ابْنَكَ عَلَى الالْتِحَاقِ بِمَدْرَسَةٍ دِيْنِيَّةٍ؟(نصر)

٣٥ـ هَبَّتِ الْعَوَاصِفُ وَقَلَعَتِ الْأَشْجَارَ.(نصر) ٣٦ـ ظَلَّ الضُّيُوْفُ جَالِسِيْنَ رَغْمَ غِيَابِ الْمُضِيْفِ.(فتح)

٣٧ـ خَصَّ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ مَنْ شَاءَ بِفَضْلِهِ.(نصر)

٣٨ـ قَرَّتْ عَيْنُ الْأُمِّ عِنْدَ مَارَجَعَ إِلَيْهَا ابْنُهَا الْمَفْقُوْدُ.(ضرب)

٣٩ـ مَا صَحَّ اسْتِخْدَامُكَ هٰذِهِ الْكَلِمَةَ فِي هٰذَا الْمَوْضِعِ.(ضرب)

٤٠ـ مَاضَرَّكَ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ إِلَّا بِإِذْنِ اللّٰهِ.(نصر)

٤١ـ وَدِدْتُ لَوْ أَنَّ لِي مِلْيُوْنَ رُوْبِيَّةٍ فَأُنْفِقَهَا عَلَى فُقَرَاءِ الْبَلَدِ.(سمع)

٤٢ـ شَتَّ اللّٰهُ شَمْلَ الْكُفَّارِ وَدَمَّرَهُمْ عَنْ آخِرِهِمْ. (دَمَّرَ، يُدَمِّرُ)(ضرب)

٤٣ـ اَلطُّلَّابُ ظَلُّوْا عَاكِفِيْنَ عَلَى كُتُبِهِمْ حَتَّى مُنْتَصَفِ اللَّيْلِ.(فتح)

٤٤ـ قَصَرْنَا شَعْرَنَا وَقَصَصْنَا أَظْفَارَنَا بَعْدَ الْخُرُوْجِ مِنَ الْإِحْرَامِ.(نصر)

٤٥ـ أَخَذْتُ الْكُتُبَ مِنْ مَكْتَبَةِ الْجَامِعَةِ وَرَدَدْتُهَا بَعْدَ أُسْبُوْعٍ.(نصر)

٤٦ـ عَزَّ عَلَى الشُّبَّانِ الْمُسْلِمِيْنَ فِي زَمَنِنَا الْتِزَامُ أَحْكَامِ الشَّرْعِ.(ضرب)

٤٧ـ عَذَّبَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ كَفَرَ بِآيَاتِهِ وَصَدَّ عَنْ سَبِيْلِهِ. (يُعَذِّبُ)(نصر)

٤٨ـ لِمَ خَرَجْتَ مِنْ حُجْرَةِ الدَّرْسِ؟ أَمَلِلْتَ مُحَاضَرَةَ الْأُسْتَاذِ؟(سمع)

٤٩ـ لِمَ مَدَدْتُمْ أَبْصَارَكُمْ إِلَى مَا عِنْدَ النَّاسِ مِنْ زِيْنَةِ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا؟(نصر)

٥٠ـ سَأَلَ الْبَخِيْلُ خَدَمَهُ: أَعَدَدْتُمُ النُّقُوْدَ وَرَدَدْتُمُوهَا إِلَى الْخَزَانَةِ؟(نصر)

٥١ـ مَا هَمَّ الطَّالِبَ إِلَّا الْحُصُوْلُ عَلَى دَرَجَاتٍ عَالِيَةٍ فِي الْإِمْتِحَانِ.(نصر)

٥٢ـ مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.(نصر)

٥٣ـ هَلَّا غَضَضْتُمُ النَّظَرَ عَنْ عُيُوْبِ الْآخَرِيْنَ وَنَظَرْتُمْ إِلَى عُيُوْبِ أَنْفُسِكُمْ! (نصر)

٥٤ـ عِنْدَمَا صَعِدَ الْخَطِيْبُ عَلَى الْمِنْبَرِ حَفَّتْ بِهِ الْعُيُوْنُ وَأَصْغَتْ [1] إِلَيْهِ الْآذَانُ.(سمع، ضرب)

٥٥ـ أَفْرَطَتْ نِسَاءُ الْقَرْيَةِ فِي الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ فَشَقَقْنَ جُيُوبَهُنَّ وَلَطَمْنَ خُدُوْدَهُنَّ.(أفرط، يفرط)(نصر)

(١) أَصْغَى يُصْغِي.

التمرین ۔ ۲

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجئے:

۱۔ میں حرام سے بچا۔
۲۔ جب تمھیں کوئی سلام کرے تو اس کا جواب دو۔
۳۔ ہمیں اس خبر میں شک ہے۔
۴۔ بچے برابر روتے رہے یہاں تک کہ انکی ماں لوٹ آئی۔
۵۔ گرانی کی مصیبت میں کمی ہوئی۔
۶۔ اس دردناک منظر سے کیا تمہارا دل نرم نہیں پڑا؟
۷۔ دوست کی غلطیوں کو نظر انداز کرو۔
۸۔ انکو مشترکہ مصلحتوں نے آپس میں جوڑا ہوا ہے۔
۹۔ اے زینب! تم نے اپنا سر کیوں ہلایا؟
۱۰۔ کیا زندگی دوستوں کے بغیر لذت والی ہوسکتی ہے؟
۱۱۔ کیا کوئی ہے جو باپ کی جگہ لے لے؟
۱۲۔ بے شک معزز شخص ایسے گھٹیا افعال سے بچتا ہے۔
۱۳۔ وقت بہت تیزی سے گزر رہا ہے۔
۱۴۔ بادشاہ نے اپنے خادموں سے کہا: قیدی کو رہا کردو۔
۱۵۔ اپنا خواب اپنے بھائیوں پر بیان کرو۔
۱۶۔ پردیسی کب سے اپنے وطن کے لئے ترس رہا ہے۔[۱]
۱۷۔ دوسروں کو تنگ کرنے سے رک جاؤ۔
۱۸۔ اے زید! اس پردیسی کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھاؤ۔
۱۹۔ اس کا پیر برف پر پھسلا پس وہ گر گیا۔
۲۰۔ اے عورتو! پاکدامن رہو اور بے پردگی سے رک جاؤ۔
۲۱۔ کیا میں نے تمھیں کتابیں لوٹا دی ہیں؟
۲۲۔ میں نے عائشہ سے کہا: کیا تم مجھے بیوقوف سمجھ رہی ہو؟
۲۳۔ تم لوگوں کو مشقت میں کیوں ڈالتے ہو؟
۲۴۔ خادمہ نے گاجر کے حلوے پر بادام کی ہوائیاں چھڑکیں۔
۲۵۔ کون ہے جو اللہ کی باڑ کا دفاع کرے گا؟
۲۶۔ میں نے روٹی کو ایک کپڑے میں لپیٹا اور سائل کو دے دیا۔
۲۷۔ ہم ان لوگوں کو بُروں میں شمار کرتے ہیں۔
۲۸۔ تم نے اس غریب عورت کے سلام کا جواب کیوں نہیں دیا؟[۲]۔
۲۹۔ دشمن نے مسلمانوں کے خلاف سازش کی۔
۳۰۔ بے شک اللہ تعالی سرکشوں کو انکی گمراہی میں ڈھیل دیتے ہیں۔
۳۱۔ ان علماء کی آراء بعض مسئلوں میں شاذ ہیں۔
۳۲۔ لڑکیوں کے لئے دینی مدرسے کھولنے کی سخت ضرورت ہے۔
۳۳۔ کیا تم نے اپنے صدقہ سے فقیر پر احسان کیا؟
۳۴۔ آجکل لوگوں کو صرف معیار زندگی بہتر بنانے کی فکر لاحق ہے۔
۳۵۔ آپ نے ہم پر احسان کیا اپنی توجہ دے کر۔
۳۶۔ ماؤں نے اپنے بیٹوں کو اللہ تعالی کے راستے میں نکلنے کی ترغیب دی۔

(۱) کب سے: طَالَمَا۔ (۲) کیوں نہیں: هلاّ۔

۳۷۔ تم فقراء پر اپنے مال میں کیوں بخل کرتے ہو؟ ۳۸۔ اے بادشاہ! بے شک آپ کا فضل قریب اور دور کے لئے عام ہے۔

۳۹۔ مجھ پر مدت کے بعد عیاں ہوا کہ میرا نوکر مجھ سے خیانت کرتا ہے۔

۴۰۔ کیا تم جانتے نہیں کہ انسان کو خطرے اور ہلاکتیں گھیرے ہوئے ہیں؟

۴۱۔ پاکستانی سپہ سالار نے ہندوستان کی مغربی سرحدوں پر کئی بار حملے کئے۔

۴۲۔ بے شک ان دونوں جرابوں پر مسح صحیح نہیں، کیونکہ یہ دونوں شفاف ہیں۔ [۱]

۴۳۔ اس کا داہنا ہاتھ شل ہو گیا ایک مرض کی وجہ سے جو اسے بچپن میں ہوا تھا۔

۴۴۔ میں نے اپنی بہن سے کہا: براہِ مہربانی میرے لئے وضو کا پانی انڈیلو۔

۴۵۔ بے شک یہ مزدور اپنی روزی کمانے کے لئے دن رات محنت کرتے ہیں۔

۴۶۔ میں نے زید سے کہا: مدرسے کے راستے میں میرے ہاں سے ہوتے جانا۔

۴۷۔ میں نے زینب سے کہا: بچے کے کپڑے چھوؤ اور دیکھو کیا یہ گیلے ہیں یا خشک۔

۴۸۔ میں نے اپنے بیٹوں سے کہا: اپنی نگاہیں نیچی کر لو اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو۔

۴۹۔ بے شک یہ میرے دل میں ایک مقام رکھتے ہیں، کیونکہ انہوں نے بارہا مجھ پر احسان کیا۔

۵۰۔ میں زندگی کی مشقتوں سے اکتا گیا پس میں اپنے نفس کو سکون پہنچانے کے لئے دیہات منتقل ہو گیا۔

التمرين ـ ٣

مندرجہ ذیل مضعف افعال مضارعہ سے افعال امر بنایئے پھر ان افعال امر کو قوسین میں دیئے ہوئے صیغوں میں لا کر جملوں میں استعمال کیجئے:

١ ـ يَعُدُّ	(مفرد مذكر)	٢ ـ يَكُدُّ	(جمع مذكر)
٣ ـ يَفِرُّ	(مفرد مذكر)	٤ ـ يَمَسُّ	(جمع مؤنث)
٥ ـ يَحُثُّ	(مفرد مذكر)	٦ ـ يَغُضُّ	(مفرد مذكر)
٧ ـ يَقُصُّ	(مفرد مؤنث)	٨ ـ يَرُدُّ	(جمع مذكر)

(۱) ان سے دکھائی دیتا ہے۔

٩ـ يَمُنُّ	(مفرد مذكر)	١٠ـ يَضُمُّ	(مثنى)
١١ـ يَمُرُّ	(مفرد مذكر)	١٢ـ يَرُشُّ	(جمع مذكر)
١٣ـ يَمُدُّ	(مفرد مذكر)	١٤ـ يَحُلُّ	(مفرد مؤنث)
١٥ـ يَهُزُّ	(جمع مؤنث)		

التمرين ـ ٤

مندرجہ ذیل آیات کریمہ سے مضعف افعال نکالئے اور انکا باب اور صیغہ بتایئے:

١ـ رُدُّوْهَا عَلَيَّ.

٢ـ إِنَّكُمْ لَتَمُرُّوْنَ عَلَيْهِمْ مُّصْبِحِيْنَ وَبِاللَّيْلِ.

٣ـ وَإِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا.

٤ـ قَالُوْا نَعْبُدُ أَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عَاكِفِيْنَ.

٥ـ فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ.

٦ـ إِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَاءُ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النَّاظِرِيْنَ.

٧ـ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَّتَبَّ.

٨ـ فَرَدَدْنَاهُ إِلَى أُمِّهِ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ.

٩ـ وَأَخَذَ بِرَأْسِ أَخِيهِ يَجُرُّهُ إِلَيْهِ.

١٠ـ أَنَّا صَبَبْنَا الْمَاءَ صَبًّا، ثُمَّ شَقَقْنَا الْأَرْضَ شَقًّا.

١١ـ فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِيْنَ.

١٢ـ أَنَحْنُ صَدَدْنَاكُمْ عَنِ الْهُدٰى بَعْدَ إِذْ جَاءَكُمْ.

١٣ـ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ.

١٤ـ وَيَخِرُّوْنَ لِلْأَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوعًا.

١٥ـ وَيَمُدُّهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ.

١٦ـ وَدَّتْ طَّائِفَةٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يُضِلُّوْنَكُمْ.

١٧ـ وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَى مُوْسٰى وَهَارُوْنَ.

١٨ـ وَهُزِّيْ إِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا.

١٩ـ يٰٓأَيُّهَا الْإِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ.

٢٠ـ قَالَ هِيَ عَصَايَ أَتَوَكَّأُ عَلَيْهَا وَأَهُشُّ بِهَا عَلَى غَنَمِي.

٢١ـ فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ.

٢٢ـ وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهِ مِنْ كِتَابٍ وَّلَا تَخُطُّهُ بِيَمِيْنِكَ.

٢٣ـ تَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ.

٢٤ـ أَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْماً نَّكَثُوْا أَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوا بِإِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ.

٢٥ـ فَفِرُّوْا إِلَى اللّٰهِ إِنِّي لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ.

معاني الكلمات

الأفعال

عربي	اردو	عربي	اردو
جَفَّ ـِ	خشک ہوگیا	كَفَّ ـُ	وہ کسی کام سے رکا
أَفْرَطَ، يُفْرِطُ	اس نے افراط سے کام لیا	هَشَّ ـُ، ـِ	اس نے جھاڑا
شَقَّ ـُ	اس نے پھاڑا	حَطَّ رِحلَه ـُ	اس نے اقامت کی (پڑاؤ ڈالا)
لَطَمَ ـِ	اس نے تھپڑ مارا	حَفَّ ـِ، ـُ	اس نے گھیرا
سَنَّ ـُ	اس نے (چھری) کو تیز کیا	أَصْغَى، يُصغِي	اس نے کان لگائے
سَلَّ ـُ	اس نے سونتا	دَمَّرَ، يُدَمِّرُ	اس نے ہلاک کیا
قَصَّ ـُ	اس نے کاٹا، بیان کیا	شَتَّ شملَه ـِ	اس نے انکا شیرازہ بکھیرا
عَزَّ ـِ	دشوار ہوا	غَضَّ ـُ	اس نے نگاہیں نیچی کیں
هَزَّ ـُ	اس نے حرکت دی	أَنَّ، يَئِنُّ	وہ درد ودکھ سے کراہا
بَثَّ ـُ	اس نے کھولا (راز)	رَشَّ ـُ	اس نے چھڑکا

اردو	عربي	اردو	عربي
شاذ ہوا	شَذَّ ـِ و ـُ	اس نے ڈھیل دی	مَدَّ ـُ
وہ شل ہوگیا	شَلَّ ـَ	شفاف ہوا	شَفَّ ـِ
اس نے بخل کیا	ضَنَّ ـِ	اس نے محنت کی	كَدَّ ـُ
اس نے سازش کی	دَسَّ ـُ	وہ عام ہوا	عَمَّ ـُ
وہ عیاں ہوا	عَنَّ ـُ و ـِ لـ	اس نے خیانت کی	غَشَّ ـُ
اس نے نظر انداز کیا	غَضَّ (الْبَصَرَ عن) ـُ	اسے فکر لاحق ہوئی	هَمَّهُ شيءٌ ـُ

اردو	عربي	اردو	عربي
وہ بچا	عَفَّ ـِ	لذت والا ہوا	لَذَّ ـَ
اس نے دفاع کیا	ذَبَّ ـُ	اس نے شمار کیا	عَدَّ ـُ
اس نے لپیٹا	لَفَّ ـُ	اس نے ترس کھایا	حَنَّ ـِ
اس نے رہا کیا	فَكَّ ـُ أَسْرَهُ		

الأسماء

عربي	اردو	عربي	اردو
بَائِدٌ ج س	ہلاک ہونے والا	عَقِبٌ ج أَعْقَابٌ	ایڑی
خُلَّان جمع خَلِيْل	ساتھی	جَرِيْحٌ ج جَرْحَى	زخمی
ثَكْلَى ج ثَوَاكِل	وہ ماں جس کا بچہ کھو جائے	وَاحَةٌ ج وَاحَاتٌ	نخلستان
دَنِيءٌ	گھٹیا		

الدرس السادس

المثال [1]

الأمثلة:

(ا)

١ الماضي: وَعَظَ الْوَاعِظُ موعِظَةً بَلِيغَةً وَجِلَتْ مِنْها الْقُلُوْبُ.

٢ـ المضارع: يَعِظُ الْأَبُ أَبْنَاءَهُ بِتَقوى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ.

٣ـ الأمر : قَالَ التِّلْمِيْذُ لِأُسْتَاذِهِ: عِظْنِي بِمَا يَنْفَعُنِي فِي حَيَاتِي الْمُسْتَقْبِلَةِ.

(ب)

٤ ـ الماضي : وَهَبَ اللّٰهُ تَعَالٰى سُلَيْمَانَ عليه السلام مُلْكًا عَظِيْمًا.

٥ـ المضارع : يَهَبُ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمَنْ يَّشَاءُ ذُرِّيَّةً صَالِحَةً.

٦ ـ الأمر : قَالَ تَعَالٰى عَلٰى لِسَانِ سَيِّدِنَا إِبْرَاهِيْمَ عليه السلام :رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِيْنَ.

(ج)

٧ـ الماضي: وَجِلَتْ قُلُوْبُ الْمُؤْمِنِيْنَ إِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

٨ـ المضارع: لا يَوْجَلُ الْمُؤْمِنُ مِنَ الْمَوْتِ.

٩ـ الأمر : خَطَبَنا الْوَاعِظُ فَقَالَ: اِيْجَلُوا مِنْ عَذَابِ رَبِّكُمْ.

(د)

١٠ ـ الماضي: يَقِظَ الْحَارِسُ عِنْدَمَا سَمِعَ خَشْخَشَةَ قَدَمِ السَّارِقِ.

١١ ـ المضارع: تَيْقَظُ الطُّيُورُ عَلٰى حَمْدِ الرَّبِّ تَعَالٰى وَتَسْبِيْحِهِ.

١٢ ـ الأمر: قَالَتِ الْأُمُّ لِوَلَدِهَا : اِيقَظْ وَاخْرُجْ لِلصَّلاةِ.

---

(۱) مثال اس لئے کہلاتا ہے کہ اس کے اکثر صیغے فعل صحیح کے ہم شکل ہوتے ہیں۔

شرح وتفصیل:

۱۔مثال واوی بھی ہوتا ہے: وَعَدَ ، وَھَبَ ، وَجِلَ ، وَزَنَ ، اور یائی بھی: یَقِظَ ، یَئِسَ ، یَنَعَ۔

۲۔مثال واوی کے بیشتر افعال ضرب سے تعلق رکھتے ہیں۔بعض افعال فتح سے آتے ہیں جیسے وَھَبَ یَھَبُ اور بعض باب فرح کے تحت بھی آتے ہیں جیسے وَجِلَ یَوْجَلُ۔

۳۔مثال واوی اگر باب ضرب یا باب فتح سے آئے تو مضارع میں اسکی فاء حذف ہوجاتی ہے: وَعَظَ یَعِظُ ، وَھَبَ یَھَبُ (یَعِظُ اصل میں یَوعِظ اور یَھَب یَوھَب تھا)۔اور اگر باب فرح سے آئے تو یہ واو برقرار رہتا ہے: وَجِلَ، یَوجَلُ وَسِخَ ،یَوسَخُ ، وَقِحَ ،یَوقَحُ۔

۴۔مثال کا فعل امر عِـلْ کے وزن پر آتا ہے یعنی مضارع کی طرح حرف فاء حذف ہوجاتا ہے اور عین پر باب کی حرکت ہوتی ہے۔وَعَظَ یَعِظُ کا امر عِظْ (بکسر العین) بنے گا اور وَھَبَ یَھَبُ کا ھَبْ بنے گا۔

۵۔اگر مثال واوی باب فرح سے ہوتو امر افعل ہی کے وزن پر ہوگا،لیکن اس کا واو یاء میں بدل جائے گا: وَجِلَ یَوْجَلُ کا فعل امر دراصل اِوْجَـلْ تھا۔صرف[1] کے ایک قاعدہ کے مطابق واو ساکنہ کسرہ کے بعد واقع ہونے کے سبب یاء میں تبدیل ہوگئی اور امر کا صیغہ اِیْجَلْ بن گیا۔

۶۔مثال یائی باب فرح سے بھی آتا ہے: یَقِظَ یَیْقَظُ ، یَبِسَ یَیْبَسُ، یَقِنَ یَیْقَنُ اور باب فتح سے بھی: یَفَعَ یَیْفَعُ ، یَتَمَ یَیْتَمُ ، یَسَرَ یَیْسَرُ اور باب ضرب سے بھی: یَنَعَ یَیْنِعُ۔

اس کے مضارع اور امر کے صیغوں میں فاء برقرار رہتا ہے۔امر چونکہ مضارع سے بنتا ہے اسلئے اس فاء کا برقرار رکھنا یا حذف کرنا مضارع کے مطابق ہوگا۔

قاعدہ نمبر ۳۲:

مثال وہ فعل ہے جس کا حرفِ فاء، واو یا یاء ہو، مثلا: وَھَـبَ۔مثال کے صیغے بالکل فعل صحیح سالم کی طرح بنتے ہیں، فرق صرف اتنا ہے کہ مثال واوی کے مضارع اور امر میں حرف فاء حذف ہو جاتا ہے: یَھَـبُ، ھَبْ اور مثال یائی میں برقرار رہتا ہے: یَیْقَظُ ، اِیْقَظْ

(۱) التعریف بعلم الصرف: صرف وہ علم ہے جس میں کلمہ کے حروف میں ردو بدل کر کے اس سے مختلف صیغے بنانے کا طریقہ بیان کیا جاتا ہے، گویا کہ علم صرف کی بحث کلمہ سے ہے جبکہ نحو کی بحث کلام سے ہے۔علم نحو میں کلمہ سے صرف اس وقت بحث کی جاتی ہے جب وہ کلام کا جزء بن کر آئے۔

جداول

المثال الواوي من باب ضرب

	المذكر الغائب		المؤنث الغائب	
الصيغ	الماضي	المضارع	الماضي	المضارع
المفرد	وَعَظَ	يَعِظُ	وَعَظَتْ	تَعِظُ
المثنى	وَعَظَا	يَعِظَانِ	وَعَظَتَا	تَعِظَانِ
الجمع	وَعَظُوْا	يَعِظُوْنَ	وَعَظْنَ	يَعِظْنَ

	المذكر المخاطب		المؤنث المخاطب	
الصيغ	الماضي	المضارع	الماضي	المضارع
المفرد	وَعَظْتَ	تَعِظُ	وَعَظْتِ	تَعِظِيْنَ
المثنى	وَعَظْتُمَا	تَعِظَانِ	وَعَظْتُمَا	تَعِظَانِ
الجمع	وَعَظْتُمْ	تَعِظُوْنَ	وَعَظْتُنَّ	تَعِظْنَ

المذكر المتكلم والمؤنث المتكلم		
الصيغ	الماضي	المضارع
المفرد	وَعَظْتُ	أَعِظُ
المثنى	وَعَظْنَا	نَعِظُ
الجمع	وَعَظْنَا	نَعِظُ

فعل الأمر		
الصيغ	المذكر	المؤنث
المفرد	عِظْ	عِظِي
المثنى	عِظَا	عِظَا
الجمع	عِظُوْا	عِظْنَ

المثال الواوي من باب فتح

	المذكر الغائب		المؤنث الغائب	
الصيغ	الماضي	المضارع	الماضي	المضارع
المفرد	وَهَبَ	يَهَبُ	وَهَبَتْ	تَهَبُ
المثنى	وَهَبَا	يَهَبَانِ	وَهَبَتَا	تَهَبَانِ
الجمع	وَهَبُوْا	يَهَبُوْنَ	وَهَبْنَ	يَهَبْنَ

	المذكر المخاطب		المؤنث المخاطب	
الصيغ	الماضي	المضارع	الماضي	المضارع
المفرد	وَهَبْتَ	تَهَبُ	وَهَبْتِ	تَهَبِيْنَ
المثنى	وَهَبْتُمَا	تَهَبَانِ	وَهَبْتُمَا	تَهَبَانِ
الجمع	وَهَبْتُمْ	تَهَبُوْنَ	وَهَبْتُنَّ	تَهَبْنَ

المذكر المتكلم والمؤنث المتكلم		
الصيغ	الماضي	المضارع
المفرد	وَهَبْتُ	أَهَبُ
المثنى	وَهَبْنَا	نَهَبُ
الجمع	وَهَبْنَا	نَهَبُ

فعل الأمر		
الصيغ	المذكر	المؤنث
المفرد	هَبْ	هَبِي
المثنى	هَبَا	هَبَا
الجمع	هَبُوْا	هَبْنَ

المثال الواوي من باب سمع

	المذكر الغائب		المؤنث الغائب	
الصيغ	الماضي	المضارع	الماضي	المضارع
المفرد	وَجِلَ	يَوْجَلُ	وَجِلَتْ	تَوْجَلُ
المثنى	وَجِلَا	يَوْجَلَانِ	وَجِلَتَا	تَوْجَلَانِ
الجمع	وَجِلُوْا	يَوْجَلُوْنَ	وَجِلْنَ	يَوْجَلْنَ

الصيغ	المذكر المخاطب		المؤنث المخاطب	
	الماضي	المضارع	الماضي	المضارع
المفرد	وَجِلْتَ	تَوْجَلُ	وَجِلْتِ	تَوْجَلِيْنَ
المثنى	وَجِلْتُمَا	تَوْجَلَانِ	وَجِلْتُمَا	تَوْجَلَانِ
الجمع	وَجِلْتُمْ	تَوْجَلُوْنَ	وَجِلْتُنَّ	تَوْجَلْنَ

الصيغ	المذكر المتكلم والمؤنث المتكلم	
	الماضي	المضارع
المفرد	وَجِلْتُ	أَوْجَلُ
المثنى	وَجِلْنَا	نَوْجَلُ
الجمع	وَجِلْنَا	نَوْجَلُ

الصيغ	فعل الأمر	
	المذكر	المؤنث
المفرد	اِيْجَلْ	اِيْجَلِيْ
المثنى	اِيْجَلَا	اِيْجَلَا
الجمع	اِيْجَلُوا	اِيْجَلْنَ

المثال اليائي من باب سمع

الصيغ	المذكر الغائب		المؤنث الغائب	
	الماضي	المضارع	الماضي	المضارع
المفرد	يَقِظَ	يَيْقَظُ	يَقِظَتْ	تَيْقَظُ
المثنى	يَقِظَا	يَيْقَظَانِ	يَقِظَتَا	تَيْقَظَانِ
الجمع	يَقِظُوْا	يَيْقَظُوْنَ	يَقِظْنَ	يَيْقَظْنَ

الصيغ	المذكر المخاطب		المؤنث المخاطب	
	الماضي	المضارع	الماضي	المضارع
المفرد	يَقِظْتَ	تَيْقَظُ	يَقِظْتِ	تَيْقَظِيْنَ
المثنى	يَقِظْتُمَا	تَيْقَظَانِ	يَقِظْتُمَا	تَيْقَظَانِ
الجمع	يَقِظْتُمْ	تَيْقَظُوْنَ	يَقِظْتُنَّ	تَيْقَظْنَ

المذكر المتكلم والمؤنث المتكلم		
الصيغ	الماضي	المضارع
المفرد	يَقِظْتُ	أَيْقَظُ
المثنى	يَقِظْنَا	نَيْقَظُ
الجمع	يَقِظْنَا	نَيْقَظُ

فعل الأمر		
الصيغ	المذكر	المؤنث
المفرد	ايْقَظْ	ايْقَظِي
المثنى	ايْقَظَا	ايْقَظَا
الجمع	ايْقَظُوْا	ايْقَظْنَ

التمرين ـ ۱

فعل کا باب دیکھ کر مضارع متعین کیجئے:

ضَرَبَ : وفد، وهم، وهن، وكز، وثب، وجد، وصل، وقف، ورد، وزر، وخز، وشم، وتر.

فَرِحَ: وسع، ولع، وقح.

فَتَحَ :وقع، ودع، وضع، وذر.

التمرين ـ ۲

مندرجہ ذیل جملوں میں سرخ افعال ماضیہ کو افعال مضارعہ میں تبدیل کیجئے:

١ ـ أمَا وَرِثْتُمْ مَالَ أَبِيْكُمْ؟

٢ ـ وُحِشَتِ الدُّوْرُ بَعْدَ ارْتِحَالِ سُكَّانِهَا عَنْهَا.

٣ ـ أ يَئِسْتُمْ مِنْ رَحْمَةِ رَبِّكُمْ؟

٤ ـ إنَّ شُبَّانَنَا الْيَوْمَ قَدْ وَلِعُوا بِالْحَضَارَةِ الْغَرْبِيَّةِ.

٥ ـ أ يَقِظْتَ عِنْدَ أَذَانِ الْفَجْرِ؟

٦ ـ الآبَاءُ وَدَعُوا أَبْنَاءَهُمْ يَتَصَرَّفُوْنَ كَيْفَ يَشَاءُوْنَ.

٧ ـ مَا وَزَرَتْ نَفْسٌ وِزْرَ أُخْرٰى.

٨ ـ سَأَلَ زَيْدٌ أَبْنَاءَهُ الصِّغَارَ: أَيْنَ وَضَعْتُمْ أَقْلَامِي؟

٩ ـ وَجِعَهُ رَأْسُهُ فَأَخَذَ إِجَازَةَ يَوْمٍ.

١٠ ـ إنَّ جَزَّارِي الْبَلَدِ وَزَنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ.

١١ ـ مَا وَجِلَ الْكَافِرُ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ.

١٢ ـ مَا جَبُنُوا وَمَا وَهَنُوا[1] وَلٰكِنْ ثَبَتُوا فِي وَجْهِ الْعَدُوِّ.

١٣ ـ أ يَقِنْتَ بِأَقَاوِيلِ هٰؤُلَاءِ الْجُهَّالِ؟

١٤ ـ وَصَلْنَا فِي سَاعَةٍ مُتَأَخِّرَةٍ وَوَجَدْنَا الْخَدَمَ نَائِمِينَ.

(۱) وهن باب ضرب سے ہے۔

١٥ـ يَقِظَتِ الْبَنَاتُ قُبَيْلَ أَذَانِ الْفَجْرِ.
١٦ـ وَدَعْتُ كُتُبِي عَلَى الْمَكْتَبِ وَخَرَجْتُ مِنَ الْفَصْلِ.
١٧ـ وَصَفَ الْجَدُّ لِأَحْفَادِهِ أَيَّامَ طُفُولَتِهِ.
١٨ـ جَاءَ طَالِبَا الْفَصْلِ الْأَوَّلِ إِلَى الْمُدِيْرِ فَوَقَفَا بَيْنَ يَدَيْهِ.
١٩ـ كَيْفَ وَجَدْتُنَّ تَقَالِيْدَ الْبَاكِسْتَانِيِّيْنَ؟
٢٠ـ أَوَكَزْتَ أَخَاكَ الصَّغِيرَ عَلَى وَجْهِهِ، وَكَسَرْتَ سِنَّهُ؟
٢١ـ هٰذِهِ الثِّمَارُ يَنَعَتْ فِي مُنْتَصَفِ الصَّيفِ.
٢٢ـ أَقْبَلَ[1] الْجُنُوْدُ فِي شَجَاعَةٍ وَ وَثَبُوا فِي صُفُوفِ الْأَعْدَاءِ.
٢٣ـ إِنَّ سَلِيمًا وَخَزَهُ ضَمِيرُهُ بِمَا فَعَلَ بِأَخِيْهِ.
٢٤ـ إِنَّ هٰذِهِ الْمَرْأَةَ قَدْ وَهَبَتْ دَارًا لَهَا لِأَحَدِ أَقَارِبِهَا الْفُقَرَاءِ.
٢٥ـ طَمْأَنَنِي[2] صَدِيْقَايَ وَوَعَدَانِي بِالْمُسَاعَدَةِ.
٢٦ـ إِنَّ أَهْلَ الْقَرْيَةِ كُلَّهُمْ وَرَدُوا النَّهْرَ وَمَلَؤُوا الْجِرَارَ بِالْمَاءِ.
٢٧ـ أَرَأَيْتَ النِّسَاءَ اللَّوَاتِي وَشَمْنَ وُجُوهَهُنَّ؟
٢٨ـ سَأَلَتِ الْمُعَلِّمَةُ الطَّالِبَاتِ: أَوَصَلْتُنَّ فِي الْوَقْتِ الْمُحَدَّدِ؟
٢٩ـ يَبِسَتِ الْأَرْضُ وَاصْفَرَّ[3] النَّبَاتُ لِقِلَّةِ الْمَطَرِ.
٣٠ـ وَثِقْتُمْ بِي وَاعْتَمَدتُّمْ[4] عَلَيَّ فِي كُلِّ شَأْنٍ مِّنْ شُؤُوْنِكُمْ.
٣١ـ إِنَّكِ وَقَفْتِ مَالَكِ وَنَفْسَكِ لِخِدْمَةِ الدِّيْنِ.
٣٢ـ اَلْأُمَّهَاتُ وَعَظْنَ بَنَاتِهِنَّ بِالْتِزَامِ الصِّدْقِ فِي الْأَحْوَالِ كُلِّهَا.
٣٣ـ أَتَسْتَعْبِدُونَ النَّاسَ وَقَدْ وَلَدَتْهُمْ أُمَّهَاتُهُمْ أَحْرَارًا؟
٣٤ـ قَالَ الْأَبُ لِابْنَيْهِ: قَدْ وَجَبَتْ عَلَيْكُمَا الصَّلَاةُ لِأَنَّكُمَا بَلَغْتُمَا.
٣٥ـ إِنَّ هٰؤُلَاءِ الرُّوَاةَ مُتَّهَمُوْنَ بِأَنَّهُمْ وَهَمُوا فِي كَثِيْرٍ مِّنَ الْأَحَادِيْثِ.
٣٦ـ خَتَمَ اللّٰهُ تَعَالَى عَلَى قُلُوْبِ الْكُفَّارِ وَ وَذَرَهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ.
٣٧ـ إِنَّ هٰؤُلَاءِ الْمُثَقَّفِيْنَ إِذَا سَأَلْتَهُمْ عَنْ فَرَائِضِ الْوُضُوءِ وَقَعُوا فِي حَيْرَةٍ.
٣٨ـ رَجَعَ الْفَتَيَانِ مِنْ كَشْمِيرَ وَوَصَفَا لِزُمَلَائِهِمَا مَنَاظِرَهَا الطَّبِيعِيَّةَ الْخَلَّابَةَ.
٣٩ـ إِحْتَاجَ[5] النَّاسُ إِلَى هٰذَا الْعَالِمِ الْكَبِيْرِ وَوَفَدُوا عَلَيْهِ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ وَصَوْبٍ.
٤٠ـ عَارَضَ[6] الْحُكَّامُ الدَّعْوَةَ فِي كَثِيرٍ مِّنَ الْأَقْطَارِ الْإِسْلَامِيَّةِ وَوَقَفُوا دُوْنَ نَشْرِ تَعَالِيْمِ الْإِسْلَامِ.

التمرين ـ ۳

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجئے:

۱۔ اگر لڑکا بدتمیز ہو جائے تو اسے مارو۔
۲۔ جب بچھو نے اسے ڈسا تو وہ درد کی شدت سے چلایا۔

(١) أَقْبَلَ يُقْبِلُ. (٢) طَمْأَنَ يُطَمْئِنُ. (٣) اصْفَرَّ يَصْفَرُّ (٤) اعْتَمَدَ يَعْتَمِدُ. (٥) احتَاجَ. يَحْتَاجُ. (٦) عَارَضَ يُعَارِضُ.

۳۔ وہ رحمی رشتے جوڑتے ہیں[۱]۔

۴۔ اللہ تعالٰی اپنے بندوں سے جنت کا وعدہ کرتے ہیں۔

۵۔ خالد کو شعر وشاعری سے بے حد لگاؤ ہے۔

۶۔ ہم نے نئی نسل کی تربیت کو اپنا نصب العین بنایا ہے۔

۷۔ ہم ان جھوٹوں پر اعتماد نہیں کریں گے۔

۸۔ اللہ تعالٰی جسے چاہتے ہیں علم وحکمت عطا فرماتے ہیں۔

۹۔ کیا آپ روزانہ اتنی دیر سے[۲] پہنچتے ہیں۔

۱۰۔ سلیم نے اپنے مدمقابل کو ایک گھونسا مار کر ہلاک کر دیا۔

۱۱۔ یہ کمرہ سو آدمیوں کے لئے کافی نہیں[۳]۔

۱۲۔ ڈاکو قافلے پر کود ے اور مسافروں کا مال لوٹ کر لے گئے۔

۱۳۔ بچھو کے کاٹنے کے بعد اسکی ٹانگ سوج گئی۔

۱۴۔ ان درختوں پر بہار کے موسم کے شروع میں پتے آتے ہیں۔

۱۵۔ میری خادمائیں ہر چیز اپنی جگہ پر رکھتی ہیں۔

۱۶۔ میں نے پھل بیچنے والے سے کہا: مجھے تین کلو سیب تول دو۔

۱۷۔ کیا آپ نئے مدیر کو ڈھیلا ڈھالا پاتے ہیں۔

۱۸۔ کیا آپ اپنے دوست کو محنت اور جدوجہد کی نصیحت نہیں کرتے؟

۱۹۔ وہ نہ کمزور پڑتے ہیں اور نہ مایوس ہوتے ہیں۔

۲۰۔ زید نے جنگل میں راستہ کھو دیا اور ڈاکوؤں کے ہاتھوں پکڑا گیا۔

۲۱۔ اے ظالم! کیا تمھارا ضمیر تمہیں ملامت نہیں کرتا؟

۲۲۔ کیا جب تم عذاب کی آیتیں سنتے ہو تو تمہارے دل نہیں ڈرتے؟

۲۳۔ وہ کہتا ہے مجھے چھوڑ دیجئے میں جو چاہوں کروں۔

۲۴۔ بے شک یہ سب بھائی اپنے چچا کی املاک کے وارث بنیں گے۔

۲۵۔ انھیں دوسروں پر نکتہ چینی کرنے کا بہت شوق ہے۔

۲۶۔ استاد نے شاگرد سے کہا: طوفانی سمندر میں ایک کشتی کا نقشہ کھینچو۔

۲۷۔ وہ آج نہیں آئی، کیونکہ اس کی ٹانگ دکھ رہی ہے۔

۲۸۔ آپ نے پچھلے ہفتے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ آپ میری امداد کریں گے۔

۲۹۔ تم سب پر مصیبت زدوں کی فریاد رسی واجب ہے۔

۳۰۔ کیا آپ اپنے بیٹوں کو بروں کی صحبت سے بچنے کی نصیحت نہیں کرتے؟

۳۱۔ سیاح وقتاً فوقتاً ہمارے ملک آتے ہیں اسکے آثار قدیمہ دیکھنے کے لئے۔

۳۲۔ منافق کی نشانی یہ ہے کہ جب وعدہ کرتا ہے تو اسکی خلاف ورزی کرتا ہے۔

۳۳۔ میں نے عائشہ سے کہا: مجھ سے وعدہ کرو کہ تم مشکل وقت میں میرا ساتھ دوگی۔

۳۴۔ والد نے دونوں بیٹوں سے کہا: تم فوراً نکل جاؤ مغرب سے کچھ پہلے پہنچ جاؤ گے[۴]۔

۳۵۔ کیا تم ان کے ساتھ صلہ رحمی نہیں کرتے جنھوں نے تمھارے ساتھ قطع رحمی کی ہے۔

۳۶۔ اللہ تعالٰی جسے چاہتے ہیں بیٹے عطا کرتے ہیں اور جسے چاہتے ہیں بیٹیاں دیتے ہیں۔

---

(۱) وَصَلَ الرَّحِمَ: رحمی رشتے جوڑنا۔ (۲) فِي هٰذِهِ السَّاعَةِ الْمُتَأَخِّرَةِ. (۳) اتنا بڑا نہیں کہ اس میں سو آدمی سما جائیں۔ (۴) کچھ پہلے: قُبَيْلَ۔

۳۷۔ میں آپ کو یہ سب کتابیں ہبہ کررہا ہوں شاید یہ طالبعلمی کے زمانہ میں آپکو نفع دیں۔

۳۸۔ٹیکسی کے ڈرائیور نے مسافروں سے کہا: یہاں کھڑے ہو جاؤ اور مجھے گاڑی ٹھیک کرنے دو۔

۳۹۔ ہمارے اسلاف صالحین نے اپنے تہذیب وتمدن کی بنیادیں دین حنیف کے مضبوط ستونوں پر رکھیں۔

۴۰۔خوشخبری ہے ان لوگوں کے لئے جنھوں نے اپنے مال اور اپنی جانیں اللہ کے دین کی سربلندی کے لئے دے دیں۔

التمرين ـ ٤

مندرجہ ذیل افعال مضارعہ سے افعال امر بنایئے اور انھیں قوسین میں دیئے ہوئے صیغوں میں لاکر جملوں میں استعمال کیجئے: (ہر طالبعلم الگ جملے بنائے)

١ ـ يَزِنُ (جمع مذكر) ٢ ـ يَقِفُ (مفرد مذكر)

٣ ـ يَضَعُ (مفرد مؤنث) ٤ ـ يَهَبُ (جمع مذكر)

٥ ـ يَصِلُ (مفرد مذكر) ٦ ـ يَذَرُ (مفرد مؤنث)

٧ ـ يَصِفُ (جمع مؤنث) ٨ ـ يَثِقُ (جمع مؤنث)

٩ ـ يَعِدُ (مثنى) ١٠ ـ يَعِظُ (جمع مذكر)

التمرين ـ ٥

مندرجہ ذیل آیات کریمہ میں مثال ثلاثی (ماضی رمضارع رامر) کی تعیین کیجئے اور اسکا صیغہ بتایئے:

١ ـ وَاللَّيْلِ وَمَا وَسَقَ. ٢ ـ إِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ.

٣ ـ سَنَسِمُهُ عَلَى الْخُرْطُومِ. ٤ ـ فَمَا كَانَ لِشُرَكَائِهِمْ فَلَا يَصِلُ إِلَى اللّٰهِ.

٥ ـ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ. ٦ ـ وَشَارِكْهُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ وَعِدْهُمْ.

٧ ـ وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَّسْئُولُونَ. ٨ ـ وَتَصِفُ أَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ أَنَّ لَهُمُ الْحُسْنٰى.

٩ ـ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ أُخْرٰى. ١٠ ـ وَتَذَرُونَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ أَزْوَاجِكُمْ.

١١ ـ أُولٰئِكَ يَئِسُوا مِنْ رَّحْمَتِي.

١٢ ـ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَاءُ إِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَاءُ الذُّكُورَ.

١٣ ـ وَزِنُوا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ.

١٤ ـ يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا.

١٥ ـ لَوْ كَانَ هٰؤُلَاءِ آلِهَةً مَّا وَرَدُوهَا.

١٦ ـ فَهَبْ لِي مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا يَّرِثُنِي وَيَرِثُ مِنْ آلِ يَعْقُوبَ.

١٧ ـ فَمَا وَهَنُوا لِمَا أَصَابَهُمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ.

١٨ ـ وَدَّ كَثِيرٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يَرُدُّونَكُمْ مِّنْ بَعْدِ إِيمَانِكُمْ كُفَّارًا.

١٩ ـ قَالُوا لَا تَوْجَلْ إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ عَلِيمٍ.

٢٠ ـ فَإِذَا انْسَلَخَ الْأَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ.

معاني الكلمات

الأفعال

عربي	اردو	عربي	اردو
وَصَفَ ـِ	اس نے بیان کیا	وَهَنَ، يَهِنُ	وہ کمزور وسست ہوا
وَثَبَ ـِ	اس نے چھلانگ لگائی	ثَبَتَ ـُ	وہ ثابت قدم رہا
وَفَدُوا ـِ (على)	وہ وفد بن کر آئے	وَشَمَ ـِ (الْوَشم)	گوندنا
وَزَرَ ـِ	اس نے بوجھ اٹھایا	وَكَزَ ـِ	اس نے مکا مارا
وَلِعَ، يَوْلَعُ وـِ	بہت زیادہ پسند کیا	وَرَدَ ـِ	وہ وارد ہوا، وہ آیا
اسْتَعْبَدَ، يَسْتَعْبِدُ	اس نے غلام بنایا	يَبِسَ، يَيْبَسُ	وہ خشک ہوا
وَذَرَ ـَ	اس نے چھوڑا	وَخَزَ ـِ	اس نے چبھایا، وہ چبھا
عَمَهَ وعَمِهَ ـَ	وہ گمراہی میں بھٹکا	يَنَعَ، يَيْنَعُ	(پھل) پک گیا
جَبُنَ ـُ	وہ بزدل ہوا	وَجِلَ، يَوْجَلُ	وہ ڈرا

اردو	عربي	اردو	عربي
اس نے اسکی مالی امداد کی	أَمَدَّهُ بِالْمَالِ	اس نے لوٹ مار کی	نَهَبَ ـَ
اس نے نقشہ کھینچا	وَصَفَ ـِ	اس نے کسی چیز کواپنا نصب العین بنایا	وَضَعَ نَصْبَ عَيْنِهِ ـَ

اردو	عربي	اردو	عربي
وہ گر پڑا (جا پڑا)	وَقَعَ ـَ	وہ بدتمیز ہو گیا	وَقِحَ، يَوْقَحُ / وَقُحَ، يَوْقُحُ
اس کو دکھ ہوا	وَجِعَ، يَوْجَعُ	سوج گیا	وَرِمَ ـِ
وہ چمکا	وَمَضَ ـِ	درخت پر پتے آ گئے	وَرَقَ ـِ (الشَّجَرُ)
اس نے ڈسا	وَكَعَ ـَ	وسیع ہو گیا، کافی رہا	وَسِعَ ـَ

الأسماء

عربي	اردو	عربي	اردو
حَفِيْدٌ ج أَحْفَادٌ	پوتا یا نواسہ	قُطْرٌ ج أَقْطَارٌ	ملک، جانب
حَدَبٌ	زمین کی اونچی جگہ	حُرٌّ ج أَحْرَارٌ	آزاد
صَوْبٌ	جانب		

اردو	عربي	اردو	عربي
ڈھیلا ڈھالا	مُتَسَاهِلٌ	خوشخبری	طُوْبَى لِ
مدمقابل	خَصْمٌ ج أَخْصَامٌ	بہار کے شروع کے دن	إِبَّانُ الرَّبِيْعِ
فریادرسی کرنا	إِغَاثَةٌ	بنیادیں	أَصْلٌ ج أُصُوْلٌ
مصیبت زدہ	مَلْهُوفٌ ج س	مضبوط ستون	أَسَاسٌ مَتِيْنٌ
نئی نسل	النَّشْءُ الْجَدِيْدُ	وقتاً فوقتاً	الْفَيْنَةَ بَعْدَ الْفَيْنَةِ

الدرس السابع

الأجوف

الأمثلة:

(ا)

أَجْوَف وَاوِي من باب نَصَر

١ ـ الماضي: قُمْتُ بِوَاجِبِيْ عَلى أَحْسَنِ وَجْهٍ. (قام)

٢ ـ المضارع: هَلَّا يَقُوْمُ عُلَمَاءُ الدِّيْنِ بِإِصْلَاحِ الْمُجْتَمَعِ.

٣ ـ الأمر: قَالَ الْأَبُ لِابْنِهِ: قُمْ بِمَسْئُوْلِيَتِكَ تُجَاهَ إِخْوَتِكَ الصِّغَارِ.

(ب)

أَجْوَف وَاوِي مِن بَاب فَرِح

٤ ـ الماضي: خِفْنَا العَاصِفَةَ اللَّيْلَةَ الْمَاضِيَةَ. (خَافَ)

٥ ـ المضارع: أَلَا تَخَافُوْنَ مِنَ الْقِيَامِ بَيْنَ يَدَيْ رَبِّكُمْ.

٦ ـ الأمر: خَفْ عَلى نَفْسِكَ النِّفَاقَ أَيُّهَا الْكَاذِبُ!

(ج)

أَجْوَف يَائِي مِنْ بَاب ضَرَبَ

٧ ـ الماضي: لَوْ سِرْتَ عَلى شَاطِئِ النَّهرِ فِي لَيْلَةٍ مُقْمِرَةٍ لَأَعْجَبَكَ مَنْظَرُهُ. (سَارَ)

٨ ـ المضارع: لَيْتَ الْمُسْلِمِيْنَ يَسِيرُوْنَ عَلى مِنْوَالِ أَسْلَافِهِمُ الصَّالِحِيْنَ.

٩ ـ الأمر: قال تعالى: سِيْرُوا فِي الأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ.

شرح وتفصیل:

اجوف کی تعریف گزر چکی ہے، یہ واوی بھی ہوتا ہے: قَامَ، زَارَ، عَادَ، قَالَ اور یائی بھی: سَارَ، بَاعَ، خَاطَ، عَاشَ۔

اجوف واوی باب نصر سے بھی آتا ہے: قَامَ يَقُوْمُ، زَارَ يَزُوْرُ، عَادَ يَعُوْدُ اور باب فرح سے بھی: خَافَ يَخَافُ، نَامَ يَنَامُ.

الماضي:

اجوف واوی کا الف واو سے بدلا ہوا ہے۔ یہ دراصل قَوَمَ تھا۔ صَرف کے قاعدے کے تحت واو حرفِ مفتوح کے بعد واقع ہونے کے سبب الف میں بدل گیا۔ اسی طرح خَافَ دراصل خَوِفَ تھا، واو الف میں تبدیل ہوگیا۔ جب اجوف واوی کا اسناد ضمائر رفع متحرکہ کی طرف ہوتا ہے تو اسکا واو محذوف ہوجاتا ہے اور اس واو محذوفہ پر دلالت کرنے کے لئے حرف فاء کو ضمہ دے دیا جاتا ہے: قُمْتُ،[1] زُرْتَ، عُدْنَا۔

اجوف واوی اگر باب فرح سے ہو تو اسی طرح ضمائر رفع متحرکہ کی طرف اسناد کرتے وقت اسکا واو حذف کرلیا جاتا ہے، البتہ حرف فاء کو ضمہ کے بجائے کسرہ دیا جاتا ہے، یہ کسرہ واو محذوفہ پر نہیں بلکہ واو محذوفہ کی حرکت پر دلالت کرتا ہے: خِفْنا، نِمتُ۔

اجوف یائی اکثر باب ضرب سے آتا ہے: سار يَسِيرُ، باع يَبِيعُ، خاط يَخِيطُ ۔ کبھی باب فرح سے بھی آجاتا ہے: نال يَنال، غار يَغارُ، حار يَحارُ۔ (سار دراصل سَيَرَ تھا، صَرف کے قاعدے کے تحت یاء حرف مفتوح کے بعد واقع ہونے کے سبب الف میں تبدیل ہوگئی)۔

اجوف واوی کی طرح جب اجوف یائی کا اسناد ضمائر رفع متحرکہ کی طرف ہوتا ہے تو اسکی یاء حذف ہوجاتی ہے اور یاء محذوفہ پر دلالت کے لئے حرف فاء کو کسرہ دے دیا جاتا ہے: سِرْتُ، بِعْنا، خِطْنا۔

اجوف یائی اگر باب فَرِحَ سے آئے تو ضمائر رفع متحرکہ کی طرف اسناد کرتے وقت اسکے ماضی کی یاء حذف ہوجائے گی اور حرف فاء کو کسرہ دے دیا جائے گا، یہ کسرہ یاء محذوفہ پر نہیں، بلکہ یاء محذوفہ کی حرکت پر دلالت کرتا ہے۔

---

(۱) قُمتُ دراصل قَوَمْتُ تھا، نَصَرتُ کے وزن پر، واو فتحہ کے بعد واقع ہونے کے سبب الف میں بدل گیا، قَامْتُ بن گیا، الف اور میم دو ساکن حروف جمع ہوگئے، اجتماع ساکنین سے بچنے کے لئے الف کو حذف کردیا تو قَمْتُ بن گیا قاف کو واو محذوفہ پر دلالت کیلئے ضمہ دے دیا گیا، قُمتُ بن گیا۔

المضارع:

اجوف واوی کے مضارع کے تمام صیغوں میں واو برقرار رہتا ہے، نون النسوۃ کے دوصیغوں کے علاوہ، جن میں واو حذف ہوجاتا ہے: یَقُمْنَ، تَعُدْنَ، یَخَفْنَ، یَنَمْنَ ۔اسی طرح اجوف یائی کے تمام صیغوں میں یاء برقرار رہتی ہے: یَسِیرُ، تَبِیعُونَ، تَخِیطِینَ، نون النسوۃ کے دوصیغوں کے علاوہ: یَسِرْنَ، تَبِعْنَ، تَخِطْنَ، تَنَلْنَ۔

الأمر:

فعل مضارع یَقُوْمُ سے امر قُمْ بنتا ہے۔ یہ فعل چونکہ باب نصر سے ہے، لہذا اسکا امر قاعدے کے اعتبار سے اُنْصُرْ کے وزن پر اُقْوُمْ تھا۔ واو کی حرکت حرف صحیح ساکن قاف کو دے دی گئی تو اُقُوْمْ بن گیا۔ التقاء الساکنین سے بچنے کے لئے واو کو حذف کردیا گیا، اُقُمْ بن گیا، ھمزۃ الوصل سے استغناء کیا جاسکتا ہے پس اسکے حذف کرنے کے بعد قُمْ رہ گیا۔ جب امر اجوف واوی یا یائی کا اسناد ضمائر رفع ساکنہ کی طرف ہوتا ہے (ألف الاثنین، واو الجماعۃ، یاء المخاطبۃ) تو حرف علت (واو یایاء) برقرار رہتا ہے: سِیْرُوا، بِیْعَا، خِیْطِي، نَامِي، خَافُوا۔ جب امر اجوف واوی یا یائی کا اسناد نون النسوۃ کی طرف ہوتا ہے تو حرف علت (اجوف واوی کا واو اور یائی کا یاء) حذف کردیا جاتا ہے: قُمْنَ، خَفْنَ، نَمْنَ۔

جداول

الأجوف من باب نصر

الصیغ	المذکر الغائب: الماضي	المذکر الغائب: المضارع	المؤنث الغائب: الماضي	المؤنث الغائب: المضارع
المفرد	قَامَ	یَقُوْمُ	قَامَتْ	تَقُوْمُ
المثنی	قَامَا	یَقُوْمَانِ	قَامَتَا	تَقُوْمَانِ
الجمع	قَامُوْا	یَقُوْمُوْنَ	قُمْنَ	یَقُمْنَ

المذكر المخاطب			المؤنث المخاطب	
الصيغ	الماضي	المضارع	الماضي	المضارع
المفرد	قُمْتَ	تَقُوْمُ	قُمْتِ	تَقُوْمِيْنَ
المثنى	قُمْتُمَا	تَقُوْمَانِ	قُمْتُمَا	تَقُوْمَانِ
الجمع	قُمْتُمْ	تَقُوْمُوْنَ	قُمْتُنَّ	تَقُمْنَ

المذكر المتكلم والمؤنث المتكلم		
الصيغ	الماضي	المضارع
المفرد	قُمْتُ	أَقُوْمُ
المثنى	قُمْنَا	نَقُوْمُ
الجمع	قُمْنَا	نَقُوْمُ

الأجوف من باب ضرب

المذكر الغائب			المؤنث الغائب	
الصيغ	الماضي	المضارع	الماضي	المضارع
المفرد	سَارَ	يَسِيْرُ	سَارَتْ	تَسِيْرُ
المثنى	سَارَا	يَسِيْرَانِ	سَارَتَا	تَسِيْرَانِ
الجمع	سَارُوْا	يَسِيْرُوْنَ	سِرْنَ	يَسِرْنَ

	المذكر المخاطب		المؤنث المخاطب	
الصيغ	الماضي	المضارع	الماضي	المضارع
المفرد	سِرْتَ	تَسِيْرُ	سِرْتِ	تَسِيْرِيْنَ
المثنى	سِرْتُمَا	تَسِيْرَانِ	سِرْتُمَا	تَسِيْرَانِ
الجمع	سِرْتُمْ	تَسِيْرُوْنَ	سِرْتُنَّ	تَسِرْنَ

	المذكر المتكلم والمؤنث المتكلم	
الصيغ	الماضي	المضارع
المفرد	سِرْتُ	أَسِيْرُ
المثنى	سِرْنَا	نَسِيْرُ
الجمع	سِرْنَا	نَسِيْرُ

	فعل الأمر من باب نصر وضرب	
الصيغ	المذكر	المؤنث
المفرد	قُمْ، سِرْ	قُوْمِي، سِيْرِي
المثنى	قُوْمَا، سِيْرَا	قُوْمَا، سِيْرَا
الجمع	قُوْمُوْا، سِيْرُوْا	قُمْنَ، سِرْنَ

الأجوف من باب فرح

الصيغ	المذكر الغائب		المؤنث الغائب	
	الماضي	المضارع	الماضي	المضارع
المفرد	خَافَ	يَخَافُ	خَافَتْ	تَخَافُ
المثنى	خَافَا	يَخَافَانِ	خَافَتَا	تَخَافَانِ
الجمع	خَافُوْا	يَخَافُوْنَ	خِفْنَ	يَخَفْنَ

الصيغ	المذكر المخاطب		المؤنث المخاطب	
	الماضي	المضارع	الماضي	المضارع
المفرد	خِفْتَ	تَخَافُ	خِفْتِ	تَخَافِيْنَ
المثنى	خِفْتُمَا	تَخَافَانِ	خِفْتُمَا	تَخَافَانِ
الجمع	خِفْتُمْ	تَخَافُوْنَ	خِفْتُنَّ	تَخَفْنَ

الصيغ	المذكر المتكلم والمؤنث المتكلم	
	الماضي	المضارع
المفرد	خِفْتُ	أَخَافُ
المثنى	خِفْنَا	نَخَافُ
الجمع	خِفْنَا	نَخَافُ

فعل الأمر		
الصيغ	المذكر	المؤنث
المفرد	خَفْ	خَافِي
المثنى	خَافَا	خَافَا
الجمع	خَافُوْا	خَفْنَ

قاعدہ نمبر۳۳:

۱۔ اجوف وہ فعل ہے جس کا حرف عین واو یا یاء ہو: قَالَ، بَاعَ ۔ اجوف کے ماضی میں حرف علت، واو یا فاء (یعنی حرف عین) الف میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ یہ الف غائب کے تمام صیغوں میں برقرار رہتا ہے سوائے جمع مؤنث کے۔ جبکہ جمع مؤنث کے دونوں صیغوں میں، اور مخاطب اور متکلم کے تمام صیغوں میں الف حذف ہو جاتا ہے، اور حرف فاء کو عین کے مناسب حرکت دے دی جاتی ہے۔ اجوف واوی کے حرف فاء پر ضمہ اور اجوف یائی کے حرف فاء پر کسرہ آتا ہے۔

۲۔ اجوف کے مضارع میں الف دوبارہ واو یا یاء میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ یہ تبدیلی تمام صیغوں میں واقع ہوتی ہے، جمع مؤنث کے دو صیغوں کے علاوہ جن میں حرف عین حذف ہو جاتا ہے اور حرف فاء کو عین محذوفہ کی مناسبت سے حرکت دے دی جاتی ہے۔

۳۔ اجوف کے امر میں، مفرد مذکر اور جمع مؤنث کے صیغوں میں حرف عین حذف ہو جاتا ہے اور فاء کو اس کے مناسب حرکت دے دی جاتی ہے (قُلْ، بِعْ، قُلْنَ)، باقی تمام صیغوں میں واو یا یاء برقرار رہتے ہیں (قُوْلُوْا، بِيْعُوْا)۔

التمرين ۔ ۱

مندرجہ ذیل جملوں میں سرخ افعال ماضیہ کو افعال مضارعہ میں تبدیل کیجئے:

نموذج: ۱ ۔ صُمْتُ النَّهَارَ وَقُمْتُ اللَّيْلَ:　　أَصُوْمُ النَّهَارَ وَأَقُوْمُ اللَّيْلَ.

٢ـ أَ نِمْتِ مُبَكِّرَةً؟

٣ـ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَطُفْتُ بِالْكَعْبَةِ.

٤ـ وَيْلٌ لِّمَنْ خَانَ قَوْمَهُ!

٥ـ هٰؤُلَاءِ الْفَتَيَاتُ خِطْنَ مَلَابِسَهُنَّ بِأَنْفُسِهِنَّ.

٦ـ هَلَّا صُنْتُمْ أَعْرَاضَكُمْ!

٧ـ هَلَّا صُمْتِ التِّسْعَ الْأَوَائِلَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ!

٨ـ لَيْتَكُنَّ قُلْتُنَّ كَلِمَةَ الْحَقِّ.

٩ـ بِعْنَا بَيْتَنَا الْقَدِيْمَ وَانْتَقَلْنَا إِلٰى مِنْطَقَةٍ جَدِيْدَةٍ.

١٠ـ سَادَتِ الْبِلَادَ فَوْضٰى تَامَّةٌ.

١١ـ إِذَا سَمِعُوا الْقُرْآنَ فَاضَتْ أَعْيُنُهُمْ مِنَ الدَّمْعِ.

١٢ـ أَ تُبْتُنَّ إِلَى اللّٰهِ أَيَّتُهَا النِّسَاءُ؟

١٣ـ لَقَدْ خَابَ الْخَوَنَةُ وَبَاءَتْ مَسَاعِيْهِمْ بِالْفَشَلِ.

١٤ـ أَ مَا عُدْتُّمْ أَخَاكُمُ الْمَرِيْضَ؟

١٥ـ سَأَلْتُ الْمُمَرِّضَةَ: أَ قِسْتِ دَرَجَةَ حَرَارَةِ الطِّفْلِ؟

١٦ـ لِمَ خُضْتُمْ فِي مَا لَا يَعْنِيْكُمْ؟

١٧ـ سَمِعْتُ أَنَّكُنَّ نِلْتُنَّ دَرَجَاتٍ عَالِيَةً فِي الْاِخْتِبَارِ.

١٨ـ زَادَتْكُمْ مُحَاضَرَةُ الْأُسْتَاذِ عِلْمًا.

١٩ـ لَقَدْ قُمْتُمْ بِوَاجِبِ الدَّعْوَةِ إِلَى اللّٰهِ أَحْسَنَ قِيَامٍ.

٢٠ـ عُذْنَا بِاللّٰهِ مِنْ وَسَاوِسِ الشَّيْطَانِ.

٢١ـ طَارَ قَلْبِي فَرَحًا عِنْدَمَا سَمِعْتُ نَتِيْجَةَ الْاِمْتِحَانِ.

٢٢ـ إِنَّ زَيْنَبَ فَاقَتْ زَمِيْلَاتِهَا بِمَرَاحِلَ.

٢٣ـ إِنَّ هٰؤُلَاءِ عَادُوا إِلٰى وَطَنِهِمْ بَعْدَ غِيَابٍ طَوِيْلٍ.

٢٤ـ أَ زُرْتِ الْأَهْرَامَ أَثْنَاءَ إِقَامَتِكِ بِمِصْرَ؟

٢٥ـ حَلَّ عَذَابُ اللّٰهِ بِالْكُفَّارِ وَذَاقُوْا وَبَالَ أَمْرِهِمْ.

٢٦ـ مَا طَابَ لِي الْعَيْشُ بِدُوْنِ الْأَخِلَّاءِ.

٢٧ـ شَادَ الْمَلِكُ لِنَفْسِهِ قَصْرًا شَامِخًا عَلٰى شَاطِئِ النَّهْرِ.

٢٨ـ إِنَّمَا غِبْتُ مِنَ الْمَدْرَسَةِ يَوْمًا وَاحِدًا.

٢٩ـ عَادَتِ الطُّيُوْرُ إِلٰى أَعْشَاشِهَا قُبَيْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ.

٣٠ـ أَ نِمْتُنَّ بَعْدَ مُنْتَصَفِ اللَّيْلِ يَا أَخَوَاتِي؟

٣١ـ هُمَا عَالِمَانِ كَبِيْرَانِ قَدْ ذَاعَ صِيْتُهُمَا فِي الْآفَاقِ.

٣٢ـ لَقَدْ غَاضَتْ مِيَاهُ الْأَنْهَارِ لِقِلَّةِ الْمَطَرِ.

٣٣ـ مَا سَاغَ لِي طَعَامٌ وَلَا شَرَابٌ بَعْدَ سَمَاعِ هٰذَا الْخَبَرِ.

٣٤ـ خِلْتُ السَّرْوَ عِفْرِيْتًا فِي ظَلَامِ اللَّيْلِ.

٣٥ـ لَقَدْ غَاظَنِي مَا وَجَدْتُ عِنْدَهُنَّ مِنَ الْبُرُوْدَةِ وَالْجَفَاءِ.

٣٦ـ مِنْ أَيْنَ أَخَذْتَ الْأَحَادِيْثَ الَّتِي سُقْتَهَا؟

٣٧ـ شَاعَتِ الْفَوَاحِشُ فِي الْمُجْتَمَعِ بِسَبَبِ سُفُورِ النِّسَاءِ.

٣٨ـ لَيْتَكِ جُدْتِ بِمَالِكِ عَلٰى ذَوِيْ قَرَابَتِكِ.

٣٩ـ سَارَ الْجَمَلُ فِي الصَّحْرَاءِ أَيَّامًا عَدِيْدَةً بِلَا مَاءٍ وَعَلَفٍ.

٤٠ـ قُلْنَا لِلصَّيَّادِيْنَ هَلَّا صِدْتُّمْ حِمَارًا وَحْشِيًّا!

٤١ـ زَارَ إِخْوَتِي حَدِيْقَةَ الْحَيَوَانَاتِ فِي عُطْلَةِ آخِرِ الْأُسْبُوعِ.

٤٢ـ سَأَلْتُ الصَّائِغَ: أَ صُغْتَ هٰذَا الْخَاتَمَ مِنَ الذَّهَبِ الْخَالِصِ؟

۴۳ ـ وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ الَّذِيْنَ إِذَا وَزَنُوْا النَّاسَ أَوْ كَالُوهُمْ يُخْسِرُوْنَ.

۴۴ ـ قَالَ الْأَبُ لابْنِهِ مُوَبِّخًا: "لِمَ مِلْتَ إِلَى صَدَاقَةِ مَنْ لا دِيْنَ لَهُ"؟

۴۵ ـ إِنَّ فِي قَصَصِ الْأُمَمِ الْمُعَذَّبَةِ لَعِبْرَةً لِمَنْ خَافَ عَذَابَ الْآخِرَةِ.

۴۶ ـ حَاوَلْتُ (۱) إِقْنَاعَهُ لٰكِنَّهُ لَمَّا أَصَرَّ (۲) عَلٰى مَوْقِفِهِ ضِقْتُ مِنْهُ ذَرْعًا (۳) وَتَرَكْتُهُ

۴۷ ـ مَا دَخَلَ الرِّفْقُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ وَمَا دَخَلَ الْعُنْفُ فِي شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ.

۴۸ ـ أَخْبَرَنَا أَهْلُ الْقَرْيَةِ أَنَّ جَمَاعَةً مِّنَ اللُّصُوْصِ قَدْ لَاذُوا بِغَارٍ فِي هٰذَا الْجَبَلِ.

۴۹ ـ تَحَسَّنَتِ الْأَحْوَالُ فِي زَمَنِ الْخَلِيْفَةِ الْعَادِلِ وَعَاشَ النَّاسُ عَلٰى مُسْتَوًى لَائِقٍ.

۵۰ ـ تَعَطَّلَتْ حَافِلَةُ الْمَدْرَسَةِ فِي الطَّرِيْقِ، فَالطُّلَّابُ جَاؤُوْا إِلَى الْمَدْرَسَةِ مَشْيًا عَلَى الْأَقْدَامِ.

التمرين ـ ۲

مندرجہ ذیل جملے بعض افعال ناقصہ پر مشتمل ہیں جن میں سے "كان" اور "ليس" کا بیان الجزء الأول میں گزر چکا ہے۔ یہ تمام افعال مبتدا کو مرفوع اور خبر کو منصوب کرتے ہیں، یہاں صرف وہ افعال ناقصہ آئیں گے جو صرف کے اعتبار سے اجوف ہیں:

الأمثلة:

المضارع	الماضي
يَكُوْنُ : يَكُوْنُ زَيْدٌ غَائِبًا طِوَالَ الْأُسْبُوْعِ.	۱ ـ كَانَ: كَانَ زَيْدٌ غَائِبًا طِوَالَ الْأُسْبُوْعِ.
يَبِيْتُ: يَبِيْتُ الْمَرِيْضُ مُتَأَلِّمًا. (مریض تکلیف میں رات گزارتا ہے)۔	۲ ـ بَاتَ: بَاتَ الْمَرِيْضُ مُتَأَلِّمًا. (مریض نے تکلیف میں رات گزاری)۔
يَصِيْرُ: يَصِيْرُ ابْنِي عَالِمًا. (میرا بیٹا عالم بنے گا)۔	۳ ـ صَارَ: صَارَ ابْنِي عَالِمًا. (میرا بیٹا عالم بنا)۔
ما دام: صرف ماضی میں ناقص استعمال ہوتا ہے۔	۴ ـ مَا دَامَ: لَا نَخْرُجُ مَا دَامَ الْمَطَرُ هَاطِلًا. (جب تک موسلا دھار بارش ہوتی رہے گی ہم نہیں نکلیں گے)۔

(۱) حَاوَلَ: يُحَاوِلُ (۲) أَصَرَّ: يُصِرُّ (۳) ضَاقَ مِنْهُ ذَرْعًا: وہ اس سے اکتا گیا۔

۵۔ مَا زَالَ: مَا زَالَ زَيْدٌ طَالِبًا. (زید ابھی تک طالبعلم ہے)۔ لَا يَزَالُ: لَا يَزَالُ زَيْدٌ طَالِبًا. (زید ابھی تک طالبعلم ہے یا رہے گا)

مندرجہ ذیل افعال ناقصہ کو مضارع میں تبدیل کیجیے:

١۔ أَ صِرْتُنَّ عَالِمَاتٍ؟

٢۔ إِخْتَلَفَ النَّاسُ وَمَا زَالُوْا مُخْتَلِفِيْنَ.

٣۔ الْعُمَّالُ بَاتُوْا تَعِبِيْنَ.

٤۔ أَ بِتُّنَّ عِنْدَ خَالَتِكُنَّ اللَّيْلَةَ الْمَاضِيَةَ؟

٥۔ بَاتَتِ الْمَصَابِيْحُ مُتَّقِدَةً.

٦۔ أَ كُنْتِ فِي الْفَصْلِ فِي الْحِصَّةِ الْأُوْلٰى؟

٧۔ صَارَ الْعَدُوُّ صَدِيْقًا حَمِيْمًا.

٨۔ فُجَّارُ الْبِلَادِ صَارُوْا أَبْرَارًا بِبَرَكَةِ الدَّعْوَةِ.

٩۔ صِرْنَا خَائِفِيْنَ مِنَ الْعَاصِفَةِ.

١٠۔ زَمِيْلَاتِي كُنَّ جَالِسَاتٍ فِي فِنَاءِ الْمَدْرَسَةِ.

١١۔ الصَّدِيْقَانِ مَا زَالَا مُتَحَابَّيْنِ.

١٢۔ صَارَ الْأَغْنِيَاءُ فُقَرَاءَ بِسَبَبِ الْغَلَاءِ الْفَاحِشِ.

١٣۔ مَا زَالَتِ السَّمَاءُ مُلَبَّدَةً بِالْغُيُوْمِ.

١٤۔ أَ كُنْتُنَّ مَسْرُوْرَاتٍ بِسَمَاعِ نَتِيْجَةِ الْإِمْتِحَانِ؟

١٥۔ لَقَدْ صِرْنَا عَلٰى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ.

١٦۔ لَقَدْ تَحَسَّنَ حَالُ الْمَرِيْضِ وَلٰكِنَّهُ مَا زَالَ ضَعِيْفًا.

١٧۔ الصَّدِيْقَاتُ مَا زِلْنَ مُخْلِصَاتٍ.

١٨۔ بَاتَ الدُّخَانُ مُتَصَاعِدًا فَوْقَ سُطُوْحِ بُيُوْتِ الْقَرْيَةِ.

١٩۔ مَا زِلْتُ قَلِقَةً عَلَى ابْنِي الْمَرِيْضِ.

٢٠۔ الطُّلَّابُ كَانُوْا مُصْطَفِّيْنَ أَمَامَ بَوَّابَةِ الْمَدْرَسَةِ قَبْلَ دَقِّ الْجَرَسِ.

التمرين ۔ ٣

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجیے (ان جملوں میں ماضی، مضارع، امر سب افعال ہیں):

۱۔ رات کو پھول مرجھا گئے۔

۲۔ آپ نے اپنے والد کی میراث کیوں بیچ دی؟

۳۔ سڑکیں برابر مصروف ہیں۔

۴۔ میں یہ کتاب استاد کے پاس سے لایا ہوں۔

۵۔ شکر سے نعمتیں برقرار رہتی ہیں۔

۶۔ کیا تمھیں سستی کے برے انجام کا خوف نہیں؟

۷۔ دیوار زلزلے کے بعد جھک گئی۔

۸۔ کیا آپ نے مقابلے میں پہلا انعام حاصل کیا؟

۹۔ شاہی جلوس شہر کی سڑکوں پر چلا۔

۱۰۔ واعظ نے گاؤں والوں کی رسموں کو برا بھلا کہا۔

۱۱۔ ہر ہٹ دھرم کافرنا کام ہوتا ہے۔

۱۲۔ اے بد بخت! اپنے کرتوت کی طرف کیوں لوٹے؟

۱۳۔ اے لوگو! سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

۱۴۔ میرے ذہن سے نکل گیا کہ زید مجھ سے ملنے آئے گا۔

۱۵۔ اس مشکل کام کو کون سنبھالے گا؟

۱۶۔ آدمی ادب واخلاق کے ذریعے سے ہی بلند ہوتا ہے[1]۔

۱۷۔ کیا فاطمہ اپنی سوکن سے جلتی ہے؟

۱۸۔ دو بھائیوں میں سے ایک ڈاکٹر بن گیا اور دوسرا عالم بن گیا۔

۱۹۔ اے ایمان والو! سیدھی بات کہو۔

۲۰۔ باپ نے اپنے بیٹے کو لکھا: جتنا جلدی ہو سکے وطن واپس لوٹو۔

۲۱۔ یہ ظالم حاکم اپنی رعایا پر ظلم کرتا ہے۔

۲۲۔ واعظ نے لوگوں سے کہا: ''اللہ کے آگے ادب سے کھڑے ہو''۔

۲۳۔ بدو صحراء میں اونٹوں کو ہانکتے ہیں۔

۲۴۔ زید نے تاجر سے کہا: ''مجھے یہ گھوڑا ایک ہزار روپے میں بیچ دو''۔

۲۵۔ اے لوگو! اللہ تعالی سے سچی توبہ کرو۔

۲۶۔ بعض ایسی رکاوٹیں ہیں جو ملک کی ترقی میں حائل ہو رہی ہیں۔

۲۷۔ کیا تم سب نے بیت اللہ کا طواف کیا؟

۲۸۔ یہ لاپرواہ طالبعلم ایک دن آتا ہے اور دو دن غیر حاضر رہتا ہے۔

۲۹۔ میری دادی آپ کو دیکھ کر خوش ہونگی۔

۳۰۔ مائیں ابھی تک اپنے بچوں کی تربیت کے بارے میں فکرمند ہیں۔

۳۱۔ آپ کے سفر کا وقت قریب آچکا ہے۔

۳۲۔ بیشک یہ بہادر سپہ سالار اپنی فوج کی فتح کی طرف قیادت کر رہا ہے۔

۳۳۔ کیا آپ سب صبح سویرے بیدار ہوتی ہیں؟

۳۴۔ میں نے لڑکیوں سے پوچھا: ''کیا آپ نے یہ کپڑے خود سیئے ہیں''؟

۳۵۔ اے فاطمہ! کیا تم نے یہ حلوہ چکھا ہے؟

۳۶۔ میں نے لڑکیوں سے پوچھا: ''آپ گھر کی صفائی کو کیوں نہیں سنبھالتیں''؟

۳۷۔ اے زید! آپ کل کیوں غیر حاضر تھے؟

۳۸۔ ماں نے اپنی بیٹی سے کہا: ''تم ہر چیز سے پہلے اپنی عزت کی حفاظت کرو''۔

۳۹۔ رات کے وقت سمندر طوفانی ہو جاتا ہے۔

۴۰۔ اے عیب جوئی کرنے والو! تم دوسروں کی عزتوں کو کیوں مجروح کرتے ہو؟

۴۱۔ آپ لوگوں کو احمق کیوں خیال کرتے ہیں؟

۴۲۔ بوڑھے نے کہا: ''میں اسی سال زندہ رہا اور میں نے زندگی کو خوب آزمایا''۔

۴۳۔ تم سب وہ کیوں کہتے ہو جو تم کرتے نہیں؟

۴۴۔ بیشک اللہ تعالی اس شخص کی توبہ قبول نہیں کرتے جو گناہوں پر اصرار کرتا ہے۔

۴۵۔ اسکا سامان اس سیلاب میں ضائع ہو گیا جو چند دن پہلے گاؤں کو بہا لے گیا۔

۴۶۔ مدیر نے اساتذہ سے پوچھا: ''میری عدم موجودگی میں میرا نائب کون بنے گا''؟

۴۷۔ ماں نے اپنے بیٹوں سے کہا: ''جلدی سو جاؤ ورنہ تم سے جماعت فوت ہو جائے گی''۔

۴۸۔ میں نے اپنی بہن سے ٹیلیفون کے ذریعے رابطہ کیا اور کہا کہ ''آج مجھ سے ملئے گا''۔

۴۹۔ بیشک یہ عالم شافعی ہیں، لیکن یہ بعض مسائل میں امام ابو حنیفہ کی رائے کی طرف مائل ہیں۔

---

(۱) جملہ إنّما سے شروع ہوگا۔

۵۰۔ بیشک اللہ تعالیٰ جب کسی چیز کا ارادہ کرتے ہیں تو کہہ دیتے ہیں "ہوجا" پس وہ ہوجاتی ہے۔

التمرین ۔ ٤

مندرجہ ذیل افعال مضارعہ سے افعال امر بنائیے پھر ہر فعل امر کو قوسین میں دیے ہوئے صیغے میں لا کر جملے میں استعمال کیجئے:

١ ۔ يَقُوْمُ	(مفرد مؤنث مخاطب)	٢ ۔ يَصِيْرُ	(جمع مذکر)
٣ ۔ يَعُوْدُ	(جمع مذکر)	٤ ۔ يَصِيْدُ	(مثنی)
٥ ۔ يَنَامُ	(مثنی)	٦ ۔ يَعِيْشُ	(مفرد مذکر)
٧ ۔ يَبِيْعُ	(جمع مؤنث)	٨ ۔ يَفُوْزُ	(جمع مذکر)
٩ ۔ يَخِيْطُ	(مفرد مؤنث)	١٠ ۔ يَعُوْذُ	(جمع مذکر)
١١ ۔ يَذُوْقُ	(مفرد مذکر)	١٢ ۔ يَطُوْفُ	(مفرد مؤنث)
١٣ ۔ يَسِيْرُ	(جمع مذکر)	١٤ ۔ يَبِيْتُ	(جمع مؤنث)
١٥ ۔ يَكُوْنُ	(مفرد مؤنث)	١٦ ۔ يَصُوْمُ	(مفرد مؤنث)
١٧ ۔ يَصُوْنُ	(جمع مؤنث)	١٨ ۔ يَقِيْسُ	(مفرد مذکر)
١٩ ۔ يَقُوْلُ	(جمع مذکر)	٢٠ ۔ يَنَالُ	(مفرد مؤنث)

التمرین ۔ ٥

مندرجہ ذیل آیات کریمہ میں سے اجوف افعال کی تعیین کیجئے اور باب اور صیغہ بتائیے:

١ ۔ قُمْ فَأَنْذِرْ.
٢ ۔ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ.
٣ ۔ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ.
٤ ۔ فَسِيْحُوْا فِي الْأَرْضِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ.
٥ ۔ وَقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا.
٦ ۔ أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ.
٧ ۔ وَلَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ.
٨ ۔ وَإِذَا كَالُوْهُمْ أَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ.

٩ـ فَذَاقُوا وَبَالَ أَمْرِهِمْ.
١٠ـ وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِم سُجَّدًا وَّقِيَامًا.
١١ـ إِنَّهُ ظَنَّ أَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ.
١٢ـ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا كُوْنُوْا أَنْصَارَ اللّٰهِ.
١٣ـ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى.
١٤ـ عَسٰى رَبُّكُم أَنْ يَّرْحَمَكُمْ وَإِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا.
١٥ـ فَجَاسُوْا خِلَالَ الدِّيَارِ.
١٦ـ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الآخِرَةِ.
١٧ـ فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ.
١٨ـ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا تُوْبُوا إِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا.
١٩ـ إِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا.
٢٠ـ إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَّقُوْلَ لَهُ كُنْ فَيَكُوْنُ.
٢١ـ يَطُوْفُوْنَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيْمٍ آنٍ.
٢٢ـ قَالُوْا يٰمُوْسٰى إِنَّا لَنْ نَّدخُلَهَا أَبدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا.
٢٣ـ سِيْرُوْا فِيْهَا لَيَالِيَ وَأَيَّامًا آمِنِيْنَ.
٢٤ـ وَلَمَّا جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِيْءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا.
٢٥ـ فَلَا تَلُوْمُوْنِي وَلُوْمُوْا أَنْفُسَكُمْ.
٢٦ـ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ وَ بَاءُوْا بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ.
٢٧ـ قَالَ فَإِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً يَّتِيْهُوْنَ فِي الْأَرْضِ.
٢٨ـ وَجَعَلَنِي مُبَارَكًا أَيْنَ مَا كُنْتُ وَأَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيًّا.
٢٩ـ فَأَمَّا الَّذِيْنَ فِي قُلُوْبِهِمْ مَرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا إِلَى رِجْسِهِمْ وَمَاتُوْا وَهُمْ كَافِرُوْنَ.
٣٠ـ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهِ يَسْتَهْزِؤُوْنَ.

معاني الكلمات

الأفعال

عربي	اردو	عربي	اردو
صَانَ ـُ	اس نے حفاظت کی	شَادَ ـِ	اس نے بلند کیا
شَانَ ـِ	اس نے عیب دار کیا	لَاذَ ـُ	اس نے پناہ لی
عَاذَ ـُ	اس نے پناہ مانگی	فَاقَ ـُ	اس نے سبقت لی
جَادَ ـُ بِالْمَالِ	اس نے فراخدلی سے مال خرچ کیا	بَاءَ ـُ بِالْفَشْلِ	وہ خسارے کے ساتھ لوٹا، وہ ناکام ہوا
غَاضَ ـِ الْمَاءُ	پانی کم ہوگیا	غَاظَ ـِ	اس نے غصہ دلایا

عربي	اردو	عربي	اردو
طَارَ ـِ	اڑ گیا	ذَاعَ الْخَبَرُ ـِ	خبر پھیلی
نَالَ ـَ	اس نے حاصل کیا	خَالَ ، يَخَالُ	اس نے خیال کیا
كَالَ ـِ	اس نے تولا	سَاغَ ـُ	حلق سے اترا
أَخْسَرَ يُخْسِرُ	اس نے کم کیا	صَاغَ ـُ	اس نے ڈھالا
فَاضَ ـِ	وہ بہہ گیا	خَابَ ـِ	وہ ناکام ہوا

اردو	عربي	اردو	عربي
حائل ہوا	حَالَ ـُ (دُوْنَ)	برقرار رہا	دَامَ ـُ
وقت قریب آیا	حَانَ ـِ	ادب سے حاضر ہوا	قَامَ قَانِتًا ، قَامُوا قَانِتِيْنَ
وہ بہا لے گیا	جَرَفَ ـِ	اس نے اصرار کیا	أَصَرَّ يُصِرُّ عَلٰى
اللہ تعالیٰ نے بندے کی توبہ قبول کی	تَابَ اللّٰهُ عَلَى الْعَبْدِ	اس نے فلاں کی عزت مجروح کی	نَالَ مِنْ عِرْضِ فُلَانٍ ـَ
اس نے بیچا	بَاعَ ـِ	اس نے حفاظت کی	صَانَ ـُ
اس نے سیا	خَاطَ ـِ	وہ سویا	نَامَ ـَ
اس نے ہانکا	سَاقَ ـُ	فوت ہو گیا	فَاتَ ـُ
اس نے سنبھالا	قَامَ بِشَيْءٍ مَّا	اس نے چکھا	ذَاقَ ـُ
وہ کسی کا نائب ہوا	نَابَ عَنْ فُلَانٍ ـُ	وہ مائل ہوا	مَالَ ـِ
اسے غیرت آئی	غَارَ يَغَارُ علی	اس نے رابطہ کیا	اِتَّصَلَ ، يَتَّصِلُ بِ
وہ ملا، زیارت کی	زَارَ ـُ		

الأسماء

عربي	اردو	عربي	اردو
عَلَفٌ	چارہ	صِيْتٌ	شہرت
فَوْضٰى	انتشار و بدامنی	سُفُوْرٌ	بے پردگی
عُنْفٌ	سختی	مَا لَا يَعنِيكُمْ	لایعنی باتیں
إقْنَاعٌ	قائل کرنا	سَرْوٌ	سرو کا درخت
مُطَفِّفٌ	ڈنڈی مارنے والا	عِفْرِيْتٌ	بھوت
خَلِيْلٌ ج أخِلَّاءُ	دوست	صَائِغٌ	سُنار
بُرُوْدَةٌ وَجفَاءٌ	روکھاپن، سردمہری	وَيْلٌ	ہلاکت
خَائِنٌ ج خَوَنَةٌ	خیانت کرنے والا	غَلاءٌ	گرانی
مَسَاعِي	کوششیں	الدُّخَانُ	دھواں
فَشْلٌ	ناکامی	مُتَصَاعِدٌ	اوپر چڑھتا ہوا

اردو	عربي	اردو	عربي
رکاوٹ	عَقَبَةٌ ج س	طوفانی	هَائِجٌ
ترقی	تَقَدُّمٌ ، رُقِيٌّ	مرجھانے والا	ذَابِلٌ
سامنے	دُوْنَ	برا انجام	سُوْءُ الْعَاقِبَةِ
وقت	مَوْعِدٌ	سوکن	ضَرَّةٌ
سیلاب	سَيْلٌ	عیب جوئی کرنے والا	هَمَّازٌ ج س
گناہ	مَعْصِيَةٌ ج مَعَاصٍ (المعاصي)		

الدرس الثامن

الناقص

الأمثلة :

(أ)

ناقص واوي من باب نصر[1]

١ ـ **المَاضِي**: قَالَ نُوْحٌ عليه السلام : رَبِّ إِنِّي دَعَوْتُ قَوْمِي لَيْلاً وَّ نَهَارًا.(دَعَا)

٢ ـ **المُضَارِعُ**: قَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ مُخَاطِبًا الْمُشْرِكِيْنَ : إِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ أَمْثَالُكُمْ.(يَدْعُو)

٣ ـ **الْأَمْرُ**: قَالَ تَعَالٰى : اُدْعُ إِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ.(اُدْعُ)

(ب)

ناقص يائي من باب ضرب

٤ ـ **المَاضِي**: قَالَ الْخَالِقُ جَلَّ وَ عَلاَ : وَبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا.(بَنَى)

٥ ـ **المُضَارِعُ**:هٰؤُلَاءِ هُمُ الَّذِيْنَ يَبْنُونَ مَجْدَ الْأُمَّةِ.(يَبْنِي)

٦ ـ **الْأَمْرُ**: قَالَتْ آسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ: رَبِّ ابْنِ لِي عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ.(اِبْنِ)

(ج)

ناقص واوي من باب سَمِعَ

٧ ـ **الماضِي**:رَضِيْنَا بِالإِسْلَامِ دِيْنًا.(رضِيَ)

٨ ـ **المضارعُ**:أَلَا تَرْضَوْنَ بِمَا قَسَّمَ اللّٰهُ لَكُمْ؟(يَرْضَى)

٩ ـ **الأمرُ**:قَالَ الابْنُ لِأَبِيْهِ: ارْضَ عَنِّي يَا أَبَتَاه!(اِرْضَ)

---

(١) صرف کی اصطلاح میں ناقص اس فعل کو کہتے ہیں جسکا لام حرف علت ہو جبکہ نحو کی اصطلاح میں فعل ناقص وہ فعل ہے جو اپنے فاعل کیساتھ مکمل معنی ادا نہیں کرتا بلکہ اسے اسم اور خبر کی ضرورت ہوتی ہے جیسے "کان و أخواتها"۔

شرح وتفصیل:

ہر وہ فعل جسکا لام حرف علت ہو ناقص کہلاتا ہے۔ناقص واوی بھی ہوتا ہے اور یائی بھی۔

الناقص الواوي [۱]

ناقص واوی اکثر وبیشتر باب نصر سے آتا ہے: دَعَـا یَـدعُو، سَمَا یَسْمُو، عَفَا یَعْفُو اسکے علاوہ باب سمع سے بھی آتا ہے: رَضِيَ یَرْضَی (یہ اصل میں رَضِوَ تھا)۔

الماضي من الناقص الواوي:

۱۔ ماضی اگر ناقص واوی ہوتو اسکا واو حرف مفتوح کے بعد واقع ہونے کی وجہ سے الف میں بدل جاتا ہے: جب دَعَوَ کا واو عین مفتوحہ کے بعد الف میں تبدیل ہوا تو دعـا بن گیا، البتہ رَضِوَ کا واو حرف مکسور کے بعد واقع ہونے کے سبب یاء میں تبدیل ہوجاتا ہے اور یہ رَضِيَ بن جاتا ہے۔

۲۔ جب ماضی ناقص کا اسناد ضمائر رفع متحرکہ کی طرف ہوتا ہے(تَ تِ تُ وغیرہ) تو اسکا الف واو میں تبدیل ہوجاتا ہے: دَعَوْتُ ، دَعَوْتِ ، دَعَوْنَ۔

۳۔ جب ماضی ناقص کا اسناد ألف الاثنين کی طرف ہوتا ہے تو بھی اسکا الف واو میں بدل جاتا ہے: دَعَوَا، رَجَوَا، عَفَوَا۔

۴۔ جب ماضی ناقص کا اسناد واو الجماعة کی طرف ہوتا ہے تو حرف علت یعنی واو حذف ہوجاتا ہے اور اس کے ماقبل کو فتحہ دے دیا جاتا ہے: دَعَوْا ، سَمَوْا ،عَفَوْا (یہ اصل میں دَعَوُوا ، سَمَوُوا وغیرہ تھے)۔

۵۔ جب ماضی ناقص کے ساتھ تاء التانیث لگ جائے تو اسکا واو حذف ہوجاتا ہے: دَعَـتْ،عَفَتْ،سَمَتْ (یہ اصل میں دَعَـوَتْ ، عَـفَـوَتْ وغیرہ تھے واو فتحہ کے بعد واقع ہونے کی وجہ سے الف میں تبدیل ہوا، پھر اِلْتِقَـاءِ سَـاکِنَیْن کی بناء پر حذف ہوگیا)۔

۶۔ مثنی مؤنث غائب کے صیغے میں بھی واو حذف ہوجائے گا، لیکن تاء التانیث کو فتحہ دے دیا جائے گا(دَعَتَا ، عَفَتَاوغیرہ)۔

(۱) الفعل المعتلُ الآخر بالألف الذی أصل ألفه واو۔

المضارع من الناقص الواوي:

۱۔مضارع اگر ناقص واوی ہوتو اسکے تمام صیغوں میں واو برقرار رہتا ہے، واو الجماعة کے دوصیغوں اور یاء المخاطبة کے صیغے کے علاوہ: يَدْعُو، يَدْعُوَانِ، يَدْعُونَ، نَدْعُو۔

۲۔واوالجماعة کے دونوں صیغوں: يَدْعُونَ، تَدْعُونَ میں واو حذف ہوجاتا ہے (یہ اصل میں يَدْعُوُوْنَ اور تَدْعُوُوْنَ تھے) يَدْعُونَ میں جو واونظر آرہا ہے وہ واو الجماعة ہے [1]۔

۳۔مضارع ناقص واوی کے جمع مذکر اور جمع مؤنث کے صیغے تلفظ اور کتابت کے اعتبار سے ایک ہوتے ہیں: هم يَدْعُون (وہ سب پکارتے ہیں)، هُنَّ يَدْعُونَ (وہ سب پکارتی ہیں) لیکن جمع مذکر کے صیغے میں واو ضمیر ہے اور نون نون الرفع ہے جبکہ جمع مؤنث کے صیغے میں واو فعل کا حرف لام ہے اور نون، نون النسوة یعنی ضمیر ہے۔

۴۔مضارع ناقص واوی کے یاء المخاطبة کے صیغے میں بھی واو حذف ہوجاتا ہے اور اس کے ماقبل کو یاء المخاطبة کی مناسبت سے کسرہ دے دیا جاتا ہے: تَدْعِيْنَ، تَرْجِيْنَ، تَعْفِيْنَ یہ دراصل تَدْعُوِينَ، تَرْجُوِيْنَ، تَعْفُوِيْنَ تھے [2]۔

الأمرمن الناقص الواوي:

۱۔فعل اگر باب نصر سے ہوتو اسکے مضارع سے امر کا صیغہ حسب قاعدہ اُنْصُرْ کے وزن پر بنے گا، البتہ مُعْتَلُّ الآخِرِ ہونے کی وجہ سے اسکا حرف لام یعنی واو حذف ہوجائے گا: اُدْعُ، اُعْفُ، اُسْمُ۔

۲۔جب امر کا اسناد ألف الاثنين یا نون النسوة کی طرف ہوتا ہے تو واو برقرار رہتا ہے: اُدْعُوَا اُدْعُونَ، اُعْفُوَا اُعْفُوْنَ۔

۳۔جب ناقص امر کا اسناد واو الجماعة یا یاء المخاطبة کی طرف ہوتا ہے تو حرف علت یعنی واو حذف ہوجاتا ہے اور حرف عین کو واو الجماعة کی مناسبت سے ضمہ دے دیا جاتا ہے: اُدْعُوْا، اُعْفُوْا، اُسْمُوْا۔ (جو واونظر آرہا ہے وہ واو الجماعة ہے) اسی طرح یاء المخاطبة کے ماقبل کو اسکی مناسبت سے کسرہ دے دیا جاتا ہے: اُدْعِي، اُعْفِي، اُسْمِي۔

---

(۱) يَدْعُوُوْنَ میں واو مضمومہ کے بعد واو سے تلفظ میں ثقل پیدا ہورہا تھا، لہذا واو مضمومہ کو ساکن کر دیا گیا، پھر اسے التقاء ساکنین سے بچنے کے لئے حذف کر دیا گیا تو يَدْعُونَ رہ گیا۔

(۲) تَدْعُوِيْنَ میں چونکہ واو کو کسرہ سے مناسبت نہ تھی اس لئے واو کو ساکن کر دیا گیا۔ التقاء ساکنین سے بچنے کے لئے واو ساکن کو حذف کر دیا گیا تو تَدْعِيْنَ رہ گیا۔

الناقص اليائي

۱۔ناقص یائی اکثر و بیشتر باب ضرب سے آتا ہے :بَنَى يَبْنِي، رَمَى يَرْمِي، جَرَى يَجْرِي ۔

۲۔ اسکے علاوہ باب فتح سے :سَعَى يَسْعَى، نَهَى، يَنْهَى، اور باب سَمِعَ سے بھی آتا ہے:خَشِيَ يَخْشَى، لَقِيَ يَلْقَى، بَقِيَ يَبْقَى۔

۳۔ ناقص یائی اگر باب ضرب یافتح سے ہوتو اسکی یاء فتحہ کے بعد واقع ہونے کے سبب الف میں بدل جائے گی رَمَى، بَنَى، سَعَى، دراصل رَمَيَ، بَنَيَ، اور سَعَيَ تھے، البتہ اس الف کو یاء ہی کی صورت میں لکھا جائے گا تا کہ یہ ناقص واوی کے الف سے ممیز ہو جائے۔

۴۔ اگر ماضی ناقص یائی باب سمع سے ہوتو اسکی یاء برقرار رہے گی، برقرار رہنے سے مراد یہ ہے کہ اس یاء کا تلفظ ہوگا اور اسے الف نہیں پڑھا جائے گا: نَسِيَ، بَقِيَ۔

الماضي من الناقص اليائي المعتل الآخر بالألف:

۱۔ ماضی ناقص یائی اگر معتل الآخر بالألف ہو(بَنَى، سَعَى، رَمَى) تو ضمائر رفع متحرکہ کی طرف اسناد کرتے وقت اسکا الف اصل کی طرف لوٹ آئے گا یعنی یاء بن جائے گا:بَنَيْتُ، رَمَيْنا، سَعَيْتَ، نَهَيْنَ۔

۲۔ اسی طرح ألف الاثنين کی طرف اسناد کرتے وقت الف یاء میں بدل جائے گا : بَنَيَا، سَعَيَا، نَهَيَا۔

۳۔ جب ماضي معتل الآخر کا اسناد واو الجماعة کی طرف ہوتا ہے تو یاء حذف ہوجاتی ہے اور اسکے ماقبل کا فتحہ برقرار رہتا ہے: بَنَوا، جَرَوا، سَعَوا دراصل بَنَيُوا، جَرَيُوا، سَعَيُوا تھے [1]۔

۴۔ جب ماضی معتل الآخر کے ساتھ تاء التانيث لگے گی تو اسکے حرف لام کو حذف کردیا جائے گا:بَنَتْ، رَمَتْ، جَرَتْ دراصل بَنَيَتْ، رَمَيَتْ، جَرَيَتْ تھے [2]۔

اسی طرح مثنی مؤنث غائب کے صیغے میں لام الفعل کو حذف کردیں گے:بَنَتَا، رَمَتَا، جَرَتَا۔

---

(۱) بَنَيُوا میں یاء متحرکہ فتحہ کے بعد الف میں تبدیل ہوگئی۔ الف کو التقاء ساکنین سے بچنے کے لئے حذف کردیا گیا، تو بَنَوا رہ گیا۔

(۲) بَنَتْ اور رَمَتْ میں بھی مذکورہ بالا اعلال واقع ہوا۔

المضارع من الناقص اليائي المعتل الآخر بالألف:

۱۔ مضارع ناقص یائی اگر معتل الآخر بالألف ہو: يَنْسَى، يَخْشَى، يَنْهَى تو ضمائر رفع ساکنہ کی طرف اسناد کرتے وقت اسکا الف یاء میں بدل جائے گا: هُمَا يَنْهَيَانِ، انْتُنَّ تَخْشَيْنَ۔

۲۔ اسی طرح ياء المخاطبة کی طرف اسناد کرتے وقت الف حذف ہوجائے گا: أَنْتِ تَخْشَيْنَ، تَنْهَيْنَ وغیرہ۔

۳۔ مضارع کا اسناد جب واو الجماعة کی طرف ہوگا تو الف حذف ہوجائے گا: يَخْشَوْنَ، تَنْهَوْنَ وغیرہ۔

۴۔ مضارع ناقص یائی چاہے معتل الآخر بالياء ہو یا معتل الآخر بالألف ہو اسکے مفرد مؤنث مخاطب اور جمع مؤنث مخاطب کے صیغے کتابت اور تلفظ میں ایک ہوجاتے ہیں: أنتِ تَبْنِينَ، أَنْتُنَّ تَبْنِينَ، أَنْتِ تَنْسَيْنَ، أَنْتُنَّ تَنْسَيْنَ[1]۔ (أنتِ) تَنْسَيْنَ کی یاء، ياء المخاطبة ہے، جبکہ (أَنْتُنَّ) تَنْسَيْنَ کی یاء، لام الفعل ہے۔

الماضي من الناقص اليائي المعتل الآخر بالياء:

۱۔ ماضی ناقص یائی اگر معتل الآخر بالياء ہو: خَشِيَ، لَقِيَ، بَقِيَ تو ضمائر رفع متحرکہ کی طرف اسناد کرتے وقت یہ یاء برقرار رہے گی: خَشِيْتَ، خَشِيْنَ، خَشِيْتُمْ۔

۲۔ اسی طرح ألف الاثنين کی طرف اسناد کرتے وقت یاء اپنی جگہ پر قائم رہے گی: خَشِيَا، بَقِيَا، لَقِيَا۔

۳۔ جب ان افعال کے ساتھ تاء التانيث ملحق ہوگی تو یاء برقرار رہے گی: خَشِيَتْ، بَقِيَتْ، مثنی مؤنث غائب کے صیغے میں بھی یہی ہوگا: خَشِيَتَا، لَقِيَتَا۔

۴۔ جب الماضي المعتل الآخر بالياء کا اسناد واو الجماعة کی طرف ہوگا تو یاء حذف ہوجائے گی اور اسکے ماقبل کو واو الجماعة کی مناسبت سے ضمہ دے دیا جائے گا: خَشُوا، نَسُوا عَمُوا یہ دراصل خَشِيُوا، نَسِيُوا، عَمِيُوا تھے[2]۔

المضارع من الناقص اليائي المعتل الآخر بالياء:

۱۔ مضارع اگر معتل الآخر بالياء ہو: يَبْنِي، يَرْمِي، يَجْرِي تو تمام صیغوں میں یاء برقرار رہے گی، واو الجماعة کے دو صیغوں اور ياء المخاطبة کے صیغے کے علاوہ: يَبْنِيَانِ، يَمْشِينَ، نَجْرِيْ۔

---

(۱) (أنتِ) تَنْسَيِيْنَ کی یاء متحرکہ فتحہ کے بعد الف میں تبدیل ہوئی، پھر اسے التقاء ساکنین کی وجہ حذف کردیا گیا۔

(۲) خَشِيُوْا کی یاء کو ساکن کردیا گیا، کیونکہ ضمہ یاء کے ساتھ مناسبت نہیں رکھتا، پھر اس یاء کو التقاء ساکنین سے بچنے کے لئے حذف کردیا گیا، اور خَشِوا کے شین کو واو کی مناسبت سے ضمہ دے دیا گیا۔

۲۔ واو الجماعة کے دوصیغوں میں یاء حذف ہوجائے گی اور اسکے ماقبل کو واو الجماعة کی مناسبت سے ضمہ دے دیا جائے گا: یَبْنُوْنَ، تَرْمُوْنَ، یَمْشُوْنَ دراصل یَبْنِیُوْنَ، تَرْمِیُوْنَ، یَمْشِیُوْنَ تھے[1]۔

۳۔ اسی طرح یاء المخاطبة کے صیغے میں یاء کو حذف کردیا جائے گا: تَبْنِیـنَ، تَـمْشِیْـنَ، تَجْرِیْنَ ۔ یہ دراصل تَبْنِیِینَ، تَمْشِیِینَ، تَجْرِیِینَ تھے[2]۔

فعل الأمر من الناقص اليائي:

۱۔ مضارع اگر معتل الآخر بالیاء ہوتو اسکا امر اضْرِبْ کے وزن پر بنے گا اور حرف لام (یعنی یاء) حذف ہوجائے گا:

یَبْنِي سے ابْنِ، یَمْشِي سے امْشِ، یَهْدِي سے اهْدِ۔

۲۔ اس امر کا اسناد جب ألف الاثنین یا نون النسوة کی طرف ہوگا تو یاء لوٹ آئے گی: اهْـدِیَـا اهْدِیْنَ، امْشِیَا امْشِیْنَ۔ جب واو الجماعة کی طرف اسناد ہوگا تو یاء حذف ہوجائے گی اور اسکے ماقبل کو واو کی مناسبت سے ضمہ دے دیا جائے گا:

ابْنُوا، امْشُوا، اهْدُوا۔

اسی طرح جب امر کا اسناد یاء المخاطبة کی طرف ہوگا تو یاء (لام الفعل) حذف ہوجائے گی: اهْدِي، ابْنِي، امْشِي۔

۳۔ مضارع معتل الآخر بالألف خواہ باب فتح سے ہو یا باب سمع سے، اسکا امر قاعدہ کے مطابق اسمَع کے وزن پر بنے گا: اخشَ، اسْعَ، ابْقَ۔ (ان صیغوں میں لام الفعل حذف ہے)۔

۴۔ اس امر کا اسناد جب ألف الاثنین یا نون النسوة کی طرف ہوگا الف یاء میں تبدیل ہوجائے گا: اخْشَیَا اخْشَیْنَ، اسْعَیَا اسْعَیْنَ، جبکہ واو الجماعة کی طرف اسناد کرتے وقت الف حذف ہوجائے گا: اخْشَوا، انْهَوا، ابْقَوا، اسْعَوا اسی طرح یاء المخاطبة کی طرف اسناد ہوگا تو الف حذف ہو جائے گا: اخْشَيْ، انْهَيْ، ابْقَيْ۔

---

(۱) یَبْنِیُوْنَ میں بھی اعلال کا وہی قاعدہ عمل میں آیا جو خشُوْا کے تحت گذر چکا ہے۔

(۲) (أنتِ) تَبْنِیِینَ میں یاء مکسورہ کے بعد یاء سے ثقل پیدا ہوا پس یاء کو پہلے ساکن کیا، پھر التقاء ساکنین کیوجہ سے حذف کر دیا۔

الجداول

الناقص الواوي من باب نصر

المذكر الغائب			المؤنث الغائب	
الصيغ	الماضي	المضارع	الماضي	المضارع
المفرد	دَعَا	يَدْعُوْ	دَعَتْ	تَدْعُوْ
المثنى	دَعَوَا	يَدْعُوَانِ	دَعَتَا	تَدْعُوَانِ
الجمع	دَعَوْا	يَدْعُوْنَ	دَعَوْنَ	يَدْعُوْنَ

المذكر المخاطب			المؤنث المخاطب	
الصيغ	الماضي	المضارع	الماضي	المضارع
المفرد	دَعَوْتَ	تَدْعُوْ	دَعَوْتِ	تَدْعِيْنَ
المثنى	دَعَوْتُمَا	تَدْعُوَانِ	دَعَوْتُمَا	تَدْعُوَانِ
الجمع	دَعَوْتُمْ	تَدْعُوْنَ	دَعَوْتُنَّ	تَدْعُوْنَ

المذكر المتكلم والمؤنث المتكلم		
الصيغ	الماضي	المضارع
المفرد	دَعَوْتُ	أَدْعُوْ
المثنى	دَعَوْنَا	نَدْعُوْ
الجمع	دَعَوْنَا	نَدْعُوْ

فعل الأمر		
الصيغ	المذكر	المؤنث
المفرد	اُدْعُ	اُدْعِي
المثنى	اُدْعُوَا	اُدْعُوَا
الجمع	اُدْعُوْا	اُدْعُوْنَ

الناقص اليائي من باب ضرب

	المذكر الغائب		المؤنث الغائب	
الصيغ	الماضي	المضارع	الماضي	المضارع
المفرد	بَنَى	يَبْنِي	بَنَتْ	تَبْنِي
المثنى	بَنَيَا	يَبْنِيَانِ	بَنَتَا	تَبْنِيَانِ
الجمع	بَنَوْا	يَبْنُوْنَ	بَنَيْنَ	يَبْنِيْنَ

	المذكر المخاطب		المؤنث المخاطب	
الصيغ	الماضي	المضارع	الماضي	المضارع
المفرد	بَنَيْتَ	تَبْنِي	بَنَيْتِ	تَبْنِيْنَ
المثنى	بَنَيْتُمَا	تَبْنِيَانِ	بَنَيْتُمَا	تَبْنِيَانِ
الجمع	بَنَيْتُمْ	تَبْنُوْنَ	بَنَيْتُنَّ	تَبْنِيْنَ

المذكر المتكلم والمؤنث المتكلم		
الصيغ	الماضي	المضارع
المفرد	بَنَيْتُ	أَبْنِي
المثنى	بَنَيْنَا	نَبْنِي
الجمع	بَنَيْنَا	نَبْنِي

فعل الأمر		
الصيغ	المذكر	المؤنث
المفرد	اِبْنِ	اِبْنِي
المثنى	اِبْنِيَا	اِبْنِيَا
الجمع	اِبْنُوْا	اِبْنِيْنَ

الناقص اليائي من باب سمع

	المذكر الغائب		المؤنث الغائب	
الصيغ	الماضي	المضارع	الماضي	المضارع
المفرد	رَضِيَ	يَرْضَى	رَضِيَتْ	تَرْضَى
المثنى	رَضِيَا	يَرْضَيَانِ	رَضِيَتَا	تَرْضَيَانِ
الجمع	رَضُوْا	يَرْضَوْنَ	رَضِيْنَ	يَرْضَيْنَ

الصيغ	المذكر المخاطب		المؤنث المخاطب	
	الماضي	المضارع	الماضي	المضارع
المفرد	رَضِيْتَ	تَرْضَى	رَضِيْتِ	تَرْضَيْنَ
المثنى	رَضِيْتُمَا	تَرْضَيَانِ	رَضِيْتُمَا	تَرْضَيَانِ
الجمع	رَضِيْتُمْ	تَرْضَوْنَ	رَضِيْتُنَّ	تَرْضَيْنَ

الصيغ	المذكر المتكلم والمؤنث المتكلم	
	الماضي	المضارع
المفرد	رَضِيْتُ	أَرْضَى
المثنى	رَضِيْنَا	نَرْضَى
الجمع	رَضِيْنَا	نَرْضَى

الصيغ	فعل الأمر	
	المذكر	المؤنث
المفرد	إِرْضَ	إِرْضَيْ
المثنى	إِرْضَيَا	إِرْضَيَا
الجمع	إِرْضَوْا	إِرْضَيْنَ

قاعدہ نمبر ۳۴:

ا۔ ناقص وہ فعل ہے جس کا حرف لام حرف علت ہو۔ ناقص کے ماضی کی حرف لام کے اعتبار سے تین صورتیں بنتی ہیں: (ا) وہ فعل جس کا حرف لام اصلا واو ہو اور یہ واو الف کی صورت میں لکھا جائے: عَـفَـا ، یہ معتل

الآخر بالألف کہلاتا ہے۔ (۲) وہ فعل جس کا حرف لام اصلا یاء ہو اور یاء ہی کی صورت میں لکھا جائے، لیکن الف پڑھا جائے: بَنَی، یہ معتل الآخر بالألف کہلاتا ہے۔ (۳) وہ فعل جس کا حرف لام اصلا یاء ہو اور یاء ہی کی صورت میں لکھا اور پڑھا جائے: نَسِيَ یہ معتل الآخر بالیاء کہلاتا ہے۔

۲۔ ناقص کے مضارع کی بھی تین صورتیں بنتی ہیں: (۱) باب نصر کا وہ فعل جس کا حرف لام واو ہو اور واو ہی کی صورت میں لکھا جائے، یہ معتل الآخر بالواو کہلاتا ہے۔ (۲) وہ فعل جس کا حرف لام یاء ہو اور یہ مضارع میں یاء ہی کی صورت میں لکھا اور پڑھا جائے: يَبْنِي (ایسے افعال باب ضرب کے تحت آتے ہیں)، یہ معتل الآخر بالیاء کہلاتا ہے۔ (۳) وہ فعل جس کا حرف لام اصلا یاء ہو اور مضارع میں یاء ہی کی صورت میں لکھا جائے، لیکن الف پڑھا جائے: يَنْسَى (ایسے افعال باب سمع کے تحت آتے ہیں)، یہ معتل الآخر بالألف کہلاتا ہے۔

۳۔ ناقص واوی کے ماضی غائب کے صیغوں میں واو حذف ہو جاتا ہے، جمع مؤنث غائب اور تثنی مذکر غائب کے صیغوں کے علاوہ۔ جمع مؤنث غائب، تثنی مذکر غائب اور تمام مخاطب اور متکلم کے صیغوں میں واو اصلی لوٹ آتا ہے۔ مضارع کے دونوں جمع مذکر کے صیغوں اور مفرد مؤنث مخاطب کے صیغے میں واو حذف ہو جاتا ہے (يَدْعُوْنَ، تَدْعُوْنَ، تَدْعِيْنَ)، باقی تمام صیغوں میں باقی رہتا ہے۔ ناقص یائی کا ماضی جو معتل الآخر بالألف ہو (بَنَی) اور اس کا مضارع معتل الآخر بالیاء ہو (يَبْنِي) مذکورہ بالا قاعدے کا تابع ہوگا۔

۴۔ ناقص یائی کے ماضی جو معتل الآخر بالیاء ہو (نَسِيَ) کے تمام صیغوں میں یاء اصلیہ برقرار رہتی ہے سوائے جمع مذکر غائب کے، جس میں یاء حذف ہو جاتی ہے (نَسُوْا)۔

۵۔ ناقص یائی کے مضارع جو معتل الآخر بالألف ہو (يَنْسَى) کے تمام مفرد صیغوں میں خواہ غائب ہوں یا مخاطب یا متکلم، مذکر ہوں یا مؤنث، اسی طرح جمع متکلم (نَنْسَى) میں، یاء سے بدلا ہوا الف قائم رہتا ہے۔

۶۔ جمع مذکر کے دونوں صیغوں میں اور مفرد مؤنث مخاطب کے صیغے میں لام حذف ہو جاتا ہے جبکہ تثنی کے تمام صیغوں میں (يَنْسَيَانِ) اور جمع مؤنث کے دونوں صیغوں میں یاء اصلیہ لوٹ آتی ہے (يَنْسَيْنَ)۔

۷۔ ناقص واوی اور یائی کے امر میں مفرد مذکر کے صیغے میں حرف لام (واو یا یاء) حذف ہو جاتا ہے (اعْفُ، ابْنِ، انْسَ) اسی طرح جمع مذکر میں (اعْفُوْا، ابْنُوْا، انْسَوْا) اور مفرد مؤنث کے صیغے میں (اعْفِي، ابْنِي، انْسَي) لام حذف ہو جاتا ہے۔ مثنی اور جمع مؤنث کے صیغوں میں لام اصل کی طرف لوٹ آتا ہے (اعْفُوَا، ابْنِيَا، انْسَيَا، اعْفُوْنَ، ابْنِيْنَ، انْسَيْنَ)۔

التمرين ـ ١

مندرجہ ذیل خالی جگہوں کو سرخ افعال کے مناسب صیغوں سے پر کیجئے۔

١ ـ المُجِدُّ يَرْجُو الْفَوْزَ.

المُجدّانِ......الفوزَ.

المُجدّونَ......الفوزَ.

المُجدّاتُ......الفوزَ.

أنتم............ الفوزَ.

أنتِ............ الفوزَ

٢ ـ سَمَا خَالِدٌ بِأَخْلَاقِهِ الْحَمِيدَةِ.

......عَائِشَةُ بِأَخْلَاقِهَا الْحَمِيدَةِ.

أَنْتَ............ بِأَخْلَاقِكَ الحَمِيْدَةِ.

نحنُ............بأخلاقِنا الحَميدَةِ.

المُؤمِنُونَ......بِأخلَاقِهِمِ الْحَمِيدَةِ.

المؤمِناتُ......بأخلاقِهِنَّ الحَميدَةِ.

الفَتَيَانِ............بأخلاقِهِما الحَميدَةِ.

٣ ـ رَضِيَ الْأَبُ عَنْ أَبْنَائِهِ.

............الْأُمُّ عَن أبنائها.

الآباءُ............ عَن أبنائهم.

الأمّهات...... عَن أبنائهنَّ.

٤ ـ أَصْغِ إِلَى الدَّاعِي وَلَبِّ دَعْوَتَهُ يَا زَيْدُ!

...... إِلَى الدَّاعِي و......دَعْوَتَهُ يَا عَائِشَةُ!

......إِلَى الدَّاعِي وَ......دَعْوَتَهُ يَا رَجُلَانِ!

......إِلَى الدَّاعِي وَ......دَعْوَتَهُ يَا رِجَالُ!

......إِلَى الدَّاعِي و......دَعْوَتَهُ يَا نِسَاءُ!

٥ ـ الْبَدَوِيُّ يَقْرِي الضَّيْفَ.

أنا............الضَيفَ.

البَدَوِيّانِ......الضَيفَ.

٦ ـ أَ لَا تَخْشَى سُوْءَ عَاقِبَةِ عَمَلِكَ يَا سَلِيْمُ؟

البَدْوُ..........الضَيفَ.

نِساءُ الْقَرْيَةِ..........الضَّيْفَ.

٧ـ الْمُؤمِنُ يَسعَى فِي الخَيرِ.

الْمُؤمِنان...... فِي الخَيرِ.

الْمُؤمِنُونَ......فِي الخَيرِ.

الْمُؤمِنات......فِي الخَيرِ.

أنْتَ..........فِي الخَيرِ.

أنتِ ....فِي الخَيرِ.

١٠ـ رَأى الْعَاقِلُ الْحَقَّ فاتَّبعَهُ.

......الْعَاقِلَةُ الْحَقَّ فاتَّبَعَتْهُ.

الْعُقَلاءُ......الْحَقَّ فَاتَّبَعُوهُ.

الْعَاقِلاَتُ......الْحقَّ فَاتَّبَعْنَهُ.

أنا .... الحَقَّ فاتَّبعتهُ.

أنْتَ.......... الحَقَّ فاتَّبَعْتَهُ.

١٢ـ اِبْنِ مَجْدَ الْأُمَّةِ يَا طَالِبُ!

......مَجْدَ الأُمَّةِ يَا طَالِبَةُ!

......مَجْدَ الأُمَّةِ يَا طُلَّابُ!

يَا طَالِبَاتُ! ......مَجْدَ الأُمَّةِ.

١٣ـ اُعْفُ عَمَّنْ ظَلَمَكَ يَا زَيْدُ.

...... عَمَّنْ ظَلَمَكِ يَا عَائِشَةُ!

...... عَمَّنْ ظَلَمَكُمَا يَا رَجُلاَنِ!

أ لاَ ...... سُوْءَ عَاقِبَةِ عَمَلِكِ يَا فاطِمَةُ؟

أ لاَ......عَذَابَ رَبِّكُم أيُّهَا الْمُذْنِبُونَ؟

أ لاَ......غَضَبَ رَبِّكُنَّ أيَّتُهَا الْمُتَبَرِّجَاتُ؟

٨ـ مَتَى انْتَهَى الْأُسْتَاذُ مِن مُحَاضَرَتِهِ؟

مَتَى.............. أنْتَ مِنْ مُحَاضَرَتِكَ؟

الأَسَاتِذَةُ ...... مِن مُحاضَراتِهِمْ قُبَيْلَ الظُّهْرِ.

الْمُعَلِّمَاتُ ......من محاضَراتِهِنَّ قُبَيْلَ الظُهْرِ.

٩ـ شَكَا الْأُسْتَاذُ الطُّلاَّبَ الْمُشَاغِبِيْنَ إلَى الْمُدِيْرِ.

...... الأُسْتَاذَةُ الطُّلاَّبَ الْمُشَاغِبِيْنَ إِلَى الْمُدِيْرِ.

الأُسْتَاذَان......الطُّلاَّبَ الْمُشَاغِبِيْنَ إِلَى الْمُدِيْرِ.

الأَسَاتِذَةُ......الطُّلاَّبَ المُشَاغِبِين إِلَى الْمُدِيرِ.

الْمُعَلِّمَاتُ......الطُّلاَّبَ الْمُشَاغِبِيْنَ إِلَى الْمُدِيْرِ.

١١ـ تَلاَ أَحْمَدُ جُزْءً مِنَ الْقُرْآنِ الْكَرِيْمِ بَعْدَ صَلاَةِ الْفَجْرِ.

......خَدِيْجَةُ جُزْءً مِنَ الْقُرْآنِ الْكَرِيْمِ بَعْدَ الْفَجْرِ.

الْبَنَاتُ...... جُزْءً مِنَ الْقُرْآنِ الْكَرِيمِ بَعْدَ الْفَجْرِ.

الْأَوْلاَدُ...... جُزْءً مِنَ الْقُرْآنِ الْكَرِيْمِ بَعْدَ الْفَجْرِ.

الوَلَدَان...... جُزْءً مِنَ الْقُرْآنِ الْكَرِيْمِ بَعْدَ الْفَجْرِ.

أَنْتَ...... جُزْءً مِنَ الْقُرْآنِ الْكَرِيْمِ بَعْدَ الْفَجْرِ.

أنتِ...... جُزْءً مِنَ الْقُرْآنِ الْكَرِيْمِ بَعْدَ الْفَجْرِ.

أَنْتُمَا......جُزْءً مِنَ الْقُرْآنِ الْكَرِيْمِ بَعْدَ الْفَجْرِ.

١٤ـ هَلَّا يَهْدِي الْمُسْلِمُ إِلَى الْخَيْرِ وَيَنْهَى عَنِ الشَّرِّ!

...... عَمَّنْ ظَلَمَكُمْ يَا رِجَالُ!

...... عَمَّنْ ظَلَمَكُنَّ يَا نِسَاءُ!

١٥ـ اُدْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ يَا مُؤْمِنُ!

يَا مؤْمِنَانِ......إِلَى سَبِيلِ رَبِّكُمَا!

يَا مؤْمِنُونَ......إِلَى سَبِيلِ رَبِّكُم!

يَا مؤْمِنَاتُ......إِلَى سَبِيلِ رَبِّكُنَّ!

(١٧) إِرْضَ بِمَا رَزَقَكَ اللّٰهُ يَا فَتَى!

يَا أَيُّهَا الْفتَيَانِ ......بِمَا رَزَقَكُمَا اللّٰهُ!

يَا أَيَّتُهَا الْفَتَيَاتُ......بِمَا رَزَقَكُنَّ اللّٰهُ!

١٩ـ لِمَ تَقْسُو عَلَى عِبَادِ اللّٰهِ يَا رَجُلُ؟

لِمَ......عَلَى عِبَادِ اللّٰهِ يَا رَجُلَانِ؟

لِمَ......عَلَى عِبَادِ اللّٰهِ يَا رِجَالُ؟

لِمَ......عَلَى عِبَادِ اللّٰهِ يَا نِسَاءُ؟

لِمَ......عَلَى عِبَادِ اللّٰهِ يَا فَاطِمَةُ؟

٢١ـ إِنَّكَ سَهَوْتَ فِي صَلَاتِكَ يَا غَافِلُ!

إِنَّكُمَا...... فِي صَلَاتِكُمَا يَا غَافِلَانِ!

إِنَّكِ.......... فِي صَلَاتِكِ يَا غَافِلَةُ!

إِنَّكُنَّ...... فِي صَلَاتِكُنَّ يَا غَافِلَاتُ!

٢٣ـ رَمَى اللاعِبُ الكرَةَ فِي السَّلَّةِ.

اللاعِبانِ..........الكرَةَ فِي السَّلَّةِ.

هَلَّا......الْمُسْلِمَةُ إِلَى الْخَيْرِ و...... عَنِ الشَّرِّ!

هَلَّا...... إِلَى الْخَيْرِ و...... عَنِ الشَّرِّ يَا مُسْلِمَةُ!

هَلَّا...... إِلَى الْخَيْرِ و...... عَنِ الشَّرِّ يَا مُسْلِمُونَ!

هَلَّا......إِلَى الْخَيْرِ و......عَنِ الشَّرِّ يَا مُسْلِمَاتُ!

١٦ـ أَتَقْضِي إِجَازَةَ الصَّيْفِ فِي مُصْطَافِ "مَرِي" يَا خَالِدُ؟

أَ ...... إِجَازَةَ الصَّيْفِ فِي مُصْطَافِ "مَرِي" يَا فَاطِمَةُ؟

أَ ...... إِجازةَ الصَّيفِ فِي مُصطَافِ "مَرِي" يَا بَنَاتُ؟

أَ ...... إِجازةَ الصَّيفِ فِي مُصطَافِ "مَرِي" يا بُنَيَّ؟

١٨ـ مِنْ أَيْنَ تَشْتَرِي الْكُتُبَ الدِّينِيَّةَ يَا أَحْمَدُ؟ (١)

مِنْ أَيْنَ...... الْكُتُبَ الدِّينِيَّةَ يَا تِلْمِيْذَانِ؟

مِنْ أَينَ......الْكُتُبَ الدِّينِيَّةَ يَاتَلَامِيْذُ؟

مِنْ أَيْنَ...... الكُتبَ الدِّينيةَ يَا تِلْمِيْذَاتُ؟

٢٠ـ يَا سليمُ! صِلْ أَخَاكَ إِذا نَأَى وَاعْفُ عَنْهُ إِذَا هَفَا

يَا زَيْنَبُ!...... أُخْتَكِ إِذَا......و......عَنْهَا إِذَا.......

يَا وَلَدَانِ!...... أَخَوَيْكُمَا إِذَا...... وَ...... عَنْهُمَا إِذَا.......

يَا أَوْلَادُ!......إِخْوَتَكُمْ إِذَا...... و...... عَنْهُمْ إِذَا.......

٢٢ـ أَنتَ تَرْقَى وَتَسْمُو وَتَنَالُ مَا تَبْغِي بِالجِدِّ وَالْأَدَبِ.

أَنْتِ...... وَ...... وَ......مَا...... بِالْجِدِّ وَ الْأَدَبِ.

أنتما...... وَ...... وَ......مَا...... بِالْجِدِّ وَ الْأَدَبِ.

أنتم...... وَ...... وَ......مَا...... بِالْجِدِّ وَ الْأَدَبِ.

(١) يَشْتَرِي کے صیغے بالکل "يَبْنِي" کے طرز پر بنیں گے، کیونکہ دونوں معتل الآخر بالیاء ہیں۔

اللاعِبونَ..........الكرَةَ فِي السَّلّةِ.

الفَتيَاتُ..........الكرَةَ فِي السَّلّةِ.

٢٤ ـ إِجْنِ ثَمَرَاتِ الْعِلْمِ يَا فَتًى! وَاغْنَ بِالْقَنَاعَةِ وَارْمِ إِلَى الْعُلاَ.

......ثَمَرَاتِ الْعِلْمِ يَا شُبَّانُ! و...... بِالْقَنَاعَةِ وَ......إِلَى الْعُلاَ.

......ثَمَرَاتِ الْعِلْمِ يَا فَتَيَاتُ! وَ......بِالْقَنَاعَةِ و ...... إِلَى الْعُلاَ.

٢٥ ـ إِنَّ هٰذَا الشَّقِيَّ عَرِيَ عَنِ الْفَضْلِ وَعَمِيَ عَنِ الصَّوَابِ.

إِنَّ هٰذَيْنِ الشَّقِيَّيْنِ...... عَنِ الْفَضْلِ وَ ...... عَنِ الصَّوَابِ.

إِنَّ هٰؤُلَاءِ الْأَشْقِيَاءَ...... عَنِ الْفَضْلِ وَ ...... عَنِ الصَّوَابِ.

إِنَّ هٰؤلاءِ الشَّقِيَّاتِ ...... عَنِ الْفَضْلِ وَ...... عَنِ الصَّوَابِ.

إِنَّكَ أَيُّهَا الشَّقِيُّ......عنِ الفَضلِ وَ .... عنِ الصوابِ.

إِنَّكُم أَيُّهَا الْأَشْقِيَاءُ...... عَنِ الفضلِ وَ ...... عَنِ الصوابِ.

التمرين ـ ٢

مندرجہ ذیل جملوں میں سرخ کیے ہوئے ماضی افعال کو مضارع میں تبدیل کیجیے:

١ ـ أَنَسِيتُمْ نَصَائِحَ أَبِيكُمْ؟

٢ ـ هَلَّا سَعَيْتَ وَرَاءَ الْمَعْرِفَةِ يَا سَلِيْمُ!

٣ ـ هَلَّا نَهَيْتُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ؟

٤ ـ أَنَوَيْتُنَّ الصَّلَاةَ قَبْلَ دُخُولِ الْوَقْتِ؟

٥ ـ أَيَّ سُوْرَةٍ تَلَوْتِ يَا كُلْثُوْمُ؟

٦ ـ أَنْتُم سَمَوْتُمْ إِلَى ذُرَى الْمَجْدِ وَالرِّفْعَةِ.

٧ ـ هَلَّا عَفَوْتُنَّ عَنِ الآخَرِينَ!

٨ ـ أَلَقِيْتِ صَدِيقَتَكِ فِي الْمَكْتَبَةِ يَا خَدِيْجَة ؟

٩ ـ هَلَّا حَظِيْتُمَا بِرِضَى الْأُسْتَاذِ!

١٠ ـ أَسَقَيْتِ الْعَطْشَانَ مَاءً بَارِدًا يَا خَدِيْجَةُ؟

١١ ـ أَنْتُنَّ سَعَيْتُنَّ فِي عَمَلِ الْخَيْرِ.

١٢ ـ طَوَيْتُ الْأَوْرَاقَ وَوَضَعْتُهَا فِي الْحَقِيْبَةِ.

١٣ ـ مَا قَضَى الْقَاضِي إِلَّا بِالْعَدْلِ.

١٤ ـ هَدَاكُمُ الرَّسُوْلُ لٰكِنَّكُمْ عَمِيْتُمْ عَنِ الْحَقِّ.

١٥ ـ خَشِيْتُ عَلَى نَفْسِي الْهَلَاكَ.

١٦ ـ قَالَ الْقَائِدُ لِجُنُودِهِ نَأَيْنَا عَنْ أَرْضِ الْوَطَنِ.

١٧ ـ وَيْلَكُمْ كَيْفَ عَصَيْتُمْ آبَاءَكُمْ؟

١٨ ـ مِنْ أَيْنَ اشْتَرَيْتُنَّ هٰذِهِ الْخَضْرَوَاتِ الطَّازِجَةَ؟

١٩ ـ هُنَّ رَضِيْنَ بِمَا قَسَمَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

٢٠ ـ ذَهَبَتْ أُمِّي إِلٰى مَكَّةَ وَبَقِيَتْ هُنَاكَ شَهْرَيْنِ.

٢١ ـ وَيْلَكُمْ أَدَعَوْتُمْ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ؟

٢٢ ـ دَعَوْنَا بَعْضَ الْأَصْدِقَاءِ لِتَنَاوُلِ الْإِفْطَارِ مَعَنَا.

٢٣ ـ لِمَ مَشَيْتِ فِي الشَّمْسِ يَا فَاطِمَةُ؟

٢٤ ـ سَأَلَ الْأُسْتَاذُ التِّلْمِيْذَ: لِمَ مَحَوْتَ مَا كَتَبْتَ؟

٢٥ ـ وَالِدَايَ دَعَوَا صَدِيقِي إِلَى الْمَأْدُبَةِ.

٢٦ ـ قَضَيْنَا لَيْلَتَنَا فِي حَدِيْثٍ شَهِيٍّ وَ سَمَرٍ جَذَّابٍ.

٢٧ ـ هَلَّا رَعَيْتِ حَقَّ الْأَبَوَيْنِ يَا سُعَادُ!

٢٨ ـ نِسَاءُ الْقَرْيَةِ أَوَيْنَ إِلٰى ظِلِّ شَجَرَةٍ فِي الظَّهِيْرَةِ.

٢٩ ـ أَ تَخْشَيْنَ النَّاسَ وَمَا تَخْشَيْنَ اللّٰهَ؟

٣٠ ـ كَوَيْتُ هٰذَا الْقَمِيْصَ وَتَرَكْتُ الَّذِي هُوَ مُمَزَّقٌ.

٣١ ـ الْمُذْنِبُونَ بَكَوْا مِنْ خَشْيَةِ الْعَذَابِ.

٣٢ ـ قَالَتِ الْمُعَلِّمَةُ لِلطَّالِبَةِ عَفَوْتُ عَنْكِ هٰذِهِ الْمَرَّةَ.

٣٣ ـ لِمَ رَمَيْتَ الْعُصْفُورَ بِالْحَجَرِ يَا ظَالِمُ؟

٣٤ ـ سَأَلْتُ الْخَادِمَاتِ: لِمَ رَمَيْتُنَّ الْقُمَامَةَ فِي الشَّارِعِ.

٣٥ ـ أَنَا أَعْرِفُ أَنَّكُمَا هَوِيْتُمَا الرِّحْلَاتِ.

٣٦ ـ مَا خَفِيَ عَلَى اللّٰهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ.

٣٧ ـ أَ دَعَوْتُنَّ الْجِيْرَانَ إِلٰى وَلِيمَةِ أَخِيكُنَّ؟

٣٨ ـ سَأَلْتُ خَالِدًا: أَ شَكَوْتَ أَحَدَ زُمَلَائِكَ إِلَى الْمُدِيرِ؟

٣٩ ـ سَأَلْتُ الْخَادِمَتَيْنِ: أَ طَوَيْتُمَا الْمَلَابِسَ الَّتِي كَوَيْتُمَا؟

٤٠ ـ تَلَا الْإِمَامُ سُورَةَ الْكَافِرُونَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى وَسُورَةَ الْإِخْلَاصِ فِي الثَّانِيَةِ.

التمرين ـ ٣

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجئے:

۱۔ بچہ بلی کے پیچھے دوڑ رہا ہے۔

۲۔ یہ دوا آپ کو عنقریب اللہ کے حکم سے شفا دے گی۔

۳۔ کیا آپ سب برائی سے نہیں روکتے؟

۴۔ اے نوجوانو! تم مغرب کے پیچھے کیوں دوڑتے ہو؟

۵۔ آپ کی اس بات سے کیا مراد ہے؟

۶۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس نیک کام کا بدلہ ضرور دیں گے۔

۷۔ ہم نے پچھلے سال ایک نیا گھر بنایا۔

۸۔ کتنے ہی بدبخت ایسے ہیں جو حق سے اندھے ہیں۔ (۱)

۹۔ تم گرمی میں کیوں چل رہے ہو؟

۱۰۔ تم سب بلند نہیں ہو گے مگر علم و ادب کے ذریعہ۔ (۲)

۱۱۔ طلباء نیند سے جلدی بیدار ہوتے ہیں۔

۱۲۔ کیا تم روزانہ صبح قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہو؟

(۱) كم مِن شَقِيٍّ (۲) إِلَّا بِالْعِلْمِ وَ الْأَدَبِ

۱۳۔ بچے رو رہے ہیں، کیونکہ وہ بھوکے ہیں۔
۱۴۔ آپ نہیں جانتے تھے کہ کتاب کیا ہے اور نہ ہی ایمان۔
۱۵۔ تم دونوں اولاد پر سختی کیوں کرتے ہو؟
۱۶۔ جنگل میں شکاری شکار کا گوشت بھون کر کھا رہے ہیں۔
۱۷۔ تم اپنے مقدر پر کیوں نہیں راضی ہوتے؟ (۱)
۱۸۔ آپ دنیا کے حقیر مال ومتاع کے پیچھے کیوں دوڑتے رہے ہیں؟
۱۹۔ یہ طالبعلم میرے پاس روزانہ آتے ہیں۔
۲۰۔ اے زید! آپ اپنے بھائی سے بدسلوکی کیوں کرتے ہیں؟
۲۱۔ بعض بدو نخلستان میں موسم سرما گزارتے ہیں۔
۲۲۔ بچوں نے ماں سے کہا: ہمیں لومڑی اور شیر کا قصہ سنائیے۔
۲۳۔ قرض خواہ لوگوں کی نظروں سے چھپ گئے۔
۲۴۔ دونوں جڑواں بچے زمین پر گھٹنوں کے بل چل رہے ہیں۔
۲۵۔ کیا تم دونوں اپنے چچا سے روزانہ ملتے ہو؟
۲۶۔ مؤمنین اپنے مال اور اپنی جانیں جنت کے عوض بیچ چکے ہیں۔
۲۷۔ افسوس ہے آپ سڑک پر کوڑا ڈالتی ہیں!
۲۸۔ تم سب نے میری سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کیوں نہ کی؟
۲۹۔ میں نے بچے سے پوچھا: تم کیوں رو رہے ہو؟
۳۰۔ میرے پاس کچھ بھی باقی نہیں جو میں اللہ کی راہ میں خرچ کروں۔
۳۱۔ اے عائشہ! آپ عنقریب علم کے پھل توڑیں گی۔
۳۲۔ میں نے مری ہوئی مچھلیاں دیکھیں جو سمندر کی سطح پر تیر رہی تھیں۔
۳۳۔ میں نے خادمہ سے کہا: گوشت اچھی طرح بھونو!
۳۴۔ بے شک ہم نے انہیں آزمایا جیسا کہ ہم نے باغ والوں کو آزمایا۔
۳۵۔ تمام طلباء نے سبق اچھی طرح سے یاد کرلیا ہے۔
۳۶۔ کیا آپ نہیں دیکھتیں کہ اللہ تعالیٰ نیک لوگوں کو کیسے بدلہ دیتے ہیں؟
۳۷۔ بے شک نماز برائی اور بے حیائی سے روکتی ہے۔
۳۸۔ یہ دونوں جلیل القدر صحابی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دو غزوے لڑے۔
۳۹۔ ہم سب گمراہ تھے اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہدایت دی۔
۴۰۔ مؤمنات اعمال صالحہ کے ذریعہ بلند مراتب کی طرف ترقی کرتی ہیں۔
۴۱۔ اے خطا کار! اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرو اور اسکی رحمت کی امید رکھو۔
۴۲۔ کوئی نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ نے کیا کچھ آخرت میں محسنین کیلئے تیار کر رکھا ہے۔
۴۳۔ اے خدیجہ! میں دیکھ رہی ہوں کہ آپ دوسروں کے جذبات کا پاس نہیں رکھتیں۔
۴۴۔ میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا: میری غلطی معاف کرو اور مجھ سے درگزر کرو۔
۴۵۔ میں نے زید اور سلیم سے پوچھا: تم دونوں اپنے پڑوسی کو دعوت میں کیوں نہیں بلا رہے؟
۴۶۔ کیا تم سب دیکھتے نہیں کہ مغربی تہذیب وتمدن گڑھے کے گرتے ہوئے کنارے پر ہے؟

---

(۱) جملہ ھلّا سے شروع کیجئے۔

۴۷۔ہم نے ایک مسجد تعمیر کی پھر اللہ تعالیٰ کو پکارا: اے اللہ ہمارے لئے جنت میں ایک گھر بنا دیجئے۔

۴۸۔حضور ﷺ نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ سے فرمایا: مشرکین کی ہجو کرو، تمھارے ساتھ جبریل امین ہیں۔[۱]

۴۹۔ادیب نے ایک باغ کی طرف دیکھا جس پر بارش برسی تھی اور کہا: گویا کہ آسمان نے زمین کو مزین لباس پہنا دیا ہے۔

التمرين ـ ٤

مندرجہ ذیل افعال مضارعہ سے امر کے صیغے بنائیے پھر ہر فعل امر کو قوسین میں دیئے ہوئے صیغے میں لا کر جملے میں استعمال کیجئے:

يَبْنِي (جمع مذكر)	يَدْعُو (مثنى)	يَبْقَى (مفرد مؤنث)	يَرْضَى (جمع مؤنث)
يَعْفُوْ (مفرد مذكر)	يَدْنُو (مثنى)	يَتْلُوْ (مفرد مؤنث)	يَنْهَى (مفرد مؤنث)
يَخْشَى (جمع مذكر)	يَرْقَى (مفرد مذكر)	يَرْمِي (مثنى)	يَرْعَى (جمع مذكر)
يَنْفِي (جمع مذكر)	يَهْدِي (جمع مؤنث)	يَمْشِي (مفرد مؤنث)	يَجْرِي (مثنى)
يَجْزِي (مفرد مذكر)	يَحْكِي (جمع مذكر)	يَشْرِي (جمع مؤنث)	يَلْقَى (جمع مؤنث)

(۱) وَ مَعَكَ رُوْحُ الْقُدُسِ

الدرس التاسع

اللَّفِيْف

الأمثلة:

(ا)

اللفيف المَقرُون

١ ـ **الماضي:** طَوَيْتُ الأَوْرَاقَ وَسَلَّمْتُهَا للأُسْتَاذِ.

٢ ـ **المضارع:** إنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى سَيَطْوِي السَّمَاوَاتِ السَّبْعَ يَوْمَ القِيَامَةِ.

٣ ـ **الأمر:** قَالَ السَّيِّدُ لِخَادِمِهِ: اطْوِ قُمْصَانِي هٰذِه وَضَعْهَا فِي الْخِزَانَةِ.

(ب)

اللفيف المَفْرُوق

١ ـ **الماضى:** خَوَّفَ الوَاعِظُ النَّاسَ مِنْ عَذَابِ الآخِرَةِ وَقَالَ: "وَقَاكُمُ (١) اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ اليومِ!"

٢ ـ **المضارع:** قَالَ الأَبُ لِبَنِيْهِ: "اَلَا تَقُوْنَ أَنْفُسَكُم صُحْبَةَ الأَشْرَارِ؟"

٣ ـ **الأمر:** دَعَا الْمُؤمِنُ رَبَّهُ: "اَللّٰهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ!"

شرح وتفصیل:

لفیف مقرون وہ فعل ہے جس کا حرف عین اور لام حروف علت ہوں۔ یہ ہمیشہ باب ضَـرَبَ سے آتا ہے۔ اسکا ماضی معتل الآخِر بالألف ہوتا ہے اور اسکے صیغے کسی بھی ثلاثی معتل الآخر بالألف فعل کی طرح بنتے ہیں (جیسے بَنَى)۔ مضارع معتل الآخر بالیاء ہوتا ہے اور اسکے صیغے بھی تمام معتل الآخر بالیاء افعال کی طرح بنتے ہیں (جیسے يَبْنِي)۔ امر اضْرِبْ کے وزن پر بنتا ہے بِحَذْفِ حَرْفِ الْعِلَّةِ۔

(ا) ناقص یائی معتل الآخِر بالألف ماضی ہو یا مضارع، لفیف ہو یا غیر لفیف جب اسکے ساتھ ضمیر متصل بطور مفعول بہ کے آتی ہے تو اسکا الف یاء کی صورت میں نہیں، بلکہ الف کی صورت میں لکھا جاتا ہے: لقد رآني زيد. يخشاك الناسُ. تهواك اختك.

لفیف مفروق وہ فعل ہے جس کا حرف فاء واو، اور حرف لام یاء ہو: وَعَـى يَعِي، وَقَى يَقِي، وَفَى يَفِي وغیرہ۔ یہ اکثر باب ضرب سے آتا ہے۔ وَقَى کی گردان بَنَى کی طرح ہوگی اور يَقِي کی گردان يَبْنِي کی طرح ہوگی، فرق صرف اتنا ہے کہ لفیف مفروق کا واو مضارع میں حذف ہوجائے گا جس طرح مثال کا واو مضارع میں حذف ہوتا ہے۔ امر میں مثال کے قاعدے کے مطابق واو حذف ہو جائے گا اور ناقص ہونے کی بنا پر یاء بھی حذف ہوجائے گی۔ گویا کہ اسکا فعل امر صرف عین پر مشتمل ہوگا، ع کے وزن پر آئے گا: وَقَى يَقِي کا امر قِ، وَفَى يَفِي کا امر فِ اور وَعَى يَعِي کا امر عِ بنے گا۔ مثنی اور جمع مؤنث کے صیغوں میں یاء لوٹ آئے گی: قِيَـا قِيْـنَ، فِيَا فِيْنَ، عِيَا عِيْنَ، جمع مذکر اور مفرد مؤنث کے صیغوں میں یاء محذوف رہے گی: قُوْ قِي، فُوْ فِي، عُوْ عِي وغیرہ۔

جداول

اللفيف المقرون

الصيغ	المذكر الغائب		المؤنث الغائب	
	الماضي	المضارع	الماضي	المضارع
المفرد	طَوَى	يَطْوِي	طَوَتْ	تَطْوِي
المثنى	طَوَيَا	يَطْوِيَانِ	طَوَتَا	تَطْوِيَانِ
الجمع	طَوَوْا	يَطْوُوْنَ	طَوَيْنَ	يَطْوِيْنَ

الصيغ	المذكر المخاطب		المؤنث المخاطب	
	الماضي	المضارع	الماضي	المضارع
المفرد	طَوَيْتَ	تَطْوِي	طَوَيْتِ	تَطْوِيْنَ
المثنى	طَوَيْتُمَا	تَطْوِيَانِ	طَوَيْتُمَا	تَطْوِيَانِ
الجمع	طَوَيْتُمْ	تَطْوُوْنَ	طَوَيْتُنَّ	تَطْوِيْنَ

المذكر المتكلم والمؤنث المتكلم		
الصيغ	الماضي	المضارع
المفرد	طَوَيْتُ	أطْوِي
المثنى	طَوَيْنَا	نَطْوِي
الجمع	طَوَيْنَا	نَطْوِي

فعل الأمر		
الصيغ	المذكر	المؤنث
المفرد	اطْوِ	اطْوِيْ
المثنى	اطْوِيَا	اطْوِيَا
الجمع	اطْوُوْا	اطْوِيْنَ

اللفيف المفروق

	المذكر الغائب		المؤنث الغائب	
الصيغ	الماضي	المضارع	الماضي	المضارع
المفرد	وَقَى	يَقِي	وَقَتْ	تَقِي
المثنى	وَقَيَا	يَقِيَانِ	وَقَتَا	تَقِيَانِ
الجمع	وَقَوْا	يَقُوْنَ	وَقَيْنَ	يَقِيْنَ

	المذکر المخاطب		المؤنث المخاطب	
الصیغ	الماضي	المضارع	الماضي	المضارع
المفرد	وَقَيْتَ	تَقِي	وَقَيْتِ	تَقِيْنَ
المثنی	وَقَيْتُمَا	تَقِيَانِ	وَقَيْتُمَا	تَقِيَانِ
الجمع	وَقَيْتُمْ	تَقُوْنَ	وَقَيْتُنَّ	تَقِيْنَ

	المذکر المتکلم والمؤنث المتکلم	
الصیغ	الماضي	المضارع
المفرد	وَقَيْتُ	أَقِي
المثنی	وَقَيْنَا	نَقِي
الجمع	وَقَيْنَا	نَقِي

	فعل الأمر	
الصیغ	المذکر	المؤنث
المفرد	قِ	قِي
المثنی	قِيَا	قِيَا
الجمع	قُوْا	قِيْنَ

قاعدہ نمبر ۳۵:

ا۔ اللفیف المفروق وہ فعل ہے جسکا حرف فاء واو اور حرف لام یاء ہو (وَقَـى، يَقِي) اس کے صیغے ناقص یائی کی طرح بنتے ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ مثال کی طرح اس کا واو مضارع اور امر میں حذف ہو جاتا ہے۔

پس فاء اور لام کو حذف کرنے کے بعد اس کا امر صرف حرف عین پر مشتمل ہوتا ہے (وَفَى، يَفِي، قِ)، حرف عین کی کسرہ یاء محذوفہ پر دلالت کر رہی ہے۔

۲۔ اللفيف المقرون وہ فعل ہے جس کا حرف عین واو اور حرف لام یاء ہو (طَوَى يَطْوِي) اس کے صیغے بالکل ناقص یائی کی طرح بنتے ہیں۔

التمرين ۔ ۱

مندرجہ ذیل لفیف افعال کو قوسین میں دیئے گئے صیغوں میں لا کر جملوں میں استعمال کیجئے (ان میں ماضی، مضارع، امر سب شامل ہیں):

۱ ۔ يَفِي (جمع مذكر مخاطب) ۲ ۔ يَدِي (جمع مذكر غائب)

۳ ۔ يَعِي (مفرد مؤنث مخاطب) ٤ ۔ عِ (جمع مذكر)

٥ ۔ يَقِي (جمع مؤنث مخاطب) ٦ ۔ يَطْوِي (جمع مؤنث غائب)

۷ ۔ هَوَى (مفرد مؤنث غائب) ۸ ۔ لَوَى (جمع مذكر مخاطب)

۹ ۔ يَنْوِي (جمع مذكر غائب) ۱۰ ۔ قِ (مفرد مؤنث)

التمرين ۔ ۲

مندرجہ ذیل آیات کریمہ میں افعال ناقصہ کی شناخت کیجئے اور ان کا صیغہ بتائیے:

۱ ۔ فَلَا يَرْبُو عِنْدَ اللّٰهِ. ۲ ۔ وَكَأَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ أَمْرِ رَبِّهَا.

۳ ۔ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى. ٤ ۔ قَالُوْا إِنَّكُمْ كُنْتُم تَأْتُوْنَنَا عَنِ الْيَمِيْنِ.

٥ ۔ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ. ٦ ۔ وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى.

۷ ۔ أَلَهُمْ أَرْجُلٌ يَّمْشُوْنَ بِهَا. ۸ ۔ وَجَاءَ مِنْ أَقْصَى الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى.

۹ ۔ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى. ۱۰ ۔ وَحَسِبُوا أَلَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَعَمُوْا وَصَمُّوا.

۱۱ ۔ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ. ۱۲ ۔ وَيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ.

١٣ـ أَلَا إِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ.
١٤ـ الَّذِيْنَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَتْلُوْنَهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ.
١٥ـ اذْهَبْ إِلَى فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغٰى.
١٦ـ يَوْمَ نَطْوِي السَّمَاءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ.
١٧ـ وَالضُّحٰى وَاللَّيْلِ إِذَا سَجٰى.
١٨ـ لَقَدِ اسْتَكْبَرُوْا فِي أَنْفُسِهِمْ وَعَتَوْا عُتُوًّا كَبِيْرًا.
١٩ـ فَلَمَّا أَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا.
٢٠ـ إِلَّا أَنْ يَّعْفُوْنَ أَوْ يَعْفُوَ الَّذِىْ بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ.
٢١ـ أَتَبْنُوْنَ بِكُلِّ رِيْعٍ آيَةً تَعْبَثُوْنَ.
٢٢ـ يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلَائِكَةَ لَا بُشْرٰى يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِيْنَ.
٢٣ـ وَجَاؤُوْا أَبَاهُمْ عِشَاءً يَّبْكُوْنَ.
٢٤ـ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا.
٢٥ـ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ.
٢٦ـ يَا بُنَيَّ أَقِمِ الصَّلَاةَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ.
٢٧ـ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ.
٢٨ـ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَا أَمَرَهُمْ.
٢٩ـ ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ.
٣٠ـ إِذْ يَعْدُوْنَ فِي السَّبْتِ إِذْ تَأْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ.
٣١ـ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ.
٣٢ـ يَا قَوْمِ مَالِي أَدْعُوْكُمْ إِلَى النَّجَاةِ وَتَدْعُوْنَنِي إِلَى النَّارِ.
٣٣ـ إِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ.
٣٤ـ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِي مَنْ يَّشَاءُ.
٣٥ـ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا قُوْا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ.

معاني الكلمات

الأفعال

عربي	اردو	عربي	اردو
قَرَى ـِ	اس نے مہمان داری کی	سَعَى ـَ	اس نے کوشش کی
جَنَى ـِ	اس نے درخت سے پھل چنا	سَقَى ـِ	اس نے پلایا
غَنِيَ ـَ	اس نے کفایت کی	كَوَى ـِ	اس نے استری کی
نَأَى يَنْأَى	وہ دور ہوا	طَوَى ـِ	اس نے لپیٹا، تہہ کیا
هَفَا ـُ	اس نے غلطی کی	سَهَا ـُ	اس نے غلطی کی
حَظِيَ ـَ	وہ نصیب والا ہوا، اس نے پایا	عَرِيَ ـَ (عَنْ)	وہ خالی ہوا
أَوَى ـِ	اس نے پناہ لی	هَوِيَ ـَ	اس نے بیحد چاہا، خواہش کی
مَحَا ـُ	اس نے مٹایا		

اردو	عربي	اردو	عربي
اس نے بھونا	شَوَى ـِ	اس نے یاد کیا، حفظ کیا	وَعَى ـِ
اس نے پاس رکھا، لحاظ کیا	رَعَى ـَ	وہ اندھا ہوا	عَمِيَ ـَ
اس نے بدلہ دیا	جَزَى ـِ	وہ بدسلوکی سے پیش آیا	جَفَا ـُ
اس نے مراد لیا	عَنَى ـِ	اس نے آزمایا	بَلَا ـُ
اس نے رہنمائی کی	هَدَى ـِ	وہ سطح پر آیا، تیرا	طَفَا ـُ
اس نے جانا	دَرَى ـِ	اس نے ہجوگوئی کی	هَجَا ـُ
وہ لڑا، غزوے میں شریک ہوا	غَزَا ـُ	اس نے سختی کی	قَسَا ـُ (عَلَى)

اردو	عربي	اردو	عربي
اس نے شفا دی	شَفَى ـِ	اس نے امید کی	رَجَا ـُ
وہ چھپ گیا	خَفِيَ ـَ	وہ گھٹنوں کے بل چلا	جَثَا ـُ
اس نے خریدا، بیچا	شَرَى ـِ	وہ بیدار ہوا	صَحَا ـُ

الأسماء

عربي	اردو	عربي	اردو
مُشَاغِبٌ ج س	ہنگامہ آرائی کرنے والا	جَذَّابٌ	دلچسپ، دلکش
ذِرْوَةٌ ج ذُرًى	چوٹی	سَمَرٌ	رات کے وقت باتیں کرنا
شَهِيٌّ	مرغوب، لذیذ	قُمَامَةٌ	کوڑا کرکٹ

اردو	عربي	اردو	عربي
کنارہ	شَفَا ، حَافَّةٌ	گرتا ہوا	هَارٌ
گڑھا	جُرُفٌ	جڑواں بچے	تَوْأَمَانِ

الدرس العاشر

إعراب الفعل المضارع

الأمثلة:

(ا)

صيغ المفرد وصيغة الجمع المتكلم

المضارع المرفوع	المضارع المجزوم
١ـ يَحْفَظُ سَلِيْمٌ وَصِيةَ أبِيه.	لِيَحْفَظْ سَلِيْمٌ وَصِيةَ أبِيه.
٢ـ أ تأكُلُ وَأنْتَ شَبْعانُ؟	لاتأكُلْ وَأنْتَ شَبْعانُ.
٣ـ لا أكْذِبُ أبَدًا.	لَمْ أكْذِبْ أبَدًا.
٤ـ لا نَعلَمُ عَاقِبَةَ أمرِنَا.	لمّا نعلَمْ عَاقِبَةَ أمرِنَا.

(ب)

الأفعال الخمسة

١ـ سافَرَ أبوايَ وَ يَرجِعانِ عَن قَرِيبٍ.	سافَرَ أبوايَ وَلَمّا يَرْجِعَا.
٢ـ هُم لا يَعلمُونَ عاقِبَةَ أمرِهم.	لَمّا يَعلمُوا عاقِبَةَ أمرِهم.
٣ـ لا تَكْذِبِينَ أبَدًا.	لَمْ تَكْذِبِي قَطُّ.
٤ـ أنتُما تَحْفَظان وَصِيَّةَ أبِيكُما.	لِتَحْفَظَا وَصِيَّةَ أبِيكُما.
٥ـ أ تأكُلُونَ و أنتُم شِبَاعٌ؟	لَاتَأكُلُوا و أنتُم شِبَاعٌ.

(ج)

صيغتا نون النسوة

١ـ تَأخَّرَتِ المُعلِّماتُ وَرُبَّما لا يَحْضُرْنَ	تَأخَّرَتِ المُعلِّماتُ وَلَمّا يَحْضُرْنَ.

۲ ـ تُنْفِقُ النِّساءُ عَلَى المَساكِين وَ يَرْحَمْنَ الضعفاء. لِتُنْفِقِ النِساءُ عَلَى المَساكِين وَلْيَرْحَمْنَ الضُّعَفاء.

۳ ـ أ تُهْمِلْنَ وَاجِبَكُنَّ أَيَّتُهَا التِلمِيذَاتُ؟ لا تُهْمِلْنَ وَاجِبَكُنَّ أَيَّتُهَا التِلمِيذَات.

٤ ـ قَدَّمْتُنَّ الاخْتبارَ وَلَا تَنْجَحْنَ. قَدَّمْتُنَّ الاخْتبارَ وَلَمْ تَنْجَحْنَ.

شرح وتفصیل:

فعل مضارع کلام میں مرفوع یا منصوب یا مجزوم واقع ہوتا ہے۔ اگر اس سے پہلے کوئی ایسا حرف نہ ہو جو مضارع کو جزم یا نصب[1] دینے والا ہو تو سمجھ لیجئے کہ مضارع مرفوع ہے۔ نون النسوۃ کے دونوں صیغوں کے علاوہ جو کہ مبنی ہوتے ہیں مضارع کے تمام صیغے معرب ہوتے ہیں، یعنی ان پر اعراب کی علامت ظاہر ہوتی ہے۔ مندرجہ بالا مثالوں پر غور کیجئے:

(الف) کے ذیل میں جو جملے ہیں وہ مضارع کے ان صیغوں پر مشتمل ہیں جو ضمہ سے مرفوع ہوتے ہیں، ان میں "ھو، ھي، أنت، أنا اور نحن" کے صیغے شامل ہیں۔

(ب) کے جملے مضارع کے ان پانچ صیغوں پر مشتمل ہیں جن کے آخر میں نون آتا ہے اس نون کو نحو کی اصطلاح میں "نـون الـرفـع" کہا جاتا ہے (نون اعرابی بھی کہتے ہیں)۔ یہ نون مضارع کے مرفوع ہونے کی علامت ہے۔ یہ پانچ صیغے جو نون پر ختم ہوتے ہیں "الأفـعـال الخمسة" کہلاتے ہیں۔ جہاں کہیں افعال خمسہ میں سے کوئی فعل نون کے ساتھ واقع ہو اسکے اعراب کو "مرفوعٌ وَعَلَامَةُ رَفْعِهِ ثبوتُ النُّونِ" سے تعبیر کیا جائے گا۔

(ج) کے جملے نـون الـنسـوۃ کے دو صیغوں پر مشتمل ہیں۔ یہ نون جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے ضمائر رفع بارزہ میں سے ہے اور ہر حال میں اپنی جگہ قائم رہے گا۔ مضارع کے نون النسوۃ کے صیغے سکون پر مبنی ہوتے ہیں اور ان کے اعراب محلی ہوتے ہیں۔ پس اگر ان سے پہلے کوئی حرف جازم یا ناصب نہ آئے تو انکے اعراب کو "فـعـلٌ مـضـارعٌ مبنيٌ علی السُّکُوْنِ" سے تعبیر کیا جائے گا۔

المضارع المجزوم

فعل مضارع سے پہلے اگر حروف جازمہ میں سے کوئی حرف (لام الأمر، لا، لم، لما) واقع ہو تو مضارع مجزوم

(۱) مضارع کو جزم دینے والے حروف "حوازم المضارع" کئی ہیں ان میں "لـم، لا الناهية، لام الأمر، لما، إن الشرطية" وغیرہ شامل ہیں۔ مضارع کو نصب دینے والے حروف یا نواصب المضارع میں "أن، لن، کي، إذن" وغیرہ شامل ہیں۔

ہوجائے گا۔ الأفعال الخمسة اور نون النسوة کے دوصیغوں کے علاوہ مضارع کے تمام صیغے سکون کے ساتھ مجزوم ہونگے۔ (الف) کے ذیل میں "المضارع المجزوم" کے تحت پہلے جملے کو دیکھئے: (لِيَحفَظْ سَلِيمٌ وَصِيَةَ أبِيهِ: سلیم کو چاہئے کہ وہ اپنے باپ کی نصیحت کا پاس رکھے)۔ اس جملہ میں مضارع لام الأمر کے داخل ہونے کی وجہ سے مجزوم ہے اس کے اعراب کو "مجزومٌ بالسكون" سے تعبیر کیا جائے گا۔ دوسرے جملہ میں فعل مضارع پر لا الناهية [1] داخل ہوا ہے یہ کسی فعل سے روکنے یا منع کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے (لا تأكل و أنت شبعان: مت کھاؤ جب کہ تم سیر ہو)۔ تیسرے جملے میں فعل مضارع پر "لم" داخل ہوا ہے۔ لم مضارع کے مفہوم کو ماضی منفی میں کر دیتا ہے: (لم أكذِبْ قَطُّ: میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا)۔ چوتھے جملہ میں فعل مضارع کو لما جزم دے رہا ہے: (لَمَّا نَعْلَمْ عاقبةَ أمرنا: ہم ابھی تک اپنے انجام سے بے خبر ہیں)۔ لما "ابھی تک نہیں" کا مفہوم ادا کرتا ہے۔ افعال خمسہ حذف نون سے مجزوم ہوتے ہیں: لم تَكْذِبِي قَطُّ: (آپ نے کبھی جھوٹ نہیں بولا) کے اعراب کو فعلٌ مضارعٌ مجزومٌ وَعَلَامَةُ جَزْمِهِ حَذفُ النون لأنّه مَسبُوقٌ بِـ"لَمْ" سے تعبیر کیا جائے گا۔ نون النسوة کے صیغے چونکہ مبنی ہیں، لہذا حروف جازمہ کے داخل ہونے سے ان میں کوئی ظاہری تبدیلی نہیں آئیگی اگرچہ یہ في محل جزمٍ ہوجائیں گے۔

جزم المضارع المضعّف

الأمثلة:

(۱)

صيغ المفرد و صيغة الجمع المتكلّم

١ـ لا تَمُنَّ عَلَى الفقِيرِ بِصَدَقتِكَ. (تَمُنُّ/ تَمُنَّ/ تَمُنِّ/ تَمْنُنْ)

٢ـ لَمَّا يَحِلَّ الجُنُودُ بِسَاحَةِ العَدُوِّ. (يَحِلَّ/ يَحِلِ/ يَحْلِلْ)

٣ـ لَمْ أَمَسَّ أحَدًا بِالسوءِ. (أمسَّ/ أمَسِّ/ أمْسَسْ)

٤ـ لِنَفِرَّ مِنَ الفِتَنِ حَيْثُمَا كَانَتْ. (نَفِرَّ/ نفرِّ/ نَفْرِرْ)

---

(۱) لا الناهية کے برخلاف لا النافية مضارع کو منفی بنا دیتا ہے اور اس کے اعراب پر بھی اثر انداز نہیں ہوتا۔

(ب)

الأفعال الخمسة

١ ـ قُلْتُ لِعَائِشَة: ألم تَهُبِّي لِمُسَاعَدَةِ أمك؟

٢ ـ قال القَائِدُ لِلجُنْدِيَّيْن: لا تَفِرَّا إذَا حَمِيَ وَطِيسُ الحَرْبِ.

٣ ـ قد حَضَرَ الضُيُوفُ وَلَمَّا يَدُقُّوا الباب.

٤ ـ قُلْتُ للشُبّانِ: لِتَغُضُّوا أبصاركم.

(ج)

صيغتا نون النسوة

١ ـ الخادِمَاتُ لَمَّا يَرْصُصْنَ الأطباقَ.

٢ ـ قُلْتُ لِلْفَتَيات: لِتَعْفِفنَ عَنْ كُلِّ ما يَشِيْنُ.

شرح وتفصیل:

۱۔مضارع مضعف اگر مجزوم واقع ہوتو اسکے مفرد کے صیغوں میں إدغام برقرار رکھنا بھی جائز ہے اور فكّ إدغام بھی، ادغام کی صورت میں فعل اگر باب نصر سے ہوتو اسکی تین صورتیں ہوسکتی ہیں۔١ ـ لا تَمُدُّ ٢ ـ لا تَمُدَّ ٣ ـ لا تَمُدِّ ۔ پہلی صورت میں حرف ثانی کوضمہ دے دیا گیا ہے، کیونکہ یہی حركة الباب ہے۔دوسری صورت میں فتحہ دے دیا گیا ہے، کیونکہ یہ أخفُّ الحركات (سب سے ہلکی پھلکی حرکت) ہے۔تیسری صورت میں اسے کسرہ دے دیا گیا ہے کیونکہ قاعدہ کے مطابق ساکن کوکسرہ ہی کی حرکت دی جاتی ہے۔ لاتَمُدُّ، لا تَمُدَّ، لا تَمُدِّ، کے اعراب کو یوں تعبیر کریں گے: فعلٌ مضارعٌ مجزومٌ وَعَلَامَةُ جَزْمِهِ السكون المقدر على اللام۔اوراگر باب ضرب (يحِل) یاباب فرح(يمَس) سے ہوتو ادغام کی حالت میں دوصورتیں جائز ہیں: ١ ـ لما يحلَّ ٢ ـ لما يحلِّ ١ ـ لم أمسَّ ٢ ـ لم أمسِّ۔

۲۔ افعال خمسہ میں إدغام کا برقرار رکھنا واجب ہے۔ یہ صیغے حسب قاعدہ مجزوم بحذف حرف النون ہونگے۔

۳۔ نون النسوة کے دونوں صیغوں میں فكّ إدغام واجب ہے۔

جزم المضارع الأجوف

الأمثلة:

(ا)

صيغ المفرد و صيغة الجمع المتكلم

١ ـ لم يَبِعِ العاقلُ شَرَفَهُ بحُطام الدنيا.

٢ ـ لا تَخُضْ فِيما لا يَعنِيكَ.

٣ ـ لِأَكُنْ أوَّلَ سَبَّاقٍ إلى الخَيرِ.

٤ ـ لمّا نَفُزْ عَلى عَدُوِّنا الغاشِّ.

(ب)

الأفعال الخمسة

١ ـ قال الأبُ لِابنتِه: لِتَكُونِي عندَ حُسنِ ظَنِّنا دائمًا.

٢ ـ إنَّ المُجِدَّيْنِ لما يَنالا بُغيتَهما .

٣ ـ زارنا الضُيُوفُ و لكنّهُم لم يبِيتُوا عندنا.

٤ ـ قال الواعظ للسامعين: لا تقُولُوا ما لا تفعلونَ.

(ج)

صيغتا نون النسوة

١ ـ الخياطاتُ لم يخِطنَ اليومَ إلّا ثوبًا واحدًا.

٢ ـ قالت المُعلّمةُ لِتلميذاتِها: لا تَغِبنَ يومَ الامتحانِ.

شرح و تفصیل:

مضارع اجوف کا لام جب ساکن ہوتا ہے تو اسکا حرف عین حذف ہوجاتا ہے۔(الف) میں مضارع کے تمام

صیغوں میں لام جزم کی بنا پر ساکن ہے لہذا حرف عین کو حذف کر دیا گیا ہے۔اسی طرح نون النسوۃ کے دونوں صیغوں میں لام کو ضمیر رفع متحرک کے اتصال کی وجہ سے ساکن کر دیا گیا ہے، لہذا اسکا عین محذوف ہے۔ افعال خمسہ میں چونکہ لام متحرک ہے، لہذا عین کو حذف نہیں کیا گیا۔

جزم المضارع الناقص

الأمثلة:

(ا)

صيغ المفرد وصيغة الجمع المتكلم

١ـ لَمَّا تَسْمُ أُمَّتُنَا إِلَى ذُرَى الْمَجْدِ وَالرِّفْعَةِ.

٢ـ لَا تَلْقَ أَخَاكَ إِلَّا بِوَجْهٍ طَلْقٍ.

٣ـ قَالَ الْقَاضِي: لَمْ أَقْضِ إِلَّا بِالْعَدْلِ.

٤ـ لِنَرْضَ بِمَا قَسَّمَ اللهُ لَنَا.

(ب)

الأفعال الخمسة

١ـ يَا عَائِشَةُ! لِتَعْفِي عَنْ زَلَّاتِ صَدِيقَتِكِ.

٢ـ قَالَ الْأَبُ لِابْنَيْهِ: وَيْحَكُمَا! لِمَ لَمْ تَنْهَيَا عَنِ الْمُنْكَرِ؟

٣ـ الْمُسْلِمُوْنَ لَمَّا يَشْرُوا أَنْفُسَهُمُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللهِ.

٤ـ لَا تَمْشُوْا حُفَاةً عَلَى الْحَصَى.

(ج)

صيغتا نون النسوة

١ـ الْمُؤمِنَاتُ لَمْ يَسْمُونَ بِالْمَالِ وَ الْجَمَالِ وَ إِنَّمَا يَسْمُونَ بِالْعِلْمِ وَالْإِيمَانِ.

٢ـ قَالَتِ الْأُمُّ لِبَنَاتِهَا: لِتَقْضِينَ أَوْقَاتَكُنَّ فِي تَحْصِيلِ الْعِلْمِ.

۳۔لا تَسْعَينَ وراءَ مَتَاعِ الدُّنيا الزَّهيد.

شرح وتفصیل:

مضارع ناقص خواہ معتل الآخر بالیاء ہو، معتل الآخر بالألف ہو یا معتل الآخر بالواو تینوں صورتوں میں اسکا لام حذف ہوجائے گا:لما تسم، لا تلق، لم أقض۔

ا۔ان تمام صیغوں میں مضارع کے اعراب کو یوں تعبیر کیا جائے گا: مضارعٌ مجزومٌ وَعَلَامَةُ جَزْمِهِ حذف حرف العلّة گویا کہ ان صیغوں میں علامت جزم حرف علت کا حذف کرنا ہے۔

۲۔افعال خمسہ حسب قاعدہ حذف نون کے ساتھ مجزوم ہونگے۔

۳۔ نون النسوة کے دونوں صیغے حسب سابق مبني في محل جزم ہونگے۔

قاعدہ نمبر۳۶:

ا۔فعل مضارع کلام میں مرفوع، منصوب یا مجزوم واقع ہوتا ہے۔

۲۔فعل مضارع سے پہلے اگر کوئی اسے منصوب یا مجزوم کرنے والا عامل نہ آئے تو یہ مرفوع واقع ہوتا ہے۔

۳۔فعل مضارع سے پہلے اگر لم، لا الناهية، لام الأمر اور لما میں سے کوئی حرف آجائے یا أدوات الشرط آجائیں تو یہ مجزوم واقع ہوگا۔ یہ تمام حروف اور أدوات الشرط نحوی کی اصطلاح میں جوازم الفعل المضارع کہلاتے ہیں۔

۴۔اعراب کے اعتبار سے فعل مضارع تین قسم کے صیغوں پر مشتمل ہے:

ا۔مفرد مذکر غائب، مفرد مؤنث غائب، مفرد متکلم اور جمع متکلم کے صیغے جن کے آخر میں نون نہیں آتا۔ یہ صیغے ضمہ سے مرفوع، فتحہ سے منصوب اور سکون سے مجزوم ہوتے ہیں۔

ب۔جمع مذکر، مثنی اور مفرد مؤنث مخاطب کے صیغے جن کے آخر میں نون آتا ہے۔ یہ صیغے "الأفعال الخمسة" کہلاتے ہیں۔ یہ نون کے برقرار رکھنے سے مرفوع اور حذف نون سے منصوب اور مجزوم ہوتے ہیں۔

ج۔جمع مؤنث کے دو صیغے جن کے ساتھ نون النسوة کی ضمیر ملحق ہوتی ہے۔ یہ صیغے سکون پر مبنی ہوتے

ہیں۔ ان کے اعراب محلي ہوتے ہیں، تجرد النواصب والجوازم کی صورت میں یہ في محل رفع کہلائیں گے، حرف ناصب پہلے آجائے تو في محل نصب اور حرف جازم کے بعد واقع ہونے کی صورت میں في محل جزم کہلائیں گے۔

۵۔ جب مضارع مضعف کے وہ صیغے جن کے آخر میں نون نہیں آتا مجزوم واقع ہوں تو ان میں إدغام اور فكّ إدغام دونوں جائز ہوں گے۔ ادغام کی صورت میں باب نصر کے افعال پر ضمہ، فتحہ اور کسرہ میں سے کوئی بھی حرکت لانا جائز ہوگا، اور دیگر ابواب پر فتحہ یا کسرہ لانا جائز ہوگا، جبکہ الأفعال الخمسة میں إدغام اور نون النسوة کے دونوں صیغوں میں فكّ إدغام واجب ہے۔

۶۔ جب اجوف کا مضارع مجزوم واقع ہوتا ہے تو الأفعال الخمسة کے علاوہ تمام صیغوں میں حرف عین حذف ہوجاتا ہے۔ یہ صیغے سکون سے مجزوم ہوتے ہیں۔ نون النسوة کے دونوں صیغوں کے علاوہ، ان کے اعراب محلي ہوتے ہیں۔

۷۔ ناقص اور لفیف کا مضارع مجزوم ہوتا ہے تو افعال خمسہ کے علاوہ تمام صیغوں میں لام حذف ہوجاتا ہے۔ ناقص اور لفیف افعال میں جزم کی علامت حذف حرف العلة ہے۔

۸۔ تمام صحیح اور معتل افعال کے مضارع کے افعال خمسہ حذف نون سے مجزوم ہوتے ہیں۔

التمرين - ۱

مندرجہ ذیل جملوں میں سرخ افعال پر قوسین میں دیا ہوا حرف جازم داخل کر کے انکے صیغوں میں لازمی تبدیلیاں کیجئے:

١ـ يَطْلُعُ فَجْرُ الْيَوْمِ. (لَمْ)	٢ـ تَبْكِي الْمُؤْمِنَاتُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ. (لِ)
٣ـ تَشْرَبُوْنَ بَعْدَ الْجَرْيِ. (لَا)	٤ـ تَعُودُ أخَاكَ الْمَرِيضَ وَتَلُمُّ شَعْثَهُ. (لِ)
٥ـ تَذُوْقُوْنَ وَبَالَ أَمْرِكُمْ. (لِ)	٦ـ تَسْعَيْنَ فِي أَذَى غَيْرِكُنَّ يَا نِسَاءُ! (لَا)
٧ـ أ تَحْزَنُوْنَ لِمَا فَاتَكُمْ؟ (لَا)	٨ـ تَهَبُوْنَ حَيَاتَكُمْ لِإِعْلَاءِ كَلِمَةِ اللّٰهِ. (لِ)
٩ـ يُوَقِّرُ صَغِيرُكُمْ كَبِيرَكُم. (لِ)	١٠ـ أ تَلْبَسْنَ الْمَلَابِسَ الضَّيِّقَةَ يَا فَتَيَاتُ؟ (لَا)

١١ـ تَجْتَنِبُونَ كَثْرَةَ الْمَزَاحِ. (لِ)
١٢ـ يَا جُنُوْدُ! تَذُوْدُوْنَ عَنْ كَرَامَةِ الْوَطَنِ. (لِ)
١٣ـ يَكْبُرُ الْغُلَامُ وَ يَتَهَذَّبُ. (لَمَّا)
١٤ـ يَا غَافِلُونَ! أَتَجْعَلُوْنَ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّكُمْ. (لَا)
١٥ـ أَتَدْرُوْنَ عَاقِبَةَ أَمْرِكُمْ. (١)(لَمَّا)
١٦ـ تَقْتَدُونَ بِالصَّالِحِينَ وَتَسْمُونَ بِأَنْفُسِكُمْ. (٢)(لِ)
١٧ـ غَامَتِ السَّمَاءُ وَ تُمْطِرُ. (لَمَّا)
١٨ـ قُلْتُ لِلْوَلَدَيْنِ: أَتُلَوِّثَانِ أَيْدِيَكُمَا بِالْمِدَادِ؟ (لَا)
١٩ـ رُفَقَاؤُكَ يَحْضُرُوْنَ الْيَوْمَ. (لَمْ)
٢٠ـ يَا فَاطِمَةُ! أَتَقُوْلِيْنَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ؟ (لِ)
٢١ـ يَتَوَكَّلُ الْمُؤْمِنُ عَلَى اللّٰهِ. (لِ)
٢٢ـ يَا عَائِشَةُ! أَتَرَيْنَ كَيْفَ يَجْزِى اللّٰهُ الصَّالِحِيْنَ. (لَمْ)
٢٣ـ نَعْزِمُ عَلٰى بِنَاءِ مَجْدِ الْأُمَّةِ. (لِ)
٢٤ـ يَرْبَأُ الْمُؤْمِنُونَ بِأَنْفُسِهِم عَنِ السِّعَايَةِ وَ النَّمِيْمَةِ. (لِ)
٢٥ـ أَتَعْمَلُ وَ أَنْتَ تَعِبٌ يَا سَلِيْمُ؟ (لَا)
٢٦ـ يَا أَيَّتُهَا النِّسَاءُ! وَيْلَكُنَّ، أَتَنَلْنَ مِنْ أَعْرَاضِ النَّاسِ؟ (لَا)
٢٧ـ نَمُدُّ يَدَ الصَّدَاقَةِ إِلَى الْغَرِيْبِ. (لِ)
٢٨ـ أَيْنَ رِجَالُ الْبُوْلِيْسِ، أَلَا يُلْقُوْنَ الْقَبْضَ عَلَى الْمُجْرِمِ؟ (لَمْ)
٢٩ـ تَفِرُّ مِنَ الْقَتْلِ وَتَهَابُ الْمَوْتَ. (لَمْ)
٣٠ـ قَالَ الْأُسْتَاذُ لِتِلْمِيذَيْهِ: تَسْأَلَانِنِي عَمَّا اسْتَغْلَقَ عَلَيْكُمَا. (لم)
٣١ـ أَتُصَعِّرُ خَدَّكَ لِلنَّاسِ يَا مُتَكَبِّرُ؟ (لَا)
٣٢ـ قَالَ الْمُدِيْرُ: يَهْطِلُ الْمَطَرُ وَالطُّلَّابُ يَعُوْدُوْنَ إِلٰى بُيُوْتِهِمْ. (لَمَّا)
٣٣ـ أَتَتَحَدّٰى مَنْ هُوَ أَقْوٰى مِنْكَ (٣). (لَا)
٣٤ـ يَسِيرُوْنَ فِي الْأَرْضِ وَيَنْظُرُوْنَ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِينَ. (لَمْ)

التمرين ـ ٢

مندرجہ ذیل جملوں میں ماضی منفی کے بجائے مضارع مجزوم بہ"لَمْ" استعمال کیجیے:

١ـ مَا شَكَوْتُمْ إِلَى الْمُدِيرِ.
٢ـ أَمَا عَدَدتَّ أَيَادِيَ الأَبَوَيْنِ عَلَيْكَ يَا عَاقُّ؟
٣ـ مَا نَسِيتُمْ وَصِيَّةَ أَبِيْكُمْ.
٤ـ مَا لَكَ أَمَا مَدَدْتَّ يَدَ الْمَعُونَةِ إِلَى الْبُؤْسَاءِ؟
٥ـ مَا خَفَّتْ أَزْمَةُ الْغَلَاءِ بَعْدُ.
٦ـ مَا هَوَى الْمُسَافِرُونَ إِلَى الْوَادِي حَتَّى الآن.
٧ـ مَا عَاقَهُ شَيْءٌ عَنْ فِعْلِ الْخَيْرِ.
٨ـ مَا لَبِثْنَا أَنْ رَكِبْنَا الْقِطَارَ حَتّٰى صَفَرَ الْخَفِيرُ. (٤)
٩ـ أَمَا بَذَلْتُم كُلَّ غَالٍ وَرَخِيْصٍ؟
١٠ـ أَمَا عَدَدتَّ النُّقُوْدَ قَبْلَ وَضْعِهَا فِي الْخِزَانَةِ؟

(١) لمّا کے داخل ہونے کے بعد همزة الاستفهام حذف ہو جائے گا۔
(٢) اقتدي ، يقتدي
(٣) لا الناهية لگنے کے بعد همزة الاستفهام حذف ہو جائے گا۔
(٤) ما لبثَ أنْ فعَلَ: ابھی فلاں کام کئے کچھ دیر ہوئی تھی کہ۔

١١ ـ أَمَا وَثِقْتُمْ بِإِخْلَاصِنَا وَمَحَبَّتِنَا؟

١٢ ـ الضُّيُوفُ مَا وَفَدُوا عَلَيْنَا إِلَّا بَعْدَ مُنْتَصَفِ اللَّيْلِ.

١٣ ـ أَمَا رَضِيتُنَّ بِمَا قَسَّمَ اللّٰهُ لَكُنَّ؟

١٤ ـ عَفَا الْمُدِيرُ عَنِ الطَّالِبِ الْمُهْمِلِ وَمَا طَوٰى قَيْدَهُ.

١٥ ـ أَمَا ذَاقَ الْمُجْرِمُونَ وَبَالَ أَمْرِهِمْ؟

١٦ ـ أَمَا حَثَّ الْمُدَرِّسُونَ تَلَامِيْذَهُمْ عَلَى الْاِجْتِهَادِ؟

١٧ ـ مَا رَقِيَتِ الْأُمَمُ إِلَّا بِالْأَخْلَاقِ؟

١٨ ـ مَا خِفْتُمْ فِي الدِّيْنِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَمَا خَشِيْتُمْ إِلَّا اللّٰهَ.

١٩ ـ إِنْ لَّمْ تُحَاذِرِ النَّاسَ مَا أَمِنْتَ شَرَّهُمْ.

٢٠ ـ أَمَا قَصَّتِ الْأُمَّهَاتُ حِكَايَاتِ الْبُطُوْلَةِ عَلٰى أَبْنَائِهِنَّ؟

٢١ ـ أَمَا دَعَوْتُمُ الْأَصْدِقَاءَ لِتَنَاوُلِ الطَّعَامِ؟

٢٢ ـ أَمَا أَوَى الْمُسَافِرُونَ إِلٰى ظِلِّ شَجَرَةٍ وَقْتَ الظَّهِيْرَةِ؟

٢٣ ـ مَا قُلْتُ إِلَّا الْحَقَّ وَمَا قَضَيْتُ إِلَّا بِالْعَدْلِ.

٢٤ ـ مَا خَفِيَ عَلَى اللّٰهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ.

٢٥ ـ مَا غَزَا هٰذَا الصَّحَابِيُّ مَعَ الرَّسُولِ ﷺ إِلَّا غَزْوَةً وَاحِدَةً.

٢٦ ـ إِنَّ هٰؤُلَاءِ قَدْ ضَلُّوا الطَّرِيْقَ وَلٰكِنْ أَرْجُو أَنَّهُمْ مَا عَمُوا عَنِ الْحَقِّ.

٢٧ ـ ما فَتَّ فِي عَضُدِ الْمُجَاهِدِينَ وَمَا ثَنَاهُمْ عَنْ عَزْمِهِمْ وَعْدٌ أَوْ وَعِيدٌ.

٢٨ ـ دَخَلْنَا وَلٰكِنْ مَا هَشَّ أَحَدٌ لِلِقَائِنَا وَمَا مَدَّ إِلَيْنَا الْقَوْمُ أَيْدِيَهُمْ بِالتَّحِيَّةِ.

٢٩ ـ قَالَ السَّيِّدُ لِخَادِمِهِ مُوَبِّخًا: مَا طَوَيْتَ مَلَابِسِي وَمَا وَضَعْتَهَا فِي خِزَانَتِي.

٣٠ ـ وَصَلَ رِجَالُ الشُّرْطَةِ إِلٰى مَكَانِ ارْتِكَابِ الْجَرِيْمَةِ غَيْرَ أَنَّهُمْ مَا أَلْقَوُا الْقَبْضَ عَلٰى أَحَدٍ (أَلْقَى، يُلْقِيْ).

التمرين ـ ٣

مندرجہ ذیل جملوں میں ہر فعل امر کے بجائے فعل مضارع مجزوم بلام الأمر استعمال کیجیے:

١ ـ اُهْجُرِ الْكَذِبَ.

٢ ـ اُدْعُ إِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ.

٣ ـ اُتْرُكِي الْمِزَاحَ.

٤ ـ قُلْنَ الْحَقَّ وَاسْمُونَ بِأَنْفُسِكُنَّ.

٥ ـ قُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ.

٦ ـ اُدْنُ مِنَ الْيَتِيمِ وَارْعَهُ وَارْفُقْ بِهِ.

٧ ـ قِ نَفْسَكَ السُّوْءَ.

٨ ـ اسْعَىْ فِي طَلَبِ الْخَيْرِ يَا بِنْتُ.

٩ ـ ارْمِيَا الْكُرَةَ يَا لَاعِبَانِ!

١٠ ـ مُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ.

١١ـ ارْعَوْا حُقُوقَ الْأَبَوَيْنِ.

١٢ـ ابْكُوا مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ يَا مُؤْمِنُونَ!

١٣ـاقْضُوا بِالْعَدْلِ يَا قُضَاةُ!

١٤ـ أَمَا ذَاقَ الْمُجْرِمُونَ وَبَالَ أَمْرِهِمْ؟

١٥ـ قُوْلِي الْخَيْرَ أَوِ اصْمُتِي.

١٦ـ اقْتَدُوا بِالصَّالِحِ وَفِرُّوا مِنَ الطَّالِحِ.

١٧ـ سَلُوا الْفَقِيرَ عَنْ حَاجَتِهِ.

١٨ـ كُفَّ عَنِ الْغِيْبَةِ وَالنَّمِيْمَةِ يَا سَلِيْمُ!

١٩ـ كُلِي وَاشْرَبِي وَقَرِّي عَيْنًا.

٢٠ـ هَبِي حَيَاتَكِ لِخِدْمَةِ الدِّيْنِ يَا مُؤْمِنَةُ!

٢١ـ أَرْجُونَ الْفَوزَ يَا مُجِدَّاتُ!

٢٢ـ فُقْ زُمَلَائَكَ يَا مُجِدُّ!وَ نَلْ قَصَبَ السَّبْقِ.

٢٣ـ دَعِ الْكَلَامَ فِيْمَا لَا يَعْنِيْكَ.

٢٤ـ اصْبِرِي عَلَى الشَّدَائِدِ وَثِقِي بِرَحْمَةِ رَبِّكِ.

٢٥ـ اجْزِ الْخَيْرَ بِالْخَيْرِ يَا كَرِيْمُ!

٢٦ـ قَالَ الْمَلِكُ لِغِلْمَانِهِ : ائْتُونِي بِالْمُجْرِمِ مُكَبَّلًا بِالْقُيُودِ.

٢٧ـ ابْكِ عَلَى مَا فَاتَكَ يَا مُهْمِلُ!

٢٨ـ قَالَتِ الْأُمُّ لِبَنِيْهَا: عِدُونِي بِالْتِزَامِ الصِّدْقِ فِي الْأَحْوَالِ كُلِّهَا.

٢٩ـ امْشُوا عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا وَإِذَا خَاطَبَكُمُ الْجَاهِلُونَ قُولُوا سَلَامًا.

٣٠ـ يَا عِبَادَ اللّٰهِ! فِرُّوا إِلَى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوَاتُ وَالْأَرْضُ.

التمرين ـ ٤

مندرجہ ذیل افعال میں سے ہر فعل کو دو جملوں میں استعمال کیجئے اسطرح کے ایک جملہ میں مرفوع ہو اور دوسرے جملے میں مجزوم ہو:

يَبِيْعُ	تَصُومَانِ	يَفُوزُونَ	يَعُدُّوْنَ	تَخَافُ	تَسْمُوْنَ
تَغِيْبُ	تَقُلْنَ	تَمْشِي	يَضُرُّ	تَشُكُّ	نَأْذَنُ
تَصِيْرُوْنَ	تَعْفُو	تَنَامُوْنَ	يَضِنُّ	يَشِيْعُ	نَصُوْنُ
تَرْضَيْنَ	نَفِرُّ	نَضِيْقُ	يَضِيْعُ	تَرَوْنَ	نَرْجُو
تَسِيْرُوْنَ	نَنْسَى	يَمُوْتُ	تُلْقِي	تَذُوْقِيْنَ	أَعُودُ

التمرين ـ ۵

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجیے:

۱۔ لایعنی باتوں میں مت پڑو۔
۲۔ ہر انسان کو چاہئے کہ اپنا کام عمدگی سے کرے۔
۳۔ مصیبت ابھی تک دور نہیں ہوئی۔
۴۔ اپنے بھائیوں کو بتاؤ جو کچھ تمہارے ساتھ پیش آیا۔
۵۔ اے بہن! ہر حال میں الحمدللہ کہو۔
۶۔ اے زید! اپنی بیٹیوں کو ہلاکت کی طرف مت لے جاؤ۔
۷۔ کل میں نے کسی سے ملاقات نہیں کی۔
۸۔ فوجیوں کو اپنے سپہ سالار کی حسن تدبیر پر اعتماد کرنا چاہئے۔
۹۔ میں نے ابھی تک اپنی مراد نہیں پائی۔
۱۰۔ عائشہ نے اپنی خادمہ سے کہا: ان سموسوں کو قیمے سے بھر دو۔
۱۱۔ ابھی تک جاڑے کا موسم ختم نہیں ہوا۔
۱۲۔ طلبہ لیکچر سن رہے ہیں اور ابھی تک ان کی سمجھ میں کچھ نہیں آیا۔
۱۳۔ دوسروں کے جذبات کو ٹھیس مت پہنچاؤ۔
۱۴۔ ہم نے کسی کو اپنے ہاں رات کے کھانے کے لئے مدعو نہیں کیا۔
۱۵۔ یہ سنہری موقعہ ہاتھ سے جانے نہ پائے۔
۱۶۔ خادموں کو چاہئے کہ وہ رات کو کھڑکیاں بند کر دیں اور صبح کھول دیں۔
۱۷۔ پچھلے سال ہماری تجارت میں نفع نہیں ہوا۔
۱۸۔ استاد نے شاگردوں سے کہا: اپنی جگہیں لے لو اور خاموشی سے لیکچر سنو۔
۱۹۔ تحصیل علم میں تمہارا شوق کم نہ ہونے پائے۔
۲۰۔ احمد اور اسامہ کو مبارکباد پیش کرو، کیونکہ وہ امتحان میں کامیاب ہوئے ہیں۔
۲۱۔ ٹیلے پر چڑھ جاؤ یہ دیکھو سیلاب آرہا ہے۔[1]
۲۲۔ بی بی سی نے اعلان کیا کہ ابھی تک دونوں فوجوں نے جنگ بندی نہیں کی۔
۲۳۔ اے عورتو! لوگوں کی عزت پر ہاتھ مت ڈالو۔
۲۴۔ تمہیں چاہئے کہ اپنے بھائی کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اور اسکا بازو مضبوط کرو۔
۲۵۔ ہم نے آپ کی بات میں ہرگز شک نہیں کیا۔
۲۶۔ ماں نے اپنی بیٹیوں سے کہا: اگر تم جلدی اٹھتیں تو تمہاری نماز فوت نہ ہوتی۔
۲۷۔ حق بات کہو چاہے اپنے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔
۲۸۔ بادشاہ نے ایک نیا محل بنانا شروع کیا ہے، لیکن اسکی تعمیر ابھی تک مکمل نہیں ہوئی۔
۲۹۔ میں نے اپنے بچوں سے کہا: سورج کی طرف مت دیکھو اندھے ہو جاؤ گے۔
۳۰۔ بادشاہ نے اپنے کارندوں سے کہا: میرے پاس صرف یقینی خبر لے کر آیا کرو۔
۳۱۔ ہمارے معزز آباء واجداد نہیں سربلند ہوئے مگر اپنے اخلاق حمیدہ کی وجہ سے۔
۳۲۔ ان لوگوں کی طرح مت ہو جنھوں نے اللہ کو بھلایا پس اللہ نے انھیں بھلا دیا۔

(۱) هَا هُوَ ذَا السَّيْلُ مُقْبِلٌ

۳۳۔ میں نے خادمہ سے کہا: چائے پیالیوں میں انڈیلو مہمانوں کی آمد کا وقت آ گیا ہے۔

۳۴۔ اگر انسان کا دل عالم آخرت کا مشتاق ہو تو دنیا کی زیب وزینت اسکی نظر میں نہیں جچتی۔

۳۵۔ میں نے اپنے دوست کو ایک مہینہ پہلے خط لکھا تھا، لیکن اس نے ابھی تک کوئی جواب نہیں دیا۔

۳۶۔ وزیر اعظم نے قوم سے خطاب کرتے ہوئے کہا: تمہیں چاہئے کہ محنت اور جد وجہد کرو اور عظمت کی چوٹی تک پہنچ جاؤ۔

۳۷۔ کھانا پینا میرے حلق سے اس وقت تک نہیں اترا جب تک میں نے یہ نہیں سنا کہ کشتی کے مسافر سلامتی کے ساتھ ساحل تک پہنچ گئے۔

۳۸۔ معلّمہ نے امتحان میں کامیاب ہونے والی طالبات سے کہا: آپ سب کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں اور اس سے توفیق طلب کریں۔

التمرين ـ ٦

نموذج للإعراب:

١ـ وَ لَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ:

لا: النَّاهِيَةُ. تَدْعُ: فِعْلٌ مُضَارِعٌ، مَجْزُومٌ بِلَا النَّاهِيَةِ، وَعَلَامَةُ جَزْمِهِ حَذْفُ حَرْفِ الْعِلَّةِ، وَفَاعِلُهُ ضَمِيرٌ مُسْتَتِرٌ وُجُوبًا، تَقْدِيْرُهُ: أَنْتَ. مَعَ: ظَرْفُ مَكَانٍ، مَبْنِيٌّ عَلَى الْفَتْحَةِ، وَهوَ مُضَافٌ. اللّٰهِ: لَفْظُ الْجَلَالَةِ مُضَافٌ إِلَيْهِ مَجْرُوْرٌ، وَعَلَامَةُ جَرِّهِ الْكَسْرَةُ الظَّاهِرَةُ عَلَى آخِرِهِ. إِلٰهًا: مَفْعُولٌ بِهِ مَنْصُوْبٌ، وَعَلَامَةُ نَصْبِهِ الْفَتْحَةُ الظَّاهِرَةُ عَلَى آخِرِهِ. آخَرَ: صِفَةٌ لِإِلٰهٍ مَنْصُوبٌ، وَعَلَامَةُ نَصْبِهِ الْفَتْحَةُ الظَّاهِرَةُ عَلَى آخِرِهِ.

٢ـ بَلْ لَمَّا يَذُوقُوا عَذَابِ:

بَلْ: حَرْفُ عَطْفٍ مَبْنِيٌّ عَلَى السُّكُوْنِ لَا مَحَلَّ لَهُ مِنَ الإِعْرَابِ. لَمَّا: حَرْفٌ جَازِمٌ. يَذُوقُوا: فِعْلٌ مُضَارِعٌ، مَجْزُومٌ بِلَمَّا الْجَازِمَةِ، وَعَلَامَةُ جَزْمِهِ حَذْفُ النُّونِ، لِأَنَّهُ مِنَ الْأَفْعَالِ الْخَمْسَةِ. والْوَاوُ: ضَمِيرٌ مُتَّصِلٌ، مَبْنِيٌّ عَلَى السُّكُوْنِ، فِي مَحَلِّ رَفْعٍ فَاعِلٌ، وَالأَلِفُ فَارِقَةٌ. عَذَابِ: مَفْعُوْلٌ بِهِ مَنْصُوْبٌ، وَعَلَامَةُ نَصْبِهِ الْفَتْحَةُ الْمُقَدَّرَةُ عَلَى مَا قَبْلَ يَاءِ الْمُتَكَلِّمِ الْمَحْذُوْفَةِ وَهُوَ مُضَافٌ.

٣۔ لِيُنْفِقْ ذُو سَعَةٍ مِنْ سَعَتِهِ:

لِ: لَامُ الْأَمْرِ مَبْنِيٌّ عَلَى الْكَسْرَةِ. يُنْفِقْ: فِعْلٌ مُضَارِعٌ مَجْزُومٌ، وَعَلَامَةُ جَزْمِهِ السُّكُونُ الظَّاهِرُ عَلَى آخِرِهِ. ذُوْ: فَاعِلٌ مَرْفُوعٌ، وَعَلَامَةُ رَفْعِهِ الْوَاوُ؛ لِأَنَّهُ مِنَ الْأَسْمَاءِ السِّتَّةِ وَهُوَ مُضَافٌ. سَعَةٍ: مُضَافٌ إِلَيْهِ مَجْرُورٌ، وَعَلَامَةُ جَرِّهِ الْكَسْرَةُ الظَّاهِرَةُ عَلَى آخِرِهِ. مِنْ: حَرْفُ جَرٍّ. سَعَةِ: اسْمٌ مَجْرُورٌ بِحَرْفِ جَرٍّ، وَعَلَامَةُ جَرِّهِ الْكَسْرَةُ الظَّاهِرَةُ عَلَى آخِرِهِ وَهُوَ مُضَافٌ. ہِ: ضَمِيرٌ مُتَّصِلٌ مَبْنِيٌّ عَلَى الْكَسْرَةِ، فِي مَحَلِّ جَرٍّ بِالْإِضَافَةِ مُضَافٌ إِلَيْهِ.

مندرجہ ذیل آیات کریمہ میں سرخ الفاظ کے اعراب کیجیے:

١۔ كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَا أَمَرَهُ.
٢۔ أَلَمْ تَرَ إِلَى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ.
٣۔ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا.
٤۔ ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ.
٥۔ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ.
٦۔ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِينَ جٰهَدُوا مِنْكُمْ.
٧۔ وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ.
٨۔ فَإِنْ لَّمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّ امْرَأَتَانِ.
٩۔ فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ إِلَى طَعَامِهِ.
١٠۔ يٰأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَأَنْتُمْ سُكَارٰى.
١١۔ وَلَا تَنْسَ نَصِيبَكَ مِنَ الدُّنْيَا.
١٢۔ وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ.
١٣۔ وَ لَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا.
١٤۔ يٰأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ.
١٥۔ وَلَا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا.

التمرين ۔ ٧

مندرجہ ذیل آیات کریمہ میں مجزوم افعال مضارعہ کی تعیین کیجیے اور ان کے اعراب بیان کیجیے:

١۔ وَلَا تَسْأَمُوا أَنْ تَكْتُبُوهُ.
٢۔ فَلَا تَجْعَلُوا لِلّٰهِ أَنْدَادًا وَّ أَنْتُمْ تَعْلَمُونَ.
٣۔ أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ.
٤۔ أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفِيلِ.
٥۔ أَيَحْسَبُ أَنْ لَّمْ يَرَهُ أَحَدٌ.
٦۔ وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ.
٧۔ وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ.
٨۔ وَ لَا تَقُولُوا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَمْوَاتًا.

٩ـ وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ.

١٠ـ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ.

١١ـ وَلَا يَأْبَ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ.

١٢ـ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ اللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ.

١٣ـ وَلَا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوا.

١٤ـ وَلَا تَحْلِقُوا رُؤُوسَكُم حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ.

١٥ـ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ.

١٦ـ فَمَنْ كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلاً صَالِحًا.

١٧ـ وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوا.

١٨ـ لَئِنْ لَّمْ يَهْدِنِي رَبِّي لَأَكُونَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّالِّيْنَ.

١٩ـ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللّٰهَ.

٢٠ـ كَأَنَّهُمْ يوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا عَشِيَّةً أَوْضُحٰهَا.

٢١ـ لَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً إِلٰى عُنُقِكَ.

٢٢ـ سَوَاءٌ عَلَيْهِم ءَأَنْذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤمِنُونَ.

٢٣ـ وَلَمَّا يَدْخُلِ الإِيْمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ.

٢٤ـ أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُم لِذِكْرِاللّٰهِ.

٢٥ـ قُلْ لَمْ تُؤْمِنُوا وَلٰكِنْ قُولُوا أَسْلَمْنَا.

٢٦ـ قَالَتْ رَبِّ أَنّٰى يَكُونُ لِي وَلَدٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ.

٢٧ـ وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّأَيمَانِكُمْ.

٢٨ـ فَإِنْ عَلِمْتُمُوهُنَّ مُؤْمِنَاتٍ فَلَا تَرْجِعُوهُنَّ إِلَى الْكُفَّارِ.

٢٩ـ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَ لَا جَانٌّ.

٣٠ـ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهُ مَرَّ كَأَنْ لَّمْ يَدْعُنَا إِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهُ.

٣١ـ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ أُمَّةٌ يَّدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ.

٣٢ـ يَآ أَيُّهَا الرَّسُولُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ.

٣٣ـ وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ.

٣٤ـ وَلَمْ يَتَّخِذُوا مِنْ دُونِ اللّٰهِ وَلَا رَسُولِهِ وَلَا الْمُؤْمِنِينَ وَلِيجَةً.

٣٥ـ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يكُنْ لَّهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ.

٣٦ـ وَرُسُلاً قَدْ قَصَصْنَاهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلاً لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ.

٣٧ـ أَمْ حَسِبْتُم أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ.

٣٨ـ فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوا وَلَنْ تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ.

٣٩ـ إِنَّ الَّذِينَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوبُوا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ.

٤٠ـ إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَا أُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا.

معاني الكلمات

الأفعال

عربي	اردو	عربي	اردو
تَحَدَّى ، يَتَحَدَّى	اس نے چیلنج کیا	فَتَّ ـُ	اس نے قوت توڑ دی
وَهَبَ ـَ	اس نے ہبہ کیا	ثَنَى ـِ	اس نے موڑا
صَعَّرَ ، يُصَعِّرُ	اس نے تکبر سے رخسار کو ٹیڑھا کیا	عَاقَ ـُ (مِنْ)	اس نے روکا، باز رکھا
غَامَ ـِ (السَّمَاءُ)	آسمان ابر آلود ہو گیا	صَفَّرَ	اس نے سیٹی بجائی
لَوَّثَ ، يُلَوِّثُ	اس نے آلودہ کیا	حَاذَرَ ، يُحَاذِرُ	وہ محتاط ہوا
وَقَّرَ ، يُوَقِّرُ	اس نے تعظیم کی	هَشَّ ـُ و ـِ	وہ مسکرایا، خوش ہوا
إِسْتَغْلَقَ ، يَسْتَغْلِقُ	مشکل یا مغلق ہوا	ضَنَّ ـِ	اس نے بخل کیا

اردو	عربي	اردو	عربي
ختم ہوا	إِنْتَهَى ، يَنْتَهِي	اس نے بھرا	حَشَا ـُ
فلاں کی نظر میں فلاں چیز جچی	رَاقَهُ (شَيْءٌ) ـُ		

الأسماء

اردو	عربي	اردو	عربي
مصیبت کا دور ہونا	فَرَجٌ	قیمہ	اللَّحْمُ الْمَفْرُومُ
سموسے	فَطَائِرُ	سنہری موقعہ	فُرْصَةٌ ذَهَبِيَّةٌ
بی بی سی	هَيْئَةُ الإِذَاعَةِ الْبَرِيطَانِيَّةِ	جنگ بندی کرنا	التَّوَقُّفُ عَنِ الْقِتَالِ
کارندے	عُمَلاءُ		

عربی	اردو	عربی	اردو
خَفِيْرٌ	راہبر، محافظ	قَصَبُ السَّبْقِ	آگے بڑھنا، سبقت لے جانا
أَيَادِي	نعمتیں، احسانات	مُكَبَّلٌ ج س	جکڑا ہوا

الدرس الحادي عشر

الأدوات التي تجزم فعلين

الأمثلة:

١ ـ مَتٰى تَأْتِنَا نَسْتَقْبِلْكَ.
٢ ـ ما تَزْرَعْهُ الْيَوْمَ تَحْصُدْهُ غَدًا.
٣ ـ أيُّ طَالِبٍ يَجْتَهِدْ يَتَقَدَّمْ.
٤ ـ كَيْفَمَا تُعامِلِ الناسَ يُعَامِلُوكَ.
٥ ـ أيُّ فَقِيرٍ أرَهُ أتَصَدَّقْ عَلَيْهِ.
٦ ـ كَيْفَمَا يَكُنِ الْمَرْءُ يَكُنْ قَرِيْنُهُ.
٧ ـ مَنْ يَّعْمَلْ سُوءً يَنَلْ جَزَائَهُ.
٨ ـ أيْنَمَا تَكُونُوا يُدْرِكْكُمُ الْمَوْتُ.
٩ ـ مَنْ يَكُنْ عَجُولاً تَكْثُرْ زَلَلُهُ.
١٠ ـ إنْ تَقْضِ بِالْعَدْلِ يَرْضَ اللّٰهُ عَنْكَ.
١١ ـ أيَّ يَوْمٍ تُسَافِرْ أُسَافِرْ مَعَكَ.
١٢ ـ مَهْمَا تَكْتُمْ مِنْ طِبَاعِكَ يَعْلَمْهُ النَّاسُ.
١٣ ـ أيْنَ يَكْثُرِ التَّعْلِيمُ تَتَقَدَّمِ الْبِلَادُ.
١٤ ـ إنْ تُحْسِنُوْا إلَى النَّاسِ تَنَالُوا مَوَدَّتَهُمْ.
١٥ ـ ما تُضَيِّعْ مِنْ وَقْتِكَ تَنْدَمْ عَلَيْهِ.
١٦ ـ إنْ تحفَظِ السِّرَّ تَكُنْ مَوْضِعَ ثِقَةِ النَّاسِ.
١٧ ـ أيَّ مَالٍ تَدَّخِرْ فِي صِغَرِكَ يَنْفَعْكَ فِي كِبَرِكَ.

شرح وتفصیل:

مندرجہ بالا جملے أسلوب الشرط پر مشتمل ہیں، یہ اسلوب دراصل دو جملوں سے مل کر بنتا ہے، جملة الشرط اور جملة الجواب۔ جملة الجواب، جملة الشرط پر بطور نتیجہ مرتب ہوتا ہے: إنْ تَحْفَظِ السِّرَّ تَكُنْ مَوْضِعَ ثِقَةِ النَّاسِ میں إنْ تَحْفَظِ السِّرَّ جملة الشرط ہے اور تَكُنْ مَوْضِعَ ثِقَةِ النَّاسِ جملة الجواب ہے۔ معنی پر غور کرنے سے پتا چلتا ہے کہ لوگوں کا اعتماد، راز کی حفاظت کے نتیجے میں حاصل ہوتا ہے۔ اسی طرح إنْ تُحْسِنُوا إلَى النَّاسِ تَنَالُوا مَوَدَّتَهُمْ سے پتا چلتا ہے کہ لوگوں کی مودّت ومحبت ان کے ساتھ نیکی کرنے کے نتیجے میں حاصل ہوتی ہے۔

ان جمل شرطیہ پر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ ہر جملہ شرطیہ میں فعل مضارع دو جگہ مجزوم واقع ہوا ہے، جملة

الشرط میں بحیثیت فعل الشرط اور جملة الجواب میں بحیثیت فعل الجواب ۔ دوفعلوں کو بیک وقت مجزوم کرنے والی چیز أداة الشرط ہے جس سے ہر جملہ شرطیہ کی ابتداء ہورہی ہے۔

ان أدوات الشرط میں سے إنْ حرف ہے، جبکہ بقیہ ادوات اسماء ہیں۔ مَنْ عاقل پر دلالت کرتا ہے۔ مَا اور مَهْمَا غیر عاقل کے لئے آتے ہیں۔ مَتٰى اور أَيَّانَ ظرف زمان ہیں۔ أَيْنَ، أَيْنَما، أَنّٰى اور حَيْثُمَا ظرف مکان ہیں۔ كَيْفَمَا کیفیت بیان کرنے کے لئے آتا ہے[1]۔ ابھی تک جن أدوات الشرط کا تذکرہ ہوا ہے سب کے سب مبنی ہیں جبکہ أيُّ معرب ہے۔ أيّ أسلوب الشرط میں مضاف بن کر آتا ہے اور اسکے اعراب متعین کرنے کے لئے اسکے مضاف الیہ کو دیکھا جاتا ہے۔ اگر مضاف الیہ عاقل یا غیر عاقل پر دلالت کرے تو اس صورت میں أيُّ کے دو ممکن اعراب ہوسکتے ہیں:

۱۔ اگر فعل الشرط لازم ہو یا متعدی ہو اور اسکا مفعول بہ کلام میں موجود ہو تو "أيُّ" مبتدا مرفوع ہوگا جیسے جملہ۳ اور جملہ۵۔

۲۔ اگر فعل الشرط متعدی ہو، لیکن اسکا مفعول بہ کلام میں مذکور نہ ہو تو پھر "أيّ" ہی مفعول بہ ٹھہرے گا اور منصوب ہوگا جیسے جملہ ۷ا۔ اگر أيُّ کا مضاف الیہ زمان یا مکان پر دلالت کرے تو أيّ ظرف ہونے کے سبب منصوب ہوگا جیسے جملہ۱۱۔

بقية أدوات الشرط:

۱۔ أيَّانَ: أَيَّانَ تَأْتِ أُكْرِمْكَ. (جب بھی آپ آئیں گے میں آپ کا اکرام کروں گا)۔

۲۔ أنّي: أَنّٰى يَنْزِلْ ذُو الْعِلْمِ يَلْقَ حَفَاوَةً وَتَكْرِيمًا. (جہاں کہیں علم والا جائے گا عزت واکرام پائے گا)۔

۳۔ حيثُما: حَيْثُمَا يَنْزِلِ الْمَطَرُ يَنْمُ الزَّرْعُ. (جہاں کہیں بارش ہوگی کھیتی پروان چڑھے گی)۔

اقتران جواب الشرط بالفاء

الأمثلة:

۱۔ مَنْ سَعٰى فِي الْخَيْرِ فَسَعْيُهُ مَشْكُوْرٌ. ۲۔ إنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بِالْقِسْطِ.

(۱) كيفما کا فعل الشرط اور جواب الشرط لفظ اور معنی کے اعتبار سے ایک ہونے چاہئیں۔ مثلا مندرجہ بالا مثال میں فعل الشرط "تُعَامِلْ" ہے، لہذا جواب الشرط بھی "عَامِلْ" کا ایک صیغہ ہے۔ اس قاعدے کے تحت "كَيْفَمَا تَجْلِسْ اُقْعُدْ" صحیح نہیں ہے، کیونکہ دونوں فعل معنی کے اعتبار سے تو ایک ہی ہیں لیکن لفظاً مختلف ہیں۔

٣ـ مَنْ أَفْشَى سِرَّ الصَّدِيْقِ فَلَيْسَ بِأَمِيْنٍ. ٤ـ إِنْ أَتْقَنْتَ عَمَلَكَ فَسَتَنَالُ أَجْرَكَ.

٥ـ مَنْ أَهْمَلَ دُرُوْسَهُ فَسَوْفَ يَنْدَمُ. ٦ـ إِنْ عَصَيْتَ أَمْرِي فَلَنْ تَنَالَ مَحَبَّتِي.

٧ـ إِنْ تَجْتَهِدْ فَمَا أُقَصِّرُ فِي مُكَافَئَتِكَ. ٨ـ مَنْ مَدَحَكَ بِمَا لَيْسَ فِيْكَ فَقَدْ ذَمَّكَ.

شرح وتفصیل:

فعل الشرط مضارع مجزوم بھی ہوسکتا ہے اور ماضی بھی۔ ماضی ہونے کی صورت میں یہ مستقبل پر دلالت کرے گا۔ جملة جواب الشرط کے آغاز میں بھی قاعدے کے مطابق یا مضارع مجزوم ہونا چاہیے یا ماضی، لیکن اگر یہ جملہ ماضی یا مضارع مجزوم کے بجائے مندرجہ ذیل سات چیزوں پر مشتمل ہو تو اسکے ساتھ فاء کا لگنا ضروری ہو جاتا ہے:

۱۔ جملہ اسمیہ ہو یعنی جب جملة جواب الشرط جملہ اسمیہ ہو، جیسے جملہ ۱۔

۲۔ جملہ طلبیہ ہو یعنی طلب پر دلالت کرے: افْعَلْ، لا تَفْعَلْ وغیرہ، جیسے جملہ ۲۔

۳۔ فعل جامد[1] ہو مثلاً: لَيْسَ، عَسٰى، بِئْسَ، نِعْمَ، جیسے جملہ ۳۔

۴۔ جملة جواب الشرط س یا سوف سے شروع ہو، جیسے جملہ ۴، ۵۔

۵۔ لن سے شروع ہو، جیسے جملہ ۶۔

۶۔ ما النافية سے شروع ہو، جیسے جملہ ۷۔

۷۔ قد سے شروع ہو، جیسے جملہ ۸۔

قاعدہ نمبر ۳۷:

عربی قواعد میں جملہ شرطیہ دو جملوں کا مرکب ہوتا ہے: (۱) جملة الشرط، جس میں شرط ذکر کی جائے۔

(۲) جملة جواب الشرط، جس میں شرط پر مرتب ہونے والا نتیجہ ذکر کیا جائے۔

۱۔ أدوات الشرط مندرجہ ذیل ہیں: إن، ما، من، كيفما، أينما، أين، متى، مهما۔ ان میں إن حرف ہے باقی تمام أدوات الشرط اسماء ہیں۔

۲۔ أدوات الشرط جو جملے کے شروع میں واقع ہوتے ہیں بیک وقت دو افعال کو مجزوم کرتے ہیں: فعل

(۱) فعل جامد اس فعل کو کہتے ہیں جس سے مضارع اور امر نہ نکلے۔ اس کی ضد مُتَصَرِّف ہے۔

الشرط اور فعل الجواب۔

۳۔ جملة جواب الشرط کا آغاز قاعدے کی رو سے مضارع مجزوم سے ہونا چاہئے یا ماضی سے۔ ماضی چونکہ مبنی ہوتا ہے اس لئے أداة الشرط اس کے محل پر اثر انداز ہوگا پس یہ في محل جزم کہلائے گا، لیکن بعض اوقات مضارع مجزوم اور ماضی کے علاوہ جملة جواب الشرط کا آغاز فعل امر یا اسم یا حرف سے بھی ہوتا ہے۔ اس صورت میں جملة الجواب کے ساتھ فاء لگانا واجب ہوگا، اور یہ جملہ پورا کا پورا في محل جزم کہلائے گا۔ گویا أداة الشرط جملة الجواب کے محل پر اثر انداز ہوگا۔

التمرين ۔ ۱

مندرجہ ذیل فقرے دو دو جملوں پر مشتمل ہیں، ہر فقرے پر قوسین میں درج أداة داخل کر کے پہلے جملے کو جملة الشرط اور دوسرے جملے کو جملة جواب الشرط بنایئے:

نموذج: ۱ ۔ تَضْرِبُنِي/ أَضْرِبُكَ(إنْ)

(ب) إنْ تَضْرِبْنِي أَضْرِبْك

۲ ۔ تَعُودُونَ /أَعُودُ (كَيْفَمَا)

۳ ۔ تُخْفِي مِنْ طِبَاعِكَ/ يَعْلَمُهُ النَّاسُ(مَهْمَا)

٤ ۔ تَزُورِينَنِي/ أَزُورُكِ (إنْ)

٥ ۔ تَكُونُونَ/ أَزُورُكُمْ إنْ شَاءَ اللّٰهُ (أينما)

٦ ۔ تَقُولُ الْحَقَّ/ تَنْجُو (إن)

۷ ۔ تَنَامِينَ مُبَكِّرَةً /تَسْتَيْقِظِيْنَ مُبَكِّرَةً (متى)

۸ ۔ تَذْهَبَانِ/ أَصْحَبُكُمَا (أينما)

۹ ۔ تُقَدِّمُونَ مِنْ خَيرٍ أَوْ شَرٍّ/ تُجْزَوْنَ به (مَا)

۱۰ ۔ تَجْتَهِدُوْنَ/ الْفَوْزُ حَلِيْفُكُم(إنْ)

۱۱ ۔ يَأْتِي فَصْلُ الصَّيْفِ/ يَنْضَجُ العِنَبُ (مَتٰى)

۱۲ ۔ تَبِيعُونَ سَيَّارَتَكُمْ /نَشْتَرِيْهَا (إن)

۱۳ ۔ تَصْنَعِيْنَ مِنْ جَمِيْلٍ/ أَحْفَظُهُ لَكِ (مهما)

۱٤ ۔ يَتُوبُ إِلَى اللّٰهِ/ يَتُوبُ عَلَيْهِ (مَنْ)

۱٥ ۔ تَرْضٰى عَنْ زَيْدٍ/ إنَّهُ لَنْ يَرْضٰى عَنْكَ (إن)

۱٦ ۔ تَكْتُبُونَ إليَّ/ أَكْتُبُ إِلَيْكُمْ (مَتٰى)

۱۷ ۔ يَكْثُرُ فَرَاغُ الشَّبَابِ/ يَكْثُرُ فَسَادُهُمْ (أَيَّانَ)

۱۸ ۔ لَمْ يَجُدْ بِمَالِهِ /يَقِلُّ أَصْدِقَائُهُ (مَن)

۱۹ ۔ يُطَالِبُ بِحَقِّهِ/ يُدْرِكُهُ وَلَو بَعْدَ حِيْنٍ (من)

۲۰ـ تَكُونُ الظُّرُوفُ/ لَا أَكْذِبُ (مهما)

۲۱ـ تَقْتَرِبِيْنَ مِنَ النَّارِ/ تَشْعُرِيْنَ بِحَرَارَتِهَا (مَتٰى)

۲۲ـ خَطَأً تُخْطِئُ/ عَلَيْكَ إِصْلَاحُهُ (أَيَّ)

۲۳ـ يَنْجَحُ بِتَقْدِيْرٍ مُمْتَازٍ/ يَحْصُلُ عَلٰى جَائِزَةٍ (مَنْ)

۲٤ـ تَغِيْبُ كَثِيْرًا/ تَفُوتُكَ الدُّرُوسُ (إِنْ)

۲٥ـ يُعْلَنُ الْجِهَادُ/ تَجِدُنِي فِي طَلِيْعَةِ الصُّفُوْفِ (مَتٰى)

۲٦ـ تَقْرَؤُوْنَ مِنْ كِتَابٍ/ يُفِيدُكُم (مَهْمَا)

۲۷ـ يُوَحِّدُ الْمُسْلِمُونَ صُفُوفَهُمْ/ يَغْلِبُوْنَ عَلٰى عَدُوِّهِمْ (إِنْ)

۲۸ـ يَكُونُ العَمَلُ/ يَكُونُ جَزَائُهُ (كَيفَمَا)

۲۹ـ تُحَافِظُوْنَ عَلَى الْوَعْدِ/ تَكُونُونَ مَوْضِعَ تَقْدِيْرِ النَّاسِ (متى)

۳۰ـ طَلَبَ الْعُلَا مِنْ غَيْرِ كَدٍّ/ يُضِيْعُ الْعُمْرَ فِي طَلَبِ الْمُحَالِ (مَنْ)

التمرين ـ ۲

مندرجہ ذیل جملوں میں خالی جگہوں کو جملة جواب الشرط سے پر کیجئے:

۱ـ إِنْ لَا أَكْتُبْ ....

۲ـ أَيَّ حَدِيقَةٍ تَرَ ....

۳ـ أَيْنَ تَجْلِسْ ....

٤ـ كَيْفَمَا تَكُنْ ....

٥ـ مَا تَزْرَعْ ....

٦ـ مَهْمَا تَفْعَلُوا ....

۷ـ إِنْ تَتَّقُوا اللّٰه ....

۸ـ مَنْ يَسْتَغْفِرِ اللّٰه ....

۹ـ مَنْ يَفْعَلِ الْخَيْرَ ....

۱۰ـ مَتٰى تَتَوَاضَعُوا ....

۱۱ـ أَيُّ طَالِبٍ يَجْتَهِدْ ....

۱۲ـ مَنْ يُشْرِكْ بِاللّٰه ....

۱۳ـ إِنْ تَصُنْ لِسَانَكَ ....

۱٤ـ مَنْ يَكُنْ عَجُولاً ....

۱٥ـ إِنْ تَقُلْ صِدْقًا ....

۱٦ـ أَيُّ بَلَدٍ تُسَافِرْ إِلَيْهِ ....

۱۷ـ أَنّٰى تَكُنْ مُجِدًّا ....

۱۸ـ إِنْ تَحْتَرِمْ إِخْوَانَكَ ....

۱۹ـ مَتٰى تُتْقِنُوا عَمَلَكُم ....

۲۰ـ أَيْنَمَا تَلْتَمِسُوا رِزْقًا ....

۲۱ـ مَهْمَا تَطْلُبِي مِنِّي ....

۲۲ـ مَنْ يُخَالِطِ السُّفَهَاءَ ....

۲۳ـ أَيَّ سَاعَةٍ تَحْضُرْ ....

۲٤ـ إِنْ تَدْرُسْ وَأَنْتَ تَعِبٌ ....

۲٥ـ مَتٰى تُصْغِ إِلَى الأُسْتَاذِ ......

۲٦ـ إِنْ تَخْرُجُوا فِي الْمَطَرِ ....

٢٧ـ إِنْ تَكُنْ مَشْغُولًا الآنَ .... ٢٨ـ أينما تَرْحَلْ لِطَلَبِ الْعِلْمِ ....

٢٩ـ إِنْ تَعْفُ عَنِ الْمُسِيءِ .... ٣٠ـ إِنْ تَأْتِ السَّاعَةَ العَاشِرَةَ ....

التمرين ـ ٣

مندرجہ ذیل جمل شرطیہ میں جن پر فاء داخل کرنا واجب ہو ان پر ''فاء'' داخل کیجئے اور سبب بتائیے:

١ـ مَهْمَا تَقْرَأْ يُفِدْكَ. ٢ـ إِنْ تَذْهَبْ مُبَكِّرًا تَجْلِسْ فِي الصَّفِّ الأَوَّلِ.

٣ـ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ هُوَ شَهِيدٌ. ٤ـ مَنْ يَعْمَلْ صَالِحًا وَهُوَ مُؤْمِنٌ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ.

٥ـ مَنْ يَقُلْ هٰذَا الْكَلاَمَ هُوَ جَاهِلٌ. ٦ـ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَسْأَلَنِي سُؤَالًا لِيَسْئَلْنِي بَعْدَ الدَّرْسِ.

٧ـ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلاَحَ لَيْسَ مِنَّا. ٨ـ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَنْ يَلْبَسَهُ فِي الآخِرَةِ.

٩ـ إِنْ تَأْكُلُوا طَعَامًا فَاسِدًا تَمْرَضُوا. ١٠ـ مَهْمَا يَكُنْ سَبَبُ غِيَابِكَ قَدْ فَاتَكَ دُرُوسٌ مُهِمَّةٌ.

١١ـ مَنْ يُرِدْ هٰذَا الْكِتَابَ هُوَ عِنْدَ الْمُدِيرِ. ١٢ـ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ لِيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ.

١٣ـ إِنْ سَأَلَنِي الأُسْتَاذُ عَنْكَ مَاذَا أَقُولُ لَهُ؟ ١٤ـ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَعْرِفَ الأَخْبَارَ لِيَقْرَإِ الصُّحُفَ وَلْيَسْمَعِ الإِذَاعَةَ.

١٥ـ قَالَ الْمُدِيرُ لِلْمُرَاقِبِ "مَنْ جَاءَ مُتَأَخِّراً لَا تَسْمَحْ لَهُ بِالدُّخُولِ".

التمرين ـ ٤

مندرجہ ذیل خالی جگہوں کو ایسے جمل جوابیہ سے پر کیجئے جن کے ساتھ ''فاء'' ہو:

١ـ مَنْ غَشَّنَا .... (ليس) ٢ـ إِنْ أَحْسَنْتُمْ إِلَى النَّاسِ .... (سَ)

٣ـ إِنْ تَعُدْ مَرِيْضاً .... (لَا) ٤ـ إِنْ يَسْأَلْكَ أَحَدٌ عَنِّي .... (فعل الأمرِ)

٥ـ مَنْ عَصَى اللّٰهَ .... (قد) ٦ـ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَنْجَحَ بِتَقْدِيرِ مُمْتَازٍ .... (لِ)

٧ـ إِنْ تَزُرْنِي .... (سوف) ٨ـ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ .... (لِ' لام الأمر)

٩ـ مَهْمَا تَقُلْ لِي .... (لن) ١٠ـ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَفْهَمَ الإِسْلاَمَ فَهْماً جَيِّدًا .... (لِ)

١١ـ إِنْ ظَلَمْتَ .... (سوف) ١٢ـ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ أَنْ تَتَّقِيَ الْمَرَضَ .... (فِعْلُ الأَمْرِ)

۱۳ - مَنْ كَانَ مَرِيْضًا (لِ)
١٤ - إِنْ لَّمْ تَصِلْ إِلَى الْمَحَطَّةِ فِي الْوَقْتِ الْمُحَدَّدِ (سَ)
١٥ - إِنْ تَجْتَهِدْ (جُمْلَةٌ اسْمِيَّةٌ)
١٦ - مَنْ أَرَادَ أَنْ يَّجْلِسَ فِي الصَّفِّ الأَوَّلِ فِي الْمَسْجِدِ (لِ)

التمرين - ٥

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجئے (سب أسلوب الشرط پر مشتمل ہیں):

۱۔ جب رمضان ختم ہوگا تو عید آئیگی۔
۲۔ جو بچپن میں تھکتا ہے بڑھاپے میں مزے کرتا ہے۔
۳۔ اگر وہ ایسا کہتے ہیں تو بیشک وہ ظالم ہیں۔
۴۔ ہمیں جو بھی کمرہ خالی ملا ہم اس میں بیٹھ جائیں گے۔
۵۔ جہاں بھی تم ہوگے موت تمہیں پالے گی۔
۶۔ آپ جہاں کہیں جائیں گے تروتازہ کھیت دیکھیں گے۔
۷۔ اگر آپ تھکی ہوئی ہیں تو کام چھوڑ دیجئے۔
۸۔ جو بندوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں کرتے۔
۹۔ آپ جو بھی کہیں میں یقین نہیں کروں گی۔
۱۰۔ اگر آپ دونوں یہ کتابیں چاہتے ہیں تو آپ پر بیچ دوں گا۔
۱۱۔ جو فقیر بھی آپ کے پاس آئے اسکی مدد کیجئے۔
۱۲۔ اگر آپ اپنی زبان کی حفاظت کریں گے تو بچ جائیں گے۔
۱۳۔ تم جو بھلائی کرتے ہو اللہ تعالیٰ جانتے ہیں۔
۱۴۔ اگر کھیتوں میں چلو گے تو تمھاری صحت اچھی ہو جائے گی۔
۱۵۔ اگر آپ محنت نہیں کریں گی تو فیل ہو جائیں گی۔
۱۶۔ جو کفایت شعاری سے خرچ کرتا ہے فقر سے بچا رہتا ہے۔
۱۷۔ اگر آپ محنت کریں گے تو آپکی کامیابی یقینی ہے۔
۱۸۔ جو دشمن سے خبردار رہتا ہے اس کے شر سے نجات پاتا ہے۔
۱۹۔ اگر آپ سڑک پر کسی سے ملیں تو اسے سلام کریں۔
۲۰۔ اے سلیم! اگر تم باغ میں جارہے ہو تو کچے پھل مت توڑنا۔
۲۱۔ جس نے اللہ اور رسول ﷺ کی نافرمانی کی وہ گمراہ ہوا۔
۲۲۔ جو مسئلہ آپ کو مشکل لگے استاد سے اسکے بارے میں پوچھئے۔
۲۳۔ اگر آپ کے پاس کوئی عذر ہے تو ہم معاف کئے دیتے ہیں۔
۲۴۔ اگر آپ سب تیراکی سیکھ لیں تو ڈوبنے سے بچ جائیں گے۔
۲۵۔ جو آپ سب آج بچائیں گے سختی کے وقت آپکے کام آئے گا۔
۲۶۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ آپ عالم ہیں تو یقیناً آپ جاہل ہیں۔
۲۷۔ اگر آپ زیادہ کھائیں گے تو آپ کا معدہ خراب ہو جائے گا۔
۲۸۔ جو آپ بچپن میں سیکھیں گے بڑھاپے میں آپکو فائدہ دے گا۔
۲۹۔ اگر آپ میری نصیحت پر عمل کریں گے تو کبھی ناکام نہیں ہونگے۔
۳۰۔ اگر آپ آج مجھ سے ملنے آئیں گے تو میں بہت شکر گزار ہونگا۔
۳۱۔ اگر آپ دونوں مکہ میں ٹھہریں گے تو میں آپ کے ساتھ ٹھہروں گا۔

۳۲۔ جو اپنے بھائی میں کوئی (ناپسندیدہ) بات دیکھے تو اس پر صبر کرے۔

۳۳۔ اگر آپ مغرب کے فوراً بعد آئیں گے تو مجھے گھر میں پائیں گے۔

۳۴۔ جو دوستوں سے زیادہ ناراض ہوتا ہے وہ اس سے اکتا جاتے ہیں۔

۳۵۔ اگر آپ روزانہ ورزش کریں گے تو آپ کا جسم طاقتور ہو جائے گا۔

۳۶۔ جب آپ دوستوں کی زیارت کے لئے جائیں تو مجھے ساتھ لے جانا۔

۳۷۔ جہاں کہیں بھی آپ دریا کے کنارے چلیں گے تازہ ہوا کھائیں گے۔

۳۸۔ اے عائشہ! اگر تم زیادہ بات کرو گی تو تمہاری غلطیاں بھی زیادہ ہونگی۔

۳۹۔ اگر آپ گھٹیا انسان کے ساتھ احسان کریں گے تو وہ سرکش ہو جائے گا۔

۴۰۔ جب گرمیاں آتی ہیں تو لوگ پہاڑی علاقوں کی طرف چلے جاتے ہیں۔

۴۱۔ اگر آپ میرے والدین کی زیارت کریں تو وہ آپ کا اکرام کریں گے۔

۴۲۔ اے عائشہ! اگر آپ ڈاکٹر کی نصیحت سنیں گی تو بیماری سے نجات پائیں گی۔

۴۳۔ جب آپ کوئی کام شروع کریں تو اللہ تعالیٰ سے مدد اور توفیق طلب کریں۔

۴۴۔ اگر آپ مجھے حقیقت سے آگاہ کر دیں گے تو میں آپ کو معاف کر دوں گا۔

۴۵۔ باپ نے بیٹوں سے کہا: ''اگر تم بروں کی صحبت اختیار کرو گے تو پچھتاؤ گے''۔

۴۶۔ اگر آپ برائی کرنے والے کو معاف کرتے ہیں تو یقیناً آپ کریم النفس ہیں۔

۴۷۔ اگر کوئی آپ سے میرے متعلق پوچھے تو کہہ دیجئے کہ میں آجکل آرام کر رہا ہوں۔

۴۸۔ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے پر احسان فرماتے ہیں تو اسکے عیوب اسے دکھا دیتے ہیں۔

۴۹۔ باپ نے اپنے بیٹے سے کہا: ''اگر تم یہ حرکت دوبارہ کرو گے تو میں تمہیں سخت سزا دوں گا''۔

۵۰۔ فیکٹری کے مالک نے مزدوروں سے کہا: ''اگر تم عمدگی سے کام کرو گے تو میں تمہیں دوگنا اجر دونگا''۔

التمرين ـ ٦

مندرجہ ذیل افعال میں سے ہر فعل کو جملہ میں بطور فعل الشرط استعمال کیجئے:

تَلْقَى	تَقُوْمُوْنَ	تَبْنِي	تَعْفُو	تَرَى
تَسْتَيْقِظُوْنَ	تَسِيْرُ	تَظُنُّ	تَبِيتُ	تَجُوْدُ
تَبْغِنَ	تَأْتِيْنَ	تَدْنُو	تَقْسُو	تَخْشَى
تَعْمُوْنَ	تُعْطِي	أَشْتَرِي	تَرْعَيْنَ	تَعُوْدِيْنَ

التمرين ـ ٧

مندرجہ ذیل آیات کریمہ میں فعل الشرط اور فعل الجواب کی تعین کیجئے اور ان کے اعراب بیان کیجئے:

١ ـ إِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَّفْرَحُوا بِهَا.

٢ ـ إِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ.

٣ ـ إِنْ يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ.

٤ ـ قَالُوا إِنْ يَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ أَخٌ لَّهُ مِنْ قَبْلُ.

٥ ـ فَمَا حَصَدْتُّمْ فَذَرُوهُ فِي سُنْبُلِهِ .

٦ ـ وَإِنْ تُخْفُوهَا وَتُؤْتُوهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ.

٧ ـ وَمَا يَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوهُ.

٨ ـ وَ مَنْ يَّنْقَلِبْ عَلَى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَضُرَّ اللّٰهَ شَيْئاً.

٩ ـ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهُ مَخْرَجًا.

١٠ ـ وَمَنْ يَّكْسِبْ إِثْماً فَإِنَّمَا يَكْسِبُهُ عَلَى نَفْسِهِ.

١١ ـ وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ.

١٢ ـ إِلَّا تَفْعَلُوهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيرٌ.

١٣ ـ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْراً يَّرَهُ.

١٤ ـ إِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِئَتَيْنِ.

١٥ ـ وَإِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ.

١٦ ـ وَإِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ.

١٧ ـ فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَأَلْتُكُم مِّنْ أَجْرٍ.

١٨ ـ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلالاً مُّبِينًا.

١٩ ـ وَ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ.

٢٠ ـ وَمَنْ يَّغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

٢١ ـ إِنْ يُّرِيْدَا إِصْلَاحاً يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا.

٢٢ ـ قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ.

٢٣ ـ وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ اللّٰهَ بِهِ عَلِيمٌ.

٢٤ ـ وَمِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مَنْ إِنْ تَأْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ يُّؤَدِّهِ إِلَيْكَ.

٢٥۔ فَمَنْ أَبْصَرَ فَلِنَفْسِهِ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا. ٢٦۔ وَمَنْ يَتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالإِيْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ.

٢٧۔ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْراً فَإِنَّ اللّٰهَ بِهِ عَلِيمٌ. ٢٨۔ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُوْلٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ.

٢٩۔ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا. ٣٠۔ وَإِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ إِنْ شَاءَ.

٣١۔ وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهِ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ إِلَيْهِ جَمِيْعًا.

٣٢۔ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ فَإِنَّمَا حِسَابُهُ عِنْدَ رَبِّهِ.

٣٣۔ وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلْ أَوْيَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ أَجْراً عَظِيمًا.

٣٤۔ إِنْ تُطِيْعُوا فَرِيقاً مِّنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ يَرُدُّوكُمْ بَعْدَ إِيْمَانِكُم كَافِرِينَ.

معاني الكلمات

الأفعال

عربي	اردو	عربي	اردو
صَحِبَ ـَ	وہ ہمراہ ہوا	غَشَّ ـُ	اس نے دھوکا دیا
رَعَى ـَ	اس نے حفاظت کی		

اردو	عربي	اردو	عربي
وہ اچھا ہوگیا	تَحَسَّنَ ، يَتَحَسَّنُ	اس نے ہوا لی	اِسْتَنْشَقَ ، يَسْتَنْشِقُ
وہ بچ گیا	نَجَا ـُ	وہ خبردار ہوا	تَنَبَّهَ ، يَتَنَبَّهُ
وہ ناراض ہوا	سَخِطَ ـَ	وہ خراب ہوا	فَسَدَ ـُ
وہ اکتا گیا	مَلَّ ـَ	اس نے احسان کیا	مَنَّ ـُ
وہ پچھتایا	نَدِمَ ـَ	اس نے دکھایا	أَرَى، يُرِي
وہ سرکش ہوا	طَغَى ـَ	اس نے پالیا	أَدْرَكَ، يُدْرِكُ

اردو	عربي	اردو	عربي
اس نے مزے اڑائے	تَمَتَّعَ ، يَتَمَتَّعُ	کوئی کام مشکل ہوگیا	صَعُبَ ـُ
دوگنا اجر دونگا	أُضَاعِفُ لَكُمُ الْأَجْرَ		

الأسماء

عربي	اردو	عربي	اردو
تَقْدِيرٌ مُمْتَازٌ	عمدہ درجہ	طَلِيْعَةٌ ج طَلَائِعُ	آگے کی صفیں
حَلِيْفٌ ج حُلَفَاءُ	ساتھی	مُرَاقِبٌ	نگران
كَدٌّ	محنت	إِذَاعَةٌ	خبریں

اردو	عربي	اردو	عربي
تیراکی	السِّبَاحَةُ	گھٹیا	خَسِيْسٌ ، لَئِيْمٌ
کفایت شعاری	الإِقْتِصَادُ	دریا کا کنارہ	ضِفَّةُ النَّهْرِ ج ضِفَافٌ
کچا	الفِجُّ	تازہ ہوا	هَوَاءٌ نَقِيٌّ
پہاڑی علاقے	المَنَاطِقُ الْجَبَلِيَّةُ	تروتازہ کھیت	الْحُقُولُ النَّاضِرَةُ
فیکٹری	مَصْنَعٌ ج مَصَانِعُ	برائی کرنے والا	المُسِيْءُ ج س
ناپسندیدہ بات	مَكْرُوهٌ		

الدرس الثاني عشر

الْمُضَارِعُ الْمَنْصُوبُ

الأمثلة:

(أ)

الْمُضَارِعُ الْمَنْصُوبُ بِالْفَتْحَةِ الظَّاهِرَةِ

١ـ يُرِيدُ اللّٰهُ أنْ يُخَفِّفَ عَنْكُمْ.

٢ـ لَنْ تَنْفَعَكُمْ أَرْحَامُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

٣ـ قَالَ تَعَالٰى لِمُوْسٰى عليه السلام: فَرَجَعْنَاكَ إِلٰى أُمِّكَ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا.

٤ـ إِذَنْ أُكْرِمَكَ. (جَوابًا لِمَنْ قَالَ: سَأَزُوْرُكَ)

(ب)

الأَفْعَالُ الْخَمْسَةُ (الْمُضَارِعُ الْمَنْصُوبُ بِحَذْفِ النُّوْنِ)

٥ـ عَسٰى [١] أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ.

٦ـ لَنْ يَخْلُقُوا ذُبَابًا وَلَوِ اجْتَمَعُوا لَهُ. [٢]

٧ـ اعْمَلَا صَالِحًا يَا فَتَيَانِ كَيْ تَفُوزَا

٨ـ إِذَنْ تَنْجَحِي (لِمَنْ قَالَتْ: سَأَجْتَهِدُ)

(ج)

صِيْغَتَا نُوْنِ النِّسْوَةِ (الْمُضَارِعُ المنصوب محلًّا)

٩ـ على الأمّهاتِ أنْ يَرْقُبْنَ أولادَهُنَّ.

١٠ـ يا فَتَيَاتُ! لَنْ تُفْلِحْنَ إلّا بالإيمانِ وَ العَمَلِ الصَّالِحِ.

---

(١) قریب ہے کہ (٢) وہ ایک مکھی بھی پیدا نہیں کر سکتے اگر چہ اس (غرض) کے لئے سارے جمع ہو جائیں۔

١١ ـ إِحْرِصْنَ عَلى مُؤَاسَاةِ الفُقَرَاءِ كَيْ تَنَلْنَ رِضَى اللّٰهِ.

١٢ ـ إِذَنْ تَصِلْنَ إِلى ذِرْوَةِ الكَمَالِ. (لِمَن قُلْنَ: نَجِدُّ لَيلَ نَهارَ)

(د)

المُضارِع المُعتَلّ الآخِر (المنصُوبُ لفظًا أو تَقْدِيرًا)

١٣ ـ وَأَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَلَا شَفَاعَةٌ.

١٤ ـ لَنْ نَدْعُوَ مِنْ دُوْنِهِ إِلٰهًا.

١٥ ـ ارْعَ حُقُوقَ العِبادِ يا غُلامُ كَي يَرْضَى عَنْكَ رَبُّكَ.

١٦ ـ إِذَنْ تَنْسٰى. (جوابًا لِمَن قال: لا أُذاكِرُ دُرُوسِي)

شرح وتفصیل:

مضارع کونصب دینے والے حروف چار ہیں: أنْ، لنْ، كَيْ، إِذَنْ۔

۱۔ أنْ: یہ "حَـرْفُ مَـصْدَرِيَّةٍ ونَصْبٍ وَ اسْتِقْبَالٍ" کہلاتا ہے۔مصدر یہ اس لئے کہ یہ فعل کے ساتھ مل کر مصدر کے معنی دیتا ہے، أن اور فعل کا مجموعہ "مَـصْدَر مُؤَوَّل" کہلاتا ہے۔ جہاں کہیں مصدر مؤول [1] آئے اس کے بجائے مصدر صریح لانا جائز ہے "أنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُم" کے معنیٰ "صَوْمُكُم خيرٌ لكم" ہیں اسی طرح "أُرِيدُ أنْ أخرُجَ فِي سَبِيْلِ اللّٰه" کے بجائے "أرِيْـدُ الْخُرُوجَ فِي سَبِيْلِ اللّٰه" بھی کہا جاسکتا ہے۔أنْ ہمیشہ مضارع کو منصوب کرتا ہے اس کے علاوہ ماضی سے پہلے بھی آتا ہے،لیکن اس پر اثر انداز نہیں ہوگا "بَعدَ أنْ صَلَّيْتُ الْفَجْرَ خَرَجْتُ إِلَى الْمُتَنَزَّهِ"۔حرف استقبال اس لئے کہلاتا ہے کہ یہ مضارع کے معنی مستقبل میں کردیتا ہے۔

۲۔ لَنْ: "حـرفُ نَـفْيٍ وَ نَصْبٍ وَ استقبالٍ" کہلاتا ہے پس مضارع کو مستقبل میں منفی بناتا ہے: لنْ أفْعَلَ کے معنی ہیں: میں نہیں کرونگا۔

۳۔ كَيْ: "حَـرْفُ مَـصْدَرِيَّةٍ وَنَصْبٍ واسْتِقْبَالٍ" کہلاتا ہے۔ كَيْ کے ساتھ اکثر لام الـجَارَّة ہوتا ہے: "جِـئتُ لِكَي

(۱) مصدر: مصدر ایک ایسا اسم ہے جو فعل کے معنی پر دلالت کرتا ہے، اس میں فعل کے معنی پائے جاتے ہیں، لیکن زمانے کی قید نہیں ہوتی۔مصدر ہی اصل ہے، اسی سے فعل مشتق ہوتا ہے۔

أَتَعَلَّمَ" کے بجائے جِئتُ لِلتَعَلُّمِ بھی کہا جاسکتا ہے۔

۴۔ إذَنْ: یہ "حَـرْفُ جَوَابٍ وَجَزَاءٍ وَنَصْبٍ وَاسْتِقْبَالٍ" ہے۔ پس یہ ہمیشہ کسی بات پر بطور جواب کے ہی کہا جاتا ہے، نہ صرف یہ بلکہ جواب اس بات پر بطور جزاء یا نتیجہ کے مرتب ہوتا ہے، چنانچہ "إذَنْ أُكْـرِمَكَ" بطور جواب کے اس شخص کو کہا جاسکتا ہے جو کہے "سَـأَزُوْرُكَ" کیونکہ اکرام زیارت پر مرتب ہوگا (آئے گا تو اس کا اکرام کیا جائے گا)۔ إذَنْ تین شرطوں کے ساتھ مضارع کو منصوب کرتا ہے:

۱۔ پہلی شرط یہ ہے کہ یہ جملہ کے شروع میں واقع ہو، پس اگر کوئی یوں کہے: "نَجَحْتُ فِي الامْتِحَانِ" تو اس کے جواب میں "أنا إذنْ أُكَافِئُكَ" کہا جائے گا یعنی إذنْ مضارع کو منصوب نہیں کریگا، کیونکہ یہ جملہ کے شروع میں نہیں آیا بلکہ جملہ کے دو بنیادی اجزاء یعنی مبتدا اور خبر کے درمیان واقع ہوا ہے۔

۲۔ دوسری شرط یہ ہے کہ إذن کے بعد آنے والا مضارع مستقبل پر دلالت کرے پس اگر کوئی یوں کہے "إنّـي أُحبُّكَ" تو اس کے جواب میں "إذنْ أَظُنُّكَ صادِقًا" کہا جائے گا (بِـرَفْـعِ الْـمُضَارِعِ) "تو پھر میں آپ کو سچا سمجھتا ہوں" کیونکہ یہاں مضارع زمانہ حال پر دلالت کررہا ہے۔

۳۔ تیسری شرط یہ ہے کہ إذن اور مضارع کے درمیان کوئی چیز فاصل بن کر نہ آئے پس اگر یوں کہا جائے: "يَجُوْدُ الأغْنِيَاءُ بِمَالِهِم فِيْ سَبِيْلِ الْعِلْمِ" تو اس کے جواب میں "إذَنْ هُـمْ يَـقُوْمُوْنَ بِالوَاجِبِ" کہا جائے گا (بِرَفْعِ الْمُضَارِعِ) کیونکہ یہاں إذن اور فعل کے درمیان ضمیر هم فاصل بن کر آئی ہے، البتہ إذن اور فعل کے درمیان اگر قسم فاصل ہو تو "إذَنْ وَاللهِ أُكْرِمَكَ" ہی کہا جائے گا (بِنَصْبِ المُضَارِعِ)۔

نَصْبُ الْمُضَارِعِ

۱۔ افعال خمسہ اور نـون الـنسـوة کے دو صیغوں کے علاوہ مضارع کے بقیہ صیغے فتحہ سے منصوب ہوتے ہیں، جیسے مجموعہ (ا) کے جملے۔

۲۔ افعال خمسہ حذف نون سے منصوب ہوتے ہیں گویا ان کے جزم ونصب کی ایک ہی علامت ہے، جیسے مجموعہ (ب) کے جملے۔

۳۔ نون النسوة کے دونوں صیغے مبنی ہوتے ہیں جیسا کے پہلے گزر چکا ہے، اگر ان سے پہلے کوئی حرف ناصب آجائے تو یہ فِيْ مَحَلِّ نَصْبٍ ہوجائینگے، جیسے مجموعہ (ج) کے جملے۔

۴۔مضارع اگر مُعْتَلُّ الآخِرِ بِالوَاوِ یا مُعْتَلُّ الآخِرِ بِاليَاءِ ہوتو یہ فتحہ ہی سے منصوب ہوگا جیسے مجموعہ (د) جملہ ۱۳۔۱۴ اور اگر مُعْتَلُّ الآخِرِ بِالألِف ہو (یعنی اس کا لام تلفظ میں الف پڑھا جائے) تو اس کے اعراب تقدیری ہونگے جیسے مجموعہ (د) جملہ نمبر ۱۵ میں كَيْ يَرْضٰى کے اعراب مَنْصُوْبٌ وَعَلاَ مَةُ نَصْبِهِ الْفَتْحَةُ الْمُقَدَّرَة عَلَى الْأَلِفِ سے تعبیر کئے جائیں گے۔

قاعدہ نمبر ۳۸:

۱۔فعل مضارع مندرجہ ذیل حروف سے منصوب واقع ہوتا ہے: أن، لــن، كــي، إذن، یہ حروف نحو کی اصطلاح میں نواصب المضارع کہلاتے ہیں۔

۲۔افعال خمسہ اور جمع مؤنث کے دوصیغوں کے علاوہ مضارع کے تمام صیغے فتحہ سے منصوب ہوتے ہیں۔

۳۔افعال خمسہ حذف نون سے منصوب ہوتے ہیں اور جمع مؤنث کے دوصیغے جن کے ساتھ نون النسوة کی ضمیر ملحق ہے، حروف ناصبہ کی وجہ سے نصب کے محل میں واقع ہوتے ہیں۔

التمرين ـ ۱

قوسین میں دیئے ہوئے افعال کو منصوب بنا کر ان سے خالی جگہیں پر کریں (جملوں میں مکمل اشکال لگائیے):

١ـ لَنْ ..... بِالظُّلْمِ أَبَدًا. (أرْضٰى)

٢ـ الْغِيْبَةُ أَنْ ..... أَخَاكُمْ بِمَا يَكْرَهُ. (تَذْكُرُونَ)

٣ـ نَرْجُو أَنْ ...... (تُسَاعِدُونَنَا)

٤ـ لَنْ ..... عَنْ عَزْمِي وَعْدٌ وَلَا وَعِيْدٌ. (يَثْنِيْنِي)

٥ـ أَخَافُ أَنْ ..... سِرُّكَ. (يَفْشُو)

٦ـ عَلَيْكُمَا أَنْ ..... فِي سَبِيْلِ الْخَيْرِ. (تَسْعَيَانِ)

٧ـ أُرِيْدُ أَنْ ..... الدِّرَاسَةَ. (أُكْمِلُ)

٨ـ أُحِبُّ أَنْ ..... الْعَمَلَ لِوَجْهِ اللّٰهِ. (تُخلِصُونَ)

٩ـ أَتُحِبُّونَ أَنْ ..... حُفَاةً؟ (تَمْشُونَ)

١٠ـ يَجِبُ أَنْ ..... الْقُرْآنَ الْكَرِيمَ كُلَّ يَوْمٍ. (تَتلُو)

١١ـ أَتُرِيدَانِ أَنْ ..... أَرْضَكُمَا؟ (تَبِيعَانِ)

١٢ـ يَسُرُّنِي أَنْ ..... كُلَّ يَوْمِ جُمُعَةٍ. (تَزُورِينَنِي)

١٣ـ لَنْ ..... اللّٰهُ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ. (يَعْفُو)

١٤ـ أَتَسْتَطِيعِينَ أَنْ ..... إِلَى الْمَكْتَبَةِ؟ (تَصْحَبِينَنِي)

١٥ـ يُؤْلِمُنِي أَن ..... الْحَيوَانَ. (تُعَذِّبُ)

١٦ـ يَنْبَغِي أَن ..... عَنِ السُّوءِ وَالْفَحْشَاءِ. (تَنْهَيَانِ)

١٧ـ أَتُفَضِّلِيْنَ أَنْ ..... فِي الْبَيْتِ؟ (تَبْقِينَ)

١٨ـ نَدْعُو اللّٰهَ أَنْ ..... الْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِهِ. (يَنْصُرُ)

١٩ـ لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ ..... صَدِيْقِي. (أَخْدَعُ)
٢٠ـ فَتَحْتُ نَوَافِذَ الْغُرْفَةِ كَيْ ..... هَوَاؤُهَا. (يَتَجَدَّدُ)
٢١ـ لَا يَنْبَغِي أَنْ ..... عَلَى أَوْلَادِكَ. (تَقسُو)
٢٢ـ يَنْبَغِي أَنْ ..... مُعَامَلَةَ الْخَدَمِ يَا عَائِشَةُ! (تُحْسِنِينَ)
٢٣ـ أَتُرِيدُونَ أَنْ ..... قَلِيْلًا؟ (تَسْتَرِيْحُونَ)
٢٤ـ قُلْتُ لِزَيْدٍ: أَيُمْكِنُ أَنْ ..... مِائَةَ رُوبِيَّةٍ؟ (تُقْرِضُنِي)
٢٥ـ لَنْ ..... أَبَدًا عَلَى هٰذَا الرَّأْيِ. (نُوَافِقُكُمْ)
٢٦ـ أَيُمْكِنُ أَنْ ..... إِلَى بَيْتِي يَا خَدِيجَةُ؟ (تُوصِلِينَنِي)
٢٧ـ يَجِبُ أَنْ ..... أَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلِقٍ. (تَلْقَى)
٢٨ـ لِمَ تُرِيْدُونَ أَنْ ..... بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ؟ (تُلْقُونَ)
٢٩ـ يَحْزُنُنِي أَنْ ..... أَبَوَيْكَ يَا زَيْدُ! (تَعْصِي)
٣٠ـ يَا زَيْدُ! لَا يَنْبَغِي أَنْ ..... شَيْءٌ عَنِ الصَّلَاةِ. (يَشْغَلُكَ)
٣١ـ لَا يَجُوزُ أَن ...... عَلَى مَا فَاتَكَ. (تَبْكِي)
٣٢ـ أَتَسْتَطِيعُونَ أَنْ ..... مِنْ هٰذِهِ الْمُصِيبَةِ. (تُنْقِذُونَنِي)
٣٣ـ أَلَا تُحِبَّانِ أَنْ ..... سُنَّةً حَسَنَةً ؟(تَسُنَّانِ)
٣٤ـ يَجِبُ أَنْ.....يَدَيْكِ قَبْلَ أَنْ....الطَّعَامَ. (تَغْسِلِيْنَ، تَأْكُلِيْنَ)
٣٥ـ يَنْبَغِي أَنْ ..... حُقُوقَ الْوَالِدَيْنِ. (تَرْعَونَ)
٣٦ـ عَلَيْكَ أَنْ .... اللّٰهَ تَعَالَى وَتَتَجَنَّبَ الْمَعَاصِي. (تَخْشَى)
٣٧ـ لَا يَجُوزُ أَنْ ..... الظَّنَّ بِالنَّاسِ. (تُسِيئُونَ)
٣٨ـ مِنَ الصَّعْبِ جِدًّا أَنْ .... الدِّينَ مِنَ الْكُتُبِ. (تَتَعَلَّمُونَ)
٣٩ـ لَا يَجُوزُ أَنْ .... مِنْ أَعْرَاضِ النَّاسِ. (تَنَالُ)
٤٠ـ قَضَيْنَا بَعْضَ الْوَقْتِ فِي الرِّيْفِ كَيْ ... أَنْفُسَنَا. (نُرَوِّح)
٤١ـ يُسْعِدُنِي أَنْ ..... فِي الدِّرَاسَةِ. (تَجْتَهِدِينَ)
٤٢ـ مِنَ الْمُسْتَحِيلِ أَنْ ..... الْعَرَبِيَّةَ بِدُونِ الْجِدِّ. (تَتَعَلَّمُونَ)
٤٣ـ نَدْعُو اللّٰهَ تَعَالَى أَنْ ..... عَاجِلًا. (يَشْفِيكَ)
٤٤ـ قَالَ الْأَبُ لِأَبْنَائِهِ: يَحْزُنُنِي أَنْ ... عَنِ الصَّلَاةِ. (تَغْفُلُوْنَ)
٤٥ـ أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ ...... أَنْفُسَكُمُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ؟ (تَشْرُونَ)
٤٦ـ نَدْعُو اللّٰهَ تَعَالَى أَنْ .... أَبَوَيْكَ إِلَى الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيمِ. (يَهْدِي)
٤٧ـ هِيَ تُحَاوِلُ أَنْ .... عَلَى شَهَادَةٍ عَالِيَةٍ فِي اللُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ. (تَحْصُلُ)
٤٨ـ هُمْ يُسَافِرُونَ إِلَى الشَّرْقِ الْأَوْسَطِ لِكَيْ .... عَنِ الْعَمَلِ. (يَبْحَثُونَ)
٤٩ـ نُحَاوِلُ أَن .... مَقْعَدَيْنِ فِي الرِّحْلَةِ الَّتِي تُغَادِرُ فِي الْخَامِسَةِ مَسَاءً. (نَحْجِزُ)
٥٠ـ مِنَ السَّهْلِ جِدًّا أَنْ .... الْكُتُبَ الَّتِي تَحْتَاجُ إِلَيْهَا مِنْ إِحْدَى مَكْتَبَاتِ كَرَاتْشِي. (تَشْتَرِي)

التمرين ـ ۲

مندرجہ ذیل جملوں میں مصدر صریح کے بجائے مصدر مؤول استعمال کیجیے:

نموذج: ١ـ يَسُرُّنِي رُؤْيَتُكَ الْيَوْمَ. (رَأَى، يَرَى) يَسُرُّنِي أنْ أَرَاكَ الْيَوْمَ.

٢ـ قالَ الْمُدِيرُ : يَجِبُ إتْقَانُ الْعَمَلِ. (أتْقَنَ، يُتْقِنُ) قالَ الْمُدِيرُ : يَجِبُ أنْ تُتْقِنُوا الْعَمَلَ.

٣ـ أتُفَضِّلُونَ الْبَقَاءَ فِي الْبَيْتِ؟ (بَقِيَ، يَبْقَى)

٤ـ أتَسْتَطِيعُونَ مُسَاعَدَتِي؟ (ساعَدَ، يُساعِدُ)

٥ـ يَجِبُ عَلَيْنَا إكْرامُ الضُّيُوفِ. (أكْرَمَ، يُكْرِمُ)

٦ـ عَلَيْكَ بِالشَّفَقَةِ عَلَى الصِّغَارِ. (أشْفَقَ، يُشْفِقُ)

٧ـ يُؤْلِمُنِي تَبَرُّجُ نِسَاءِ الْمُسْلِمِينَ. (تَبَرَّجَ، يَتَبَرَّجُ)

٨ـ لِقَاؤُكَ أخاكَ بِوَجْهٍ طَلِقٍ صَدَقَةٌ. (لَقِيَ، يَلْقَى)

٩ـ قالَ الأُسْتاذُ لِتَلامِيذِهِ : عَلَيْكُمْ بِالْجِدِّ. (جَدَّ، يَجِدُّ)

١٠ـ مِنْ حُسْنِ إسْلامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لا يَعْنِيهِ. (تَرَكَ، يَتْرُكُ)

١١ـ نُرِيدُ قَضَاءَ إجَازَةِ الصَّيْفِ فِي الرِّيْفِ. (قَضَى، يَقْضِي)

١٢ـ أُحاوِلُ الْحُصُولَ عَلَى هٰذِهِ الْكُتُبِ. (حَصَلَ، يَحْصُلُ)

١٣ـ نَهَانَا النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الأَكْلِ بِالْيَدِ الْيُسْرَى. (أكَلَ، يَأْكُلُ)

١٤ـ يا غُلامُ ! لَا يَجُوزُ الْكِذْبُ وَلَوْ بِالْهَزْلِ. (كَذَبَ، يَكْذِبُ)

١٥ـ ألَيْسَ مِنْ حُبِّ الدُّنْيا إصْلَاحُ مَعِيشَتِكَ؟ (أصْلَحَ، يُصْلِحُ)

١٦ـ أمَرَ الأَبُ أبْنَاءَهُ[1] بِالْخُرُوجِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ. (خَرَجَ، يَخْرُجُ)

١٧ـ تَعَلُّمُ الدِّينِ خَيْرٌ لَكُمْ مِنَ الالْتِحاقِ بِالْكُلِّيَّةِ. (الْتَحَقَ، يَلْتَحِقُ)

(۱) جن افعال کے ساتھ حروف جارہ استعمال ہوتے ہوں ان کے بعد اگر مصدر صریح آئے تو حرف جر کا لانا واجب ہو جاتا ہے۔ اگر مصدر مؤول آئے تو لانا، نہ لانا برابر ہے: أَمَرْتُ الْخَادِمَةَ بِتَنْظِيفِ الْبَيْتِ، أَمَرْتُ الْخَادِمَةَ بِأَنْ تُنَظِّفَ الْبَيْتَ، أَمَرْتُ الْخَادِمَةَ أَنْ تُنَظِّفَ الْبَيْتَ.

١٨ـ نَهَانَا النَّبِيُّ ﷺ عَنِ القُعُودِ بَيْنَ الشَّمْسِ وَالظِّلِّ. (قَعَدَ، يَقْعُدُ)

١٩ـ قَالَتِ الْأُمُّ لابْنَتِهَا: لَقَدْ سَاءَنِي تَعْنِيفُكِ الْخادِمَ. (عَنَّفَ، يُعَنِّفُ)

٢٠ـ مِنْ سَعادَةِ ابنِ آدَمَ رِضاهُ بِمَا قَضَى اللّٰهُ تَعَالَى. (رَضِيَ، يَرْضَى)

٢١ـ مِنَ الظُّلْمِ تَصَرُّفُ الْمَرْءِ فِي مَالِ أَخِيهِ دُونَ إِذْنِهِ. (تَصَرَّفَ، يَتَصَرَّفُ)

٢٢ـ كَيْفَ سَوَّلَتْ لَكَ نَفْسُكَ ارْتِكابَ هٰذِهِ الْحَمَاقَةِ؟ (ارْتَكَبَ، يَرْتَكِبُ)

٢٣ـ يا بُنَيَّ! لا يَنْبَغِي إِضَاعَةُ الْوَقْتِ فَإِنَّهُ أَغْلَى مَا يَمْلِكُهُ الإِنْسَانُ. (أَضَاعَ، يُضِيْعُ)

٢٤ـ أ لا تَعْرِفُ أَنَّ مِنْ أَفْضَلِ الْعَمَلِ إِدْخالَ السُّرُورِ عَلَى الْمُؤْمِنِ؟ (أَدْخَلَ، يُدخِلُ)

٢٥ـ قَالَتِ الأُمُّ لابْنِهَا: يُقْلِقُنِي إِقْدَامُكَ عَلى هٰذَا السَّفَرِ الْمَحْفُوفِ بِالْخَطَرِ. (أَقْدَمَ، يُقْدِمُ)

(ب)

نموذج: ١ـ جِئتُ لِتَعلُّمِ الدِّينِ. (تَعلَّمَ يَتعَلَّمُ) جِئتُ لكَي أَتعلَّمَ الدِّينَ.

٢ـ جِئتُ لِمُساعَدَتِكَ. (سَاعَدَ، يُساعِدُ)

٣ـ ضَرَبْتُ الغُلامَ لِلتَّأدِيبِ. (أَدَّبَ، يُؤَدِّبُ)

٤ـ ادَّخَرتُ مبلغًا كَبيرًا لِبِناءِ المَسجِد. (بنى، يبني)

٥ـ نَتَصَدَّقُ بِأموَالِنا لِابْتِغَاءِ مَرضَاتِ اللّٰهِ. (ابتغى، يَبتَغِي)

٦ـ يُجاهِدُ المُسلِمُونَ لِإِعْلاءِ كَلِمَةِ اللّٰه. (أعلى، يُعلِي)

٧ـ نَتعَلَّمُ العُلومَ الدِّينِيَّةَ لِنَيلِ رِضَى اللّٰهِ تعالى. (نال، ينال)

٨ـ وَيْلَكَ أ تُمارِسُ الطِبَّ لِجَمْعِ الأَمْوالِ؟ (جَمَعَ، يَجْمَعُ)

٩ـ ذَهَبتُ إلى المَطارِ لِاسْتِقبَالِ صَدِيقَتِي. (استَقبَلَ، يَسْتَقبِلُ)

١٠ـ سَلَّ الجُندِيُّ السَّيفَ لِضَربِ عُنُقِ العَدُوِّ. (ضَرَبَ، يَضرِبُ)

١١ـ خَرجْتُ إلى الحُقُولِ الخَضْراءِ لِتَروِيحِ النَفسِ. (رَوَّحَ، يُرَوِّحُ)

١٢ـ يَسعَى هؤلاءِ العُلماءُ لِإِصلاحِ شَأنِ المُجتَمَعِ. (أَصلَحَ، يُصلِحُ)

١٣ـ يَرْحَلُ البَدوُ مِنْ مَكانٍ إلى مَكانٍ لِلبَحثِ عَنِ الماءِ وَ الكَلأ. (بَحَثَ، يَبْحَثُ)

١٤ـ اصطَفَّ النَّاسُ على أطرافِ الشارعِ لِمُشاهَدَةِ المَوكِبِ المَلِكِي. (شَاهَدَ، يُشاهِدُ)

١٥ـ فَتَحَتِ الحُكومَةُ مَراكِزَ عَدِيدَةً لِتَدرِيبِ الشُّبَّانِ على حملِ السِّلاحِ. (حَمَلَ، يَحمِلُ)

التمرين ـ ٣

مندرجہ ذیل منفی جملوں کو "لا" کے بجائے "لن" سے منفی کیجئے:

نموذج: ١ـ لا نَكذِبُ أبَدًا. لَنْ نَكذِبَ أبَدًا.

٢ـ لَا أُغيِّرُ رأيِي أبَدًا.

٣ـ لَا نَتَعَاوَنُ عَلَى الإثْمِ وَالعُدْوَانِ.

٤ـ لا تَفُوزُ إلَّا إذَا اجْتَهَدتَ.

٥ـ إنَّ اللّٰهَ لا يُضِيعُ أجرَ المُحسِنينَ.

٦ـ لَا يَتأخَّرُ زَيدٌ فِي الصَّباحِ.

٧ـ لَا يَسئَمُ الإنْسَانُ مِنْ دُعَاءِ الخَيرِ.

٨ـ لَا يَعُودُ المُذنِبُ إلى ذَنبِه.

٩ـ هؤُلَاءِ قَوْمٌ أبَاةٌ لَا يَرْضَوْنَ بِالضَّيْمِ.

١٠ـ لا أحتاجُ إلى مُساعَدَتِك.

١١ـ لا يَأْلُونَ جُهدًا لِنَشْرِ تَعْلِيْمِ الدِّينِ.

١٢ـ لَا يَنقادُونَ لِآرَاءِ السُّفهاءِ.

١٣ـ لَا يَغتَرُّ المُؤمِنُ بِعَمَلِهِ فَإنَّ الغُرُورَ باطِلٌ.

١٤ـ لا تَفْشُوَانِ سِرَّ صدِيقِكُما.

١٥ـ أعرِفُ أنَّكِ لا تكتَرِثِيْنَ لِكلَامِ السُّفَهَاءِ.

١٦ـ لا يَعفُو اللّٰهُ عنِ المُشرِكِينَ.

١٧ـ إنِّي لا أُقَصِّرُ فِي مُكَافَئَتِكَ إذَا اجْتَهَدتَ.

١٨ـ إنْ أسْرَعْنَا فَلا يَفُوتُنَا القِطَارُ.

١٩ـ أَعْرِفُ أنَّكِ لَا تَتَدَخَّلِينَ فِيما لا يَعنِيكِ.

٢٠ـ لَا أستَطِيعُ أنْ أُسَافِرَ وَحْدِي.

٢١ـ المُسلِمُونَ لا يَخافُونَ فِي اللّٰهِ لَومَةَ لَائِمٍ.

٢٢ـ لَا نَعتَمِدُ عَلى هٰؤُلَاءِ الخَونَةِ.

٢٣ـ لَا يُقدِّمُ زَيدٌ عَلى مَشرُوعٍ لا يَدِرُّ عَليه رِبْحًا.

٢٤ـ لَا نُبَالِي بِمَا تُواجِهُنَا مِنْ مَصَائِبَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ تَعالى.

٢٥ـ لَا يُزَلزِلُ أقْدَامَهُم تَهدِيدٌ وَ لا يَفُتُّ فِي عضدِهم أو يَثْنِيهِم عن عَزْمِهِم وعدٌ أو وَعِيدٌ.

التمرين ـ ٤

مندرجہ ذیل جملوں کا جواب ایسے جملوں سے دیجئے جو إذن سے شروع ہوں:

نموذج: ١ ـ قَال التاجرُ سَأكُونُ أمِينًا. قُلْتُ: إذنْ تَربَحَ تِجَارَتُكَ.

٢ ـ سَأُغلِقُ النَّوافِذَ.

٣ ـ سَأَخْتَارُ أَصْدِقَاءَ صَالِحِيْنَ.

٤ ـ سَأُسَافِرُ وَحدِي.

٥ ـ سَأَمْشِي عَلى شَاطِئِ النهرِ.

٦ ـ سَأَحضُرُ الحَفلَةَ.

٧ ـ لا يَنَامُ هٰذَا الطِّفْلُ إلّا قَلِيلًا.

٨ ـ يَأكُلُ عَلِيٌّ كَثِيرًا.

٩ ـ عَلِمتُ أنَّ صَدِيقَتِي مَرِيضَةٌ.

١٠ ـ سَأَتَعَلَّمُ السِّبَاحَةَ.

١١ ـ لا يَدَّخِرُ خَالِدٌ مِن مَالِه شَيْئًا.

١٢ ـ سَأزرَعُ نَخْلًا كَثِيرًا.

١٣ ـ نَرحَمُ الضُّعفَاءَ وَ المَساكِينَ.

١٤ ـ سَأتَخَلَّقُ بِخُلُقٍ حَسَنٍ.

١٥ ـ يَقرَأُ زَيدٌ فِي الضَّوْءِ الضَعِيْفِ.

١٦ ـ سَأَعمَلُ بِنُصحِ وَالِدِي.

١٧ ـ تُهمِلُ عائِشَةُ تَنْظِيفَ أَسْنَانِهَا.

١٨ ـ سَأَدْرَأُ السَّيِّئَةَ بِالحَسَنَةِ.

١٩ ـ سَأَتُوبُ إلى اللهِ تَوْبَةً نَصُوحًا.

٢٠ ـ سَألْتَحِقُ بِمَدرَسَةٍ دِينِيَّةٍ.

٢١ ـ سَأَكْتُبُ إلَيكَ رِسَالَةً مِن لَاهَوْرَ.

٢٢ ـ سَتُمطِرُ السَّماءُ بَعدَ قَلِيلٍ.

٢٣ ـ سَأَقرَأُ هٰذَا الْكِتَابَ مِنْ أوَّلِهِ إلى آخِرِهِ.

٢٤ ـ سَأعتَادُ التبكِيرَ إلى النَّومِ.

٢٥ ـ يَترُكُ زَيدٌ التَّدْخِيْنَ عمَلًا بِمَشوَرَةِ الطَّبِيبِ.

التمرين ـ ٥

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجئے۔

۱۔ حاسد کبھی خوش نہیں ہوگا۔

۲۔ میں عربی سیکھ رہی ہوں تاکہ دین کی خدمت کروں۔

۳۔ کیا ہم ان پر اعتماد کر سکتے ہیں؟

۴۔ مجھے امید ہے کہ اگلے مہینے میں گرمی کم ہو جائے گی۔

۵۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ سمجھیں۔

۶۔ میں نے خادم کو حکم دیا کہ صحن میں پانی چھڑک دے۔

۷۔ وہ ہرگز جھوٹی گواہی نہیں دیں گے۔
۸۔ ہم ایک دوسرے گھر میں منتقل ہونے کی کوشش کر رہے ہیں۔
۹۔ کیا آپ میری مشکل حل کر سکتی ہیں؟
۱۰۔ کیا آپ دس منٹ بعد مہمانوں کو کھانا پیش کر سکیں گی؟
۱۱۔ ہم ہرگز آپ کا ساتھ نہیں دیں گے۔
۱۲۔ کیا آپ نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو معاف کر دیں؟
۱۳۔ مہمان کا اکرام کرنا ہم پر واجب ہے۔
۱۴۔ مجھے بہت برا لگتا ہے کہ میں سائل کو خالی ہاتھ لوٹاؤں۔
۱۵۔ ممکن ہے کہ شام تک بارش تھم جائے۔
۱۶۔ کیسے ممکن ہوسکتا ہے کہ میں والدین کی نافرمانی کروں۔
۱۷۔ آپ کو چاہیے کہ یہ پرانی گاڑی بیچ دیں۔
۱۸۔ میں نے عائشہ سے کہا: سفر میں روزہ نہ رکھنا جائز ہے۔
۱۹۔ لا پرواہ طلبہ ہرگز کامیاب نہیں ہونگے۔
۲۰۔ ہم اپنے رب کی اطاعت کرتے ہیں تاکہ فلاح پائیں۔
۲۱۔ کیا آپ قرآن کی زبان نہیں سیکھنا چاہتے؟
۲۲۔ آپ کو چاہیے کہ کم کھائیں تاکہ آپ کا معدہ خراب نہ ہو۔
۲۳۔ بہت مشکل ہے کہ میں آپ کے گھر آؤں۔
۲۴۔ مجھے امید ہے کہ آپ سب امتحان میں کامیاب ہوجائینگی۔
۲۵۔ مومن کبھی میدان جنگ سے فرار نہیں ہوتا۔
۲۶۔ میں نے اپنے بیٹوں کو مغرب کے بعد نکلنے سے منع کیا ہے۔
۲۷۔ کیا تم آگ کے عذاب سے بچنا چاہتے ہو؟
۲۸۔ مجھے بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ امتحان میں کامیاب ہوگئے۔
۲۹۔ ہم دونوں حالتوں میں آپ کا ساتھ دینا چاہتے ہیں۔
۳۰۔ وہ دونوں بازار جارہے ہیں تاکہ گھر کی ضروریات خریدیں۔
۳۱۔ مجھے ڈر ہے کہ آپ جنگل میں بھٹک نہ جائیں۔
۳۲۔ طلبہ نے اپنی کتابیں کھولیں نئے سبق کا مطالعہ کرنے کے لیے۔
۳۳۔ ہم جلدی کر رہے ہیں تاکہ گاڑی نکل نہ جائے۔
۳۴۔ ہم مہمانوں کا استقبال کرنے کے لیے دروازے پر کھڑے ہوئے۔
۳۵۔ میں فرانسیسی زبان سمجھتا ہوں، لیکن بول نہیں سکتا۔
۳۶۔ یہ مناسب نہیں ہے کہ آپ دوپہر کے وقت کسی کے ہاں جائیں۔
۳۷۔ تمھیں نکلنے سے پہلے والدین کو سلام کرنا چاہیے۔
۳۸۔ میں آہستہ چل رہا ہوں تاکہ غروب آفتاب کے منظر سے محظوظ ہوں۔
۳۹۔ اپنی چھتری لے لیجیے ممکن ہے کہ بارش ہوجائے۔
۴۰۔ مجھے بہت خوشی ہوتی ہے کہ آپ غرباء و مساکین کی امداد کرتے ہیں۔
۴۱۔ میں نے درخت کا تنا ہلایا تاکہ اس کا پھل گرے۔
۴۲۔ آپ سب کو چاہیے کہ بڑوں کا اکرام کریں اور چھوٹوں پر شفقت کریں۔
۴۳۔ یہ کوئی نیکی نہیں ہے کہ دوسروں پر بوجھ بن جائیں۔
۴۴۔ میں کل اپنی بہن کی شادی میں شریک ہونے کے لیے لاہور جارہی ہوں۔
۴۵۔ ہمیں امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے ہماری مشکل آسان کریں گے۔
۴۶۔ میں نے زینب سے کہا: بہتر ہے کہ آپ مشکل وقت کے لیے تھوڑی سی رقم بچالیں۔

۴۷۔ہم چاہتے ہیں کہ بہت محنت کریں تاکہ سبقت لے جانے والوں میں سے ہوجائیں۔

۴۸۔باپ نے اپنے دونوں بیٹوں سے کہا: تمہیں لوگوں کے ساتھ حسن سلوک روا رکھنا چاہئے۔

۴۹۔ہم چاہتے ہیں کہ بنی نوع انسان کو باطل کی تاریکیوں سے نکال کر حق کے نور کی طرف لے آئیں۔

۵۰۔عورت نے دروازہ کھولا تاکہ پارسل وصول کرے پھر اسے کھولا تاکہ دیکھے کہ اس کے اندر کیا ہے۔

التمرين ـ ٦

مندرجہ ذیل افعال میں سے ہر فعل کو پہلے جملے میں مرفوع، دوسرے میں مجزوم اور تیسرے میں منصوب استعمال کریں:

يَسْمَعُ	تَبِيعُ	نَعْفُو	تَسْعَى	تَفُوْقُ
نَدْعُو	نَخَافُ	تُكْرِمُوْنَ	تَبْقَيَانِ	أَحْكِي
تَتْلِيْنَ	يَنَامُ	تُحِبِّيْنَ	تَقُوْمِيْنَ	تَقْسُو
تَبْنُوْنَ	يَجُوْدُ	تَبْنِي	تَرْعَيْنَ	تَتَحَدَّثُ

التمرين ـ ٧

مندرجہ ذیل آیات کریمہ میں سرخ کلمات کے اعراب بیان کیجیے۔

١ـ لَنْ تُقَاتِلوا مَعِيَ عَدُوًّا ٢ـ فَذُوقُوا فَلَنْ نَزِيدَكُم إلّا عذَابًا.

٣ـ أنْ تَعفُوَا أقْرَبُ لِلتَّقوى. ٤ـ وَ لَن تَرضى عَنكَ اليَهُودُ وَلا النَّصارىٰ.

٥ـ إنْ ظَنَّا أنْ يُقِيمَا حُدُودَ اللّٰهِ. ٦ـ عَسىٰ أنْ تَكرَهُوا[1] شَيئًا وَ هُوَ خَيرٌ لَكُم.

٧ـ فَلَنْ أكُونَ ظَهِيرًا لِلْمُجرِمِينَ. ٨ـ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أنْ يَكتُمنَ مَا خَلقَ اللّٰهُ فِي أرحَامِهِنَّ.

التمرين ـ ٨

مندرجہ ذیل آیات کریمہ میں منصوب افعال کی تعیین کیجئے:

١ـ إنّه ظَنَّ أنْ لَنْ يَحُورَ. ٢ـ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أنْ تَمُوتَ إلّا بِإذنِ اللّٰهِ.

(١) أنْ تَكْرَهُوا: مصدر مُؤَوَّلٌ فِي مَحَلِّ رَفْعٍ فَاعِلُ عَسَى.

٣ـ إِنَّهُم لَنْ يَضُرُّوا اللّٰهَ شَيئًا.

٤ـ قَالَ رَبِّ أَرِنِي أَنْظُر إِلَيكَ قَالَ لَنْ تَرانِي.

٥ـ وَ أَنْ تَعفُوا أَقْرَبُ لِلتَّقوٰى.

٦ـ لَنْ يَّستَنْكِفَ المَسِيحُ أَنْ يَّكُونَ عَبدًا لِلّٰهِ.

٧ـ وَ لَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيلاً.

٨ـ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَنْ نُؤمِنَ بِهٰذَا القُرآنِ.

٩ـ فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَزِيْدَكُمْ إِلَّا عَذَابًا.

١٠ـ قُل لَنْ يَّنفَعَكُمُ الفِرَارُ إِنْ فَرَرْتُم مِنَ المَوتِ.

١١ـ إِنَّ آيَةَ مُلْكِهِ أَنْ يَّأتِيَكُمُ التَّابُوتُ.

١٢ـ وَ لَقَد كُنتُمْ تَمَنَّونَ المَوتَ مِنْ قبلِ أَنْ تَلْقَوهُ.

١٣ـ أ يَحْسَبُ أَنْ لَنْ يَقْدِرَ عَلَيهِ أَحَدٌ.

١٤ـ إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الأَمانَاتِ إِلٰى أَهْلِهَا.

١٥ـ عَلِمَ أَنْ لَنْ تُحصُوهُ فَتَابَ عَلَيكُم.

١٦ـ لَيسَ عَلَيكُم جُناحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلاً مِنْ رَبِّكُم.

١٧ـ وَمَنْ يُضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَه سَبِيلاً.

١٨ـ أَوْ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّه بِالعَدْلِ.

١٩ـ وَلَنْ يَتَمَنَّوهُ أَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ أَيدِيهِمْ.

٢٠ـ إِنَّكَ لَنْ تَخرِقَ الأَرْضَ وَلَن تَبلُغَ الجِبَالَ طُولاً.

٢١ـ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا وَلَنْ تَفعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ.

٢٢ـ فَأَثَابَكُم غَمًّا بِغَمٍّ لِكَيْلَا تَحزَنُوا عَلٰى ما فَاتَكُم.

٢٣ـ أ يَحسَبُ الإنسَانُ أَن لَنْ نَجمَعَ عِظَامَهُ.

٢٤ـ وَإِنْ أَرَدْتُم أَنْ تَسْتَرضِعُوا أَولَادَكُم فَلَا جُنَاحَ عَلَيكُم.

٢٥ـ وَأَشْرِكْهُ فِيْ أَمْرِيْ كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا وَنَذْكُرَكَ كَثِيْرًا.

٢٦ـ أَ لَن يَكْفِيَكُم أَنْ يُمِدَّكُم رَبُّكُم بِثَلَاثَةِ آلافٍ مِنَ المَلَائِكَةِ مُنْزَلِيْنَ.

٢٧ـ مَنْ كَانَ يَظُنُّ أَنْ لَّن يَّنْصُرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَ الآخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ إِلَى السَّمَاءِ.

٢٨ـ إِنَّهُم إِنْ يَّظْهَرُوا عَلَيْكُم يَرْجُمُوكُم أَو يُعِيدُوْكُم فِي مِلَّتِهِم وَ لَنْ تُفْلِحُوا إِذًا أَبدًا.

معاني الكلمات

الأفعال

اردو	عربي
آہستہ چلا	أَبْطَأَ فِي الْمَشْي
نکلنا (گاڑی وغیرہ کا)	فَاتَ ـُ
روزہ چھوڑا	أَفْطَرَ ، يُفْطِرُ

الأسماء

اردو	عربي
محظوظ ہوا	تَمَتَّعَ ، يَتَمَتَّعُ بِ
فرانسیسی زبان	اللُّغَةُ الْفَرَنْسِيَّةُ
جھوٹی گواہی	شَهَادَةُ الزُّورِ

الدرس الثالث عشر

الفعل المبنيُّ للمجهول ونائب الفاعل

الأمثلة:

(ا) الفِعْلُ الْمَبْنِيُّ لِلْمَعْرُوفِ	(ب) الفِعْلُ الْمَبْنِيُّ لِلْمَجْهُولِ
١۔ زَرَعَ الفَلَّاحُ الْحَقْلَ فِي إِبَّانِ الرَّبِيعِ.	زُرِعَ الْحَقْلُ فِي إِبَّانِ الرَّبِيعِ.
٢۔ أَمَرَ اللّٰهُ الْمَرْأَةَ الْمُسْلِمَةَ بِالْحِجَابِ وَمَنَعَهَا مِنَ السُّفُورِ.	أُمِرَتِ الْمَرْأَةُ الْمُسْلِمَةُ بِالْحِجَابِ وَمُنِعَتْ مِنَ السُّفُورِ.
٣۔ أَخَذَ رِجَالُ الشُّرْطَةِ اللُّصُوصَ وَضَرَبُوهُمْ.	أُخِذَ اللُّصُوصُ وَضُرِبُوْا.
٤۔ لَقَدْ سَرَّنِي لِقَاؤُكَ الْيَوْمَ.	لَقَدْ سُرِرْتُ بِلِقَائِكَ الْيَوْمَ.
٥۔ وَهَبْتُ فَاطِمَةَ كِتَابًا مُفِيدًا.	وُهِبَتْ فَاطِمَةُ كِتَابًا مُفِيدًا.
٦۔ بَحَثْنَا عَنْ هٰذِهِ الْكُتُبِ فِي كُلِّ مَكَانٍ.	بُحِثَ عَنْ هٰذِهِ الْكُتُبِ فِي كُلِّ مَكَانٍ.

شرح وتفصیل:

جس فعل کا فاعل معلوم ہو اسے اصطلاح میں "الفعل المبني للمعروف" کہتے ہیں، (ا) کے ذیل میں جو جملے آرہے ہیں انھیں غور سے دیکھئے۔ اور جس فعل کا فاعل محذوف ہو[1] اسے "الفعل المبني للمجهول" کہا جاتا ہے۔ (ب) کے ذیل میں تمام جملے مبني للمجهول افعال پر مشتمل ہیں۔

۱۔ فعل ماضی ثلاثی کو مبني للمجهول بنانے کے لئے اسکے حرف فاء کوضمّہ اور حرف عین کو کسرہ دے دیا جاتا ہے، جیسے: زُرِعَ، مُنِعَ، وُهِبَ، بُحِثَ وغیرہ۔

۲۔ فعل مضارع ثلاثی کو مبني للمجهول بنانے کے لئے حرف المضارعة کوضمّہ اور حرف عین کوفتحہ دے دیا جاتا ہے، جیسے: يُزْرَعُ، يُمْنَعُ، يُبْحَثُ، يُسْمَعُ وغیرہ۔

---

(۱) فاعل کو حذف کرنے کی کئی وجوہات ہو سکتی ہیں، مثلا فاعل اتنا معروف ہو کہ اس کا ذکر کرنا غیر ضروری ہو: خُلِقَ الْإِنْسَانُ ضَعِيفًا، یا فاعل حقیقتا معلوم نہ ہو جیسے: سُرِقَ الْمَتَاعُ، یا متکلم کسی وجہ سے اس کا ذکر نہ کرنا چاہتا ہو: أُخْبِرْتُ بِأَنَّكَ مُسَافِرٌ۔

۳۔ فاعل کو حذف کرنے کے بعد مفعول بہ کو اسکا قائم مقام بنا دیا جاتا ہے اور یہ نائب الفاعل کہلاتا ہے، جملہ نمبر ا "زَرَعَ الفَلاَّحُ الْحَقْلَ " میں فاعل "الْفَلاّحُ" کو حذف کر کے مفعول بہ "الحَقْلَ" کو اسکا نائب بنا دیا گیا ہے۔

۴۔ نائب الفاعل ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے، یہ ہر اعتبار سے فاعل کے احکام کا تابع ہوتا ہے، چنانچہ فعل کی تذکیر وتانیث اور جمع وتثنیہ کے لئے نائب الفاعل کا لحاظ رکھا جاتا ہے جیسے مجموعہ (ب) جملہ ۲، ۳۔

۵۔ فعل اگر متعدي إلى المفعولين ہو (یعنی دو مفعولوں کو منصوب کرتا ہو) تو مفعول بہ اول نائب الفاعل بن کر آئے گا اور مفعول بہ ثانی مفعول ہونے کی رو سے منصوب ہی رہے گا، جیسے مجموعہ (ب) جملہ ۵۔

۶۔ جو افعال حروف جارّہ سے متعدی بنتے ہیں، انکا صیغہ نہیں بدلتا اور جار ومجرور کا مجموعہ نائب الفاعل کہلاتا ہے، جیسے مجموعہ (ب) جملہ ۶ میں "عَنْ هٰذِهِ الْكُتُبِ" کے اعراب "جار ومجرور في محلّ رفعِ نائب الفاعل " سے تعبیر کئے جائیں گے۔

بناء الفعل المهموز للمجهول:

ماضی مہموز ثلاثی بالکل فعل صحیح کی طرح مجہول بنتا ہے: أَخَذَ سے أُخِذَ، أَمَرَ سے أُمِرَ بنے گا، اسی طرح سَأَلَ سے سُئِلَ اور قَرَأَ سے قُرِئَ بنے گا۔ يَأْخُذُ سے يُؤْخَذُ، يَأْمُرُ سے يُؤْمَرُ بنے گا، يَسْأَلُ سے يُسْأَلُ بنے گا۔

بناء الفعل المثال للمجهول:

مثال کا ماضی فعل صحیح کے ماضی کی طرح مبني للمجهول بنتا ہے، وَجَدَ سے وُجِدَ، وَضَعَ سے وُضِعَ اور وَهَبَ سے وُهِبَ بنے گا۔ مثال واوی کے مضارع میں حرف المضارعة کو جب ضمّہ دیا جاتا ہے تو اسکا واو لوٹ آتا ہے: يَجِدُ سے يُوْجَدُ، يَضَعُ سے يُوْضَعُ اور يَهَبُ سے يُوْهَبُ بنتا ہے۔ اگر مثال یائی ہو تو اسکی یاء ضمّہ کے بعد واو میں بدل جاتی ہے: يَيْئَسُ سے يُوئَسُ اور يَيْقَنُ سے يُوْقَنُ بنتا ہے۔

بناء الفعل الأجوف للمجهول:

فعل اجوف کے ماضی کو مبني للمجهول بنانے کے لئے اسکے حرف فاء کو خلافِ قیاس کسرہ دے دیا جاتا ہے اور اسکا الف کسرہ کے بعد واقع ہونے کی وجہ سے یاء میں تبدیل ہو جاتا ہے، لہذا قَالَ سے قِيْلَ، زَارَ سے زِيْرَ اور لاَمَ سے لِيْمَ کے صیغے بنتے ہیں۔ اسی طرح بَاعَ سے بِيْعَ، سَارَ سے سِيْرَ اور خَاطَ سے خِيْطَ بنتا ہے۔

بناء الفعل الناقص للمجهول:

جب فعل ناقص واوی کے حرف فاء کوضمّہ اورحرف عین کو کسرہ دیا جاتا ہے تو اسکا واو کسرہ کے بعد واقع ہونے کے سبب یاء میں بدل جاتا ہے، لہذا دَعَا سے دُعِيَ اور مَحَا سے مُحِيَ بن جاتا ہے۔ناقص یائی اگر معتل الآخر بالألف ہو: بَنَى، هَدَى، نَهَى تو اسکی یاء لوٹ آتی ہے: بُنِيَ، هُدِيَ، نُهِيَ، اگر معتل الآخر بالياء ہوتو حرفِ اوّل کوضمّہ اورحرفِ ثانی کو کسرہ دیا جائے گا اور اس کے علاوہ کوئی تبدیلی نہیں آئے گی: نَسِيَ سے نُسِيَ اور خَشِيَ سے خُشِيَ بنے گا۔ جب مضارع ناقص واوی کے حرف المضارعة کوضمّہ اور ما قبل الآخر کو فتحہ دے دیا جاتا ہے تو اسکا واو فتحہ کے بعد واقع ہونے کے سبب الف میں تبدیل ہو جاتا ہے، لیکن یہ الف یاء ہی کی صورت میں لکھا جاتا ہے: يَدْعُو: يُدْعَى، يَعْفُو: يُعْفَى، يَمْحُو: يُمْحَى ۔اسی طرح مضارع ناقص یائی کے تمام صیغوں میں یاء الف میں تبدیل ہو جاتی ہے: يَبْنِي: يُبْنَى، يَهْدِي: يُهْدَى، يَنْهَى: يُنْهَى، يَنْسَى: يُنْسَى، گویا کہ مضارع ناقص واوی اور یائی کے تمام مبني للمجهول صیغے معتل الآخر بالألف ہوتے ہیں۔

قاعدہ نمبر ۳۹:

۱۔فعل ماضی ثلاثی فُعِلَ کے وزن پر مجہول بنتا ہے اور اس کا مضارع يُفْعَلُ کے وزن پر مجہول بنتا ہے۔

۲۔ جب فعل کو مجہول بنایا جاتا ہے تو اس کے فاعل کو حذف کر دیا جاتا ہے اور مفعول بہ کو فاعل کا قائم مقام بنا دیا جاتا ہے اور اب یہ نائب الفاعل کہلاتا ہے۔ نائب الفاعل مرفوع ہوتا ہے اور ہر اعتبار سے فاعل کے احکام کا تابع ہوتا ہے۔ اگر فعل متعدی إلى مفعولين ہو تو پہلا مفعول بہ نائب الفاعل بنتا ہے جب کہ دوسرا مفعول بہ اپنے حال پر باقی رہتا ہے۔ جو افعال حروف جارہ کے ساتھ متعدی ہوتے ہیں، مجہول بننے کی صورت میں ان سے متعلق جار ومجرور کا مجموعہ (شبه الجملة) نائب الفاعل بنتا ہے اور رفع کے محل میں واقع ہوتا ہے۔

التمرين ـ ١

مندرجہ ذیل جملوں میں تمام افعال ماضیہ کو مبني للمجهول بنائیے اور لازمی تبدیلیاں کیجئے:

١ـ نموذج: قَطَفَتِ الْبِنْتُ الزَّهْرَةَ. قُطِفَتِ الزَّهْرَةُ.

٢ـ هَدَاكَ اللّٰهُ إِلَى الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيمِ. هُدِيْتَ إِلَى الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيمِ.

٣ـ أَكَلَ الْفَأْرُ الْجُبْنَ.

٤ـ بَدَأْنَا كُلَّ عَمَلٍ بِاسْمِ اللّٰهِ تَعَالَى.

٥ـ كَسَرَتِ الْهِرَّةُ الْإِنَاءَ.

٦ـ خَطَبَ الْوَاعِظُ السَّامِعِينَ وَنَصَحَهُمْ.

٧ـ زَارَ السَّيَّاحُ الْأَهْرَامَ.

٨ـ نَصَرَ اللّٰهُ تَعَالَى رَسُولَهُ ﷺ بِالرُّعْبِ.

٩ـ خَمَشَ الْقِطُّ أَخَاكَ.

١٠ـ سَأَلَ زَيْدٌ الْخَادِمَ: "أَيْنَ تَضَعُ الْأَقْلَامَ"؟

١١ـ سَرَّنِي رُؤْيَتُكَ الْيَوْمَ.

١٢ـ مَهَّدَ اللّٰهُ تَعَالَى الْأَرْضَ وَأَرْسَى الْجِبَالَ.

١٣ـ كَتَبْنَا التَّمْرِينَاتِ وَحَلَّلْنَاهَا.

١٤ـ دَعَتْنِي صَدِيقَاتِي إِلَى الْمَأْدُبَةِ وَأَكْرَمْنَنِي.

١٥ـ بِكَمْ بِعْتَ سَيَّارَتَكَ يَا خَالِدُ؟

١٦ـ قَدْ يَئِسَ الْأَطِبَّاءُ مِنْ شِفَاءِ هٰذَا الْمَرِيضِ.

١٧ـ دَعَتِ الْأُمُّ ابْنَتَهَا وَنَصَحَتْهَا.

١٨ـ تَلَا الْوَاعِظُ آيَاتٍ قُرْآنِيَّةً وَشَرَحَهَا لِلسَّامِعِينَ.

١٩ـ ضَرَبْنَا اللُّصُوصَ وَجَرَحْنَاهُمْ.

٢٠ـ طَلَبَ الْمُدِيرُ الطُّلَّابَ الْمُشَاغِبِينَ وَوَبَّخَهُمْ.

٢١ـ أَمِنَ الْكَافِرُ عَذَابَ اللّٰهِ فَعَصَاهُ.

٢٢ـ كَوَتِ الْخَادِمَةُ الْمَلَابِسَ وَوَضَعَتْهَا فِي الْخِزَانَةِ.

٢٣ـ سَمِعْنَا الْمُحَاضَرَةَ وَفَهِمْنَاهَا.

٢٤ـ أَخَذَ رِجَالُ الشُّرْطَةِ الْمُجْرِمِينَ وَسَاقُوهُمْ إِلَى السِّجْنِ.

٢٥ـ مَحَوتُ الْجُمَلَ وَكَتَبْتُهَا مِنْ جَدِيدٍ.

٢٦ـ صَبَّتِ الْخَادِمَةُ الْقَهْوَةَ فِي الْفَنَاجِينِ وَقَدَّمَتْهَا لِلضُّيُوفِ.

٢٧ـ سَأَلَنِي الْأَصْدِقَاءُ عَنْ مَوْعِدِ سَفَرِي.

٢٨ـ عَبَدَ الْمُسْلِمُونَ اللّٰهَ تَعَالَى وَشَكَرُوهُ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ.

٢٩ـ دَعَانَا وَزِيرُ التَّعْلِيمِ والتَّرْبِيَةِ الْبَاكِسْتَانِيُّ لِحُضُورِ مُؤْتَمَرٍ فِي بَاكِسْتَانَ.

٣٠ـ أَمَرَ اللّٰهُ تَعَالَى الْمُسْلِمِينَ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَنَهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ.

التمرين ـ ٢

مندرجہ ذیل جملوں میں تمام افعال معروفہ کو مبني للمجهول بنائیے:

١ـ نموذج: يَأْمُرُكُمُ اللّٰهُ تَعَالَى بِالْعَدْلِ وَالإِحْسَانِ و يَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ.

تُؤْمَرُونَ بِالْعَدْلِ وَالإِحْسَانِ وَ تُنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ.

٢ـ نَصِلُ الأَرْحَامَ.

٣ـ يَسْقِي الْحُوذِي الْحِصَانَيْنِ وَ يَرْعَاهُمَا.

٤ـ يَشْفِيكَ اللّٰهُ عَاجِلاً.

٥ـ أَتَأْخُذُكُمْ سَيَّارَةُ الْمَدْرَسَةِ مِنْ بَيْتِكُمْ؟

٦ـ نَقْرِي الضُّيُوفَ وَنَرْعَاهُمْ.

٧ـ تَبْنِي الْحُكُومَةُ الْمَسَاجِدَ فِي كُلِّ حَيٍّ.

٨ـ لَا يَخَافُونَ سِوَى اللّٰهِ تَعَالَى.

٩ـ تَدْعُونَا خَالَتُنَا إِلَى بَيْتِهَا كُلَّ يَوْمِ جُمُعَةٍ.

١٠ـ نَهَبُ أَمْوَالَنَا لِخِدْمَةِ الدِّينِ.

١١ـ تَحْكِي الأُمُّ الْقَصَصَ الَّتِي تَسُرُّ الأَطْفَالَ.

١٢ـ أَيُحِبُّونَ أَنْ يَحْمَدَهُمُ النَّاسُ.

١٣ـ سَأَلْتُ الْفَاكِهَانِيَّ: "أَتَكِيلُ التَّمرَ أَمْ تَزِنُهُ؟"

١٤ـ نَتْلُو الآيَاتِ الْقُرْآنِيَّةَ وَنُفَسِّرُهَا.

١٥ـ أَيَأْذَنُ لَكُمْ أَبُوكُمْ بِالْخُرُوجِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ؟

١٦ـ صَرَخَ الأَطْفَالُ فِي ظَلَامِ اللَّيْلِ.

١٧ـ تَنْشُرُ هٰذِهِ الْمَدْرَسَةُ مَجَلَّةً دِينِيَّةً فِي كُلِّ شَهْرٍ.

١٨ـ أَلَا يَدْعُوكَ صَدِيقُكَ إِلَى الْحَفْلَةِ.

١٩ـ يَفْهَمُ الطُّلَّابُ الدُّرُوسَ وَيَكْتُبُونَهَا فِي الْكُرَّاسَاتِ.

٢٠ـ سَوْفَ يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ تَعَالَى لِلْحَقِّ.

٢١ـ هُمْ يَشْرَبُونَ الْقَهْوَةَ بَارِدَةً وَلَا يَضَعُونَ فِيهَا السُّكَّرَ.

٢٢ـ لِمَ لَمْ تَصُبِّي الْقَهْوَةَ فِي الْفَنَاجِينِ؟

٢٣ـ يُوَبِّخُ الْمُدِيرُ الطُّلَّابَ الْمُتَأَخِّرِينَ وَيَمْنَعُهُمْ مِنَ الدُّخُولِ.

٢٤ـ نَعُودُ الْمَرْضَى وَنَسْأَلُهُم عَنْ حَالِهِم.

٢٥ـ يَقُولُ وَالِدِي: إِنَّ هٰذِهِ الأَرْضَ سَيَبِيعُهَا صَاحِبُهَا بِالْمَزَادِ.

٢٦ـ نُغْلِي الْمَاءَ وَنَضَعُ فِيهِ أَوْرَاقَ الشَّايِ.

٢٧ـ سَأَلْنَا صَاحِبَ الدُّكَّانِ: أَتَبِيعُ الصُّحُفَ وَالْمَجَلَّاتِ هُنَا؟

٢٨ـ لَمْ يَبْعَثِ اللّٰهُ الرُّسُلَ إِلَّا لِهِدَايَةِ الْبَشَرِ.

٢٩ـ سَأَلْتُ الرِّجَالَ: أَيَظْلِمُكُمُ الْحَاكِمُ وَيَأْخُذُ أَمْوَالَكُم بِغَيرِ حَقٍّ؟

٣٠ـ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيتِ الَّذِي يَقْرَأُ فِيهِ الْمُسْلِمُ سُورَةَ الْبَقَرَةِ.

التمرين ـ ٣

مندرجہ ذیل جملے ایسے افعال پر مشتمل ہیں جو حروف جارہ سے متعدی بنتے ہیں، ان افعال کو مبني للمجهول بنایئے اس طرح کہ جار ومجرور کا مجموعہ نائب الفاعل بنے:

١ ـ نموذج: فَرِحْتُ بِنَجَاحِ أَخِي. فُرِحَ بِنَجَاحِ أَخِي.

٢ ـ ذَهَبْنَا إِلَى مَنْزِلِكَ.

٣ ـ أَبْحَثُ عَنْ هٰذِهِ الْكُتُبِ مُنْذُ شَهْرٍ.

٤ ـ نِمْنَا فِي سَاعَةٍ مُتَأَخِّرَةٍ.

٥ ـ أَ تَطْمَعُونَ فِي مَتَاعِ الدُّنْيَا الْحَقِيرِ؟

٦ ـ نَنْظُرُ فِي هٰذَا الْأَمْرِ جِدِّيًا.

٧ ـ تَابَ الْمُذْنِبُ إِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا.

٨ ـ سِرْنَا عَلَى شَاطِئِ النَّهْرِ.

٩ ـ رَغِبَ الطُّلَّابُ فِي تَعَلُّمِ اللُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ.

١٠ ـ شَكَكْنَا فِي كَلَامِ الرَّجُلِ.

١١ ـ نَظَرَ الْفَلَّاحُ إِلَى السَّمَاءِ وَدَعَا لِلْمَطَرِ.

١٢ ـ نَعَيْنَا الْمَيِّتَ وَبَكَيْنَا عَلَيْهِ.

١٣ ـ أَ سَمِحَ لَكُمْ أَبُوكُمْ بِزِيَارَةِ الْمَتْحَفِ؟

١٤ ـ فَرَّ اللُّصُوصُ مِنَ السِّجْنِ.

١٥ ـ يَخَافُ النَّاسُ الْحُكَّامَ وَيَخْضَعُونَ لَهُمْ.

١٦ ـ لَا يَقْضِي الْقَاضِي إِلَّا بِالْعَدْلِ.

١٧ ـ يَعْبُدُ الْمُشْرِكُونَ الْأَصْنَامَ وَيَسْجُدُونَ لَهَا.

١٨ ـ رَحَّبَ زَيْدٌ بِضُيُوفِهِ وَأَكْرَمَهُمْ.

١٩ ـ قَدْ عَمَدَتِ الْحُكُومَةُ إِلَى الْعِنَايَةِ بِشَأْنِ الْفَلَّاحِينَ.

٢٠ ـ صَرَخَ الْأَطْفَالُ فِي ظَلَامِ اللَّيْلِ.

٢١ ـ هُنَّ يَطْعَنَّ فِي سِيْرَةِ النَّاسِ وَيَنَلْنَ مِنْ أَعْرَاضِ النَّاسِ.

٢٢ ـ أَجْلِسُ فِي الْحَدِيقَةِ كُلَّ مَسَاءٍ.

٢٣ ـ الْأَسَاتِذَةُ يَحْرِصُونَ عَلَى تَرْبِيَةِ الطُّلَّابِ حِرْصًا شَدِيدًا.

٢٤ ـ أَ تَرْغَبُونَ عَنْ سُنَّةِ الرَّسُولِ ﷺ؟

٢٥ ـ هَجَمَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى الْكُفَّارِ وَأَسَرُوا مِنْهُمْ عَدَدًا كَبِيرًا.

التمرين ـ ٤

مندرجہ ذیل افعال دو مفعولوں کو منصوب کرتے ہیں، ان سب کو مبني للمجهول بنایئے اس طرح کہ مفعول به الأول نائب الفاعل بن جائے اور مفعول به الثاني مفعولیت پر برقرار رہے:

١ ـ نموذج: أَعْطَيْتُ الْفَقِيرَ مِائَةَ رُوبِيَّةٍ. أُعْطِيَ الْفَقِيرُ مِائَةَ رُوبِيَّةٍ.

٢ـ أ تَزْعُمُونَنَا أغْبِيَاءَ.

٣ـ أ وَهَبْتَ زَيْدًا هٰذِهِ الْكُتُبَ.

٤ـ عَلِمْتُ الْخَدَمَ أُمَنَاءَ.

٥ـ تَحْسَبُهُمْ أَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُودٌ.

٦ـ كَسَوتُ الْفَقِيرَ ثَوْبًا.

٧ـ أ تَجِدِينَ هٰذِهِ الْكُتُبَ نَافِعَةً.

٨ـ أ تَرَيْنَ عَائِشَةَ عَاقِلَةً؟

٩ـ أَسْمَعْتُ زَيْدًا جُزْءً مِّنَ الْقُرْآنِ.

١٠ـ أ تَظُنُّ الْقِطَارَ مُتَأَخِّرًا؟

١١ـ أ تُدَرِّسُونَ الطُّلَّابَ اللُّغَةَ الْعَرَبِيَّةَ.

١٢ـ أ سَمَّيْتِ ابْنَتَكِ مَرْيَمَ؟

١٣ـ يُعْطِينَا أَبُونَا مَصْرُوفَ الْجَيْبِ كُلَّ شَهْرٍ.

١٤ـ جَعَلَ اللّٰهُ تَعَالَى الإنْسَانَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ.

التمرين ـ ٥

مندرجہ ذیل اسماء اور ضمائر کو جملوں میں اسطرح استعمال کیجئے کہ وہ نائب الفاعل واقع ہوں:

الطَّعَامُ	الْكُتُبُ	تُ (الفاعل)	وَاوُ الْجَمَاعَةِ	نُونُ النِّسْوَةِ
الْمَدْرَسَةُ	الوَرْدَتَانِ	التَّلَامِيذُ	الْأَخَوَاتُ	الصُّحُونُ
الْمَائِدَةُ	أَبُو عَائِشَةَ	الَّذِي	اللَّتَانِ	الَّذِينَ

التمرين ـ ٦

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجئے:

۱۔ کیا قواعد کو سمجھا گیا؟

۲۔ ممکن ہے کہ انسان شدت غم سے دیوانہ ہو جائے[1]۔

۳۔ اسکی بات نہیں سنی جاتی۔

۴۔ کیا تم نہیں جانتے کہ تمھیں لوگوں پر گواہ بنا دیا گیا؟

۵۔ کیا اتنی جلدی سویا جاتا ہے؟

۶۔ لگتا ہے کہ بچیوں کی تربیت پر کوئی توجہ نہیں دی گئی۔

۷۔ یہ زمین پچھلے سال بکی تھی۔

۸۔ ان مردوں کا شمار قوم کے گھٹیا لوگوں میں ہوتا ہے۔

۹۔ یہ قصہ نا قابل فراموش ہے۔

۱۰۔ زید اکثر گرمی کی شدت سے بے ہوش ہو جاتا ہے۔

۱۱۔ کپاس بہت کم دام پر بیچی گئی۔

۱۲۔ دشمن کی فوج نے شکست کھائی اور الٹے پاؤں لوٹی۔

(۱) مِنْ شِدَّةِ الْحُزْنِ

۱۳۔ کیا خادم بیوقوف سمجھا جاتا ہے؟
۱۴۔ روزانہ رات کے وقت دروازے بند کئے جاتے ہیں۔
۱۵۔ یہ پردہ کبھی نہیں اٹھایا جائے گا۔
۱۶۔ جب تک آپ میری پناہ میں ہیں آپ پر ظلم نہیں ہوگا۔
۱۷۔ مشرکوں کی کبھی بخشش نہیں ہوگی۔
۱۸۔ کیا ان بچوں کو عبادت کے مسائل سکھائے جا رہے ہیں؟
۱۹۔ کیا مغرب کے پیچھے دوڑا جاتا ہے؟
۲۰۔ کیا تمہارے ہاں لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں اور تم غم کرتے ہو؟
۲۱۔ گوشت ابھی ہنڈیا میں نہیں ڈالا گیا۔
۲۲۔ کیا تمہارے گھروں میں قرآن پاک کی تلاوت ہوتی ہے؟
۲۳۔ اللہ تعالی کا صبح شام شکر ادا کیا جاتا ہے۔
۲۴۔ کہا جاتا ہے کہ مچھلی کھانے کے بعد دودھ نہیں پینا چاہئے۔
۲۵۔ انعامات کامیاب طلباء پر تقسیم کئے گئے۔
۲۶۔ بکری ذبح کی گئی اور اسے مہمانوں کے سامنے پیش کیا گیا۔
۲۷۔ اس لڑکے کا نام پرویز کیوں رکھا گیا ہے؟
۲۸۔ مہمانوں کو گھر کے صحن میں بٹھایا گیا اور ان کا اکرام کیا گیا۔
۲۹۔ کیا حکمرانوں سے اس حد تک ڈرا جاتا ہے؟
۳۰۔ ہمارے ملک میں بزرگوں کی قبروں کی زیارت نہیں کی جاتی۔
۳۱۔ آجکل چوری سے بے خوف نہیں ہوا جا سکتا۔
۳۲۔ قرآن پڑھا جاتا ہے لیکن اس کے احکامات پر عمل نہیں کیا جاتا۔
۳۳۔ ان لڑکیوں کو بازار جانے کی اجازت نہیں ہے۔
۳۴۔ جب مجھے اپنے دوست کی موت کی خبر پہنچی تو میں سکتے میں آ گیا۔
۳۵۔ مجرم کو کوڑا لگایا گیا پس وہ بے ہوش ہو گیا۔
۳۶۔ اے عائشہ! کیا آپ کو آپ کے والد کی میراث میں سے کچھ دیا گیا؟
۳۷۔ گوشت کو اچھی طرح سے بھونا جاتا ہے پھر دیگچی کو ڈھک دیا جاتا ہے۔
۳۸۔ تم سے بہت سے مسائل کے بارے میں پوچھا جاتا ہے اور تم جواب نہیں دیتے۔
۳۹۔ قیامت کے دن کفار کو سجدے کے لیے بلایا جائے گا اور وہ سجدہ نہیں کر سکیں گے۔
۴۰۔ پلیٹوں کو دھویا جاتا ہے اور ترتیب کے ساتھ باورچی خانے کے شیلف پر لگایا جاتا ہے۔

التمرين ـ ۷

مندرجہ ذیل مبني للمجهول افعال کی تعیین کیجئے اور ان کے نائب الفاعل بتائیے۔

١ ـ قُتِلَ الْخَرَّاصُونَ.
٢ ـ إِذْ عُرِضَ عَلَيهِ بِالْعَشِيِّ الصَّافِنَاتُ الْجِيَادُ.
٣ ـ ثُمَّ نُكِسُوا عَلَى رُؤُوسِهِمْ.
٤ ـ قَالُوا سَمِعْنَا فَتىً يَذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ.
٥ ـ وَغِيضَ الْمَاءُ وَقُضِيَ الْأَمْرُ.
٦ ـ وَإِذَا صُرِفَتْ أَبْصَارُهُم تِلْقَاءَ أَصْحَابِ النَّارِ.

٧ـ وَأُمِرنا لِنُسْلِمَ لِربِّ الْعَالَمِينَ.
٨ـ فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا قَوْلاً غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ.
٩ـ وَلَوْ أَنْزَلْنَا مَلَكاً لَّقُضِيَ الْأَمْرُ.
١٠ـ وَلَئِنْ رُّجِعْتُ إِلَى رَبِّي إِنَّ لِي عِنْدَهُ لَلْحُسْنٰى.
١١ـ وَأَمَّا الَّذِينَ سُعِدُوا فَفِي الْجَنَّةِ.
١٢ـ وَأُوحِيَ إِلَيَّ هٰذَا الْقُرْآنُ لِأُنْذِرَكُمْ بِهِ وَمَنْ بَلَغَ.
١٣ـ حَتّٰى إِذَا جَاؤُوهَا فُتِحَتْ أَبْوَابُهَا.
١٤ـ قَالُوا هٰذَا الَّذِي رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَأُتُوا بِهِ مُتَشَابِهًا.
١٥ـ وَلَمَّا جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِيْئَ بِهِمْ.
١٦ـ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا فَطُبِعَ عَلَى قُلُوبِهِمْ.
١٧ـ لَقَدْ وُعِدْنَا هٰذَا نَحْنُ وَآبَاؤُنَامِنْ قَبْلُ.
١٨ـ حَتّٰى إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوا.
١٩ـ يَا أَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوا لَهُ.
٢٠ـ فَلَمَّا رَجَعُوا إِلَى أَبِيهِمْ قَالُوا يَا أَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ.
٢١ـ أَمْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ هُمُ الْخَالِقُونَ.
٢٢ـ وَلَمَّا فَتَحُوا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ إِلَيْهِمْ.
٢٣ـ قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ.
٢٤ـ وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ كَمَا فُعِلَ بِأَشْيَاعِهِمْ.
٢٥ـ وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُم إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا.
٢٦ـ وَلَوْ تَرٰى إِذْ فَزِعُوا فَلَا فَوْتَ وَأُخِذُوا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيبٍ.
٢٧ـ يُعْرَفُ الْمُجْرِمُونَ بِسِيْمَاهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِي وَالْأَقْدَامِ.
٢٨ـ أَمْ تُرِيدُونَ أَنْ تَسْئَلُوا رَسُولَكُمْ كَمَا سُئِلَ مُوسٰى مِنْ قَبْلُ.
٢٩ـ إِنَّ الَّذِينَ يُحَادُّونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ كُبِتُوا كَمَا كُبِتَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ.
٣٠ـ أَفَلَا يَنْظُرُونَ إِلَى الإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ وَإِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ رُفِعَتْ وَإِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ وَإِلَى الْأَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ.

معاني الكلمات

الأفعال		الأسماء	
اردو	عربي	اردو	عربي
نا قابل فراموش	لَا يُنْسَى ، تُنْسَى	کم دام	سِعْرٌ رَخِيصٌ
وہ دیوانہ ہوا	جُنَّ ، يُجَنُّ	میرا سایہ، پناہ	كَنَفِي
اس نے کوڑا لگایا	جَلَدَ ـِ	گھٹیا	أَرَاذِلُ، خَسِيسٌ ج أَخِسَّاءُ
وہ بیہوش ہو گیا	أُغْمِيَ عَلَيْهِ	اس نے تقسیم کیا	قَسَّمَ ، يُقَسِّمُ

الدرس الرابع عشر

الثلاثي المزيد بحرفٍ واحدٍ

١ ـ باب الإفعال

الأمثلة:

أقسام الفعل	الماضي	المضارع المرفوع	المنصوب	المجزوم	المصدر
الفعل الصحيح	أَفْعَلَ	يُفْعِلُ	لَنْ يُفْعِلَ	لم يُفْعِلْ	إفْعالًا
السالم (قَبِلَ)	أَقْبَلَ	يُقْبِلُ	لن يُقْبِلَ	لم يُقْبِلْ	إقْبالًا
مهموز الفاء (أَثَرَ)	آثَرَ	يُؤْثِرُ	لن يُؤْثِرَ	لم يُؤْثِرْ	إيْثارًا
مهموز العين (سَأَمَ)	أَسْأَمَ	يُسْئِمُ	لن يُسْئِمَ	لم يُسْئِمْ	إسْآمًا
مهموز اللام (قَرَأَ)	أَقْرَأَ	يُقْرِئُ	لن يُقْرِئَ	لم يُقْرِئْ	إقْرَاءً
المضعف (قَرَّ)	أَقَرَّ	يُقِرُّ	لن يُقِرَّ	لم يُقِرَّ	إقرارًا
المثال الواوي (وَعَدَ)	أَوْعَدَ	يُوْعِدُ	لن يُوْعِدَ	لم يُوْعِدْ	إيْعَادًا
المثال اليائي (يَقِنَ)	أَيْقَنَ	يُوْقِنُ	لن يُوْقِنَ	لم يُوْقِنْ	إيْقانًا
الأجوف الواوي(قَامَ)	أَقَامَ	يُقِيْمُ	لن يُقِيْمَ	لم يُقِمْ	إقامةً
الأجوف اليائي (فَاضَ)	أَفَاضَ	يُفِيْضُ	لن يُفِيْضَ	لم يُفِضْ	إفاضةً

الناقص الواوي (عَلَا)	أَعْلَى	يُعْلِي	لن يُعْلِيَ	لم يُعْلِ	إِعْلَاءً
الناقص اليائي (رَضِيَ)	أَرْضَى	يُرْضِي	لن يُرْضِيَ	لم يُرْضِ	إِرْضَاءً

شرح وتفصیل:

۱۔ فعل ثلاثی کے شروع میں ہمزہ زائدہ لگا دینے سے باب الإفعال کے ماضی کا صیغہ بن جاتا ہے، ماضی کا حرف فاء ساکن ہوتا ہے اور عین اور لام ہمیشہ مفتوح ہوتے ہیں: قَبِلَ: أَقْبَلَ، قَدِمَ: أَقْدَمَ، طَعِمَ: أَطْعَمَ۔ ثلاثی مجرّد کے برخلاف باب الإفعال اور بقیہ مزید افعال کے تمام تر صیغے قیاس پر مبنی ہوتے ہیں۔

۲۔ الفعل المزید بحرفٍ واحدٍ کے تمام ابواب میں مضارع کا حرف المضارعة مضموم ہوتا ہے اور حرف عین مکسور ہوتا ہے۔

۳۔ مصدر إِفْعَالٌ کے وزن پر ہوتا ہے۔ تمام مزید ابواب مصدر کے نام سے موسوم ہوتے ہیں۔

المهموز من باب الإفعال:

۱۔ مہموز الفاء کی ہمزہ اصلیہ ہمزہ زائدہ کے ساتھ مل کر مد کی شکل اختیار کر لیتی ہے، لہذا أَثَرَ سے آثَرَ، أَمِنَ سے آمَنَ، أَلِمَ سے آلَمَ بنے گا۔

۲۔ مضارع کی ہمزہ ضمّہ کے بعد واقع ہونے کے سبب واو پر لکھی جائے گی: يُؤْثِرُ، يُؤْمِنُ، يُؤْلِمُ۔

۳۔ مصدر کی ہمزہ اصلیہ کسرہ کے بعد واقع ہونے کے سبب یاء میں تبدیل ہو جائے گی: إِيثَارًا، إِيمَانًا، إِيلَامًا۔

المثال من باب الإفعال:

۱۔ مثال واوی کے مصدر میں واو ساکن کسرہ کے بعد واقع ہونے کے سبب یاء میں تبدیل ہو جائے گا: أَوْعَدَ کا مصدر إِيعاد اور أَوْجَدَ کا مصدر إِيْجاد بنتا ہے۔

۲۔ مثال یائی کے مضارع میں یاء جو کہ فعل کا حرف فاء ہے، ضمّہ کے بعد واقع ہونے کے سبب واو میں تبدیل ہو جائے گی:

أَيْقَظَ سے يُوْقِظُ بنے گا اور أَيْقَنَ سے يُوْقِنُ بنے گا۔

الأجوف من باب الإفعال:

۱۔ اجوف واوی کے مضارع میں واو یاء میں تبدیل ہو جائے گا: أَقَامَ سے يُقِيْمُ، أَعَادَ سے يُعِيْدُ اور أَجَابَ سے يُجِيْبُ کے صیغے نکلیں گے[1]۔

۲۔ اجوف واوی اور یائی کے مصدر کے آخر میں تاء مربوطہ آتی ہے: أَقَامَ کا مصدر إِقَامَةً، أَدَارَ کا إِدَارَةً اور أَشَاعَ کا إِشَاعَةً بنے گا۔

الناقص من باب الإفعال:

۱۔ ناقص واوی ہو یا یائی، تمام مزید افعال میں اس کا حرف لام یاء ہی کی صورت میں لکھا جائے گا، تمام مزید ابواب میں ماضی تلفّظ کے اعتبار سے معتل الآخر بالألف ہوگا: أَرْضَى، ادَّعَى، تَخَلَّى۔

۲۔ باب الإفعال کا مضارع معتل الآخر بالياء ہوگا: أَدْنَى: يُدْنِي، أَعْلَى: يُعْلِي، أَنْسَى: يُنْسِي۔

۳۔ ناقص واوی اور یائی کے مصدر کے آخر میں واقع ہونے والا واو یا یاء الف زائدہ کے بعد ہمزہ میں تبدیل ہو جائے گا۔ أَعْلَى کا مصدر إِعْلَاوٌ سے إِعْلَاءٌ بن جائے گا اور أَرْضَى کا مصدر إِرْضَايٌ سے إِرْضَاءٌ بن جائے گا۔

بعض خصائص هذا الباب :

۱۔ باب الإفعال ثلاثی لازم کو متعدی بناتا ہے، جَلَسَ: وہ بیٹھا، أَجْلَسَ: اس نے بٹھایا، فَرِحَ: وہ خوش ہوا، أَفْرَحَ: اس نے خوش کیا۔ اگر ثلاثی متعدي إلى مفعول واحد ہو تو باب الإفعال میں آ کر متعدي إلى مفعو لَين بن جاتا ہے، سَمِعْتُ الْقُرْآنَ: میں نے قرآن سنا، وَأَسْمَعْتُ زَيْدًا الْقُرْآنَ: میں نے زید کو قرآن سنایا۔

۲۔ اگر کسی چیز میں معنی مصدری بتمام وکمال پایا جائے تو اس کے لئے اکثر باب الإفعال استعمال ہوتا ہے، أَخْصَبَتِ الأَرْضُ: صَارَتْ ذَاتَ خِصْبٍ، أَثْمَرَتِ الشَّجَرَةُ: صَارَتْ ذَاتَ ثَمَرٍ۔

۳۔ اگر کسی چیز سے مصدری معنی سلب ہو رہا ہو تو اسکے لئے بھی باب الإفعال آتا ہے أَعْذَرْتُ زَيْدًا: میں نے زید کا عذر قبول نہیں کیا۔

۴۔ باب الإفعال میں ظرفیت کے معنی بھی پائے جاتے ہیں، أَصْبَحَ زَيْدٌ: زید نے صبح کی۔

---

(۱) يُقِيْمُ اصل میں يُقْوِمُ تھا، واو کا کسرہ حرف صحیح ساکن قاف کو دے دیا گیا تو يُقِوْمُ بن گیا، واو ساکن کسرہ کے بعد واقع ہونے کے سبب یاء میں تبدیل ہو گیا۔

قاعدہ نمبر ۴۰:

۱۔فعل ثلاثی مجرد میں ایک، دو یا تین حروف کا اضافہ کرنے سے افعال مزیدہ وجود میں آتے ہیں۔ایک حرف کا اضافہ کرنے سے باب الإفعال، باب التفعیل اور باب المفاعلة بنتے ہیں۔جو فعل ثلاثی مجرد میں ایک حرف کے اضافے سے بنے اسے صرف کی اصطلاح میں الثلاثي المزید بحرفٍ واحد کہا جاتا ہے۔فعل ثلاثی میں دو حروف کے اضافے سے باب الافتعال، باب التفعّل، باب التفاعل، باب الانفعال اور باب الافعلال بنتے ہیں۔جو فعل ثلاثی میں دو حروف کے اضافے سے بنے وہ الثلاثي المزید بحرفَیْنِ کہلاتا ہے۔ اسی طرح جو فعل ثلاثی میں تین حروف کے اضافہ سے بنے وہ الثلاثي المزید بثلاثة أحرف کہلاتا ہے۔اس کے تحت عام طور پر باب الاستفعال ذکر کیا جاتا ہے۔

التمرين ـ ۱

مندرجہ ذیل افعال ثلاثیہ کو باب الإفعال میں لائیے پھر مزید افعال کے بالکل اسی طرح جداول تیار کیجئے جس طرح سبق کے شروع میں جدول دیا ہوا ہے:

نَطَقَ ضَحِكَ أَنِسَ بَرِئَ نَشَأَ خَفِيَ ساءَ تَمَّ ضَرَّ ذَلَّ وَدَعَ أَتَى

وَصَلَ وَقَفَ ماتَ عانَ جادَ خَلا لَها بَقِيَ نَهى لَقِيَ

التمرين ـ ۲

مندرجہ ذیل افعال ماضیہ سے افعال مضارعہ نکالئے پھر ان افعال مضارعہ کو مجزوم بنا کر جملوں میں استعمال کیجئے:

رَادَ طاعَ فادَ نَبَأَ سَاءَ حَاطَ رَأَى غَنِيَ لَقِيَ أَمِنَ طَعِمَ

قَبِلَ تَمَّ بَلَّ فَزِعَ فَسَدَ أَلِمَ وَضَحَ مَلَأَ حَسُنَ عَلا

التمرين ـ ٣

مندرجہ ذیل جملوں میں مصادر صریحہ کے بجائے مصادر مؤولہ استعمال کیجئے:

نموذج: ١ـ يَجِبُ أنْ تُرْضُوا آباءَكُمْ. يَجِبُ عَلَيْكُمْ إرْضاءُ آبائِكُم.

٢ـ أُحِبُّ أنْ يُتقِنَ الصَّانِعُ عَمَلَهُ. أُحِبُّ إتقانَ الصَّانِعِ عَمَلَهُ.

٣ـ لَا يَجُوزُ أَنْ تُهمِلُوا الْوَاجِبَ.

٤ـ أ تَسْتَطِيعُونَ أن تُعِينُوا هٰؤُلاءِ الْمَساكِينَ؟

٥ـ سَنَسْتَرِيحُ بَعْدَ أنْ نُعِدَّ الطَّعامَ.

٦ـ يَحْزُنُنِي أنْ تُقْبِلَ عَلى مَتاعِ الدُّنْيا الزَّهِيْدِ.

٧ـ لَا يَنْبَغِي أنْ تُسِيئُوا إلَى الآخَرِينَ.

٨ـ يُرِيدُ الْكُفَّارُ أنْ يُطْفِئُوا نُورَ اللّٰهِ بِأفْواهِهِم.

٩ـ لَا يَنْبَغِي أنْ تُسْرِفُوا فِي النَّفَقاتِ.

١٠ـ يَسُرُّنِي أنْ تُؤثِرُوا إخْوَتَكُمْ عَلى أنْفُسِكُمْ.

١١ـ مِنَ الأفْضَلِ أنْ تُخْفُوا هٰذَا الأمْرَ.

١٢ـ انْصَرَفَ الأُسْتَاذُ الزَّائِرُ بَعْدَ أنْ ألْقى مُحاضَرَتَهُ.

١٣ـ مِنَ الْجائِزِ أنْ تُصْلِحُوا مَعِيشَتَكُمْ.

١٤ـ يَنْبَغِي أنْ تُقْرِؤُوا أطْفالَكُم الْقُرْآنَ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ.

١٥ـ يَجِبُ عَلَيْكُمْ أنْ تُعِينُوا الْمَلْهُوفَ.

١٦ـ هٰؤُلاءِ يَسْعَونَ لِيُشِيعُوا الْفَواحِشَ فِي الْمُجْتَمَعِ.

١٧ـ أ تَسْتَطِيعُ أنْ تُوضِحَ هٰذِهِ الْمَسْئَلَةَ؟

١٨ـ سَنُحَاوِلُ أنْ نُعِيدَ إلَيْكُمُ الْكُتُبَ فِي أقْرَبِ فُرْصَةٍ.

١٩ـ يَجِبُ عَلَيْكِ أنْ تُخْلِصِي عَمَلَكِ لِلّٰهِ.

٢٠ـ كَيْفَ سَوَّلَتْ لَكُمْ أنْفُسُكُمْ أنْ تُؤْذُوا مَنْ أحْسَنَ إلَيْكُمْ؟

٢١ـ لَا يُعْجِبُنِي أنْ تُودِعُوا أمْوالَكُمُ الْبُنُوكَ.

٢٢ـ أنْ تُؤْتُوا ذَوِي الْقُرْبَى خَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ أنْ تُنْفِقُوا عَلى غَيْرِهِمْ.

٢٣ـ يُجَاهِدُ الْمُسلِمُونَ لِأنْ يُعْلُوا كَلِمَةَ اللّٰهِ.

٢٤ـ ألَا تُحِبِّينَ أنْ تُعْطِي هٰذِهِ الثِّيَابَ لِفُقَراءِ الْحَيِّ فيَرْضَى اللّٰهُ عَنْكِ؟

التمرين ـ ٤

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجئے:

١ـ کیا کسی نے آپ کی مدد نہیں کی؟

٢ـ اس خوبصورت گاؤں کو ہر طرف سے پہاڑ گھیرے ہوئے ہیں۔

٣ـ کاش کہ تم اپنے جرم کا اقرار کرلو۔

٤ـ مجھے بہت افسوس ہے کہ آپ کوڑا کرکٹ سڑک پر پھینکتے ہیں۔

٥ـ کیا آپ مجھے گھر تک پہنچا سکتے ہیں۔

٦ـ یہ وہ جہنم ہے جس سے اللہ نے تمہیں ڈرایا تھا۔

۷۔ابھی تک ہم نے اپنا کام مکمل نہیں کیا ہے۔

۸۔کیا تم ڈرتے نہیں کہ اللہ تعالی تمہارے دلوں کو اندھا کردے؟

۹۔تم سب کو چاہیے کہ دوست کا راز چھپاؤ۔

۱۰۔اگر اللہ تعالی اور رسول کریم ﷺ کی اطاعت کروگے تو فلاح پاؤ گے۔

۱۱۔بہت زیادہ دولت انسان کو سرکش بنا دیتی ہے۔

۱۲۔ہم نے لڑکیوں کے لیے ایک مدرسہ قائم کرنے کی نیت کر رکھی ہے۔

۱۳۔استاد نے شاگرد سے کہا: جب تک میں پوچھوں نہیں جواب مت دینا۔

۱۴۔کیا وہ بدبخت موت کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے پر یقین نہیں کرتے؟

۱۵۔ہم اللہ تعالی کا شکر کرتے ہیں کہ انھوں نے ہمیں دین سیکھنے کا موقع دیا۔

۱۶۔کیا آپ پر واجب نہیں کہ آپ زمین میں اللہ تعالی کے احکام نافذ کریں۔

۱۷۔بے شک اللہ تعالی نے تمام پاکیزہ چیزیں انسان کے لیے مباح کر رکھی ہیں۔

۱۸۔میں نے نہ آپ کو اذیت پہنچائی ہے اور نہ ہی آپ کے ساتھ برا معاملہ کیا ہے۔

۱۹۔میں چاہتا ہوں کہ ضرورت کے وقت کے لیے تھوڑا سا مال اپنے لیے باقی رکھوں۔

۲۰۔کیا آپ لوگوں کو راضی کرنے کے لیے کوشاں ہیں؟ بیشک اللہ تعالی زیادہ حقدار ہیں کہ انھیں راضی کیا جائے۔

فعل الأمر من باب الإفعال

الأمثلة:

الفعل الصحيح	أَفْعِلْ	المثال الواوي	أَوْعِدْ
السالم	أَقْبِلْ	المثال اليائي	أَيْقِنْ
مهموز الفاء	آثِرْ	الأجوف الواوي	أَقِمْ
مهموز العين	أَسْئِمْ	الأجوف اليائي	أَفِضْ
مهموز اللام	أَقْرِئْ	الناقص الواوي	أَعْلِ
المضعف	أَقِرَّ	الناقص اليائي	أَرْضِ

شرح وتفصیل:

۱۔ باب الإفعال کے امر کا صیغہ أَفْعِلْ کے وزن پر بنتا ہے، ہمزہ زائدہ مفتوحہ ہے، فاء ساکن ہے اور حرف عین مکسور ہے۔

۲۔ اجوف کے امر کے مفرد مذکر اور جمع مؤنث کے صیغے میں حرف عین حذف ہو جاتا ہے، أَقَامَ يُقِيْمُ سے أَقِمْ، أَقِمن أَطَاعَ يُطِيْعُ سے أَطِعْ أَطِعن اور أَشَاعَ يُشِيْعُ سے أَشِعْ أَشِعن کے صیغے نکلتے ہیں، البتہ جب امر کا اسناد ألف الاثنين ، واو الجماعة، یا ياء المخاطبة کی طرف ہوتا ہے تو یاء لوٹ آتی ہے، أَقِيْمُوا، أَطِيْعَا، أَشِيْعِي۔

۳۔ ناقص کے فعل الأمر میں حرف لام یعنی یاء حذف ہو جاتی ہے، جیسے أَغْلَى يُغْلِي سے أَغْلِ اور أَغْنَى يُغْنِي سے أَغْنِ کے صیغے نکلتے ہیں، ألف الاثنين کی طرف اسناد کرتے وقت یہ یاء لوٹ آتی ہے، أَغْلِيَا، أَغْنِيَا اور واو الجماعة اور ياء المخاطبة کے صیغوں میں یہ یاء حذف ہو جاتی ہے، أَبْقُوا، أَخْفِي۔

التمرين ۔ ۱

مندرجہ ذیل افعال مضارعہ سے امر کے صیغے نکالئے:

يُنْفِقُ	يُنْسِي	يُلْقِي	يُعِيْنُ	يُوْدِعُ	يُحِبُّ	يُتِمُّ	يُنْشِئُ	يُؤْمِنُ	يُنْقِذُ
يُخْرِجُ	يُدْخِلُ	يُجِيْدُ	يُجِيْبُ	يُعِيْدُ	يُوْجِبُ	يُؤْتِي	يُغْلِي	يُمْسِكُ	يُبْرِئُ

التمرين ۔ ۲

مندرجہ ذیل افعال امر کو قوسین میں دیئے ہوئے صیغوں میں لاکر جملوں میں استعمال کیجئے:

أَوْضِحْ (جمع مذکر)	أَيْقِظْ (جمع مذکر)	أَعِزَّ (مفرد مذکر)	أَعِنْ (مثنی)
أَطِعْ (مفرد مؤنث)	أَنْهِ (مفرد مذکر)	أَنْشِئْ (جمع مذکر)	أَتِمَّ (مفرد مذکر)
أَعِدْ (مثنی)	آتِ (جمع مذکر)	آوِ (مفرد مذکر)	أَبِحْ (مفرد مذکر)

المجهول من باب الإفعال

الأمثلة:

أقسام الفعل	الماضي	المضارع المرفوع	المنصوب	المجزوم
الفعل الصحيح	أُفْعِلَ	يُفْعَلُ	لن يُفْعَلَ	لم يُفْعَلْ
السالم (أحْسَنَ، يُحْسِنُ)	أُحْسِنَ	يُحْسَنُ	لن يُحْسَنَ	لم يُحْسَنْ
مهموز الفاء (آمَنَ، يُؤْمِنُ)	أُوْمِنَ	يُؤْمَنُ	لن يُؤْمَنَ	لم يُؤْمَنْ
مهموز العين (أسْئَمَ، يُسْئِمُ)	أُسْئِمَ	يُسْئَمُ	لن يُسْئَمَ	لم يُسْئَمْ
مهموز اللام (أنْبَأَ، يُنْبِئُ)	أُنْبِئَ	يُنْبَأُ	لن يُنْبَأَ	لم يُنْبَأْ
المضعف (أحَبَّ، يُحِبُّ)	أُحِبَّ	يُحَبُّ	لن يُحَبَّ	لم يُحَبَّ
المثال الواوي (أوْضَحَ، يُوضِحُ)	أُوْضِحَ	يُوْضَحُ	لن يُوْضَحَ	لم يُوْضَحْ
المثال اليائي (أيْقَظَ، يُوْقِظُ)	أُوْقِظَ	يُوْقَظُ	لن يُوْقَظَ	لم يُوْقَظْ
الأجوف الواوي (أعان، يُعِيْنُ)	أُعِيْنَ	يُعَانُ	لن يُعَانَ	لم يُعَنْ
الأجوف اليائي (أشاع، يُشِيْعُ)	أُشِيْعَ	يُشَاعُ	لن يُشَاعَ	لم يُشَعْ
الناقص الواوي (ألهى، يُلْهِي)	أُلْهِيَ	يُلْهَى	لن يُلْهَى	لم يُلْهَ
الناقص اليائي (أبقى، يُبْقِي)	أُبْقِيَ	يُبْقَى	لن يُبْقَى	لم يُبْقَ

شرح وتفصیل:

ا۔ إفْعَال کے ماضی کوحسبِ قاعدہ مجہول بنایا جاتا ہے یعنی "بِضَمِّ أوَّلِهِ وَكَسْرِ مَا قَبْلَ الآخِر" ہمزہ زائدہ کوضمّہ اور حرف عین کوکسرہ دے دیا جاتا ہے۔

۲۔ مضارع کومجہول بنانے کے لئے حرف المضارعة کوضمّہ اور حرف عین کوفتحہ دے دیا جاتا ہے۔

۳۔ اجوف کے باب الإفعال میں الف یاء میں تبدیل ہو جاتا ہے، جیسے أعَانَ: أُعِيْنَ، أقَامَ: أقِيْمَ، أبَاحَ: أُبِيْحَ مضارع میں یاء الف میں تبدیل ہو جاتی ہے پس يُعِيْنُ سے يُعَانُ، يُقِيْمُ سے يُقَامُ اور يُبِيْحُ سے يُبَاحُ کے صیغے نکلتے ہیں۔

۴۔ ماضی ناقص کو جب مجہول بنایا جاتا ہے تو اسکا حرف لام مفتوح ہو جاتا ہے جیسے ألْهَى: ألْهِيَ، أبْقَى: أبْقِيَ، أغْنَى: أغْنِيَ۔

۵۔ مضارع ناقص میں جب حرف عین کو مفتوح کریں گے تو یاء فتحہ کے بعد الف میں تبدیل ہو جائے گی اگرچہ کتابۃً یاء ہی رہے گی، جیسے يُلْهِي: يُلْهَى، يُرْضِي: يُرْضَى، يُؤتِي: يُؤتَى۔

التمرين ۔ ۱

مندرجہ ذیل افعال کو مجہول بنا کر انکے بالکل اسی طرح جداول تیار کیجئے جس طرح سبق کے شروع میں جدول دیا ہوا ہے:

أطَاعَ أنْقَذَ ألْهَى أنْسَى آذَى آتَى أسَاءَ أوْقَفَ

أمَاتَ أرَادَ أنْشَأ أذَلَّ أخْرَجَ أغْوَى أدْخَلَ

التمرين ۔ ۲

مندرجہ ذیل معروف افعال کو مجہول بنائیے اور لازمی تبدیلیاں کیجئے:

نموذج: ۱ ۔ أقَامُوا الصَّلاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ. أُقِيمَتِ الصَّلاةُ وَأُوْتِيَتِ الزَّكَاةُ.

۲ ۔ أتَاحَ اللّٰهُ لَنَا فُرْصَةَ تَعَلُّمِ الدِّينِ. أُتِيحَتْ لَنَا فُرصَةُ تَعَلُّمِ الدِّينِ.

۳ ۔ أرَيْنَاكُمْ مَكْتَبَةَ مَدْرَسَتِنَا.

۴ ۔ أُنْفِقُ الْمَالَ كُلَّهُ وَلَا أُبْقِي مِنْهُ شَيْئًا.

۵ ۔ أغْنَانَا اللّٰهُ عَنْ مُسَاعَدَتِكُمْ.

۶ ۔ أتُؤْثِرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا عَلَى الآخِرَةِ.

۷ ۔ أصَابَتْنِي الْحُمَّى بِالأمْسِ.

۸ ۔ لَمْ يُجِبِ الطُّلَّابُ عَنْ هٰذَا السُّؤَالِ.

۹ ۔ أطَعْنَا اللّٰهَ تَعَالَى وَأذْعَنَّا لَهُ.

۱۰ ۔ لَا يُصْغِي الطُّلَّابُ إلَى نُصْحِ الْمُعَلِّمِ.

۱۱ ۔ أوْقَفَنَا الْحَارِسُ عِنْدَ الْبَابِ.

۱۲ ۔ يَنْبَغِي أنْ تُرْضُوا الأبَوَيْنِ وَتَخْدِمُوهُمَا.

۱۳ ۔ أأعَنْتُمُ الْفُقَرَاءَ وَأطْعَمْتُمُوهُمْ؟

۱۴ ۔ يَنْبَغِي أنْ تُجِيدُوا الْعَرَبِيَّةَ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ.

۱۵ ۔ هَلَّا تَقْنَعُونَ بِمَا آتَاكُمُ اللّٰهُ.

۱۶ ۔ أحَاطَ رِجَالُ الْبُولِيسِ بِعِصَابَةِ اللُّصُوصِ.

١٧ ـ أَنْسَانَا الشَّيْطَانُ ذِكْرَ رَبِّنَا. ١٨ ـ أَقَرَّ الْمُجْرِمُ بِالْجَرِيمَةِ وَبَكَى أَمَامَ الْقَاضِي.

١٩ ـ نَخْشَى أَنْ يُحْبِطَ اللّٰهُ أَعْمَالَنَا. ٢٠ ـ أَلْهَتْكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَأَهْلُوكُمْ عَنِ الْحَيَاةِ الآخِرَةِ.

٢١ ـ دَخَلَ الْجُنُودُ الْقَرْيَةَ وَأَفْسَدُوهَا. ٢٢ ـ أَحْضَرَ الطُّلَّابُ الْكُتُبَ وَأَعَادُوهَا إِلَى الْمَكْتَبَةِ.

٢٣ ـ لَا يَنْبَغِي أَنْ تُجِيرُوا هٰذَا الْخَائِنَ. ٢٤ ـ سَمِعْتُ أَنَّ أَخَاكُمْ قد أَصَابَتْهُ جُرُوحٌ فِي الْحَادِثَةِ.

٢٥ ـ يُؤْذِيكُمُ النَّاسُ وَيُسِيئُونَ إِلَيْكُمْ. ٢٦ ـ أَنْشَأَتِ الْحُكُومَةُ مَدَارِسَ فِي الْقُرٰى فَأَقْبَلَ أَهْلُهَا عَلَى التَّعْلِيمِ.

٢٧ ـ أَعْمَى اللّٰهُ قُلُوبَ الْكُفَّارِ وَأَضَلَّهُم. ٢٨ ـ أَدْخَلْنَا الضُّيُوفَ فِي غُرْفَةِ الْجُلُوسِ وَأَجْلَسْنَاهُمْ عَلَى الْأَرَائِكِ.

٢٩ ـ أَوْرَثَكُمْ أَبُوكُمْ مَتَاعَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا أَمَّا أَبُونَا فَأَوْرَثَنَا عِلْمًا وَحُكْمًا.

٣٠ ـ أَثَابَ اللّٰهُ تَعَالَى الْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِهِ بِجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ.

التمرين ـ ٣

مندرجہ ذیل مجہول افعال ماضیہ منفیہ کے بجائے مضارع مجزوم بہ "لم" استعمال کیجئے:

١ ـ مَا أُوتِينَا شَيْئًا. ٢ ـ مَا أُلْغِيَ هٰذَا الْقَانُوْنُ بَعْدُ.

٣ ـ مَا أُسِيءَ إِلَيْكُمْ قَطُّ. ٤ ـ مَا أُبِيحَ لَكَ الْإِفْطَارُ فِي السَّفَرِ.

٥ ـ مَا أُطِعْتَ فِي عَشِيْرَتِكَ. ٦ ـ مَا أُوضِحَتِ الْقَوَاعِدُ كَمَا يَنبَغِي.

٧ ـ مَا أُحِلَّتْ لَكُمُ الْخَبَائِثُ. ٨ ـ مَا أُوجِبَ فِي الْأَمْوَالِ إِلَّا الزَّكٰوةُ.

٩ ـ مَا أُنْهِيَ الْعَمَلُ حَتَّى الآنِ. ١٠ ـ مَا أُودِعَتِ الدَّنَانِيرُ عِندَ هٰذَا التَّاجِرِ الخَائِنِ.

التمرين ـ ٤

مندرجہ ذیل آیات کریمہ میں بـــــاب الإفـــعـــــال ماضی، مضارع اور امر کی شناخت کیجئے نیز معروف اور مجہول افعال میں تمیز کیجئے:

١ ـ أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ. ٢ ـ أُولٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمٰى أَبْصَارَهُمْ.

٣ ـ إِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ يُرَادُ. ٤ ـ قَالَ قَدْ أُجِيبَتْ دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيمَا.

٥ـ وَمَنْ أَساءَ فَعَلَيْهَا.
٦ـ قَالُوا أَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِي أَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ.
٧ـ قَالَتْ مَنْ أَنبَأَكَ هٰذَا.
٨ـ يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخفِي الصُّدُورُ.
٩ـ إِنَّ مَا تُوعَدُونَ لَآتٍ.
١٠ـ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مَسَاكِينَ.
١١ـ وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ يُنِيبُ.
١٢ـ وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ رَسُولَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ.
١٣ـ وَأَنَّهُ هُوَ أَمَاتَ وَأَحْيٰى.
١٤ـ بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَأَحَاطَتْ بِهِ خَطِيئَتُهُ.
١٥ـ وَأَنَّهُ هُوَ أَضْحَكَ وَأَبْكٰى.
١٦ـ كَذٰلِكَ يُرِيهِمُ اللّٰهُ أَعْمَالَهُمْ حَسَرَاتٍ عَلَيْهِمْ.
١٧ـ وَهُوَ يُجِيرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيهِ.
١٨ـ فَإِنْ آنَسْتُمْ مِنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوا إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ.
١٩ـ فَلَمَّا آسَفُونَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ.
٢٠ـ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ الَّتِي أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ.
٢١ـ أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ.
٢٢ـ فَأَثَابَكُم غَمًّا بِغَمٍّ لِّكَيْلَا تَحْزَنُوا عَلَى مَا فَاتَكُمْ.
٢٣ـ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ.
٢٤ـ سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَأَنْذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ.
٢٥ـ وَمَا أَنْسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ.
٢٦ـ وَأُحِيطَ بِثَمَرِهِ فَأَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيهِ عَلَى مَا أَنفَقَ.
٢٧ـ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتٰى.
٢٨ـ وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَو كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ.
٢٩ـ وَاللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَحَقُّ أَنْ يُرْضُوهُ.
٣٠ـ أَفَمَن يُلْقٰى فِي النَّارِ خَيرٌ أَمَّن يَأْتِي آمِنًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.
٣١ـ يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبَا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ.
٣٢ـ وَإِنْ خِفْتُم عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ إِنْ شَاءَ.
٣٣ـ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللّٰهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ.
٣٤ـ أَفَرَأَيْتُمُ النَّارَ الَّتِي تُورُونَ أَأَنْتُمْ أَنْشَأْتُم شَجَرَتَهَا أَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُونَ.
٣٥ـ وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِي ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُم أَرْدَاكُم فَأَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخَاسِرِينَ.

جداول

الناقص من باب الإفعال

صيغ الأفعال	الماضي المعروف	الماضي المجهول	المضارع المعروف	المضارع المجهول
مفرد مذكر غائب	أَرْضَى	أُرْضِيَ	يُرْضِي	يُرْضَى
مثنى مذكر غائب	أَرْضَيَا	أُرْضِيَا	يُرْضِيَانِ	يُرْضَيَانِ
جمع مذكر غائب	أَرْضَوْا	أُرْضُوْا	يُرْضُوْنَ	يُرْضَوْنَ
مفرد مؤنث غائب	أَرْضَتْ	أُرْضِيَتْ	تُرْضِي	تُرْضَى
مثنى مؤنث غائب	أَرْضَتَا	أُرْضِيَتَا	تُرْضِيَانِ	تُرْضَيَانِ
جمع مؤنث غائب	أَرْضَيْنَ	أُرْضِيْنَ	يُرْضِيْنَ	يُرْضَيْنَ
مفرد مذكر مخاطب	أَرْضَيْتَ	أُرْضِيْتَ	تُرْضِي	تُرْضَى
مثنى مذكر مخاطب	أَرْضَيْتُمَا	أُرْضِيْتُمَا	تُرْضِيَانِ	تُرْضَيَانِ
جمع مذكر مخاطب	أَرْضَيْتُمْ	أُرْضِيْتُمْ	تُرْضُوْنَ	تُرْضَوْنَ
مفرد مؤنث مخاطب	أَرْضَيْتِ	أُرْضِيْتِ	تُرْضِيْنَ	تُرْضَيْنَ
مثنى مؤنث مخاطب	أَرْضَيْتُمَا	أُرْضِيْتُمَا	تُرْضِيَانِ	تُرْضَيَانِ
جمع مؤنث مخاطب	أَرْضَيْتُنَّ	أُرْضِيْتُنَّ	تُرْضِيْنَ	تُرْضَيْنَ
مفرد متكلم	أَرْضَيْتُ	أُرْضِيْتُ	أُرْضِي	أُرْضَى
جمع متكلم	أَرْضَيْنَا	أُرْضِيْنَا	نُرْضِي	نُرْضَى

الأجوف من باب الإفعال

صيغ الأفعال	الماضي		المضارع	
	المعروف	المجهول	المعروف	المجهول
مفرد مذكر غائب	أَجَابَ	أُجِيْبَ	يُجِيْبُ	يُجَابُ
مثنى مذكر غائب	أَجَابَا	أُجِيْبَا	يُجِيْبَانِ	يُجَابَانِ
جمع مذكر غائب	أَجَابُوْا	أُجِيْبُوْا	يُجِيْبُوْنَ	يُجَابُوْنَ
مفرد مؤنث غائب	أَجَابَتْ	أُجِيْبَتْ	تُجِيْبُ	تُجَابُ
مثنى مؤنث غائب	أَجَابَتَا	أُجِيْبَتَا	تُجِيْبَانِ	تُجَابَانِ
جمع مؤنث غائب	أَجَبْنَ	أُجِبْنَ	يُجِبْنَ	يُجَبْنَ
مفرد مذكر مخاطب	أَجَبْتَ	أُجِبْتَ	تُجِيْبُ	تُجَابُ
مثنى مذكر مخاطب	أَجَبْتُمَا	أُجِبْتُمَا	تُجِيْبَانِ	تُجَابَانِ
جمع مذكر مخاطب	أَجَبْتُمْ	أُجِبْتُمْ	تُجِيْبُوْنَ	تُجَابُوْنَ
مفرد مؤنث مخاطب	أَجَبْتِ	أُجِبْتِ	تُجِيْبِيْنَ	تُجَابِيْنَ
مثنى مؤنث مخاطب	أَجَبْتُمَا	أُجِبْتُمَا	تُجِيْبَانِ	تُجَابَانِ
جمع مؤنث مخاطب	أَجَبْتُنَّ	أُجِبْتُنَّ	تُجِبْنَ	تُجَبْنَ
مفرد متكلم	أَجَبْتُ	أُجِبْتُ	أُجِيْبُ	أُجَابُ
جمع متكلم	أَجَبْنَا	أُجِبْنَا	نُجِيْبُ	نُجَابُ

المضعف من باب الإفعال

	الماضي		المضارع	
صيغ الأفعال	المعروف	المجهول	المعروف	المجهول
مفرد مذكر غائب	أَضَرَّ	أُضِرَّ	يُضِرُّ	يُضَرُّ
مثنى مذكر غائب	أَضَرَّا	أُضِرَّا	يُضِرَّانِ	يُضَرَّانِ
جمع مذكر غائب	أَضَرُّوا	أُضِرُّوا	يُضِرُّوْنَ	يُضَرُّوْنَ
مفرد مؤنث غائب	أَضَرَّتْ	أُضِرَّتْ	تُضِرُّ	تُضَرُّ
مثنى مؤنث غائب	أَضَرَّتَا	أُضِرَّتَا	تُضِرَّانِ	تُضَرَّانِ
جمع مؤنث غائب	أَضْرَرْنَ	أُضْرِرْنَ	يُضْرِرْنَ	يُضْرَرْنَ
مفرد مذكر مخاطب	أَضْرَرْتَ	أُضْرِرْتَ	تُضِرُّ	تُضَرُّ
مثنى مذكر مخاطب	أَضْرَرْتُمَا	أُضْرِرْتُمَا	تُضِرَّانِ	تُضَرَّانِ
جمع مذكر مخاطب	أَضْرَرْتُمْ	أُضْرِرْتُمْ	تُضِرُّوْنَ	تُضَرُّوْنَ
مفرد مؤنث مخاطب	أَضْرَرْتِ	أُضْرِرْتِ	تُضِرِّيْنَ	تُضَرِّيْنَ
مثنى مؤنث مخاطب	أَضْرَرْتُمَا	أُضْرِرْتُمَا	تُضِرَّانِ	تُضَرَّانِ
جمع مؤنث مخاطب	أَضْرَرْتُنَّ	أُضْرِرْتُنَّ	تُضْرِرْنَ	تُضْرَرْنَ
مفرد متكلم	أَضْرَرْتُ	أُضْرِرْتُ	أُضِرُّ	أُضَرُّ
جمع متكلم	أَضْرَرْنَا	أُضْرِرْنَا	نُضِرُّ	نُضَرُّ

فعل الأمر			
صيغ الأفعال	الناقص	الأجوف	المضعف
مفرد مذكر	أَرْضِ	أَجِبْ	أَضِرَّ
مثنى مذكر	أَرْضِيَا	أَجِيْبَا	أَضِرَّا
جمع مذكر	أَرْضُوْا	أَجِيْبُوْا	أَضِرُّوا
مفرد مؤنث	أَرْضِي	أَجِيْبِي	أَضِرِّي
مثنى مؤنث	أَرْضِيَا	أَجِيْبَا	أَضِرَّا
جمع مؤنث	أَرْضِيْنَ	أَجِبْنَ	أَضْرِرْنَ

معاني الكلمات

عربي	اردو	عربي	اردو
أَرْضٰى	اس نے راضی کیا	أَذْعَنَ لِ	وہ تابعدار ہوا
أَطْفَأَ	اس نے بجھایا	آذٰى	اس نے ایذاء پہنچائی
أَسْرَفَ	اس نے اسراف کیا	أَحْبَطَ	اس نے حبط کیا
أَقْبَلَ عَلٰى	وہ کسی چیز کی طرف رغبت سے بڑھا	أَنْشَأَ	اس نے قائم کیا
أَوْدَعَ	اس نے بطور امانت رکھا	أَغْنٰى	اس نے غنی کیا
أَسَاءَ إِلَيْهِ	اس نے برا کیا	أَرٰى	اس نے دکھایا
سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ	تمہارے دلوں نے ایک بات گھڑ لی	أَلْهٰى	اس نے غافل کیا
أَغَاثَ الْمَلْهُوفَ	مصیبت زدہ کی فریاد رسی کی	أَجَا َ	اس نے پناہ دی
آثَرَ عَلٰى نَفْسِهِ	اپنی جان پر ترجیح دی	أَوْرَثَ	اس نے ورثہ میں چھوڑا
أَصْلَحَ	اس نے سنوارا	أَوْجَبَ	اس نے واجب کیا

عربي	اردو	عربي	اردو
أَوْقَفَ	اس نے روکا	أَلْغَى	اس نے منسوخ کیا

اردو	عربي	اردو	عربي
اس نے گھیرا	أَحَاطَ بِـ	اس نے اللہ کے احکام نافذ کیے	أَقَامَ شَعَائِرَ اللّٰهِ
اس نے اندھا کیا	أَعْمٰى	اس نے جرم کا اقرار کیا	أَقَرَّ بِالْجَرِيْمَةِ
اس نے سرکش بنایا	أَطْغٰى	اس نے باقی رکھا	أَبْقٰى
اس نے ڈرایا	أَوْعَدَ		

الدرس الخامس عشر

٢ـ باب التفعيل

الأمثلة:

أقسام الفعل	الماضي	المضارع المرفوع	المنصوب	المجزوم	المصدر
الفعل الصحيح	فَعَّلَ	يُفَعِّلُ	لَنْ يُفَعِّلَ	لَمْ يُفَعِّلْ	تَفْعِيْلًا
السالم (قدم)	قَدَّمَ	يُقَدِّمُ	لَنْ يُقَدِّمَ	لَمْ يُقَدِّمْ	تَقْدِيْمًا
مهموز الفاء (أثر)	أَثَّرَ	يُؤَثِّرُ	لَنْ يُؤَثِّرَ	لَمْ يُؤَثِّرْ	تَأْثِيْرًا
مهموز العين (رأس)	رَأَّسَ	يُرَئِّسُ	لَنْ يُرَئِّسَ	لَمْ يُرَئِّسْ	تَرْئِيْسًا
مهموز اللام (جزأ)	جَزَّأَ	يُجَزِّئُ	لَنْ يُجَزِّئَ	لَمْ يُجَزِّئْ	تَجْزِئَةً
المضعف (ردّ)	رَدَّدَ	يُرَدِّدُ	لَنْ يُرَدِّدَ	لَمْ يُرَدِّدْ	تَرْدِيْدًا
المثال الواوي(وَضح)	وَضَّحَ	يُوَضِّحُ	لَنْ يُوَضِّحَ	لَمْ يُوَضِّحْ	تَوْضِيْحًا
المثال اليائي (يَسر)	يَسَّرَ	يُيَسِّرُ	لَنْ يُيَسِّرَ	لَمْ يُيَسِّرْ	تَيْسِيْرًا
الأجوف الواوي(قام)	قَوَّمَ	يُقَوِّمُ	لَنْ يُقَوِّمَ	لَمْ يُقَوِّمْ	تَقْوِيْمًا
الأجوف اليائي (سار)	سَيَّرَ	يُسَيِّرُ	لَنْ يُسَيِّرَ	لَمْ يُسَيِّرْ	تَسْيِيْرًا
الناقص الواوي (خلا)	خَلّٰى	يُخَلِّي	لَنْ يُخَلِّيَ	لَمْ يُخَلِّ	تَخْلِيَةً
الناقص اليائي (رَقي)	رَقّٰى	يُرَقِّي	لَنْ يُرَقِّيَ	لَمْ يُرَقِّ	تَرْقِيَةً

شرح وتفصیل:

۱۔ باب التفعیل بنانے کے لئے فعل ثلاثی کے حرف عین کو تشدید دے کر مضعَّف بنا دیا جاتا ہے۔ ماضی میں فاء، عین اور

لام تینوں مفتوح ہوتے ہیں۔ مضارع میں حرف المضارعة پر ضمّہ اور حرف عین پر کسرہ آتا ہے۔

۲۔ مصدر "تفعیل" کے وزن پر آتا ہے۔

۳۔ مہموز اللام کے مصدر کے آخر میں تاء مربوطہ آتی ہے: جَزَّأَ کا مصدر تَجْزِئَةً، بَرَّأَ کا تَبْرِئَةً، جَرَّأَ کا تَجْرِئَةً ہوگا۔

۴۔ باب التفعیل کے اجوف واوی کے تمام صیغوں میں واو برقرار رہتا ہے: (قَوَّمَ يُقَوِّمُ، حَوَّلَ يُحَوِّلُ، دَوَّرَ يُدَوِّرُ) ۔ اسی طرح اجوف یائی کے تمام صیغوں میں یاء لوٹ آتی ہے: (سَيَّرَ يُسَيِّرُ، بَيَّتَ يُبَيِّتُ، حَيَّرَ يُحَيِّرُ)۔

۵۔ ناقص واوی اور یائی دونوں کا ماضی معتل الآخر بالألف ہوتا ہے اور یہ الف یاء کی صورت میں لکھا جاتا ہے: خَلَّى، رَقَّى، سَمَّى، رَبَّى اور ان کا مضارع معتل الآخر بالياء ہوتا ہے: يُخَلِّي، يُرَقِّي، يُسَمِّيْ. يُرَقِّي۔ ان کے مصدر کے آخر میں تاء مربوطہ آتی ہے: خَلَّى يُخَلِّي کا مصدر تَخْلِيَةً، رَقَّى يُرَقِّي کا تَرْقِيَةً اور أَدَّى يُؤَدِّي کا مصدر تَأْدِيَةً ہوگا۔

بعض خصائص هذا الباب:

۱۔ باب التفعیل لازم کو متعدی بناتا ہے اور متعدی میں ایک اور مفعول کی زیادتی کرتا ہے: فَرِحَ زَيْدٌ: زید خوش ہوا، فَرَّحْتُهُ: میں نے اسے خوش کیا، دَرَسْتُ اللُّغَةَ الْعَرَبِيَّةَ، دَرَّسْتُ زَيْدا اللُّغَةَ الْعَرَبِيَّةَ ۔

۲۔ باب التفعیل کسی شے کی زیادتی بھی بیان کرتا ہے: كَسَرَ زَيْدٌ الْكَأْسَ: زید نے گلاس توڑا، كَسَّرَ زَيْدٌ الْكَأْسَ: زید نے گلاس کو چکنا چور کر دیا، قَتَلَ زَيْدٌ سَلِيْماً: زید نے سلیم کو قتل کیا، قَتَّلَ فِرْعَوْنُ أَبْنَاءَ بَنِي إِسْرَائِيْلَ: فرعون نے بنی اسرائیل کے بیٹوں کا قتل عام کیا۔

۳۔ باب التفعیل میں بنانے یا جاننے کے معنی بھی پائے جاتے ہیں: نَصَّرَ جَانُ رَنْجِيْتاً: جان نے رنجیت کو نصرانی بنا دیا، ذَهَّبْتُ الإِنَاءَ: میں نے برتن کو سنہری بنا دیا، قَبَّحْتُ فِعْلَهُ: میں نے اس کے فعل کو قبیح جانا۔

۴۔ باب التفعیل اختصار کے لئے بھی آتا ہے یعنی کسی لمبی بات کو اختصار کے ساتھ بیان کرنے کے لئے، هَلَّلَ: اس نے لا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہا، كَبَّرَ: اس نے اَللّٰهُ أَكبر کہا، سَبَّحَ: اس نے سُبْحَانَ اللّٰهِ کہا۔

التمرین ۔ ۱

مندرجہ ذیل افعال ثلاثیہ کو باب التفعیل میں لائیے پھر مزید افعال کے بالکل اسی طرح جداول تیار کیجیے جس طرح سبق کے شروع میں جدول دیا ہوا ہے:

كَرُمَ	مَزَقَ	أَمَرَ	بَرِئَ	هَدَأَ	بَلَّ	حَقَّ
نَبَأَ	مَدَّ	عَاذَ	صَارَ	قَالَ	عَادَ	قَوِيَ
نَمَا	أَمِنَ	لَانَ	جَرُؤَ	أَخَرَ	غَذَا	

التمرین ۔ ۲

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجیے:

۱۔ اپنے بیٹے کا نام پرویز مت رکھو۔

۲۔ ہمارے پڑوسیوں نے ہماری زندگی دوبھر کر دی ہے۔

۳۔ کیا آپ سال کے سال زکوۃ ادا نہیں کرتے؟

۴۔ میرا خیال ہے کہ آپ حرام اور حلال میں تمیز نہیں کرتے۔

۵۔ ہم نے قیدی کو معاف کر کے اسے رہا کر دیا۔

۶۔ محنتی طالبعلم نے امتحان میں حیرت انگیز کامیابی حاصل کی۔

۷۔ پرنسپل صاحب امتحان کو ملتوی کرنا چاہتے ہیں۔

۸۔ کیا آپ اپنے بچوں کی تربیت دین کے اصولوں پر نہیں کرتیں؟

۹۔ تم سب عورتوں کو چاہیے کہ اپنے چہروں کو ڈھکو۔

۱۰۔ ہم تر و تازہ کھیتوں میں نکل گئے تاکہ اپنی طبیعتوں کو تازہ کریں۔

۱۱۔ آپ کو چاہیے کہ ہمیشہ سچ بولنے کی عادت ڈالیں۔

۱۲۔ کیا اس کے لیے تیار ہو کہ اپنی جانیں اللہ کی راہ میں قربان کردو؟

۱۳۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تم سب کو تمہارا پورا اجر دیں گے۔

۱۴۔ اللہ تعالیٰ اپنی آیات لوگوں کے لیے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ سوچیں۔

۱۵۔ وزیر اعظم اس ہوشیار افسر کو عنقریب وزیر خارجہ مقرر کرنے والے ہیں۔

۱۶۔ ہم نے زید کو تسلی دینے کی کوشش کی، لیکن اس پر کسی بات کا اثر نہیں ہوا۔

۱۷۔ تم پر افسوس ہے کہ تم لوگوں کو دین کے بارے میں شک میں مبتلا کرتے ہو۔

۱۸۔ اگر تم اپنے جسموں کو قوی بنانا چاہتے ہو تو روزانہ دریا میں ایک گھنٹہ تیرا کرو۔

۱۹۔ اے عائشہ! اپنے بچوں کو مت ڈرائیے کیا آپ انھیں بزدل بنانا چاہتی ہیں؟

۲۰۔ واعظ نے لوگوں کو موت اور ما بعد الموت کی یاد دلائی تا کہ ان کے دل نرم ہو جائیں۔

التمرين ـ ٣

مندرجہ ذیل جملوں میں مصادر مؤوّلہ کے بجائے مصادر صریحہ استعمال کریں:

١ ـ يَجِبُ أَن تُغَطِّي الوَجْهَ. ٢ ـ أَلَا تَسْتَطِيعُونَ أَن تُمَيِّزُوا بَيْنَ الْحَقِّ وَالبَاطِلِ.
٣ ـ إِنَّمَا نُرِيدُ أَن نُوَفِّيَ حَقَّنَا. ٤ ـ أَتُرِيدُونَ أَنْ تُوَزِّعُوا هٰذِهِ الْكُتُبَ عَلَى الطُّلَّابِ.
٥ ـ نُرِيدُ أَنْ نُؤَسِّسَ دارًا لِلأَيتَامِ. ٦ ـ أَنْ تُزَكُّوا أَنْفُسَكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ أَنْ تَمَنَّوُا الْمَوْتَ.
٧ ـ سَيَستَجِيبُونَ لِلدَّعْوَةِ بَعْدَ أَنْ تُلَيِّنُوا قُلُوبَهُم. ٨ ـ لَا يَنْبَغِي أَن تُنَشَّأَ الْبَنَاتُ عَلَى حُبِّ الثِّيَابِ وَالْحُلِيِّ.
٩ ـ لَا أُرِيدُ أَن أُفَوِّتَ عَلَيْكَ هٰذِهِ الْفُرْصَةَ الْغَالِيَةَ. ١٠ ـ وَقَعْنَا لِلّٰهِ تَعَالَى سَاجِدِينَ بَعْدَ أَنْ حَقَّقْنَا كُلَّ مَا تَمَنَّيْنَاهُ.
١١ ـ لَيْسَ مِنَ اللَّائِقِ أَنْ تُسَيِّرَ الْأُمُورَ بِهٰذِهِ الطَّرِيقَةِ الْفَوْضَوِيَّةِ.
١٢ ـ إِنَّمَا يَهْتَمُّونَ بِصِحَّةِ أَجْسَامِهِم وَلَا يَهُمُّهُمْ أَنْ يُغَذُّوا أَرْوَاحَهُمْ.

فعل الأمر من باب التفعيل

الأمثلة:

الفعل الصحيح	فَعِّلْ	المثال الواوي	وَضِّحْ
السالم	قَدِّمْ	المثال اليائي	يَسِّرْ
مهموز الفاء	أَثِّرْ	الأجوف الواوي	قَوِّمْ
مهموز العين	رَئِّسْ	الأجوف اليائي	سَيِّرْ
مهموز اللام	جَرِّئْ	الناقص الواوي	خَلِّ
المضعف	رَدِّدْ	الناقص اليائي	رَقِّ

شرح وتفصیل:

باب التفعیل کا فعل الأمر "فَعِّلْ" کے وزن پر بنتا ہے ناقص واوی اور یائی کے امر کے صیغوں میں حسبِ قاعدہ حرف علت حذف ہو جائے گا: خَلِّی سے خَلِّ، أدِّی سے أدِّ کے صیغے نکلیں گے۔

قاعدہ نمبر ۴۱:

باب التفعیل کا ماضی بنانے کے لئے ثلاثی کے عین کو مشدد کر دیا جاتا ہے۔ پس ماضی فَعَّل کے وزن پر بنتا ہے، مضارع یُفَعِّلُ اور امر فَعِّلْ کے وزن پر بنتا ہے۔ مصدر تفْعِیْل کے وزن پر ہوتا ہے۔

التمرین ۔ ۱

مندرجہ ذیل افعال سے امر کے صیغے بنایئے پھر ان افعال امر کو قوسین میں دیے ہوئے صیغوں میں لاکر جملوں میں استعمال کیجئے:

یُمَزِّقُ (مفرد مذکر) یُؤَلِّفُ (جمع مذکر) یُکَرِّمُ (مثنی) یُمَرِّضُ (مفرد مؤنث)

یُبَرِّیُ (مفرد مذکر) یُخَوِّفُ (جمع مذکر) یُغَطِّي (مفرد مذکر) یُؤَدِّي (جمع مؤنث)

یُؤَخِّرُ (جمع مذکر) یُبَیِّتُ (مثنی)

التمرین ۔ ۲

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجئے:

۱۔ صبح وشام اللہ تعالی کی تسبیح کرو۔

۲۔ عاجزی کرنے والوں کو خوشخبری سنا دیجئے۔

۳۔ بلندی پر چڑھتے وقت اللہ اکبر کہو۔

۴۔ اے لوگو! اللہ تعالی کی راہ میں اپنی جانیں قربان کردو۔

۵۔ اے سلیم! اپنے بیٹے کا نام اسامہ رکھ دو۔

۶۔ اے زید! اپنے دونوں بیٹوں کے درمیان برابری کرو۔

۷۔ اے اللہ! میں کمزور ہوں مجھے طاقتور بنا دیجئے۔

۸۔ اے زید! سال پورا ہونے پر اپنے مال کی زکوۃ ادا کرو۔

۹۔ میں نے خیانت دار تاجر سے کہا: میرا حق مجھے پورا پورا دے دو۔

۱۰۔ ماں نے اپنی بیٹی سے کہا: پہلے پانی ابالو پھر اس میں ایک چمچ چائے کی پتی ڈال دو۔

المجهول من باب التفعيل

الأمثلة:

أقسام الفعل	الماضي	المضارع المرفوع	المنصوب	المجزوم
الفعل الصحيح	فُعِّلَ	يُفَعَّلُ	لَنْ يُفَعَّلَ	لَمْ يُفَعَّلْ
السالم	قُدِّمَ	يُقَدَّمُ	لَنْ يُقَدَّمَ	لَمْ يُقَدَّمْ
مهموز الفاء	أُثِّرَ	يُؤَثَّرُ	لَنْ يُؤَثَّرَ	لَمْ يُؤَثَّرْ
مهموز العين	رُئِّسَ	يُرَأَّسُ	لَنْ يُرَأَّسَ	لَمْ يُرَأَّسْ
مهموز اللام	جُزِّئَ	يُجَزَّأُ	لَنْ يُجَزَّأَ	لَمْ يُجَزَّأْ
المضعف	رُدِّدَ	يُرَدَّدُ	لَنْ يُرَدَّدَ	لَمْ يُرَدَّدْ
المثال الواوي	وُضِّحَ	يُوَضَّحُ	لَنْ يُوَضَّحَ	لَمْ يُوَضَّحْ
المثال اليائي	يُسِّرَ	يُيَسَّرُ	لَنْ يُيَسَّرَ	لَمْ يُيَسَّرْ
الأجوف الواوي	قُوِّمَ	يُقَوَّمُ	لَنْ يُقَوَّمَ	لَمْ يُقَوَّمْ
الأجوف اليائي	سُيِّرَ	يُسَيَّرُ	لَنْ يُسَيَّرَ	لَمْ يُسَيَّرْ
الناقص الواوي	خُلِّيَ	يُخَلَّى	لَنْ يُخَلَّى	لَمْ يُخَلَّ
الناقص اليائي	رُقِّيَ	يُرَقَّى	لَنْ يُرَقَّى	لَمْ يُرَقَّ

شرح وتفصیل:

ا۔ تفعیل کے ماضی کو مجہول بنانے کے لئے قاعدہ کے مطابق حرف فاء کو ضمّہ اور عین کو کسرہ دے دیا جاتا ہے۔

۲۔ مضارع کو مجہول بنانے کے لئے حرف المضارعۃ کو ضمّہ اور حرف عین کو فتحہ دے دیا جاتا ہے۔

۳۔ ماضی ناقص کو جب مجہول بناتے ہیں تو اسکے لام کو فتحہ دے دیا جاتا ہے، پس خَلَّی سے خُلِّيَ، سَمَّی سے سُمِّيَ اور غَطَّی سے غُطِّيَ کے صیغے نکلتے ہیں۔ مضارع ناقص کو جب مجہول بناتے ہیں تو اسکی یاء الف میں تبدیل ہو جاتی ہے: يُخَلِّي سے يُخَلَّی، يُسَمِّي سے يُسَمَّی اور يُغَطِّي سے يُغَطَّی بنتا ہے۔

التمرين ۔ ۱

مندرجہ ذیل افعال کو مجہول بنا کر ان کے بالکل اسی طرح جداول تیار کیجئے جس طرح سبق کے شروع میں جدول دیا ہوا ہے:

قَرَّبَ	أَلَّفَ	أَمَّرَ	نَبَّأَ	بَلَّلَ
خَبَّأَ	لَفَّفَ	مَيَّزَ	صَيَّرَ	ذَوَّبَ
حَوَّلَ	خَيَّلَ	سَلَّی	صَلَّی	غَذَّی

التمرين ۔ ۲

مندرجہ ذیل جملوں میں معروف افعال کو مجہول بنائیے:

١ ۔ مَتٰی تُصَلُّوْنَ صَلَاةَ الْعِشَاءِ؟

٢ ۔ قَدْ بَيَّنَ اللّٰهُ تَعَالَی الآيَاتِ لِلْمُوقِنِينَ.

٣ ۔ سَلَّيْنَا زَيْدًا وَهَدَّأْنَا مِنْ رَوْعِهِ.

٤ ۔ وَضَعْتُ الْقِدْرَ عَلَی النَّارِ وَغَلَّيْتُ الْمَاءَ.

٥ ۔ يَنْبَغِي أَنْ تُوَمِّرُوا عَلَيْكُمْ أَتْقَاكُمْ.

٦ ۔ أَلَمْ يُعَلِّمْكُمْ أَبُوكُمْ السِّبَاحَةَ فِي الصِّغَرِ.

٧ ۔ فَتَحْتُ الشَّبَابِيكَ لأُهَوِّيَ الْبَيْتَ.

٨ ۔ سَوْفَ يُوَفِّيكُمُ اللّٰهُ أَجْرَكُمْ وَلَا يَظْلِمُكُمْ.

٩ ۔ نَظَّفْنَا الْكُتُبَ وَرَتَّبْنَاهَا عَلَی الرَّفِّ.

١٠ ۔ صَيَّرَتِ الْحُورِيَّةُ التُّرَابَ ذَهَبًا بِعَصًا سِحْرِيَّةٍ.

التمرين ۔ ۳

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجئے:

۱۔ کیا فرض ادا کر دیا گیا ہے؟

۲۔ امتحان کی تاریخ کے بارے میں کیا فیصلہ کیا گیا؟

۳۔ کیا مٹی کو سونا بنانا ممکن ہے؟

۴۔ ہر شخص کو اس کے کئے کا بدلہ پورا پورا دے دیا گیا۔

۵۔ بچوں کو عربی پڑھائی چاہیے۔
۶۔ کیا آپ کا خیال ہے کہ زید کو بری کر دیا جائے گا؟
۷۔ آگ جلائی گئی اور دیگوں کو ڈھکا گیا۔
۸۔ کیا ممکن ہے کہ کھانا مہمانوں کو فوراً پیش کر دیا جائے؟
۹۔ مجرم کو ہر جگہ تلاش کیا گیا، لیکن وہ نہ ملا۔
۱۰۔ کیا یہ ضروری نہیں کہ ملک کی معیشت کو ترقی دی جائے؟
۱۱۔ چہروں کو مسجد حرام کی طرف موڑ دیا گیا۔
۱۲۔ اس بات کی بار بار تاکید کر دی گئی ہے، لیکن تم سمجھتے نہیں۔
۱۳۔ عقلوں کو وقتاً فوقتاً آرام پہچانا چاہیے۔
۱۴۔ تمہارے حساب کو قیامت کے دن تک مؤخر کر دیا جائے گا۔
۱۵۔ قریب ہے کہ قیدیوں کو رہا کر دیا جائے۔
۱۶۔ مدرسہ کے معاملات مشورے سے چلائے جاتے ہیں۔
۱۷۔ وقت کی پابندی کا خیال رکھنا چاہیے۔
۱۸۔ نہیں داخل ہوگا جنت میں وہ شخص جس کی حرام سے پرورش کی گئی ہو۔
۱۹۔ کیا لڑکیوں کی دینی تربیت نہیں کرنی چاہیے؟
۲۰۔ کیا اردو بولنے والوں کے لیے عربی قواعد کی کوئی کتاب لکھی گئی ہے؟
۲۱۔ زید کو وزراء کی مؤتمر کی صدارت دے دی گئی۔
۲۲۔ اللہ تعالی کے فضل وکرم سے ہر کام میرے لیے آسان بنا دیا گیا ہے۔
۲۳۔ لوہے کو پگھلایا گیا اور اس سے برتن بنائے گئے۔
۲۴۔ رات کے اندھیرے میں اسے خیال ہوا کے سرو کا درخت بھوت ہے۔
۲۵۔ آیات کو کھول کر بیان کر دیا گیا اور ہر معاملہ کی وضاحت کر دی گئی۔

التمرين ـ ٤

مندرجہ ذیل آیات کریمہ میں باب تفعیل کے ماضی مضارع اور امر کی شناخت کیجئے اور معروف اور مجہول افعال کی تمیز کیجئے:

١ ـ وَقَرَّبْنَاهُ نَجِيًّا.
٢ ـ يَغْفِرُ لِمَن يَّشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَّشَاءُ.
٣ ـ وَ كَبِّرْهُ تَكْبِيرًا.
٤ ـ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ أَنَّهَا تَسْعٰى.
٥ ـ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ.
٦ ـ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ.
٧ ـ إِنِّي سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ.
٨ ـ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ.
٩ ـ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ.
١٠ ـ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الآيَاتِ لِقَومٍ يُّؤْمِنُونَ.
١١ ـ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرٰى.
١٢ ـ وَنُخَوِّفُهُمْ فَمَا يَزِيدُهُمْ إِلَّا طُغْيَانًا كَبِيرًا.

١٣ ـ وَالنَّهَارِ إِذَا جَلَّاهَا.
١٤ ـ إِنَّما نُؤَخِّرُهُمْ لِيَومٍ تَشْخَصُ فِيهِ الأَبْصَارُ.
١٥ ـ وَإِبراهِيمَ الَّذِي وَفَّى.
١٦ ـ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى الَّذِي قَدَّرَ فَهَدَى.
١٧ ـ قَالَ نَبَّأَنِي الْعَلِيمُ الْخَبِيرُ.
١٨ ـ يَا أَيُّها الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ.
١٩ ـ فَسَوَّاهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ.
٢٠ ـ قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاها وَقَد خابَ مَن دَسَّاهَا.
٢١ ـ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيمُ لِلْغَاوِينَ.
٢٢ ـ أَوَمَن يُنَشَّأُ فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصامِ غَيْرُ مُبِينٍ.
٢٣ ـ أُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الآيَاتِ.
٢٤ ـ فَإِن تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكاةَ فَخَلُّوا سَبِيلَهُم.
٢٥ ـ وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ.
٢٦ ـ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّأَحَلُّوا قَوْمَهُم دَارَ الْبَوَارِ.
٢٧ ـ أَرَأَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالدِّينِ.
٢٨ ـ إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ وَإِذَا النُّجُومُ انْكَدَرَتْ وَإِذَا الْجِبالُ سُيِّرَتْ.
٢٩ ـ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوا مُوسٰى فَبَرَّأَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوا.
٣٠ ـ إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا.

جداول

المضعف من باب التفعيل

	الماضي		المضارع	
صيغ الأفعال	المعروف	المجهول	المعروف	المجهول
مفرد مذكر غائب	قَرَّرَ	قُرِّرَ	يُقَرِّرُ	يُقَرَّرُ
مثنى مذكر غائب	قَرَّرَا	قُرِّرَا	يُقَرِّرَانِ	يُقَرَّرَانِ
جمع مذكر غائب	قَرَّرُوا	قُرِّرُوْا	يُقَرِّرُوْنَ	يُقَرَّرُوْنَ
مفرد مؤنث غائب	قَرَّرَتْ	قُرِّرَتْ	تُقَرِّرُ	تُقَرَّرُ
مثنى مؤنث غائب	قَرَّرَتَا	قُرِّرَتَا	تُقَرِّرَانِ	تُقَرَّرَانِ
جمع مؤنث غائب	قَرَّرْنَ	قُرِّرْنَ	يُقَرِّرْنَ	يُقَرَّرْنَ

مفرد مذكر مخاطب	قَرَّرْتَ	قُرِّرْتَ	تُقَرِّرُ	تُقَرَّرُ
مثنى مذكر مخاطب	قَرَّرْتُمَا	قُرِّرْتُمَا	تُقَرِّرَانِ	تُقَرَّرَانِ
جمع مذكر مخاطب	قَرَّرْتُمْ	قُرِّرْتُمْ	تُقَرِّرُوْنَ	تُقَرَّرُوْنَ
مفرد مؤنث مخاطب	قَرَّرْتِ	قُرِّرْتِ	تُقَرِّرِيْنَ	تُقَرَّرِيْنَ
مثنى مؤنث مخاطب	قَرَّرْتُمَا	قُرِّرْتُمَا	تُقَرِّرَانِ	تُقَرَّرَانِ
جمع مؤنث مخاطب	قَرَّرْتُنَّ	قُرِّرْتُنَّ	تُقَرِّرْنَ	تُقَرَّرْنَ
مفرد متكلم	قَرَّرْتُ	قُرِّرْتُ	أُقَرِّرُ	أُقَرَّرُ
جمع متكلم	قَرَّرْنَا	قُرِّرْنَا	نُقَرِّرُ	نُقَرَّرُ

فعل الأمر			
مفرد مذكر	قَرِّرْ	مفرد مؤنث	قَرِّرِي
مثنى مذكر	قَرِّرَا	مثنى مؤنث	قَرِّرَا
جمع مذكر	قَرِّرُوا	جمع مؤنث	قَرِّرْنَ

الأجوف من باب التفعيل

	الماضي		المضارع	
صيغ الأفعال	المعروف	المجهول	المعروف	المجهول
مفرد مذكر غائب	قَوَّمَ	قُوِّمَ	يُقَوِّمُ	يُقَوَّمُ
مثنى مذكر غائب	قَوَّمَا	قُوِّمَا	يُقَوِّمَانِ	يُقَوَّمَانِ
جمع مذكر غائب	قَوَّمُوا	قُوِّمُوا	يُقَوِّمُونَ	يُقَوَّمُونَ

مفرد مؤنث غائب	قَوَّمَتْ	قُوِّمَتْ	تُقَوِّمُ	تُقَوَّمُ
مثنى مؤنث غائب	قَوَّمَتَا	قُوِّمَتَا	تُقَوِّمَانِ	تُقَوَّمَانِ
جمع مؤنث غائب	قَوَّمْنَ	قُوِّمْنَ	يُقَوِّمْنَ	يُقَوَّمْنَ
مفرد مذكر مخاطب	قَوَّمْتَ	قُوِّمْتَ	تُقَوِّمُ	تُقَوَّمُ
مثنى مذكر مخاطب	قَوَّمْتُمَا	قُوِّمْتُمَا	تُقَوِّمَانِ	تُقَوَّمَانِ
جمع مذكر مخاطب	قَوَّمْتُمْ	قُوِّمْتُمْ	تُقَوِّمُونَ	تُقَوَّمُونَ
مفرد مؤنث مخاطب	قَوَّمْتِ	قُوِّمْتِ	تُقَوِّمِينَ	تُقَوَّمِينَ
مثنى مؤنث مخاطب	قَوَّمْتُمَا	قُوِّمْتُمَا	تُقَوِّمَانِ	تُقَوَّمَانِ
جمع مؤنث مخاطب	قَوَّمْتُنَّ	قُوِّمْتُنَّ	تُقَوِّمْنَ	تُقَوَّمْنَ
مفرد متكلم	قَوَّمْتُ	قُوِّمْتُ	أُقَوِّمُ	أُقَوَّمُ
جمع متكلم	قَوَّمْنَا	قُوِّمْنَا	نُقَوِّمُ	نُقَوَّمُ

فعل الأمر			
مفرد مذكر	قَوِّمْ	مفرد مؤنث	قَوِّمِي
مثنى مذكر	قَوِّمَا	مثنى مؤنث	قَوِّمَا
جمع مذكر	قَوِّمُوا	جمع مؤنث	قَوِّمْنَ

الناقص من باب التفعيل

صيغ الأفعال	الماضي		المضارع	
	المعروف	المجهول	المعروف	المجهول

مفرد مذكر غائب	خَلَّى	خُلِّيَ	يُخَلِّي	يُخَلَّى
مثنى مذكر غائب	خَلَّيَا	خُلِّيَا	يُخَلِّيَانِ	يُخَلَّيَانِ
جمع مذكر غائب	خَلَّوْا	خُلُّوا	يُخَلُّونَ	يُخَلَّوْنَ
مفرد مؤنث غائب	خَلَّتْ	خُلِّيَتْ	تُخَلِّي	تُخَلَّى
مثنى مؤنث غائب	خَلَّتَا	خُلِّيَتَا	تُخَلِّيَانِ	تُخَلَّيَانِ
جمع مؤنث غائب	خَلَّيْنَ	خُلِّينَ	يُخَلِّينَ	يُخَلَّيْنَ
مفرد مذكر مخاطب	خَلَّيْتَ	خُلِّيتَ	تُخَلِّي	تُخَلَّى
مثنى مذكر مخاطب	خَلَّيْتُمَا	خُلِّيتُمَا	تُخَلِّيَانِ	تُخَلَّيَانِ
جمع مذكر مخاطب	خَلَّيْتُمْ	خُلِّيتُمْ	تُخَلُّونَ	تُخَلَّوْنَ
مفرد مؤنث مخاطب	خَلَّيْتِ	خُلِّيتِ	تُخَلِّينَ	تُخَلَّيْنَ
مثنى مؤنث مخاطب	خَلَّيْتُمَا	خُلِّيتُمَا	تُخَلِّيَانِ	تُخَلَّيَانِ
جمع مؤنث مخاطب	خَلَّيْتُنَّ	خُلِّيتُنَّ	تُخَلِّينَ	تُخَلَّيْنَ
مفرد متكلم	خَلَّيْتُ	خُلِّيتُ	أُخَلِّي	أُخَلَّى
جمع متكلم	خَلَّيْنَا	خُلِّينَا	نُخَلِّي	نُخَلَّى

فعل الأمر			
مفرد مذكر	خَلِّ	مفرد مؤنث	خَلِّي
مثنى مذكر	خَلِّيَا	مثنى مؤنث	خَلِّيَا
جمع مذكر	خَلُّوا	جمع مؤنث	خَلِّينَ

معاني الكلمات

الأفعال

اردو	عربي	اردو	عربي
اس نے کامیابی حاصل کی	حَقَّقَ نَجَاحًا	اس نے تلاش کیا	فَتَّشَ عَنْ
اس نے جان قربان کی	ضَحَّى بِنَفْسِهِ	اسے خیال ہوا	خُيِّلَ إِلَيْهِ
اس نے رہا کیا	خَلَّى السَّبِيلَ	اس نے آسان بنایا	يَسَّرَ
اس نے اسے تسلی دی	هَدَّأَ رَوْعَهُ	اس نے اسے صدارت دی	رَأَّسَهُ عَلَى
اس نے ملتوی کیا	أَجَّلَ	اس نے موڑا	وَلَّى
اس نے ڈھکا	غَطَّى	اس نے پگھلایا	ذَوَّبَ
اس نے اجر پورا پورا دیا	وَفَّى فلانا بِ	اس نے بنایا	صَاغَ
اس نے اپنے کو کسی چیز کا عادی بنایا	عَوَّدَ نَفْسَهُ شَيْئًا	اس نے قوی بنایا	قَوَّى
اس نے اسیر زندگی دوبھر کردی	نَغَّصَ عَلَيْهِ عَيْشَهُ	اس نے ان کے درمیان برابری کی	سَوَّى بَيْنَهُمْ
اس نے مقرر کیا	عَيَّنَ	اس نے کتاب لکھی	صَنَّفَ
اس نے یاد دلایا	ذَكَّرَ	اس نے چلایا	سَيَّرَ
اس نے طبیعت تازہ کی	رَوَّحَ عَنِ النَّفْسِ	اس نے پرورش کی	غَذَّى
اس نے اسے کسی چیز کے بارے میں شک میں ڈالا	شَكَّكَهُ فِي شَيْءٍ		

الأسماء

اردو	عربي	اردو	عربي
وقت کی پابندی	اللُّزُوْمُ بِالْمَوَاعِيْدِ	وقتاً فوقتاً	مِنْ حِيْنٍ إِلَى آخَر
اصول	مَبْدَأٌ ج مَبَادِئُ	خیال رکھنا	مُرَاعَاةٌ

الدرس السادس عشر

٣۔ باب المفاعلة

الأمثلة:

الفعل الصحيح	فَاعَلَ	يُفَاعِلُ	لَنْ يُفَاعِلَ	لَمْ يُفَاعِلْ	مُفَاعَلَةٌ
السالم (جَهَدَ)	جَاهَدَ	يُجَاهِدُ	لَنْ يُجَاهِدَ	لَمْ يُجَاهِدْ	مُجَاهَدَةٌ
مهموز الفاء (أَخَذَ)	آخَذَ	يُؤَاخِذُ	لَنْ يُؤَاخِذَ	لَمْ يُؤَاخِذْ	مُؤَاخَذَةٌ
مهموز العين (سَأَلَ)	سَاءَ لَ	يُسَائِلُ	لَنْ يُسَائِلَ	لَمْ يُسَائِلْ	مُسَائَلَةٌ
مهموز اللام (دَرَأَ)	داراً	يُدَارِئُ	لَنْ يُدَارِئَ	لَمْ يُدَارِئْ	مُدَارَأَةٌ
المضعف (شَقَّ)	شَاقَّ	يُشَاقُّ	لَنْ يُشَاقَّ	لَمْ يُشَاقَّ	مُشَاقَّةٌ
المثال الواوي (وَزَنَ)	وازَنَ	يُوَازِنُ	لَنْ يُوَازِنَ	لَمْ يُوَازِنْ	مُوَازَنَةٌ
المثال اليائي (يَسَرَ)	يَاسَرَ	يُيَاسِرُ	لَنْ يُيَاسِرَ	لَمْ يُيَاسِرْ	مُيَاسَرَةٌ
الأجوف الواوي (حَالَ)	حَاوَلَ	يُحَاوِلُ	لَنْ يُحَاوِلَ	لَمْ يُحَاوِلْ	مُحَاوَلَةٌ
الأجوف اليائي (بَاعَ)	بَايَعَ	يُبَايِعُ	لَنْ يُبَايِعَ	لَمْ يُبَايِعْ	مُبَايَعَةٌ
الناقص الواوي (قَسَا)	قَاسَى	يُقَاسِي	لَنْ يُقَاسِيَ	لَمْ يُقَاسِ	مُقَاسَاةٌ
الناقص اليائي (عَنَى)	عَانَى	يُعَانِي	لَنْ يُعَانِيَ	لَمْ يُعَانِ	مُعَانَاةٌ

شرح وتفصیل:

١۔ فعل ثلاثی کے حرف فاء کے بعد ایک الف زائدہ لگا دینے سے "باب المفاعلة" بن جاتا ہے۔

٢۔ مضارع میں حرف المضارعة مضموم اور حرف عین مکسور ہوتا ہے۔

۳۔اسکا مصدر "مُفَاعَلَةٌ" کے وزن پر آتا ہے اور بعض دفعہ "فِعَالٌ" کے وزن پر بھی آجاتا ہے: جَاهَدَ کا مصدر "مُجَاهَدَة" اور "جِهَادٌ"، قَاتَلَ کا "مُقَاتَلَةٌ" اور "قِتَالٌ" ہے۔

۴۔اجوف کے باب المفاعلة میں حرف علّت لوٹ آتا ہے، لہذا حَالَ سے باب المفاعلة "حَاوَلَ"، نَالَ سے "نَاوَلَ"، اور بَاعَ سے "بَايَعَ" بنے گا۔

۵۔ناقص کے باب المفاعلة کا ماضی معتل الآخر بالألف ہوتا ہے اور یہ الف یاء کی صورت میں لکھا جاتا ہے: قَسَا سے "قَاسَى"، اور سَوِيَ سے "سَاوَى" بنتا ہے۔ اور اس کا مضارع معتل الآخر بالیاء ہوتا ہے: عَافَى: يُعَافِي، جَازَى: يُجَازِي۔ اس کے مصدر میں حرف لام (واو یا یاء) الف میں بدل جاتا ہے اور اسکے آخر میں ایک تاء مربوطہ زائدہ کا اضافہ کر دیا جاتا ہے، لہذا عَانَى: يُعَانِي، کا مصدر مُعَانَاةٌ ہے۔

بعض خصائص هذا الباب:

۱۔باب المفاعلة میں اشتراک کے معنی پائے جاتے ہیں یعنی دو شخصوں کا مل کر کسی کام کو کرنا، اس طور پر کہ ان میں سے ہر ایک فاعل بھی ہو اور مفعول بھی، مثلاً: قَاتَلَ زَيْدٌ وَعُمْرٌو، زید اور عمرو نے باہم قتال کیا۔

۲۔یہ بعض اوقات أَفْعَلَ کا ہم معنی ہوتا ہے، جیسے: أَبْعَدْتُهُ = بَاعَدْتُهُ۔

۳۔یہ ثلاثی کا ہم معنی بھی ہو سکتا ہے، جیسے: شَهِدْتُهُ = شَاهَدْتُهُ، صَحِبْتُهُ = صَاحَبْتُهُ۔

التمرين ـ ۱

مندرجہ ذیل افعال ثلاثیہ کو باب المفاعلة میں لایئے پھر انکے اسی طرح جداول تیار کیجئے جس طرح سبق کے شروع میں دیئے ہوئے ہیں:

قَتَلَ	جَلَسَ	صَحِبَ	نَزَعَ	أَجَرَ	أَمَرَ	رَبَأَ	فَجَأَ	سَوِى
وَفِق	وَجه	سَبَّ	ضَرَّ	جادَ	عانَ	وَرى	عَفا	بَها

التمرين ـ ۲

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجئے:

۱۔کل زید اچانک مجھ سے ملنے آگیا۔

۲۔ہم اس رائے میں آپ کی موافقت نہیں کر سکتے۔

۳۔انھوں نے ہم سے دشمنی شروع کی۔

۴۔تم پر افسوس ہے کہ تم یہود ونصاری کو دوست بناتے ہو۔

۵۔زید اپنے بھائی سے بالکل مختلف ہے۔

۶۔تمہیں چاہیے کہ تم جن مصائب سے دو چار ہو ان پر صبر کرو۔

۷۔ان عورتوں سے خفیہ طور پر وعدہ نہ کرو۔

۸۔آپ تصور نہیں کر سکتے کہ یہ مبلّغ اللہ کی راہ میں کتنی تکلیفیں جھیلتے ہیں۔

۹۔اے زید! اپنے بھائیوں سے سختی مت کرو۔

۱۰۔جب آپ کو میری ضرورت تھی اس وقت آپ نے مجھے کیوں نہیں بلایا؟

۱۱۔طلباء عربی سیکھنے میں سخت مشقت اٹھاتے ہیں۔

۱۲۔ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں بیماریوں سے عافیت عطا فرمائیں۔

۱۳۔ہم بیوقوفوں کی باتوں کی ہرگز پرواہ نہیں کرتے۔

۱۴۔اے عائشہ! آپ کو چاہئے کہ غریبوں اور مسکینوں کے ساتھ ہمدردی کریں۔

۱۵۔گزشتہ رات ہم تقریب میں زید سے نہیں ملے۔

۱۶۔کیا تم سمجھتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں تمہارے گناہوں کی وجہ سے نہیں پکڑیں گے؟

۱۷۔جو اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی مخالفت کرے گا وہ عنقریب خسارہ پانے والوں میں سے ہوگا۔

۱۸۔کیا آپ ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نام جانتے ہیں جنھوں نے درخت کے نیچے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی؟

۱۹۔میں نے یہ کتاب شروع سے آخر تک پڑھی، لیکن میں نے اس میں کوئی ایسی بات نہیں پائی جو اسلامی تعلیمات کے منافی ہو۔

۲۰۔جب آپ اسلامی شریعت اور وضعی قانون کے درمیان موازنہ کریں گے تو آپ کو ایک کی خوبیاں اور دوسرے کی برائیاں معلوم ہوجائیں گی۔

فعل الأمر من باب المفاعلة

الأمثلة:

الفعل الصحيح	فَاعِلْ	المثال الواوي	وَازِنْ
السالم	جَاهِدْ	المثال اليائي	يَاسِرْ
مهموز الفاء	آخِذْ	الأجوف الواوي	حَاوِلْ
مهموز العين	سَائِلْ	الأجوف اليائي	بَايِعْ

مهموز اللام	دَارِئٌ	الناقص الواوي	قَاسٍ
المضعف	شَاقٌّ	الناقص اليائي	عَانٍ

شرح وتفصیل:

باب المفاعلة کا امر فَاعِلْ کے وزن پر بنتا ہے۔

التمرین ۔ ۱

مندرجہ ذیل افعال مضارعہ کے امر بتایئے پھر ان افعال امر کو قوسین میں دیئے ہوئے صیغوں میں لاکر جملوں میں استعمال کیجئے:

یُحاسِبُ (مفرد مذکر) یُصاحِبُ (جمع مذکر) یُنادِي(مفرد مذکر) یُعایِشُ (مفرد مؤنث)

یُشَاهِدُ (مفرد مؤنث) یُطالِبُ (جمع مؤنث) یُعافِي(مفرد مذکر) یُسَاوِي (مثنی)

یُؤَاجِرُ (جمع مذکر) یُبَادِئُ(مفرد مذکر)

التمرین ۔ ۲

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجئے:

۱۔اے زید! نیکوں کو دوست بناؤ۔ ۲۔اے اللہ! ظالموں کو ان کے ظلم کا بدلہ دیجئے۔

۳۔اے عورتو! اپنے حقوق کا مطالبہ کرو۔ ۴۔استاد نے طلباء سے کہا: وقت پر آنے کی کوشش کرو۔

۵۔اے اللہ! ہمارا آسان حساب لیجئے۔ ۶۔اے زینب! اپنے چھوٹے بہن بھائیوں کے ساتھ نرمی کا معاملہ کرو۔

۷۔ بڑھیا نے اپنے بیٹے سے کہا: اس خزانے کو گھر کے صحن میں دفن کردو۔

۸۔اے سلیم! اپنے دونوں بیٹوں کے درمیان برابری کرو، ایک کو دوسرے پر ترجیح نہ دو۔

۹۔ ماں نے اپنی بیٹی سے کہا: لوگوں کی خوشامد کرو اگر تم چاہتی ہو، لیکن تم انکو راضی نہیں کرسکو گی۔

۱۰۔ بزرگ نے اپنے مریدوں سے کہا: میرے ہاتھ پر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کی بیعت کیجئے۔

المجهول من باب المفاعلة

الأمثلة:

أقسام الفعل	الماضي	المضارع		
الفعل الصحيح	فُوْعِلَ	يُفَاعَلُ	لَنْ يُفَاعَلَ	لَمْ يُفَاعَلْ
السالم	جُوْهِدَ	يُجَاهَدُ	لَنْ يُجَاهَدَ	لَمْ يُجَاهَدْ
مهموز الفاء	أُوْخِذَ	يُؤَاخَذُ	لَنْ يُؤَاخَذَ	لَمْ يُؤَاخَذْ
مهموز العين	سُوْئِلَ	يُسَاءَ لُ	لَنْ يُسَائَلَ	لَمْ يُسَائَلْ
مهموز اللام	دُوْرِئَ	يُدَارَأُ	لَنْ يُدَارَأَ	لَمْ يُدَارَأْ
المضعف	شُوْقَّ	يُشَاقُّ	لَنْ يُشَاقَّ	لَمْ يُشَاقَّ
المثال الواوي	وُوْزِنَ	يُوَازَنُ	لَنْ يُوَازَنَ	لَمْ يُوَازَنْ
المثال اليائي	يُوْسِرَ	يُيَاسَرُ	لَنْ يُيَاسَرَ	لَمْ يُيَاسَرْ
الأجوف الواوي	حُوْوِلَ	يُحَاوَلُ	لَنْ يُحَاوَلَ	لَمْ يُحَاوَلْ
الأجوف اليائي	بُوْيِعَ	يُبَايَعُ	لَنْ يُبَايَعَ	لَمْ يُبَايَعْ
الناقص الواوي	قُوْسِيَ	يُقَاسٰى	لَنْ يُقَاسٰى	لَمْ يُقَاسَ
الناقص اليائي	عُوْنِيَ	يُعَانٰى	لَنْ يُعَانٰى	لَمْ يُعَانَ

شرح وتفصیل:

۱۔ باب المفاعلة کے ماضی کو مجہول بنانے کے لئے حرف فاء کو ضمّہ دے دیا جاتا ہے، فاعَلَ کا الف زائدہ ضمہ کے بعد واقع ہونے کے سبب واو میں تبدیل ہو جاتا ہے: قَاتَلَ کا مجہول قُوْتِلَ اور دَارَأَ کا دُوْرِئَ بنتا ہے۔

۲۔ باب المفاعلة کے مضارع میں حسبِ قاعدہ حرف المضارَعة کو ضمّہ اور حرف عین کو فتحہ دے دیا جاتا ہے۔

۳۔ ماضی ناقص کا لام مفتوح ہوتا ہے: قَاسَى سے قُوْسِيَ اور عَانَى سے عُوْنِيَ بنے گا (گویا کہ ماضی مجہول معتل الآخر بالیاء ہوتا ہے)۔ مضارع کی یاء، عین مفتوحہ کے بعد واقع ہونے کے سبب الف میں تبدیل ہو جائیگی اگرچہ یہ الف یاء ہی کی صورت میں لکھا جائے گا: يُنَادِي يُنَادَى، يُبَاهِي يُبَاهَى۔

قاعدہ نمبر ۴۲:

باب المفا علة کا ماضی بنانے کے لئے فعل ثلاثی کے فاء کے بعد ایک الف کا اضافہ کر دیا جاتا ہے پس ماضی فَاعَلَ کے وزن پر بنتا ہے، مضارع يُفَاعِلُ کے وزن پر اور امر فَاعِلْ کے وزن پر بنتا ہے۔ مصدر مُفَاعَلَةٌ یا فِعَالٌ کے وزن پر ہوتا ہے۔

التمرين ۔ ۱

مندرجہ ذیل افعال کو مبني للمجهول بنا کر انکے بالکل اسی طرح جداول تیار کیجئے جس طرح سبق کے شروع میں جدول دیا ہوا ہے:

شاهَدَ جادَلَ طالَبَ آجَرَ فَاجَأَ واعَدَ ضَادَّ عايَنَ وَارَى بَاهَى

التمرين ۔ ۲

مندرجہ ذیل جملوں میں معروف افعال کو مجہول بنائیے:

١ ـ نَادَيْنَاكُمْ وَلٰكِنَّكُمْ لَمْ تُجِيبُوا.

٢ ـ يُوَاجِهُ أَحْمَدُ الْمَصَائِبَ بِالصَّبْرِ وَالجَلَدِ.

٣ ـ أَصَاحَبَكَ أَحَدٌ فِي سَفَرِكَ هٰذَا؟

٤ ـ إِذَا نَاقَشَكَ أَحَدٌ فِي أَمْرِ الدِّينِ فَالْزَمِ الصَّمْتَ.

٥ ـ يَنْبَغِي أَنْ لَّا تُجَاوِزُوا حُدُودَ الأَدَبِ.

٦ ـ عَايَنَ الطَّبِيبُ الْمَرِيضَ وَأَجْرَى لَهُ بَعْضَ الْفُحُوصِ.

٧ ـ سَوْفَ يُؤَاخِذُكُمُ الْمُدِيرُ بِفَعْلَتِكُمْ هٰذِهِ.

٨ ـ عَانَيْتُمُ الْمَتَاعِبَ وَكَابَدْتُّمُ الْمَشَاقَّ لِإِعْلَاءِ كَلِمَةِ اللّٰهِ.

٩ ـ لَا يَجُوزُ أَنْ تُجَافُوا الأَخِلَّاءَ وَتُعَادُوهُمْ.

١٠ ـ صَادَفْنَا زَيْنَبَ فِي الطَّرِيقِ وَسَأَلْنَاهَا عَنْ مَّوْعِدِ سَفَرِهَا.

التمرين ـ ۳

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجئے:

۱۔ بادشاہ کو سپرد خاک کیا گیا۔
۲۔ کیا وہ نہیں سمجھتے کہ انکا کسی نہ کسی دن حساب کتاب ہوگا؟
۳۔ اس خطرے کو دفعہ کرنا کیسے ممکن ہے؟
۴۔ سختی کے وقت تمہاری مدد کی گئی اور تمہاری تنگی کو دور کیا گیا۔
۵۔ عنقریب ہر نفس کو اسکے کئے کا بدلہ دیا جائے گا۔
۶۔ تم سے ہرگز جنگ نہیں کی جائے گی الّا یہ کہ تم ہتھیار اٹھالو۔
۷۔ کیا اللہ کے راستے میں مشقتیں نہیں جھیلی گئیں؟
۸۔ رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر درخت کے نیچے بیعت کی گئی۔
۹۔ اسلامی ممالک کے نمائندوں سے مؤتمر میں ملا گیا۔
۱۰۔ دونوں بھائیوں کے درمیان وراثت میں برابری کی جانی چاہئے۔
۱۱۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی کھلم کھلا مخالفت کی گئی۔
۱۲۔ اگر دوست کو بار بار سرزنش کی جائے تو اسکی محبت سرد پڑ جاتی ہے۔
۱۳۔ اگر تم سے دشمنی شروع کی جائے تو اپنا دفاع کرو۔
۱۴۔ بچپن میں ہمارے ساتھ نرمی کا معاملہ کیا گیا پس ہم نے نرمی سیکھی۔
۱۵۔ چور کو دس منٹ قبل ٹریفک سگنل کے قریب دیکھا گیا۔
۱۶۔ کیا اللہ کی راہ میں ایسے جہاد کیا جا رہا ہے جیسا کہ جہاد کرنے کا حق ہے؟
۱۷۔ ہمیں اللہ تعالی کے فضل و رحمت سے عافیت بخشی گئی ہے۔
۱۸۔ جب جمعہ کے دن نماز کے لیے پکارا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو۔
۱۹۔ اللہ تعالی کے اوامر کی خلاف ورزی کی گئی اور مقدس چیزوں کی بے حرمتی کی گئی۔
۲۰۔ اگر تمہارے ساتھ دشمنی کی جائے تو تمہیں چاہئے کہ ادب اور اخلاق کا دامن تھامے رہو۔

التمرين ـ ٤

مندرجہ ذیل آیات کریمہ میں سے بـاب الـمفـاعلة کے افعال ماضی، مضارع اور امر کی تعیین کیجئے نیز ان میں معروف اور مجہول افعال کی بھی شناخت کیجئے:

١ ـ وَهَل نُجازِي إِلَّا الْكَفُورَ.
٢ ـ وَإِنْ عَاقَبْتُم فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُم بِهِ.
٣ ـ وَلَا يُضَارَّ كَاتِبٌ وَّ لَا شَهِيدٌ.
٤ ـ حَتّٰى إِذَا سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوا.
٥ ـ وَقَاتِلُوهُم حَتّٰى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ.
٦ ـ يٰأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا.

٧ـ فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِينَ. ٨ـ فَاعْفُ عَنْهُم وَاسْتَغْفِرْ لَهُم وَشَاوِرْهُم فِي الأَمْرِ.

٩ـ وَسَارِعُوا إِلَى مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ. ١٠ـ فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ.

١١ـ وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ. ١٢ـ وَلَكِن لَّا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا إِلَّا أَنْ تَقُولُوا قَوْلًا مَّعْرُوفًا.

١٣ـ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيرًا. ١٤ـ إِنَّ الَّذِينَ يُنَادُونَكَ مِن وَّرَاءِ الْحُجُرَاتِ أَكْثَرُهُم لَا يَعْقِلُونَ.

١٥ـ إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِن يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ.

١٦ـ قَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا وَتَشْتَكِي إِلَى اللَّهِ.

١٧ـ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُم. ١٨ـ قَالَ يَوَيْلَتَى أَعَجَزْتُ أَنْ أَكُونَ مِثْلَ هَذَا الْغُرَابِ فَأُوَارِيَ سَوْأَةَ أَخِي.

١٩ـ وَرَاوَدَتْهُ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا عَنْ نَّفْسِهِ وَغَلَّقَتِ الأَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ.

٢٠ـ وَمَن يُّشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّى وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا.

جداول

المضعف من باب المفاعلة

صيغ الأفعال	الماضي: المعروف	الماضي: المجهول	المضارع: المعروف	المضارع: المجهول
مفرد مذكر غائب	شَاقَّ	شُوْقَّ	يُشَاقُّ	يُشَاقُّ
مثنى مذكر غائب	شَاقَّا	شُوقَّا	يُشَاقَّانِ	يُشَاقَّانِ
جمع مذكر غائب	شَاقُّوْا	شُوْقُّوْا	يُشَاقُّوْنَ	يُشَاقُّوْنَ
مفرد مؤنث غائب	شَاقَّتْ	شُوْقَّتْ	تُشَاقُّ	تُشَاقُّ
مثنى مؤنث غائب	شَاقَّتَا	شُوْقَّتَا	تُشَاقَّانِ	تُشَاقَّانِ
جمع مؤنث غائب	شَاقَقْنَ	شُوْقِقْنَ	يُشَاقِقْنَ	يُشَاقَقْنَ

مفرد مذكر مخاطب	شَاقَقْتَ	شُوْقِقْتَ	تُشَاقُّ	تُشَاقُّ
مثنى مذكر مخاطب	شَاقَقْتُمَا	شُوْقِقْتُمَا	تُشَاقَّانِ	تُشَاقَّانِ
جمع مذكر مخاطب	شَاقَقْتُمْ	شُوْقِقْتُمْ	تُشَاقُّوْنَ	تُشَاقُّوْنَ
مفرد مؤنث مخاطب	شَاقَقْتِ	شُوْقِقْتِ	تُشَاقِّيْنَ	تُشَاقِّيْنَ
مثنى مؤنث مخاطب	شَاقَقْتُمَا	شُوْقِقْتُمَا	تُشَاقَّانِ	تُشَاقَّانِ
جمع مؤنث مخاطب	شَاقَقْتُنَّ	شُوْقِقْتُنَّ	تُشَاقِقْنَ	تُشَاقَقْنَ
مفرد متكلم	شَاقَقْتُ	شُوْقِقْتُ	أُشَاقُّ	أُشَاقُّ
جمع متكلم	شَاقَقْنَا	شُوْقِقْنَا	نُشَاقُّ	نُشَاقُّ

الأجوف من باب المفاعلة

	الماضي		المضارع	
صيغ الافعال	المعروف	المجهول	المعروف	المجهول
مفرد مذكر غائب	بَايَعَ	بُوْيِعَ	يُبَايِعُ	يُبَايَعُ
مثنى مذكر غائب	بَايَعَا	بُوْيِعَا	يُبَايِعَانِ	يُبَايَعَانِ
جمع مذكر غائب	بَايَعُوْا	بُوْيِعُوْا	يُبَايِعُوْنَ	يُبَايَعُوْنَ
مفرد مؤنث غائب	بَايَعَتْ	بُوْيِعَتْ	تُبَايِعُ	تُبَايَعُ
مثنى مؤنث غائب	بَايَعَتَا	بُوْيِعَتَا	تُبَايِعَانِ	تُبَايَعَانِ
جمع مؤنث غائب	بَايَعْنَ	بُوْيِعْنَ	يُبَايِعْنَ	يُبَايَعْنَ
مفرد مذكر مخاطب	بَايَعْتَ	بُوْيِعْتَ	تُبَايِعُ	تُبَايَعُ
مثنى مذكر مخاطب	بَايَعْتُمَا	بُوْيِعْتُمَا	تُبَايِعَانِ	تُبَايَعَانِ

جمع مذكر مخاطب	بَايَعْتُمْ	بُوْيِعْتُمْ	تُبَايِعُوْنَ	تُبَايَعُوْنَ
مفرد مؤنث مخاطب	بَايَعْتِ	بُوْيِعْتِ	تُبَايِعِيْنَ	تُبَايَعِيْنَ
مثنى مؤنث مخاطب	بَايَعْتُمَا	بُوْيِعْتُمَا	تُبَايِعَانِ	تُبَايَعَانِ
جمع مؤنث مخاطب	بَايَعْتُنَّ	بُوْيِعْتُنَّ	تُبَايِعْنَ	تُبَايَعْنَ
مفرد متكلم	بَايَعْتُ	بُوْيِعْتُ	أُبَايِعُ	أُبَايَعُ
جمع متكلم	بَايَعْنَا	بُوْيِعْنَا	نُبَايِعُ	نُبَايَعُ

الناقص من باب المفاعلة

	الماضي		المضارع	
صيغ الأفعال	المعروف	المجهول	المعروف	المجهول
مفرد مذكر غائب	عَافَى	عُوْفِيَ	يُعَافِي	يُعَافَى
مثنى مذكر غائب	عَافَيَا	عُوْفِيَا	يُعَافِيَانِ	يُعَافَيَانِ
جمع مذكر غائب	عَافَوْا	عُوْفُوْا	يُعَافُوْنَ	يُعَافَوْنَ
مفرد مؤنث غائب	عَافَتْ	عُوْفِيَتْ	تُعَافِي	تُعَافَى
مثنى مؤنث غائب	عَافَتَا	عُوْفِيَتَا	تُعَافِيَانِ	تُعَافَيَانِ
جمع مؤنث غائب	عَافَيْنَ	عُوْفِيْنَ	يُعَافِيْنَ	يُعَافَيْنَ
مفرد مذكر مخاطب	عَافَيْتَ	عُوْفِيْتَ	تُعَافِي	تُعَافَى
مثنى مذكر مخاطب	عَافَيْتُمَا	عُوْفِيْتُمَا	تُعَافِيَانِ	تُعَافَيَانِ
جمع مذكر مخاطب	عَافَيْتُمْ	عُوفِيْتُمْ	تُعَافُوْنَ	تُعَافَوْنَ
مفرد مؤنث مخاطب	عَافَيْتِ	عُوفِيْتِ	تُعَافِيْنَ	تُعَافَيْنَ

مثنى مؤنث مخاطب	عَافَيْتُمَا	عُوْفِيْتُمَا	تُعَافِيَانِ	تُعَافَيَانِ
جمع مؤنث مخاطب	عَافَيْتُنَّ	عُوفِيْتُنَّ	تُعَافِيْنَ	تُعَافَيْنَ
مفرد متكلم	عَافَيْتُ	عُوفِيْتُ	أُعَافِي	أُعَافَى
جمع متكلم	عَافَيْنَا	عُوْفِيْنَا	نُعَافِي	نُعَافَى

فعل الأمر			
صيغ الأفعال	المُضَعَّف	الأَجْوَف	النَّاقِص
مفرد مذكر	شَاقِّ	بَايِعْ	عَافِ
مثنى مذكر	شَاقَّا	بَايِعَا	عَافِيَا
جمع مذكر	شَاقُّوْا	بَايِعُوْا	عَافُوْا
مفرد مؤنث	شَاقِّي	بَايِعِي	عَافِي
مثنى مؤنث	شَاقَّا	بَايِعَا	عَافِيَا
جمع مؤنث	شَاقِقْنَ	بَايِعْنَ	عَافِيْنَ

معاني الكلمات

الأفعال(۱)

اردو	عربي	اردو	عربي
اس نے برداشت کیا	قاسٰی	کسی چیز سے دوچار ہوا	واجَهَ
اس نے بیعت کی	بایَعَ	وہ اچانک اس سے ملنے آیا	فَاجَأَهُ بِالزيارة
اس نے ہمدردی، دلجوئی کی	وَاسٰی	اس نے عافیت بخشی	عافٰی

(۱) معروف ومجہول کی تمرین اور امر کی تمرین کے تمام افعال کے معانی طلباء خود لغت میں تلاش کریں۔

اس نے پرواہ کی	بَالَى	وہ منافی یا مخالف ہوا	نافَى
اس نے پکارا	نَادَى	اس نے کسی کو دوست بنایا	والَى (فُلانًا)
اس نے دشمنی شروع کی	بادَأ (فلانًا) بالعُدْوان	اس نے خوشامد کی	دارَى
اس نے ملاقات کی	لاقَى	اس نے کسی چیز کا مطالبہ کیا	طالَبَ بِشَيْءٍ
اس نے جھیلا	عانَى	اس نے دوستی کی	صادَقَ
اس نے خلاف ورزی کی	خالَفَ عن، شاقَّ فلانًا	اس نے برابری کی	ساوٰى (بينَ شَخْصَيْنِ مَثَلًا)
اس نے موافقت کی	وَافَقَ فُلَانًا على شَيْءٍ	اس نے نرمی کا معاملہ کیا	عامَلَ (ہ) بِرِفْقٍ
اس نے موازنہ کیا	وازَنَ	اس نے جزا دی	جازَى
اس نے کسی کے ساتھ سختی کی	جافَى فلانا	اس نے کوشش کی	حاوَلَ
وہ مختلف ہوا	بايَنَ (فلانا)	اس نے حساب لیا	حاسَبَ
سرد پڑ گیا	فَتَرَ ـُ	اس نے دشمنی کی	عادَى (فلانًا)
بے حرمتی کی	انْتَهَكَ ، يَنْتَهِكُ	اس نے سرزنش کی	عاتَبَ
جہاد کا حق ادا کیا	جَاهَدَ (فيه) حَقَّ جِهادِهِ	اس نے جنگ کی	حَارَبَ (فلانًا)
تنگی دور کی	فَرَّجَ عنهُ	اسلحہ اٹھایا	حَمَلَ السِّلاحَ
دور کیا	دَارَأَ	اسے سپرد خاک کیا	وَارَاهُ التُّراب

عربي	اردو	عربي	اردو
جافَى	اس نے بے رخی کی	جاوزَ	تجاوز کیا
عايَنَ	اس نے معائنہ کیا، دیکھا	ناقَشَ فلانًا	اس نے فلاں سے بحث کی
كابَدْتُمُ الْمَشَاقَ	تم نے مشقتیں جھیلیں	صادفَ فلانًا	وہ فلاں سے اتفاقاً ملا

أجْرىٰ لـهُ بعضَ الْفُحُوصِ	اس نے اس کے بعض ٹیسٹ کرائے

الأسماء

اردو	عربي	اردو	عربي
سخت مشقت	عَناءٌ مُرٌّ	ٹریفک سگنل	إشاراتُ الْمُرُورِ
خوبیاں	مَحاسِنُ	کسی دن	يَوْمًا مَّا
برائیاں	مَساوِئ	مقدس چیزیں	الحُرُماتُ
وضعی قانون	القانونُ الْوَضْعِيُّ	بچپن	الطُّفُولَةُ ، نُعُومَةُ الأظْفَارِ
کھلم کھلا	عَلانِيَةً		

الدرس السابع عشر

الثلاثي المزيد بحرفين

١ ـ باب التفعل

الأمثلة:

أقسام الفعل	الماضي	المضارع المرفوع	المنصوب	المجزوم	المصدر
الفعل الصحيح السالم	تَفَعَّلَ	يَتَفَعَّلُ	لَنْ يَتَفَعَّلَ	لَمْ يَتَفَعَّلْ	تَفَعُّلاً
السالم(قبل)	تَقَبَّلَ	يَتَقَبَّلُ	لَنْ يَتَقَبَّلَ	لَمْ يَتَقَبَّلْ	تَقَبُّلاً
مهموز الفاء (أبد)	تَأَبَّدَ	يَتَأَبَّدُ	لَنْ يَتَأَبَّدَ	لَمْ يَتَأَبَّدْ	تَأَبُّدًا
مهموز العين (رأف)	تَرَأَّفَ	يَتَرَأَّفُ	لَنْ يَتَرَأَّفَ	لَمْ يَتَرَأَّفْ	تَرَؤُّفًا
مهموز اللام (بوأ)	تَبَوَّأَ	يَتَبَوَّأُ	لَنْ يَتَبَوَّأَ	لَمْ يَتَبَوَّأْ	تَبَوُّأً
المضعف (شق)	تَشَقَّقَ	يَتَشَقَّقُ	لَنْ يَتَشَقَّقَ	لَمْ يَتَشَقَّقْ	تَشَقُّقًا
المثال الواوي (وجه)	تَوَجَّهَ	يَتَوَجَّهُ	لَنْ يَتَوَجَّهَ	لَمْ يَتَوَجَّهْ	تَوَجُّهًا
المثال اليائي (يسر)	تَيَسَّرَ	يَتَيَسَّرُ	لَنْ يَتَيَسَّرَ	لَمْ يَتَيَسَّرْ	تَيَسُّرًا
الأجوف الواوي (قال)	تَقَوَّلَ	يَتَقَوَّلُ	لَنْ يَتَقَوَّلَ	لَمْ يَتَقَوَّلْ	تَقَوُّلًا
الأجوف اليائي (ماز)	تَمَيَّزَ	يَتَمَيَّزُ	لَنْ يَتَمَيَّزَ	لَمْ يَتَمَيَّزْ	تَمَيُّزًا
الناقص الواوي (خَلا)	تَخَلَّى	يَتَخَلَّى	لَنْ يَتَخَلَّى	لَمْ يَتَخَلَّ	تَخَلِّيًا
الناقص اليائي (بَقِيَ)	تَبَقَّى	يَتَبَقَّى	لَنْ يَتَبَقَّى	لَمْ يَتَبَقَّ	تَبَقِّيًا

شرح وتفصیل:

۱۔ باب التفعّل فعل ثلاثی سے پہلے تاء زائدہ لگانے اور حرف عین کو مشدّد کرنے سے بنتا ہے۔

۲۔ ماضی کے تمام حروف مفتوح ہوتے ہیں، اسی طرح مضارع کے بھی تمام حروف مفتوح ہوتے ہیں (حرف لام کے علاوہ جس پر اعرابی حرکت ظاہر ہوتی ہے)۔

۳۔ مصدر تَفَعُّل کے وزن پر بنتا ہے۔

۴۔ مضعّف میں ادغام ٹوٹ جاتا ہے اور حرف عین کو تشدید کے ذریعے مضعّف بنا دیا جاتا ہے لہذا شَقَّ سے تَشَقَّقَ اور مَدَّ سے تَمَدَّدَ کے صیغے نکلتے ہیں۔

۵۔ اجوف واوی میں واو لوٹ آتا ہے اور اجوف یائی میں یاء لوٹ آتی ہے پس قَالَ سے تَقَوَّلَ اور عَادَ سے تَعَوَّدَ کے صیغے نکلیں گے جبکہ مَازَ سے تَمَيَّزَ اور بَانَ سے تَبَيَّنَ بنے گا۔

۶۔ ماضی ناقص معتل الآخر بالألف ہوتا ہے (یہ الف یاء کی صورت میں لکھا جاتا ہے) خَلا سے تَخَلَّى، بَنَى سے تَبَنَّى اور رَقِي سے تَرَقَّى کے صیغے نکلتے ہیں۔

۷۔ مضارع حرف عین کے مفتوح ہونے کی وجہ سے معتل الآخر بالألف ہوتا ہے تَخَلَّى کا مضارع يَتَخَلَّى، تَبَنَّى کا يَتَبَنَّى اور تَرَقَّى کا يَتَرَقَّى ہوتا ہے۔

۸۔ ناقص کا مصدر محذوف اللام ہوتا ہے اور اسکے حرف عین پر کسرہ کی تنوین ہوتی ہے :تَخَلَّى کا مصدر تَخَلِّيًا، تَبَقَّى کا تَبَقِّيًا، تَغَذَّى کا تَغَذِّيًا ہے۔ان مصادر کے آخر میں جو یاء ہے وہ حالتِ رفع وجر میں حذف ہو جاتی ہے اور انہیں حالت رفع وجر میں کسرہ کی تنوین کے ساتھ یوں لکھا جاتا ہے: تَبَقٍّ، تَخَلٍّ، تَغَذٍّ۔ایسے اسماء منقوص (۱) کہلاتے ہیں۔

بعض خصائص هذا الباب:

۱۔ تفعّل کا صیغہ بعض اوقات فعّل کے جواب میں استعمال ہوتا ہے عَلَّمتُهُ فَتَعَلَّمَ، خَرَّجْتُهُ فَتَخَرَّجَ۔

۲۔ اس میں تدریج کے معنی بھی پائے جاتے ہیں:تَجَرَّعَ زَيْدٌ الدَّوَاءَ (زید نے دوا گھونٹ گھونٹ کر کے پی)، تَحَفَّظَ عَمْرٌو الدَّرْسَ (عمرو نے سبق تھوڑا تھوڑا کر کے یاد کیا) اسی طرح تَدَرَّسَ اور تَعَلَّمَ میں بھی تدریج کے معنی پائے جاتے ہیں۔

(۱) انکی تفصیل انشاء اللہ اسم الفاعل کے باب میں آئے گی۔

۳۔ باب التفعل میں تکلّف اور تصنّع کے معنی بھی پائے جاتے ہیں: تَشَجَّعَ زَیْدٌ (زید بہ تکلف بہادر بنا)۔

۴۔ بـاب الـتـفـعـل مصدر کے معنی کو پوری طرح اپنانے کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے: تَـنَـصَّـرَ زَنْـجِیْـتُ (رنجیت نصرانی ہوگیا)۔

التمرین ۔ ۱

مندرجہ ذیل افعال ثلاثیہ کو بـاب الـتـفـعـل میں لایئے پھر انکے اسی طرح جداول تیار کیجئے جس طرح سبق کے شروع میں دیئے ہوئے ہیں:

عَلِمَ	دَخَلَ	حَدَثَ	عَجِبَ	أَثَرَ	أَلِفَ	وَحُشَ	أَجَّ	حَبَّ	وَفَى
وَسِخَ	يَقِظَ	جَلاَ	وَقَى	بَانَ	قَامَ	قَاءَ	مَشَى	وَطَنَ	سَلاَ

التمرین ۔ ۲

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجئے:

۱۔ ہم فقہ اسلامی میں تخصص کرنا چاہتے ہیں۔

۲۔ گھر ویران ہوگئے ان کے بسنے والوں کی روانگی کے بعد۔

۳۔ کیسے ممکن ہے کہ ہم اس خطرے سے بچیں؟

۴۔ ہم فقہ شہر کے ایک بڑے مفتی سے حاصل کر رہے ہیں۔

۵۔ کام میں مہارت نہیں آتی مگر لمبی مشق کے بعد۔

۶۔ اے زید! اس سخت وقت میں اپنے دوست کا ساتھ مت چھوڑو۔

۷۔ بچے نے جب بھی کوئی چیز کھائی اس نے قے کردی۔

۸۔ میں کب سے خواہش کر رہا ہوں کہ مجھے دین سیکھنے کی توفیق ہو۔

۹۔ ہماری بچپن سے کام وقت پر کرنے کی عادت بن گئی۔

۱۰۔ ہم دوسروں کے معاملات میں ہرگز دخل اندازی نہیں کریں گے۔

۱۱۔ اگر تم بچوں پر سختی کروگی تو ان کے اندر ضد پیدا کروگی۔

۱۲۔ اے زید! دین ایسے شخص سے حاصل مت کرو جس کا کوئی اخلاق نہ ہو۔

۱۳۔ جو اللہ تعالی اور اس کے رسول سے دوستی رکھیں گے وہی لوگ کامیاب ہیں۔

۱۴۔ عنقریب حقیقتیں قیامت کے دن پوری تابناکی کے ساتھ روشن ہوجائیں گی۔

۱۵۔ میرے پاس اتنا مال نہیں ہے جو میں ایک نئے گھر کی تعمیر پر خرچ کروں۔

۱۶۔ اللہ تعالی انسانوں اور جنوں کو چیلنج کرتے ہیں کہ وہ اس قرآن جیسی کوئی کتاب لائیں۔

۱۷۔ کچھ مدت کے بعد مجھ پر یہ واضح ہوگیا کہ عملی تطبیق کے بغیر قواعد سیکھنے کا کوئی فائدہ نہیں۔

۱۸۔ بے شک! ان یہودیوں کے دلوں میں مسلمانوں کے خلاف نفرت اور حسرت کی آگ بھڑک رہی ہے۔

۱۹۔ واعظ نے لوگوں سے کہا: اگر تم اللہ تعالی کا قرب حاصل کرنا چاہتے ہو تو تمہیں نفس کے خلاف جہاد کرنا پڑے گا۔

۲۰۔ بے شک! تمہاری فلاح آخرت میں اس بات پر موقوف ہے کہ تم اس کے لئے کیا عمل آگے بھیجتے ہو اسے اللہ تعالی کیلئے خالص کرتے ہوئے۔

المجهول من باب التفعل

الأمثلة:

أقسام الفعل	الماضي	المضارع		
الفعل الصحيح	تُفُعِّلَ	يُتَفَعَّلُ	لَنْ يُتَفَعَّلَ	لَمْ يُتَفَعَّلْ
السالم	تُقُبِّلَ	يُتَقَبَّلُ	لَنْ يُتَقَبَّلَ	لَمْ يُتَقَبَّلْ
مهموز الفاء	تُؤُبِّدَ	يُتَأَبَّدُ	لَنْ يُتَأَبَّدَ	لَمْ يُتَأَبَّدْ
مهموز العين	تُرُئِّفَ	يُتَرَأَّفُ	لَنْ يُتَرَأَّفَ	لَمْ يُتَرَأَّفْ
مهموز اللام	تُبُوِّئَ	يُتَبَوَّأُ	لَنْ يُتَبَوَّأَ	لَمْ يُتَبَوَّأْ
المضعف	تُشُقِّقَ	يُتَشَقَّقُ	لَنْ يُتَشَقَّقَ	لَمْ يُتَشَقَّقْ
المثال الواوي	تُوُجِّهَ	يُتَوَجَّهُ	لَنْ يُتَوَجَّهَ	لَمْ يُتَوَجَّهْ
المثال اليائي	تُيُسِّرَ	يُتَيَسَّرُ	لَنْ يُتَيَسَّرَ	لَمْ يُتَيَسَّرْ
الأجوف الواوي	تُقُوِّلَ	يُتَقَوَّلُ	لَنْ يُتَقَوَّلَ	لَمْ يُتَقَوَّلْ
الأجوف اليائي	تُمُيِّزَ	يُتَمَيَّزُ	لَنْ يُتَمَيَّزَ	لَمْ يُتَمَيَّزْ
الناقص الواوي	تُخُلِّيَ	يُتَخَلَّى	لَنْ يُتَخَلَّى	لَمْ يُتَخَلَّ
الناقص اليائي	تُبُقِّيَ	يُتَبَقَّى	لَنْ يُتَبَقَّى	لَمْ يُتَبَقَّ

شرح وتفصیل:

۱۔ باب التفعل کے ماضی کو مجہول بنانے کے لئے تاء زائدہ اور حرف فاء دونوں کو ضمّہ اور حرف عین کو کسرہ دے دیا جاتا ہے: تَقَبَّلَ سے تُقُبِّلَ اور تَعَلَّمَ سے تُعُلِّمَ بنتا ہے۔

۲۔ مضارع کو مجہول بنانے کے لئے حرف المضارعة کو ضمّہ دے دیا جاتا ہے: یَتَقَبَّلُ سے یُتَقَبَّلُ اور یَتَعَلَّمُ سے یُتَعَلَّمُ بنتا ہے۔

۳۔ ماضی ناقص معتل الآخر بالیاء ہوتا ہے: تَخَلَّی سے تُخُلِّيَ اور تَبَقَّی سے تُبُقِّيَ بنتا ہے۔

۴۔ مضارع ناقص معتل الآخر بالألف ہوگا: یَتَخَلَّی سے یُتَخَلَّی، یَتَبَقَّی سے یُتَبَقَّی اور یَتَوَفَّی سے یُتَوَفَّی بنتا ہے۔

التمرین ۔ ۱

مندرجہ ذیل معروف افعال کو مجہول بنا کر ان کے بالکل اسی طرح جداول تیار کریں جس طرح سبق کے شروع میں جدول دیا ہوا ہے:

تَحَقَّقَ تَجَرَّعَ تَوَهَّمَ تَوَلَّی تَوَفَّی تَحَوَّلَ تَجَرَّأَ تَجَنَّبَ تَيَقَّنَ تَرَجَّی

التمرین ۔ ۲

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجئے:

۱۔ اس سے خیر کی توقع نہیں کی جاسکتی۔
۲۔ فجر کی نماز کے فوراً بعد سفر کی تیاری کی گئی۔
۳۔ خط دو مہینوں کے بعد وصول ہوئے۔
۴۔ جب تمہارا وقت آئے گا تمہیں اٹھالیا جائے گا۔
۵۔ علم کتابوں سے حاصل نہیں کیا جاتا۔
۶۔ کیا اس عاجز وناتواں سے مدد کی توقع کی جاتی ہے؟(تَرَجّی)
۷۔ اس معمہ کو گہرائی تک نہیں پہنچایا گیا۔
۸۔ باطل کو حق سمجھا جاتا ہے جب دل اندھے ہوجائیں۔
۹۔ کیا دوستوں کا ساتھ چھوڑا جاسکتا ہے؟
۱۰۔ کیا تم اس بات سے نہیں ڈرتے کہ تمہارے اعمال قبول نہ کئے جائیں؟
۱۱۔ یہ ایسی چیز نہیں جس سے تعجب کیا جائے۔
۱۲۔ کیا مالک الملک کو بھلایا جاتا ہے اور دنیا کے بادشاہوں سے محبت کا اظہار کیا جاتا ہے؟

فعل الأمر

الأمثلة:

الفعل الصحيح	تَفَعَّلْ	المثال الواوي	تَوَجَّهْ
السالم	تَقَبَّلْ	المثال اليائي	تَيَسَّرْ
مهموز الفاء	تَأَيَّدْ	الأجوف الواوي	تَقَوَّلْ
مهموز العين	تَرَأَّفْ	الأجوف اليائي	تَمَيَّزْ
مهموز اللام	تَبَوَّأْ	الناقص الواوي	تَخَلَّ
المضعف	تَشَقَّقْ	الناقص اليائي	تَبَقَّ

شرح وتفصیل:

۱۔ باب التفعل کا امر تَفَعَّلْ کے وزن پر ہوتا ہے۔

۲۔ ناقص کے امر میں حسبِ قاعدہ حرف لام محذوف ہوتا ہے۔

قاعدہ نمبر۴۳:

باب التفعل کا ماضی بنانے کے لئے فعل ثلاثی کے فاء سے پہلے تاء زائدہ کا اضافہ کر دیا جاتا ہے اور عین کو مشدد کر دیا جاتا ہے۔ اس طرح ماضی تَفَعَّلَ کے وزن پر بنتا ہے اور مضارع یَتَفَعَّلُ کے وزن پر بنتا ہے اور امر تَفَعَّلْ کے وزن پر بنتا ہے۔ مصدر تَفَعُّلٌ کے وزن پر ہوتا ہے۔

التمرين ۔ ۱

مندرجہ ذیل افعال مضارعہ سے افعال امر بنائیے پھر ان افعال امر کو قوسین میں دیئے ہوئے صیغوں میں لا کر جملوں میں استعمال کیجئے:

يَتَوَفَّى (مفرد مذکر)　　يَتَحَدَّثُ (جمع مذکر)　　يتَحَدَّى (جمع مذکر)　　يَتَلَقَّى (مفرد مؤنث)

يَتَجَنَّبُ (مثنی) يَتَأَكَّدُ (مفرد مذکر) يَتَعَوَّدُ (مفرد مؤنث) يَتَيَقَّنُ (جمع مذکر)

يَتَغَطَّى (جمع مؤنث) يَتَيَقَّظُ (جمع مذکر)

التمرين ـ ۲

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجئے:

۱۔میری بہنو! قرآن کریم کی زبان سیکھو۔

۲۔میں نے بچوں سے کہا: فوراً اٹھو اور سفر کی تیاری کرو۔

۳۔اے عائشہ! اپنی بری عادت کو چھوڑ دو۔

۴۔اے زید! آہستہ بات کرو تا کہ سب تمھاری بات سمجھ سکیں۔

۵۔اے لڑکیو! جھوٹ اور غیبت سے اجتناب کرو۔

۶۔استاد نے اپنے شاگردوں سے کہا: تم سب تفسیر میں تخصص کرو۔

۷۔باپ نے اپنے بیٹوں سے کہا: اس کام کی فکر کرو۔

۸۔میں نے سلیم سے کہا: گھر سے نکلنے سے پہلے سفر کا صحیح وقت معلوم کرلو۔

۹۔میں نے زینب سے کہا: بوسنیا کی اس یتیم بچی کو پال لو اللہ تمھیں بہترین اجر دیں گے۔

۱۰۔نرس نے مریضہ سے کہا: اس دوا کو دن میں تین مرتبہ گھونٹ گھونٹ کر کے پی لیا کرو۔

التمرين ـ ۳

مندرجہ ذیل آیات کریمہ میں سے باب تفعُّل کے افعال ماضی، مضارع اور امر کی شناخت کیجئے نیز معروف اور مجہول بھی بتائیے:

١ ـ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى.

٢ ـ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنهُ.

٣ ـ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا.

٤ ـ وَأَنهارٌ مِن لَبَنٍ لَم يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ.

٥ ـ فَأَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى.

٦ ـ اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الأنفُسَ حِينَ مَوتِهَا.

٧ ـ فَأَنْتَ لَهُ تَصَدّٰى.

٨ ـ فَأَصبَحَ فِي الْمَدِينَةِ خائِفًا يَّتَرَقَّبُ.

٩ ـ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ.

١٠ ـ تَبَرَّأْنَا إِلَيْكَ مَا كَانُوا إِيَّانَا يَعْبُدُونَ.

١١ ـ وَالنَّهارِ إِذَا تَجَلّٰى.

١٢ ـ فَلَمَّا تَغَشَّاهَا حَمَلَتْ حَمْلاً خَفِيفًا.

١٣ ـ وَالصُّبحِ إِذَا تَنَفَّسَ.

١٤ ـ وَيَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُم وَلَا يَنْفَعُهُم.

١٥ ـ فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا.

١٦ ـ وَلَن يَّتَمَنَّوهُ أَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيْهِم.

١٧ ـ قَالُوا إِنَّا تَطَيَّرنَا بِكُم.
١٨ ـ ذَرْهُمْ يَأْكُلُوا وَيَتَمَتَّعُوا وَيُلهِهِمُ الأَملُ.
١٩ ـ أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ.
٢٠ ـ وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنهُم لَهُ عَذَابٌ عَظِيْمٌ.
٢١ ـ نَتَبَوَّأُ مِنهَا حَيْثُ نَشَاءُ.
٢٢ ـ وَلَقَد وَصَّلنَا لَهُمُ الْقَولَ لَعَلَّهُم يَتَذَكَّرُونَ.
٢٣ ـ وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُونَ.
٢٤ ـ فَتُقُبِّلَ مِنْ أَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْآخَرِ.
٢٥ ـ فَهُمْ فِي رَيْبِهِمْ يَتَرَدَّدُونَ.
٢٦ ـ يَا بَنِيَّ اذْهَبُوا فَتَحَسَّسُوا مِن يُوسُفَ وَأَخِيهِ.
٢٧ ـ وَأَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ.
٢٨ ـ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ قَالَ أَعْلَمُ أَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.
٢٩ ـ الَّذِي يُؤتِي مَالَهُ يَتَزَكّٰى.
٣٠ ـ أَنْ تَقُومُوا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوا مَا بِصَاحِبِكُم مِّن جِنَّةٍ.
٣١ ـ يَتَجَرَّعُه وَلَا يَكَادُ يُسِيغُهُ.
٣٢ ـ إِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيَانِ عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيدٌ.
٣٣ ـ وَمَا يُغْنِي عَنْهُ مَالُهُ إِذَا تَرَدّٰى.
٣٤ ـ وَمَن يَتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالإِيمَانِ فَقَد ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ.
٣٥ ـ يَومَ تَشَقَّقُ السَّمَاءُ بِالغَمَامِ.
٣٦ ـ وَلَو تَقَوَّلَ عَلَينَا بَعضَ الأَقَاوِيلِ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِاليَمِينِ.
٣٧ ـ فَاقْرَؤُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ القُرآنِ.
٣٨ ـ فَلَولَا نَفَرَ مِن كُلِّ فِرقَةٍ مِّنهُم طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ.
٣٩ ـ تَنَزَّلُ المَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا. (١)
٤٠ ـ مَا كَانَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِنَ الْأَعْرَابِ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَن رَّسولِ اللّٰهِ.

جداول

المضعف من باب التفعّل

صيغ الأفعال	الماضي		المضارع	
	المعروف	المجهول	المعروف	المجهول
مفرد مذكر غائب	تَخَصَّصَ	تُخُصِّصَ	يَتَخَصَّصُ	يُتَخَصَّصُ
مثنى مذكر غائب	تَخَصَّصَا	تُخُصِّصَا	يَتَخَصَّصَانِ	يُتَخَصَّصَانِ
جمع مذكر غائب	تَخَصَّصُوْا	تُخُصِّصُوْا	يَتَخَصَّصُوْنَ	يُتَخَصَّصُوْنَ

(١) باب التفعل کی تاء کو مضارع میں حذف کرنا جائز ہے۔

مفرد مؤنث غائب	تَخَصَّصَتْ	تُخُصِّصَتْ	تَتَخَصَّصُ	تُتَخَصَّصُ
مثنى مؤنث غائب	تَخَصَّصَتَا	تُخُصِّصَتَا	تَتَخَصَّصَانِ	تُتَخَصَّصَانِ
جمع مؤنث غائب	تَخَصَّصْنَ	تُخُصِّصْنَ	يَتَخَصَّصْنَ	يُتَخَصَّصْنَ
مفرد مذكر مخاطب	تَخَصَّصْتَ	تُخُصِّصْتَ	تَتَخَصَّصُ	تُتَخَصَّصُ
مثنى مذكر مخاطب	تَخَصَّصْتُمَا	تُخُصِّصْتُمَا	تَتَخَصَّصَانِ	تُتَخَصَّصَانِ
جمع مذكر مخاطب	تَخَصَّصْتُمْ	تُخُصِّصْتُمْ	تَتَخَصَّصُوْنَ	تُتَخَصَّصُوْنَ
مفرد مؤنث مخاطب	تَخَصَّصْتِ	تُخُصِّصْتِ	تَتَخَصَّصِيْنَ	تُتَخَصَّصِيْنَ
مثنى مؤنث مخاطب	تَخَصَّصْتُمَا	تُخُصِّصْتُمَا	تَتَخَصَّصَانِ	تُتَخَصَّصَانِ
جمع مؤنث مخاطب	تَخَصَّصْتُنَّ	تُخُصِّصْتُنَّ	تَتَخَصَّصْنَ	تُتَخَصَّصْنَ
مفرد متكلم	تَخَصَّصْتُ	تُخُصِّصْتُ	أَتَخَصَّصُ	أُتَخَصَّصُ
جمع متكلم	تَخَصَّصْنَا	تُخُصِّصْنَا	نَتَخَصَّصُ	نُتَخَصَّصُ

الأجوف من باب التفعّل

صيغ الأفعال	الماضي		المضارع	
	المعروف	المجهول	المعروف	المجهول
مفرد مذكر غائب	تَقَوَّلَ	تُقُوِّلَ	يَتَقَوَّلُ	يُتَقَوَّلُ
مثنى مذكر غائب	تَقَوَّلَا	تُقُوِّلَا	يَتَقَوَّلَانِ	يُتَقَوَّلَانِ
جمع مذكر غائب	تَقَوَّلُوْا	تُقُوِّلُوْا	يَتَقَوَّلُوْنَ	يُتَقَوَّلُوْنَ
مفرد مؤنث غائب	تَقَوَّلَتْ	تُقُوِّلَتْ	تَتَقَوَّلُ	تُتَقَوَّلُ
مثنى مؤنث غائب	تَقَوَّلَتَا	تُقُوِّلَتَا	تَتَقَوَّلَانِ	تُتَقَوَّلَانِ

جمع مؤنث غائب	تَقَوَّلْنَ	تُقُوِّلْنَ	يَتَقَوَّلْنَ	يُتَقَوَّلْنَ
مفرد مذكر مخاطب	تَقَوَّلْتَ	تُقُوِّلْتَ	تَتَقَوَّلُ	تُتَقَوَّلُ
مثنى مذكر مخاطب	تَقَوَّلْتُمَا	تُقُوِّلْتُمَا	تَتَقَوَّلَانِ	تُتَقَوَّلَانِ
جمع مذكر مخاطب	تَقَوَّلْتُمْ	تُقُوِّلْتُمْ	تَتَقَوَّلُوْنَ	تُتَقَوَّلُوْنَ
مفرد مؤنث مخاطب	تَقَوَّلْتِ	تُقُوِّلْتِ	تَتَقَوَّلِيْنَ	تُتَقَوَّلِيْنَ
مثنى مؤنث مخاطب	تَقَوَّلْتُمَا	تُقُوِّلْتُمَا	تَتَقَوَّلَانِ	تُتَقَوَّلَانِ
جمع مؤنث مخاطب	تَقَوَّلْتُنَّ	تُقُوِّلْتُنَّ	تَتَقَوَّلْنَ	تُتَقَوَّلْنَ
مفرد متكلم	تَقَوَّلْتُ	تُقُوِّلْتُ	أَتَقَوَّلُ	أُتَقَوَّلُ
جمع متكلم	تَقَوَّلْنَا	تُقُوِّلْنَا	نَتَقَوَّلُ	نُتَقَوَّلُ

الناقص من باب التفعّل

صيغ الأفعال	الماضي		المضارع	
	المعروف	المجهول	المعروف	المجهول
مفرد مذكر غائب	تَخَلَّى	تُخُلِّيَ	يَتَخَلَّى	يُتَخَلَّى
مثنى مذكر غائب	تَخَلَّيَا	تُخُلِّيَا	يَتَخَلَّيَانِ	يُتَخَلَّيَانِ
جمع مذكر غائب	تَخَلَّوْا	تُخُلُّوْا	يَتَخَلَّوْنَ	يُتَخَلَّوْنَ
مفرد مؤنث غائب	تَخَلَّتْ	تُخُلِّيَتْ	تَتَخَلَّى	تُتَخَلَّى
مثنى مؤنث غائب	تَخَلَّتَا	تُخُلِّيَتَا	تَتَخَلَّيَانِ	تُتَخَلَّيَانِ
جمع مؤنث غائب	تَخَلَّيْنَ	تُخُلِّيْنَ	يَتَخَلَّيْنَ	يُتَخَلَّيْنَ
مفرد مذكر مخاطب	تَخَلَّيْتَ	تُخُلِّيْتَ	تَتَخَلَّى	تُتَخَلَّى

مثنى مذكر مخاطب	تَخَلَّيْتُمَا	تُخُلِّيْتُمَا	تَتَخَلَّيَانِ	تُتَخَلَّيَانِ
جمع مذكر مخاطب	تَخَلَّيْتُمْ	تُخُلِّيْتُمْ	تَتَخَلَّوْنَ	تُتَخَلَّوْنَ
مفرد مؤنث مخاطب	تَخَلَّيْتِ	تُخُلِّيْتِ	تَتَخَلَّيْنَ	تُتَخَلَّيْنَ
مثنى مؤنث مخاطب	تَخَلَّيْتُمَا	تُخُلِّيْتُمَا	تَتَخَلَّيَانِ	تُتَخَلَّيَانِ
جمع مؤنث مخاطب	تَخَلَّيْتُنَّ	تُخُلِّيْتُنَّ	تَتَخَلَّيْنَ	تُتَخَلَّيْنَ
مفرد متكلم	تَخَلَّيْتُ	تُخُلِّيْتُ	أَتَخَلَّى	أُتَخَلَّى
جمع متكلم	تَخَلَّيْنَا	تُخُلِّيْنَا	نَتَخَلَّى	نُتَخَلَّى

الأمر من باب التفعل

صيغ الأفعال	المضعف	الأجوف	الناقص
مفرد مذكر	تَخَصَّصْ	تَقَوَّلْ	تَخَلَّ
مثنى مذكر	تَخَصَّصَا	تَقَوَّلَا	تَخَلَّيَا
جمع مذكر	تَخَصَّصُوْا	تَقَوَّلُوا	تَخَلَّوا
مفرد مؤنث	تَخَصَّصِي	تَقَوَّلِي	تَخَلَّي
مثنى مؤنث	تَخَصَّصَا	تَقَوَّلَا	تَخَلَّيَا
جمع مؤنث	تَخَصَّصْنَ	تَقَوَّلْنَ	تَخَلَّيْنَ

معاني الكلمات

الأفعال

اردو	عربي	اردو	عربي
اس کی عادت بن گئی	تَعَوَّدَ	اس نے چھوڑا	تَخَلَّى عن
وہ بچا	تَوَقَّى	اس نے خواہش کی	تَمَنَّى

اردو	عربي	اردو	عربي
اس کو توفیق ہوئی	وُفِّقَ	اس نے دوستی رکھی	تَوَلّٰى
اس نے چیلنج کیا	تَحَدّٰی	اس نے حاصل کیا	تَلَقّٰى
اس نے قے کی	تَقَيَّأَ	وہ روشن ہوا	تَجَلّٰى
اس نے سختی کی	تَشَدَّدَ	اس نے ضد پیدا کی	وَلَّدَ الْعِنادَ
اتنا (مال) ہے	تَبَقّٰى	(آگ) بھڑکی	تَأَجَّجَ
اس نے دخل اندازی کی	تَدَخَّلَ	اس نے تخصص کیا	تَخَصَّصَ
(کام میں مہارت) آئی	تَأَتّٰى	موقوف ہے	تَوَقَّفَ عَلَى
وہ ویران ہوگیا	تَوَحَّشَ	اس نے قرب حاصل کیا	تَقَرَّبَ
اس نے وصول کیا	تَلَقّٰى	اس نے محبت کا اظہار کیا	تَحَبَّبَ إلى
اس نے قبول کیا	تَقَبَّلَ	وہ گہرائی تک پہنچا	تَعَمَّقَ
اس نے (حق کو) باطل سمجھا	تَوَهَّمَ	اس نے اٹھا لیا (موت دی)	تَوَفّٰى
اس نے تیاری کی	تَأَهَّبَ	اس نے صحیح معلوم کیا	تَأَكَّدَ
اس نے پالا	تَبَنّٰى	اس نے اجتناب کیا	تَجَنَّبَ
اس نے فکر کی	تَصَدّٰى لِ		

الأسماء

اردو	عربي	اردو	عربي
کام جلدی کرنا	التَّبْكِيْرُ إلَى الْعَمَلِ	سخت دن	يَوْمٌ عَصِيبٌ
کب سے	طَالَمَا	پوری تابناکی	واضِحَةٌ ساطِعَةٌ
ان کے اندر	في نُفُوسِهِم	ضد	الْعِنادُ
نفرت اور حسرت	حِقْدٌ	مہارت	إتْقَان
مشق	مُمارَسَةٌ	تمہارا وقت	أجَلُكَ

الدرس الثامن عشر

٢ ـ باب الافتعال

الأمثلة:

أقسام الفعل	الماضي	المضارع المرفوع	المنصوب	المجزوم	المصدر
الفعل الصحيح	افْتَعَلَ	يَفْتَعِلُ	لن يَفْتَعِلَ	لم يَفْتَعِلْ	افْتِعَالًا
السالم (فتح)	افْتَتَحَ	يَفْتَتِحُ	لن يَفْتَتِحَ	لم يَفْتَتِحْ	افْتِتَاحًا
(صبر)	اصْطَبَرَ	يَصْطَبِرُ	لن يَصْطَبِرَ	لم يَصْطَبِرْ	اصْطِبَارًا
مهموز الفاء (أمر)	ائْتَمَرَ	يَأْتَمِرُ	لن يَأْتَمِرَ	لم يَأْتَمِرْ	ائْتِمَارًا
مهموز العين (رأس)	ارْتَأَسَ	يَرْتَئِسُ	لن يَرْتَئِسَ	لم يَرْتَئِسْ	ارْتِئَاسًا
مهموز اللام (ملأ)	امْتَلَأَ	يَمْتَلِئُ	لن يَمْتَلِئَ	لم يَمْتَلِئْ	امْتِلَاءً
المضعف (بلّ)	ابْتَلَّ	يَبْتَلُّ	لن يَبْتَلَّ	لم يَبْتَلَّ	ابْتِلَالًا
(ضرّ)	اضْطَرَّ	يَضْطَرُّ	لن يَضْطَرَّ	لم يَضْطَرَّ	اضْطِرَارًا
المثال الواوي (وحد)	اتَّحَدَ	يَتَّحِدُ	لن يَتَّحِدَ	لم يَتَّحِدْ	اتِّحَادًا
المثال اليائي (يسر)	اتَّسَرَ	يَتَّسِرُ	لن يَتَّسِرَ	لم يَتَّسِرْ	اتِّسَارًا
الأجوف الواوي (جاز)	اجْتَازَ	يَجْتَازُ	لن يَجْتَازَ	لم يَجْتَزْ	اجْتِيَازًا
الأجوف اليائي (خار)	اخْتَارَ	يَخْتَارُ	لن يَخْتَارَ	لم يَخْتَرْ	اخْتِيَارًا
الناقص الواوي (دعا)	ادَّعَى	يَدَّعِي	لن يَدَّعِيَ	لم يَدَّعِ	ادِّعَاءً
(رجا)	ارْتَجَى	يَرْتَجِي	لن يَرْتَجِيَ	لم يَرْتَجِ	ارْتِجَاءً
الناقص اليائي (شرى)	اشْتَرَى	يَشْتَرِي	لن يَشْتَرِيَ	لم يَشْتَرِ	اشْتِرَاءً

شرح وتفصیل:

۱۔فعل ثلاثی کے شروع میں الف مکسورہ اور حرف فاء کے بعد تاء لگا دینے سے افْتَعَلَ کا باب بنتا ہے۔

۲۔ ماضی میں حرف فاء ساکن ہوتا ہے اور حرف عین پر فتحہ ہوتا ہے۔

۳۔مضارع میں حرف المضارعة پر فتحہ، تاء زائدہ پر فتحہ اور حرف عین پر کسرہ ہوتا ہے۔

۴۔مصدر افتِعَال کے وزن پر بنتا ہے (بِکَسْرِ الْهَمْزَةِ وَسُکُوْنِ الفَاءِ وکَسْرِ التاءِ)۔

۵۔اگر ثلاثی کا حرف فاء صاد، ضاد، طاء یا ظاء ہو تو افْتَعَلَ کی تاء کو طاء میں بدل دیتے ہیں، یہ تبدیلی ماضی، مضارع، مصدر اور مُشْتَقَّاتُ الْمَصْدَر سب میں ہوتی ہے: صَبَرَ سے اصْطَبَرَ (اصل میں اصْتَبَرَ تھا)، طَرَدَ سے اطَّرَدَ (اصل میں اطْتَرَدَ تھا) اگر ثلاثی کا حرف فاء (دال، ذال یا زاء) ہو تو افْتَعَلَ کی تاء دال میں بدل جاتی ہے، یہ تبدیلی بھی ماضی، مضارع، مصدر اور تمام مشتقات المصدر میں ظاہر ہوتی ہے: زَرَی سے ازْدَرَی (اصل میں ازْتَرَی تھا)، زَجَرَ سے ازْدَجَر (اصل میں ازْتَجَرَ تھا)۔

۶۔فعل مثال میں جب واو یا یاء تاء الافتعال سے پہلے آتے ہیں تو تاء میں بدل جاتے ہیں، یہ تبدیلی ماضی، مضارع، مصدر اور تمام مشتقات المصدر میں ملحوظ رکھی جاتی ہے: وَصَلَ سے اتَّصَلَ (جبکہ یہ اصل میں اوْتَصَلَ تھا)، یَسَرَ سے اتَّسَرَ (دراصل یہ ایْتَسَرَ تھا)۔

۷۔اجوف میں حرف عین یعنی واو یا یاء الف میں بدل جاتا ہے: جَازَ سے اجْتَازَ بنتا ہے (اصل میں اجْتَوَزَ تھا واو فتحہ کے بعد واقع ہونے کے سبب الف میں تبدیل ہوگیا)۔ اسی طرح خَارَ سے اخْتَارَ بنتا ہے (اصل میں اخْتَيَرَ تھا یاء فتحہ کے بعد واقع ہونے کے سبب الف میں تبدیل ہوگئی)۔ اجوف واوی کے مصدر میں واو کسرہ کے بعد واقع ہونے کے سبب یاء میں تبدیل ہو جاتا ہے: اجْتَازَ کا مصدر اجْتِيَاز ہے (دراصل یہ اجْتِوَاز تھا)۔

۸۔ ماضی ناقص معتل الآخر بالألف ہوتا ہے: شَرَی سے اشْتَرَی، صَلِيَ سے اصْطَلَی اور دَعَا سے ادَّعَی بنتا ہے۔ مضارع ناقص معتل الآخر بالیاء ہوتا ہے: یَشْتَرِي، یَصْطَلِي، یَدَّعِي۔ ناقص کے مصدر کے آخر میں ہمزہ آتا ہے: اشْتَرَی کا مصدر اشْتِراءٌ ہے، (یہ اصل میں اشْتِرايٌ تھا یاء کلمہ کے آخر میں جب الف زائدہ کے بعد واقع ہوئی تو ہمزہ میں تبدیل ہوگئی)۔ اسی طرح ارْتَجَی کا مصدر ارْتِجاءٌ ہے، (یہ اصل میں ارتِجاوٌ تھا واو بھی جب الف زائدہ کے بعد واقع

ہوتا ہے تو ہمزہ میں تبدیل ہو جاتا ہے)۔

بعض خصائص هذا الباب:

ا۔مطاوعت فَعَلَ یا فعَّل: نَشَرْتُهُ فَانْتَشَرَ (میں نے اسے پھیلایا پس وہ پھیل گیا)، حَمَّلْتُهُ فَاحْتَمَلَ (میں نے اس پر بوجھ لادا تو وہ لد گیا)۔

۲۔کسی چیز کو مصدری معنی دینا یا مصدری معنی لینا بھی باب الافتعال کی خصوصیات میں سے ہے۔ اِحْتَجَرَ الْفَأرُ (چوہے نے بل بنایا)۔

۳۔ باب الافتعال لازم بھی ہوسکتا ہے اور متعدی بھی۔

التمرين ۔ ۱

مندرجہ ذیل افعال ثلاثیہ کو باب الافتعال میں لایئے پھر انکے اسی طرح جداول تیار کیجئے جس طرح سبق کے شروع میں دیئے ہوئے ہیں:

نَشَرَ عَرَضَ عَمَدَ جَنُبَ أَمِنَ لَجَأَ بَدَأَ حَجَّ

عَلَا وَزَنَ صَفَا صَادَ كَالَ خَفِيَ شَكَا

التمرين ۔ ۲

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجئے:

ا۔میری ذمہ داری ابھی تک ختم نہیں ہوئی۔

۲۔صدر کے مرنے کے بعد ملک کے حالات مضطرب ہو گئے۔

۳۔ میں نے اللہ کے علاوہ کسی سے شکوہ نہیں کیا۔

۴۔اے عورتو! کیا تم اپنی مشکل کے لئے یہ حل پسند نہیں کرتیں؟[۱]

۵۔ابھی تک دونوں جماعتیں باہم متفق نہیں ملیں۔

۶۔پچھلے دس سالوں میں عربی زبان سیکھنے پر لوگوں کی توجہ بڑھ گئی۔

۷۔ میرے والد حکومت کے کئی عہدوں پر فائز رہے۔

۸۔ جب بارش تیز ہوگئی تو مسافروں نے پہاڑ کے ایک غار میں پناہ لی۔

۹۔ حالات نے مجھے میری املاک بیچنے پر مجبور کیا ہے۔

۱۰۔کتب خانہ سے میں نے فقہ اسلامی پر ایک کتاب کے علاوہ کچھ نہیں چنا[۲]۔

(۱) اِرْتَضٰی (۲) اِخْتَارَ

۱۱۔اپنی آخرت سے بے پرواہ ہوکر دنیا کی فکر نہ کرو۔ ۱۲۔آپ سب اس بات کا کیوں دعوی کرتے ہیں جس کو آپ پورا نہیں کر سکتے؟

۱۳۔کوئی بھی نہیں ہے جو زید کے اخلاق سے بیزار نہ ہو۔ ۱۴۔ہم نے جنگل میں ایک ہرن اور ایک خرگوش کے علاوہ کسی چیز کا شکار نہیں کیا۔

۱۵۔بائع نے مشتری سے کہا: اگر تم اس گھوڑے میں کسی عیب پر مطلع ہو تو مجھے بتا دینا۔

۱۶۔ جو اپنے دین سے پھر جائے اور کفر پر مرے اسے اللہ تعالی کبھی معاف نہیں کریں گے۔

۱۷۔ہم زید کی مدد کے محتاج نہیں رہے جب کہ اللہ تعالی نے ہمیں اپنے فضل سے غنی کر دیا۔

۱۸۔ وزراء اس نئے قانون پر اعتراض کر رہے ہیں جسے صدر نے حال ہی میں جاری کیا ہے۔

۱۹۔فرشتوں نے کہا: اے مریم! اللہ تعالی نے تمہیں چن لیا اور تمھیں پاک کیا اور ساری دنیا کی عورتوں میں سے چن لیا[1]۔

۲۰۔تم پر افسوس ہے کہ تم جب لوگوں سے ناپ کر لیتے ہو تو اپنا حق پورا پورا لیتے ہو اور جب تم انہیں تول کر دیتے ہو تو کم کر دیتے ہو۔

المجهول من باب الافتعال

أقسام الفعل	الماضي	المضارع المرفوع	المنصوب	المجزوم
الفعل الصحيح	اُفْتُعِلَ	يُفْتَعَلُ	لن يُفْتَعَلَ	لم يُفْتَعَلْ
السالم	اُفْتُتِحَ	يُفْتَتَحُ	لن يُفْتَتَحَ	لم يُفْتَتَحْ
	اُصْطُبِرَ	يُصْطَبَرُ	لن يُصْطَبَرَ	لم يُصْطَبَرْ
مهموز الفاء	اُؤْتُمِرَ	يُؤْتَمَرُ	لن يُؤْتَمَرَ	لم يُؤْتَمَرْ
مهموز العين	اُرْتُئِسَ	يُرْتَأَسُ	لن يُرْتَأَسَ	لم يُرْتَأَسْ
مهموز اللام	اُمْتُلِئَ	يُمْتَلَأُ	لن يُمْتَلَأَ	لم يُمْتَلَأْ
المضعف	اُبْتُلَّ	يُبْتَلُّ	لن يُبْتَلَّ	لم يُبْتَلَّ
	اُضْطُرَّ	يُضْطَرُّ	لن يُضْطَرَّ	لم يُضْطَرَّ
المثال الواوي	اُتُّحِدَ	يُتَّحَدُ	لن يُتَّحَدَ	لم يُتَّحَدْ

(۱) اصطفى.

المثال اليائي	اُتُّسِرَ	يُتَّسَرُ	لن يُتَّسَرَ	لم يُتَّسَرْ
الأجوف الواوي	اُخْتِيزَ	يُحْتَازُ	لن يُحْتَازَ	لم يُحْتَزْ
الأجوف اليائي	اُخْتِيرَ	يُخْتَارُ	لن يُخْتَارَ	لم يُخْتَرْ
الناقص الواوي	اُدُّعِيَ	يُدَّعَى	لن يُدَّعَى	لم يُدَّعَ
	اُرْتُجِيَ	يُرْتَجَى	لن يُرْتَجَى	لم يُرْتَجَ
الناقص اليائي	اُشْتُرِيَ	يُشْتَرَى	لن يُشْتَرَى	لم يُشْتَرَ

شرح وتفصیل:

۱۔ باب الافتعال کے ماضی کو مجہول بنانے کے لئے الف زائدہ اور تاء زائدہ کو ضمّہ دے دیا جاتا ہے۔ فاء کو ساکن کر دیا جاتا ہے اور عین کو کسرہ دے دیا جاتا ہے: اِفْتَتَحَ سے اُفْتُتِحَ، اِجْتَنَبَ سے اُجْتُنِبَ، اِتَّهَمَ سے اُتُّهِمَ۔

۲۔ باب الافتعال کے مضارع کو مجہول بنانے کے لئے حرف المضارعة کو ضمّہ اور حرف عین کو فتحہ دے دیا جاتا ہے: يَفْتَتِحُ سے يُفْتَتَحُ، يَحتَازُ سے يُحْتَازُ۔

۳۔ ماضی اجوف کا الف یاء میں تبدیل ہو جاتا ہے: اِحْتَازَ سے اُحْتِيزَ، اِحْتَالَ سے اُحْتِيْلَ، اِحْتَاجَ سے اُحْتِيْجَ۔

۴۔ ماضی ناقص معتل الآخر بالیاء ہوتا ہے: اِشْتَرَى سے اُشْتُرِيَ، اِشْتَكَى سے اُشْتُكِيَ اور اسکا مضارع معتل الآخر بالألف ہوتا ہے: يُشْتَرَى، يُدَّعَى، يُجْتَبَى۔

التمرين ـ ۱

مندرجہ ذیل افعال مضارعہ کو مجہول بنا کر انکے اسی طرح جداول تیار کیجئے جس طرح سبق کے شروع میں دیئے ہوئے ہیں:

يَعْتَمِدُ	يَلْتَجِئُ	يَأْتَمِرُ	يَحْتَلُّ	يَصْطَفُّ
يَقْتَدِي	يَصْطَفِي	يَحْتَاجُ	يَحْتَالُ	يَعْتَنِي

التمرين ـ ۲

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجئے:

۱۔زید پر چوری کا الزام نہیں لگایا گیا۔
۲۔کتابیں نہیں خریدی گئیں، کیونکہ وہ بہت مہنگی ہیں۔
۳۔ ہر کام کی ابتدا بسم اللہ سے کرنی چاہئے۔
۴۔صحراء عبور نہیں کیا گیا مگر بہت مشقت اور تکلیف کے بعد۔
۵۔آپ کی پرنسپل سے شکایت کیوں کی گئی؟
۶۔ جب آپ کے علم کی ضرورت ہو تو خوب سخاوت سے دیجئے۔
۷۔ رسولوں کو اللہ تعالیٰ کے ہاں چنا جاتا ہے۔
۸۔ بچوں کی تربیت کی فکر نہیں کی گئی جس طرح کرنی چاہیے تھی[1]۔
۹۔ موسیٰ علیہ السلام کی قوم سے ستر آدمی چنے گئے[2]۔
۱۰۔ زید پر اعتماد نہیں کیا گیا کیونکہ اس پر چوری کا الزام لگ چکا تھا۔
۱۱۔ مؤتمر کا افتتاح تلاوت قرآن پاک سے کیا گیا۔
۱۲۔ جب بے حیائی معاشرے میں پھیل گئی تو ہم وطن چھوڑنے پر مجبور ہوگئے۔

فعل الأمر

الأمثلة:

الفعل الصحيح	افْتَعِلْ	المثال الواوي	اتَّحِدْ
السالم	افْتَتِحْ، اصْطَبِرْ	المثال اليائي	اتَّسِرْ
مهموز الفاء	ائْتَمِرْ	الأجوف الواوي	اجْتَزْ
مهموز العين	ارْتَئِسْ	الأجوف اليائي	اخْتَرْ
مهموز اللام	اجْتَرِئْ	الناقص الواوي	ارْتَجِ، ادَّعِ
المضعف	ابْتَلَّ، اضْطَرَّ	الناقص اليائي	اشْتَرِ

شرح وتفصیل:

باب الافتعال کا امر افْتَعِلْ کے وزن پر بنتا ہے۔ اجوف میں حرف علت حذف ہو جاتا ہے: اجْتَازَ کا امر اجْتَزْ اور اخْتَارَ کا اخْتَرْ۔ ناقص کے امر میں حسب قاعدہ حرف لام حذف ہو جاتا ہے: ارْتَجی کا امر ارْتَجِ اور ادَّعَی کا ادَّعِ ہے۔

(۱) كَمَا يَنْبَغِي (۲) اخْتَارَ

قاعدہ نمبر ۴۴:

باب الافتعال کا ماضی بنانے کے لئے فعل ثلاثی کے فاء سے پہلے الف مکسورہ اور فاء کے بعد ایک تاء کا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ اس طرح ماضی اِفْتَعَلَ، مضارع یَفْتَعِلُ اور امر اِفْتَعِلْ کے وزن پر بنتا ہے۔ مصدر اِفْتِعَال کے وزن پر ہوتا ہے۔

التمرين ـ ۱

مندرجہ ذیل افعال مضارعہ سے افعال امر بنائیے پھر ان افعال امر کو قوسین میں دیئے ہوئے صیغوں میں لا کر جملوں میں استعمال کیجئے:

يَجْتَنِبُ (مثنى)	يَلْتَقِي (مفرد مؤنث)	يَتَّجِهُ (جمع مؤنث)	يَعْتَنِي (جمع مؤنث)
يَصْطَفُّ (جمع مذكر)	يَعْتَادُ (مفرد مذكر)	يَشْتَكِي (مفرد مذكر)	يَمْتَازُ (جمع مذكر)
يَنْتَهِي (جمع مذكر)	يَخْتَفِي (مثنى)		

التمرين ـ ۲

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجئے:

۱۔ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرو۔

۲۔ اے لڑکو! کسی بھی امام کی پیروی کرو، بشرطیکہ[1] صحیح العقیدہ ہو۔

۳۔ اے لڑکیو! آؤ آگ سینکو۔

۴۔ اگر کوئی تمہارے ساتھ بحث کرے تو قرآن وسنت سے حجت پکڑو۔

۵۔ اے لڑکو! ہر حال میں سچ بولنے کی عادت ڈالو۔

۶۔ میں نے دونوں نوجوانوں سے کہا: اس ظالم کی شکایت حاکم سے کرو۔

۷۔ ان کتابوں میں سے جو بھی تمہیں پسند ہیں چن لو۔

۸۔ اے سلیم! جو کچھ تمہارے بھائی کے ساتھ ہوا ہے اس سے نصیحت پکڑو۔

۹۔ اے طالبات! اپنی کتابیں جامعہ کے کتب خانہ سے خریدو۔

۱۰۔ بادشاہ نے اپنے پہرہ داروں سے کہا: میرے لیے ایک گورخر کا شکار کرو۔

---

(۱) عَلٰی أن.

التمرين ۔ ۳

مندرجہ ذیل آیات کریمہ میں سے ان افعال کی تعیین کیجئے جو باب الافتعال میں سے ہیں اور ان کے حروف اصلیہ بتائیے:

١ ۔ وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِي.
٢ ۔ قَالُوا بَلْ جِئْنَاكَ بِمَا كَانُوا فِيهِ يَمْتَرُونَ.
٣ ۔ فَانْتَظِرُوا إِنَّا مُنتَظِرُونَ.
٤ ۔ الَّذِينَ إِذَا اكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوفُونَ.
٥ ۔ وَلَو شَاءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوا.
٦ ۔ فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ أَمَانَتَهُ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهُ.
٧ ۔ وَإِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوا.
٨ ۔ فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الأَرْضِ.
٩ ۔ فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا.
١٠ ۔ فَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهُ إِلَى اللّٰهِ.
١١ ۔ وَ لَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا.
١٢ ۔ وَالَّذِينَ اهْتَدَوا زَادَهُمْ هُدًى وَّآتَاهُمْ تَقْوَاهُمْ.
١٣ ۔ فَدَعَا رَبَّهُ أَنِّي مَغْلُوبٌ فَانْتَصِرْ.
١٤ ۔ اللّٰهُ يَصْطَفِي مِنَ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ.
١٥ ۔ فَاطَّلَعَ فَرَآهُ فِي سَوَاءِ الْجَحِيمِ.
١٦ ۔ وَاخْتَارَ مُوسٰى قَوْمَهُ سَبْعِينَ رَجُلًا لِّمِيقَاتِنَا.
١٧ ۔ وَامْتَازُوا الْيَومَ أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ.
١٨ ۔ اللّٰهُ يَجْتَبِي إِلَيْهِ مَن يَّشَاءُ وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَن يُّنِيبُ.
١٩ ۔ قَدْ كَانَ لَكُم آيَةٌ فِي فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا.
٢٠ ۔ فَمَنْ جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّهِ فَانْتَهٰى فَلَهُ مَا سَلَفَ.
٢١ ۔ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِن رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا.
٢٢ ۔ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَولَ الزُّورِ.
٢٣ ۔ إِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا.
٢٤ ۔ وَهُم يَصْطَرِخُونَ فِيهَا رَبَّنَا أَخْرِجْنَا نَعْمَل صَالِحًا.
٢٥ ۔ قِيلَ ارْجِعُوا وَرَائَكُمْ فَالتَمِسُوا نُورًا.
٢٦ ۔ وَلَو أَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِي الأَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهِ.
٢٧ ۔ وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِر عَلَيْهَا.
٢٨ ۔ قَالَ رَبِّ إِنِّي وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّي وَاشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَيْبًا.
٢٩ ۔ وَتَتَّخِذُونَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخلُدُونَ.
٣٠ ۔ قَالَ يَامُوسٰى إِنَّ الْمَلَأَ يَأْتَمِرُونَ بِكَ لِيَقْتُلُوكَ.
٣١ ۔ وَمَن أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا.
٣٢ ۔ لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوا وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِمَّا اكْتَسَبْنَ.
٣٣ ۔ سَآتِيكُمْ مِنْهَا بِخَبَرٍ أَوْآتِيكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُونَ.
٣٤ ۔ إِلَّا مَنِ ارْتَضَى مِنْ رَّسُولٍ فَإِنَّهُ يَسْلُكُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ رَصَدًا.

۳۵۔ قَد سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا وَتَشْتَكِي إِلَى اللّٰهِ.

۳۶۔ وَمِنَ النَّاسِ مَن يَّشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ بِغَيرِعِلْمٍ.

۳۷۔ يَوْمَ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالْمُنَافِقَاتُ لِلَّذِينَ آمَنُوا انْظُرُونَا نَقْتَبِس مِنْ نُورِكُم.

۳۸۔ فَإِذَا اسْتَوَيْتَ أَنْتَ وَمَن مَّعَكَ عَلَى الْفُلْكِ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي نَجَّانَا مِنَ الْقَومِ الظَّالِمِينَ.

۳۹۔ وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُولٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُم فِي الدُّنيا وَالآخِرَةِ.

۴۰۔ يَاۤأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقرَبُوا الصَّلاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارٰى حَتّٰى تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوا.

جداول

الأجوف من باب الافتعال

صيغ الأفعال	الماضي		المضارع	
	المعروف	المجهول	المعروف	المجهول
مفرد مذكر غائب	اخْتَارَ	أُخْتِيْرَ	يَخْتَارُ	يُخْتَارُ
مثنى مذكر غائب	اخْتَارَا	أُخْتِيْرَا	يَخْتَارَانِ	يُخْتَارَانِ
جمع مذكر غائب	اخْتَارُوا	أُخْتِيْرُوا	يَخْتَارُوْنَ	يُخْتَارُوْنَ
مفرد مؤنث غائب	اخْتَارَتْ	أُخْتِيْرَتْ	تَخْتَارُ	تُخْتَارُ
مثنى مؤنث غائب	اخْتَارَتَا	أُخْتِيْرَتَا	تَخْتَارَانِ	تُخْتَارَانِ
جمع مؤنث غائب	اخْتَرْنَ	أُخْتِرْنَ	يَخْتَرْنَ	يُخْتَرْنَ
مفرد مذكر مخاطب	اخْتَرْتَ	أُخْتِرْتَ	تَخْتَارُ	تُخْتَارُ
مثنى مذكر مخاطب	اخْتَرْتُمَا	أُخْتِرْتُمَا	تَخْتَارَانِ	تُخْتَارَانِ
جمع مذكر مخاطب	اخْتَرْتُمْ	أُخْتِرْتُمْ	تَخْتَارُوْنَ	تُخْتَارُوْنَ

مفرد مؤنث مخاطب	اخْتَرْتِ	أُخْتِرْتِ	تَخْتَارِيْنَ	تُخْتَارِيْنَ
مثنى مؤنث مخاطب	اخْتَرْتُمَا	أُخْتِرْتُمَا	تَخْتَارَانِ	تُخْتَارَانِ
جمع مؤنث مخاطب	اخْتَرْتُنَّ	أُخْتِرْتُنَّ	تَخْتَرْنَ	تُخْتَرْنَ
مفرد متكلم	اخْتَرْتُ	أُخْتِرْتُ	أَخْتَارُ	أُخْتَارُ
جمع متكلم	اخْتَرْنَا	أُخْتِرْنَا	نَخْتَارُ	نُخْتَارُ

المضعف من باب الافتعال

	الماضي		المضارع	
صيغ الأفعال	المعروف	المجهول	المعروف	المجهول
مفرد مذكر غائب	اضْطَرَّ	أُضْطُرَّ	يَضْطَرُّ	يُضْطَرُّ
مثنى مذكر غائب	اضْطَرَّا	أُضْطُرَّا	يَضْطَرَّانِ	يُضْطَرَّانِ
جمع مذكر غائب	اضْطَرُّوا	أُضْطُرُّوا	يَضْطَرُّوْنَ	يُضْطَرُّوْنَ
مفرد مؤنث غائب	اضْطَرَّتْ	أُضْطُرَّتْ	تَضْطَرُّ	تُضْطَرُّ
مثنى مؤنث غائب	اضْطَرَّتَا	أُضْطُرَّتَا	تَضْطَرَّانِ	تُضْطَرَّانِ
جمع مؤنث غائب	اضْطَرَرْنَ	أُضْطُرِرْنَ	يَضْطَرِرْنَ	يُضْطَرَرْنَ
مفرد مذكر مخاطب	اضْطَرَرْتَ	أُضْطُرِرْتَ	تَضْطَرُّ	تُضْطَرُّ
مثنى مذكر مخاطب	اضْطَرَرْتُمَا	أُضْطُرِرْتُمَا	تَضْطَرَّانِ	تُضْطَرَّانِ
جمع مذكر مخاطب	اضْطَرَرْتُمْ	أُضْطُرِرْتُمْ	تَضْطَرُّوْنَ	تُضْطَرُّوْنَ
مفرد مؤنث مخاطب	اضْطَرَرْتِ	أُضْطُرِرْتِ	تَضْطَرِّيْنَ	تُضْطَرِّيْنَ
مثنى مؤنث مخاطب	اضْطَرَرْتُمَا	أُضْطُرِرْتُمَا	تَضْطَرَّانِ	تُضْطَرَّانِ

جمع مؤنث مخاطب	اضْطَرَرْتُنَّ	اُضْطُرِرْتُنَّ	تَضْطَرِرْنَ	تُضْطَرَرْنَ
مفرد متكلم	اضْطَرَرْتُ	اُضْطُرِرْتُ	اَضْطَرُّ	اُضْطَرُّ
جمع متكلم	اضْطَرَرْنَا	اُضْطُرِرْنَا	نَضْطَرُّ	نُضْطَرُّ

الناقص من باب الافتعال

	الماضي		المضارع	
صيغ الأفعال	المعروف	المجهول	المعروف	المجهول
مفرد مذكر غائب	اشْتَرَى	اُشْتُرِيَ	يَشْتَرِي	يُشْتَرَى
مثنى مذكر غائب	اشْتَرَيَا	اُشْتُرِيَا	يَشْتَرِيَانِ	يُشْتَرَيَانِ
جمع مذكر غائب	اشْتَرَوْا	اُشْتُرُوا	يَشْتَرُوْنَ	يُشْتَرَوْنَ
مفرد مؤنث غائب	اشْتَرَتْ	اُشْتُرِيَتْ	تَشْتَرِي	تُشْتَرَى
مثنى مؤنث غائب	اشْتَرَتَا	اُشْتُرِيَتَا	تَشْتَرِيَانِ	تُشْتَرَيَانِ
جمع مؤنث غائب	اشْتَرَيْنَ	اُشْتُرِيْنَ	يَشْتَرِيْنَ	يُشْتَرَيْنَ
مفرد مذكر مخاطب	اشْتَرَيْتَ	اُشْتُرِيْتَ	تَشْتَرِي	تُشْتَرَى
مثنى مذكر مخاطب	اشْتَرَيْتُمَا	اُشْتُرِيْتُمَا	تَشْتَرِيَانِ	تُشْتَرَيَانِ
جمع مذكر مخاطب	اشْتَرَيْتُمْ	اُشْتُرِيْتُمْ	تَشْتَرُوْنَ	تُشْتَرَوْنَ
مفرد مؤنث مخاطب	اشْتَرَيْتِ	اُشْتُرِيْتِ	تَشْتَرِيْنَ	تُشْتَرَيْنَ
مثنى مؤنث مخاطب	اشْتَرَيْتُمَا	اُشْتُرِيْتُمَا	تَشْتَرِيَانِ	تُشْتَرَيَانِ
جمع مؤنث مخاطب	اشْتَرَيْتُنَّ	اُشْتُرِيْتُنَّ	تَشْتَرِيْنَ	تُشْتَرَيْنَ
مفرد متكلم	اشْتَرَيْتُ	اُشْتُرِيْتُ	اَشْتَرِي	اُشْتَرَى

جمع متكلم	اشْتَرَيْنَا	أُشْتُرِيْنَا	نَشْتَرِي	نُشْتَرَى

فعل الأمر			
صيغ الأفعال	الأجوف	المضعف	الناقص
مفرد مذكر	اخْتَرْ	اضْطَرَّ	اشْتَرِ
مثنى مذكر	اخْتَارَا	اضْطَرَّا	اشْتَرِيَا
جمع مذكر	اخْتَارُوا	اضْطَرُّوا	اشْتَرُوا
مفرد مؤنث	اخْتَارِي	اضْطَرِّي	اشْتَرِي
مثنى مؤنث	اخْتَارَا	اضْطَرَّا	اشْتَرِيَا
جمع مؤنث	اخْتَرْنَ	اضْطَرِرْنَ	اشْتَرِيْنَ

معاني الكلمات

الأفعال

اردو	عربي	اردو	عربي
اس نے مجبور کیا	اِضْطَرَّ	اس نے اعتماد کیا	اِئْتَمَنَ
وہ بڑھ گیا	اِزْدَادَ	اس نے الزام لگایا	اِتَّهَمَ
وہ مضطرب ہوگیا	اِضْطَرَبَ	اس کی ضرورت ہوئی	اُحْتِيجَ إليهِ
اس نے حال میں جاری کیا	أَصْدَرَ حديثًا	اس نے سخاوت سے دیا	جَادَبَ
وہ بیزار ہوا	اِسْتَاءَ	اس نے پار کیا	اِجْتَازَ
اس نے شکوہ کیا	اشْتَكَى	اس نے عادت بنائی	اِعْتَادَ
وہ پھر گیا	اِرْتَدَّ عن	اس نے حجت پکڑی	اِحْتَجَّ بِ

اردو	عربي	اردو	عربي
(بارش) تیز ہوئی	هَطَلَ	اس نے بھروسہ کیا	اِتَّكَلَ
اس نے پناہ لی	اِلْتَجأ	اس نے سینکا	اِصْطَلَى بِ
وہ فائز رہا	اِحْتَلَّ	اس نے نصیحت پکڑی	اِتَّعَظَ
اس نے چنا	اِخْتارَ	وہ ملا	اِلْتَقَى
وہ ختم ہوا	اِنْتَهَى	اس نے ناپ کیا	اِكْتالَ
اس نے دعوی کیا	اِدَّعَى	اس نے پورا پورا لیا	اسْتَوْفَى
اس نے پورا کیا	أَنْجَزَ	اس نے تولا	كالَ
اس نے پسند کیا	ارتَضَى	اس نے کم کیا	أخسرَ

الأسماء

اردو	عربي	اردو	عربي
توجہ	الإقْبالُ على	جبکہ	بَعدَ أن
جماعت	الفِئَةُ	گورخر	بَقَرَةٌ وَحْشِيَّةٌ
حالات	الظُّروفُ، الأوضاعُ	عہدے	مَنَاصِب
آخرت سے بے پرواہ ہوکر	غَافِلا عَن حِساب الآخرة		

الدرس التاسع عشر

٣۔ باب الانفعال

الأمثلة:

أقسام الفعل	الماضي	المضارع المرفوع	المنصوب	المجزوم	المصدر
الفعل الصحيح	اِنْفَعَلَ	يَنْفَعِلُ	لن يَنْفَعِلَ	لم يَنْفَعِلْ	اِنْفِعَالًا
السالم (صرف)	اِنْصَرَفَ	يَنْصَرِفُ	لن يَنْصَرِفَ	لم يَنْصَرِفْ	اِنْصِرَافًا
مهموز اللام (طَفأ)	اِنْطَفَأَ	يَنْطَفِئُ	لن يَنْطَفِئَ	لم يَنْطَفِئْ	اِنْطِفَاءً
المضعَّف (سَدَّ)	اِنْسَدَّ	يَنْسَدُّ	لن يَنْسَدَّ	لم يَنْسَدَّ	اِنْسِدَادًا
الأجوف (قاد)	اِنْقَادَ	يَنْقَادُ	لن يَنْقَادَ	لم يَنْقَدْ	اِنْقِيَادًا
الناقص الواوي (حنا)	اِنْحَنَى	يَنْحَنِي	لن يَنْحَنِيَ	لم يَنْحَنِ	اِنْحِنَاءً
الناقص اليائي (بَرَى)	اِنْبَرَى	يَنْبَرِي	لن يَنْبَرِيَ	لم يَنْبَرِ	اِنْبِرَاءً

شرح وتفصیل:

۱۔باب الانفعال فعل ثلاثی کے حرف فاء سے پہلے ایک الف زائدہ مکسورہ اورنون ساکنہ لگانے سے بنتا ہے۔

۲۔ ماضی میں فاء اورعین دونوں مفتوح ہوتے ہیں۔

۳۔مضارع میں حرف المضارعة مفتوح اورحرف عین مکسور ہوتا ہے۔

۴۔مصدر اِنفِعَالٌ کے وزن پرآتا ہے۔

الأفعال	الماضي	المضارع	المصدر
قَطَعَ	اِنْقَطَعَ	يَنْقَطِعُ	اِنْقِطَاعاً

دَرَأَ	اِنْدَرَأَ	يَنْدَرِئُ	اِنْدِرَاءً
شَقَّ	اِنْشَقَّ	يَنْشَقُّ	اِنْشِقَاقاً
طَوَى	اِنْطَوَى	يَنْطَوِي	اِنْطِوَاءً
قَادَ	اِنْقَادَ	يَنْقَادُ	اِنْقِيَاداً

۵۔ اجوف واوی اور یائی میں حرف علت الف میں تبدیل ہو جاتا ہے، قَادَ : اِنْقَادَ، يَنْقَادُ۔

۶۔ اجوف واوی کے مصدر میں واو یاء میں تبدیل ہو جاتا ہے، اِنْقَادَ: اِنْقِيَاد۔

۷۔ ماضی ناقص معتل الآخر بالألف ہوتا ہے، مضارع معتل الآخر بالیاء ہوتا ہے اور مصدر کے آخر میں ہمزہ آتا ہے۔ (اِنْحَنَى کا مصدر اِنْحِنَايٌ تھا، صَرف کے قاعدے کے مطابق حرفِ علت کلمے کے آخر میں الف زائدہ کے بعد واقع ہوا تو ہمزہ میں تبدیل ہو گیا)۔

بعض خصائص هذا الباب:

۱۔ یہ ہمیشہ لازم آتا ہے۔

۲۔ یہ فعَّل اور أفعَلَ کے جواب میں بھی آتا ہے: كَسَّرْتُهُ فَانْكَسَرَ، أَغْلَقْتُ الْبَابَ فَانْغَلَقَ، قَطَعْتُهُ فَانْقَطَعَ۔

نوٹ: اس باب سے بہت کم افعال آتے ہیں۔ مثال اور مهموز الفاء کے افعال اس باب سے نہیں آتے، مهموز العین نہ ہونے کے برابر ہے۔

التمرين ۔ ۱

مندرجہ ذیل افعال ثلاثیہ کو باب الانفعال میں لایئے پھر انکے اسی طرح جداول تیار کیجئے جس طرح سبق کے شروع میں دیئے ہوئے ہیں:

خَفَضَ حَرَفَ شَرَحَ شَقَّ هَوَى دَرَأَ قَضَى صَبَّ ثَنَى طَوَى

التمرين ۔ ۲

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجئے:

۱۔ جلد ہی چھٹیاں ختم ہوگئیں اور مدارس کھل گئے۔

۲۔ چاہئے تھا کہ اشیاء خوردنی کی قیمتیں رمضان میں گر جاتیں۔

۳۔ جو الٹے پاؤں پھرے گا وہ اللہ تعالی کو ہرگز نقصان نہیں پہنچائے گا۔

۴۔ مسافر کی سواری راستے میں ہلاک ہوگئی اور وہ چلنے سے قاصر ہوگیا۔

۵۔ بچے کی خوف کے مارے زبان بند ہوگئی اور وہ بات کرنے سے قاصر ہوگیا۔

۶۔ باپ نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا: خبردار کسی سیاسی جماعت سے منسلک نہ ہونا[۱]۔

۷۔ باپ نے بیٹوں سے کہا: تمھیں کیا ہوگیا ہے کہ تم دنیا کمانے میں مصروف ہوگئے ہو۔

۸۔ زید اپنے بھائی کی وفات کے بعد اپنے آپ میں مگن ہوگیا اور دوستوں کی ملاقات سے کترانے لگا۔

۹۔ رات کو کھانے کے بعد ہم پڑھائی کی طرف متوجہ ہوگئے اور آدھی رات کے بعد تک اس میں منہمک رہے[۲]۔

۱۰۔ مجھے بہت افسوس ہوتا ہے جب میں مسلمان نوجوانوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ لذتوں اور نفسانی خواہشات میں غرق ہوگئے ہیں۔

فعل الأمر من باب الانفعال

الأمثلة:

الصحيح السالم	اِنْفَعِلْ، اِنْصَرِفْ	المضعف	اِنْسَدَّ
مهموز اللام	اِنْطَفِئْ	الناقص الواوي	اِنْحَنِ
الأجوف	اِنْقَدْ	الناقص اليائي	اِنْبَرِ

(۱) خبردار: حَذارِ أنْ (۲) بعد تک: إلى ما بعد

شرح وتفصیل:

انفعال کا امر اِنْفَعِلْ کے وزن پر آتا ہے۔ اجوف کے امر میں حرفِ علت حذف ہو جاتا ہے: اِنْقَاد سے اِنْقَدْ بنتا ہے۔ ناقص کے امر میں حرف علت حذف ہو جاتا ہے: اِنْحَنَی سے اِنْحَنِ، اِنْطَوَی سے اِنْطَوِ بنتا ہے۔

قاعدہ نمبر ۴۵:

باب الانفعال کا ماضی بنانے کے لئے فعل ثلاثی کے فاء سے پہلے الف مکسورہ اور نون ساکنہ کا اضافہ کر دیا جاتا ہے، ماضی اِنْفَعَلَ، مضارع يَنْفَعِلُ اور امر اِنْفَعِلْ کے وزن پر بنتا ہے۔ مصدر اِنْفِعَال کے وزن پر ہوتا ہے۔

التمرین ۔ ۱

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجئے:

۱۔ اے سلیم! دعوت وتبلیغ سے جُڑ جاؤ۔

۲۔ اے لڑکو! ان شریروں سے کٹ جاؤ۔

۳۔ اے لڑکیو! گھر کی صفائی کی طرف توجہ دو۔

۴۔ اے مسافرو! صبح سویرے نکل جاؤ اور تاخیر مت کرو۔

۵۔ میں نے زینب کو لکھا کہ اپنے گھر والوں کی طرف لوٹ جاؤ۔

۶۔ اے لڑکیو! دین سیکھنے میں مشغول ہو جاؤ اور لوگوں کی باتوں کیطرف توجہ نہ دو۔

۷۔ میں نے نوجوانوں سے کہا: لہو ولعب سے پھر جاؤ اور دین سیکھنے میں مشغول ہو جاؤ۔

۸۔ استاد نے طلبہ سے کہا: اب کھیل چھوڑ دو اور اپنی کتابوں کی طرف ہمہ تن متوجہ ہو جاؤ۔

۹۔ میں نے زید سے کہا: نیکوں کی رائے کی پیروی کرو وہ تمہیں سیدھا راستہ ہی دکھائیں گے۔

۱۰۔ ایک چور نے دوسرے سے کہا: تم چپکے سے گھر میں داخل ہو جاؤ اور جو کچھ چراؤ گے مجھے پکڑا دینا۔

التمرين ـ ۲

مندرجہ ذیل آیات کریمہ میں سے باب الانفعال کی تعیین کیجئے اور انکا صیغہ بتایئے:

١ ـ إِذَا السَّماءُ انْفطَرَتْ.
٢ ـ وَإِنْ أَصَابَتْهُ فِتْنَةٌ انْقَلَبَ عَلى وَجْهِهِ.
٣ ـ وَإِذَا النُّجومُ انْكَدَرَتْ.
٤ ـ فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرقٍ كَالطَّودِ الْعَظِيمِ.
٥ ـ فَانْفَجَرَتْ مِنهُ اثنَتَا عَشْرَة عَيْنًا.
٦ ـ فَانْطَلَقَا حَتّٰى إِذَا رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ خَرَقَهَا.
٧ ـ فَانْبَجَسَتْ مِنهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا.
٨ ـ تَكَادُ السماواتُ يَتَفَطَّرنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الأَرضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا.

جداول

المضعف والأجوف والناقص من باب الانفعال

صيغ الأفعال	المضعف		الأجوف		الناقص	
	الماضي	المضارع	الماضي	المضارع	الماضي	المضارع
مفرد مذكر غائب	انْبَتَّ	يَنْبَتُّ	انْقَادَ	يَنْقَادُ	انْحَنَى	يَنْحَنِي
مثنى مذكر غائب	انْبَتَّا	يَنْبَتَّانِ	انْقَادَا	يَنْقَادَانِ	انْحَنَيَا	يَنْحَنِيَانِ
جمع مذكر غائب	انْبَتُّوا	يَنْبَتُّوْنَ	انْقَادُوا	يَنْقَادُوْنَ	انْحَنَوا	يَنْحَنُوْنَ
مفرد مؤنث غائب	انْبَتَّتْ	تَنْبَتُّ	انْقَادَتْ	تَنْقَادُ	انْحَنَتْ	تَنْحَنِي
مثنى مؤنث غائب	انْبَتَّتَا	تَنْبَتَّانِ	انْقَادَتَا	تَنْقَادَانِ	انْحَنَتَا	تَنْحَنِيَانِ
جمع مؤنث غائب	انْبَتَتْنَ	يَنْبَتِتْنَ	انْقَدْنَ	يَنْقَدْنَ	انْحَنَيْنَ	يَنْحَنِيْنَ
مفرد مذكر مخاطب	انْبَتَتَّ	تَنْبَتُّ	انْقَدْتَّ	تَنْقَادُ	انْحَنَيْتَ	تَنْحَنِي
مثنى مذكر مخاطب	انْبَتَتُّمَا	تَنْبَتَّانِ	انْقَدْتُّمَا	تَنْقَادَانِ	انْحَنَيْتُمَا	تَنْحَنِيَانِ
جمع مذكر مخاطب	انْبَتَتُّمْ	تَنْبَتُّوْنَ	انْقَدْتُّمْ	تَنْقَادُوْنَ	انْحَنَيْتُمْ	تَنْحَنُوْنَ

مفرد مؤنث مخاطب	انْبَتَتِّ	تَنْبَتِّيْنَ	انْقَدْتِ	تَنْقَادِيْنَ	انْحَنَيْتِ	تَنْحَنِيْنَ
مثنى مؤنث مخاطب	انْبَتَتُّمَا	تَنْبَتَّانِ	انْقَدْتُمَا	تَنْقَادَانِ	انْحَنَيْتُمَا	تَنْحَنِيَانِ
جمع مؤنث مخاطب	انْبَتَتُّنَّ	تَنْبَتِتْنَ	انْقَدْتُّنَّ	تَنْقَدْنَ	انْحَنَيْتُنَّ	تَنْحَنِيْنَ
مفرد متكلم	انْبَتَتُّ	أَنْبَتُّ	انْقَدْتُ	أَنْقَادُ	انْحَنَيْتُ	أَنْحَنِي
جمع متكلم	انْبَتَتْنَا	نَنْبَتُّ	انْقَدْنَا	نَنْقَادُ	انْحَنَيْنَا	نَنْحَنِي

فعل الأمر			
صيغ الأفعال	المضعف	الأجوف	الناقص
مفرد مذكر	انْبَتَّ	انْقَدْ	انْحَنِ
مثنى مذكر	انْبَتَّا	انْقَادَا	انْحَنِيَا
جمع مذكر	انْبَتُّوا	انْقَادُوا	انْحَنُوْا
مفرد مؤنث	انْبَتِّي	انْقَادِي	انْحَنِي
مثنى مؤنث	انْبَتَّا	انْقَادَا	انْحَنِيَا
جمع مؤنث	انْبَتِتْنَ	انْقَدْنَ	انْحَنِيْنَ

معاني الكلمات

الأفعال

اردو	عربي	اردو	عربي
قیمتیں گر گئیں	انْخَفَضَتِ الْأَسْعَارُ	ختم ہو گیا	انْقَضٰى
کھل گیا	انْفَتَحَ	متوجہ ہوا	انْثَنٰى
وہ اپنے آپ میں مگن ہو گیا	انْطَوٰى عَلٰى نَفْسِهٖ	وہ کترانے لگا	تَحَاشٰى عَن

اردو	عربي	اردو	عربي
سواری ہلاک ہوگئی	عَتِبَتِ الرَّاحِلَةُ	وہ الٹے پاؤں پھرا	انْقَلَبَ
زبان بند ہوگئی	انْعَقَدَ اللِّسانُ	وہ کسی کام میں ہمہ تن مصروف ہوا	انْكَبَّ على شيء
وہ کسی کام سے قاصر رہا	عَجَزَ ـِ عن شَيْءٍ	وہ کسی چیز میں غرق ہوگیا	انْغَمَسَ في شيء
وہ پھر گیا	انْثَنٰى عن	وہ نکلا	انطلَقَ
وہ کسی کام سے کٹ گیا	انْقَطَعَ عن شيء	وہ لوٹ گیا	انْقَلَبَ
وہ مشغول ہوا	انشَغَلَ	وہ کسی کام سے جڑ گیا	انْضَمَّ بِشَيء

الدرس العشرون

٤ـ باب التفاعل

الأمثلة:

أقسام الفعل	الماضي	المضارع المرفوع	المنصوب	المجزوم	المصدر
الفعل الصحيح	تَفَاعَلَ	يَتَفَاعَلُ	لن يَتَفَاعَلَ	لم يَتَفَاعَلْ	تَفَاعُلًا
السالم (نفس)	تَنَافَسَ	يَتَنَافَسُ	لن يَتَنَافَسَ	لم يَتَنَافَسْ	تَنَافُسًا
مهموز الفاء (الف)	تَآلَفَ	يَتَآلَفُ	لن يَتَآلَفَ	لم يَتَآلَفْ	تَآلُفًا
مهموز العين (بؤس)	تَبَاءَسَ	يَتَبَاءَسُ	لن يَتَبَاءَسَ	لم يَتَبَاءَسْ	تَبَاؤُسًا
مهموز اللام (بطؤ)	تَبَاطَأَ	يَتَبَاطَأُ	لن يَتَبَاطَأَ	لم يَتَبَاطَأْ	تَبَاطُأً
المضعف (حج)	تَحَاجَّ	يَتَحَاجُّ	لن يَتَحَاجَّ	لم يَتَحَاجَّ	تَحَاجًّا
المثال الواوي (وعد)	تَوَاعَدَ	يَتَوَاعَدُ	لن يَتَوَاعَدَ	لم يَتَوَاعَدْ	تَوَاعُدًا
المثال اليائي (يسر)	تَيَاسَرَ	يَتَيَاسَرُ	لن يَتَيَاسَرَ	لم يَتَيَاسَرْ	تَيَاسُرًا
الأجوف الواوي (قام)	تَقَاوَمَ	يَتَقَاوَمُ	لن يَتَقَاوَمَ	لم يَتَقَاوَمْ	تَقَاوُمًا
الأجوف اليائي (عاش)	تَعَايَشَ	يَتَعَايَشُ	لن يَتَعَايَشَ	لم يَتَعَايَشْ	تَعَايُشًا
الناقص الواوي (جفا)	تَجَافَى	يَتَجَافَى	لن يَتَجَافَى	لم يَتَجَافَ	تَجَافِيًا
الناقص اليائي (فنى)	تَفَانَى	يَتَفَانَى	لن يَتَفَانَى	لم يَتَفَانَ	تَفَانِيًا

شرح وتفصیل:

۱۔ باب التَّفَاعُل فعل ثلاثی کے حرف فاء سے پہلے تاء زائدہ اور حرف فاء کے بعد الف زائدہ کا اضافہ کرنے سے بنتا ہے۔

۲۔ ماضی میں تمام حروف مفتوح ہوتے ہیں، اسی طرح مضارع میں بھی حرف لام کے علاوہ (جس پر اعرابی حرکت ظاہر ہوتی ہے)۔

۳۔ اجوف واوی میں واو لوٹ آتا ہے اور اجوف یائی میں یاء: قَامَ سے تَقَاوَمَ، لَامَ سے تَلَاوَمَ، عَاشَ سے تَعَايَشَ اور بَاعَ سے تَبَايَعَ بنتا ہے۔

۴۔ فعل ناقص واوی اور یائی کا ماضی اور مضارع معتل الآخر بالألف ہوتا ہے: جَفَا سے تَجَافَى يَتَجَافَى، فَنِيَ سے تَفَانَى يَتَفَانَى، دَعَا سے تَدَاعَى يَتَدَاعَى بنتا ہے۔

۵۔ اسکا مصدر تَفَاعُلٌ کے وزن پر ہوتا ہے۔

۶۔ فعل ناقص کا مصدر منقوص ہوتا ہے، لہٰذا تَعَالَى کا تَعَالٍ، تَعَافَى کا تَعَافٍ اور تَوَارَى کا تَوَارٍ ہوگا۔

بعض خصائص هذا الباب:

۱۔ باب التفاعل میں اشتراک پایا جاتا ہے: تَقَاتَلَ زَيْدٌ وَعَمْرٌو (زید اور عمرو نے باہم قتال کیا)۔

۲۔ باب التفاعل میں دکھاوے کے معنی بھی پائے جاتے ہیں (یعنی مصدری معنی کو اپنے میں ظاہر کرنا) تَمَارَضَ زَيْدٌ (زید نے اپنے کو بیمار ظاہر کیا)، تَجَاهَلْتُمْ (تم سب جان بوجھ کر انجان بنے)۔

التمرين ـ ۱

مندرجہ ذیل افعال ثلاثیہ کو باب التفاعل میں لائیے پھر انکے اسی طرح جداول تیار کیجئے جس طرح سبق کے شروع میں دیئے ہوئے ہیں:

شَرِكَ	قَبِلَ	حَدَثَ	عَانَ	أَمَرَ	نَأَى
سَبَّ	وَضَعَ	نَامَ	بَهَا	جَارَ	سَأَلَ

التمرين ـ ۲

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجئے:

۱۔ ہندو بیواؤں کو منحوس سمجھتے ہیں۔ ۲۔ تم کس چیز کے بارے میں آپس میں سوال کر رہے ہو؟

۳۔ ان کے پہلو بستر سے جدا رہتے ہیں۔ ۴۔ میں کچھ بچوں کے پاس سے گزرا جو سڑک پر لڑ رہے تھے۔

۵۔ یہ دوست لمبی جدائی کے بعد مل رہے ہیں۔ ۶۔ آجکل نوجوان مال اور خوبصورتی پر آپس میں فخر کرتے ہیں۔

۷۔ یہ مرد کس کے بارے میں بحث کر رہے ہیں؟ ۸۔ تمہیں آخرت کے درجات حاصل کرنے میں مقابلہ کرنا چاہئے۔

۹۔ سورج ایک تاریک بادل کے پیچھے چھپ گیا۔ ۱۰۔ طلبہ امتحان کے نتیجے کے اعلان کے بعد مبارک باد کا تبادلہ کر رہے ہیں۔

۱۱۔ ہم ٹریفک کے شور سے بہت تنگ ہوتے ہیں۔ ۱۲۔ معلّمہ نے عائشہ سے کہا: تمھیں گھر کا کام جان بوجھ کر گھر میں نہیں بھولنا چاہئے۔

۱۳۔ استاد نے اپنے شاگردوں سے کہا: مجھے بہت خوشی ہوتی ہے کہ تم طلب علم میں فنا ہو۔

۱۴۔ میں اللہ تعالی کا شکر ادا کرتا ہوں کہ میرے بیٹے لہو ولعب کی مجلسوں سے دور رہتے ہیں۔

۱۵۔ چاہئے کہ بادشاہ تخت سے دست بردار ہو جائے جب کہ وہ اپنی رعایا کا اعتماد کھو چکا ہے۔

۱۶۔ باپ نے بیٹے سے کہا: اگر تم علم سیکھنے میں سستی کرو گے تو عنقریب میں تمہیں مدرسہ سے نکال دوں گا۔

۱۷۔ مجھے غم ہوتا ہے کہ وہ جاہل جنہیں مال دیا گیا ہے ان علماء پر فخر کرتے ہیں جن کے حصے میں دنیا کم آئی[1]۔

۱۸۔ کیا تم میراث میں جھگڑ رہے ہو؟ حالانکہ اللہ تعالی نے ہر وارث کا حصہ مقرر کر دیا ہے اور ہر چیز اپنی معزز کتاب میں بیان کر دی ہے۔

۱۹۔ تم سب کے لئے ضروری ہے کہ تم ایک دوسرے کو برائی اور بے حیائی سے روکو ورنہ معاشرے میں بے حیائیاں اور گناہ پھیل جائیں گے۔

۲۰۔ باپ نے اپنے بیٹوں سے کہا: تم پر افسوس ہے! کیا تم دنیوی زندگی کے ساز وسامان پر گرتے پڑتے ہو اور آخرت سے غفلت برتتے ہو۔

فعل الأمر

الفعل الصحيح	تَفَاعَلْ	المثال الواوي	تَوَاعَدْ
السالم	تَنَافَسْ	المثال اليائي	تَيَاسَرْ
مهموز الفاء	تَآلَفْ	الأجوف الواوي	تَقَاوَمْ
مهموز العين	تَبَاءَسْ	الأجوف اليائي	تَعَايَشْ
مهموز اللام	تَبَاطَأْ	الناقص الواوي	تَجَافَ
المضعف	تَحَاجَّ	الناقص اليائي	تَفَانَ

(۱) قَلَّ نَصِيبُهُم مِنَ الدُّنيا

شرح وتفصیل:

بـاب التَّفَاعُل کا امر "تَفَاعَلْ" کے وزن پر بنتا ہے، ناقص کے امر کے صیغے میں حرف لام حذف ہو جاتا ہے: تَجَافَ، تَفَانَ۔

التمرين ـ ١

مندرجہ ذیل افعال مضارعہ سے افعال امر بنایئے پھر ان افعال امر کو قوسین میں دیئے ہوئے صیغوں میں لاکر جملوں میں استعمال کیجئے:

يَتَقَاتَلُ (مفرد مذکر)　يَتَقَابَلُ (جمع مذکر)　يَتَفَانَى (مفرد مؤنث)　يَتَبادَلُ (جمع مذکر)

يَتَشَارَكُ (مفرد مؤنث)　يَتَوَاضَعُ (جمع مؤنث)　يَتَفَاءَلُ (مفرد مذکر)　يَتَنَاهَى (جمع مذکر)

يَتَظاهَرُ (مفرد مؤنث)　يَتَنَافَسُ (جمع مذکر)

التمرين ـ ٢

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجئے:

۱۔ بروں کی صحبت سے بچے رہو۔

۲۔ایک دن چھوڑ کر ایک دوسرے کی زیارت کرو، محبت بڑھے گی۔

۳۔ میری بہنو! جوکل ہوا تھا وہ بھول جاؤ۔

۴۔اگر دعا کے وقت تمہیں رونا نہ آئے تو ایسا ظاہر کرو کہ تم رو رہے ہو[1]۔

۵۔بچو! آپس میں باتیں کرو، لیکن لڑو مت۔

۶۔اے میری بیٹیو! آپس میں ایک دوسرے سے پیار ومحبت سے پیش آؤ۔

۷۔اے میرے بیٹو! فرنگیوں سے ملنے سے گریز کرو۔

۸۔نیکی کے کاموں اور تقوی میں تعاون کرو اور ظلم و زیادتی میں تعاون مت کرو۔

۹۔زید نے اپنے دوستوں سے کہا: میرے قریب ہو جاؤ میں تمہیں ایک راز کی بات بتاتا ہوں۔

۱۰۔سلیم نے اپنے چھوٹے بھائی سے کہا: ایسے ظاہر کرو کہ تم سو رہے ہو تا کہ امی تمہیں دوا پینے پر مجبور نہ کریں۔

---

(۱) بَکَی، تَبَاکَی

المجهول من باب التفاعل

الأمثلة:

أقسام الفعل	الماضي	المضارع المرفوع	المنصوب	المجزوم
الفعل الصحيح	تُفُوعِلَ	يُتَفَاعَلُ	لن يُتَفَاعَلَ	لم يُتَفَاعَلْ
السالم	تُنُوْفِسَ	يُتَنَافَسُ	لن يُتَنَافَسَ	لم يُتَنَافَسْ
مهموز الفاء	تُؤُوْلِفَ	يُتَآلَفُ	لن يُتَآلَفَ	لم يُتَآلَفْ
مهموز العين	تُبُوئِسَ	يُتَبَاءَسُ	لن يُتَبَاءَسَ	لم يُتَبَاءَسْ
مهموز اللام	تُبُوْطِئَ	يُتَبَاطَأُ	لن يُتَبَاطَأَ	لم يُتَبَاطَأْ
المضعف	تُحُوْجَّ	يُتَحَاجُّ	لن يُتَحَاجَّ	لم يُتَحَاجَّ
المثال الواوي	تُوُوْعِدَ	يُتَوَاعَدُ	لن يُتَوَاعَدَ	لم يُتَوَاعَدْ
المثال اليائي	تُيُوْسِرَ	يُتَيَاسَرُ	لن يُتَيَاسَرَ	لم يُتَيَاسَرْ
الأجوف الواوي	تُقُوْوِمَ	يُتَقَاوَمُ	لن يُتَقَاوَمَ	لم يُتَقَاوَمْ
الأجوف اليائي	تُعُوِيشَ	يُتَعَايَشُ	لن يُتَعَايَشَ	لم يُتَعَايَشْ
الناقص الواوي	تُجُوْفِيَ	يُتَجَافَى	لن يُتَجَافَى	لم يُتَجَافَ
الناقص اليائي	تُفُوْنِيَ	يُتَفَانَى	لن يُتَفَانَى	لم يُتَفَانَ

شرح وتفصیل:

۱۔ تَـفَـاعَـل کے ماضی کومجہول بنانے کے لئے تاء زائدہ اورحرف فاء کوضمّہ دے دیا جاتا ہے۔الف زائدہ ضمّہ کے بعد واقع ہونے کےسبب واو میں تبدیل ہو جاتا ہے پس تَـنَافَسَ سے تُـنُوْفِسَ، تَنَاوَلَ سے تُنُوْوِلَ، تَعَاوَنَ سے تُعُوْوِنَ کے صیغے نکلتے ہیں۔

۲۔مضارع کو مبني للمجهول بنانے کے لئے صرف حرف المضارعة کوضمّہ دے دیا جاتا ہے: يَتَنَافَسُ سے يُتَنَافَسُ، يَتَدَايَنُ سے يُتَدَايَنُ اور يَتَآمَرُ سے يُتَآمَرُ کے صیغے نکلتے ہیں۔

۳۔ ماضی ناقص مبني للمجهول معتل الآخر بالياء ہوتا ہے:تَحَافَى سے تُحُوفِيَ اور تَنَاهَى سے تُنُوهِيَ کے صیغے نکلتے ہیں۔مضارع معتل الآخر بالألف ہی رہے گا: يَتَحَافَى سے يُتَحَافَى اور يَتَبَاكَى سے يُتَبَاكَى بنتا ہے۔

قاعدہ نمبر۴۶:

باب التَّفَاعُل کا ماضی بنانے کے لئےفعل ثلاثی کے فاء سے پہلے تاءمفتوحہ اور فاء کے بعدایک الف کا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ ماضی تَفَاعَلَ ،مضارع يَتَفَاعَلُ اور امر تَفَاعَلْ کے وزن پر بنتا ہے۔مصدر تَفَاعُلٌ کے وزن پر ہوتا ہے۔

التمرين ـ ١

مندرجہ ذیل افعال مضارعہ کومجہول بناکر انکے اسی طرح جداول تیار کیجئے جس طرح سبق کے شروع میں دیئے ہوئے ہیں:

تَنَاوَبَ	تَوَارَى	تَسَابَّ	تَحَارَبَ	تَضَايَقَ
تَسَاءَلَ	تَجَاوَزَ	تَفَاخَرَ	تَعَاوَنَ	تَغَافَلَ

التمرين ـ ٢

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجئے:

۱۔محبت کا اظہار کیا گیا۔
۲۔رشتہ داروں کو ملنے سے کیوں بچا جاتا ہے۔
۳۔قصہ باری باری پڑھایا گیا۔
۴۔حق بھلا دیا گیا اور باطل کے پیچھے دوڑا گیا۔
۵۔عید کے دن دعا سلام کا تبادلہ ہوا۔
۶۔وراثت کی تقسیم میں آپس میں مخالفت کی گئی۔
۷۔کیا علم سیکھنے میں سستی کی جاتی ہے؟
۸۔کیا معمولی سی معمولی بات پر جھگڑا کیا جاتا ہے؟
۹۔دین کے احکام سے غفلت برتی گئی۔
۱۰۔کئی موضوعات کے بارے میں بات چیت کی گئی۔
۱۱۔کیا حسب ونسب پر فخر کرنا جائز ہے؟
۱۲۔بادشاہ کے خلاف سازش کی گئی اور اسے قتل کر دیا گیا۔

۱۳۔ بھائیوں کے ساتھ تعاون کرنا چاہئے۔
۱۴۔ مناسب نہیں کہ قرضوں کی ادائیگی میں نرمی برتی جائے۔
۱۵۔ کھانا کھایا گیا اور نماز کے لیے نکلا گیا۔
۱۶۔ کیا تمہارے معاشرے میں بیواؤں کو منحوس سمجھا جاتا ہے؟
۱۷۔ آج کس چیز کے بارے میں پوچھا گیا؟
۱۸۔ کسی حال میں بھی جائز نہیں کہ شرع کے احکام میں نرمی برتی جائے۔
۱۹۔ کیا خوشی اور غمی میں شرکت نہیں کی جاتی؟
۲۰۔ ضروری ہے کہ کوئی ادھار معاملہ کرنے سے پہلے لکھنے والے کو بلایا جائے۔

التمرين ـ ٣

مندرجہ ذیل آیات کریمہ میں سے باب التفاعل کے افعال ماضی، مضارع اور امر کی شناخت کیجئے نیز معروف اور مجہول کی بھی تعیین کیجئے:

١ ـ فَتَعَاطَى فَعَقَرَ.
٢ ـ وَفِي ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ.
٣ ـ عَمَّ يَتَسَاءَ لُونَ.
٤ ـ كَانُوا لَا يَتَنَاهَونَ عَن مُنْكَرٍ فَعَلُوهُ.
٥ ـ فَتَنَادَوا مُصْبِحِينَ.
٦ ـ وَلَوتَوَاعَدتُّم لَاخْتَلَفْتُم فِي الْمِيعَادِ.
٧ ـ وَأَشْهِدُوا إِذَا تَبَايَعتُمْ.
٨ ـ فَأَقْبَلَ بَعْضُهُم عَلَى بَعضٍ يَّتَسَاءَ لُونَ.
٩ ـ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلقَابِ.
١٠ ـ وَإِنْ تَظَاهَرَا عَلَيهِ فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَولَاهُ.
١١ ـ فَتَطَاوَلَ عَلَيهِمُ الْعُمُرُ.
١٢ ـ يَتَوَارٰى مِنَ الْقَومِ مِنْ سُوءِ مَا بُشِّرَ بِهِ.
١٣ ـ وَإِذْ يَتَحَاجُّونَ فِي النَّارِ.
١٤ ـ يُرِيدُونَ أَن يَّتَحَاكَمُوا إِلَى الطَّاغُوتِ.
١٥ ـ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ.
١٦ ـ فَلَمَّا تَرَاءَ تِ الْفِئَتَانِ نَكَصَ عَلَى عَقِبَيهِ.
١٧ ـ حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ.
١٨ ـ وَنَتَجَاوَزُ عَن سَيِّآتِهِم فِي أَصْحَابِ الْجَنَّةِ.
١٩ ـ فَانْطَلَقُوا وَهُمْ يَتَخَافَتُونَ.
٢٠ ـ وَإِنْ تَنَازَعْتُم فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ.
٢١ ـ فَتَعَالَى اللّٰهُ عَمَّا يُشرِكُونَ.
٢٢ ـ تَتَجَافَى جُنُوبُهُم عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدعُونَ رَبَّهُم خَوفًا وَّطَمَعًا.
٢٣ ـ وَيَتَنَاجَونَ بِالإِثمِ وَالْعُدْوَانِ.
٢٤ ـ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَدَايَنتُم بِدَينٍ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى فَاكْتُبُوهُ.
٢٥ ـ وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى.
٢٦ ـ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبرِ.

۲۷۔فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَّتَمَاسَّا. ۲۸۔ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِن ذَكَرٍ وَّ أُنْثٰى وَجَعَلنَاكُم شُعُوبًا وَّقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا.

جداول

المضعف من باب التفاعل

صيغ الأفعال	الماضي		المضارع	
	المعروف	المجهول	المعروف	المجهول
مفرد مذكر غائب	تَحَابَّ	تُحُوْبَّ	يَتَحَابُّ	يُتَحَابُّ
مثنى مذكر غائب	تَحَابَّا	تُحُوْبَّا	يَتَحَابَّانِ	يُتَحَابَّانِ
جمع مذكر غائب	تَحَابُّوا	تُحُوْبُّوا	يَتَحَابُّوْنَ	يُتَحَابُّوْنَ
مفرد مؤنث غائب	تَحَابَّتْ	تُحُوْبَّتْ	تَتَحَابُّ	تُتَحَابُّ
مثنى مؤنث غائب	تَحَابَّتَا	تُحُوْبَّتَا	تَتَحَابَّانِ	تُتَحَابَّانِ
جمع مؤنث غائب	تَحَابَبْنَ	تُحُوْبِبْنَ	يَتَحَابَبْنَ	يُتَحَابَبْنَ
مفرد مذكر مخاطب	تَحَابَبْتَ	تُحُوْبِبْتَ	تَتَحَابُّ	تُتَحَابُّ
مثنى مذكر مخاطب	تَحَابَبْتُمَا	تُحُوْبِبْتُمَا	تَتَحَابَّانِ	تُتَحَابَّانِ
جمع مذكر مخاطب	تَحَابَبْتُمْ	تُحُوْبِبْتُمْ	تَتَحَابُّوْنَ	تُتَحَابُّوْنَ
مفرد مؤنث مخاطب	تَحَابَبْتِ	تُحُوْبِبْتِ	تَتَحَابِّيْنَ	تُتَحَابِّيْنَ
مثنى مؤنث مخاطب	تَحَابَبْتُمَا	تُحُوْبِبْتُمَا	تَتَحَابَّانِ	تُتَحَابَّانِ
جمع مؤنث مخاطب	تَحَابَبْتُنَّ	تُحُوْبِبْتُنَّ	تَتَحَابَبْنَ	تُتَحَابَبْنَ
مفرد متكلم	تَحَابَبْتُ	تُحُوْبِبْتُ	أَتَحَابُّ	أُتَحَابُّ
جمع متكلم	تَحَابَبْنَا	تُحُوْبِبْنَا	نَتَحَابُّ	نُتَحَابُّ

الأجوف من باب التفاعل

صيغ الأفعال	الماضي		المضارع	
	المعروف	المجهول	المعروف	المجهول
مفرد مذكر غائب	تَقَاوَمَ	تُقُوْوِمَ	يَتَقَاوَمُ	يُتَقَاوَمُ
مثنى مذكر غائب	تَقَاوَمَا	تُقُوْوِمَا	يَتَقَاوَمَانِ	يُتَقَاوَمَانِ
جمع مذكر غائب	تَقَاوَمُوْا	تُقُوْوِمُوْا	يَتَقَاوَمُوْنَ	يُتَقَاوَمُوْنَ
مفرد مؤنث غائب	تَقَاوَمَتْ	تُقُوْوِمَتْ	تَتَقَاوَمُ	تُتَقَاوَمُ
مثنى مؤنث غائب	تَقَاوَمَتَا	تُقُوْوِمَتَا	تَتَقَاوَمَانِ	تُتَقَاوَمَانِ
جمع مؤنث غائب	تَقَاوَمْنَ	تُقُوْوِمْنَ	يَتَقَاوَمْنَ	يُتَقَاوَمْنَ
مفرد مذكر مخاطب	تَقَاوَمْتَ	تُقُووِمْتَ	تَتَقَاوَمُ	تُتَقَاوَمُ
مثنى مذكر مخاطب	تَقَاوَمْتُمَا	تُقُووِمْتُمَا	تَتَقَاوَمَانِ	تُتَقَاوَمَانِ
جمع مذكر مخاطب	تَقَاوَمْتُمْ	تُقُووِمْتُمْ	تَتَقَاوَمُوْنَ	تُتَقَاوَمُوْنَ
مفرد مؤنث مخاطب	تَقَاوَمْتِ	تُقُووِمْتِ	تَتَقَاوَمِيْنَ	تُتَقَاوَمِيْنَ
مثنى مؤنث مخاطب	تَقَاوَمْتُمَا	تُقُووِمْتُمَا	تَتَقَاوَمَانِ	تُتَقَاوَمَانِ
جمع مؤنث مخاطب	تَقَاوَمْتُنَّ	تُقُووِمْتُنَّ	تَتَقَاوَمْنَ	تُتَقَاوَمْنَ
مفرد متكلم	تَقَاوَمْتُ	تُقُووِمْتُ	أَتَقَاوَمُ	أُتَقَاوَمُ
جمع متكلم	تَقَاوَمْنَا	تُقُووِمْنَا	نَتَقَاوَمُ	نُتَقَاوَمُ

الناقص من باب التفاعل

صيغ الأفعال	الماضي		المضارع	
	المعروف	المجهول	المعروف	المجهول
مفرد مذكر غائب	تَفَانَى	تُفُونِيَ	يَتَفَانَى	يُتَفَانَى
مثنى مذكر غائب	تَفَانَيَا	تُفُونِيَا	يَتَفَانَيَانِ	يُتَفَانَيَانِ
جمع مذكر غائب	تَفَانَوْا	تُفُونُوْا	يَتَفَانَوْنَ	يُتَفَانَوْنَ
مفرد مؤنث غائب	تَفَانَتْ	تُفُونِيَتْ	تَتَفَانَى	تُتَفَانَى
مثنى مؤنث غائب	تَفَانَتَا	تُفُونِيَتَا	تَتَفَانَيَانِ	تُتَفَانَيَانِ
جمع مؤنث غائب	تَفَانَيْنَ	تُفُونِيْنَ	يَتَفَانَيْنَ	يُتَفَانَيْنَ
مفرد مذكر مخاطب	تَفَانَيْتَ	تُفُوْنِيْتَ	تَتَفَانَى	تُتَفَانَى
مثنى مذكر مخاطب	تَفَانَيْتُمَا	تُفُوْنِيْتُمَا	تَتَفَانَيَانِ	تُتَفَانَيَانِ
جمع مذكر مخاطب	تَفَانَيْتُمْ	تُفُوْنِيْتُمْ	تَتَفَانَوْنَ	تُتَفَانَوْنَ
مفرد مؤنث مخاطب	تَفَانَيْتِ	تُفُوْنِيْتِ	تَتَفَانَيْنَ	تُتَفَانَيْنَ
مثنى مؤنث مخاطب	تَفَانَيْتُمَا	تُفُوْنِيْتُمَا	تَتَفَانَيَانِ	تُتَفَانَيَانِ
جمع مؤنث مخاطب	تَفَانَيْتُنَّ	تُفُوْنِيْتُنَّ	تَتَفَانَيْنَ	تُتَفَانَيْنَ
مفرد متكلم	تَفَانَيْتُ	تُفُوْنِيْتُ	أَتَفَانَى	أُتَفَانَى
جمع متكلم	تَفَانَيْنَا	تُفُوْنِيْنَا	نَتَفَانَى	نُتَفَانَى

فعل الأمر			
صيغ الأفعال	المضعف	الأجوف	الناقص
مفرد مذكر	تَحَابَّ	تَقَاوَمْ	تَفَانَ
مثنى مذكر	تَحَابَّا	تَقَاوَمَا	تَفَانَيَا
جمع مذكر	تَحَابُّوا	تَقَاوَمُوْا	تَفَانَوْا
مفرد مؤنث	تَحَابِّي	تَقَاوَمِي	تَفَانَي
مثنى مؤنث	تَحَابَّا	تَقَاوَمَا	تَفَانَيَا
جمع مؤنث	تَحَابَبْنَ	تَقَاوَمْنَ	تَفَانَيْنَ

معاني الكلمات

الأفعال

عربي	اردو	عربي	اردو
تَنَافَسَ	انہوں نے آپس میں مقابلہ کیا	تَعايَشُوا	وہ مل کر رہے
تَآلَفُوا	ایک دوسرے سے محبت کی	تَواعَدَ	اس نے وعدہ کیا
تَبائَسُوا	وہ خستہ حال ہوئے	تَياسَرَ	وہ آسودہ حال ہوا
تَحاجُّوا	انہوں نے آپس میں بحث کی	تَجافَى	وہ دور ہوا
قَاوَمَ الْخَطَرَ	اس نے خطرے کا مقابلہ کیا	تَفانَى	وہ فنا ہوا

اردو	عربي	اردو	عربي
اس نے بحث کی	تَناقَشَ	وہ لڑا	تَشاجَرَ
اس نے جھگڑا کیا	تَنازَعَ	وہ ملا	تَلاقَى
اس نے نکالا	سَحَبَ	اس نے تبادلہ کیا	تَبادَلَ

اردو	عربي	اردو	عربي
وہ دست بردار ہوا	تَنازَلَ	اس نے روکا	تَناهَى
اس نے منحوس سمجھا	تَشاءَمَ	وہ چھپ گیا	تَوارى
وہ ایک دوسرے سے محبت سے پیش آئے	تَوَادُّوا وَتَحَابُّوا	انھوں نے ایک دوسرے سے سوال کیا	تَساءَلُوا
ایک دوسرے کی زیارت کی	تَزَاوَرَ	اس نے فخر کیا	تَفاخَرَ ، تَباهَى
اس نے بات چیت کی	تَحادَثَ	وہ دور رہا	تَجافَى
انہوں نے سازش کی	تَآمَروا	اس نے گریز کیا	تَحاشَى عن
انہوں نے باری باری کیا	تَنَاوبوا	وہ قریب ہوا	تَدانَى
اس نے ادھار معاملہ کیا	تَدايَنَ	اس نے ظاہر کیا کہ وہ سو رہا ہے	تَناوَمَ
اس نے کوتاہی کی	تَهاوَنَ	اس نے کھایا	تَناوَلَ
وہ گر پڑا	تَهافَتَ	اس نے شرکت کی	تَشارَكَ
اس نے غفلت برتی	تَغافَلَ	اسے قتل کیا گیا	أُغْتِيلَ
وہ تنگ ہوا	تَضايَقَ	اس نے اظہار کیا	تَظاهَرَ
وہ جدا ہوا	تَجافَى	اس نے نرمی برتی	تَسامَحَ

الأسماء

اردو	عربي	اردو	عربي
ٹریفک	حَرَكَةُ الْمُرُورِ	پہلو	جُنُوبٌ
مبارک باد	التَّهاني	تاریک بادل	سَحابَةٌ داقِنَةٌ
ایک دن چھوڑ کر	غِبًّا	ظلم وزیادتی	الإِثْمُ والْعُدْوانُ
دعا سلام	التَّحِيَّاتُ	خوشیاں اور غمیاں	الأَفْراحُ والأَحْزَانُ
معمولی سے معمولی وجہ/بات	أَتْفَهُ الأَسْبابِ		

الدرس الحادي والعشرون

٥_ باب الافعلال

الأمثلة:

صيغ الأفعال	الماضي	المضارع المرفوع	المنصوب	المجزوم	الأمر	المصدر
الصحيح	افْعَلَّ	يَفْعَلُّ	لن يَفْعَلَّ	لم يَفْعَلَّ	افْعَلَّ	افْعِلَالًا
السالم	احْمَرَّ	يَحْمَرُّ	لن يَحْمَرَّ	لم يَحْمَرَّ	احْمَرَّ	احْمِرَارًا
الأجوف	اعْوَجَّ	يَعْوَجُّ	لن يَعْوَجَّ	لم يَعْوَجَّ	اعْوَجَّ	اعْوِجَاجًا

شرح وتفصیل:

فعل ثلاثی کے حرف فاء سے پہلے ایک الف زائدہ مکسورہ لگانے سے اور حرف لام کو مضعَّف بنانے سے باب الافعلال بنایا جاتا ہے۔ یہ باب ہمیشہ لازم ہوتا ہے اور عام طور پر کسی رنگ یا عیب پر دلالت کرتا ہے۔ اس باب سے گنتی کے چند افعال آتے ہیں: احْمَرَّ يَحْمَرُّ، اخْضَرَّ يَخْضَرُّ، ابْيَضَّ يَبْيَضُّ، اسْوَدَّ يَسْوَدُّ، اصْفَرَّ يَصْفَرُّ، ازْرَقَّ، يَزْرَقُّ۔ عیوب پر دلادت کرنے والے کچھ افعال مندرجہ ذیل ہیں: اعْوَجَّ يَعْوَجُّ (وہ ٹیڑھا ہوا)، اعْوَرَّ (وہ کانا ہوا)، احْوَلَّ (وہ بھینگا ہوا)۔

آيَتَانِ قُرْآنِيَّتَانِ مِنْ بَابِ الافْعِلَالِ:

١_ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوهٌ.

٢_ وَابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ مِنَ الحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ.

قاعدہ نمبر ۴۷:

باب الافعلال کا ماضی بنانے کے لئے فعل ثلاثی کے فاء سے پہلے الف مکسورہ لگا دیا جاتا ہے اور اس کے عین کو مشدد بنا دیا جاتا ہے۔ ماضی افْعَلَّ، مضارع يَفْعَلُّ اور امر افْعَلَّ کے وزن پر بنتا ہے۔ مصدر افعلال کے وزن پر ہوتا ہے۔

التمرين ۔ ۱

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجئے:

۱۔ پتے موسم بہار کے شروع میں سبز ہوجاتے ہیں۔
۲۔ مریض کا چہرہ زرد پڑگیا اور اسکا جسم نحیف ہوگیا۔
۳۔ بچی کے دونوں گال شرم کے مارے سرخ ہوگئے۔
۴۔ یعقوب علیہ السلام کی دونوں آنکھیں شدت غم سے بے نور ہوگئیں۔
۵۔ جب اونٹ کانا ہوگیا تو اسکے مالک نے اسے بیچ دیا۔
۶۔ ان لوگوں کی سوچ ٹیڑھی ہوگئی پس وہ حق پہچاننے سے قاصر ہوگئے۔
۷۔ عنقریب چہرے قیامت کے دن کی ہولناکی سے نیلے پڑ جائیں گے۔
۸۔ نیکوکاروں کے چہرے قیامت کے دن روشن ہونگے اور فاجروں کے چہرے سیاہ ہونگے۔

جدول باب الافعلال

صيغ الأفعال	الماضي	المضارع	صيغ الأفعال	الماضي	المضارع
مفرد مذكر غائب	اِبْيَضَّ	يَبْيَضُّ	مفرد مذكر مخاطب	اِبْيَضَضْتَ	تَبْيَضُّ
مثنى مذكر غائب	اِبْيَضَّا	يَبْيَضَّانِ	مثنى مذكر مخاطب	اِبْيَضَضْتُمَا	تَبْيَضَّانِ
جمع مذكر غائب	اِبْيَضُّوْا	يَبْيَضُّوْنَ	جمع مذكر مخاطب	اِبْيَضَضْتُمْ	تَبْيَضُّوْنَ
مفرد مؤنث غائب	اِبْيَضَّتْ	تَبْيَضُّ	مفرد مؤنث مخاطب	اِبْيَضَضْتِ	تَبْيَضِّيْنَ
مثنى مؤنث غائب	اِبْيَضَّتَا	تَبْيَضَّانِ	مثنى مؤنث مخاطب	اِبْيَضَضْتُمَا	تَبْيَضَّانِ
جمع مؤنث غائب	اِبْيَضَضْنَ	يَبْيَضِضْنَ	جمع مؤنث مخاطب	اِبْيَضَضْتُنَّ	تَبْيَضِضْنَ
			مفرد متكلم	اِبْيَضَضْتُ	أَبْيَضُّ
			جمع متكلم	اِبْيَضَضْنَا	نَبْيَضُّ

فعل الأمر			
مفرد مذکر مخاطب	ابْيَضَّ	مفرد مؤنث مخاطب	ابْيَضِّي
مثنی مذکر مخاطب	ابْيَضَّا	مثنی مؤنث مخاطب	ابْيَضَّا
جمع مذکر مخاطب	ابْيَضُّوْا	جمع مؤنث مخاطب	ابْيَضِضْنَ

معاني الكلمات

الأفعال

اردو	عربي	اردو	عربي
وہ سرخ ہوا	احْمَرَّ	وہ روشن ہوا	ابْيَضَّ
وہ سیاہ ہوا	اسْوَدَّ	وہ سبز ہوا	اخْضَرَّ
وہ بے نور ہوا	ابْيَضَّ	وہ نیلا ہوا	ازْرَقَّ

الأسماء

اردو	عربي	اردو	عربي
گال (دو)	وَجنَتَانِ	شرم	خَجَلٌ
نیکوکار	الأَبْرَارُ	فاجر	الفُجَّارُ
سوچ	فِكْرٌ		

الدرس الثاني والعشرون

المزيد بثلاثة أحرف: باب الاستفعال

الأمثلة:

أقسام الفعل	الماضي	المضارع المرفوع	المنصوب	المجزوم	المصدر
الفعل الصحيح	اسْتَفْعَلَ	يَسْتَفْعِلُ	لن يَسْتَفْعِلَ	لم يَسْتَفْعِلْ	اسْتِفْعَالًا
السالم (خرج)	اسْتَخْرَجَ	يَسْتَخْرِجُ	لن يَسْتَخْرِجَ	لم يَسْتَخْرِجْ	اسْتِخْرَاجًا
مهموز الفاء (أَنِفَ)	اسْتَأْنَفَ	يَسْتَأْنِفُ	لن يَسْتَأْنِفَ	لم يَسْتَأْنِفْ	اسْتِئْنَافًا
مهموز العين (شَأَمَ)	اسْتَشْأَمَ	يَسْتَشْئِمُ	لن يَسْتَشْئِمَ	لم يَسْتَشْئِمْ	اسْتِشْآمًا
مهموز اللام (هَزَأَ)	اسْتَهْزَأَ	يَسْتَهْزِئُ	لن يَسْتَهْزِئَ	لم يَسْتَهْزِئْ	اسْتِهْزَاءً
المضعف (حَبَّ)	اسْتَحَبَّ	يَسْتَحِبُّ	لن يَسْتَحِبَّ	لم يَسْتَحِبَّ	اسْتِحْبَابًا
المثال الواوي (وَرَدَ)	اسْتَوْرَدَ	يَسْتَوْرِدُ	لن يَسْتَوْرِدَ	لم يَسْتَوْرِدْ	اسْتِيْرَادًا
المثال اليائي (يَقِنَ)	اسْتَيْقَنَ	يَسْتَيْقِنُ	لن يَسْتَيْقِنَ	لم يَسْتَيْقِنْ	اسْتِيْقَانًا
الأجوف الواوي (طاع)	اسْتَطَاعَ	يَسْتَطِيْعُ	لن يَسْتَطِيْعَ	لم يَسْتَطِعْ	اسْتِطَاعَةً
الأجوف اليائي (فاد)	اسْتَفَادَ	يَسْتَفِيْدُ	لن يَسْتَفِيْدَ	لم يَسْتَفِدْ	اسْتِفَادَةً
الناقص الواوي (دعا)	اسْتَدْعَى	يَسْتَدْعِي	لن يَسْتَدْعِيَ	لم يَسْتَدْعِ	اسْتِدْعَاءً
الناقص اليائي (غَنِيَ)	اسْتَغْنَى	يَسْتَغْنِي	لن يَسْتَغْنِيَ	لم يَسْتَغْنِ	اسْتِغْنَاءً

شرح وتفصیل:

ا۔ باب الاستفعال فعل ثلاثی کے حرف فاء سے پہلے الف زائدہ، سین اور تاء کا اضافہ کرنے سے بنتا ہے۔

۲۔ مضارع میں حرف المضارعة مفتوح اور حرف عین مکسور ہوتا ہے۔

۳۔ ماضی اجوف میں واو اور یاء الف میں تبدیل ہو جاتے ہیں، طَاعَ: اسْتَطَاعَ، بَانَ: اسْتَبَانَ، مضارع میں یہ الف یاء میں تبدیل ہو جاتا ہے: يَسْتَطِيْعُ، يَسْتَبِيْنُ۔

۴۔ اجوف کے مصدر میں حرف عین محذوف ہوتا ہے، اس کے عوض میں مصدر کے آخر میں ایک تاء مربوطہ کا اضافہ کر دیا جاتا ہے: اسْتَطَاعَ کا مصدر اسْتِطَاعَةٌ اور اسْتَبَانَ کا مصدر اسْتِبَانَةٌ ہے۔

۵۔ مثال واوی کے مصدر میں واو یاء میں تبدیل ہو جاتا ہے: اسْتَوْرَدَ کا مصدر اسْتِيْرَادٌ ہے جبکہ یہ دراصل اسْتِوْرَادٌ تھا، واو ساکنہ کسرہ کے بعد یاء میں بدل گیا۔

۶۔ ماضی ناقص معتل الآخر بالألف ہوتا ہے۔ یہ الف ہمیشہ یاء کی صورت میں لکھا جاتا ہے، دَعَا: اسْتَدْعَى، غَنِيَ: اسْتَغْنَى۔ مضارع ہمیشہ معتل الآخر بالياء ہوتا ہے، يَسْتَدْعِي، يَسْتَغْنِيْ۔ مصدر کے آخر میں ہمزہ ہوتا ہے، اسْتَغْنَى کا مصدر اسْتِغْنَاءٌ ہے جبکہ یہ اصل میں اسْتِغْنَايٌ تھا، حرف یاء کلمہ کے آخر میں الف زائدہ کے بعد واقع ہوئی تو ہمزہ میں بدل گئی۔ اسی قاعدے کے تحت اسْتَدْعَى کا مصدر اسْتِدْعَاءٌ بنے گا۔

بعض خصائص هذا الباب:

باب الاستفعال کی چند اہم خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ باب الاستفعال اکثر وبیشتر طلب پر دلالت کرتا ہے: اسْتَغْفَرَ (اس نے معافی مانگی)، اسْتَنْصَرَ (اس نے نصرت طلب کی)۔

۲۔ کسی چیز کو مصدری معنی سے موصوف گمان کرنا ہو تو اسکے لئے بھی باب الاستفعال استعمال ہوتا ہے: اسْتَحْسَنْتُهُ (میں نے اسے نیک گمان کیا)۔

۳۔ طویل بات کو مختصراً بیان کرنے کے لئے بھی آتا ہے: اسْتَرْجَعَ زَيْدٌ (زید نے إِنَّا لِلّٰهِ وَ إِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کہا)۔

قاعدہ نمبر ۴۸:

باب الاستفعال کا ماضی بنانے کے لئے فعل ثلاثی کے فاء سے پہلے الف مکسورہ، سین ساکنہ اور تاء مفتوحہ کا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ ماضی اسْتَفْعَلَ، مضارع يَسْتَفْعِلُ اور امر اسْتَفْعِلْ کے وزن پر بنتا ہے۔ مصدر اسْتِفْعَال

کے وزن پر ہوتا ہے۔

التمرین ۔ ۱

مندرجہ ذیل افعال ثلاثیہ کو باب الاستفعال میں لایئے پھر انکے اسی طرح جداول تیار کیجئے جس طرح سبق کے شروع میں دیئے ہوئے ہیں:

خَدَمَ	فَتَحَ	رَضَعَ	أَجَرَ	أَمِنَ
سَلِمَ	بَطُؤَ	أَثَرَ	بَرِئَ	ذَلَّ
عَدَّ	رَقَّ	وَجَبَ	وَفَى	يَقِظَ
زَادَ	عَادَ	غَاثَ	عَفَا	شَفَى

التمرین ۔ ۲

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجئے:

۱۔ کیا تم بہتر چیز کو ادنیٰ چیز سے بدلنا چاہتے ہو؟
۲۔ اے لڑکے! جو تم سے ذکاوت میں کم ہو اس کا مذاق مت اڑاؤ۔
۳۔ اے لڑکے! اللہ کے سوا کسی سے مدد طلب نہ کرو۔
۴۔ اے سلیم! استاد سے اجازت لئے بغیر کتب خانے سے کچھ بھی نہ لو۔
۵۔ افسوس ہو تم پر! دوسروں کے مال پر قبضہ مت کرو۔
۶۔ زید مہمانوں کے ساتھ مشغول ہو گیا پس امتحانوں کی تیاری نہ کر سکا۔
۷۔ قاضی کو چاہئے کہ زید کو بلا بھیجے اور اس سے پوچھے۔
۸۔ اے سلیم! کیا تم نے چچا زاد بھائی سے اپنی کتابیں واپس لے لی ہیں؟
۹۔ تم کسی کے گھر میں داخل نہ ہو جب تک مانوس نہ ہو جاؤ۔
۱۰۔ ہم نے ابھی تک اپنے مسئلے کے بارے میں کسی سے فتویٰ طلب نہیں کیا۔
۱۱۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں زمین میں خلیفہ مقرر کیا تا کہ تمہاری کارکردگی دیکھیں۔
۱۲۔ میں چاہتا ہوں کہ دیہات میں رہوں یہاں تک کہ اپنی صحت بحال کرلوں۔
۱۳۔ میں نے اس کتاب سے زیادہ استفادہ نہیں کیا کیونکہ یہ میری ذہنی سطح سے بالاتر ہے۔
۱۴۔ جو حساب کتاب کے دن پر یقین رکھتا ہے اسے چاہئے کہ اسکے لئے مکمل تیاری کرلے۔
۱۵۔ آپ کو چاہئے کہ جب شیطان آپ کے دل میں وسوسہ ڈالے تو اللہ کی پناہ طلب کریں۔

١٦۔ میں نے زینب سے پوچھا: ''کیا آپ نے وہ گھر کرایہ پر نہیں لیا جو کل آپ کو دکھایا گیا تھا''؟

١٧۔ بے شک اللہ تعالی نے سمندر کو تمہارے لئے مسخر کیا تاکہ تم اس سے تازہ گوشت اور زیور نکالو۔

١٨۔ اللہ تعالی فاجروں کو کچھ عرصے تک ڈھیل دیتے ہیں پھر انھیں پکڑ لیتے ہیں جہاں سے انھیں گمان بھی نہ ہو۔

١٩۔ اگر آپ صحیح معنوں میں کریم النفس ہیں تو اپنے کچھ حق سے دستبردار ہو جایئے اور اسے پورا وصول نہ کیجئے۔

٢٠۔ دینی مدرسہ میں داخل ہونے کا خیال مجھ پر غالب آ گیا اور جب تک میں نے داخلے کا فارم نہیں لیا میں سخت بے قرار رہا۔

المجهول من باب الاستفعال

الأمثلة:

أقسام الفعل	الماضي	المضارع المرفوع	المنصوب	المجزوم
الفعل الصحيح	أُسْتُفْعِلَ	يُسْتَفْعَلُ	لن يُسْتَفْعَلَ	لم يُسْتَفْعَلْ
السالم	أُسْتُخْرِجَ	يُسْتَخْرَجُ	لن يُسْتَخْرَجَ	لم يُسْتَخْرَجْ
مهموز الفاء	أُسْتُؤْنِفَ	يُسْتَأْنَفُ	لن يُسْتَأْنَفَ	لم يُسْتَأْنَفْ
مهموز العين	أُسْتُشْئِمَ	يُسْتَشْأَمُ	لن يُسْتَشْأَمَ	لم يُسْتَشْأَمْ
مهموز اللام	أُسْتُهْزِئَ	يُسْتَهْزَأُ	لن يُسْتَهْزَأَ	لم يُسْتَهْزَأْ
المضعف	أُسْتُحِبَّ	يُسْتَحَبُّ	لن يُسْتَحَبَّ	لم يُسْتَحَبَّ
المثال الواوي	أُسْتُوْرِدَ	يُسْتَوْرَدُ	لن يُسْتَوْرَدَ	لم يُسْتَوْرَدْ
المثال اليائي	أُسْتُوْقِنَ	يُسْتَوْقَنُ	لن يُسْتَوْقَنَ	لم يُسْتَوْقَنْ
الأجوف الواوي	أُسْتُطِيْعَ	يُسْتَطَاعُ	لن يُسْتَطَاعَ	لم يُسْتَطَعْ
الأجوف اليائي	أُسْتُفِيْدَ	يُسْتَفَادُ	لن يُسْتَفَادَ	لم يُسْتَفَدْ
الناقص الواوي	أُسْتُدْعِيَ	يُسْتَدْعَى	لن يُسْتَدْعَى	لم يُسْتَدْعَ
الناقص اليائي	أُسْتُغْنِيَ	يُسْتَغْنَى	لن يُسْتَغْنَى	لم يُسْتَغْنَ

شرح وتفصیل:

۱۔ باب الاستفعال کے ماضی کومجہول بنانے کے لئے الف زائدہ کو اور تاء کو ضمّہ دے دیا جاتا ہے اور حرف عین کو مکسور کر دیا جاتا ہے، اسْتَحْسَنَ: اُسْتُحْسِنَ، اسْتَأمَنَ، اُسْتُؤمِنَ۔

۲۔ مضارع کو مبني للمجهول بنانے کے لئے حرف المضارعة کو ضمّہ اور عین کو فتحہ دے دیا جاتا ہے، يَسْتَحْسِنُ: يُسْتَحْسَنُ، يَسْتَأمِنُ: يُسْتَأمَنُ۔

۳۔ ماضی میں اجوف کا الف یاء میں تبدیل ہو جاتا ہے، اسْتَعَاذَ: اُسْتُعِيْذَ، اسْتَبَانَ: اُسْتُبِيْنَ ۔ مضارع میں اجوف کی یاء الف میں بدل جاتی ہے، يَسْتَعِيْذُ: يُسْتَعَاذُ، يَسْتَعِيْنُ، يُسْتَعَانُ۔

۴۔ مثال یائی کی یاء جب بحالتِ سکون ضمّہ کے بعد واقع ہوتی ہے تو واو میں تبدیل ہو جاتی ہے، اسْتَيْقَنَ : اُسْتُوْقِنَ۔

۵۔ ناقص کا ماضی مجہول معتل الآخر بالیاء ہوتا ہے، اسْتَغْنَى: اُسْتُغْنِيَ، اسْتَبْقَى: اُسْتُبْقِيَ ۔ مضارع کی یاء (حرف لام) عین مفتوحہ کے بعد الف میں تبدیل ہو جاتی ہے، لیکن یہ الف یاء ہی کی صورت میں لکھا جاتا ہے، يَسْتَغْنِي: يُسْتَغْنَى، يَسْتَبْقِي: يُسْتَبْقَى۔

التمرين ـ ۱

مندرجہ ذیل افعال ماضیہ کو مجہول بنا کر انکے اسی طرح جداول تیار کیجئے جس طرح سبق کے شروع میں دیئے ہوئے ہیں:

اِسْتَحْسَنَ	اِسْتَفْتَحَ	اِسْتَأْخَرَ	اِسْتَبْطَأَ	اِسْتَخَفَّ
اِسْتَوْفَى	اِسْتَعَانَ	اِسْتَسْقَى	اِسْتَثْنَى	اِسْتَعَاذَ

التمرين ـ ۲

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجئے:

۱۔ جب تم سے مدد مانگی جائے تو مدد کرو۔

۲۔ خالد کو عدالت میں بلایا گیا اور اس سے پوچھ گچھ کی گئی۔

۳۔ وضو کے لئے اونچی جگہ پر بیٹھنا مستحب ہے۔

۴۔ عربی سیکھے بغیر چارہ نہیں اس کے لئے جو قرآن سمجھنا چاہے۔

۵۔کیا آپ سے کسی بارے میں فتوی طلب کیا گیا؟ ٦۔انعام نہیں دیا جائے گا جب تک کہ اسکا حقدار نہ پایا جائے۔

۷۔ایک نیا گھر کرایہ پر لیا گیا اور اس میں منتقل ہوا گیا۔ ۸۔اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا کہنا مانا جائے تو وہ پوچھیے جو کیا جا سکے۔

۹۔جامعہ کے کتب خانہ سے کتابیں لینا ممکن نہیں جب تک کہ مدیر کی اجازت نہ لی جائے۔

۱۰۔یہ اشیاء باہر کے ممالک سے کم داموں پر درآمد ہوتی ہیں اور ہمارے ملک میں مہنگی بیچی جاتی ہیں۔

فعل الأمر

الأمثلة:

الفعل الصحيح	اسْتَفْعِلْ	المثال الواوي	اسْتَوْرِدْ
السالم	اسْتَخْرِجْ	المثال اليائي	اسْتَيْقِنْ
مهموز الفاء	اسْتَأْنِفْ	الأجوف الواوي	اسْتَطِعْ
مهموز العين	اسْتَشْئِمْ	الأجوف اليائي	اسْتَفِدْ
مهموز اللام	اسْتَهْزِئْ	الناقص الواوي	اسْتَدْعِ
المضعف	اسْتَحِبَّ	الناقص اليائي	اسْتَغْنِ

شرح وتفصیل:

باب الاستفعال کا امر "استَفعِلْ" کے وزن پر بنتا ہے۔اجوف واوی میں واو حذف ہو جاتا ہے، جیسے: اسْتَطِعْ، اجوف یائی میں یاء حذف ہوجاتی ہے، مثلاً: اسْتَفِدْ، ناقص میں حسبِ قاعدہ حرف لام (یاء) حذف ہو جاتا ہے: اسْتَدْعِ، اسْتَغْنِ[1]۔

التمرين ـ ۱

مندرجہ ذیل افعال مضارعہ سے افعال امر بنایئے پھر ان افعال امر کو قوسین میں دیئے ہوئے صیغوں میں لا کر جملوں میں استعمال کیجئے:

يَسْتَفْتِحُ (جمع مذكر) يَسْتَعِدُّ (جمع مؤنث)

(۱) فعل امر کی گردانیں سبق کے آخر میں دی ہوئی ہیں۔

يَسْتَلْقِي (مفرد مذكر) يَسْتَخِيْرُ (مفرد مؤنث)

يَسْتَمِدُّ (مفرد مذكر) يَسْتَعِيْدُ (مثنى)

يَسْتَسْقِي (جمع مذكر) يَسْتَيْقِظُ (مفرد مذكر)

يَسْتَأْجِرُ(جمع مذكر) يَسْتَمِرُّ (جمع مؤنث)

التمرين ـ ۲

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجئے:

۱۔اے عورتو! اپنا حق پورا پورا وصول کرو۔

۲۔اے سلیم! اس کالے قلم کو ایک سبز قلم سے بدل لو۔

۳۔اے لوگو! اپنے رب کے وعدے پر یقین رکھو۔

۴۔اے عائشہ! اپنے مسئلے کے لئے اللہ تعالی سے استخارہ کرو۔

۵۔اے لڑکیو! مہمانوں کے استقبال کی تیاری کرو۔

٦۔اے بھائیو! دوپہر کے کھانے کے بعد تھوڑا سا آرام کرلیا کرو۔

۷۔جب تم قرآن پاک پڑھو تو شیطان مردود سے اللہ تعالی کی پناہ طلب کرو۔

۸۔میں نے باغبان سے کہا: "اگر آپ تھک گئے ہیں تو اس درخت کے نیچے لیٹ جایئے"۔

۹۔اگر آپ کو مدد کی ضرورت ہو تو میرے اس بھائی سے مدد لیجئے جو آپ کے محلے میں رہتا ہے۔

۱۰۔زید نے اپنے بیٹے سے کہا: "اپنی کاپیاں اپنے ہم جماعت سے واپس لے لو، کیونکہ امتحان قریب ہیں۔

التمرين ـ ۳

مندرجہ ذیل آیات کریمہ میں باب الاستفعال کے جتنے افعال وارد ہوئے ہیں انکی نوع (مہموز، اجوف وغیرہ) اور صیغہ بتایئے:

١ ـ يَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ.

٢ ـ إنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِيُّ الأَمِينُ.

٣ ـ يَسْتَعْجِلُونَكَ بِالعَذَابِ.

٤ ـ الَّذِينَ إِذَا اكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوفُونَ.

٥ ـ إِيَّاكَ نَعبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ.

٦ ـ قَالَ أَتَسْتَبْدِلُونَ الَّذِيْ هُوَ أَدنٰى بِالَّذِي هُوَ خَيرٌ.

٧ ـ فَاسْتَخَفَّ قَومَه فَأَطَاعُوهُ.

٨ ـ فَاسْتَمْتَعُوا بِخَلَاقِهِم فَاسْتَمْتَعتُم بِخَلَاقِكُم.

٩ـ قَد أفلَحَ الْيَومَ مَنِ اسْتَعلى.
١٠ـ إسْتَحوَذَ عَلَيهِمُ الشَّيطَانُ فَأنسَاهُم ذِكْرَ اللّٰهِ.
١١ـ فَإذَا قَرَأتَ الْقُرآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ.
١٢ـ إذْ أقْسَمُوا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِينَ وَلَا يَسْتَثْنُونَ.
١٣ـ فَلَمَّا اسْتَيْئَسُوا مِنهُ خَلَصُوا نَجِيًّا.
١٤ـ كَالَّذِي اسْتَهوَتهُ الشَّيَاطِينُ فِي الأرضِ حَيرَانَ.
١٥ـ قَالَ إنَّكَ لَن تَستَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا.
١٦ـ وَإنْ يَّستَغِيثُوا يُغَاثُوا بِمَاءٍ كَالْمُهلِ يَشوِي الْوُجُوهَ.
١٧ـ أمَّا مَنِ اسْتَغنٰى فَأنتَ لَهُ تَصَدّٰى.
١٨ـ وَلْيَستَعفِفِ الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغنِيَهُمُ اللّٰهُ.
١٩ـ إنْ تَسْتَفْتِحُوا فَقَد جَاءَكُمُ الْفَتْحُ.
٢٠ـ وإذِ اسْتَسْقٰى مُوسٰى لِقَومِهِ فَقُلنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ.
٢١ـ سَنَسْتَدْرِجُهُم مِنْ حَيثُ لَا يَعْلَمُونَ.
٢٢ـ قُل لَكُم مِّيعَادُ يَومٍ لَا تَستَأْخِرُونَ عَنهُ سَاعَةً وَّلَا تَستَقدِمُونَ.
٢٣ـ فَمَا اسْتَقَامُوا لَكُمْ فَاستَقِيمُوا لَهُم.
٢٤ـ فَمَا وَهَنُوا لِمَا أصَابَهُم فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوا وَمَا اسْتَكَانُوا.
٢٥ـ سَوَاءٌ عَلَيهِمْ أَسْتَغفَرْتَ لَهُم أم لَمْ تَستَغفِرْ لَهُم لَن يَّغفِرَ اللّٰهُ لَهُم.
٢٦ـ أُجِيبُ دَعوَةَ الدَّاعِ إذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُم يَرشُدُونَ.
٢٧ـ وَلَقَدِ اسْتُهزِئَ بِرُسُلٍ مِنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِينَ سَخِرُوا مِنهم مَّا كَانُوا بِهِ يَستَهزِؤُونَ.
٢٨ـ وَإن أرَدتُّم أنْ تَستَرضِعُوا أولَادَكُم فَلَا جُنَاحَ عَلَيكُم إذَا سَلَّمتُم مَا آتَيتُم بِالمَعرُوفِ.
٢٩ـ يَا أيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدخُلُوا بُيُوتًا غَيرَ بُيُوتِكُم حَتّٰى تَستَأْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰى أهْلِهَا.
٣٠ـ وَإذْ نَجَّينَاكُم مِن آلِ فِرعَونَ يَسُومُونَكُم سُوءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُونَ أبنَاءَكُم وَيَستَحيُونَ نِسَاءَكُم.

جداول

المضعف من باب الاستفعال

صيغ الأفعال	الماضي		المضارع	
	المعروف	المجهول	المعروف	المجهول
مفرد مذكر غائب	اسْتَحَبَّ	أُسْتُحِبَّ	يَسْتَحِبُّ	يُسْتَحَبُّ
مثنى مذكر غائب	اسْتَحَبَّا	أُسْتُحِبَّا	يَسْتَحِبَّانِ	يُسْتَحَبَّانِ

جمع مذكر غائب	اسْتَحَبُّوْا	أُسْتُحِبُّوا	يَسْتَحِبُّوْنَ	يُسْتَحَبُّوْنَ
مفرد مؤنث غائب	اسْتَحَبَّتْ	أُسْتُحِبَّتْ	تَسْتَحِبُّ	تُسْتَحَبُّ
مثنى مؤنث غائب	اسْتَحَبَّتَا	أُسْتُحِبَّتَا	تَسْتَحِبَّانِ	تُسْتَحَبَّانِ
جمع مؤنث غائب	اسْتَحْبَبْنَ	أُسْتُحْبِبْنَ	يَسْتَحْبِبْنَ	يُسْتَحْبَبْنَ
مفرد مذكر مخاطب	اسْتَحْبَبْتَ	أُسْتُحْبِبْتَ	تَسْتَحِبُّ	تُسْتَحَبُّ
مثنى مذكر مخاطب	اسْتَحْبَبْتُمَا	أُسْتُحْبِبْتُمَا	تَسْتَحِبَّانِ	تُسْتَحَبَّانِ
جمع مذكر مخاطب	اسْتَحْبَبْتُمْ	أُسْتُحْبِبْتُمْ	تَسْتَحِبُّوْنَ	تُسْتَحَبُّوْنَ
مفرد مؤنث مخاطب	اسْتَحْبَبْتِ	أُسْتُحْبِبْتِ	تَسْتَحِبِّيْنَ	تُسْتَحَبِّيْنَ
مثنى مؤنث مخاطب	اسْتَحْبَبْتُمَا	أُسْتُحْبِبْتُمَا	تَسْتَحِبَّانِ	تُسْتَحَبَّانِ
جمع مؤنث مخاطب	اسْتَحْبَبْتُنَّ	أُسْتُحْبِبْتُنَّ	تَسْتَحْبِبْنَ	تُسْتَحْبَبْنَ
مفرد متكلم	اسْتَحْبَبْتُ	أُسْتُحْبِبْتُ	أَسْتَحِبُّ	أُسْتَحَبُّ
جمع متكلم	اسْتَحْبَبْنَا	أُسْتُحْبِبْنَا	نَسْتَحِبُّ	نُسْتَحَبُّ

الأجوف من باب الاستفعال

	الماضي		المضارع	
صيغ الأفعال	المعروف	المجهول	المعروف	المجهول
مفرد مذكر غائب	اسْتَعَارَ	أُسْتُعِيْرَ	يَسْتَعِيْرُ	يُسْتَعَارُ
مثنى مذكر غائب	اسْتَعَارَا	أُسْتُعِيْرَا	يَسْتَعِيْرَانِ	يُسْتَعَارَانِ
جمع مذكر غائب	اسْتَعَارُوْا	أُسْتُعِيْرُوْا	يَسْتَعِيْرُوْنَ	يُسْتَعَارُوْنَ
مفرد مؤنث غائب	اسْتَعَارَتْ	أُسْتُعِيْرَتْ	تَسْتَعِيْرُ	تُسْتَعَارُ

مثنى مؤنث غائب	اسْتَعَارَتَا	أُسْتُعِيْرَتَا	تَسْتَعِيْرَانِ	تُسْتَعَارَانِ
جمع مؤنث غائب	اسْتَعَرْنَ	أُسْتُعِرْنَ	يَسْتَعِرْنَ	يُسْتَعَرْنَ
مفرد مذكر مخاطب	اسْتَعَرْتَ	أُسْتُعِرْتَ	تَسْتَعِيْرُ	تُسْتَعَارُ
مثنى مذكر مخاطب	اسْتَعَرْتُمَا	أُسْتُعِرْتُمَا	تَسْتَعِيْرَانِ	تُسْتَعَارَانِ
جمع مذكر مخاطب	اسْتَعَرْتُمْ	أُسْتُعِرْتُمْ	تَسْتَعِيْرُوْنَ	تُسْتَعَارُوْنَ
مفرد مؤنث مخاطب	اسْتَعَرْتِ	أُسْتُعِرْتِ	تَسْتَعِيْرِيْنَ	تُسْتَعَارِيْنَ
مثنى مؤنث مخاطب	اسْتَعَرْتُمَا	أُسْتُعِرْتُمَا	تَسْتَعِيْرَانِ	تُسْتَعَارَانِ
جمع مؤنث مخاطب	اسْتَعَرْتُنَّ	أُسْتُعِرْتُنَّ	تَسْتَعِرْنَ	تُسْتَعَرْنَ
مفرد متكلم	اسْتَعَرْتُ	أُسْتُعِرْتُ	أَسْتَعِيْرُ	أُسْتَعَارُ
جمع متكلم	اسْتَعَرْنَا	أُسْتُعِرْنَا	نَسْتَعِيْرُ	نُسْتَعَارُ

الناقص من باب الاستفعال

	الماضي		المضارع	
صيغ الأفعال	المعروف	المجهول	المعروف	المجهول
مفرد مذكر غائب	اسْتَدْعَى	أُسْتُدْعِيَ	يَسْتَدْعِي	يُسْتَدْعَى
مثنى مذكر غائب	اسْتَدْعَيَا	أُسْتُدْعِيَا	يَسْتَدْعِيَانِ	يُسْتَدْعَيَانِ
جمع مذكر غائب	اسْتَدْعَوْا	أُسْتُدْعُوْا	يَسْتَدْعُوْنَ	يُسْتَدْعَوْنَ
مفرد مؤنث غائب	اسْتَدْعَتْ	أُسْتُدْعِيَتْ	تَسْتَدْعِي	تُسْتَدْعَى
مثنى مؤنث غائب	اسْتَدْعَتَا	أُسْتُدْعِيَتَا	تَسْتَدْعِيَانِ	تُسْتَدْعَيَانِ
جمع مؤنث غائب	اسْتَدْعَيْنَ	أُسْتُدْعِيْنَ	يَسْتَدْعِيْنَ	يُسْتَدْعَيْنَ

مفرد مذكر مخاطب	اسْتَدْعَيْتَ	اُسْتُدْعِيْتَ	تَسْتَدْعِي	تُسْتَدْعَى
مثنى مذكر مخاطب	اسْتَدْعَيْتُمَا	اُسْتُدْعِيْتُمَا	تَسْتَدْعِيَانِ	تُسْتَدْعَيَانِ
جمع مذكر مخاطب	اسْتَدْعَيْتُمْ	اُسْتُدْعِيْتُمْ	تَسْتَدْعُوْنَ	تُسْتَدْعَوْنَ
مفرد مؤنث مخاطب	اسْتَدْعَيْتِ	اُسْتُدْعِيْتِ	تَسْتَدْعِيْنَ	تُسْتَدْعَيْنَ
مثنى مؤنث مخاطب	اسْتَدْعَيْتُمَا	اُسْتُدْعِيْتُمَا	تَسْتَدْعِيَانِ	تُسْتَدْعَيَانِ
جمع مؤنث مخاطب	اسْتَدْعَيْتُنَّ	اُسْتُدْعِيْتُنَّ	تَسْتَدْعِيْنَ	تُسْتَدْعَيْنَ
مفرد متكلم	اسْتَدْعَيْتُ	اُسْتُدْعِيْتُ	أَسْتَدْعِي	أُسْتَدْعَى
جمع متكلم	اسْتَدْعَيْنَا	اُسْتُدْعِيْنَا	نَسْتَدْعِي	نُسْتَدْعَى

فعل الأمر			
صيغ الأفعال	المضعف	الأجوف	الناقص
مفرد مذكر	اسْتَحِبَّ	اسْتَعِرْ	اسْتَدْعِ
مثنى مذكر	اسْتَحِبَّا	اسْتَعِيْرَا	اسْتَدْعِيَا
جمع مذكر	اسْتَحِبُّوا	اسْتَعِيْرُوا	اسْتَدْعُوْا
مفرد مؤنث	اسْتَحِبِّي	اسْتَعِيْرِي	اسْتَدْعِي
مثنى مؤنث	اسْتَحِبَّا	اسْتَعِيْرَا	اسْتَدْعِيَا
جمع مؤنث	اسْتَحْبِبْنَ	اسْتَعِرْنَ	اسْتَدْعِيْنَ

أبواب أُخرى مزيدة بثلاثة أحرفٍ

۱۔ باب الاستفعال کے علاوہ بہت کم استعمال ہونے والے افعال میں سے "باب الافعِیْعَال" ہے، مثلاً: الماضی: اِحْدَوْدَبَ (وہ کبڑا ہوا)، المضارع: یَحْدَوْدِبُ، المصدر: اِحْدِیْدَابٌ۔ حرف فاء سے پہلے ایک الف زائدہ مکسورہ لگا دیا جاتا ہے، عین کے بعد ایک واو زائدہ اور اسکے بعد ایک عین زائدہ کا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ (اِحْدَوْدَبَ کا ثلاثی حَدَبَ تھا)۔

۲۔ باب الافعِوَّال بھی مزید بثلاثة أحرف ہے، فعل ثلاثی کے فاء سے پہلے ایک الف زائدہ مکسورہ اور حرف عین کے بعد واو مشددہ کا اضافہ کر دیا جاتا ہے، جَلَذَ سے اِجْلَوَّذَ (وہ تیزی سے آگے بڑھا) بنتا ہے۔

۳۔ باب الافعِیْلال فعل ثلاثی کے حرف فاء سے پہلے الف زائدہ مکسورہ، عین کے بعد الف زائدہ لگا دینے اور لام کو مضعّف کر دینے سے بنتا ہے، خَضَرَ سے اِخْضَارَّ بنے گا، اِخْضَارَّ الزَّرْعُ (کھیتی خوب ہری بھری ہوئی)۔ یہ باب عام طور پر باب الافعلال کے معنی مبالغہ کے ساتھ ادا کرتا ہے۔

معاني الكلمات

الأفعال

اردو	عربي	اردو	عربي
مسخر کیا	سَخَّرَ	تیاری کی	اِستَعَدَّ
مشغول ہوا	اِنْشَغَلَ بِ	(ڈھیل دینے کے بعد) پکڑ لیا	اِستَدْرَجَ
ڈھیل دی	أَمْهَلَ	مذاق اڑایا	اِستَهْزَأَ
پناہ طلب کی	اِسْتَعَاذَ	مانوس ہوا	اِستَأْنَسَ
فتوی طلب کیا	اِسْتَفْتَی	دستبردار ہوا	تَنَازَلَ عن
آرام کیا	اِسْتَرَاحَ	عاریۃً لیا	اِسْتَعَارَ
واپس لیا	اِستَرَدَّ	بحال کیا، واپس لوٹایا	اِستعادَ
پورا لیا	اِستَوْفَی	کرائے پر لیا	اِستأْجَرَ

اردو	عربي	اردو	عربي
اجازت لی	استَأْذَنَ	بلا بھیجا	استَدعَى
خلیفہ بنایا	استَخْلَفَ	یقین کیا	استَيْقَنَ بِ
اسے دکھایا گیا	أُرِيَ	غالب آگیا	استَحوذَ على
پوچھ گچھ کی	اسْتَفْسَرَ	مدد طلب کی	استعانَ
نکالا	اسْتَخْرَجَ	بدلا/تبدیل کیا	استبْدلَ شَيئًا بِشَيْءٍ
قبضہ کیا	استَولَى على	درآمد کیا	اسْتَوْرَدَ
اسکا حقدار پایا گیا	اُسْتُحِقَّ	اطاعت کی	أطاعَ
کر سکا	استَطاعَ		
استقبال کیا	استَقْبَلَ		
کسی چیز کے لئے پوری تیاری کی	أعَدَّ لَهُ عُدَّتَهُ		

الأسماء

اردو	عربي	اردو	عربي
تازہ	طَرِيٌّ	کریم النفس	كَرِيمٌ
صحیح معنی میں	بِمَعْنَى الْكَلِمَةِ	سخت بیقرار	على أحَرَّ مِنَ الْجَمْرِ
داخلہ فارم	اسْتِمارَةُ الدُّخولِ	کم تر	أدْنَى
عقل کی سطح سے بالاتر	فَوْقَ مُسْتَوَى عَقْلِ فُلانٍ	بہتر	خَيْرٌ
زیور	حِلْيَةٌ		

الدرس الثالث والعشرون

الرّباعي

١ ـ الرّباعي المجرّد

الأمثلة:

الماضي		المضارع		الأمر	المصدر
المعروف	المجهول	المعروف	المجهول		
فَعْلَلَ	فُعْلِلَ	يُفَعْلِلُ	يُفَعْلَلُ	فَعْلِلْ	فَعْلَلَةٌ
بَعْثَرَ	بُعْثِرَ	يُبَعْثِرُ	يُبَعْثَرُ	بَعْثِرْ	بَعْثَرَةٌ

شرح وتفصیل:

عربی زبان میں بعض افعال ایسے ہوتے ہیں جو چار حروف اصلیہ پر مشتمل ہوتے ہیں ایسے افعال کو صَرف کی اصطلاح میں "رباعي مجرد" کہا جاتا ہے۔ ایسے افعال کی مثالیں مندرجہ ذیل ہیں: دَحْرَجَ، زَلْزَلَ، دَمْدَمَ، عَسْعَسَ، وَسْوَسَ، بَرْقَعَ، حَمْدَلَ، زَعْفَرَ، زَحْزَحَ، تَمْتَمَ، هَرْوَلَ۔

٢ ـ الرباعي المزيد بحرفٍ

الأمثلة:

الماضي	المضارع	الأمر	المصدر
تَفَعْلَلَ	يَتَفَعْلَلُ	تَفَعْلَلْ	تَفَعْلُلاً
تَبَعْثَرَ	يَتَبَعْثَرُ	تَبَعْثَرْ	تَبَعْثُرًا

شرح وتفصیل:

رباعي مزید بحرف کا صرف ایک باب ہوتا ہے جو فَعْلَلَ سے پہلے ایک تاء زائدہ لگانے سے بنتا ہے اس کی مثالیں مندرجہ ذیل ہیں: تَدَهْوَرَ، تَبَرْقَعَ، تَزَلْزَلَ، تَدَحْرَجَ۔ باب الفعللة اکثر متعدی ہوتا ہے جبکہ تفعلُل لازم ہوتا ہے۔

۳۔ الرباعي المزيد بحرفين

الأمثلة:

الماضي	المضارع	الأمر	المصدر
افْعَنْلَلَ	يَفْعَنْلِلُ	افْعَنْلِلْ	افْعِنْلَالًا
احْرَنْجَمَ	يَحْرَنْجِمُ	احْرَنْجِمْ	احْرِنْجَاماً
افْعَلَلَّ	يَفْعَلِلُّ	افْعَلِلَّ	افْعِلَّالًا
اقْشَعَرَّ	يَقْشَعِرُّ	اقْشَعِرَّ	اقْشِعْرَاراً

شرح وتفصیل:

رباعي مزید بحرفین کے صرف دو باب ہوتے ہیں: ایک باب الافْعِنْلال ہوتا ہے جسکے شروع میں ایک الف زائدہ اور حرف عین کے بعد ایک نون زائدہ لگا دیا جاتا ہے، مثلا: افْرَنْقَعَ، اثْعَنْجَرَ۔

دوسرا باب الافعِلّال ہے جسکے شروع میں ایک الف زائدہ لگا دیا جاتا ہے اور ایک لام کو مضعف کر دیا جاتا ہے، مثلا: اشْمَأَزَّ (اشْمِئْزَازٌ)، اطْمَأَنَّ (اطْمِئْنَانٌ)، اشْمَعَلَّ (اشْمِعْلَالٌ)۔

قاعدہ نمبر ۴۹:

فعل رباعی وہ فعل ہے جو چار حروف اصلیہ پر مشتمل ہو۔ یہ فَعْلَلَ کے وزن پر آتا ہے۔ کچھ مزید ابواب تَفَعْلَلَ، افْعَنْلَلَ اور افْعَلَلَّ کے اوزان پر آتے ہیں۔

التمرين ـ ۱

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجئے:

۱۔ طلبہ مدرسہ کے صحن میں جمع ہو گئے۔

۲۔ مومنوں کے دلوں کو اللہ تعالیٰ کی یاد سے چین آتا ہے۔

۳۔ انکا ایمان مضبوط اور راسخ ہے ڈگمگاتا نہیں۔

۴۔ مظاہرہ کرنے والے منتشر ہو گئے اور سڑکیں خالی ہو گئیں۔

۵۔ جنگ کے بعد ملک کی اقتصادی حالت گر گئی۔

۶۔ تیز ہوا چلی تو درختوں کے پتے گر گئے اور باغ میں پھیل گئے۔

۷۔ مزدور طلب رزق کے لئے تیزی سے نکل گئے۔

۸۔ انسان کی طبیعت اس قسم کے گھناؤنے افعال سے متنفر ہوتی ہے۔

۹۔ جب طالبعلم امتحان میں فیل ہو گیا تو اس کی خود اعتمادی متزلزل ہو گئی۔

۱۰۔ جب قیامت قائم ہو گی تو قبروں کو اکھاڑا جائے گا اور نفوس کو جمع کیا جائے گا۔

۱۱۔ جب بھی انسان کسی بھلائی کے کام کا عزم کرتا ہے تو شیطان اس کے سینے میں وسوسہ اندازی کرتا ہے۔

۱۲۔ جب اللہ تعالیٰ کی آیات کی تلاوت کی جاتی ہے تو ان لوگوں کے بدن کانپ اٹھتے ہیں جو اللہ سے ڈرتے ہیں۔

جداول

الرباعي المجرد

صيغ الأفعال	الماضي		المضارع	
	المعروف	المجهول	المعروف	المجهول
مفرد مذكر غائب	بَعْثَرَ	بُعْثِرَ	يُبَعْثِرُ	يُبَعْثَرُ
مثنى مذكر غائب	بَعْثَرَا	بُعْثِرَا	يُبَعْثِرَانِ	يُبَعْثَرَانِ
جمع مذكر غائب	بَعْثَرُوْا	بُعْثِرُوْا	يُبَعْثِرُوْنَ	يُبَعْثَرُوْنَ
مفرد مؤنث غائب	بَعْثَرَتْ	بُعْثِرَتْ	تُبَعْثِرُ	تُبَعْثَرُ
مثنى مؤنث غائب	بَعْثَرَتَا	بُعْثِرَتَا	تُبَعْثِرَانِ	تُبَعْثَرَانِ

جمع مؤنث غائب	بَعْثَرْنَ	بُعْثِرْنَ	يُبَعْثِرْنَ	يُبَعْثَرْنَ
مفرد مذكر مخاطب	بَعْثَرْتَ	بُعْثِرْتَ	تُبَعْثِرُ	تُبَعْثَرُ
مثنى مذكر مخاطب	بَعْثَرْتُمَا	بُعْثِرْتُمَا	تُبَعْثِرَانِ	تُبَعْثَرَانِ
جمع مذكر مخاطب	بَعْثَرْتُمْ	بُعْثِرْتُمْ	تُبَعْثِرُوْنَ	تُبَعْثَرُوْنَ
مفرد مؤنث مخاطب	بَعْثَرْتِ	بُعْثِرْتِ	تُبَعْثِرِيْنَ	تُبَعْثَرِيْنَ
مثنى مؤنث مخاطب	بَعْثَرْتُمَا	بُعْثِرْتُمَا	تُبَعْثِرَانِ	تُبَعْثَرَانِ
جمع مؤنث مخاطب	بَعْثَرْتُنَّ	بُعْثِرْتُنَّ	تُبَعْثِرْنَ	تُبَعْثَرْنَ
مفرد متكلم	بَعْثَرْتُ	بُعْثِرْتُ	أُبَعْثِرُ	أُبَعْثَرُ
جمع متكلم	بَعْثَرْنَا	بُعْثِرْنَا	نُبَعْثِرُ	نُبَعْثَرُ

الرباعي المزيد بحرفين

صيغ الأفعال	الماضي	المضارع
مفرد مذكر غائب	اطْمَأَنَّ	يَطْمَئِنُّ
مثنى مذكر غائب	اطْمَأَنَّا	يَطْمَئِنَّانِ
جمع مذكر غائب	اطْمَأَنُّوْا	يَطْمَئِنُّوْنَ
مفرد مؤنث غائب	اطْمَأَنَّتْ	تَطْمَئِنُّ
مثنى مؤنث غائب	اطْمَأَنَّتَا	تَطْمَئِنَّانِ
جمع مؤنث غائب	اطْمَأْنَنَّ	يَطْمَأْنِنَّ
مفرد مذكر مخاطب	اطْمَأْنَنْتَ	تَطْمَئِنُّ
مثنى مذكر مخاطب	اطْمَأْنَنْتُمَا	تَطْمَئِنَّانِ

جمع مذكر مخاطب	اطْمَأْنَنْتُمْ	تَطْمَئِنُّوْنَ
مفرد مؤنث مخاطب	اطْمَأْنَنْتِ	تَطْمَئِنِّيْنَ
مثنى مؤنث مخاطب	اطْمَأْنَنْتُمَا	تَطْمَئِنَّانِ
جمع مؤنث مخاطب	اطْمَأْنَنْتُنَّ	تَطْمَئْنِنَّ
مفرد متكلم	اطْمَأْنَنْتُ	أَطْمَئِنُّ
جمع متكلم	اطْمَأْنَنَّا	نَطْمَئِنُّ

فعل الأمر		
صيغ الأفعال	الرباعي المجرد	المزيد بحرفين
مفرد مذكر	بَعْثِرْ	اطْمَئِنَّ
مثنى مذكر	بَعْثِرَا	اطْمَئِنَّا
جمع مذكر	بَعْثِرُوا	اطْمَئِنُّوا
مفرد مؤنث	بَعْثِرِي	اطْمَئِنِّي
مثنى مؤنث	بَعْثِرَا	اطْمَئِنَّا
جمع مؤنث	بَعْثِرْنَ	اطْمَئْنِنَّ

معاني الكلمات

الأفعال

عربي	اردو	عربي	اردو
دَحْرَجَ	اس نے لڑھکایا	بَعْثَرَ	اس نے پھیلایا
تَزَلْزَلَ	وہ متزلزل ہوا	دَمْدَمَ	اس نے الٹ مارا
عَسْعَسَ اللَّيلُ	رات پھیل گئی	وَسْوَسَ	اس نے وسوسہ اندازی کی
بَرْقَعَ	اس نے برقع پہنایا	حَمْدَلَ	اس نے الحمدللہ پڑھی
زَعْفَرَ	اس نے زعفران میں رنگا	زَحْزَحَ	اس نے دور کیا
تَمْتَمَ فِي الْكَلامِ	وہ جلدی جلدی بولا	افْرَنْقَعُوا	وہ منتشر ہوئے
اشْمَأَزَّ	وہ متنفر ہوئے	اشْمَعَلَّ	متفرق ہوا، بکھرا

الدرس الرابع والعشرون

المصدر

مصدر وہ اسم ہے جو زمانے کا تعین کئے بغیر فعل کے معنی پر دلالت کرے اور اس میں فعل ہی کے حروف پائے جائیں: ذھب کا مصدر ذَھابٌ ہے جو "جانا" کے معنی دیتا ہے، دخل کا مصدر "دُخُولٌ" ہے جو "داخل ہونا" کے معنی دیتا ہے۔ مصدر جامد ہوتا ہے، یعنی کسی دوسرے کلمے سے نہیں بنتا، بلکہ اس سے دوسرے کلمات نکالے جاتے ہیں۔ یہ کلمات جو مصدر کے حروف میں ردّ وبدل کر کے مختلف معانی پر دلالت کرنے کی غرض سے بنائے جاتے ہیں "مُشْتَقَّاتُ المصدر" کہلاتے ہیں۔ ان میں فعل، اسم الفاعل، اسم المفعول، صیغة المبالغة، الصفة المشبَّهَة، أفعل التفضيل، اسم الزمان، اسم المکان اور اسم الآلة شامل ہیں۔

مصادر الأفعال الثلاثية

ثلاثی افعال کے مصادر متعدد اوزان پر آتے ہیں:

مصدر	وزن	مصدر	وزن
نَصْرٌ	فَعْلٌ	رَحْمَةٌ	فَعْلَةٌ
شُغْلٌ	فُعْلٌ	سَرِقَةٌ	فَعِلَةٌ
عِلْمٌ	فِعْلٌ	ذَهَابٌ	فَعَالٌ
طَلَبٌ	فَعَلٌ	دُخُوْلٌ	فُعُوْلٌ
قُدْرَةٌ	فُعْلَةٌ	صُعُوْبَةٌ	فُعُوْلَةٌ

افعال ثلاثیہ کے مصادر اکثر وبیشتر سماع پر موقوف ہوتے ہیں یعنی انکے بنانے کا کوئی مقرر قاعدہ نہیں ہے تاہم بعض اوزان میں کچھ قیاس بھی چلتا ہے، یہ اوزان مندرجہ ذیل ہیں:

ا۔ فِعَالَةٌ کے وزن پر ان افعال کے مصادر آتے ہیں جو کسی صنعت وحرفت پر دلالت کریں: صِبَاغَةٌ (رنگنا)، خِیاطَةٌ

(سینا)، خِیاطَةٌ (بُننا)، زِراعَةٌ (کھیتی باڑی)۔ فِعالة کا وزن بعض اوقات منصب پر بھی دلالت کرتا ہے: خِلَافَةٌ، إمامةٌ، وِزَارَةٌ۔

۲۔ فَعَلَان ان افعال کے لئے آتا ہے جو کسی ہیجانی کیفیت، اضطراب یا حرکت پر دلالت کریں: خَفَقَان (دھڑکنا)، فَیَضَان (سیلاب)، غَلَیَان (ابلنا)، جَرَیَان (دوڑنا یا جاری ہونا)۔

۳۔ فُعْلَةٌ رنگت پر دلالت کرتا ہے: حُمْرَةٌ (سرخی)، زُرْقَةٌ (نیلاہٹ)، صُفْرَةٌ (زردی)۔

۴۔ فُعَالٌ بیماری کے لئے آتا ہے: سُعَالٌ (کھانسی)، صُداعٌ (سر کا درد)، دُوارٌ (چکر)۔

۵۔ فَعِیْلٌ، فُعَالٌ کے وزن آواز پر دلالت کرتے ہیں: نَعِیْبٌ (کائیں کائیں)، خُوَارٌ (گائے کی آواز)، بُکاءٌ (رونا)۔

۶۔ ان اوزان کے علاوہ جو افعال فَعُلَ کے وزن پر آتے ہیں انکے مصادر اکثر فُعُولَةٌ یا فَعَالَةٌ کے وزن پر ہوتے ہیں: سُهُوْلَةٌ، صُعُوْبَةٌ، فَصاحَةٌ، کَرامَةٌ۔

۷۔ لازم افعال کے مصادر غالباً فَعَالٌ کے وزن پر آتے ہیں: ذَهَابٌ۔

إعمال المصدر

الأمثلة:

١ - يَجِبُ مُرَاعَاةُ مَشَاعِرِ الآخرين.

٢ - يَسُرُّنِي تَفَانِيكُم فِي تَعَلُّمِ الدِّينِ.

٣ - يُرِيدُ الْكُفَّارُ إِطْفاءَ نُورِ اللّٰهِ بِأَفْواهِهِمْ.

٤ - لَا يَلِيقُ بِشَأْنِكُمُ التَّزَلُّفُ إِلَى الْحُكَّامِ.

٥ - أُعْجِبْتُ بِحُسْنِ تَدْبِيرِكَ الْأُمورَ.

شرح وتفصیل:

۱۔ مصدر اپنے فعل کا کام کرتا ہے یعنی فاعل کو مرفوع اور متعدی ہونے کی حالت میں مفعول بہ کو منصوب کرتا ہے۔

۲۔ مصدر کے اپنے اعراب جملے میں اسکے موقع محل کے مطابق متعین ہوتے ہیں۔ جو مصدر کلام میں فعل کا کام کرے اسکی

پہچان یہ ہے کہ اسکے بجائے "مصدر مؤوّل" بھی لایا جاسکتا ہے، پہلے جملے میں "یجب مراعاة مشاعر الآخرین" کے بجائے "یَجِبُ أن تُرَاعِيَ مَشاعرَ الآخرین" بھی کہا جاسکتا ہے یا مجہول کے صیغے میں "یجب أن تُراعَی مشاعرُ الآخرین" بھی ہوسکتا ہے۔

۳۔ مصدر سے اگر ماضی کے معنی مراد لینے ہوں تو اسکے بجائے أن + ماضي لایا جائے گا:

سَرَّني أن تَفانَيْتُمْ في تعلُّم الدِّینِ (مجھے بہت خوشی ہوئی (یہ دیکھ کر) کہ تم دین سیکھنے میں ہمہ تن مصروف ہوگئے)۔

۴۔ اگر مصدر سے حال کے معنی مراد لینے ہوں تو اسکے بجائے ما + مضارع لایا جائے گا:

لا یَلِیقُ بِشأنکم ما تَتَزَلَّفُوْنَ إلَی الْحُکّامِ (تمہارے شایان شان نہیں کہ تم حکام کی خوشامد کررہے ہو)۔

۵۔ اگر مصدر سے مستقبل کے معنی مراد ہوں تو اسکے بجائے أن + فعل مضارع لانا جائز ہوتا ہے چنانچہ "یُرِیدُ الکفَّارُ إطْفَاءَ نُورِ اللّٰهِ بأفْوَاهِهِمْ" کے بجائے "یُرِیدُ الکُفَّارُ أن یُطْفِئُوا نُورَ اللّٰهِ بأفواهِهِم" کہا جاسکتا ہے۔

مصدر کو کبھی اسکے فاعل کی طرف مضاف کردیا جاتا ہے: "سرّني تَفَانِیْکُم فِي تَعَلُّمِ الدِّیْنِ" میں "کُمْ" فاعل کی ضمیر ہے۔

اور اگر مفعول بہ بھی ہو تو اسے مصدر اور اسکے مضاف الیہ کے بعد منصوب لایا جاتا ہے: "أُعْجِبْتُ بحُسنِ تدبیرِكَ الأُمُورَ" میں "الأمور" "تدبیر" کا مفعول بہ ہے۔ اور بعض اوقات مصدر کو مفعول بہ کی طرف مضاف کردیا جاتا ہے اور فاعل اضافت کی ترکیب کے بعد مرفوع واقع ہوتا ہے: یَسُوءُ نِي إهمالُ الواجبِ أخُوكَ (مجھے برا معلوم ہوتا ہے تمہارے بھائی کا فرض سے غفلت برتنا)۔

آیاتٌ قرآنیةٌ وَرَدَ فِیْهَا المَصْدرُ عاملاً:

۱۔ قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ.

۲۔ لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسولِ بَیْنَکُم کَدُعَاءِ بَعْضِکُمْ بَعْضًا.

۳۔ وَمَا أدْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ فَكُّ رَقَبَةٍ أوْ إطْعَامٌ فِي یَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ یَتِیمًا ذا مَقْرَبَةٍ أو مِسکِینًا ذا مَتْرَبَةٍ.

قاعدہ نمبر ۵۱:

مصدر وہ اسم ہے جو زمانہ کا تعین کئے بغیر فعل کے معنی پر دلالت کرے۔ مصدر جامد ہوتا ہے یہ کسی دوسرے کلمہ سے نہیں نکلتا، بلکہ باقی تمام کلمات اس سے نکلتے ہیں، ان میں فعل ، اسم الفاعل ، اسم المفعول ،

الصفة المشبهه، صيغة المبالغة، أفعل التفضيل، اسم الزمان، اسم المكان اور اسم الآلة سب شامل ہیں۔ یہ مشتقات المصدر کہلاتے ہیں۔

ثلاثی افعال کے بعض مصادر قیاسی ہوتے ہیں، لیکن اکثر وبیشتر سماع پر موقوف ہوتے ہیں جبکہ مزید افعال کے مصادر قیاسی ہی ہوتے ہیں۔

مصدر بعض اوقات اپنے فعل کا کام کرتا ہے یعنی فاعل کو مرفوع اور مفعول بہ کو منصوب کرتا ہے، جبکہ مصدر کے اپنے اعراب جملہ میں اس کے موقع محل کے مطابق متعین ہوتے ہیں۔

التمرين ـ ١

مندرجہ ذیل جملوں میں اعراب کو ملحوظ رکھتے ہوئے مصادر مؤولہ کے بجائے مصادر صریحہ استعمال کیجیے:

١ ـ أَحْتَرِمُكَ لِمَا تَقُولُ الْحَقَّ.
٢ ـ سَرَّنِي أَنْ صَنَعْتَ الْمَعرُوفَ مَعَ أخِيكَ.
٣ ـ يُعجِبُنِي أن تُوْفُوا بِالعُهُودِ.
٤ ـ يَسُوءُ نِي أنْ تَعْتَدِيَ عَلى حُقُوقِ الآخَرِينَ.
٥ ـ يَجِبُ أنْ تَتيَقَّنُوا بِرَحمَةِ اللّٰهِ.
٦ ـ يَنبَغِي أنْ تُسْدِيَ الشُّكْرَ لِمَنْ أحسَنَ إلَيكَ.
٧ ـ يَجِبُ أنْ تَتَخَلّٰى عَنِ التَّدْخِينِ.
٨ ـ يُرِيدُ الْخَطِيبُ أنْ يَسْتَنْهِضَ هِمَمَ الْحَاضِرِينَ.
٩ ـ وَصَلَ الضُّيُوفُ بَعْدَ أن انْصَرَفْتُ.
١٠ ـ أكْمِلُوا وَاجِبَ الْمَنزِلِ قَبْلَ أن تَنْقَضِيَ الْعُطْلَةُ.
١١ ـ مِنَ الصَّعْبِ أنْ نَتَوَقّٰى هٰذَا الْخَطَرَ.
١٢ ـ أن يُؤثِرَ الْمَرءُ أخَاهُ عَلى نَفسِهِ مِن أكْرَمِ الْمَكَارِمِ.
١٣ ـ لَا يَجُوزُ أن تَنْقَادُوا لِآرَاءِ الآخَرِينَ.
١٤ ـ لَيْسَ مِنَ اللَّائِقِ أن تُعَاقِبُوا الأطفَالَ لِأسْبَابٍ تَافِهَةٍ.
١٥ ـ يُحِبُّ اللّٰهُ تَعَالى أنْ تُوَاسُوا الْفُقَرَاءَ.
١٦ ـ لَا تُقْبِلْ عَلى هٰذَا الْمَشرُوعِ دُونَ أن تَسْتَشِيرَ الْخُبَرَاءَ.
١٧ ـ يَجِبُ أن تَتَنَاوَلِي الدَّوَاءَ عَلَى الرِيقِ.
١٨ ـ كَيْفَ سَوَّلَتْ لَكَ نَفْسُكَ أن تُوقِعَ بَينَ أخَوَينِ مُسْلِمَيْنِ.
١٩ ـ يَجِبُ أن تَعْتَنُوا عَلى نَظَافَةِ أسْنَانِكُم.
٢٠ ـ أن تَقِفُوا عَلى أقدَامِكُم خَيْرٌ لَّكُم مِن أنْ تَعتَمِدُوا عَلَى الآخَرِينَ.
٢١ ـ تَحَسَّنَ الْمَرِيضُ بَعْدَ أن شَرِبَ الدَّوَاءَ.
٢٢ ـ مِنَ الأفْضَلِ أنْ نَّسْتَفتِيَ أحَدَ كِبَارِ الْمُفْتِينَ فِي هٰذِهِ الْمَسْأَلَةِ.
٢٣ ـ قَالَ الأبُ لِأبنَائِهِ: يَحزُنُنِي أن تَتَكَالَبُوا عَلى مَتَاعِ الدُّنيا الزَّهِيدِ.

٢٤ ـ سَيُحَبِّبُكَ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وجَلَّ أنْ تُقَاسِيَ الشَّدَائِدَ بِصَبْرٍ وَرَبَاطَةِ جَأْشٍ.

٢٥ ـ أنْفِقْ مِمَّا رَزَقَكَ اللّٰهُ مِن قَبلِ أنْ يَّأتِيَ يَومٌ لَا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ.

التمرین ـ ۲

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجئے: (سرخ کلمات کا ترجمہ مصادر سے کیا جائے گا):

۱۔ ان موزوں پر مسح جائز ہے۔
۲۔ آپ سب پر مصیبت زدگان کی مدد واجب ہے۔
۳۔ ہم چراغ گل کرنے کے بعد سو گئے۔
۴۔ آپکا مہمانوں کا خیر مقدم کرنا مجھے بہت بھاتا ہے۔
۵۔ آپکا دوست سے تعزیت کرنا اچھا ہے۔
٦۔ استاد کا طالبعلم کو ڈانٹنا اس کے لئے فائدہ مند ہے۔
۷۔ آپکا فقیر کو درہم دینا ثواب کا کام ہے۔
۸۔ آپکو چاہئے کہ نفس کو گھٹیا کاموں سے روکے رکھیں۔
۹۔ میں یہ بھاری بوجھ نہیں برداشت کر سکتا۔
۱۰۔ مجھے بہت برا لگتا ہے کہ آپ اپنی کتابیں کھو دیتے ہیں۔
۱۱۔ جو چیز چلی گئی رونا دھونا اسے لوٹا نہیں سکتا۔
۱۲۔ آپکے شایان شان نہیں کہ آپ لوگوں سے بھیک مانگیں۔
۱۳۔ آپکا دوسروں کو کمتر سمجھنا تکبر کی علامت ہے۔
۱۴۔ مجھے بہت خوشی ہوتی ہے کہ آپ بروں کی صحبت سے بچتے ہیں۔
۱۵۔ آپکا جاہلوں کی صحبت اختیار کرنا حماقت ہے۔
۱٦۔ دشمن پر فتح پانے کے بعد تم پر اللہ تعالی کا شکر ادا کرنا واجب ہے۔
۱۷۔ شریعت کو تھامے رکھنے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔
۱۸۔ آپکے عربی سیکھنے کے بعد آپکے لئے قرآن سمجھنا آسان ہو جائے گا۔
۱۹۔ بیٹوں کا باپ کی نافرمانی کرنا بہت عام ہو گیا۔
۲۰۔ آپکا اپنے حق کو پورا وصول کرنا انصاف اور اس سے دستبردار ہونا احسان ہے۔

معاني الكلمات

الأفعال

عربي	اردو	عربي	اردو
تَكالَبَ على	ٹوٹ پڑنا	استَنهَضَ الهِمَمَ	ہمتیں ابھارنا

الأسماء

اردو	عربي	اردو	عربي
کھو دینا	الفَقْدُ	مصیبت زدگان کی مدد	إغاثَةُ الْمَلْهوفِينَ
روکے رکھنا	الإمْساكُ	دینا	إعْطاءٌ
گھٹیا کام	الدَّنايا	کوئی چارہ نہیں	لَا بُدَّ مِنْ
جو چیز چلی گئی	ما فاتَ	دستبردار ہونا	التَّنازُلُ عن
دوسروں کو کمتر سمجھنا	الاسْتِهانَةُ بِ	نافرمانی کرنا	الْعِصْيانُ
فتح مند ہونا	التَغَلُّبُ ، الانتِصَار	حماقت	السُّخْفُ
بھیک مانگنا	التَّكَفُّفُ	صحبت اختیار کرنا	المُصاحَبَةُ

الدرس الخامس والعشرون

اسمُ الفاعل

١ ـ اسم الفاعل المصوغ من مصدر الفعل الثلاثي

نَوْعُ الفعل	اسم الفاعل	الوزن
الفعل الصحيح السالم (نصر)	نَاصِرٌ	فَاعِلٌ
مهموز الفاء (أمر)	آمِرٌ	فَاعِلٌ
مهموز العين (سأل)	سَائِلٌ	فَاعِلٌ
مهموز اللام (قرأ)	قَارِئٌ	فَاعِلٌ
المضعف (مَرَّ)	مَارٌّ	فَاعِلٌ
المثال الواوي (وَعَدَ)	وَاعِدٌ	فَاعِلٌ
المثال اليائي (ينع)	يَانِعٌ	فَاعِلٌ
الأجوف الواوي (قال)	قَائِلٌ	فَاعِلٌ
الأجوف اليائي (باع)	بَائِعٌ	فَاعِلٌ
الناقص الواوي (دعا)	دَاعٍ	فَاعِلٌ
الناقص اليائي (بنى)	بَانٍ	فَاعِلٌ(١)

شرح وتفصیل:

اسْمُ الفَـاعِل ایک ایسا اسم ہے جو مصدر سے نکالا جاتا ہے اور فعل کے کرنے والے پر دلالت کرتا ہے۔ ’’فعل

(١) ان تمام صیغوں کو عام اسماء کی طرح تاء مدوّرۃ لگا کر مؤنث، ’’ان‘‘ لگا کر تثنیہ، ’’ون‘‘ لگا کر جمع مذکر سالم اور ’’ات‘‘ لگا کر جمع مؤنث سالم بنایا جاتا ہے۔

کے کرنے والے"[1] سے مراد ایک ایسی ذات ہے جو عارضی طور پر فعل سے متصف ہو جائے، یا جس میں وقتی طور پر فعل کے معنی پائے جائیں[2]۔ مثلا "ذھاب" سے اسم الفاعل ذاھبٌ نکلتا ہے جسکے معنی ہیں: ایک ایسی ذات جس میں وقتی طور پر جانے کا وصف پایا جا رہا ہے۔ اردو میں اسکا ترجمہ "جانے والا" سے کیا جائے گا۔

صَوغُ اسم الفاعل من مصدر الفعل الثلاثي:

۱۔ فعل ثلاثي کے مصدر سے اسم الفاعل فاعِلٌ کے وزن پر بنتا ہے۔

۲۔ اجوف ثلاثي کے مصدر سے اسم الفاعل فَاعِلٌ ہی کے وزن پر بنتا ہے، لیکن اسکا حرف عین (واو یا یاء) ہمزہ میں تبدیل ہو جاتا ہے، قَالَ کا اسم الفاعل قاوِلٌ تھا قائِلٌ بن گیا، اسی طرح بَاعَ کا اسم الفاعل بایِعٌ تھا بائِعٌ بن گیا۔

۳۔ ناقص ثلاثي کے اسم الفاعل کا حرف لام (واو یا یاء) حذف ہو جاتا ہے: دَعَا سے اسم الفاعل فاعِلٌ کے وزن پر داعوٌ تھا۔ صرف کے قاعدہ کے تحت حرف واو کلمہ کے آخر میں کسرہ کے بعد واقع ہوا تو یاء میں تبدیل ہو گیا۔ پس یہ داعِي بن گیا۔ دَاعِـــيٌ کی یاء پر ضمہ ثقیل تھا پس اسے ساکن کر دیا گیا جس کی وجہ سے کلمہ میں دو ساکن جمع ہو گئے، یاء ساکنہ اور نون ساکن یعنی نونِ تنوین۔ اجتماع ساکنین سے بچنے کے لئے یاء کو حذف کر دیا گیا، داع رہ گیا۔ اسے یوں سمجھئے کہ داعِيْنْ پہلے دَاعِيْنْ بنا پھر حذف یاء کے بعد دَاعِنْ رہ گیا جسے کسرہ کی تنوین کے ساتھ دَاعٍ لکھا جاتا ہے۔

دَاعٍ پر جب لام التعریف داخل ہو گا تو اسکی یاء لوٹ آئے گی، اسی طرح اضافت کی حالت میں بھی یہ یاء لوٹ آئے گی:

دَاعٍ	الدَّاعِي	دَاعِي اللّٰهِ
بَانٍ	البَانِي	بَانِي الْمَسْجِدِ
تَالٍ	التَّالِي	تَالِي الْقُرْآن

ایسے معتل الآخر اسماء جنکا لام بحالت تنوین حذف ہو جاتا ہے اور مضاف یا معرف باللام ہونے کی صورت

(۱) طالب علم کے ذہن میں اسم الفاعل اور فاعل الفعل کے درمیان کسی قسم کا اشکال پیدا نہ ہو: ذَهَبَ زَيْدٌ میں زید ذَهَبَ کا فاعل ضرور ہے، کیونکہ اس سے ذَهَابٌ کا فعل صادر ہوا، لیکن اسم الفاعل نہیں ہے، کیونکہ زید بذات خود اپنے حروف اور صیغے کے اعتبار سے "ذَاتٌ مُتَّصِفَةٌ بِالذَّهَابِ" پر دلالت نہیں کر رہا۔ "ذَهَاب" پر دلالت کے لئے ضروری ہے کہ اسم "ذَهَاب" ہی سے مخصوص وزن پر مشتق ہو۔ (۲) گویا کہ اسم الفاعل ایک عارضی یا وقتی معنی پر دلالت کرتا ہے۔

میں انکے آخر میں یاءٌ قبلها کسرةٌ آتی ہے، قواعد کی اصطلاح میں "مَنْقُوصٌ" کہلاتے ہیں۔

إعراب المنقوص في حالة التنوين

الأمثلة:

١ ـ جَاءَنَا دَاعٍ. داعٍ: فاعِلٌ مرْفوعٌ، وَعَلَامَةُ رَفْعِهِ الضَّمّةُ المُقدَّرةُ عَلَى اليَاءِ الْمَحْذُوْفَةِ.

٢ ـ اسْتَمَعْتُ إلى داعٍ. داعٍ: إِسْمٌ مَجْرُورٌ، وَعَلَامَةُ جَرِّهِ الكَسْرَةُ الْمُقدَّرَةُ عَلَى اليَاءِ الْمَحْذُوْفَةِ.

٣ ـ لَقِيتُ داعِيًا. داعياً: مفعولٌ به مَنْصُوبٌ، وَعَلَامَةُ نَصْبِهِ الفَتْحَةُ الظَّاهِرَةُ عَلَى آخِرِهِ.

شرح وتفصیل:

حالتِ رفع وجر میں منقوص کی یاء محذوف رہتی ہے۔ اعرابی علامت چونکہ کلمے کے آخری حرف پر ظاہر ہوتی ہے، لہذا حالت رفع وجر میں منقوص پر ضمہ اور کسرہ ظاہر نہیں ہوسکتا، بلکہ یاء محذوفہ پر انکا اندازہ ٹھہرالیا جاتا ہے۔ اس قسم کے اعراب کونحو کی اصطلاح میں "الإعراب التقديري" کہتے ہیں [1]، البتہ نصب کی حالت میں منقوص کی یاءلوٹ آتی ہے اوراس پر نصب کی علامت یعنی فتحہ بھی ظاہر ہوجاتا ہے۔

إعراب المنقوص في حالة التعريف والإضافة

الأمثلة:

١ ـ جاء نا الدَّاعِي. الدَّاعِي: فَاعِلٌ مَرْفُوْعٌ، وَعَلَامَةُ رَفْعِهِ الضَّمّةُ المُقَدَّرَةُ عَلَى اليَاءِ، مَنَعَ مِنْ ظُهُوْرِهَا الثِّقَلُ.

٢ ـ اسْتَمَعْتُ إِلَى الدَّاعِي. الدَّاعِي: إِسْمٌ مَجْرُورٌ، وَعَلَامَةُ جَرِّهِ الكَسْرَةُ الْمُقَدَّرَةُ عَلَى اليَاءِ، مَنَعَ مِنْ ظُهُوْرِهَا الثِّقَلُ.

٣ ـ أَجَبْتُ داعِيَ اللّٰهِ. الداعي: مَفْعُولٌ به مَنْصُوبٌ، وَعَلَامَةُ نَصْبِهِ الفَتْحَةُ الظَّاهِرَةُ عَلَى اليَاءِ.

(۱) جب کلمے کے آخری حرف پر کسی وجہ سے اعرابی علامت (فتحة، ضمة، کسرة) ظاہر نہ ہوسکے تو اس کے اعراب تقدیری ہوتے ہیں، یعنی اعرابی علامت کا اندازہ ٹھہرالیا جاتا ہے۔ تقدیری اعراب تین قسم کے اسماء کے ہوتے ہیں: ۱۔ المنقوص ۲۔ المقصور (تفصیل اگلی فصل میں آئے گی انشاءاللہ)، ۳۔ المضاف الی یاء المتکلم: (ا) هـذَا كِتَابِي: كِتَاب = خَبَرٌ مَرْفُوعٌ وَعَلَامَةُ رَفْعِهِ الضَّمَّةُ الْمُقَدَّرَةُ عَلَى اليَاء مَنَعَ مِنْ ظُهُوْرِهَا الثِّقَلُ، (ب) بَحَثْتُ عَنْ كِتَابِي: كِتَاب = اسْمٌ مَجْرُوْرٌ بِحَرْفِ جَرٍّ وَعَلَامَةُ جَرِّهِ الْكَسْرَةُ الْمُقَدَّرَةُ عَلَى اليَاءِ مَنَعَ مِنْ ظُهُوْرِهَا الثِّقَلُ، (ج) قَرَأْتُ كِتَابِي: كِتَاب = مَفْعُوْلٌ بِهِ مَنْصُوْبٌ وَعَلَامَةُ نَصْبِهِ الْفَتْحَةُ الْمُقَدَّرَةُ عَلَى اليَاء مَنَعَ مِنْ ظُهُوْرِهَا الثِّقَلُ۔ یاء سے پہلے واقع ہونے والے حرف کو یاء کی مناسبت سے کسرہ دے دیا جاتا ہے، اس لئے اس پر اعرابی علامات کا ظہور ممکن نہیں ہوتا۔

٤ـ لَقِيْتُ الدَّاعِيَ الداعي: مَفْعُولٌ به مَنْصُوبٌ وَعَلَامَةُ نَصْبِهِ الفَتْحَةُ الظَّاهِرَةُ عَلَى اليَاءِ.

شرح وتفصیل:

معرف باللام یا مضاف ہونے کی حالت میں منقوص کی یاء لوٹ آتی ہے۔ اس صورت میں بھی حالت رفع وجر میں منقوص کے اعراب تقدیری ہوتے ہیں، کیونکہ یاء پر ضمہ وکسرہ کا ظہور (الداعِيُ، الداعِيِ) کلمے کے تلفظ کو ثقیل بناتا ہے۔ حالت نصب میں یاء پر فتحہ ظاہر ہوجاتا ہے۔

تأنيث المنقوص و تثنيته و جمعه جمع تصحيح

الأمثلة:

	المفرد	المثنى	الجمع السالم
المذكر المرفوع	دَاعٍ، الداعي	دَاعِيَانِ، الدَّاعِيَانِ	دَاعُوْنَ، الدَّاعُوْنَ
المجرور	دَاعٍ، الداعي	دَاعِيَيْنِ، الدَّاعِيَيْنِ	دَاعِيْنَ، الدَّاعِيْنَ
المنصوب	دَاعِيًا، الداعيَ	دَاعِيَيْنِ، الدَّاعِيَيْنِ	دَاعِيْنَ، الدَّاعِيْنَ
المؤنث	دَاعِيَةٌ	دَاعِيَتَانِ	دَاعِيَاتٌ

شرح وتفصیل:

۱۔ اسم الفاعل کو جب مثنیٰ بنایا جاتا ہے تو یاء محذوفہ لوٹ آتی ہے۔

۲۔ جب جمع مذکر سالم بنایا جاتا ہے تو یاء حذف ہوجاتی ہے حالت رفع میں حرف عین کو واو کی مناسبت سے ضمہ دے دیا جاتا ہے اور حالت نصب وجر میں یاء کی مناسبت سے کسرہ دے دیا جاتا ہے۔

قاعدہ نمبر۵۲:

اسم الفاعل "ال" سے مقترن ہونے کی صورت میں فعل کا کام کرتا ہے۔ بالکل فعل کی طرح فاعل کو مرفوع اور متعدی ہونے کی صورت میں مفعول بہ کو منصوب کرتا ہے۔ اس حال میں اس کے بجائے اسم موصول اور

فعل استعمال کرنا جائز ہوتا ہے۔

ال سے خالی ہونے کی صورت میں اسم الفاعل فعل کا کام دو شرطوں پر کرتا ہے:

(۱) یہ حال یا مستقبل پر دلالت کرے۔

(۲) مندرجہ ذیل چار تراکیب میں سے کسی ایک ترکیب میں واقع ہو:

(ا) نفی (ب) استفہام (ج) مبتدا کی خبر ہو (د) موصوف کی صفت ہو۔

التمرين - ١

مندرجہ ذیل ثلاثی افعال کے أسماء الفاعلين بنائیے:

سَلِمَ أَمِنَ أَبَقَ جَأَرَ جَرُؤَ طَرَأَ دَرَأَ بَرَأَ طَارَ سَارَ

جَارَ ضَاعَ سَمَا بَلِيَ جَرَى مَشَى غَزَا حَدَا رَقِيَ يَئِسَ

التمرين - ٢

مندرجہ ذیل ناقص افعال سے اسم الفاعل بنائیے، پھر ہر اسم الفاعل کو تین جملوں میں استعمال کیجئے اس طور پر کہ پہلے جملے میں منون اور مرفوع ہو، دوسرے میں منون اور منصوب اور تیسرے میں معرف باللام اور منصوب واقع ہو:

قَضَى هَدَى رَعَى مَحَا جَنَى صَفَا تلا

إعمال اسم الفاعل المقترن باللام

الأمثلة:

١ - الضائعُ مالُه حَزِين[1].

٢ - أَنْتَ الهَادِي عِبادَ اللّٰهِ إِلَى الصِّراطِ المُسْتَقِيمِ.

٣ - القانِعُ بِمَا رَزَقَهُ اللّٰهُ مُرْتاحُ البَالِ.

(۱) اسم الفاعل کا فاعل اس کے بعد واقع ہوتا ہے، جس طرح فعل کا فاعل اس کے بعد واقع ہوتا ہے۔ فعل کی طرح اسم الفاعل تذکیر وتانیث میں اپنے فاعل کا تابع ہوتا ہے: الضَّائِعُ مَالُهُ حَزِيْنٌ اور الضَّائِعَةُ أَمْتِعَتُهُ حَزِيْنٌ کہا جائے گا۔ اسم الفاعل کا فاعل اگر اسم ظاہر ہو تو اسم الفاعل مفرد کے صیغے میں ہی رہے گا۔

شرح وتفصیل:

اسم الفاعل اگر معرف باللام ہوتو بلا قیود وشروط فعل مبني للمعروف کا کام کرتا ہے، یعنی اگر فعل لازم ہوتو فاعل کو مرفوع کرتا ہے، جیسے جملہ ۱ میں اسم الفاعل: الضائع، فاعل: مالُه کو مرفوع کر رہا ہے اور اگر فعل متعدی ہوتو مفعول بہ کو منصوب کرتا ہے، جیسے جملہ ۲ میں اسم الفاعل: الهادي ، مفعول به: عباد کو منصوب کر رہا ہے نیز اسم الفاعل کے ساتھ جار مجرور بالکل اسی طرح متعلق ہوتے ہیں جس طرح فعل کے ساتھ متعلق ہوتے ہیں، جیسے جملہ ۳ میں اسم الفاعل: القانع کے ساتھ جار ومجرور: بِما متعلق ہے جس طرح يقنع کے ساتھ متعلق ہوتے ہیں۔

اسم الفاعل پر جو لام داخل ہوتا ہے وہ دراصل اسم موصول کے معنی دیتا ہے[1] گویا الهادي کے معنی ہوئے: الّذي يهدي، اسی طرح الضائع ماله: الذي ضاع مالُه اور القانع بما رزقه اللّٰه: الذي يَقْنَعُ بما رزقه اللّٰهُ، لہذا جہاں کہیں اسم الفاعل معرف باللام واقع ہو اس کے بجائے اسم الموصول + الفعل المبني للمعروف لایا جاسکتا ہے۔

مقترن باللام ہونے کی صورت میں اسم الفاعل ماضی، حال اور مستقبل کسی بھی زمانے پر دلالت کرسکتا ہے پس الضائع ماله کے بجائے الذي ضاع ماله بھی کہا جاسکتا ہے اور الذي يضيع ماله بھی۔

إعمال اسم الفاعل المجرَّد من اللام

الأمثلة:

١ ـ كُلُّ نَفْسٍ ذائقةُ الْمَوْتَ.

٢ ـ أقادِمٌ صَدِيقُنا الآنَ؟

٣ ـ مَا شَاكِرٌ أنتَ نِعْمَةَ رَبِّكَ.

٤ ـ رأيتُ فلاَّحًا حاصِدًا قَمْحًا.

---

(۱) اسم الفاعل، اسم المفعول اور الصفة المشبهة یعنی وہ تمام مشتقات مصدر جو فعل کا کام کرتے ہیں ان پر داخل ہونے والا لام اسم الموصول کا قائم مقام ہوتا ہے۔

شرح وتفصیل:

اسم الفاعل اگر ال الموصولة سے خالی ہوتو دو شرطوں کے ساتھ فعل کا عمل کرتا ہے:

ا۔ پہلی شرط یہ ہے کہ یہ ماضی پر نہیں حال یا مستقبل پر دلالت کرتا ہو اور اسکے بجائے صرف مضارع استعمال کرنا جائز ہو:

أ قادم صديقنا الآن کے بجائے ہم أ يَقْدَمُ صَديقُنا الآن کہہ سکتے ہیں، أ قَدِمَ صَدِيقُنا الآنَ نہیں کہہ سکتے۔

۲۔ دوسری شرط (قواعد کی اصطلاح میں شرط الاعتماد کہلاتی ہے) یہ ہے کہ اسم الفاعل المجرَّد من اللاَّم کیلئے مندرجہ ذیل چار چیزوں میں سے ایک کا سہارا لینا ضروری ہے:

(ا) المبتدأ: یعنی ال سے خالی ہونے کی صورت میں اسم الفاعل اگر مبتدا کی خبر ہوتو فعل کا کام کرسکتا ہے، جملہ ا میں اسم الفاعل : ذائقة، مفعول به: الموت کو منصوب کررہا ہے، کیونکہ یہ مبتدا (كُلُّ نَفْسٍ) کی خبر ہے۔

(ب) الاستفهام: یعنی اسم الفاعل استفهامية جملے میں وارد ہوتو بھی ال سے خالی ہونے کی صورت میں فعل کا کام کرتا ہے، جملہ ۲ میں اسم الفاعل : قادم ،فاعل: صديقنا کو مرفوع کررہا ہے۔

(ج) النفي: اسم الفاعل نفی کے سیاق میں وارد ہوتو بھی مجرد من اللام ہونے کی حالت میں فعل کا کام کرتا ہے، جملہ ۳ میں اسم الفاعل: شاكِرٌ نفی کے سیاق میں فاعل: أنت کو مرفوع اور مفعول به: نعمة کو منصوب کررہا ہے۔

(د) الموصوف: اسم الفاعل کسی موصوف کی صفت کے طور پر واقع ہوتو بھی فعل کا کام کرتا ہے، جملہ ۴ میں اسم الفاعل: حاصِدًا اپنے موصوف فَلاَّحًا پر اعتماد کرتے ہوئے مفعول به: قمحا کو منصوب کررہا ہے۔

اسم الفاعل کے مفعول بہ کو اسکی طرف مضاف کرنا بھی جائز ہے، جیسے: كل نفسٍ ذائقةُ الموت، أنت شاكرُ نعمةِ ربِّكَ.

التمرين ـ ۱

مندرجہ ذیل جملوں میں افعال کے بجائے أسماء فاعلين استعمال کیجئے (قواعد کو ملحوظ رکھتے ہوئے):

نموذج: ۱۔ أ تَسْعَى وَراءَ مَتاعِ الدُّنْيا؟	أساعٍ أنْتَ وَراءَ متاعِ الدنيا؟
۲۔ لاَ يَرْحَمُ اللّٰهُ الَّذِي قَسا قَلْبُهُ.	لاَ يَرْحَمُ اللّٰهُ الْقَاسِيَ قَلْبُهُ.

٣ ـ لَيْتَكَ تَصْنَعُ الْخَيْرَ!
٤ ـ الْكُفَّارُ يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ.
٥ ـ أَيَفِي أَخُوكَ بِوَعْدِهِ؟
٦ ـ أَتَرُدُّ زَيْنَبُ الْكُتُبَ إِلَى الْمَكْتَبَةِ؟
٧ ـ لَا تَنْسَ وَصِيَّةَ أَبِيكَ.
٨ ـ وَيْحَكَ! أَتَطْعَنُ فِي سِيْرَةِ النَّاسِ؟
٩ ـ مَنِ الَّذِي قَتَلَ أَخَا زَيْدٍ؟
١٠ ـ هُمْ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ.
١١ ـ أَتَغْفِرُ خَدِيجَةُ الإِسَاءَةَ؟
١٢ ـ فَاطِمَةُ تَتْلُو الْقُرْآنَ الْكَرِيمَ كُلَّ صَباحٍ.
١٣ ـ الْحَسَدُ نَارٌ تَقْتُلُ صَاحِبَهَا.
١٤ ـ أَنْتُمْ تَأْخُذُونَ بِأَيْدِينَا فِي سَاعَةِ الضِّيقِ.
١٥ ـ أَيَتْرُكُ زَيْدٌ صُحْبَةَ الأَشْرَارِ؟
١٦ ـ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ يَجْمَعُ النَّاسَ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيهِ.
١٧ ـ رَأَيْتُ الْمَطَرَ يَغْسِلُ الأَشْجَارَ.
١٨ ـ الْيَهُودُ هُمُ الَّذِينَ جَحَدُوا بِآيَاتِ اللّٰهِ وَقَتَلُوا الأَنْبِيَاءَ.
١٩ ـ لِلَّذِي يَكْفُلُ الْيَتِيمَ أَجْرٌ عَظِيمٌ.
٢٠ ـ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يَكْظِمُوْنَ الْغَيْظَ وَيَعْفُوْنَ عَنِ النَّاسِ.

التمرين ـ ٢

مندرجہ ذیل آیات کریمہ میں فعل ثلاثی کے أسماء الفاعلين کی تعیین کیجیے اور ہر اسم کا صیغہ اور نوع بتایئے:

١ ـ وَإِنَّهُمْ لَنَا لَغَائِظُوْنَ.
٢ ـ مَا كُنْتُ قَاطِعَةً أَمْرًا حَتّٰى تَشْهَدُوْنِ.
٣ ـ فَاقْضِ مَا أَنْتَ قَاضٍ.
٤ ـ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ إِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ.
٥ ـ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ.
٦ ـ وَإِنَّا لَجَاعِلُوْنَ مَا عَلَيْهَا صَعِيْدًا جُرُزًا.
٧ ـ وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدٰى.
٨ ـ لَبِثْنَا يَوْمًا أَوْبَعْضَ يَومٍ فَسْئَلِ الْعَادِّيْنَ.
٩ ـ أَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ.
١٠ ـ قَالَ أَرَاغِبٌ أَنْتَ عَنْ آلِهَتِيْ يَآ إِبْرَاهِيْمُ.
١١ ـ مَالَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ.
١٢ ـ وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ.
١٣ ـ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ.
١٤ ـ وَجَاءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَائِقٌ وَّشَهِيْدٌ.
١٥ ـ قَالُوْا يَا وَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا طَاغِيْنَ.
١٦ ـ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا.
١٧ ـ كُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَائِضِيْنَ.
١٨ ـ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَاءَ ذٰلِكَ فَأُوْلٰئِكَ هُمُ الْعَادُوْنَ.

١٩ـ قَالَ إِنِّي لِعَمَلِكُمْ مِنَ الْقَالِيْنَ. ٢٠ـ إِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰى إِنِّي مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ.

٢١ـ سِيْرُوْا فِيْهَا لَيَالِيَ وَأَيَّامًا آمِنِيْنَ. ٢٢ـ وَالصَّافَّاتِ صَفًّا وَالزَّاجِرَاتِ زَجْرًا فَالتَّالِيَاتِ ذِكْرًا.

٢٣ـ أَأَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهُ أَمْ نَحْنُ الزَّارِعُوْنَ. ٢٤ـ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَإِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ.

٢٥ـ فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَا إِنَّا لَذَائِقُوْنَ. ٢٦ـ وَإِنْ مِّنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَقْضِيًّا.

٢٧ـ وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ. ٢٨ـ فَلَعَلَّكَ تَارِكٌ بَعْضَ مَا يُوْحٰى إِلَيْكَ وَضَائِقٌ بِهِ صَدْرُكَ.

٢٩ـ فَوَيْلٌ لِّلْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ. ٣٠ـ يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْ إِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً.

٣١ـ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُوْنَ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهَادَاتِهِمْ قَائِمُوْنَ.

٣٢ـ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ.

٣٣ـ فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِنْ بَاقِيَةٍ.

٣٤ـ مَا يَأْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُحْدَثٍ إِلَّا اسْتَمَعُوْهُ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ لَاهِيَةً قُلُوْبُهُمْ.

٣٥ـ إِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَاءُ حَمَلْنَاكُمْ فِي الْجَارِيَةِ لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَتَعِيَهَا أُذُنٌ وَّاعِيَةٌ.

٣٦ـ وَإِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخَاشِعِيْنَ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ أَنَّهُمْ مُلَاقُوْا رَبِّهِمْ وَأَنَّهُمْ إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ.

٣٧ـ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حَافِظُوْنَ إِلَّا عَلٰى أَزْوَاجِهِمْ أَوْمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ.

٣٨ـ هَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ آنِيَةٍ

.....وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ لِسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ لَا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ.

٢ـ اسم الفاعل المصوغ من مصدر الفعل المزيد

(على وزن المضارع بإبدال حرف المضارعة ميمًا مضمومة وكسر ما قبل الآخر)

الأمثلة:

(١)

باب الإفعال

نوع الفعل	الماضي	المضارع	اسم الفاعل
الفعل الصحيح السالم	أَكْرَمَ	يُكْرِمُ	مُكْرِمٌ
مهموز الفاء	آثَرَ	يُؤْثِرُ	مُؤْثِرٌ
مهموز العين	أَسْأَمَ	يُسْئِمُ	مُسْئِمٌ
مهموز اللام	أَلْجَأَ	يُلْجِئُ	مُلْجِئٌ
المضعف	أَقَرَّ	يُقِرُّ	مُقِرٌّ
المثال الواوي	أَوْهَنَ	يُوْهِنُ	مُوْهِنٌ
المثال اليائي	أَيْقَنَ	يُوْقِنُ	مُوْقِنٌ
الأجوف الواوي	أَعَادَ	يُعِيْدُ	مُعِيْدٌ
الأجوف اليائي	أَبَاحَ	يُبِيْحُ	مُبِيْحٌ
الناقص الواوي	أَعْلَى	يُعْلِي	مُعْلٍ
الناقص اليائي	أَلْقَى	يُلْقِيْ	مُلْقٍ

(ب)

باب التفعيل

نوع الفعل	الماضي	المضارع	اسم الفاعل
الفعل الصحيح السالم	كَرَّمَ	يُكَرِّمُ	مُكَرِّمٌ
مهموز الفاء	أَثَّرَ	يُؤَثِّرُ	مُؤَثِّرٌ
مهموز العين	رَأَّسَ	يُرَئِّسُ	مُرَئِّسٌ
مهموز اللام	جَرَّأَ	يُجَرِّئُ	مُجَرِّئٌ
المضعف	قَرَّرَ	يُقَرِّرُ	مُقَرِّرٌ
المثال الواوي	وَضَّحَ	يُوَضِّحُ	مُوَضِّحٌ
المثال اليائي	يَسَّرَ	يُيَسِّرُ	مُيَسِّرٌ
الأجوف الواوي	جَوَّزَ	يُجَوِّزُ	مُجَوِّزٌ
الأجوف اليائي	سَيَّرَ	يُسَيِّرُ	مُسَيِّرٌ
الناقص الواوي	رَبَّى	يُرَبِّي	مُرَبٍّ
الناقص اليائي	قَوَّى	يُقَوِّي	مُقَوٍّ

(ج)

باب المفاعلة

نوع الفعل	الماضي	المضارع	اسم الفاعل
الفعل الصحيح السالم	سَاعَدَ	يُسَاعِدُ	مُسَاعِدٌ
مهموز الفاء	آلَمَ	يُؤْلِمُ	مُؤْلِمٌ
مهموز العين	لَاءَمَ	يُلَائِمُ	مُلَائِمٌ

مهموز اللام	دَارَأَ	يُدَارِئُ	مُدَارِئٌ
المضعف	شَاقَّ	يُشَاقُّ	مُشَاقٌّ
المثال الواوي	وَازَنَ	يُوَازِنُ	مُوَازِنٌ
المثال اليائي	يَاسَرَ	يُيَاسِرُ	مُيَاسِرٌ
الأجوف الواوي	نَاوَلَ	يُنَاوِلُ	مُنَاوِلٌ
الأجوف اليائي	بَايَعَ	يُبَايِعُ	مُبَايِعٌ
الناقص الواوي	عَافَى	يُعَافِي	مُعَافٍ
الناقص اليائي	لَاقَى	يُلَاقِي	مُلَاقٍ

(د)

باب التفعُّل

نوع الفعل	الماضي	المضارع	اسم الفاعل
الفعل الصحيح السالم	تَقَبَّلَ	يَتَقَبَّلُ	مُتَقَبِّلٌ
مهموز الفاء	تَأَلَّمَ	يَتَأَلَّمُ	مُتَأَلِّمٌ
مهموز العين	تَرَأَّفَ	يَتَرَأَّفُ	مُتَرَئِّفٌ
مهموز اللام	تَهَيَّأَ	يَتَهَيَّأُ	مُتَهَيِّئٌ
المضعف	تَشَقَّقَ	يَتَشَقَّقُ	مُتَشَقِّقٌ
المثال الواوي	تَوَجَّهَ	يَتَوَجَّهُ	مُتَوَجِّهٌ
المثال اليائي	تَيَسَّرَ	يَتَيَسَّرُ	مُتَيَسِّرٌ
الأجوف الواوي	تَقَوَّلَ	يَتَقَوَّلُ	مُتَقَوِّلٌ
الأجوف اليائي	تَمَيَّزَ	يَتَمَيَّزُ	مُتَمَيِّزٌ

الناقص الواوي	تَخَلَّى	يَتَخَلَّى	مُتَخَلٍّ
الناقص اليائي	تَبَنَّى	يَتَبَنَّى	مُتَبَنٍّ

(هـ)

باب الافتعال

نوع الفعل	الماضي	المضارع	اسم الفاعل
الفعل الصحيح السالم	اِفْتَتَحَ	يَفْتَتِحُ	مُفْتَتِحٌ
مهموز الفاء	اِئْتَمَنَ	يَأْتَمِنُ	مُؤْتَمِنٌ
مهموز العين	اِبْتَأَسَ	يَبْتَئِسُ	مُبْتَئِسٌ
مهموز اللام	اِخْتَرَأَ	يَخْتَرِئُ	مُخْتَرِئٌ
المضعف	اِبْتَلَّ	يَبْتَلُّ	مُبْتَلٌّ
المثال الواوي	اِتَّحَدَ	يَتَّحِدُ	مُتَّحِدٌ
المثال اليائي	اِتَّسَرَ	يَتَّسِرُ	مُتَّسِرٌ
الأجوف الواوي	اِجْتَازَ	يَجْتَازُ	مُجْتَازٌ
الأجوف اليائي	اِبْتَاعَ	يَبْتَاعُ	مُبْتَاعٌ
الناقص الواوي	اِدَّعَى	يَدَّعِي	مُدَّعٍ
الناقص اليائي	اِشْتَرَى	يَشْتَرِي	مُشْتَرٍ

(و)

باب الانفعال

نوع الفعل	الماضي	المضارع	اسم الفاعل
الفعل الصحيح السالم	اِنْصَرَفَ	يَنْصَرِفُ	مُنْصَرِفٌ

مهموز اللام	انْدَرَأَ	يَنْدَرِئُ	مُنْدَرِئٌ
المضعف	انْسَدَّ	يَنْسَدُّ	مُنْسَدٌّ
الأجوف	انْقَادَ	يَنْقَادُ	مُنْقَادٌ
الناقص الواوي	انْحَنَى	يَنْحَنِي	مُنْحَنٍ
الناقص اليائي	انْبَرَى	يَنْبَرِي	مُنْبَرٍ

(ز)

باب الافعلال

نوع الفعل	الماضي	المضارع	اسم الفاعل
الفعل الصحيح السالم	احْمَرَّ	يَحْمَرُّ	مُحْمَرٌّ
الأجوف	اعْوَجَّ	يَعْوَجُّ	مُعْوَجٌّ

(ح)

باب التفاعل

نوع الفعل	الماضي	المضارع	اسم الفاعل
الفعل الصحيح السالم	تَنَافَسَ	يَتَنَافَسُ	مُتَنَافِسٌ
مهموز الفاء	تَآمَرَ	يَتَآمَرُ	مُتَآمِرٌ
مهموز العين	تَلَائَمَ	يَتَلَائَمُ	مُتَلَائِمٌ
مهموز اللام	تَبَاطَأَ	يَتَبَاطَأُ	مُتَبَاطِئٌ
المضعف	تَحَاجَّ	يَتَحَاجُّ	مُتَحَاجٌّ
المثال الواوي	تَوَاعَدَ	يَتَوَاعَدُ	مُتَوَاعِدٌ
المثال اليائي	تَوَاتَرَ	يَتَوَاتَرُ	مُتَوَاتِرٌ

الأجوف الواوي	تَيَاسَرَ	يَتَيَاسَرُ	مُتَيَاسِرٌ
الأجوف اليائي	تَبَايَعَ	يَتَبَايَعُ	مُتَبَايِعٌ
الناقص الواوي	تَعَالَى	يَتَعَالَى	مُتَعَالٍ
الناقص اليائي	تَفَانَى	يَتَفَانَى	مُتَفَانٍ

(ط)

باب الاستفعال

نوع الفعل	الماضي	المضارع	اسم الفاعل
الفعل الصحيح السالم	اِسْتَخْرَجَ	يَسْتَخْرِجُ	مُسْتَخْرِجٌ
مهموز الفاء	اِسْتَأْثَرَ	يَسْتَأْثِرُ	مُسْتَأْثِرٌ
مهموز العين	اِسْتَشْأَمَ	يَسْتَشْئِمُ	مُسْتَشْئِمٌ
مهموز اللام	اِسْتَهْزَأَ	يَسْتَهْزِئُ	مُسْتَهْزِئٌ
المضعف	اِسْتَقَرَّ	يَسْتَقِرُّ	مُسْتَقِرٌّ
المثال الواوي	اِسْتَوْثَقَ	يَسْتَوْثِقُ	مُسْتَوْثِقٌ
المثال اليائي	اِسْتَيْقَظَ	يَسْتَيْقِظُ	مُسْتَيْقِظٌ
الأجوف الواوي	اِسْتَقَامَ	يَسْتَقِيْمُ	مُسْتَقِيْمٌ
الأجوف اليائي	اِسْتَفَادَ	يَسْتَفِيْدُ	مُسْتَفِيْدٌ
الناقص الواوي	اِسْتَعْلَى	يَسْتَعْلِي	مُسْتَعْلٍ
الناقص اليائي	اِسْتَغْنَى	يَسْتَغْنِي	مُسْتَغْنٍ

٣۔ اسم الفاعل المصوغ من مصدر الفعل الرباعي المجرد والمزيد

الأمثلة:

الماضي	المضارع	اسم الفاعل
بَعْثَرَ	يُبَعْثِرُ	مُبَعْثِرٌ
تَبَعْثَرَ	يَتَبَعْثَرُ	مُتَبَعْثِرٌ
احْرَنْجَمَ	يَحْرَنْجِمُ	مُحْرَنْجِمٌ
اطْمَئَنَّ	يَطْمَئِنُّ	مُطْمَئِنٌّ

شرح وتفصیل:

فعل مزید کا اسم الفاعل مضارع کے وزن پر بنایا جاتا ہے۔ حرف المضارعة کے بجائے میم مضموم لایا جاتا ہے اور ما قبل الآخر کو کسرہ دے دیا جاتا ہے۔

التمرين ـ ١

مندرجہ ذیل جملوں میں سرخ افعال کے بجائے أسماء الفاعلين استعمال کیجیے:

١ ـ أ يُنْجِزُ أخوكَ وَعْدَهُ؟

٢ ـ أ تَغْتَرُّونَ بما أوتيتُم من مَتاعِ الْحياةِ الدُّنْيا؟

٣ ـ رَأَيْتُ الْحُجَّاجَ يُلَبُّونَ.

٤ ـ هم لَا يَهْتَدونَ إلَى الحَقِّ لِكِبَرٍ في نُفُوسِهم(١).

٥ ـ لَا يَسْتَوفِي الكريمُ حقَّهُ.

٦ ـ إنَّكُمْ تُلاقُونَ رَبَّكُمْ فَهُوَ يُجازيكم بِأعْمالِكُمْ.

٧ ـ لَا يُخْلِفُ عَهْدَهُ شَرِيفٌ.

٨ ـ أ أنتم تُواسونَ الْفُقَراءَ وَتُعينونَ ذَوِي الحاجةِ؟

٩ ـ أنْتُمْ تُنْقِذُونَني مِنَ الضِّيْقِ.

١٠ ـ لَا يُبارِكُ اللّٰهُ تَعالَى فِي كَسْبِ الَّذينَ يُطَفِّفونَ

١١ ـ أ لَا تَستَيْقِنونَ بِوَعْدِ رَبِّكُمْ؟

١٢ ـ الْكُفَّارُ يَسْتَهْزِءُوْنَ بِآياتِ اللّٰهِ وَهوَ يَسْتَهزِئُ بِهِم.

(١) لا کے بجائے غیر یا لیس استعمال کیجیے۔

١٣ ـ زَيْنَبُ تُعْطِي الْفقيرَ مِائةَ روبيَّةٍ.
١٤ ـ هُم يُقاوِمونَ الشَّدائدَ في شَجَاعَةٍ وَرباطَةِ جَأْشٍ.
١٥ ـ الرَّحِيمُ يُساعِدُ الْعاجزَ الضَّعيفَ.
١٦ ـ يُعِزُّ اللّٰهُ تعالَى الَّذينَ يَتواضَعونَ ويرفَعُهُمْ دَرجاتٍ.
١٧ ـ هؤُلاءِ الأَشْقِياءُ يَضِلُّون وَيُضِلُّونَ.
١٨ ـ الرَّسولُ الْكريمُ ﷺ سَيُباهي بِكَثْرَةِ أُمَّتِهِ يومَ الْقِيامةِ.
١٩ ـ أَحْمَدُ يُنْفِقُ أَمْوالَهُ فِي وُجُوهِ الْخَيْرِ.
٢٠ ـ اللّٰهُ تعالَى سَيُنَجِّي الَّذينَ آمنوا من فَزَعِ يَومَ الْقِيامَةِ.
٢١ ـ لَيْتَكُم تَتَعاوَنونَ عَلى البِرِّ والتَّقْوى!
٢٢ ـ هِيَ لَا تُسيءُ إِلى أَحَدٍ وَتُسْدِي الْمَعْرُوفَ لِلْجَميعِ.
٢٣ ـ اللّٰهُ تَعالَى يَسْتَجيبُ دُعاءَ المَظْلُومِ.
٢٤ ـ جُنودُنا الْباسِلونَ يَستَعِدُّونَ لِلدِّفاعِ عن أرضِ الْوَطَنِ.
٢٥ ـ سَوفَ تَخْضَرُّ الأَوْراقُ في إِبَّانِ الرَّبيعِ.
٢٦ ـ اللّٰهُ سُبْحانَهُ وَتَعالَى يُزَكِّي النُّفوسَ مِنْ أَرْدانِ الْجاهِلِيَّةِ.
٢٧ ـ أَهْلُ الْكتابِ يَفْتَرونَ على اللهِ الْكَذِبَ.
٢٨ ـ رَأَيْتُ السَّيْلَ من قِمَّةِ جَبَلٍ يَقْلَعُ الأَشْجارَ وَيُدَمِّرُ الْبُيوتَ.
٢٩ ـ هُمْ يُكَذِّبونَ الرُّسُلَ وَيُعْرِضُونَ عَنِ الْحَقِّ.
٣٠ ـ المؤْمِنُ يُذِلُّ الدُّنيا بإدبارِهِ عنها وَيُعِزُّ الآخرةَ بِإقبالِهِ عَليها.

التمرين ـ ٢

مندرجہ ذیل آیاتِ کریمہ میں سے مزید افعال کے أسماء الفاعلین کی تعیین کیجئے اور ہر فعل کے حروف اصلیہ اور نوع بتائیے:

١ ـ إِنَّهُ عَدُوٌّ مُّبِينٌ.
٢ ـ إِنَّ في ذٰلِكَ لآياتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ.
٣ ـ وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ.
٤ ـ إِنِّي ظَنَنْتُ أَني مُلاقٍ حِسَابِيَه.
٥ ـ إِنَّا مُنَجُّوكَ وَأَهْلَكَ.
٦ ـ فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضينَ.
٧ ـ وَهوَ الْكَبِيرُ الْمُتَعالِ.
٨ ـ وَالمُوفُونَ بِعَهْدِهم إذا عَاهَدُوا.
٩ ـ وَما نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنينَ.
١٠ ـ إِنَّا سَمِعْنا مُنادِيًا يُنادي لِلْإِيْمَانِ.
١١ ـ إِنَّما نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ.
١٢ ـ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتالٍ فَخورٍ.
١٣ ـ كَأَنَّهم حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرةٌ.
١٤ ـ وَلَقَد نادانا نوحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجيبونَ.
١٥ ـ فَتَرَبَّصوا إِنَّا مَعَكُمْ مُّتَرَبِّصونَ.
١٦ ـ وَما كُنتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّينَ عَضُدًا.

١٧ـ قالَ هَلْ أَنْتُمْ مُّطَّلِعُونَ.

١٨ـ فَفَتَحْنا أبوابَ السَّماءِ بماءٍ مُّنْهَمِرٍ.

١٩ـ إِنَّهُ مُصِيبُها ما أَصابَهُمْ.

٢٠ـ لَا جَرَمَ أَنَّ لَهُم النارَ وَأَنَّهُمْ مُّفْرَطُونَ.

٢١ـ وأولئكَ همُ الْمُعْتَدونَ.

٢٢ـ ثُمَّ يَتَوَلَّى فَرِيقٌ مِّنهم وَهُمْ مُّعرِضُونَ.

٢٣ـ وَاللّٰهُ مُحيطٌ بالْكافِرِينَ.

٢٤ـ وَبُسَّتِ الْجِبالُ بَسًّا فَكانَتْ هَباءً مُنْبَثًّا.

٢٥ـ للكافرينَ عذابٌ مُّهينٌ.

٢٦ـ مَن هُوَمُسْتَخْفٍ باللَّيْلِ وَسارِبٌ بالنَّهارِ.

٢٧ـ وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيها.

٢٨ـ وَلَقَدْ يَسَّرْنا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ.

٢٩ـ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ.

٣٠ـ أَنْتُمْ أَنْشَأْتُمْ شَجَرَتَها أَمْ نَحنُ الْمُنْشِئُونَ.

٣١ـ مَن يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَالْمُهتَدِ.

٣٢ـ عَلى سُرُرٍ مَّوْضُونَةٍ مُّتَّكِئِينَ عليها مُتَقَابِلِينَ.

٣٣ـ إِنَّا مِنَ الْمُجْرِمينَ مُنْتَقِمونَ.

٣٤ـإِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ.

٣٥ـ وَعليهِ فَلْيتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلونَ.

٣٦ـ إِذْ قالَ اللّٰهُ يا عِيْسٰى إِنِّي مُتَوَفِّيْكَ ورافِعُكَ إِلَيَّ.

٣٧ـ وَفي الأرضِ آياتٌ لِّلْموقِنينَ.

٣٨ـ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لويَفْتَدي من عذابِ يومَئِذٍ بِبَنِيهِ.

٣٩ـ إِنَّ الْمُتَّقِينَ في جَنَّاتٍ وَّعُيونٍ.

٤٠ـ وَلَئِنْ أرسلْنا رِيحًا فَرَأَوْهُ مُصْفَرًّا لَظَلُّوا من بَعْدِهِ يَكْفُرونَ.

٤١ـ وَفي ذٰلكَ فَلْيَتَنافَسِ الْمُتَنَافِسونَ.

٤٢ـ يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعي إِلى رَبِّكِ راضِيَةً مَّرْضِيَّةً.

٤٣ـ فَمَنْ خافَ مِنْ مُّوصٍ جَنَفًا أَوْ إِثْمًا فَأَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلا إِثْمَ عَلَيْهِ.

٤٤ـ وَإِنَّها لَكَبيرةٌ إِلّا عَلى الخاشِعينَ الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهم مُلاقُوا رَبِّهِم وَأَنَّهُم إِلَيْهِ راجِعُونَ.

٤٥ـ وإِذا بَدَّلْنا آيَةً مَّكانَ آيَةٍ واللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قالُوا إِنَّما أَنْتَ مُفْتَرٍ بَلْ أَكْثَرُهُم لا يَعْلَمُونَ.

الدرس السادس والعشرون

اسم المفعول

١ ـ اسم المفعول المصوغ من مصدر الفعل الثلاثي المبني للمجهول

الأمثلة:

نوع الفعل	اسم المفعول	الوزن
الفعل الصحيح السالم (نصر)	مَنْصُوْرٌ	مَفْعُوْلٌ
مهموز الفاء (أثر)	مَأْثُوْرٌ	مَفْعُوْلٌ
مهموز العين (سأل)	مَسْئُوْلٌ	مَفْعُوْلٌ
مهموز اللام (قرأ)	مَقْرُوْءٌ	مَفْعُوْلٌ
المضعف (شكَّ)	مَشْكُوْكٌ	مَفْعُوْلٌ
المثال الواوي (وَعَدَ)	مَوْعُوْدٌ	مَفْعُوْلٌ
المثال اليائي (يئس)	مَيْئُوْسٌ	مَفْعُوْلٌ
الأجوف الواوي (قال)	مَقُوْلٌ	مَفْعُوْلٌ
الأجوف اليائي (باع)	مَبِيْعٌ	مَفْعُوْلٌ
الناقص الواوي (دعا)	مَدْعُوٌّ	مَفْعُوْلٌ
الناقص اليائي (بنى)	مَبْنِيٌّ[1]	مَفْعُوْلٌ

(۱) ان تمام صیغوں کو عام اسماء کی طرح تاء مدوّرۃ لگا کر مؤنث، "ان" لگا کر تثنی، "ون" لگا کر جمع مذکر سالم اور "ات" لگا کر جمع مؤنث سالم بنایا جاتا ہے: مَنْصُوْرٌ، مَنْصُوْرَةٌ، مَنْصُوْرَانِ، مَنْصُوْرَتَانِ، مَنْصُوْرُوْنَ، مَنْصُوْرَاتٌ۔

شرح وتفصیل:

"اسم المفعول" اس اسم کو کہتے ہیں جو فعل مبني للمجهول کے مصدر سے نکالا جاتا ہے اور اس ذات پر دلالت کرتا ہے جس پر فعل واقع ہوا ہو، مثلاً: مَقْطُوْعٌ اسم المفعول ہے "قَطْعٌ" سے مشتق ہے اور اس ذات پر دلالت کررہا ہے جس پر قطع کا فعل واقع ہوا ہے، یعنی کٹا ہوا۔

فعل ثلاثی کے مصدر سے اسم المفعول مَفْعُوْلٌ کے وزن پر بنایا جاتا ہے۔ اجوف اور ناقص کے اسم المفعول کے صیغوں میں جو إعلال [1] واقع ہوتا ہے وہ مندرجہ ذیل ہے:

صوغ اسم المفعول من الأجوف (الواوي واليائي):

اجوف واوی "قال" سے اسم المفعول مفعولٌ کے وزن پر مَقْوُولٌ تھا، صرف کے ایک قاعدے کے تحت اگر حرف علت، حرف صحیح ساکن کے بعد متحرک واقع ہو تو اس کی حرکت حرف صحیح ساکن کو دے دی جاتی ہے پس مَقُوْوْلٌ بن گیا۔ اجتماع الساکنین سے بچنے کے لئے ایک واو (مفعول کی واو زائدہ) کو حذف کردیا گیا تو یہ مَقُوْلٌ بن گیا۔

باع سے اسم المفعول مفعُوْلٌ کے وزن پر مَبْيُوْعٌ تھا (باع کا الف اصل میں یاء تھا)، مذکورہ بالا قاعدہ کے تحت یاء کا ضمہ باء کو دے دیا گیا یہ مَبُيْوْعٌ بن گیا۔ التقاء الساکنین سے بچنے کے لئے واو کو حذف کردیا گیا اور باء کو یاء کی مناسبت سے کسرہ دے دیا گیا تو یہ مَبِيْعٌ بن گیا۔

صوغ اسم المفعول من الناقص (الواوي واليائي):

دعا سے اسم المفعول مفعول کے وزن پر مَدْعُوْوٌ تھا، واو کو واو میں مدغم کرنے سے یہ مَدْعُوٌّ بن گیا۔ بنی سے اسم المفعول مفعول کے وزن پر مَبْنُوْيٌ تھا، صرف کے قاعدہ کے تحت اگر واو اور یاء ایک کلمہ میں متصل واقع ہوں اور ان میں سے پہلے واقع ہونے والا ساکن ہو تو واو یاء میں بدل جاتا ہے، پس مَبْنُوْيٌ مَبْنُيٌّ بن جائے گا، نون کو یاء کی مناسبت سے کسرہ دے دیا جائے گا پس یہ مَبْنِيٌّ بن جائے گا۔

---

(۱) علم الصرف کی اصطلاح میں ایک حرف علت کو دوسرے حرف علت سے بدلنے کو یا حرف علت کو ہمزہ سے بدلنے کو یا ہمزہ کو حرف علت سے بدلنے کو إعلال کہا جاتا ہے۔

التمرين ـ ١

مندرجہ ذیل ثلاثی افعال کے أسماء مفعولین بتایئے:

سَرَقَ أَمَرَ بَدَأَ مَلأَ كَلأَ مَرَّ عَدَّ بَرَّ ذَمَّ سَمَّ
جَنَّ سَرَّ تَلاَ مَحَا غَزَا رَمَى لَقِيَ طَوَى لَوَى رَعَى
طَافَ خَاطَ جَنَى زَارَ فَاقَ صَادَ قَاسَ وَزَنَ يَسَرَ

٢ ـ اسم المفعول المصوغ من مصدر الفعل المزيد المبني للمجهول

(على وزن المضارع بإبدال حرف المضارعة ميمًا مضمومة)

الأمثلة:

(١)

باب الإفعال

نوع الفعل	الماضي	المضارع	اسم المفعول
الفعل الصحيح السالم	أُكْرِمَ	يُكْرَمُ	مُكْرَمٌ
مهموز الفاء	أُوْثِرَ	يُؤْثَرُ	مُؤْثَرٌ
مهموز العين	أُسْئِمَ	يُسْأَمُ	مُسْأَمٌ
مهموز اللام	أُخْطِئَ	يُخْطَأُ	مُخْطَأٌ
المضعف	أُضِلَّ	يُضَلُّ	مُضَلٌّ
المثال الواوي	أُوْعِدَ	يُوْعَدُ	مُوْعَدٌ
المثال اليائي	أُوْقِنَ	يُوْقَنُ	مُوْقَنٌ
الأجوف الواوي	أُعِيْدَ	يُعَادُ	مُعَادٌ

الأجوف اليائي	أُبِيْحَ	يُبَاحُ	مُبَاحٌ
الناقص الواوي	أُعْلِيَ	يُعْلَى	مُعْلًى
الناقص اليائي	أُخْفِيَ	يُخْفَى	مُخْفًى

(ب)

باب التفعيل

نوع الفعل	الماضي	المضارع	اسم المفعول
الفعل الصحيح السالم	كُرِّمَ	يُكَرَّمُ	مُكَرَّمٌ
مهموز الفاء	أُخِّرَ	يُؤَخَّرُ	مُؤَخَّرٌ
مهموز العين	رُئِّسَ	يُرَأَّسُ	مُرَأَّسٌ
مهموز اللام	جُزِّئَ	يُجَزَّأُ	مُجَزَّأٌ
المضعف	حُقِّقَ	يُحَقَّقُ	مُحَقَّقٌ
المثال الواوي	وُضِّحَ	يُوَضَّحُ	مُوَضَّحٌ
المثال اليائي	يُسِّرَ	يُيَسَّرُ	مُيَسَّرٌ
الأجوف الواوي	قُوِّمَ	يُقَوَّمُ	مُقَوَّمٌ
الأجوف اليائي	صُيِّرَ	يُصَيَّرُ	مُصَيَّرٌ
الناقص الواوي	سُمِّيَ	يُسَمَّى	مُسَمًّى
الناقص اليائي	غُذِّيَ	يُغَذَّى	مُغَذًّى

(ج)

باب المفاعلة

نوع الفعل	الماضي	المضارع	اسم المفعول
الفعل الصحيح السالم	قُوْبِلَ	يُقَابَلُ	مُقَابَلٌ
مهموز الفاء	أُوْخِذَ	يُؤَاخَذُ	مُؤَاخَذٌ
مهموز العين	سُوْئِلَ	يُسَاءَلُ	مُسَاءَلٌ
مهموز اللام	دُوْرِئَ	يُدَارَأُ	مُدَارَأٌ
المضعف	حُوْبَّ	يُحَابُّ	مُحَابٌّ
المثال الواوي	وُوْجِهَ	يُوَاجَهُ	مُوَاجَهٌ
المثال اليائي	يُوْسِرَ	يُيَاسَرُ	مُيَاسَرٌ
الأجوف الواوي	حُوْوِلَ	يُحَاوَلُ	مُحَاوَلٌ
الأجوف اليائي	بُوْيِعَ	يُبَايَعُ	مُبَايَعٌ
الناقص الواوي	قُوْسِيَ	يُقَاسَى	مُقَاسًى
الناقص اليائي	عُوْفِيَ	يُعَافَى	مُعَافًى

(د)

باب التفعُّل

نوع الفعل	الماضي	المضارع	اسم المفعول
الفعل الصحيح السالم	تُبُدِّلَ	يُتَبَدَّلُ	مُتَبَدَّلٌ
مهموز الفاء	تُؤُلِّمَ	يُتَأَلَّمُ	مُتَأَلَّمٌ
مهموز العين	تُرُئِّفَ	يُتَرَأَّفُ	مُتَرَأَّفٌ

مهموز اللام	تُخُبِّئَ	يُتَخَبَّأُ	مُتَخَبَّأٌ
المضعف	تُهُدِّدَ	يُتَهَدَّدُ	مُتَهَدَّدٌ
المثال الواوي	تُوُعِّدَ	يُتَوَعَّدُ	مُتَوَعَّدٌ
المثال اليائي	تُيُسِّرَ	يُتَيَسَّرُ	مُتَيَسَّرٌ
الأجوف الواوي	تُعُوِّدَ	يُتَعَوَّدُ	مُتَعَوَّدٌ
الأجوف اليائي	تُبُيِّنَ	يُتَبَيَّنُ	مُتَبَيَّنٌ
الناقص الواوي	تُخُلِّيَ	يُتَخَلَّى	مُتَخَلًّى
الناقص اليائي	تُبُنِّيَ	يُتَبَنَّى	مُتَبَنًّى

(هـ)

باب الافتعال

نوع الفعل	الماضي	المضارع	اسم المفعول
الفعل الصحيح السالم	اُخْتُلِفَ	يُخْتَلَفُ	مُخْتَلَفٌ
مهموز الفاء	اُئْتُلِفَ	يُؤْتَلَفُ	مُؤْتَلَفٌ
مهموز العين	اُبْتُئِسَ	يُبْتَأَسُ	مُبْتَأَسٌ
مهموز اللام	اُمْتُلِئَ	يُمْتَلَأُ	مُمْتَلَأٌ
المضعف	اُعْتُدَّ	يُعْتَدُّ	مُعْتَدٌّ
المثال الواوي	اُتُّحِدَ	يُتَّحَدُ	مُتَّحَدٌ
المثال اليائي	اُتُّسِرَ	يُتَّسَرُ	مُتَّسَرٌ
الأجوف الواوي	اُجْتِيْزَ	يُجْتَازُ	مُجْتَازٌ
الأجوف اليائي	اُخْتِيْرَ	يُخْتَارُ	مُخْتَارٌ

الناقص الواوي	اُدُّعِيَ	يُدَّعَى	مُدَّعًى
الناقص اليائي	اُجْتُبِيَ	يُجْتَبَى	مُجْتَبًى

(و)

باب التفاعل

نوع الفعل	الماضي	المضارع	اسم المفعول
الفعل الصحيح السالم	تُنُوْفِسَ	يُتَنَافَسُ	مُتَنَافَسٌ
مهموز الفاء	تُؤُوْمِرَ	يُتَآمَرُ	مُتَآمَرٌ
مهموز العين	تُسُوئِلَ	يُتَسَاءَلُ	مُتَسَاءَلٌ
مهموز اللام	تُبُوْطِئَ	يُتَبَاطَأُ	مُتَبَاطَأٌ
المضعف	تُحُوْبَّ	يُتَحَابُّ	مُتَحَابٌّ
المثال الواوي	تُوُوْعِدَ	يُتَوَاعَدُ	مُتَوَاعَدٌ
المثال اليائي	تُيُوْسِرَ	يُتَيَاسَرُ	مُتَيَاسَرٌ
الأجوف الواوي	تُعُوْوِنَ	يُتَعَاوَنُ	مُتَعَاوَنٌ
الأجوف اليائي	تُبُوْيِعَ	يُتَبَايَعُ	مُتَبَايَعٌ
الناقص الواوي	تُدُوْنِيَ	يُتَدَانَى	مُتَدَانًى
الناقص اليائي	تُفُوْنِيَ	يُتَفَانَى	مُتَفَانًى

(ز)

باب الاستفعال

نوع الفعل	الماضي	المضارع	اسم المفعول
الفعل الصحيح السالم	اُسْتُقْبِلَ	يُسْتَقْبَلُ	مُسْتَقْبَلٌ

مهموز الفاء	أُسْتُؤْنِسَ	يُسْتَأْنَسُ	مُسْتَأْنَسٌ
مهموز العين	أُسْتُشْئِمَ	يُسْتَشْأَمُ	مُسْتَشْأَمٌ
مهموز اللام	أُسْتُبْطِئَ	يُسْتَبْطَأُ	مُسْتَبْطَأٌ
المضعف	أُسْتُعِدَّ	يُسْتَعَدُّ	مُسْتَعَدٌّ
المثال الواوي	أُسْتُوْجِبَ	يُسْتَوْجَبُ	مُسْتَوْجَبٌ
المثال اليائي	أُسْتُوْقِنَ	يُسْتَيْقَنُ	مُسْتَيْقَنٌ
الأجوف الواوي	أُسْتُعِيْنَ	يُسْتَعَانُ	مُسْتَعَانٌ
الأجوف اليائي	أُسْتُفِيْدَ	يُسْتَفَادُ	مُسْتَفَادٌ
الناقص الواوي	أُسْتُدْعِيَ	يُسْتَدْعَى	مُسْتَدْعًى
الناقص اليائي	أُسْتُسْقِيَ	يُسْتَسْقَى	مُسْتَسْقًى

شرح وتفصیل:

كيفية صوغ اسم المفعول من الفعل المزيد:

۱۔فعل مزید کا اسم المفعول مضارع مجہول کے وزن پر بنایا جاتا ہے۔ حرف المضارعة کے بجائے میم مضمومہ ہوتا ہے اور ما قبل الآخر کو فتحہ دیا جاتا ہے۔

۲۔باب المفاعلة، باب التفاعل اور باب الافتعال کے مضعف کے اسم الفاعل اور اسم المفعول کے صیغے ایک جیسے ہوتے ہیں اسی طرح باب الافتعال کے اجوف کے اسم الفاعل اور اسم المفعول کے صیغے بھی ایک جیسے ہیں: مُحَابٌّ، مُتَحَابٌّ، مُعْتَدٌّ، مُخْتَارٌ۔

المقصور:

مندرجہ بالا نقشے پر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ ناقص کے تمام مزید ابواب کے اسماء مفعول کے آخر میں الف ہے: مُعْلًى، مُسَمًّى، مُعافًى وغیرہ (یہ الف اگرچہ یاء کی صورت میں لکھا جاتا ہے، لیکن اعتبار تلفظ کا ہے نہ کہ کتابت کا)۔

مُعلّٰی دراصل مُفْعَلٌ کے وزن پر مُعْلَوٌ تھا واوفتحہ کے بعد الف میں تبدیل ہوجائے گا اور التقاء الساکنین (الف اورتنوین کا نون ساکنہ) کی وجہ سے لفظا (یعنی تلفظ کے اعتبار سے) حذف ہوجائیگا، البتہ کتابت میں حذف نہیں ہوگا (بصورت یاء لکھا جائے گا) مُعْلًی۔ یہی اعلال ناقص کے تمام اسماء مفعول میں واقع ہوگا۔ مُعْلًی پر جب لام داخل ہوتا ہے تو اس کا الف لوٹ آتا ہے اور یہ المُعلی بن جاتا ہے۔ ایسے معتل الآخر اسماء جن کے آخر میں الف لازمہ ہو قواعد کی اصطلاح میں مقصور[1] کہلاتے ہیں۔

إعراب المقصور

الأمثلة:

۱۔ هٰذَا الْوَلَدُ مُسَمًّى بِزَيْدٍ.

(مُسَمًّى: خَبَرٌ لمبْتَدَأ مَرْفُوْعٌ، وَعَلَامَةُ رَفْعِهِ الضَّمَّةُ الْمُقَدَّرَةُ عَلَى الْأَلِفِ، مَنَعَ مِنْ ظُهُوْرِهَا التَّعَذُّرُ).

۲۔ أرسل اللّٰه تعالى محمّدًا الْمُصْطَفٰى هدايةً لِلْبَشَرِ.

(الْمُصْطَفٰى: صِفَةٌ لِمُحَمَّدٍ، مَنْصُوْبٌ، وَعَلَامَةُ نَصْبِهِ الفَتْحَةُ الْمُقَدَّرَةُ عَلَى الْأَلِفِ، مَنَعَ مِنْ ظُهُوْرِهَا التَّعَذُّر)

۳۔ أيُّ شَيْءٍ أَبْغَضُ مِنَ الْكِذْبِ الْمُفْتَرٰى .

(الْمُفْتَرٰى: صِفَةٌ لِلْكِذْبِ، مَجْرُوْرٌ، وَعَلَامَةُ جَرِّهِ الْكَسْرَةُ الْمُقَدَّرَةُ عَلَى الْأَلِفِ، مَنَعَ مِنْ ظُهُوْرِهَا التَّعَذُّر)

شرح وتفصیل:

مقصور کے آخر میں چونکہ الف ہوتا ہے اور الف پر حرکت کا ظہور ناممکن ہے، لہذا اسکے اعراب تینوں حالتوں میں تقدیری ہوتے ہیں (ضمہ، فتحہ، کسرہ تینوں کا اندازہ ٹھہرا لیا جاتا ہے) جیسا کہ مثالوں سے واضح ہے۔

(۱) ناقص کے اسم المفعول کے علاوہ اور بھی بہت سے اسماء مقصور ہوتے ہیں۔ ان میں سے کچھ مصادر: ثَرًى، هَوًى، کچھ جموع: حِلْيَةٌ ج حِلًى، بِنْيَةٌ ج بِنًى، مُدْيَةٌ ج مُدًى، فِرْيَةٌ ج فِرًى شامل ہیں اور کچھ اسماء جیسے: فَتًى، عَصًا وغیرہ۔

تأنيث المقصور وتثنيته وجمعه جمع تصحيح

الأمثلة:

	المفرد	المثنى	الجمع السالم
المذكر المرفوع	مُسَمًّى، المُسَمّٰى	مُسَمَّيَانِ، المُسَمَّيَانِ	مُسَمَّوْنَ، المُسَمَّوْنَ
المجرور	مُسَمًّى، المُسَمّٰى	مُسَمَّيَيْنِ، المُسَمَّيَيْنِ	مُسَمَّيْنَ، المُسَمَّيْنَ
المنصوب	مُسَمًّى، المُسَمّٰى	مُسَمَّيَيْنِ، المُسَمَّيَيْنِ	مُسَمَّيْنَ، المُسَمَّيْنَ
المؤنث	مُسَمَّاةٌ، المُسَمَّاةُ	مُسَمَّاتَانِ، المُسَمَّاتَانِ	مُسَمَّيَاتٌ، المُسَمَّيَاتُ

شرح وتفصیل:

۱۔ مقصور کو جب مثنی بنایا جاتا ہے تو اسکا الف یاء میں تبدیل ہوجاتا ہے (ما قبل الیاء مفتوح ہی رہتا ہے)(۱)۔

۲۔ جب مقصور کو جمع مذکر سالم یا جمع مؤنث سالم بناتے ہیں تو اسکا الف حذف ہوجاتا ہے اور ما قبل الألف کا فتحہ برقرار رہتا ہے۔

۳۔ جب مقصور کو مؤنث بنایا جاتا ہے تو تنوین کی حالت میں اسکا الف لفظًا وخطًا لوٹ آتا ہے اور بصورت الف ہی لکھا جاتا ہے۔

إعمال اسم المفعول حال اقترانه باللام

الأمثلة:

۱۔ المَفْقُودُ مَالُهُ حَزِيْنٌ.

۲۔ المَمْنُوحُ جَائِزَةً مَسْرُوْرٌ.

۳۔ المَعْتُوبُ عَلَيْهِ مُعْتَذِرٌ.

---

(۱) اگر مقصور ثلاثی ہو یعنی اس کا الف کلمہ کا تیسرا حرف ہو تو اس صورت میں مثنی اور جمع مؤنث سالم بناتے وقت یہ الف اصل کی طرف لوٹ آتا ہے مثلاً: عَصًا، عَصَوَانِ، عَصَوَاتٌ (کیونکہ عصا کا الف باعتبار اصل واو ہے)، رَمًى، رَمَيَانِ، رَمَيَاتٌ۔

شرح وتفصیل:

اسم المفعول فعل مبني للمجهول کا کام کرتا ہے اگر فعل متعدّي إلی مفعول ہو تو نائب الفاعل کو مرفوع کرتا ہے، جملہ ا میں اسم المفعول "المفقود" نائب الفاعل "مالُهُ" کو مرفوع کر رہا ہے۔ اگر فعل متعدي إلی مفعولَیْنِ ہو تو اسم المفعول مفعول به کو منصوب کرتا ہے، جملہ ۲ میں اسم المفعول "الممنوح" مفعول بہ "جائزة" کو منصوب کر رہا ہے۔

فعل کی طرح اسم المفعول کے ساتھ جار و مجرور بھی متعلق ہو سکتے ہیں، جملہ ۳ میں اسم المفعول "المعتوب" کے ساتھ جار و مجرور "علیه" متعلق ہیں۔

اسم المفعول پر داخل ہونے والا لام اسم موصول کے معنی دیتا ہے، لہذا اسم المفعول المقترن باللام کے بجائے الذي + الفعل المبني للمجهول لانا جائز ہے، چنانچہ المفقود ماله کے بجائے الذي فُقِدَ مالُه بھی کہا جا سکتا ہے۔

اسم المفعول المقترن باللام ماضی، حال اور مستقبل کسی بھی زمانے پر دلالت کرنے کے لئے استعمال ہو سکتا ہے۔

إعمال اسم المفعول حال تجرّده من اللاّم

الأمثلة:

١ ـ الفَقِيْرُ مُعْطًى ثَوْبًا.

٢ ـ مَا مَبْغُوْضٌ الْكَرِيْمُ.

٣ ـ أ مُغَاثٌ المَلْهُوفُ؟

٤ ـ رأيتُ سَارِقًا مَقْطُوعَةً يَدُه.

شرح وتفصیل:

اگر اسم المفعول لام سے خالی ہو تو اسم الفاعل کی طرح دو شرطوں کے ساتھ فعل کا کام کرتا ہے:

ا۔ پہلی شرط یہ ہے کہ حال پر دلالت کرتا ہو پس الفقیر مُعطًی ثوبًا کے بجائے ہم الفقیر یُعطی ثوبًا کہہ سکتے ہیں، الفقیر

أعْطِيَ ثوبًا نہیں کہہ سکتے۔

۲۔ دوسری شرط الاعتماد ہے، یعنی اسم المفعول کا مندرجہ ذیل چار چیزوں میں سے کسی ایک کا سہارا لینا ضروری ہے:

ا۔ المبتدأ: کی خبر ہو، جملہ ا میں اسم المفعول: مُعطًى اپنے مبتدا: الفقیر پر اعتماد کرتے ہوئے مفعول به ثوبًا کومنصوب کررہا ہے۔ اسم المفعول کا مجرد من اللام ہونے کی حالت میں جملے کے بالکل شروع میں لانا جائز نہیں مُعطًى فقیرٌ ثوبًا قواعد کی رو سے غلط ہے۔

۲۔ النفي: اسم المفعول نفی کے سیاق میں وارد ہوتو الفعل المبني للمجهول کا کام کرسکتا ہے، جملہ ۲ میں اسم المفعول: مبغوض، نائب الفاعل: الكريم کو مرفوع کررہا ہے۔

۳۔ الاستفهام: اسم المفعول استفہالیہ جملے میں وارد ہوتو الفعل المبني للمجهول کا کام کرسکتا ہے، جملہ ۳ میں اسم المفعول: مُغاث، نائب الفاعل: الملهوف کو مرفوع کررہا ہے۔

۴۔ الموصوف: اسم المفعول کسی موصوف کی صفت ہو تب بھی مجرد من ال ہونے کی حالت میں فعل کا کام کرتا ہے، جملہ ۴ میں اسم المفعول: مقطوعة اپنے موصوف سارِقًا پر اعتماد کرتے ہوئے نائب الفاعل: يدُه کو مرفوع کررہا ہے [1]۔

قاعدہ نمبر ۵۳:

فعل ثلاثی سے اسم المفعول "مَفْعُوْلٌ" کے وزن پر بنتا ہے۔ افعال مزیدہ سے اسم المفعول مضارع مجہول کے وزن پر بنتا ہے۔ حروف مضارعہ کو میم مضمومہ سے بدل دیا جاتا ہے۔ اسم الفاعل کی طرح اسم المفعول بھی ال کے ساتھ مقترن ہونے کی صورت میں فعل (یعنی فعل مجہول) کا کام کرتا ہے۔ ال سے خالی ہونے کی صورت میں اسے فعل کا عمل کرنے کے لئے وہی شرائط درکار ہیں جو اوپر بیان کی گئی ہیں۔

---

(۱) اسم المفعول کا نائب الفاعل اس کے بعد واقع ہوگا جس طرح الفعل المبني للمجهول کا نائب الفاعل اس کے بعد آتا ہے۔ یہ فعل کی طرح تذکیر وتانیث میں نائب الفاعل کے مطابق ہوگا، اس کا صیغہ بھی مفرد ہی رہے گا۔

التمرين ۔ ۱

مندرجہ ذیل افعال مزیدہ کے أسماء مفعولین بتائیے اور ہر اسم مفعول سے مفرد مؤنث، مثنی، جمع مذکر سالم اور جمع مؤنث کے صیغے بتائیے:

صَدَّقَ قَاتَلَ بَايَعَ أَدْخَلَ أَوْهَنَ شَاقَّ اعْتَادَ اكْتَرَى اسْتَنْبَطَ

اشْتَهَى امتَطَى اتَّهَمَ اصطَفَى اعْتَنَى ابتَغَى ادَّعَى واجَهَ واسَى

ارتَقَى تَلَقَّى استَولَى زَيَّنَ تَوَعَّدَ اتَّقَى

التمرين ۔ ۲

مندرجہ ذیل جملوں میں افعال مبنية للمجهول کے بجائے أسماء مفعولین استعمال کیجئے:

نموذج: ١ ـ يُستَجابُ دُعاءُ الْمظْلومِ. دُعاءُ الْمظْلومِ مُستَجابٌ.

٢ ـ لِمَنْ هٰذِهِ الأقلامُ الَّتِي أُلقِيَتْ عَلَى الأرْضِ ؟ لِمَنْ هٰذِهِ الأقلامُ الْمُلْقاةُ عَلَى الأرْضِ ؟

٣ ـ يُسْتَخَفُّ بِالصَّالِحِيْنَ.

٤ ـ أيْنَ الْكُتُبُ الَّتِي أُعِيْدَتْ إلى الْمَكْتَبَةِ؟

٥ ـ سُئِلَ صَدِيْقِي عَنْ كِتَابٍ.

٦ ـ هٰذَا الشَّيْخُ يُطَاعُ وَيُهَابُ فِي عَشِيْرَتِه.

٧ ـ يُنْهى عن الغِيبةِ والنَّميمَةِ.

٨ ـ مَن يَخْرُجِ اليَومَ تُعَرَّضْ حياتُهُ للْخطَرِ.

٩ ـ تُعْرَفُ فَوَائِدُ اللُّغَةِ العَرَبِيَّةِ.

١٠ ـ يُلَامُ الْمُقَصِّرُونَ وَيُمْدَحُ الْمُجْتَهِدُونَ.

١١ ـ تُغْسَلُ الْأَيْدِي قَبْلَ الطَّعَامِ.

١٢ ـ تُقْتَنَى الْكُتُبُ الدِّيْنِيَّةُ مِن هذِه المَكْتَبَةِ.

١٣ ـ أُبيحَ لنا الإفطارُ في السَّفَرِ.

١٤ ـ تُغَطَّى الْأَطْبَاقُ لِكَيْلَا يَقَعَ فِيْهَا الذُّبَابُ.

١٥ ـ يُخَلَّى عَنِ الْعَادَاتِ السَّيِّئَةِ.

١٦ ـ الرَّجلُ الَّذي رُؤِيَ بِالْمَسْجِدِ قَدْ غابَ.

١٧ ـ مَن الَّذِينَ دُعُوا إِلَى الحَفْلَةِ؟

١٨ ـ العَمَلُ الَّذي بُدِيءَ بِاسْمِ اللّٰهِ يُبَارَكُ فِيْهِ.

١٩ ـ الإنْسَانُ يُفَاجَأُ بِالمَصَائِبِ.

٢٠ ـ الْكُتُبُ الَّتِي اُشْتُرِيَتْ بِالأمْسِ نَافِعَةٌ جِدًّا.

٢١ ـ تُزَارُ الْقِلْعَةُ الْحَمْراءُ بِالْمساءِ.

٢٢ ـ الَّذي عُوْفِيَ لَيْسَ أَسْعَدَ مِنَ الَّذِي ابْتُلِيَ.

٢٣ـ يُصانُ العِرضُ قَبْلَ كُلِّ شَيءٍ.
٢٤ـ الشَّاةُ التي اشتُرِيَتْ بالأمْسِ غزيرةُ اللَّبنِ.
٢٥ـ تُعْطَى هٰذه المَرْأَةُ الفَقِيْرَةُ ثَوْبًا.
٢٦ـ مَنِ الَّذِيْنَ اسْتُدْعُوا إلَى مَحْكَمَةِ القَضَاءِ؟
٢٧ـ تُفْرَشُ المَوَائِدُ وَيُوضَعُ الطَّعَام.
٢٨ـ الأقْمِشَةُ الَّتِي اسْتُورِدَتْ مِنَ اليابانِ غاليةٌ.
٢٩ـ أَيْنَ الطَّالِبَةُ الَّتِي تُسَمّٰى فَرْخُنْده؟
٣٠ـ لا تَقْسُ على رَجُلٍ أُصِيْبَ فِي أهْلِه وَمَاله.
٣١ـ يُفادى الأسرى وَيُخَلّٰى سبيلُهم.
٣٢ـ الحَلْوَى الَّتِي قُدِّمَتْ لِلضُيُوفِ لَذِيْذَةٌ جِدًّا.
٣٣ـ هَلِ المَلابِسُ الَّتِي تُطْوى نَظِيْفَةٌ.
٣٤ـ يُسْتَعْمَلُ مَسْحُوقُ الغَسِيْلِ لِغَسْلِ المَلَابِسِ.
٣٥ـ يُغَاثُ المَلْهوفُ وَيُواسَى الفَقِيْرُ.
٣٦ـ يُسْتَحَبُّ الْجُلوسُ في مكان مرتفعٍ لِلْوُضوءِ.
٣٧ـ يُعْفَى عن هذهِ الهفَواتِ الصَّغيرةِ.
٣٨ـ البَضائِعُ الَّتِي بِيعَتْ بِالْمَزادِ كانتْ رَدِيئَةً جِدًّا.
٣٩ـ يُعاقَبُ المُجْرِمُ على فِعْلَتِهِ وَيُسْجَنُ.
٤٠ـ يُحْضَرُ الكُفَّارُ يومَ القيامةِ وَيُسئَلونَ عمَّا فَعلوا.
٤١ـ الكُفَّارُ الَّذِيْنَ اسْتُجِيْرُوا قَدْ أَسْلَمُوا.
٤٢ـ أَذُقْتَ اللَّحْمَ الَّذِي شُوِيَ فِي المِشْوَاةِ الكَهْرَبَائِيَّةِ؟
٤٣ـ يُسْتَعانُ اللّٰهُ تَعَالَى فِي وَقْتِ الشِّدَّةِ.
٤٤ـ تُرْعَى حُقُوقُ العِبَادِ إلَى جَانِبِ حُقُوقِ اللّٰهِ تَعَالَى.
٤٥ـ مَنِ البِنْتُ الَّتِي اُشْتُكِيَتْ إلَى المُدِيْرَة؟
٤٦ـ بِكَم بِيعَتِ المَكَاتِبُ الَّتي صِيغَتْ مِنَ الخَشَبِ الرَّدِيْءِ؟
٤٧ـ هَلْ تُحْشَى الفَطَائِرُ بِاللَّحْمِ المَفْرُومِ؟
٤٨ـ الرُّسُلُ يُصْطَفَونَ عندَ اللّٰهِ تعالى وَيُبْعَثونَ لِهدايةِ الْبَشَرِ.
٤٩ـ الَّذي يُؤَاخَذُ بِذُنوبِهِ في الدُّنيا أسعدُ مِنَ الَّذي يُؤَخَّرُ إلَى يومِ الْقيامةِ.
٥٠ـ عادَتْ نِسَاءُ القَرْيَةِ مِن شَاطِيءِ النَّهْرِ وعَلى رُؤُوسِهِنَّ جِرَارٌ مُلِئَتْ مَاءً.

التمرين ـ ٣

مندرجہ ذیل آیات کریمہ میں أسماء مفعولین کی تعیین کیجئے پھر ہر اسم مفعول کا فعل اور اسکے حروف اصلیہ بتائیے:

١ـ على سُرُرٍ مَّوْضُونَةٍ.
٢ـ عَسٰى أن يَّبعَثَكَ رَبُّكَ مَقامًا مَّحْمودًا.
٣ـ وَما نحنُ بِمُنْشَرِينَ.
٤ـ وَقالوا لن تَمَسَّنا النَّارُ إلَّا أيَّامًا مَّعْدُودَةً.
٥ـ وَبِئْسَ الوِرْدُ المَوْرُودُ.
٦ـ وَلَهُ الْجَوارِ الْمُنْشَآتُ فِي البَحْرِ كَالأَعْلامِ.
٧ـ وَكُلُّ صَغيرٍ وَّكبيرٍ مُّسْتَطَرٌ.
٨ـ يَنظُرُونَ إليكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَليهِ مِنَ الموتِ.

٩ - وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دونِهِ مُلْتَحدًا.
١٠ - فَصَبْرٌ جميلٌ وَّاللّٰهُ الْمُسْتَعانُ على ما تَصِفونَ.
١١ - إنَّ عذابَ رَبِّهِمْ غيرُ مأمونٍ.
١٢ - إنَّ الصَّلاةَ كانتْ على الْمُؤْمِنِينَ كِتابًا مَّوقوتًا.
١٣ - كانَ على رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا.
١٤ - قالتْ يا لَيْتَني مِتُّ قَبلَ هذا وَكنتُ نَسيًا مَّنْسِيًّا.
١٥ - وَقالتِ اليَهودُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُولَةٌ.
١٦ - ذي قُوَّةٍ عندَ ذي الْعَرْشِ مَكين مُطاعٍ ثَمَّ أمين.
١٧ - وَالسماواتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ.
١٨ - إنَّ هؤُلاءِ مُتَبَّرٌ ما هم فيه وَباطلٌ مَّا كانوا يَعمَلونَ.
١٩ - جَنَّاتِ عدنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الأبْوابُ.
٢٠ - فَهِيَ خاوِيَةٌ على عُروشها وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّقَصْرٍ مَّشيدٍ.
٢١ - قالوا كنَّا مُسْتَضْعَفينَ في الأَرْضِ.
٢٢ - وَهوَ الَّذي أنْشَأَ جَنَّاتٍ مَّعروشاتٍ وَّغيرَ مَعروشاتٍ.
٢٣ - أولئكَ المُقَرَّبونَ في جَنَّاتِ النَّعيمِ.
٢٤ - يَٰأَيَّتُها النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارجِعي إلى رَبِّكِ راضِيةً مَّرْضِيَّةً.
٢٥ - عَلَيهِمْ نارٌ مُّؤْصَدَةٌ في عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ.
٢٦ - يَٰأَيُّها الَّذينَ آمنوا إذا تَدايَنْتُمْ بِدَيْنٍ إلى أجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوهُ.
٢٧ - إنَّهم عِندَنا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الأَخْيارِ.
٢٨ - ما يَأْتِيْهِم مِّنْ ذِكْرٍ مِّن رَّبِّهم مُّحْدَثٍ إلَّا اسْتَمَعوهُ وَهم يَلعَبونَ.
٢٩ - إنَّما الصَّدقاتُ لِلْفُقَراءِ وَالْمَساكِيْنِ وَالعامِلينَ عَليها وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلوبُهمْ.
٣٠ - وَإمَّا تُعْرِضَنَّ عنهمُ ابْتِغاءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ تَرْجوها فَقُلْ لَّهم قَولاً مَّيسورًا وَلَا تَجْعلْ يَدَكَ مَغْلولَةً إلى عُنُقِكَ وَلا تَبْسُطْها كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلومًا مَّحْسورًا.

الدرس السابع والعشرون

الحال

١ ـ الحال المفردة

الأمثلة:

(أ)

١ ـ جاء المُذنِبُ مُعتَذِرًا. (خطا کار معافی مانگتا ہوا آیا)

٢ ـ إنما تَخْرُجُ المُسْلِمَةُ مُتَحجّبةً. (مسلمان عورت تو باپردہ ہی نکلتی ہے)

٣ ـ قَاتَلَ الْجُنْدِيَّانِ بَاسِلَينِ. (دونوں سپاہی بہادری سے لڑے)

٤ ـ انْطَلَقَ الْحُجّاجُ مُلَبِّيْنَ. (حاجی لبیک کہتے ہوئے نکلے)

٥ ـ ودَّعَتْني أَخواتي باكياتٍ. (میری بہنوں نے مجھے روتے ہوئے الوداع کیا)

(ب)

٦ ـ أدِّبْ وَلَدَكَ صغيرًا. (اپنے بیٹے کو بچپن ہی میں ادب سکھاؤ)

٧ ـ لا تَأْكُلِ الفَوَاكِهَ فجةً. (پھلوں کو کچا مت کھاؤ)

٨ ـ قطفتُ الوردتَينِ مُفَتَّحتَيْنِ. (میں نے دونوں گلاب کے پھول کھلے ہوئے توڑے)

٩ ـ استقبلْنا الضيوفَ مُكْرَمينَ. (ہم نے مہمانوں کا استقبال کیا جبکہ وہ معزز تھے)

١٠ ـ سَمِعتُ النساءَ شَاكياتٍ. (میں نے عورتوں کو شکوہ کرتے ہوئے سنا)

شرح وتفصیل:

مندرجہ بالا جملوں میں سرخ کلمات پر غور کیجئے: معتذرا، متحجبة، باسلين وغیرہ یہ سب کے سب منصوب اسماء

ہیں۔ مجموعہ الف کے جملوں پر مزید غور کیجئے معلوم ہوگا کہ ہر جملے میں سرخ منصوب اسم، فعل کے فاعل کی کیفیت بیان کر رہا ہے۔

اب پہلے جملے کو لیجئے اگر ہم صرف جاء المذنب پر اکتفاء کریں تو یہ جملہ قواعد کی رو سے مکمل اور بامعنی ہے، لیکن اس سے یہ سمجھ میں نہیں آرہا کہ جب خطا کار آیا تو اسکی کیا کیفیت تھی۔ اگر متکلم فعل کے وقوع کے وقت فاعل کی کیفیت بیان کرنا چاہتا ہو تو اسے جملے کے اختتام میں حال لانا چاہئے۔ حال ایک کلمے کی صورت میں بھی آتا ہے اور جملے کی شکل میں بھی آسکتا ہے۔

حال مفرد عام طور پر مشتقات مصدر اسم فاعل، اسم مفعول وغیرہ میں سے ہوتا ہے۔ مثالوں میں تمام تر حال اسم فاعل ہیں سوائے (ب) کے ذیل میں جملہ ۹ اسمیں حال اسم مفعول ہے۔

(ب) کے ذیل میں جتنے حال آئے ہیں وہ فاعل کی نہیں، بلکہ مفعول بہ کی کیفیت بیان کر رہے ہیں: لا تأكل الفواكه فجة میں آپ مخاطب کو پھل کھانے سے منع نہیں کر رہے، بلکہ صرف اس حال میں پھل کھانے سے روک رہے ہیں جبکہ وہ کچے ہوں گویا کہ حال وہ منصوب اسم ہے جو فعل کے وقوع کے وقت فاعل یا مفعول بہ کی کیفیت بیان کرے۔

حال کے بارے میں چند اہم باتیں ذہن نشین کر لیجئے:

۱۔ حال ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔

۲۔ وہ فاعل یا مفعول بہ جسکی حال کیفیت بیان کر رہا ہو صاحب الحال کہلاتا ہے۔ صاحب الحال ہمیشہ معرفہ ہوتا ہے۔

۳۔ حال ہمیشہ تذکیر و تانیث اور مفرد، مثنی وجمع ہونے کے اعتبار سے صاحب الحال کے مطابق ہوتا ہے۔ قواعد کی رو سے حال اور نعت میں صرف اتنا فرق ہے کہ نعت معرفہ اور نکرہ ہونے کے اعتبار سے اپنے منعوت کے مطابق ہوتی ہے، جبکہ حال صاحب الحال کے برخلاف ہمیشہ نکرہ آتا ہے، أكلت الفواكه الفجة میں الفجة، الفواكه کی نعت ہے، جملے کا ترجمہ یوں ہوگا: میں نے کچے پھل کھائے، جبکہ أكلت الفواكه فجة میں فجة حال ہے، اس جملے میں متکلم یہ بیان کر رہا ہے کہ اس نے پھل کچے ہونے کی حالت میں کھائے گویا کہ معنی کے اعتبار سے دونوں جملوں میں دقیق سا فرق ہے۔ دوسرا فرق یہ ہے کہ نعت اعراب میں اپنے منعوت کے تابع ہوتی ہے، لہذا تینوں اعرابی حالتوں میں واقع ہوسکتی ہے، جبکہ حال ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔

التمرين ـ ١

(ا) مندرجہ ذیل جملوں میں حال اور صاحب الحال کی تعیین کیجئے:

١ ـ لِمَ صَلَّيْتُمْ قَاعِدِيْنَ؟
٢ ـ دَخَلْتُ قَاعَةَ الْإِمْتِحَانِ خَائِفًا.
٣ ـ يُبَاعُ الدَّقِيْقُ مَوْزُوْنًا.
٤ ـ يَا أَيَّتُهَا النِّسَاءُ! قُمْنَ لِلّٰهِ قَانِتَاتٍ.
٥ ـ خُلِقَ الْإِنْسَانُ ضَعِيْفًا.
٦ ـ نَظَرَ الْأُسْتَاذُ إِلَى التِّلْمِيْذِ غَاضِبًا.
٧ ـ أَكَلْتُ اللَّحْمَ مَشْوِيًّا.
٨ ـ إِنَّمَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْعَالِمَ مُتَوَاضِعاً.
٩ ـ إِشْتَرَيْتُ الثَّوْبَ مُمَزَّقًا.
١٠ ـ سَاءَنِيْ قَطْعُ الْأَشْجَارِ مُثْمِرَةً.
١١ ـ أُنْظُرْ إِلَى السَّمَاءِ مُمْطِرَةً.
١٢ ـ أَضَفْتُ اللَّوْزَ إِلَى الْحَلْوٰى مَبْشُوْرًا.
١٣ ـ أَعْجَبَتْنِي الْحُقُوْلُ نَاضِرَةً.
١٤ ـ بَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيِّيْنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ.
١٥ ـ عُدْنَا مِنَ النُّزْهَةِ مَسْرُوْرِيْنَ.
١٦ ـ سُرِرْتُ بِمَنْظَرِ الْجِبَالِ مُغَطَّاةً بِالثُّلُوْجِ.
١٧ ـ جَاءَتِ النِّسَاءُ ضَاحِكَاتٍ.
١٨ ـ سَمِعَ الطُّلَّابُ نَتِيْجَةَ الْإِمْتِحَانِ مُسْتَبْشِرِيْنَ.
١٩ ـ مَنْ تَعِبَ صَغِيْرًا اسْتَرَاحَ كَبِيْرًا.
٢٠ ـ دَخَلْتُ الْمُسْتَشْفٰى مَرِيْضًا وَخَرَجْتُ مِنْهُ مُعَافًى وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ.

(ب) مندرجہ ذیل عبارتوں میں حال اور صاحب الحال کی شناخت کیجئے:

١ ـ زَارَ أَحَدُ الْخُلَفَاءِ الْعَبَّاسِيِّيْنَ وَزِيْرًا لَهُ كَانَ مَرِيْضًا، وَكَانَ لِهٰذَا الْوَزِيْرِ وَلَدٌ ذَكِيٌّ، اسْتَقْبَلَ الْخَلِيْفَةَ مُرَحِّبًا، وَحَيَّاهُ مُؤَدَّبًا، فَقَالَ لَهُ الْخَلِيْفَةُ مُدَاعِبًا: أَيُّهُمَا أَحْسَنُ، دَارُ الْخَلِيْفَةِ أَمْ دَارُ أَبِيْكَ؟ فَقَالَ الْوَلَدُ: إِذَا كَانَ الْخَلِيْفَةُ فِي دَارِ أَبِي فَدَارُ أَبِي أَحْسَنُ، فَسُرَّ الْخَلِيْفَةُ مُتَعَجِّبًا مِنْ جَوَابِهِ وَأَرَاهُ خَاتَمَهُ فِي يَدِهِ، وَقَالَ لَهُ: هَلْ رَأَيْتَ أَحْسَنَ مِنْ هٰذَا الْخَاتَمِ؟ فَقَالَ الْوَلَدُ مُسْرِعًا: اَلْيَدُ الَّتِي هُوَ فِيْهِ، فَزَادَ سُرُوْرُ الْخَلِيْفَةِ مِنْ ذَكَائِهِ وَسُرْعَةِ خَاطِرِهِ، وَأَلْبَسَهُ خَاتَمَهُ الَّذِي فِي يَدِهِ.

٢ ـ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أُنْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُوْمًا. قَالُوْا: نَنْصُرُهُ مَظْلُوْمًا، فَكَيْفَ نَنْصُرُهُ ظَالِمًا؟ فَقَالَ: تَحْجِزُهُ عَنِ الظُّلْمِ فَإِنَّ ذٰلِكَ نَصْرٌ لَهُ.

التمرين ـ ۲

مندرجہ ذیل جملوں میں صاحب الحال کو مثنی پھر جمع مذکر سالم اور پھر جمع مؤنث بنا کر جملوں میں ضروری تبدیلیاں کیجیے:

نموذج: ١ ـ أَقْبَلَتِ الْفَتَاةُ مُغْتَبِطَةً. أَقْبَلَتِ الْفَتَاتَانِ مُغْتَبِطَتَيْنِ.

أَقْبَلَتِ الْفَتَيَاتُ مُغْتَبِطَاتٍ. أَقْبَلَ الْفِتْيَةُ مُغْتَبِطِيْنَ.

٢ ـ وَلَّى الْعَدُوُّ مُدْبِرًا. ٣ ـ تُعْجِبُنِي التِّلْمِيْذَةُ مُجْتَهِدَةً.

٤ ـ خَرَجَ الْعَامِلُ مُسْرِعًا. ٥ ـ دَافَعَ الْجُنْدِيُّ عَنْ وَطَنِهِ شُجَاعًا.

٦ ـ أُبْغِضُ الصَّانِعَ مُهْمِلًا. ٧ ـ وَقَفَ الْخَائِنُ أَمَامَ الْقَاضِي خَائِفًا.

٨ ـ طُوْبٰى لِمَنْ مَاتَ مُؤْمِنًا. ٩ ـ هَلَّلَ الْمُتَفَرِّجُ لِفَرِيْقِ الْوَطَنِ مُصَفِّقًا.

١٠ ـ أَبْصَرْتُ الْعُصْفُوْرَ عَلَى الشَّجَرَةِ مُغَرِّدًا.

التمرين ـ ۳

مندرجہ ذیل جملوں میں نعت کو حال میں تبدیل کیجیے:

نموذج: ١ ـ يُعْجِبُنِي الْغَنِيُّ الْمُتَوَاضِعُ. يُعْجِبُنِي الْغَنِيُّ مُتَوَاضِعًا.

٢ ـ لَاتَرْكَبِ الْبَحْرَ الْهَائِجَ. ٣ ـ بِكَمْ بِعْتَ الْقُطْنَ الْمَحْلُوْجَ؟

٤ ـ طَلَعَتِ الشَّمْسُ الْمُشْرِقَةُ. ٥ ـ رَحَّبْنَا بِالضُّيُوْفِ الْمُكْرَمِيْنَ.

٦ ـ لَا خَيْرَ فِي التِّلْمِيْذِ الْمُهْمِلِ. ٧ ـ نَظَرْتُ إِلَى السَّمَاءِ الْمُلَبَّدَةِ بِالْغُيُوْمِ.

٨ ـ أَحْتَرِمُ الطُّلَّابَ الْمُجْتَهِدِيْنَ. ٩ ـ الْمَرْأَةُ الْجَاهِلَةُ وَبَالٌ عَلَى الْمُجْتَمَعِ.

١٠ ـ لِنَسْتَنْشِقِ الْهَوَاءَ النَّقِيَّ وَلْنَشْرَبِ الْمَاءَ الْبَارِدَ.

التمرين ـ ٤

مندرجہ ذیل کلمات میں سے ہر کلمہ کو جملے میں بطور حال استعمال کیجئے، اگر کلمہ کے ساتھ قوسین میں فاعل لکھا ہوا ہے تو صاحب الحال کو فعل کا فاعل ہونا چاہئے اور اگر مفعول بہ لکھا ہوا ہے تو صاحب الحال کو فعل کا مفعول بہ ہونا چاہئے:

١ ـ وَسِخٌ	(مفعول به)	٢ ـ مَطْوِيَّةٌ	(مفعول به)
٣ ـ مَاشِيَاتٌ	(فاعل)	٤ ـ رَخِيْصٌ	(مفعول به)
٥ ـ ضَاحِكَاتٌ	(فاعل)	٦ ـ بَائِسُوْنَ	(مفعول به)
٧ ـ مُخْلِصُوْنَ	(فاعل)	٨ ـ مُتَضَرِّعٌ إِلَى رَبِّهِ	(فاعل)
٩ ـ مَمْلُوْءُوْنَ بِالنَّشَاطِ	(فَاعِل)	١٠ ـ وَاثِقٌ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ	(فاعل)

٢ ـ الحال إذا كانت جملة

الأمثلة:

(ا)

الحال إذا كانت جملة اسمية

١ ـ جِئتُ والشمسُ طالعةٌ.

٢ ـ رَجعَ العُمّال وهم متعَبونَ.

٣ ـ تمرُّ بِنا الأَيّامُ وقلوبُنا لاهيةٌ.

٤ ـ جاء تْ زينبُ وجْهُها متهلّلٌ.

(ب)

الحال إذا كانت جملة فعلية ماضوية

٥ ـ أبْهَجَتْنِي الرَّوْضَةُ وقد انهمَر عليها المطرُ

٦ ـ وصلتُ إلى المدرسةِ وقد دُقّ الجرسُ

۷۔ جاء الضیوفُ وما استَیقظَ المُضیفُ.

(ج)

الحال إذا كانت جملةً فعليةً مضارعيّة

۸۔ ینکبُّ الطلابُ علی کتبهم یملأهم النشاطُ.

۹۔ دخل زیدٌ الفصلَ ولم یَبْدَأ الأُستاذُ محاضرتَه.

۱۰۔ قطفتُ الوردةَ ولمّا تَتفتّحْ.

۱۱۔ اللّٰهُ أخرجَكم مِن بطونِ أمّهاتِكم لا تعلمون شیئًا.

(د)

الحال شبه الجملة

۱۲۔سمعتُ الخطیبَ علی المنبرِ.

۱۳۔أعجبني السَّمكُ في البِرْكةِ.

۱٤۔طلعَ البدرُ بین السَّحابِ.

۱٥۔غرّدَ الطّائرُ علی الغصنِ.

شرح وتفصیل:

حال جملہ کی شکل میں بھی آ سکتا ہے۔ایسے جملے کونحو کی اصطلاح میں جملة الحال یا الجملة الحالية کہا جاتا ہے۔الجملة الحالية کے بارے میں مندرجہ ذیل احکام ملحوظ رکھے جاتے ہیں:

(ا) یہ جملہ اگر اسمیہ ہو تو اسکی تین صورتیں ہو سکتی ہیں:

ا۔ یہ صاحب الحال کی ضمیر سے خالی بھی ہو سکتا ہے۔ایسی صورت میں اسے سابقہ کلام کے ساتھ ایک واو کے ذریعے جوڑا جاتا ہے۔یہ واو حرف عطف نہیں واو الحال ہے۔اسے رابط الحال کہا جاتا ہے، کیونکہ یہ جملہ حالیہ اور سابقہ کلام کے درمیان ربط پیدا کرتا ہے۔اگر جملہ حالیہ صاحب الحال کی ضمیر سے خالی ہو تو اس سے قبل واو الحال لانا واجب ہوتا

ہے: جئتُ والشمس طالعةٌ (میں اس وقت آیا جب سورج طلوع ہو رہا تھا)۔

۲۔ اگر جملہ حالیہ اسمیہ کے شروع میں صاحب الحال کی ضمیر ہو تو اس صورت میں بھی واو الحال کا لانا واجب ہوتا ہے: رجع العمالُ وهم متعبون (اس جملے میں واو اور ضمیر دونوں رابط ہیں)۔

۳۔ اگر جملہ حالیہ اسمیہ میں صاحب الحال کی ضمیر پائی جائے، لیکن شروع میں نہ ہو تو اس صورت میں واو الحال کا لانا اور نہ لانا دونوں جائز ہیں، یعنی رابط صرف ضمیر بھی ہو سکتی ہے اور واو اور ضمیر مل کر بھی رابط ہو سکتے ہیں: جاءت زينبُ وجْهُهَا متهلِّلٌ، تمر بنا الأيام وقلوبُنَا لاهيةٌ۔

(ب) جملہ حالیہ جملة فعلية بھی ہو سکتا ہے۔ جملة فعلية ماضوية کے احکام مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ اگر اس میں صاحب الحال کی ضمیر پائی جائے تو یہ عام طور پر واو الحال اور قد سے شروع ہوتا ہے، لیکن واو کا لانا واجب نہیں: أبهجتني الروضة وقد انهمر عليها المطر۔

۲۔ اگر یہ جملہ صاحب الحال کی ضمیر سے خالی ہو تو اس سے قبل واو اور قد کا لانا واجب ہو جاتا ہے: وصلت إلى المدرسة وقد دقّ الجرس۔

۳۔ اگر یہ جملہ منفی ہو تو اس سے پہلے واو الحال آتا ہے: جاء الضيوف وما استيقظ المضيف (مہمان میزبان کے سوتے ہوئے آئے)۔

(ج) جملہ فعلیہ مضارعیہ کے احکام مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ اگر جملہ حالیہ مضارع مثبت سے شروع ہو تو اس سے قبل واو الحال نہیں آئے گا اور رابط صرف ضمیر ہو گی: ينكب الطلاب على كتبهم يملأهم النشاط (طلباء بھرپور نشاط کیساتھ اپنی کتابوں میں منہمک ہیں)۔

۲۔ اگر جملہ حالیہ مضارع منفی ہو تو دیکھا جائے گا کہ کس حرف سے منفی ہے، اگر جملہ لمّا سے منفی ہو تو اس سے قبل عام طور پر واو الحال آتا ہے: قطفت الوردة ولمّا تتفتح، اور اگر جملہ لم سے منفی ہو تو واو کا لانا اور ترک کرنا دونوں جائز ہیں، البتہ اگر جملہ صاحب الحال کی ضمیر سے خالی ہو تو واو کا لانا لازمی ہو جاتا ہے: دخلت الفصل ولم يبدأ الاستاذ محاضرته اور اگر لا سے منفی ہو تو اس سے قبل واو الحال نہیں آتا: واللّٰهُ أخرجكم من بطون أمهاتكم لا تعلمون شيئًا (اللہ تعالی نے تمہاری ماؤں کے پیٹ سے اس حال میں نکالا کہ تم کچھ نہیں جانتے تھے)۔

(د) حال شبــه الــجــملة کی صورت میں بھی وارد ہوتا ہے، جار و مجرور کا مجموعہ بھی ہوسکتا ہے اور ظرف بھی:

سـمعتُ الخطيب عـلى المنبر، طلع البدرُ بين السحاب (چاند بادلوں کے درمیان طلوع ہوا)۔ حال اگر جملہ یا شبہ الجملة کی شکل میں آئے تو اسکے اعراب محلّی ہونگے:

جئتُ والشمس طالعة: الواو: واو الحال، الشمس طالعة: جملة فی محلِّ نصبٍ حال.

سمعت الخطيب على المنبر: على المنبر: شبه الجملة فی محل نصبٍ حال .

الفرق بين الجملة الحالية والجملة النعتية:

جس طرح حال کلمہ مفردہ کی صورت میں بھی آتا ہے اور جملے کی شکل میں بھی، اسی طرح نعت کلمہ مفردہ بھی ہوسکتی ہے اور جملہ بھی۔ جملہ حالیہ اور جملہ نعتیہ کا فرق مندرجہ ذیل ہے:

۱۔ جملہ نعتیہ اعراب میں اپنے منعوت کے عین مطابق ہوتا ہے۔ منعوت مرفوع ہوگا تو جملہ فـي مـحـل رفـعٍ ہوگا، منعوت منصوب ہوگا تو جملہ في محل نصب ہوگا اور اگر منعوت مجرور ہوگا تو جملہ في محل جر ہوگا:

جاءَ رَجُلٌ يَسْعَى: "يسعى "جملة في محلّ رفع نعت.

أبْصَرْتُ دُبًّا يُقْبِلُ: " يُقْبِلُ "جملة في محلِّ نصب نعت.

نظرتُ إلى سفينةٍ تغرَقُ: " تغرَقُ "جملة في محلٍّ جرٍّ نعت.

۲۔ جملہ نعتیہ کا منعوت ہمیشہ نکرہ ہوتا ہے، جبکہ صـاحـب الـحـال معرفہ ہوتا ہے: جَـاءَ رَجُلٌ يسـعـى میں اگر رجل کو معرفہ (الرجل) بنادیا جائے تو جملہ: یسعی، جملہ حالیہ بن جائے گا۔

قاعدہ نمبر ۵۴:

۱۔ حال اس منصوب نکرہ اسم کو کہتے ہیں جو فعل کے صدور کے وقت فاعل یا مفعول بہ کی حالت بیان کرے۔

۲۔ حال جس اسم کی حالت یا کیفیت بیان کرتا ہے اسے صاحب الحال کہا جاتا ہے۔

۳۔ حال کو منصوب کرنے والا عامل وہ فعل ہوتا ہے جس کے فاعل یا مفعول بہ کی کیفیت بیان کرنے کے لئے حال کو لایا جاتا ہے۔

۴۔ صاحب الحال ہمیشہ معرفہ ہوتا ہے۔

۵۔ حال تذکیر وتانیث، عدد (یعنی مفرد، مثنی یا جمع ہونے کی صورت) میں صاحب الحال سے مطابقت رکھتا ہے۔

۶۔ حال اور نعت کے درمیان بنیادی طور پر دو باتوں سے تمیز واقع ہوتی ہے:

(ا) حال ہمیشہ منصوب ہوتا ہے جب کہ نعت اعراب میں اپنے منعوت کے تابع ہوتی ہے۔

(ب) صاحب الحال ہمیشہ معرفہ ہوتا ہے جبکہ منعوت نکرہ بھی ہوسکتا ہے اور معرفہ بھی۔

۷۔ حال لفظ مفرد بھی ہوسکتا ہے (اس صورت میں یہ عام طور پر اسم الفاعل یا اسم المفعول ہوتا ہے)، شبه الجملة بھی ہوسکتا ہے اور جملة اسمية یا جملة فعلية بھی ہوسکتا ہے۔

۸۔ جملہ حالیہ میں ایسے رابط کا ہونا ضروری ہے جس کے ذریعہ سے جملہ حالیہ کا اصل جملے سے ربط قائم ہو۔ یہ رابط یا واو الحال ہوتا ہے یا ایسی ضمیر ہوتی ہے جو صاحب الحال پر لوٹتی ہو۔ بعض اوقات جملہ حالیہ واوالحال اور ضمیر دونوں پر مشتمل ہوتا ہے۔

۹۔ جملہ حالیہ (خواہ جملہ تامہ ہو یا شبه الجملة) ہمیشہ نصب کے محل میں ہوتا ہے۔

التمرين۔ ۱

مندرجہ ذیل جملوں میں سے ہر جملہ نعتیہ کا محل اعراب بتائیے، اور پھر ان جمل نعتیہ کو جمل حالیہ میں تبدیل کیجئے:

نموذج: ١ ـ سَمِعْتُ بُلْبُلًا يُغَرِّدُ: "يُغَرِّدُ" جملة في محل نصب نعت.

سَمِعْتُ الْبُلْبُلَ يُغَرِّدُ: "يُغَرِّدُ" جملة في محل نصب حال.

٢ ـ جَاءَ طِفْلٌ يَبْكِي.

٣ ـ نِمْنَا تَحْتَ سَمَاءٍ تَتَلَأْلَأُ نُجُوْمُهَا.

٤ ـ أَتَانِي طَالِبٌ يَعْتَذِرُ.

٥ ـ أَبْصَرْتُ تَحْتَ الطَّاوِلَةِ هِرَّةً تَمُوْءُ.

٦ ـ مَرَرْتُ بِرِجَالٍ يُهَلِّلُوْنَ.

٧ ـ جَرَتِ السَّفِيْنَةُ فِيْ بَحْرٍ تَتَلَاطَمُ أَمْوَاجُهُ.

٨ ـ أُحِبُّ عَامِلًا يُتْقِنُ عَمَلَهُ.

٩ ـ رَأَيْتُ عَلَى الشَّارِعِ سَيَّارَتَيْنِ تَصْطَدِمَانِ.

١٠ ـ سَمِعْتُ خَطِيْبًا يَأْسِرُ الْقُلُوْبَ بِحُسْنِ لَفْظِهِ.

التمرین ۔ ۲

مندرجہ ذیل خالی جگہوں کو حال سے پر کیجئے (حال مفرد بھی ہوسکتا ہے اور جملہ بھی):

١ ۔ عَادَ الْجُيُوْشُ ....

٢ ۔ بَنَى الْمُهَنْدِسُ الْمَبْنٰى ....

٣ ۔ جَاءَ الْجَرِيْحُ ....

٤ ۔ أَقْبَلَتِ الْحَيَّةُ إِلَى الطِّفْلِ ....

٥ ۔ قَابَلَنَا أَصْدِقَاؤُنَا ....

٦ ۔ دَخَلَ الْعَامِلُ الْمُسْتَشْفٰى ....

٧ ۔ اِشْتَرَيْتُ الدَّجَاجَةَ ....

٨ ۔ اِعْتَلٰى رَئِيْسُ الْوُزَرَاءِ سَيَّارَتَهُ ....

٩ ۔ عِشْ .... وَمُتْ ....

١٠ ۔ أَوَى الْفَلَّاحُوْنَ إِلٰى دُوْرِهِمْ ....

التمرین ۔ ۳

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجئے (سرخ کلمات بطور حال آئیں گے):

۱۔ صبح سویرے اٹھا کرو۔

۲۔ طالبات کمرۂ امتحان میں ڈرتی ہوئی داخل ہوئیں۔

۳۔ میں کام مکمل کر کے اٹھا۔

۴۔ مزدور تیزی سے کارخانے کی طرف روانہ ہوئے۔

۵۔ ہم سیر کرتے ہوئے نکلے۔

۶۔ والد صاحب صوفے پر بیٹھے اخبار پڑھ رہے ہیں۔

۷۔ آپ سوار آئے ہیں یا پیدل؟

۸۔ باز خرگوش پر جھپٹا اس کے اندر اپنے پنجے گاڑتا ہوا۔

۹۔ میں نے کتاب جلد شدہ خریدی۔

۱۰۔ کسان پوری چستی کے ساتھ کھیتوں کی طرف چل دیا۔

۱۱۔ مظلوم روتا ہوا قاضی کے پاس گیا۔

۱۲۔ میں بیٹھا ریڈیو میں قرآن پاک کی تلاوت سن رہا تھا۔

۱۳۔ میری طرف غصہ سے مت دیکھئے۔

۱۴۔ حاضرین نے خاموشی کے ساتھ وزیر اعظم کی تقریر سنی۔

۱۵۔ اے زینب! گھر میں اکیلی مت رہو۔

۱۶۔ ہمارے فوجی بہادری کے ساتھ وطن کا دفاع کرتے ہیں۔

۱۷۔ میں نے بچپن ہی میں قرآن حفظ کیا۔

۱۸۔ بچے نے ڈراؤنا خواب دیکھا اور گھبرا کر نیند سے بیدار ہوا۔

۱۹۔ کمرے کی کھڑکیاں بند کر کے مت سو[1]۔

۲۰۔ مردہ تو وہ ہے جو افسردہ اور دل شکستہ ہو کر زندگی گذارے۔

(۱) اس حال میں کہ کمرے کی کھڑکیاں بند ہوں۔

۲۱۔ حاکم عادل ذہنی طور پر پُر سکون ہو کر سویا۔

۲۲۔ میں نے آپ کے گھر کے دروازے پر ایک فقیر کو دیکھا۔

۲۳۔ ہم سیر کے لئے نکلے جبکہ موسم خوشگوار تھا۔

۲۴۔ میں گھٹتے ہوئے دل کے ساتھ اپنے بھائیوں سے جدا ہوا۔

۲۵۔ زید بستہ اٹھائے ہوئے بس میں سوار ہوا۔

۲۶۔ چور چپکے سے گھر میں داخل ہوئے جبکہ پہرہ دار سو رہے تھے۔

۲۷۔ زخمی عورت زمین پر بے ہوش ہو کر گر پڑی۔

۲۸۔ مزدور پسینے سے شرابور ایک درخت کے سائے تلے لیٹ گیا۔

۲۹۔ غریب آدمی میری مدد کا محتاج میری طرف آیا۔

۳۰۔ استاد نے درسگاہ کو چھوڑا جبکہ وہ تمام مسائل واضح کر چکا تھا۔

۳۱۔ نشے کی حالت میں نماز کے قریب مت جاؤ۔

۳۲۔ بعض عورتوں نے بیٹھ کر نماز پڑھی اور بعض نے کھڑے ہو کر۔

۳۳۔ میں نے مزدوروں کو جمع ہوتے ہوئے دیکھا۔

۳۴۔ لوگ خوشیاں مناتے ہوئے وزیر اعظم کے استقبال کے لئے نکلے۔

۳۵۔ سلیم نے گڑگڑاتے ہوئے اپنے رب کو پکارا۔

۳۶۔ میں اپنے استاد کا اکرام واحترام کرتا ہوں حاضر ہوں یا غیر حاضر۔

۳۷۔ چھوٹا سا زید اپنی امی کا ہاتھ پکڑے ہوئے آیا۔

۳۸۔ مومن کانپتے ہوئے دلوں کے ساتھ عذاب کی آیتیں سنتے ہیں۔

۳۹۔ مسافر گرد آلود اور پراگندہ حال سفر سے واپس لوٹا۔

۴۰۔ مجھے افسوس ہوتا ہے کہ میں مسلمانوں کو لہو ولعب میں غرق دیکھوں۔

۴۱۔ سانپ اپنا منہ کھولے ہوئے بچے کی طرف بڑھا۔

۴۲۔ میں نے جامعہ میں داخلہ لیا جبکہ میرا بھائی فارغ التحصیل ہو چکا تھا۔

۴۳۔ فوجی تلواریں بے نیام کرتے ہوئے آگے بڑھے۔

۴۴۔ میں نے درختوں کو خزاں میں دیکھا کہ ان کے پتے جھڑ رہے تھے۔

۴۵۔ پرنسپل نے خوشی خوشی امتحان کے نتیجے کا اعلان کیا۔

۴۶۔ میری والدہ نے مجھے ڈانٹتے ہوئے پوچھا: آج دیر سے کیوں آئے ہو؟

۴۷۔ میں نے مچھلیوں سے بھرا ہوا جال دریا سے نکالا۔

۴۸۔ طلباء نے مسکراتے ہوئے روشن چہروں کے ساتھ امتحان کا نتیجہ وصول کیا۔

۴۹۔ طلباء تیزی سے قدم اٹھاتے ہوئے اپنی درسگاہوں کا رخ کر رہے ہیں۔

۵۰۔ ہم تقریب میں پہنچے (اسوقت) جبکہ سب کھانے سے فارغ ہو چکے تھے۔

۵۱۔ قناعت پسند (انسان) زندگی بڑے اطمینان اور سکون کے ساتھ گذارتا ہے۔

۵۲۔ جب بجلی چلی گئی تو میں اپنے بستر سے اندھوں کی طرح ٹٹولتے ہوئے اٹھا۔

۵۳۔ جب عید آتی ہے تو لوگ اکیلے اور ٹولیوں میں سیر گاہوں کی طرف نکلتے ہیں۔

۵۴۔ دین سیکھنے کا مصمم ارادہ کرتے ہوئے میں نے ایک دینی مدرسہ میں داخلہ لیا۔

۵۵۔ ایک تیز آندھی چلی درختوں کو اکھیڑتے ہوئے اور گھروں کو تباہ کرتے ہوئے۔

۵۶۔ مرد عید کے دن عید گاہ کی طرف اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ کہتے ہوئے نکلتے ہیں۔

۵۷۔ بوڑھے نے اپنی آخری سانسوں میں کہا: میرے بیٹو! میرے بعد کافر نہ ہو جانا۔

۵۸۔ مہمان ہمارے گھر تین دن رہے اور ہم نے ان کے اکرام میں ذرا کوتاہی نہیں کی۔

۵۹۔ ہم پریشانی کیساتھ اس گاؤں کی خبر کا انتظار کرتے رہے جسے سیلاب بہا کر لے گیا۔

۶۰۔ لوگ اپنے گھروں میں بے کار بیٹھے رہے ان ہنگاموں کی وجہ سے جنہوں نے ملک کو ہلا کر رکھ دیا۔

التمرين ـ ٤

مندرجہ ذیل آیات کریمہ میں حال کی تعیین کیجئے اور رابط بھی بتائیے:

١ ـ وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرْ.

٢ ـ وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَائِبَيْنِ.

٣ ـ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ.

٤ ـ كَمَا أَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ.

٥ ـ وَأَرْسَلْنَا الرِّيَاحَ لَوَاقِحَ.

٦ ـ وَكَانُوْا يَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا آمِنِيْنَ.

٧ ـ يَصْلٰهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا.

٨ ـ وَرَفَعَ أَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا.

٩ ـ وَيَنْقَلِبُ اِلٰى أَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا.

١٠ ـ وَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ مُقَرَّنِيْنَ فِي الْأَصْفَادِ.

١١ ـ وَجَاءَهٗ قَوْمُهٗ يُهْرَعُوْنَ إِلَيْهِ.

١٢ ـ وَمَا يَأْتِيْهِمْ مِّنْ رَسُوْلٍ إِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِئُوْنَ.

١٣ ـ ثُمَّ ذَهَبَ إِلٰى أَهْلِهٖ يَتَمَطّٰى.

١٤ ـ فَلَمَّا رَآهَا تَهْتَزُّ كَأَنَّهَا جَآنٌّ وَلّٰى مُدْبِرًا وَلَمْ يُعَقِّبْ.

١٥ ـ جَعَلْنَاهُمْ حَصِيْدًا خَامِدِيْنَ.

١٦ ـ وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا.

١٧ ـ يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ أَشْتَاتًا.

١٨ ـ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ.

١٩ ـ فَخَرَجَ مِنْهَا خَائِفًا يَّتَرَقَّبُ.

٢٠ ـ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا.

٢١ ـ فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُشْرِقِيْنَ.

٢٢ ـ إِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْا إِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَائِمًا.

٢٣ ـ وَإِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِيْنَ.

٢٤ ـ يٰأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَأَنْتُمْ سُكَارٰى.

٢٥ ـ وَجَاؤُوْا أَبَاهُمْ عِشَاءً يَّبْكُوْنَ.

٢٦ ـ قَالُوْا لَئِنْ أَكَلَهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ إِنَّا إِذًا لَّخَاسِرُوْنَ.

٢٧ـ وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا.

٢٨ـ يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ آلَافٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ.

٢٩ـ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْأَجْدَاثِ سِرَاعًا.

٣٠ـ قُلْ لَّوْ كَانَ فِي الْأَرْضِ مَلٰئِكَةٌ يَّمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّيْنَ.

٣١ـ وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا.

٣٢ـ يَتَفَيَّؤُ ظِلَالُهُ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَائِلِ سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَهُمْ دَاخِرُوْنَ.

٣٣ـ وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا.

٣٤ـ وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقَابِلِيْنَ.

٣٥ـ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ.

٣٦ـ وَإِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْآنِ وَحْدَهُ وَلَّوْا عَلٰى أَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا.

٣٧ـ وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَاءَلُوْنَ.

٣٨ـ يَسْمَعُ آيَاتِ اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَأَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا.

٣٩ـ فَرَجَعَ مُوْسٰى إِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ أَسِفًا.

٤٠ـ إِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيْهِ الْأَبْصَارُ مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِي رُؤُوْسِهِمْ.

٤١ـ وَكَأَيِّنْ مِّنْ آيَةٍ فِي السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ.

٤٢ـ اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَأَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ أَبِيْ يَأْتِ بَصِيْرًا وَأْتُوْنِيْ بِأَهْلِكُمْ أَجْمَعِيْنَ.

٤٣ـ أَفَمَنْ يَّمْشِيْ مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖ أَهْدٰى أَمَّنْ يَّمْشِيْ سَوِيًّا عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ.

٤٤ـ اَلَّذِيْنَ تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰئِكَةُ طَيِّبِيْنَ يَقُوْلُوْنَ سَلَامٌ عَلَيْكُمُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ.

معاني الكلمات

الأفعال

عربي	اردو	عربي	اردو
حَجَزَ	اس نے روکا، منع کیا	اِنْهَمَرَ الْمَطَرُ	خوب بارش برسی
أَقْبَلَ إِلَى ، عَلَى	وہ بڑھا	اِصْطَدَمَ	ٹکرایا
مَاءَ	(بلی نے) میاؤں کی	اِعْتَلَى السَّيَّارَةَ	وہ گاڑی پر سوار ہوا
هَلَّلَ	اس نے لا الہ الا اللہ کہا		

الأفعال

اردو	عربي	اردو	عربي
اس نے اندھوں کی طرح ٹٹولا	تَخَبَّطَ خَبْطَ عَشْوَاءَ	کسی چیز میں غرق ہونے والا	مُنْغَمِسٌ

بجلی چلی گئی	انْقطع الْكَهْرباءُ	وہ پسینے سے شرابور ہے	يَتَصَبَّبُ عَرَقًا
وہ تیزی سے چلا	هَرْوَلَ	اکھیڑ دیا	أَقْلَعَ
اس نے اللہ اکبر کہا	كَبَّرَ	تباہ کردیا	دَمَّرَ
باز نے اپنے پنجے گاڑ دیے	أَنْشَبَ الصَّقْرُ مَخَالِبَهُ	وہ بیکار بیٹھا	تَعَطَّلَ عنِ العمَلِ
چھوڑا	غَادَرَ	اس نے ہلا کر رکھ دیا	رَجَّ
وہ خوشیاں مناتے ہیں	يَسْتَبْشِرُونَ	وہ بیدار ہوا	هَبَّ
اس نے وصول کیا	اسْتَلَمَ	وہ آخری سانسوں میں ہے	يَلْفِظُ أنفاسَهُ الأخيرَةَ
ان کے دل کانپتے ہیں	تَقْشعِرُّ قُلُوبُهُمْ		

الأسماء

اردو	عربي	اردو	عربي
مذاق کرنے والا	مُداعِبٌ ج،س	قومی ٹیم	فريقُ الوَطنِ
حاضر جوابی	سُرْعةُ الْخاطِرِ	دھنی ہوئی روئی	قُطْنٌ مَحلوجٌ
شادمان	مغتبِطٌ ج،س	تلوار بے نیام کرتے ہوئے	مُسَلَّلًا
منہ کھولے ہوئے	فاتِحًا فاهُ	پوری چستی کے ساتھ	في نَشاطٍ وَحَيَوِيَّةٍ
ذہنی طور پر پُرسکون	مُرْتاحُ الْبالِ	ڈراؤنا خواب	حُلْمٌ مُخِيْفٌ
پنجے	مِخْلَبٌ ج: مَخالِبُ	گھبرا کر	مَذْعورًا
باز	الصَّقْرُ	گرد آلود	مَغبَرَّة
جلد شدہ	مُجَلَّدٌ	پراگندہ حال	أشعَثَ
اکیلے	وحدانًا	افسردہ	كَئيبًا
ٹولیوں میں	زُرافاتٍ	دل شکستہ	كاسِفُ البالِ
گھٹے ہوئے دل کے ساتھ	مُنْقَبِضُ الصَّدْرِ	قناعت پسند	القانِعُ
چپکے سے	خُفْيَةً		

الدرس الثامن والعشرون

المفعول المطلق

(ا)

المفعول المطلق المؤكّد لعامله[1]

١ ـ رَحَّبْنا بِالضُّيوفِ الْكِرامِ تَرْحِيبًا.

٢ ـ قَالَ تَعالٰى: وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلاً.

٣ ـ يٰۤأَيُّها الشُّبَّانُ! تَمَسَّكُوا بِالشَّرْعِ تَمَسُّكًا.

(ب)

المفعول المطلق المبيّن للنوع

٤ ـ هَزَمْنا جُنْدَ الْعَدُوِّ هَزِيمَةً نَّكْرَاءَ.

٥ ـ اللّٰهُمَّ حاسِبْنا حِسابًا يَّسِيْرًا.

٦ ـ إذا كُنْتَ فِي صَلاتِكَ فصَلِّ صَلاةَ مُوَدِّعٍ.

(ج)

المفعول المطلق المبيّن للعدد

٧ ـ تَدُورُ الأَرْضُ حَوْلَ الشَّمْسِ دَوْرَةً في السَّنَةِ.

٨ ـ طُبِعَ الْكِتابُ طَبْعَتَيْنِ.

(د)

النائب عن المفعول المطلق

٩ ـ اُذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا.

(ا) المفعول المطلق المؤکّد لعامله: وہ منصوب مصدر ہے جو اپنے عامل (یعنی وہ فعل جو اسے منصوب کر رہا ہے) کے معنی میں تاکید پیدا کرے۔

١٠ـ اسْتَعْدَدْنا للامْتِحانِ كُلَّ الإسْتِعْدادِ.

١١ـ قَدْ أعَنتُمُونَا بَعْضَ الإعانَةِ.

١٢ـ أقَرَّ الْمُجْرِمُ بِذَنْبِهِ اعْتِرَافًا.

١٣ـ رَجَعَ الْجَيشُ الْقَهْقَرٰى.

١٤ـ ضَرَبْتُ الْحِصَانَ سَوطًا.

١٥ـ سَها الْمُصَلِّي فَسَجَدَ ثَلاثَ سَجْداتٍ.

شرح وتفصیل:

مثالوں میں سرخ کلمات پر غور کرنے سے تین باتیں فوری طور پر سمجھ میں آتی ہیں:

ا۔ یہ سب کے سب منصوب ہیں۔

۲۔ یہ سب کے سب مصادر ہیں۔ (مجموعہ ''د'' کے جملوں کے علاوہ)

۳۔ یہ انہی افعال کے مصادر ہیں جو ان سے پہلے جملے میں وارد ہوئے ہیں۔

جملہ ا کو لیجئے: رَحَّبْنا بالضُّيُوفِ الْكِرَامِ تَرْحِيبًا (ہم نے معزز مہمانوں کا خوب خیر مقدم کیا) اگر ہم اس جملے کو مصدر منصوب کے بغیر لائیں اور یوں کہیں: رَحَّبْنَا بالضیوف تو اسکے معنی ہونگے کہ ہم نے مہمانوں کا خیر مقدم کیا۔ یہ معنی اگرچہ اپنی جگہ پر صحیح ہے، لیکن اس سے متکلم کی مراد پوری نہیں ہو رہی، کیونکہ وہ تو یہ بتانا چاہتا ہے کہ اس نے مہمانوں کا خوب خیر مقدم کیا گویا کہ وہ بات کو ذرا زور دار اسلوب میں بیان کرنا چاہتا ہے، اسکے لئے عربی میں نہایت آسان طریقہ یہ ہے کہ جس فعل کی تاکید مقصود ہو اسی کا مصدر کلام کے آخر میں لے آتے ہیں۔ اب جملہ ۳ کو لیجئے صرف تَمَسَّكوا بالشرع کے معنی بنیں گے: شریعت کو مضبوطی سے تھام لو اسی معنی کو زور دار اسلوب میں ادا کرنا ہو تو آپ کہیں گے: تَمَسَّكُوا بالشرع تَمَسُّكًا (شریعت کو خوب مضبوطی سے تھام لو)۔

''ایسا مصدر جو اپنے مشتق فعل کے بعد کلام میں زور پیدا کرنے کے لئے یا اس فعل کی نوعیت یا عدد بیان کرنے کے لئے لایا جائے المفعول المطلق کہلاتا ہے''۔

مندرجہ بالا تعریف سے معلوم ہوا کہ مفعول مطلق نہ صرف اپنے فعل میں تاکید پیدا کرنے کے لئے لایا جاتا ہے، بلکہ فعل کی نوعیت یا عدد بتانے کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ مجموعہ (ب) میں جتنے مفعول مطلق استعمال ہوئے ہیں سب اپنے فعل کی نوعیت بیان کررہے ہیں: هزمنا العدو هزيمةً نكراء (ہم نے دشمن کو بہت بری شکست دی) میں مفعول مطلق هزيمةً کے ساتھ اسکی نعت لائی گئی ہے یہ بتانے کے لئے کہ شکست کی کیا نوعیت تھی۔

کبھی کبھی مفعول مطلق کے بعد ایک مضاف الیہ لانے سے بھی اسکی نوعیت بیان ہوجاتی ہے: إذا قمتَ في صلاتك فصلِّ صلاةَ مُوَدِّعٍ (جب تم نماز کے لئے کھڑے ہوتو دنیا سے رخصت ہونے والے کی سی نماز پڑھو)۔

مجموعہ (ج) میں ہر مفعول مطلق اپنے فعل کا عدد بیان کررہا ہے: تدور الأرضُ حولَ الشمسِ دورةً في السنة (زمین سورج کے گرد ہر سال میں ایک چکر کاٹتی ہے) طبع الكتاب طبعتَيْنِ (کتاب دو دفعہ چھپ چکی ہے)۔

بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ مفعول مطلق کو اختصار کی خاطر حذف کردیا جاتا ہے اور اسکے بجائے اسکی نعت یا كلّ و بعض یا اسکی نوع یا اسکے آلہ کو اسکا قائم مقام بنادیا جاتا ہے:

مجموعہ (د) جملہ۹ میں "اذكروا الله كثيرًا" مصدر کی صفت کو اسکا قائم مقام بنادیا گیا ہے یہ دراصل "اذكروا الله ذكرًا كثيرًا" تھا کثیرًا کو نحو کی اصطلاح میں نائب عن المفعول المطلق کہا جائے گا۔ استعددنا للامتحان كُلَّ الاستعداد (ہم نے امتحان کی مکمل تیاری کی)، قد أَعَنْتُمُوْنَا بعضَ الإعَانة (تم نے ہماری کچھ مدد کی)، رجع الجيش القهقرى (فوج الٹے پاؤں لوٹی)، یہ اصل میں رجع الجيش رجوع القهقرى تھا۔ ضربت الحصان سوطًا میں سوطًا ضرب کا آلہ ہے یہ اصل میں ضربت الحصان ضربًا بالسوط تھا۔

فعل کے اپنے مصدر کے بجائے مترادف مصدر استعمال کرنا بھی جائز ہے: أقرَّ المحرم بذنبه اعترافًا۔ اسی طرح عدد کو بھی مفعول مطلق کا نائب بنایا جاسکتا ہے یہ عدد عام طور پر مصدر کی طرف مضاف ہوتا ہے: سها المصلّي فسجد ثلاثَ سجداتٍ (نمازی سے بھول ہوگئی اور اس نے تین سجدے کرلئے)۔

قاعدہ نمبر ۵۵:

المفعول المطلق وہ منصوب مصدر ہے جو جملہ کے آخر میں واقع ہوتا ہے اور اپنے فعل کے معنی میں زور پیدا کرتا ہے یا اس کی کیفیت یا تعداد بیان کرتا ہے اور اسی فعل سے منصوب ہوتا ہے۔

التمرين ـ ۱

مندرجہ ذیل عبارت میں مفعول مطلق کی تعیین کیجئے اور اس کی قسم بتائے:

تَثُورُ الْبَراكِينُ في بعضِ الْجِهاتِ ثَورانًا شَديدًا، فَتَهْدِمُ المَنازِلَ هَدْمًا وَتَدُكُّ الْمَبانِيَ دَكًّا، وتَقْذِفُ النِّيرانَ قَذْفًا مُسْتَمِرًّا، فَيَخافُ السُّكَّانُ خَوفًا عظيمًا، فَلا تَسمَعُ غيرَ نِساءٍ يَصِحْنَ صِياحًا، وَأطفالٍ يَصْرُخُونَ صَراخةً، وَلا تَرى إلَّا رجالًا نَكَبَهمُ الدَّهْرُ نَكْبَتَيْنِ: ماتَ أولادُهم وَضاعَتْ أموالُهم[1].

التمرين ـ ۲

مندرجہ ذیل جملوں میں خالی جگہ مناسب مفعول مطلق سے پر کیجئے:

١ ـ يَجْري زيدٌ ....
٢ ـ كَرَّمْنا الْأُستاذَ ....
٣ ـ سارَ الْقِطارُ ....
٤ ـ ضَرَبْتُ الْعَقْرَبَ ....
٥ ـ وَعَدَ الْخائِنُ ....
٦ ـ آمِنوا باللّٰهِ وَالْيومِ الآخِرِ ....
٧ ـ تُبْتُ إلَى اللّٰهِ ....
٨ ـ قَلِقْتُ على أختي الْمَريضةِ ....
٩ ـ اقْتَنَعْتُ بِرأْيِها ....
١٠ ـ تَقَدَّمَتْ باكستانُ في ميدانِ الصِّناعةِ ....

التمرين ـ ۳

مندرجہ ذیل مصادر کو جملوں میں بطور مفعول مطلق استعمال کیجئے:

قتالًا شديدًا	مِشْيَةَ اللَّيثِ	شُرْبَتَيْنِ	شُهْرَةً واسِعَةً	قَبولًا حَسَنًا
سُطوحَ الشَّمسِ	شُكْرًا جَزيلًا	إشفاقًا	شِفاءً عاجلًا	انْصرافًا سريعًا
رَغْبَةً شَديدةً	اسْتِغْفارًا	اطْمِئْنانًا	حِرصًا عظيمًا	

(١) مأخوذ من النحو الواضح للمدارس الابتدائية الجزء الثاني.

التمرين ـ ٤

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کریں:

١۔ گھنٹہ دومرتبہ بجا۔
٢۔ انھوں نے ہمارے ساتھ بہترین معاملہ کیا۔
٣۔ بیمار دوا غٹا غٹ پی گیا۔
٤۔ ہم آپکی مدد کے لئے پوری طرح تیار ہیں۔
٥۔ میری ٹانگ بہت سوج گئی۔
٦۔ ان عورتوں نے مصائب پر بہت اچھا صبر کیا۔
٧۔ مریض کی حالت کچھ بہتر ہوگئی۔
٨۔ زید دشمنوں کی صفوں پر شیر کی طرح حملہ آور ہوا۔
٩۔ ہم ان پر مکمل اعتماد کرتے ہیں۔
١٠۔ عنقریب اللہ تعالی کافروں کو سخت عذاب دینگے۔
١١۔ حاجیوں کا لوٹنا بہت مبارک ہوا(١)۔
١٢۔ کاری گروں نے اپنا کام بہت عمدگی کے ساتھ کیا۔
١٣۔ میں دن میں دومرتبہ کھاتی ہوں۔
١٤۔ آپکو چاہئے کہ خشوع کرنے والوں کا سا سجدہ کریں۔
١٥۔ میں نے بہت اچھی زندگی گزاری۔
١٦۔ آپکو چاہئے کہ قرآن خوب اچھی طرح حفظ کریں۔
١٧۔ استاد نے مجھے تھوڑی سی سرزنش کی۔
١٨۔ اے عائشہ! حلوے میں تھوڑی سی چینی زیادہ کردو(٢)۔
١٩۔ بچی بہت پیارے انداز میں مسکرائی۔
٢٠۔ مائیں اپنے بچوں کی تربیت کا بہت خیال رکھتی ہیں۔
٢١۔ میں آپکو دیکھ کر بے انتہا خوش ہوئی۔
٢٢۔ آپ سب کو چاہئے کہ استاد کے لیکچر پر مکمل توجہ دیں۔
٢٣۔ ہم نے اپنی خالہ کا بہت شکریہ ادا کیا۔
٢٤۔ آپکو چاہئے کہ والدین کے ساتھ حسن سلوک روا رکھیں۔
٢٥۔ استاد نے سست طالب علم کو سخت ڈانٹا۔
٢٦۔ مجرم نے بہت ندامت کے ساتھ اپنے گناہ کا اعتراف کیا۔
٢٧۔ زید نے اپنے ہاتھوں کو ایک مرتبہ دھویا۔
٢٨۔ محنتی طالب علم نے امتحان میں حیرت انگیز کامیابی حاصل کی۔
٢٩۔ میں نے پنکھے کی رفتار تھوڑی سی کم کردی(٣)۔
٣٠۔ افسوس ہے آپ پر کہ آپ لوگوں کو حقارت کی نظر سے دیکھتی ہیں۔
٣١۔ اے زینب! بزدلوں کی طرح مت ڈرو۔
٣٢۔ اس نے میرا ایسا خیر مقدم کیا جیسے بھائی بھائی کا خیر مقدم کرتا ہے(٤)۔
٣٣۔ مزدور کام کے بعد سخت تھک جاتے ہیں۔
٣٤۔ ہمارے معاشرے میں جرائم بہت گھناؤنے طریقے سے پھیل رہے ہیں۔
٣٥۔ زید لوگوں کے ساتھ عجیب برتاؤ کرتا ہے۔
٣٦۔ ماں نے اپنے بیٹے سے کہا: اپنے جوتے اچھی طرح صاف کر کے اسکول جاؤ۔

(١) قُدُوْمٌ مُبَارَكٌ (٢) تھوڑی سی: زیادةٌ طَفِيفَةٌ (٣) رفتار: سُرْعَةٌ. (٤) تَرْحِيبُ الأَخِ بِأَخِيهِ

۳۷۔ پچھلے دس سالوں میں ہم نے تین حج کیے۔ ۳۸۔ معلّمہ نے مجھے زور سے جھنجھوڑتے ہوئے کہا: لا پرواہی تمہاری عادت بن گئی ہے۔

۳۹۔ میں نے پچھلے ہفتہ میں آپ کی تین دفعہ زیارت کی ہے، لیکن آپ ایک مرتبہ بھی میرے گھر نہیں آئے۔

۴۰۔ محنتی طالب علم نے کہا: میں نے مسائل یاد کر لئے ہیں، لیکن امتحان سے پہلے جلدی سے دہرانا چاہتا ہوں۔

التمرين ۔ ٥

مندرجہ ذیل آیات کریمہ میں مفعول مطلق کی تعین کیجئے اور اسکی نوع بیان کیجئے:

١ ـ وَتَبَتَّلْ إليهِ تبْتيلاً.

٢ ـ فيَميلونَ عَلَيكم مَيْلَةً واحدةً.

٣ ـ وَكُلًّا تَبَّرْنا تَتْبيرًا.

٤ ـ فَمَهِّلِ الكافرينَ أمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا.

٥ ـ فَدَمَّرْناهمْ تَدميرًا.

٦ ـ فَسَوفَ يُحاسَبُ حسابًا يَسيرًا.

٧ ـ يُفَجِّرونها تَفْجيرًا.

٨ ـ وَلِيُبْلِيَ المُؤْمِنينَ منهُ بَلاءً حَسَنًا.

٩ ـ إنّا أنْشأْنٰهُنَّ إنْشاءً.

١٠ ـ كَلّا إذا دُكَّتِ الأرضُ دَكًّا دَكًّا.

١١ ـ وَمَهَّدتُّ لَهُ تَمْهيدًا.

١٢ ـ وَلَقدْ بَوَّأْنا بَني إسرائيلَ مُبَوَّأَ صِدْقٍ.

١٣ ـ وَلَا يوثِقُ وَثاقَهُ أحَدٌ.

١٤ ـ كَذٰلكَ لِنُثَبِّتَ بِهِ فُؤادَكَ وَرَتَّلْناهُ تَرتيلاً.

١٥ ـ وأمْطَرْنا عَلَيهِمْ مَطَرًا

١٦ ـ وَيُريدُ الشَّيطانُ أن يُضِلَّهمْ ضَلالاً بَعيدًا.

١٧ ـ وَكَذَّبوا بآياتِنا كِذّابًا.

١٨ ـ يا أيُّها الَّذينَ آمَنوا اذْكروا اللّٰهَ ذِكرًا كثيرًا.

١٩ ـ وَأسْرَرْتُ لَهم إسْرارًا.

٢٠ ـ قالَ إنّي أحْبَبْتُ حُبَّ الخَيرِ عن ذِكرِ رَبّي.

٢١ ـ لَأُعَذِّبَنَّهُ عَذابًا شَديدًا.

٢٢ ـ أنّا صَبَبْنا الماءَ صَبًّا ثُمَّ شَقَقْنا الأرضَ شَقًّا.

٢٣ ـ فَشاربونَ شُرْبَ الْهيمِ.

٢٤ ـ يَومَ تَمورُ السَّماءُ مَورًا وَتَسيرُ الْجبالُ سَيْرًا.

٢٥ ـ فَقُلْ يَنْسِفُها رَبّي نَسْفا.

٢٦ ـ إذا رُجَّتِ الأرضُ رَجًّا وَبُسَّتِ الجِبالُ بَسًّا.

٢٧ ـ وَهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحابِ.

٢٨ ـ لَقَدِ استَكْبَروا في أنفسِهِم وَعَتَوا عُتُوًّا كبيرًا.

٢٩ ـ إنّا فَتَحْنا لَكَ فَتْحًا مُبينًا.

٣٠ ـ فَلَمّا تَغَشّاها حَمَلَتْ حَمْلاً خَفيفًا فَمَرَّتْ بِهِ.

٣١ـ أقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا.

٣٢ـ وَدانِيَةً عليهم ظِلالُها وَذُلِّلَتْ قُطوفُها تَذليلاً.

٣٣ـ فاجْلِدوهُمْ ثمانينَ جَلْدَةً.

٣٤ـ يآ أيُّها الَّذينَ آمَنُوا توبوا إلَى اللّٰهِ تَوبَةً نَصوحًا.

٣٥ـ إلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةً بِيَدِهِ.

٣٦ـ ألَمْ تَرَ أنَّا أرسَلْنا الشَّياطينَ عَلَى الكافِرينَ تَؤُزُّهُم أزًّا.

٣٧ـ إذا زُلْزِلَتِ الأرْضُ زِلْزالَها.

٣٨ـ وَتَأْكُلونَ التُّراثَ أكلاً لَمًّا وَتُحِبُّونَ المالَ حُبًّا جَمًّا.

٣٩ـ ثُمَّ قَبَضْناهُ إلينا قَبْضًا يَسيرًا.

٤٠ـ وَأمَّا الَّذين اسْتَنْكَفوا وَاسْتَكْبَروا فَيُعَذِّبُهم عذابًا أليمًا.

٤١ـ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَراحًا جَميلاً.

٤٢ـ وَمن يَتَّخِذِ الشَّيطانَ وَلِيًّا من دونِ اللّٰهِ فَقد خَسِرَ خُسرانًا مُبينًا.

٤٣ـ وَكُلَّ شَيءٍ فَصَّلْناه تَفصيلاً.

٤٤ـ فِئَةٌ تُقاتِلُ في سبيلِ اللّٰهِ وَأخْرى كافِرَةٌ يَرونَهم مِثْلَيْهِم رَأْيَ العينِ.

٤٥ـ فَأَخَذْناهُم أخْذَ عَزيزٍ مُقْتَدِرٍ.

معاني الكلمات

الأفعال

عربي	اردو	عربي	اردو
ثارَ ـُ	بھڑک اٹھا، جوش میں آگیا	نَكَبَهُ الدَّهرُ	زمانہ نے اسکو مصیبت میں ڈالا
دَكَّ ـُ	اس نے ریزہ ریزہ کردیا		

اردو	عربي	اردو	عربي
سرزنش کی	آخَذَ ، يُؤَاخِذُ	سوج گیا	وَرِمَ ـِ
غٹاغٹ پی گیا	عَبَّ ـُ عَبًّا		

الأسماء

اردو	عربي	اردو	عربي
عادت	دَأْبٌ ، دَيْدَنٌ	گھناؤنا	فَظيعٌ
پیارے انداز میں مسکرانا	ابْتِسامَةٌ حُلْوَةٌ		

الدرس التاسع والعشرون

المفعول لأجله

الأمثلة:

١ـ التَحقْتُ بالمَدرسَةِ رَغْبَةً في تَعلُّمِ الدِّينِ.

٢ـ نُنفِقُ أموالَنَا ابْتِغَاءَ مَرضاةِ اللّٰهِ.

٣ـ وَيْحَكُم! أتُمارِسونَ الطِّبَّ طَمْعًا في المَالِ؟

٤ـ ضَربتُ ابنِي تأدِيبًا لَه.

٥ـ عُنِيَتِ الحُكُومَةُ بِالتدْرِيبِ العَسكَرِيِّ تَقْوِيَةً لِلبِلادِ.

شرح وتفصیل:

مندرجہ بالا جملوں میں سرخ منصوب کلمات پر غور کیجئے، یہ بات تو واضح ہے کہ یہ سب کے سب مصادر ہیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہر مصدر کا اپنے سے پہلے آنے والے فعل سے کیا تعلق ہے؟ پہلا جملہ لیجئے: "التَحَقْتُ بالمدرسة رغبةً في تعلم الدين" اگر صرف التَحَقْتُ بِالْمَدْرَسَةِ پر اکتفا کرلیا جائے تو یہ جملہ بذات خود مکمل اور بامعنی ہے، لیکن متکلم کا مقصد پورا نہیں ہورہا، کیونکہ وہ دراصل "الالتحاق بالمدرسة" کا سبب یا علت بیان کرنا چاہتا ہے۔ وہ فعل کے اس سبب یا علت کو جب مصدر منصوب کی شکل میں کلام کے آخر میں لاتا ہے تو بات واضح ہوجاتی ہے۔

''ایسا منصوب مصدر جو فعل کا سبب یا علت بیان کرنے کے لئے لایا جائے قواعد کی اصطلاح میں المفعول لأجله کہلاتا ہے''۔

المفعول لأجله کو منصوب کرنے کے لئے پانچ شرائط درکار ہیں:

ا۔ اسکا مصدر ہونا ضروری ہے: "أحضرْتُ الكتبَ لِزيدٍ" میں اگرچہ فعل کے بعد اسکا سبب وقوع بیان کیا گیا ہے (زید) لیکن یہ مصدر نہیں ہے اس لئے اسے منصوب کرنا جائز نہیں، بلکہ یہ لام التَّعْلِيْل سے مجرور ہوگا۔

۲۔ دوسری شرط یہ ہے کہ اس سے فعل کے وقوع کا سبب بیان کرنا مقصود ہو: "ذهبنَا مَشْيًا" میں مشیًا مصدر ہے، لیکن مفعول لأجله نہیں ہے، کیونکہ یہ اس جملہ میں ذهاب کے واقع ہونے کا سبب نہیں بتارہا بلکہ کیفیت بتارہا ہے۔

۳۔ مصدر بھی ایسا ہونا چاہئے جو نفس کے باطنی افعال پر دلالت کرے، جیسے شوق، رغبت، خوف، حرص، تعظیم وغیرہ پس "جئتُ لِلْقِراءَة" میں القراءَة کو منصوب کرنا جائز نہیں، کیونکہ قراءَة ایک ظاہری فعل ہے۔ ایسا مصدر جب فعل کے سبب کے طور پر لایا جاتا ہے تو اسے منصوب نہیں، بلکہ لام التعلیل کے ساتھ مجرور کیا جاتا ہے۔

۴۔ مصدر اور فعل کا، فاعل اور زمانہ ایک ہونا چاہئے: اگر یوں کہا جائے کہ "أُحِبُّ زيدًا لِتعظيمه الأستاذ" تو یہاں تعظیم کو منصوب کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ تعظیم اور حبّ کے فاعل مختلف ہیں، محبت کرنے والا متکلم ہے اور تعظیم کرنے والا زید، بخلاف جئت رغبة في العلم، کیونکہ اس میں آنے والا اور رغبت کرنے والا (مصدر کا فاعل) ایک ہی شخص ہے۔ اسی طرح مصدر اور فاعل کا زمانہ ایک ہونا چاہئے پس اگر کہا جائے "سافرتُ للعلم" تو علم کو منصوب کرنا جائز نہیں، کیونکہ سفر کا زمانہ ماضی ہے جبکہ علم مستقبل میں حاصل ہوگا۔

قاعدہ نمبر ۵۶:

ا۔ المفعول لأجله وہ منصوب مصدر ہے جو اپنے سے پہلے آنے والے فعل کی علت یا سبب بیان کرتا ہے۔ اور اسے منصوب کرنے والا عامل یہی فعل ہوتا ہے۔

۲۔ المفعول لأجله میں مندرجہ ذیل شرائط کا پایا جانا ضروری ہے:

(ا) یہ مصدر ہوتا ہے۔

(۲) اپنے سے پہلے آنے والے فعل کی علت یا سبب بیان کرتا ہے۔

(۳) یہ دل کے جذبات یا کیفیات کی عکاسی کرتا ہے، مثلاً خوف، امید، خواہش وغیرہ۔

(۴) فعل اور مفعول لأجله کا فاعل ایک ہوتا ہے۔

(۵) فعل اور مفعول لأجله کا زمانہ بھی ایک ہوتا ہے۔

التمرين ـ ١

مندرجہ ذیل مصادر میں سے مناسب مصدر کو بطور مفعول لأجله خالی جگہ میں لائیے:

بُغْيَة الإطّلاع خوفٌ شوقٌ حرصٌ تأديبٌ حزنٌ دِفاعٌ بَحْثٌ طَلَبٌ

قَصْدُالإِصْلاح إبْقاءٌ رهبةٌ حِلمٌ إجْلالٌ تقديرٌ رغبةٌ غَضَبٌ

١ ـ إنّماوبّختُك......

٢ ـ أقُومُ بِالتّمريناتِ الرّياضيةِ ......على صِحّتِي.

٣ ـ قامَ الوزراءُ......لِلرّئِيْسِ.

٤ ـ كافَأْتُ الحكومةُ الطبيبَ..........لخدماتِهِ.

٥ ـ إحْمَرَّ وَجْهُ الرَّجُلِ......

٦ ـ أسْرَعْنَا إلى الفصلِ...........مِن فواتِ الدَّرْسِ.

٧ ـ إنّما جِئتُ......إلى لِقَائِكَ.

٨ ـ قَاتلَ الجُنْدُ في شُجَاعَةٍ......عن أرض الوطنِ.

٩ ـ يصرخُ الأطفالُ......من الظّلامِ.

١٠ ـ جاءَ بعضُ الْقَرَوِيّينَ إلى المدينةِ......عن العملِ.

١١ ـ سافرتُ إلى مكةَ المُكرمةِ......للعلمِ.

١٢ ـ إِنّما ندرس...... فِي العلمِ، لا...... من الامتحان.

١٣ ـ بَكَى الشعبُ......على موتِ الرئيسِ.

١٤ ـ إِنَّكَ تستحِقُّ العِقَابَ لكنِّي صَفحتُ عَنْكَ ......

١٥ ـ عليكَ أنْ تَعْفوَعَنِ الصَّدِيْقِ......على مودَّتِهِ.

١٦ ـ أقرأُ الصُّحُفَ......على أحوالِ المسلمينَ في العَالَمِ.

التمرين ـ ٢

مندرجہ ذیل مصادر کو جملوں میں بطور مفعول لأجله استعمال کیجئے:

حبًّا لِـ تَشْجِيْعًا لِفُلَانٍ عَلى شَيءٍ شُكْرًا اسْتِهْزَاءً تَعْظِيْمًا شَفَقَةً

خَشْيَةً بَهْجَةً وَسُرورًا تَأْدِيْبًا خَجَلًا اهْتِمَامًا ب

التمرين ـ ٣

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجئے:

١۔ زخمی درد کے مارے کراہ رہا ہے۔

٢۔ علم اور علماء کی شان میں بہت سی احادیث وارد ہوئی ہیں۔

۳۔ میں نے یہ مقالہ استاد کے کہنے پر لکھا۔

۴۔ کیا تم اللہ تعالی پر بہتان باندھنے کیلئے سود کو حلال کرتے ہو؟

۵۔ اے عورتو! فقر کے ڈر سے بخل مت کرو۔

۶۔ بے شک صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اعلاء حق کی خاطر اپنی جانیں دیں۔

۷۔ بچی کے دونوں گال مارے شرم کے سرخ ہو گئے۔

۸۔ میں ابھی تک ٹھنڈ کے ڈر سے اونی کپڑے پہن رہا ہوں۔

۹۔ طلبہ امتحان کے نتیجے کی خوشی میں ہنس رہے ہیں۔

۱۰۔ میں نے گھنٹی نہیں بجائی اس ڈر سے کہ مریض جاگ نہ جائے۔

۱۱۔ ہم اس خطرے کو دور کرنے کیلئے کیا کر سکتے ہیں؟

۱۲۔ ہم والدین کی خدمت کرتے ہیں اللہ تعالی کو راضی کرنے کیلئے۔

۱۳۔ ہم نے مہمانوں کے اکرام کیلئے ایک بکری ذبح کی۔

۱۴۔ میں ان مسائل کو امتحان کی تیاری کی غرض سے یاد کر رہا ہوں۔

۱۵۔ گھٹیا آدمی کو گالی دینے سے گریز کرو شرافت کی بنا پر۔

۱۶۔ میں طبیعت تازہ کرنے کیلئے دیہات میں کچھ وقت گزاروں گا۔

۱۷۔ طلبہ نے اپنے ساتھی کی حمایت میں اپنے ہاتھ بلند کئے۔

۱۸۔ لوگ نئے قانون پر احتجاج کرنے کیلئے مظاہرے کر رہے ہیں۔

۱۹۔ میں آپکو یہ خط لکھ رہا ہوں آپکے احسان کی قدردانی میں۔

۲۰۔ اسلام آباد میں عالمی امن کی جستجو میں ایک مؤتمر منعقد کی جا رہی ہے۔

۲۱۔ وہ بچوں کی تربیت کی فکر میں انہیں کسی کے گھر نہیں بھیجتی۔

۲۲۔ میں نے سلیم سے بات کی اسے دین سیکھنے پر ابھارنے کی غرض سے۔

۲۳۔ ہم مہمانوں کے استقبال کیلئے دروازے پر کھڑے ہوئے۔

۲۴۔ آپکو چاہئے کہ اپنے بلند مقصد کے حصول کیلئے انتہائی کوشش کریں۔

۲۵۔ یہودی بغض وعداوت کی بنا پر اسلام کو طعن وتشنیع کا نشانہ بناتے ہیں۔

۲۶۔ میں غریبوں اور مسکینوں کو صدقہ خیرات دیتا ہوں ثواب کی امید سے۔

۲۷۔ عورتیں مردوں کی صفوں کے پیچھے کھڑی ہوگئیں شکست کو روکنے کیلئے۔

۲۸۔ استاد نے ان مسائل کی دوبارہ شرح کی انکی اہمیت پر متنبہ کرنے کیلئے۔

۲۹۔ ہم نے امتحان میں اپنی کامیابی کی خوشی منانے کیلئے ایک تقریب منعقد کی۔

۳۰۔ لوگ آج کل مشرق وسطی جاتے ہیں اپنا معیار زندگی بہتر بنانے کی امید میں۔

۳۱۔ دونوں دوستوں نے ٹھنڈی آہ بھری بچپن کی یادوں پر اظہار حسرت کرتے ہوئے۔

۳۲۔ مستشرقین اسلام کے خلاف شکوک وشبہات ابھارنے کیلئے کوششیں کر رہے ہیں۔

۳۳۔ میں اپنا مال آپکے پاس امانت رکھ رہا ہوں آپکی دیانتداری پر بھروسہ کرتے ہوئے۔

۳۴۔ اہل جاہلیت میں سے بعض عار کے ڈر سے اپنی بیٹیوں کو زندہ درگور کر دیا کرتے تھے۔

۳۵۔ انسان کو بعض اوقات دوسروں کے جذبات کا لحاظ رکھتے ہوئے خاموش رہنا پڑتا ہے۔

۳۶۔ بے شک جو لوگ دکھاوے کی خاطر اپنا مال خرچ کرتے ہیں انکا دیا ہوا حبط ہو جائے گا۔

۳۷۔ اللہ تعالی نشانیاں بھیجتے ہیں مجرموں کو ڈرانے کیلئے اور مومنین کے دلوں کو تقویت دینے کیلئے۔

۳۸۔ اللہ تعالی کافروں کو جہنم کی آگ میں ڈالیں گے ان سے انکے کفر اور نافرمانی کا بدلہ لینے کیلئے۔

۳۹۔ آپ کو چاہئے کہ اپنے مال کا کچھ حصہ الگ کر دیں فقراء کی ضرورت پوری کرنے کی غرض سے۔

۴۰۔ پاکستان کے وزیر اعظم نے ترکی کا ایک سرکاری دورہ کیا دونوں ملکوں کے درمیان دوستی اور اخوت کے رشتے کو مضبوط بنانے کی خواہش میں۔

التمرين ـ ٤

مندرجہ ذیل آیات کریمہ سے مفعول لأجلہ نکالئے:

١ ـ ولَا تَقْتُلوا أَوْلادَكم خَشْيَةَ إِمْلاقٍ.

٢ ـ فَيَتَّبِعُونَ ما تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيْلِهِ.

٣ ـ فَأَتْبَعَهُم فِرْعَوْنُ وَجُنودُهُ بَغْيًا وَّعَدْوًا.

٤ ـ يَجْعَلونَ أَصابِعَهُم فِي آذانِهِم مِّنَ الصَّواعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ.

٥ ـ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذين بَدَّلوا نِعمَةَ اللّٰهِ كُفْرًا.

٦ ـ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِيْنَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِم بَطَرًا وَ رِئاءَ النَّاسِ.

٧ ـ أُحِلَّ لَكُم صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعامُهُ مَتاعًا لَّكُم.

٨ ـ تَوَلَّوا وَّأَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا أَلَّا يَجِدوا ما يُنْفِقونَ.

٩ ـ وَجَحَدُوا بِها وَاسْتَيْقَنَتْها أَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّ عُلُوًّا.

١٠ ـ تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ المَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا.

١١ ـ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ أَنْفُسِهِمْ.

١٢ ـ قُلْ لَّوْأَنْتُمْ تَمْلِكُونَ خَزَائِنَ رَحْمَةِ رَبِّي إِذًا لأَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ الإِنْفَاقِ.

١٣ ـ وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ إِلَّا الَّذِيْنَ أُوْتُوهُ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ.

١٤ ـ فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰى آثَارِهِمْ إِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوا بِهٰذَا الحَدِيْثِ أَسَفًا.

١٥ ـ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوا أَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّحَرَّمُوا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَاءً عَلَى اللّٰهِ.

١٦ ـ وَدَّ كَثِيْرٌ مِّن أَهْلِ الكِتَابِ لَوْ يَرُدُّونَكُمْ مِّنْ بَعْدِ إِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ.

معاني الكلمات

الأفعال

اردو	عربي	اردو	عربي
اس نے قائم کیا	أقامَ	اس نے ابھارا	حَثَّ على شَيْءٍ
منعقد ہوا/ ہوئی	عُقِدَ	ہم کیا کر سکتے ہیں	ماذا عسَى أن نَفْعلَ
وہ کراہا	أنَّ	انتہائی کوشش کی	بَذَلَ قُصارٰى جُهْدِهِ
اس نے ٹھنڈی آہ بھری	تَنَهَّدَ	سرکاری دورہ کیا	سافَرَ فِي جَولَةٍ رَسمِيَّةٍ
اسنے مظاہرے کئے	قام بالتَّظاهراتِ	اسے ٹھنڈ لگ گئی	أَصَابَهُ الْبَرْدُ

الأسماء

اردو	عربي	اردو	عربي
امید میں	أمَلٌ في	طبیعت تازہ کرنا	تَرْويحٌ عنِ النَّفْسِ
منانا	احْتِفالٌ بِ	شکست روکنا	مَنْعٌ لِلْهَزِيمةِ
عالمی امن	السِّلْمُ العالميُّ	اللہ پر بہتان باندھنا	افْتِراءٌ على اللّٰهِ
دوسروں کے جذبات کا لحاظ رکھنا	مُراعاةُ مَشاعرِ الآخرينَ	کفر اور نافرمانی	الْجُحُودُ والْعِصْيانُ
دوستی و بھائی چارے کا رشتہ	روابطُ الصَّداقَةِ وَالْأُخُوَّةِ	کسی کی شان میں	تَنْويهٌ بِشأنِ كذا
معیار زندگی بہتر بنانا	رَفْعُ مُستوَى الْمعيشَةِ	شکوک وشبہات ابھارنا	إثارة الشُّكوكِ والشُّبهاتِ
شرافت	تَكَرُّمٌ	کسی کے کہنے پر	تَلْبِيَةٌ لِّطَلَبِ فلانٍ
آگاہ کرنا	تَنْبيهٌ (على)	یادیں	ذِكرَياتٌ
احسان کی قدر دانی کرنا	اعترافٌ بالْجَميلِ		

التمييز

تَمْيِيزُ الذَّات (تمييز الكيل والوزن والمساحة)

(أ)

تمييز الوزن

١ـ اشْتَرَيْتُ كيلو جرامًا لَحْمًا.	كيلو جِرَامِ لحمٍ.	كيلو جرامًا مِن لَحْمٍ.
٢ـ يَزِنُ خاتَمِي مِثْقالًا ذَهَبًا.	مِثْقالَ ذَهَبٍ.	مِثْقالًا مِن ذَهَبٍ.
٣ـ إنَّما بَقِيَ فِي الْمَخْزَن مَنٌّ دَقِيقًا.	مَنُّ دَقِيقٍ.	مَنٌّ مِنْ دَقِيقٍ.

(ب)

تمييز الكيل[1]

٤ـ شَرِبْتُ كوبًا شايًا فِي الإفْطارِ.	كُوبَ شَايٍ.	كُوْبًا مِن شايٍ.
٥ـ اسْتَقَيْنَا دَلْوًا مَاءً مِنَ الْبِئْرِ.	دَلوَ ماءٍ.	دَلوًا مِن مَّاءٍ.
٦ـ صَدَقَةُ الْفِطْرِ نِصْفُ صاعٍ حِنْطَةً.	نِصْفُ صاعِ حِنْطَةٍ.	نِصْفُ صاعٍ مِنْ حِنْطَةٍ.

(ج)

تمييز المساحة[2]

٧ـ بَاعَ التَّاجِرُ ذِراعَيْنِ حَرِيرًا.	ذِرَاعَي حَرِيرٍ	ذِراعَيْنِ مِنْ حَرِيرٍ
٨ـ مِنَ النَّاسِ مَن يَّبِيعُ إيمانَهُ لِشِبْرٍ أرْضًا.	لِشِبْرِ أرْضٍ	لِشِبْرٍ مِّنْ أرْضٍ
٩ـ يَكْفِي لِثَوْبِ الطِّفْلِ مِتْرٌ قُماشًا	مِتْرُ قُماشٍ	مِتْرٌ مِّنْ قُماشٍ

---

(١) كَيْلٌ: ناپ، پیمائش (٢) مَسَاحَةٌ: رقبہ

شرح وتفصیل:

مجموعہ (ا) کے ذیل میں پہلے جملے پر غور کیجئے، اگر یہی جملہ سرخ منصوب اسم کے بغیر لایا جائے اور یوں کہا جائے: اشتریت کیلو جرامًا تو ظاہر ہے کہ بات واضح نہیں ہوگی اور سامع کے ذہن میں یہ سوال اٹھے گا کہ آخر متکلم نے کلو کے حساب سے کیا خریدا؟ آٹا، دال، گوشت وغیرہ کچھ بھی ہوسکتا ہے، یہ ابہام دور کرنے کیلئے ہم کیلو جرامًا کے بعد ایک منصوب اسم لے آئے جس سے یہ پتہ چل رہا ہے کہ کیلو جرامًا کا اطلاق کس چیز پر ہورہا ہے۔

''جس اسم کا ابہام دور کرنا مقصود ہو اسے نحو کی اصطلاح میں مُمَیَّز کہا جاتا ہے اور جس اسم کے ذریعے یہ ابہام دور کیا جائے اسے تمییز کہتے ہیں''۔

جملہ ا میں کیلو جراما ممیز ہے اور لحمًا تمییز ہے چونکہ ممیز وزن پر دلالت کررہا ہے اس لیے اس کی تمییز "تمییز الوزن" کہلائے گی۔

اسی طرح مجموعہ (ب) کے تحت جو تمییز آئی ہے وہ "تمییز الکیل" کہلائے گی، کیونکہ جس ممیز کا ابہام دور کرنے کے لئے اسے لایا گیا ہے وہ کسی نہ کسی قسم کا پیمانہ ہے۔

مجموعہ (ج) کے ذیل میں جو تمییز ہے وہ "تمییز المساحۃ" کہلائے گی، کیونکہ اسکا ممیز رقبے پر دلالت کررہا ہے۔[1]

تمییز الوزن والکیل والمساحۃ کو منصوب بھی لایا جاسکتا ہے اور مجرور بھی (اسے مِن سے بھی مجرور کیا جاسکتا ہے اور ممیز کا مضاف الیہ بنا کر بھی مجرور کیا جاسکتا ہے) یادرکھئے کہ تمییز ہمیشہ نکرہ ہوتی ہے۔

التمرین ۔ ۱

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجئے:

۱۔ دو من کپاس بیچی گئی۔
۲۔ دیہاتی نے مجھے ایک پیالہ بکری کا دودھ پلایا۔
۳۔ مجھے ایک گلاس جوس پیش کیا گیا۔
۴۔ میں نے دوکاندار سے دو پیپے گھی کے خریدے۔

(۱) ذراع، متر وغیرہ جس سے کپڑے یا کسی اور چیز کا طول وعرض ناپا جاتا ہے سب رقبہ میں داخل ہے۔

۵۔صحراء میں ہتھیلی برابر بھی سایہ نہیں۔

۶۔میں نے خادم سے کہا: فقیر کو مٹھی بھر چاول دے دو۔

۷۔ہم نے دعوت کیلئے کئی کلو گوشت خریدا۔

۸۔کیا آپ کو غسل کے لئے دو بالٹی پانی کی ضرورت ہے؟

۹۔میں نے گھوڑے کو ایک پیالہ جو کھلائے۔

۱۰۔اس بازار میں ایک میٹر ریشمی کپڑا سو روپے میں بکتا ہے۔

۱۱۔کسان نے کھیت کو ایک مشکیزہ پانی کا پلایا۔

۱۲۔ہم نے دو دن میں خوبانی کے مربے کی ایک بوتل ختم کر لی۔

۱۳۔کیا آپ قہوے میں دو چمچ چینی کے لیتے ہیں؟

۱۴۔کیا آپ نے باورچی خانہ کی میز پر دو تھیلے چینی کے رکھے تھے؟

۱۵۔جو ذرہ برابر بھی بھلائی کرے گا قیامت کے دن اسکی جزاء پائے گا۔

۱۶۔گاؤں کی ایک عورت دریا سے ایک مٹکا پانی کا سر پر اٹھائے ہوئے لائی۔

۱۷۔اے خالد! میری پلیٹ میں مٹھی بھر چاول اور ایک ڈوئی سالن کی ڈال دو۔

۱۸۔میں نے خادمہ سے کہا: مہمانوں کے لئے جلدی سے ایک دیگچہ قیمہ تیار کرو۔

۱۹۔گھر کی چھت پر کھڑے ہو جایئے آپ کو منتہائے نظر تک کھیت نظر آئیں گے۔

۲۰۔میں نے زینب سے کہا: اپنے بیٹے کو سونے سے پہلے ایک گلاس نیم گرم دودھ کا پلا دیا کرو۔

تمییز العدد

العدد والمعدود من (١) إلى (١٠)

المذكر	المؤنّث
طالِبٌ واحِدٌ	طَالِبَةٌ وَاحِدَةٌ
طالبان اثْنَانِ	طَالِبَتَانِ اثْنَتَانِ
ثَلاثَةُ طُلَّابٍ	ثَلاثُ طالباتٍ
أَرْبَعَةُ طُلَّابٍ	أَرْبَعُ طالباتٍ
خَمْسَةُ طُلَّابٍ	خَمْسُ طالباتٍ
سِتَّةُ طُلَّابٍ	سِتُّ طالباتٍ

سَبْعَةُ طُلَّابٍ	سَبْعُ طالباتٍ
ثَمانِيَةُ طُلَّابٍ	ثَمَانِي طالباتٍ
تِسْعَةُ طُلَّابٍ	تِسْعُ طالباتٍ
عَشْرَةُ طُلَّابٍ	عَشْرُ طالباتٍ

شرح وتفصیل:

ایک سے دس تک معدود یعنی تمییز العدد کے احکام مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ تین سے دس تک معدود جمع ہوتا ہے اور عدد کا مضاف الیہ بن کر آتا ہے۔

۲۔ عدد تذکیر وتانیث میں معدود کے برعکس ہوتا ہے یعنی اگر معدود مذکر ہے تو عدد مؤنث ہوگا اور اگر معدود مؤنث ہے تو عدد مذکر ہوگا۔

۳۔ جب عدد معدود کا یہ مجموعہ کلام میں وارد ہوگا تو اعرابی تبدیلیاں عدد پر واقع ہوں گی جبکہ معدود مجرور بالإضافة رہے گا:

المرفوع: عَلَى الرَّفِّ ثَلاثَةُ كُتُبٍ.

المنصوب: قَرَأْتُ ثَلاثَةَ كُتُبٍ.

المجرور: بَحَثْتُ عن ثَلاثَةِ كُتُبٍ.

التمرين ـ ۲

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجئے:

۱۔ فقیر کو دس کلو آٹا دے دو۔

۲۔ خادمہ نے دسترخوان پر چھ پلیٹیں اور آٹھ چمچے رکھے۔

۳۔ کیا یہ کالا قلم نو روپے کا ہے؟

۴۔ میرے کمرے میں دو دروازے اور چار کھڑکیاں ہیں۔

۵۔ اس ڈبے میں دس رنگین قلم ہیں۔

۶۔ میں نے اپنے شاگردوں کو پانچ دینی رسائل ہدیہ کیے۔

۷۔ میری نئی الماری میں سات درازیں ہیں۔

۸۔ ہم نے اپنے بھائی کے ولیمہ میں چار بکریاں ذبح کیں۔

۹۔اس کتاب کے سات صفحے پھٹے ہوئے ہیں۔ ۱۰۔ باغبان نے ہمارے باغ میں آٹھ چھوٹے پودے لگائے۔

۱۱۔ہم نے شام کی فلائٹ پر چار سیٹیں بک کروائیں۔ ۱۲۔ ماہر درزن نے تین گھنٹے کے اندر اندر پانچ قمیصیں سی لیں۔

۱۳۔اس قمیص کے چھ بٹن ہیں جن میں سے تین ٹوٹے ہوئے ہیں۔

۱۴۔اس محنتی طالبعلم نے ایک مہینے کے اندر اندر آٹھ سپارے حفظ کر لئے ہیں۔

۱۵۔اگر آپ نے تین جوڑے جوتوں کے خریدے ہیں تو یقیناً اسراف کیا ہے۔

العدد والمعدود من (١١) إلى (٩٩)

العدد	المذكر	المؤنث
١١	أَحَدَ عَشَرَ طالِبًا	اِحْدٰى عَشْرَةَ طالِبَةً
١٢	اِثْنا عَشَرَ طالِبًا (مرفوع)	اِثْنَتَا عَشْرَةَ طَالِبَةً
١٢	اِثْنَيْ عَشَرَ طالبًا	اِثْنَتَيْ عشْرةَ طالبةً
١٣	ثَلاثَةَ عَشَرَ طالبًا	ثَلاثَ عشْرةَ طالبةً
١٤	أربَعةَ عشَرَ طالبًا	أَرْبعَ عشْرةَ طالبةً
١٥	خَمْسَةَ عشَرَ طالبًا	خَمْسَ عشْرةَ طالبةً
١٦	سِتَّةَ عشَرَ طالبًا	سِتَّ عشْرةَ طالبةً
١٧	سَبْعَةَ عَشَرَ طالبًا	سَبْعَ عشْرةَ طالبةً
١٨	ثَمانِيَةَ عشَرَ طالبًا	ثَمَانِي عشْرةَ طالبةً
١٩	تِسْعةَ عشَرَ طالبًا	تِسْعَ عشْرةَ طالبةً
٢٠	عِشْرُونَ طَالبًا	عِشْرُونَ طالبةً
٢١	أَحَدٌ وَّعِشْرُونَ طالبًا	اِحْدٰى وَعِشْرونَ طالبةً
٢٢	اِثْنَانِ وَعِشْرُونَ طالبًا	اِثْنَتَانِ وَعِشْرونَ طالبةً

۲۳	ثَلاثَةٌ وَّعِشْرُونَ طالبًا	ثَلاثٌ وَّعِشْرونَ طالبةً
۲٤	أَرْبَعَةٌ وَّعِشْرونَ طالبًا	أَرْبَعٌ وَّعِشْرونَ طالبةً
۲٥	خَمْسَةٌ وَّعِشْرونَ طالبًا	خَمْسٌ وَّعِشْرونَ طالبةً
۲٦	سِتَّةٌ وَّعِشْرونَ طالبًا	سِتٌّ وعِشْرونَ طالبةً
۲۷	سَبْعَةٌ وَّعِشْرُونَ طالبًا	سَبْعٌ وعِشْرونَ طالبةً
۲۸	ثمانيةٌ وَّعِشْرونَ طالبًا	ثَمانٍ وعِشْرونَ طالبةً
۲۹	تسعةٌ وَّعِشْرونَ طالبًا	تِسْعٌ وعِشْرونَ طالبةً
۳۰	ثلاثون طالبًا	ثَلاثُون طَالِبَةً
٤۰	أَرْبَعُونَ طالبًا	أَرْبَعُونَ طالبةً
٥۰	خَمْسُونَ طالبًا	خَمْسُونَ طالبةً
٦۰	سِتُّونَ طالبًا	سِتُّونَ طالبةً
۷۰	سَبْعُونَ طالبًا	سَبعونَ طالبةً
۸۰	ثَمانُونَ طالبًا	ثَمانُونَ طالبةً
۹۰	تِسْعُونَ طالبًا	تِسْعُونَ طالبةً

شرح وتفصیل:

۱۔ گیارہ سے لیکر ننانوے تک تمییز العدد (یعنی معدود) مفرد اور منصوب ہوتی ہے۔

۲۔ گیارہ سے لے کر انیس تک کے اعداد دو اجزاء سے مرکب ہوتے ہیں دونوں جزء فتح پر مبنی ہوتے ہیں: (إنّي رأيتُ أحَدَعشرَ كوكبًا) میں أحدَ عَشَرَ کے اعراب کو یوں تعبیر کیا جائیگا: مبني على فتحة الجزئين في محلّ نصب مفعول به، البتہ بارہ کا پہلا جزء معرب ہوا کرتا ہے اور مثنی کی طرح الف سے مرفوع، یاء سے مجرور ومنصوب ہوتا ہے:

۱۔ فِي السَّنَةِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا. (اِثْنَا: مُبْتَدأٌ مُؤَخَّرٌ مَرْفوعٌ وَعَلَامَةُ رَفْعِهِ الألِفُ، عَشَرَ: مَبْنِيٌّ عَلَى الْفَتْحَةِ بِمَنْزِلَةِ النُّوْنِ مِنَ الْمُثَنّٰى لَا مَحَلَّ لَهُ مِنَ الْإِعْرَابِ).

۲۔ ذَاكَرْتُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ مَسْئَلَةً فِقْهِيَّةً. (اِثْنَتَيْ: مَفعولٌ بِهِ مَنْصُوبٌ وَعَلَامَةُ نَصْبِهِ الْيَاءُ، عَشْرَةَ: مَبْنِيٌّ عَلَى الْفَتْحَةِ بِمَنْزِلَةِ النُّوْنِ مِنَ الْمُثَنّٰى لَا مَحَلَّ لَهُ مِنَ الْإِعْرَابِ).

۳۔ سَلَّمْتُ عَلَى اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا. (اثني :مَجْرورٌ وَعَلَامَةُ جَرِّهِ الْيَاءُ، عَشَرَ : مَبْنِيٌّ عَلَى الْفَتْحَةِ بِمَنْزِلَةِ النُّوْنِ مِنَ الْمُثَنّٰى لَا مَحَلَّ لَهُ مِنَ الْإِعْرَابِ).

۳۔ گیارہ اور بارہ کے عدد کے دونوں اجزاء تذکیر وتانیث میں معدود کے عین مطابق ہوتے ہیں جیسا کہ جدول سے واضح ہے۔

۴۔ تیرہ سے لیکر انیس تک جتنے عدد ہیں انکا پہلا جزء تذکیر وتانیث میں معدود کے برعکس ہوتا ہے اور دوسرا جزء یعنی عشر والا جزء تذکیر وتانیث میں معدود کے مطابق ہوتا ہے۔

۵۔ بیس سے لیکر ننانوے تک کے اعداد بھی دو جزء سے مرکب ہوتے ہیں (دوسرا جزء پہلے جزء پر واو کے ساتھ معطوف ہوتا ہے)۔

۶۔ بیس سے لیکر ننانوے تک ایک اور دو والے اعداد یعنی ۲۱، ۲۲، ۳۱، ۳۲، ۴۱، ۴۲، ۵۱، ۵۲، ۶۱، ۶۲، ۷۱، ۷۲، ۸۱، ۸۲، ۹۱، ۹۲ سب میں پہلا جزء تذکیر وتانیث میں معدود کے عین مطابق ہوتا ہے:

۱۔ جاءَ أَحَدٌ وَّعِشْرونَ رَجُلًا. جاءَتْ إِحْدٰى وَعِشْرُونَ امْرأَةً.

۲۔ قرأْتُ اثْنَيْنِ وَأرْبَعينَ كِتابًا. قَرأْتُ اثْنَتَيْنِ وَأرْبَعينَ صَحِيْفَةً.

۷۔ تین سے لیکر نو والے عدد یعنی ۲۳ سے ۲۹، ۳۳ سے ۳۹، ۴۳ سے ۴۹ وغیرہ کے تمام اعداد میں پہلا جزء تذکیر وتانیث میں معدود کے برعکس ہوتا ہے:

۱۔ اشْتَرَيْتُ الْكِتابَ بِتِسْعٍ وَّخَمْسِينَ رُوبِيَّةً.

۲۔ دَفَعْتُ تِسْعَةً وَّخَمْسِينَ دِرْهَمًا إِلٰى صاحِبِ الدُّكَّانِ.

۸۔ عِشْرُونَ، ثَلَاثُونَ، أَرْبَعُونَ، خَمْسُونَ، سِتُّونَ، سَبْعُونَ، ثَمانُونَ اور تِسْعونَ کے اعراب جمع مذکر سالم کی مانند

ہوتے ہیں یعنی واو سے مرفوع اور یاء سے منصوب ومجرور ہوتے ہیں۔

التمرين ـ ۳

مندرجہ ذیل جملوں میں دیئے ہوئے اعداد (اعراب کو ملحوظ رکھتے ہوئے) الفاظ میں لکھئے:

١ ـ فِي الْيَوْمِ ٢٤ سَاعَةً.

٢ ـ أَنْهَيْتُ ٢٤ فَصْلاً مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ.

٣ ـ مَرِضَ أَخِي ١١ يَوْمًا.

٤ ـ تَقْطَعُ سَيَّارَتِي فِي السَّاعَةِ ٥٢ مِيْلاً.

٥ ـ قَضَيْنَا بِالطَّائِفِ ١٩ سَنَةً.

٦ ـ صَنَعَ الْفَخَّار ٥١ جرَّةً رائِعَةَ الْجَمَالِ.

٧ ـ ذَبَحَ الْجَزَّارُ الْيَوْمَ ٢١ شَاةً.

٨ ـ حَفِظْتُ مِنَ الْقُرْآنِ الْكَرِيمِ ١٢ سورةً.

٩ ـ هُنَاكَ ٩٨ بَيْتًا فِي هٰذِهِ الْقَرْيَةِ.

١٠ ـ كَسَرَ الطِّفْلُ الشِّرِيرُ ١٨ صَحْنًا أَبْيَضَ.

١١ ـ فِي شَهْرِ أُغُسْطُسَ ٣١ يَوْمًا.

١٢ ـ طُبِعَ هٰذَا الْكِتَابُ فِي ٤٥ مُجَلَّدًا أَنِيقًا.

١٣ ـ غَرَسَ الْبُسْتَانِيُّ ١٤ شُجَيْرَةً.

١٤ ـ الْتَحَقَ بِالْمَدْرَسَةِ هٰذِهِ السَّنَةَ ٣٨ طالبًا.

١٥ ـ تَمَّ بِنَاءُ الْقَصْرِ فِي ١٥ عَامًا.

١٦ ـ أَحْضَرَ الخَيَّاطُ مِنَ السُّوقِ ٣٦ زُرًّا أَسْوَدَ.

١٧ ـ وَهَبَ لِي أُسْتَاذِي ١٩ كِتَابًا.

١٨ ـ وَجَدتُّ فِي دُرْجِ الْمَكْتَبِ ٢١ قَلَمًا مُلَوَّنًا.

١٩ ـ فِي قَاعَةِ الْمُؤْتَمرِ ١٨ مِرْوَحَةً.

٢٠ ـ إِشْتَرَى الْمُدِيرُ لِلْمَدْرَسَةِ ٧٧ مَكْتَبًا خَشَبِيًّا.

٢١ ـ فِي هٰذَا الْحَيِّ ١٨ أُسْرَةً بَنْغَالِيَّةً.

٢٢ ـ يَحْتَوِي هٰذَا الْكِتَابُ الضَّخْمُ عَلَى ٦٤ مَقالَةً.

٢٣ ـ اشْتَرَيْتُ هٰذَا الْكِتَابَ بِـ ٥٨ رُوبِيَّةً.

٢٤ ـ قَرَّرَ الاسْتَاذُ لِلامْتِحانِ ٦٢ صَفْحَةً مِنْ كِتَابِ الْفِقْهِ.

٢٥ ـ حَضَرَ الإِجْتِماعَ ٤١ ضَيْفًا أَجْنَبِيًّا.

٢٦ ـ وَضَعَتِ الْخادِمَةُ عَلَى الرَّفِّ ١٢ صَحْنًا وَ١٢ مِلْعَقَةً.

٢٧ ـ رَأَيْتُ فِي الْمَعْرَضِ ١٩ ثَوْبًا مُطَرَّزًا.

٢٨ ـ اُسْتُفْتِيَ الْمُفْتِيُّ فِي ١٧ مَسْئَلَةً فَأَجَابَ عَنْ ١١ مَسْئَلَةً.

٢٩ ـ قالَ الأُسْتَاذُ لِتلامِيذِهِ: اُكْتُبوا مَقَالَةً حَوْلَ أَحْوالِ الْمُسْلِمينَ فِي الْعَالَمِ لا تَزِيدُ عن ٩٠ سَطْرًا.

التمرين ـ ٤

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجئے:

۱۔ سیلاب ۱۹ گاؤں بہا لے گیا۔
۲۔ خادمہ نے دسترخوان پر ۴۲ پلیٹیں اور ۲ بڑے چمچے رکھے۔
۳۔ اس چڑیا گھر میں ۱۷ مور ہیں۔
۴۔ ہم نے ۱۲ طالبات کو کمپیوٹر پر کام کرنے کے لیے تیار کیا۔
۵۔ طوفان میں ۱۲ کشتیاں غرق ہوگئیں۔
۶۔ پولیس نے ایک مہینے کے اندر اندر ۸۲ مجرموں کو گرفتار کیا۔
۷۔ اس پبلک پارک میں ۲۶ فوارے ہیں۔
۸۔ اس کپڑے کے بازار میں پچھلے ہفتہ ۳۴ دکانیں جل گئیں تھیں۔
۹۔ میں نے آج ۶۹ عورتوں کو چائے پیش کی۔
۱۰۔ بادشاہ کے سپاہیوں نے ۱۱ گورخر، ۱۲ ہرن اور ۱۵ خرگوش شکار کیے۔
۱۱۔ اس ہوشیار بلی نے آج ۳۸ چوہے کھائے۔
۱۲۔ زینب نے بڑے گلدان میں ۵۱ سفید گلاب کے پھول لگائے ہیں۔
۱۳۔ اس کتاب میں ۲۷ طباعت کی غلطیاں ہیں۔
۱۴۔ اس شاندار محل میں ۲۷ کمرے ہیں اور ہر کمرے میں ۱۷ فانوس ہیں۔
۱۵۔ اس نئے پرائیوٹ ہسپتال میں ۵۸ نرسیں ہیں۔
۱۶۔ موچی نے جوتوں کی نمائش میں ۸۷ جوتے (جوتوں کے جوڑے) لگائے۔
۱۷۔ ہمارے کتب خانہ میں اس کتاب کے ۱۸ نسخے ہیں۔
۱۸۔ اس ذہین طالبعلم نے ایک ہفتہ کے اندر اندر ۹۸ فقہی مسئلے یاد کر لئے ہیں۔
۱۹۔ اس سال جامعہ کراچی میں ۹۷ طالبات نے داخلہ لیا۔
۲۰۔ حکومت نے دیہی علاقوں میں ۲۱ فیکٹریاں، ۴۲ اسکول اور ۱۲ ہسپتال قائم کیے۔

العدد والمعدود من (۱۰۰) إلي (۳۰۱۱)

العدد	المذكر	المؤنث
۱۰۰	مِئَةُ طَالِبٍ	مِئَةُ طَالِبَةٍ
۱۰۱	مِئَةُ طَالِبٍ وطَالِبٌ	مِئَةُ طالِبَةٍ وطالبَةٌ
۱۰۲	مِئَةُ طَالِبٍ و طالبانِ	مِئَةُ طالِبَةٍ وطالبتانِ
۱۰۳	مِئَةٌ وثلاثَةُ طلابٍ	مِئَةٌ و ثَلاثُ طالباتٍ
۱۱۰	مِئَةٌ وعشرَةُ طلابٍ	مِئَةٌ وعَشرُ طالباتٍ
۱۱۱	مِئَةٌ وأحدَ عشرَ طالبًا	مِئَةٌ وإحدى عشرةَ طالبَةً

١٩٩	مِئَةٌ وتسعةٌ وتسعون طالبًا	مِئَةٌ وَتسعٌ وتسعون طالبةً
٢٠٠	مِئَتَا طالبٍ	مِئَتَا طَالبَةٍ
٢٠٢	مِئَتَا طالبٍ وطالبانِ	مِئَتَا طالبَةٍ وطالبَتَانِ
٢٠٣	مِئَتَانِ وَثَلَاثَةُ طُلَّابٍ	مِئَتَان وثَلاث طالباتٍ
٢١١	مِئَتَانِ وَأَحَدَ عَشَرَ طالبًا	مِئَتَانِ وإحدى عَشْرَةَ طالبةً
٢٩٩	مِئَتَانِ وَتِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ طَالِباً	مِئَتَانِ وَتِسْعٌ وَتِسْعُوْنَ طالِبَةً
٣٠٠	ثَلاثُمِئَةِ طالبٍ	ثَلاثُمِئَةِ طالبَةٍ
٣٠١	ثَلاثُمِئَةِ طالبٍ وطالبٌ	ثَلاثُمِئَةِ طالبةٍ وطالبةٌ
٣٠٣	ثَلاثُمِئَةٍ وثَلاثةُ طلابٍ	ثلاثُمِئَةٍ وثلاثُ طالباتٍ
٣١٠	ثلاثُمِئَةٍ وعَشرةُ طلابٍ	ثلاثُمِئَةٍ وعشرطالباتٍ
٣١١	ثلاثُمِئَةٍ وأحدَ عشر طالبًا	ثلاثُمِئَةٍ وإحدى عشرةَ طالبةً
٣٩٩	ثلاثُمِئَةٍ وتسعةٌ وتسعون طالبًا	ثلاثُمِئَةٍ وتسعٌ وتسعون طالبةً
٤٠٠	أربعُمِئَةِ طالبٍ	أربعُمِئَةِ طالبةٍ
٥٠٠	خمسُمِئَةِ طالبٍ	خمسُمِئَةِ طالبةٍ
٦٠٠	سِتُّمِئَةِ طالبٍ	سِتُّمِئَةِ طالبةٍ
٧٠٠	سبعُمِئَةِ طالبٍ	سبعُمِئَةِ طالبةٍ
٨٠٠	ثمانيمِئَةِ طالبٍ	ثمانيمِئَةِ طالبةٍ
٩٠٠	تسعُمِئَةِ طالبٍ	تِسْعُمِئَةِ طالبةٍ
١٠٠٠	ألفُ طالبٍ	ألفُ طالبةٍ
١٠٠١	ألفُ طالبٍ وطالبٌ	ألفُ طالبَةٍ وطالبةٌ

١٠٠٣	ألفٌ وثلاثة طلابٍ	ألفٌ وثلاثُ طالباتٍ
١٠١٠	ألفٌ وعشرةُ طلابٍ	ألفٌ وعشرُ طالباتٍ
١٠١١	ألفٌ وأحدَ عشرَ طالبًا	ألفٌ وإحدى عشرةَ طالبةً
١٠٩٩	ألفٌ و تسعةٌ وتسعون طالبًا	ألفٌ وتسعٌ وتسعونَ طالبةً
٢٠٠٠	ألفا طالبٍ	ألفا طالبةٍ
٢٠٠١	ألفا طالبٍ وطالبٌ	ألفا طالبَةٍ وطالبةٌ
٢٠٠٣	ألفانِ وثلاثة طلابٍ	ألفان وثلاثُ طالباتٍ
٢٠١٠	ألفانِ وعشرةُ طلابٍ	ألفان وعشرُ طالباتٍ
٢٠١١	ألفانِ وأحدَ عشرَ طالبًا	ألفان وإحدى عشرةَ طالبةً
٢٠٩٩	ألفانِ و تسعةٌ وتسعون طالبًا	ألفان وتسعٌ وتسعونَ طالبةً
٣٠٠٠	ثلاثةُ آلاف طالبٍ	ثلاثةُ آلاف طالبةٍ
٣٠٠١	ثلاثةُ آلاف طالبٍ وطالبٌ	ثلاثةُ آلاف طالبةٍ وطالبةٌ
٣٠٠٣	ثلاثةُ آلاف وثلاثةُ طلابٍ	ثلاثةُ آلاف وثلاثُ طالباتٍ
٣٠١٠	ثلاثةُ آلاف وعشرةُ طلابٍ	ثلاثةُ آلاف وعشرُ طالباتٍ
٣٠١١	ثلاثةُ آلاف وأحدَ عشر طالبًا	ثلاثةُ آلاف وإحدى عشرةَ طالبةً

الأعداد الترتيبية

الأمثلة:

١ ـ سَأُسَافِرُ فِي الْيَوْمِ الأَوَّلِ مِنْ جُمادَى الأُولى.

٢ ـ قَرَأْتُ الدَّرْسَ الْخَامِسَ مِنْ "لِسانِ الْقُرْآن".

٣ ـ أُشْكِلَتْ عَلَى الطُّلَّابِ الْمَسْئَلَةُ الْخَامِسَةُ مِنْ كِتَابِ الْفِقْهِ.

٤ ـ هَلْ طالَعْتَ الْمُجَلَّدَ الثَّانِيَ عَشَرَ مِنَ "التَّفْسِيرِ الْمُنِيْرِ" ؟

٥ ـ أَقْلَعَتِ الطَّائِرَةُ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةَ عَشْرَةَ تَمامًا.

٦ـ سَيَرْجِعُ الْحجَّاجُ فِي السَّابِعِ وَالْعِشْرِينَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ.

٧ـ عَسٰى أن تَكونَ اللَّيْلَةُ السَّابِعَةُ وَالعِشْرونَ مِنْ رَمَضَانَ هِيَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ.

شرح وتفصیل:

مندرجہ بالا مثالیں ایسے اعداد پر مشتمل ہیں جو ترتیب پر دلالت کررہے ہیں (پہلا، دوسرا، تیسرا وغیرہ)۔ اعداد ترتیبیہ "فاعل" کے وزن پر بنتے ہیں (الأوّل اور الأولى کے علاوہ جو خلاف قیاس ہیں) عدد ترتیبی اپنے معدود کے بعد بحیثیت نعت آتا ہے اور تعریف وتنکیر، تذکیر وتانیث میں اس کے عین مطابق ہوتا ہے۔ اعراب میں بھی اسکا تابع ہوتا ہے:

اِشْتَرَیْتُ ثَوْبًا ثانِیًا. اِشْتَرَیْتُ الثَّوْبَ الثَّانِيَ. فَاتَتْنِي الْحِصَّةُ الثَّانِيَةُ.

دو سے لیکر دس تک اعداد ترتیبیہ مندرجہ ذیل ہیں:

ثانٍ: الثاني ثالثٌ: الثالِثُ رابعٌ: الرَّابِعُ خامِسٌ: الخَامِسُ سادِسٌ: السادِسُ

سابعٌ: السَّابِعُ ثامِنٌ: الثَّامِنُ تاسِعٌ: التاسِعُ عاشِرٌ: العَاشِرُ

اگر مرکب اعداد کو ترتیب پر دلالت کرانا ہو تو عدد کے پہلے جزء کو فاعل کے وزن پر لاکر اس پر لام التعریف داخل کردیا جاتا ہے۔ دوسرے جزء میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی، دونوں جزء تذکیر وتانیث میں موصوف کے عین مطابق ہوتے ہیں جیسا کہ مثالوں سے واضح ہے۔

اعداد معطوفہ کو ترتیب پر دلالت کرانا ہو تو پہلے جزء کو فاعل کے وزن پر لاتے ہیں، اور دونوں جزء پر لام التعریف داخل ہوتا ہے پہلا جزء تذکیر وتانیث میں موصوف کے مطابق ہوتا ہے۔

التعبير عن الوقت

السَّاعَةُ الوَاحِدَةُ	ایک بجے
السَّاعَةُ الوَاحِدَةُ وَخَمْسُ دَقَائِقَ	ایک بج کر پانچ منٹ

السَّاعَةُ الواحدةُ وعَشَرُ دَقَائِقَ	ایک بج کر دس منٹ
السَّاعَةُ الواحِدَةُ والرُّبْعُ	ایک بج کر پندرہ منٹ، سوا بجے
السَّاعَةُ الواحِدَةُ وَالثُّلُثُ	ایک بج کر بیس منٹ
السَّاعَةُ الواحدةُ وَخَمْسٌ وَّعِشْرونَ دَقِيقَةً	ایک بج کر پچیس منٹ
السَّاعَةُ الواحدةُ والنِّصْفُ	ایک بج کر تیس منٹ، ڈیڑھ بجے
السَّاعَةُ الواحدةُ وَخَمْسٌ وَّثَلَاثُون دَقِيقَةً	ایک بج کر پینتیس منٹ
السَّاعَةُ الثَّانِيَةُ إلَّا الرُّبْعَ	ایک بج کر پینتالیس منٹ، پونے دو بجے
السَّاعَةُ الثَّانِيَةُ إلا الثُّلُثَ	ایک بج کر چالیس منٹ
السَّاعَةُ الثَّانِيَةُ إلا عَشر دقائق	دو بجنے میں دس منٹ
السَّاعَةُ الثَّانِيَةُ إلا خمسَ دقائق	دو بجنے میں پانچ منٹ
السَّاعَةُ الثَّانِيَةُ تماماً	پورے دو بجے
السَّاعَةُ الثَّالِثَةُ	تین بجے
السَّاعَةُ الرَّابِعَةُ	چار بجے
السَّاعَةُ الْخامِسَةُ	پانچ بجے
السَّاعَةُ السَّادِسَةُ	چھ بجے
السَّاعَةُ السَّابِعَةُ	سات بجے
السَّاعَةُ الثَّامِنَةُ	آٹھ بجے
السَّاعَةُ التَّاسِعَةُ	نو بجے
السَّاعَةُ الْعَاشِرَةُ	دس بجے
السَّاعَةُ الْحَادِيَةَ عَشْرَةَ	گیارہ بجے

السَّاعَةُ الثَّانِيَةَ عشرةَ	بارہ بجے

التواريخ

عربی میں سن بتانا ہو تو سنةَ یا في سنةِ یا عامَ یا في عامٍ کی طرف تاریخ کو مضاف کردیا جاتا ہے:

مندرجہ بالا مثالوں پر غور کیجئے:

فِي ۲۱ أَبْرِيلَ سَنَةَ ۱۹۹۳م:	فِي الْحادِي وَالْعِشْرِينَ مِنْ إِبْرِيلَ سَنَةَ أَلْفٍ وَّتِسْعِ مِئَةٍ وَّثَلاثٍ وَّتِسْعِينَ الْمِيلَادِيَّة أَوْ لِلْميلادِ.
أو	فِي الْحَادِي وَالْعِشْرِينَ مِنْ إِبْرِيلَ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَّتِسْعِين وتسعِ مائةٍ وألفِ الْمِيْلَادِيَّةِ أَوْ لِلْمِيلَادِ.
۱۸ من مايو عامَ ۱٤۱۳م:	الثَّامِن عَشَرَ مِنْ مَّايُو عَامَ أَلْفٍ وَأَرْبَعِ مِائَةٍ وَّثَلَاثَةَ عَشَرَ الْمِيلَادِيِّ أولِلْمِيلَادِ.
أو	الثَّامِن عَشَرَ مِنْ مَّايُو عامَ ثلاثةَ عشرَ وأربعِ مائةٍ وألفِ الميلادي أو للميلاد.
۹ من شعبان في سنة ۱۳۲۷هـ:	التَّاسِعُ مِنْ شَعْبَانَ فِي سَنَةِ أَلْفٍ وَّثَلَاثِ مِائَةٍ وَّسَبْعٍ وَّعِشْرِينَ الْهِجْرِيَّةَ أو للهجرة.
أو	التاسع من شعبان في سنةِ سبعٍ وعشرينَ وثلاثِ مائةٍ وّألفِ الهجريَّة أو للهجرة.
۱۲ من جُمادى الأولى في عام ۱۲۹۸هـ:	الثاني عشر من جُمادى الأولى في عام ألفٍ ومائتَينِ وثمانيةٍ وتسعينَ الهجري أو للهجرة.
أو	الثاني عشر من جُمادى الأولى في عامِ ثمانيةٍ وتسعين ومائتَيْنِ وألفِ الهجري أو للهجرة.

عرب تاریخوں کا حساب راتوں سے لگاتے ہیں پس مہینے کی پہلی کو یوں کہتے ہیں: "لِلَيْلَةٍ خَلَتْ من شهر كذا" مہینے کی چودہ تک اسی طرح کہا جاتا ہے۔ اور پندرھویں تاریخ کو یوں کہا جاتا ہے: "لِلنّصفِ من شهر كذا" سولہ کو یوں کہتے ہیں: "لأربَعَ عشرَةَ ليلةً بَقِيْنَ من شهرِ كذا" اور انتسویں تاریخ کو: "لآخرِ ليلةٍ بَقِيَتْ" اور تیس تاریخ کو: "لآخر يومٍ بَقِيَ من شهر كذا"۔

التمرين ـ ٥

مندرجہ ذیل اعداد ترتیبیہ، اوقات اور تواریخ کو الفاظ میں بیان کیجئے:

١ ـ ذَبَحَ الجزّارُ الشاةَ ١٧.

٢ ـ سَيَخْطُبُ الرَّئِيسُ الشَّعْبَ في السَّاعَةِ ٣٠: ٥.

٣ ـ سَتَبْدَأُ الْحِصَّةُ ٥ في ٥٠: ١٢.

٤ ـ يَرْجِعُ أَبِي مِنَ الْعَمَلِ فِي السَّاعَةِ ٥٠: ٨ بِالضَّبْطِ.

٥ ـ أنا الآنَ فِي الْعَقْدِ ٥ مِنْ عُمْرِي.

٦ ـ أَوَى التِّلْمِيذُ الْمُجِدُّ إِلَى فِرَاشِهِ فِي السَّاعَةِ ٤٠: ١٢.

٧ ـ أُسَافِرُ فِي اللَّيْلَةِ ١٧ مِنَ الشَّهْرِ الْقَادِمِ.

٨ ـ أُسِّسَتْ بَاكِسْتَانُ في ١٤ مِنْ أُغُسْطُسَ سَنَةَ ١٩٤٧.

٩ ـ ضَاعَ الْجُزْءُ ١٥ مِنْ "لِسَانِ الْعَرَبِ".

١٠ ـ سأتَّصِلُ بِكَ غَدًا بِالتِّليفون فِي السَّاعَةِ ٢٠: ٤ مَسَاءً.

١١ ـ تَنَاوَلْتُ الْفُطورَ فِي السَّاعَةِ ١١ وَالنِّصْفِ.

١٢ ـ يُؤَذَّنُ لِصَلاةِ الْمَغْرِبِ فِي هٰذِهِ الْأَيَّامِ فِي السَّاعَةِ ٥٠: ٦.

١٣ ـ اِنْتَهَيْتُ مِن نَسْخِ السَّطْرِ ٤١ مِنَ الْفَصْلِ ١٩.

١٤ ـ تُوُفِّيَ جَدِّي فِي ١٥ مِنْ جُمادَى الْأُولَى سَنَةَ ١٣٩٥ لِلْهِجْرَةِ.

١٥ ـ اِحْتَفَلَ الشَّعْبُ الْبَاكِسْتَانِيُّ بِالذِّكْرَى ٥١ لاسْتِقْلالِ بَاكِسْتَانَ.

١٦ ـ سَنَنْتَقِلُ إِلَى بَيْتِنَا فِي ٢٩ مِنْ شَهْرِ رَبِيعِ الْأَوَّلِ سَنَةَ ١٣٩١ لِلْهِجْرَةِ.

١٧ ـ تَخَرَّجَ أَخِي الْكَبِيرُ مِنْ كُلِّيَةِ الْهَنْدَسَةِ فِي ٢٢ مِنْ يُولِيُو سَنَةَ ١٩٧١.

١٨ ـ سَتَنْتَهِي السَّنَةُ الدِّرَاسِيَّةُ عِنْدَنا فِي ١٤ مِنْ شَعْبَانَ سَنَةَ ١٤٠٢ لِلْهِجْرَةِ.

١٩ ـ سَتَرْسُو سَفِينَةُ الْحُجَّاجِ عَلَى مِينَاءِ كَرَاتَشِي فِي ٢٩ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ سَنَةَ ١٤٣١ الْهِجْرِيَّةِ.

٢٠ ـ سَتَبْدَأُ إِجازَةُ الشِّتَاءِ فِي ٢٣ مِنْ دِيسَمْبَرَ وَسَوْفَ تُفْتَحُ الْمَدَارِسُ فِي ١١ مِنْ يَنَايَرَ سَنَةَ ١٩٩٤ لِلْمِيلَادِ.

التمرين ـ ٦

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجئے:

۱۔ صدر کو ۲۷ مئی ۱۹۹۳ میں قتل کیا گیا۔

۲۔ ریل گاڑی ٹھیک بارہ بجے اسٹیشن سے روانہ ہوگئی۔

۳۔ میں قصے کی نویں فصل تک پہنچا ہوں۔

۴۔ تم پر افسوس ہو! کیا تم سب ساڑھے دس بجے اٹھتی ہو؟

۵۔ عشاء کی اذان پونے نو بجے ہوتی ہے۔

۶۔ دہشت گردوں نے آج محلّہ کا سترہواں گھر جلایا ہے۔

۷۔ یہ آٹھواں قلم ہے جو آپ توڑ چکے ہیں۔

۸۔ میں نے ۲۲ فروری سن ۱۹۸۷ء کو مدرسہ میں داخلہ لیا۔

۹۔ کیا آپ انیسواں پارہ حفظ کر چکے ہیں؟

۱۰۔ بوڑھے نے کہا: میں عمر کے اٹھاسیویں سال میں ہوں۔

۱۱۔ میں انشاء اللہ صفر کی ۱۷ کو سفر کروں گا۔

۱۲۔ آج ہم نے مہمانوں کے لئے اکتالیسویں مرغی ذبح کی۔

۱۳۔ ڈاکٹر نے مریض کا بارھواں ٹیسٹ کیا۔

۱۴۔ کیا دائرۃُ المعارف الإسلامية کی چھٹی جلد پھٹی ہوئی ہے؟

۱۵۔ کیا چوتھا گھنٹہ پونے بارہ بجے ختم ہوتا ہے؟

۱۶۔ زید اٹھارواں طالبعلم ہے جس کا میں نے آج جائزہ لیا ہے۔

۱۷۔ کیا آپ چائے کی دسویں پیالی پی رہے ہیں؟

۱۸۔ ہم عام طور پر دوپہر کا کھانا دو بج کر بیس منٹ پر کھاتے ہیں۔

۱۹۔ میرے نانا ۱۲ جون سن ۱۸۹۱ء میں پیدا ہوئے۔

۲۰۔ بچے ٹھیک پونے پانچ بجے کھیل کے میدان سے لوٹ آتے ہیں۔

تمييز النسبة

الأمثلة:

١ ـ حَسُنَ زَيدٌ خُلُقًا. — زید اخلاق کے اعتبار سے اچھا ہوا۔

٢ ـ زَادَكَ اللّٰهُ عِلْمًا. — اللہ تعالی آپ کو علم میں بڑھائیں۔

٣ ـ كَفَى بِالشَّيْبِ نَذيرًا. — بڑھاپا ایک ڈرانے والے کی حیثیت سے کافی ہے۔

٤ ـ أَنَا أَكْبَرُ مِنْكَ سِنًّا. — میں تم سے عمر میں بڑا ہوں۔

٥ ـ كانَ الصَّحابَةُ الْكِرامُ ﷺ أَعْمَقَ النَّاسِ عِلْمًا. صحابہ کرام ﷺ کا علم سب سے گہرا تھا۔

شرح وتفصیل:

جب جملے کے دو اجزاء کے مابین نسبت مبہم ہو تو اس ابہام کو دور کرنے کے لئے بھی تمییز لائی جاتی ہے جو "تمييز النسبة" کہلاتی ہے۔ مثال کے طور پر اگر "حَسُنَ زيدٌ" کہا جائے تو اس جملے میں فعل یعنی "حَسُنَ" کی نسبت فاعل کے ساتھ مبہم ہے، کیونکہ زید کسی بھی اعتبار سے اچھا ہو سکتا ہے۔ اس ابہام کو دفع کرنے کی غرض سے کلام کے آخر میں ایک تمییز لائی گئی ہے، چنانچہ "حسن زيدٌ خُلُقًا" سے یہ بات واضح ہوگئی کہ زید اخلاق کے اعتبار سے اچھا ہے۔ اسی طرح اگر "أنا أكبرُ منكَ" (جملہ ۴) پر اکتفاء کیا جائے تو بات مبہم رہ جائیگی، کیونکہ مبتدا اور خبر کے مابین جو نسبت ہے وہ واضح نہیں، کیا آپ نہیں دیکھتے کہ متکلم مخاطب سے کسی بھی اعتبار سے بڑا ہو سکتا ہے عمر، علم، منصب وغیرہ، بات کو واضح کرنے کے لئے تمییز کو لانا ضروری ہے۔

تمييز النسبة ہمیشہ منصوب ہوتی ہے۔ پچھلی فصل میں آپ نے دیکھا کہ ممیز ایک متعین چیز (کیل، مسافت، عدد) تھا، ایسا ممیز جو کسی مخصوص چیز پر دلالت کرتا ہو اور مذکور بھی ہو نحو کی اصطلاح میں "مميز ملفوظ" کہلاتا ہے۔ اس کے برعکس تمييز النسبة کا مميز نسبت ہونے کے اعتبار سے ملفوظ نہیں، بلکہ ملحوظ ہوتا ہے، کیونکہ نسبت کو لفظاً نہیں ذکر کیا جاتا، بلکہ ملحوظ رکھا جاتا ہے۔

قاعدہ نمبر ۵۷:

تمییز اس منصوب اسم کو کہتے ہیں جو کلمہ میں واقع ہونے والے کسی اسم یا نسبت کے ابہام کو دور کرتا ہے۔ ابہام کا تعلق اگر تعداد، وزن، ناپ یا رقبہ وغیرہ سے ہو تو اس ابہام کو دور کرنے والی تمییز "تمييز الذات" کہلاتی ہے، اور اگر ابہام کسی نسبت میں ہو تو اس کی وضاحت کرنے والی تمییز "تمييز النسبة" کہلاتی ہے۔

تمييز الذات منصوب بھی واقع ہوتی ہے اور مجرور بھی۔ مجرور یا تو حرف جر "مِنْ" سے ہوتی ہے یا "مضاف الیہ" ہونے کی وجہ سے اور تمييز النسبة ہمیشہ منصوب واقع ہوتی ہے۔

۳۔۱۰ تک تمییز العدد جمع اور نکرہ ہوتی ہے اور عدد کی طرف مضاف ہونے کی بناء پر مجرور واقع ہوتی ہے۔

۱۱۔۹۹ تک تمییز العدد مفرد، نکرہ اور منصوب واقع ہوتی ہے۔

۱۰۰ اور اس سے آگے کے اعداد کی تمییز مفرد اور نکرہ ہوتی ہے اور عدد کی طرف مضاف ہونے کی وجہ سے مجرور واقع ہوتی ہے۔

التمرين ـ ١

مندرجہ ذیل کلمات کو بطور تمییز خالی جگہوں میں لائیے:

صِحَّةً	إيمانًا	عُيُونًا	حِرْصًا	هَواءً	عُنُقًا	منْزِلَةً
مالًا	عِلْمًا	جِسْمًا	سِعْرًا	ذَكَاءً	حُبًّا	حديثًا
حَسبًا	شُجاعَةً	شَأْنًا	نَفْعًا	سُرُورًا	خُلُقًا	

١ ـ مَلأَ اللّٰهُ قَلْبَكَ ــــ.

٢ ـ اَلْفِيلُ أَعْظَمُ الْحَيْواناتِ ــــ.

٣ ـ طابَ الْمَكانُ ــــ.

٤ ـ اَلْأَلْماسُ أغْلٰى مِنَ الذَّهَبِ ــــ.

٥ ـ أَنْتُمْ أَسْمٰى مِنَّا ــــ.

٦ ـ الزَّرافَةُ أَطْوَلُ الْحَيْواناتِ ــــ.

٧ ـ تَحَسَّنَتْ جَدَّتِي ــــ.

٨ ـ جِئْتُ مِنْ عِنْدِ أَحْسَنِ النَّاسِ ــــ.

٩ ـ كَفٰى بِاللّٰهِ تَعالٰى ــــ.

١٠ ـ أنا أَكْثَرُ مِنْكَ ــــ وَأَقَلُّ مِنْكَ ــــ.

١١ ـ فَجَّرَ اللّٰهُ الأَرْضَ ــــ.

١٢ ـ ازْدَدْنا ــــ بَعْدَ سَماعِ مُحاضَرَةِ الْأُسْتاذِ.

١٣ ـ غَرَسْتُ حَديقَتِي ــــ.

١٤ ـ وَالَّذينَ آمَنوا أَشَدُّ النَّاسِ ــــ لِلّٰهِ تَعالٰى.

١٥ ـ هِيَ أَوْفَرُ مِنْ أُخْتِها ــــ.

١٦ ـ زَيْنَبُ أَشَدُّ ــــ عَلٰى تَرْبِيَةِ أَوْلادِها مِنْكِ.

١٧ ـ الأَنْبِياءُ أَصْدَقُ النَّاسِ ــــ.

١٨ ـ قالَ الْبَطَلُ: إِنَّما أُريدُ أنْ أُبارِزَ مَنْ يُساوِيني ــــ.

١٩ ـ لَيْسَتْ باكِسْتانُ أَحَطَّ ــــ مِنَ الْهِنْدِ فِي مَيْدانِ الصِّناعَةِ.

٢٠ ـ هٰذَا الْكِتابُ الْمُبَسَّطُ أَكْثَرُ ــــ لِلطُّلَّابِ مِنَ الْكُتُبِ الْمُغْلَقَةِ الَّتي هِيَ مُقَرَّرَةٌ فِي الْمَنْهَجِ.

التمرین ـ ۲

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجئے (سرخ کلمات بطور تمییز آئیں گے):

۱۔ ہمارا حال آپ سے بدتر ہے۔

۲۔ ہم صفائی کا اہتمام کرنے میں آپ سے کم نہیں ہیں۔

۳۔ اللہ تعالی بطور کارساز کافی ہیں۔

۴۔ ماں نے بیٹی کو ڈانٹتے ہوئے کہا: تم سب سے کم عقل لڑکی ہو[۱]۔

۵۔ سورج حجم میں چاند سے بڑا ہے۔

۶۔ میں آپ سے زیادہ لوگوں کے جذبات کا لحاظ رکھنے والا ہوں۔

۷۔ زید خالد کی نسبت بات کا سچا ہے۔

۸۔ وہ قد وقامت کے اعتبار سے میری بہنوں میں سب سے زیادہ ہے۔

۹۔ وہ مجھ سے بہتر صبر کرنے والا ہے۔

۱۰۔ یہ کپڑا اس کپڑے سے زیادہ سفید ہے جو کل میں نے خریدا تھا[۲]۔

۱۱۔ سیب ذائقے میں ناشپاتی سے بہتر ہے۔

۱۲۔ استاد کا لیکچر سننے کے بعد طلبہ کی رغبت علم میں اور زیادہ بڑھ گئی[۳]۔

۱۳۔ شیر بہادری میں سب جانوروں سے زیادہ ہے۔

۱۴۔ کاریگروں میں سب سے زیادہ عمدگی سے کام کرنے والا کون ہے؟[۴]

۱۵۔ وہ مجھ سے عمر میں کم ہے، لیکن علم میں زیادہ ہے۔

۱۶۔ تم لوگوں میں سب سے زیادہ شریعت کو مضبوطی سے تھامنے والے ہو۔

۱۷۔ بدعتی دین کیلئے کافر سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔

۱۸۔ مور بال و پر کے اعتبار سے پرندوں میں سب سے خوبصورت ہے۔

۱۹۔ دیہات کی فضا شہروں کی فضا سے صاف ہوتی ہے۔

۲۰۔ یہ انگوٹھی بناوٹ کے اعتبار سے اس انگوٹھی سے بہتر ہے جو آپ کے ہاتھ میں ہے۔

التمرین ـ ۳

مندرجہ ذیل آیات کریمہ میں تمییز کی شناخت کیجئے اور اس کی قسم بتایئے:

١ ـ وَازْدَادُوا تِسْعًا.

٢ ـ وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا.

٣ ـ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا.

٤ ـ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا.

٥ ـ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا.

٦ ـ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوهُ.

---

(۱) لڑکیوں میں سب سے کم ہو عقل کے اعتبار سے۔

(۲) یہ کپڑا زیادہ ہے سفیدی کے اعتبار سے اس کپڑے سے جو میں نے کل خریدا تھا۔

(۳) طلبہ بڑھ گئے علم میں رغبت کے اعتبار سے۔

(۴) کام کے اعتبار سے سب سے عمدہ۔

٧ـ هُوَ أَفْصَحُ مِنِّي لِسانًا.

٨ـ وقَدَّرَ فِيها أَقْواتَها فِي أَرْبَعَةِ أيامٍ.

٩ـ هُمْ أَحْسَنُ أَثاثًا وَّرِئْيًا.

١٠ـ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلاً.

١١ـ هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ عُقْبًا.

١٢ـ وَقَطَّعْنَاهُمُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ أَسْبَاطًا أُمَمًا.

١٣ـ قُلْ نارُ جَهَنَّمَ أَشَدُّ حَرًّا.

١٤ـ يا أَبَتِ إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا.

١٥ـ هِيَ أَشَدُّ وَطْأً وأَقْوَمُ قِيلاً.

١٦ـ هُمْ أَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا فَنَقَّبُوا فِي الْبِلَادِ.

١٧ـ وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلاً.

١٨ـ لَأَنْتُم أَشَدُّ رَهْبَةً فِي صُدورِهِمْ مِّنَ اللّٰهِ.

١٩ـ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّأَحْسَنُ تَأْوِيلاً.

٢٠ـ سَخَّرَها عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيالٍ وَّثَمانِيَةَ أَيَّامٍ.

٢١ـ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ.

٢٢ـ إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنا عَشَرَ شَهْرًا.

٢٣ـ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا.

٢٤ـ أَفَأُنَبِّئُكُم بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوبَةً عِنْدَ اللّٰهِ.

٢٥ـ الْأَعْرَابُ أَشَدُّ كُفْرًا وَّنِفَاقًا.

٢٦ـ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ أَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ.

٢٧ـ وَخَلَقْنَا فَوْقَكُم سَبْعَ طَرَائِقَ.

٢٨ـ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّي مَن يَّشاءُ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلاً.

٢٩ـ لَا يُغْنِي عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا.

٣٠ـ أُولٰئِكَ شَرٌّ مَّكانًا وَّأَضَلُّ عَن سَوَاءِ السَّبِيلِ.

٣١ـ فَأَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهُ.

٣٢ـ وَاخْتارَ مُوسٰى قَوْمَهُ سَبْعِيْنَ رَجُلاً لِمِيقاتِنا.

٣٣ـ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيبًا.

٣٤ـ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكانًا وَّأَضْعَفُ جُنْدًا.

٣٥ـ قَالَ تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِينَ دَأَبًا.

٣٦ـ إِنَّكَ لَن تَخْرِقَ الأَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلاً.

٣٧ـ وَاللّٰهُ أَشَدُّ بَأْسًا وَّأَشَدُّ تَنْكِيلاً.

٣٨ـ إِنَّ هٰذَا أَخِي لَهُ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِيَ نَعْجَةٌ واحِدَةٌ.

٣٩ـ ولَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلٰى قَوْمِهِ فَلَبِثَ فِيهِمْ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِينَ عَامًا.

٤٠ـ وَوَاعَدْنَا مُوسٰى ثَلَاثِينَ لَيْلَةً وَّأَتْمَمْنَاهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيقَاتُ رَبِّهِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً.

معاني الكلمات

الأسماء

اردو	عربي	اردو	عربي
بالٹی	سَطْلٌ	فضا	هَوَاءٌ
بناوٹ	صِياغَةٌ	فوارہ	نافورةٌ
بہتر	أجودُ، أحْسَن	کارساز	وكيل
پرائیوٹ ہسپتال	مستشفًى أهلي	کپاس	قُطْنٌ
پیالہ	قَدَحٌ	کھیت	زرعٌ
پیالہ	قَصْعَةٌ	گورخر	بقرةٌ وحشيّةٌ
پیپا	بَرْمِيْلٌ	گھی	سَمْنٌ
تھیلا	كِيْسٌ	مٹھی بھر	حَفْنَةٌ
چھوٹا درخت	شُجَيْرَةٌ	مربا	مُرَبّي
خوبانی	مِشْمِشٌ	مشکیزہ	قِرْبَةٌ
ڈوئی	مِغْرَفَةٌ	منتہائے نظر	مَدّ البصر
ذرہ برابر	مِثقَالَ ذرَّةٍ	ناشپاتی	كُمَّثرَى
زیادہ	أكثر، أشدّ	نمائش	مَعْرَضٌ
شام کی فلائٹ	الرحلة المسائيّة	نیم گرم دودھ	لبن سَاخِن
طباعت کی غلطیاں	أخطاء مطبعية	ہتھیلی برابر	قدرُ راحةٍ
فانوس	ثُرَيَّا		

بحمد الله تعالیٰ

من منشورات مكتبة البشرى

المطبوعة

ملونة مجلدة

الصحيح لمسلم	(٧ مجلدات)
الموطأ للإمام محمد	(مجلدين)
الهداية	(٨ مجلدات)
مشكاة المصابيح	(٤ مجلدات)
التبيان في علوم القرآن	
تفسير البيضاوي	
شرح العقائد	
تيسير مصطلح الحديث	
تفسير الجلالين	(٣مجلدات)
المسند للإمام الأعظم	
مختصر المعاني	(مجلدين)
الحسامي	
الهدية السعيدية	
نور الأنوار	(مجلدين)
القطبي	
كنز الدقائق	(٣مجلدات)
أصول الشاشي	
نفحة العرب	
شرح التهذيب	
مختصر القدوري	
تعريب علم الصيغه	

نور الإيضاح
البلاغة الواضحة

ملونة كرتون مقوي

شرح عقود رسم المفتي	السراجي
متن العقيدة الطحاوية	الفوز الكبير
المرقاة	تلخيص المفتاح
زاد الطالبين	دروس البلاغة
عوامل النحو	الكافية
هداية النحو	تعليم المتعلم
إيساغوجي	مبادئ الأصول
شرح مائة عامل	مبادئ الفلفسة

هداية النحو (مع الخلاصة والتمارين)
متن الكافي مع مختصر الشافي

ستطبع قريبا بعون الله تعالى

ملونة مجلدة/ كرتون مقوي

الموطأ للإمام مالك	الجامع للترمذي
ديوان الحماسة	ديوان المتنبي
التوضيح والتلويح	المعلقات السبع
شرح الجامي	المقامات الحريرية

Other Languages

Riyad Us Saliheen (Spanish)(H. Binding)
Fazail-e-Aamal (German)

To be published Shortly Insha Allah

Al-Hizb-ul-Azam(French) (Coloured)

Books in English

Tafsir-e-Uthmani(Vol. 1, 2, 3)
Lisaan-ul-Quran(Vol. 1, 2, 3)
Key Lisaan-ul-Quran(Vol. 1, 2, 3)
Al-Hizb-ul-Azam (Large) (H. Binding)
Al-Hizb-ul-Azam (Small) (Card Cover)
Secret of Salah

مطبوعات مکتبۃ البشریٰ

طبع شدہ

رنگین مجلد

تفسیر عثمانی (۲ جلد)
خطبات الاحکام لجمعات العام
حصن حصین
الحزب الاعظم (مہینے کی ترتیب پر مکمل)
الحزب الاعظم (ہفتے کی ترتیب پر مکمل)
لسان القرآن (اول)
لسان القرآن (دوم)
لسان القرآن (سوم)
خصائل نبوی شرح شمائل ترمذی
تعلیم الاسلام (مکمل)
بہشتی زیور (تین حصے)

مفتاح لسان القرآن (سوم)
عربی زبان کا آسان قاعدہ
فارسی زبان کا آسان قاعدہ
علم الصرف (اولین)
علم الصرف (آخرین)
عربی صفوۃ المصادر
جوامع الکلم مع چہل ادعیہ مسنونہ
عربی کا معلّم (اوّل)
عربی کا معلّم (دوم)
عربی کا معلّم (سوم)
نام حق

تاریخ اسلام
بہشتی گوہر
فوائد مکیہ
علم النحو
جمال القرآن
تسہیل المبتدی
تعلیم العقائد
سیر الصحابیات
کریما
پند نامہ
آسان اُصولِ فقہ

رنگین کارڈ کور

حیات المسلمین
تعلیم الدین
خیر الاصول فی حدیث الرسول
الحجامہ (پچھنا لگانا) (جدید ایڈیشن)
الحزب الاعظم (مہینے کی ترتیب پر) (جیبی)
الحزب الاعظم (ہفتے کی ترتیب پر) (جیبی)
مفتاح لسان القرآن (اول)
مفتاح لسان القرآن (دوم)

آداب المعاشرت
زاد السعید
جزاء الاعمال
روضۃ الادب
فضائل حج
معین الفلسفہ
معین الاصول
تیسیر المنطق

کارڈ کور / مجلد

اکرام مسلم
مفتاح لسان القرآن (اول)
مفتاح لسان القرآن (دوم)
مفتاح لسان القرآن (سوم)

فضائل اعمال
منتخب احادیث

زیر طبع

عربی کا معلّم (چہارم)
صرف میر
تیسیر الابواب

معلم الحجاج
نحو میر

لسان القرآن

الجزء الثاني

المؤلفون

أساتذة مدرسة عائشة الصديقة رضي الله عنها
جلستان جوهر كراتشي باكستان

مكتبة البشرى
كراتشي - باكستان

لسانُ القرآن

الجزء الثالث

المؤلفون

أساتذة مدرسة عائشة الصديقة رضي الله عنها

جلستان جوهر كراتشى باكستان

مكتبة البشرى

كراتشي - باكستان

مكتبة البشرى
للطباعة والنشر

إِنَّآ أَنزَلْنَٰهُ قُرْءَٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ۝

لِسانُ القُرآن

الجزء الثالث

المؤلفون

أساتذة مدرسة عائشة الصديقة رضي الله عنها

جلستان جوهر كراتشي باكستان

مكتبة البشرى

للطباعة والنشر

اسم الكتاب : لسان القرآن (الجزء الثالث)
الطبعة الأولى : ١٤٣٠ھ/ ٢٠٠٩ء
الطبعة الجديدة : ١٤٣٢ھ/ ٢٠١١ء
عدد الصفحات : ٤٩٦

المؤلفون
أساتذة مدرسة عائشة الصديقة رضي الله عنها
جلستان جوهر، كراتشي۔ باكستان
السعر: =/300 روبية

مكتبة البشرى
للطباعة والنشر والتوزيع

AL-BUSHRA PUBLISHERS
Choudhri Mohammad Ali Charitable Trust (Regd.)
Z-3, Overseas Bungalows Gulistan-e-Jouhar,
Karachi- Pakistan
الهاتف: +92-21-34541739, +92-21-37740738
الفاكس: +92-21-34023113
الموقع على الإنترنت: www.maktaba-tul-bushra.com.pk
www.ibnabbasaisha.edu.pk
البريد الإلكتروني: al-bushra@cyber.net.pk

يطلب من
مكتبة البشریٰ، كراتشي. باكستان +92-321-2196170
مكتبة الحرمين، اردو بازار، لاهور. +92-321-4399313
المصباح، ١٦- اردو بازار، لاهور. +92-42-7124656,7223210
بك لينڈ، ستي پلازه كالج روڈ، راولپنڈی. +92-51-5773341, 5557926
دار الإخلاص، نزد قصه خوانی بازار، پشاور. +92-91-2567539
مكتبة رشيدية، سركي روڈ، كوئٹه. +92-333-7825484

وأيضًا يوجد عند جميع المكتبات المشهورة

فهرس الموضوعات

الدرس الأوّل

نصب المضارع

ألف: نصب المضارع بأن المضمرة جوازا

الأمثلة:

١ ـ أَخْلِصْ عَمَلَكَ لِلّٰهِ لِتَفُوزَ بِرِضَاه.

٢ ـ نَقْرَأُ التارِيخَ لِنَنْتَفِعَ بِعِبَرِه وَمَوَاعِظِه.

٣ ـ خَرَجْتُ إلى الْحُقُوْلِ الْخَضْرَآءِ لِأُرَوِّحَ نَفْسِي الْمُتْعِبَةَ.

٤ ـ ذَاكَرْتُ لِئَلَّا أَرْسُبَ فِي الامْتِحَانِ.

٥ ـ عَصَى الْكَافِرُ رَبَّه لِيَهلِكَ.

شرح وتفصیل:

مندرجہ بالا جملوں میں سرخ افعال مضارعہ پر غور کیجئے۔ یہ سب کے سب منصوب ہیں، جبکہ بظاہر ان افعال مضارعہ سے پہلے نصب دینے والا کوئی عامل موجود نہیں[1]، ان افعال مضارعہ سے پہلے جو لام ہے ظاہر ہے کہ یہ مضارع کو نصب نہیں دے سکتا کیونکہ یہ لام حرف جر ہے اور حروف جارہ کا عمل خصوصیت کے ساتھ اسماء پر ظاہر ہوتا ہے[2] چونکہ مضارع نصب دینے والے عامل کے بغیر منصوب نہیں ہوسکتا، اس لئے یہ کہنا ضروری ہوگا کہ ان افعال سے پہلے نصب دینے والا عامل مضمر[3] ہے اور وہ أنْ ہے جو کہ لام اور مضارع کے درمیان واقع ہے۔ اس عامل ناصب کی وجہ سے یہ افعال منصوب ہیں۔

ان افعال سے پہلے جو لام ہے یہ عام طور پر تعلیل یعنی فعل کی علت یا فعل کا سبب بیان کرنے کیلئے استعمال ہوتا

---

(۱) نواصب المضارع چار ہیں: أن، لن، کی، إذن، جزء ثانی میں ان کا بیان گزر چکا ہے۔ (۲) اسماء اور افعال کے عوامل الگ الگ ہوتے ہیں۔ جو عوامل اسماء پر عمل کرتے ہیں وہ افعال کے اعراب پر اثر انداز نہیں ہوتے و بالعکس۔ (۳) مضمر: چھپا ہوا۔

ہے۔ اس لام کو لام تعلیل کہتے ہیں۔ شروع کی چار مثالوں میں جو لام فعل مضارع پر داخل ہے وہ تعلیل کے لئے ہے، جیسے جملہ ا۔ أَخْلِصْ عَمَلَكَ لِلّٰهِ لِتَفُوْزَ بِرِضَاه (اپنا عمل اللہ کے لئے خالص کرو تا کہ اس کی رضا حاصل کرو) میں عمل میں اخلاص اللہ تعالی کی رضا حاصل کرنے کی علت ہے۔ اسی پر مثال ۲، ۳ اور ۴ کو قیاس کریں۔

کبھی یہ لام انجام کو بیان کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے، اسے لام عاقبت کہتے ہیں، جیسے مثال ۵۔ عَصَى الْكَافِرُ رَبَّـــه لِيَهْـلِكَ[1] (کافر نے اپنے رب کی نافرمانی کی جس کا انجام یہ ہوا کہ وہ ہلاک ہوگیا) میں یہ لام نافرمانی کی علت بتانے کے لئے استعمال نہیں ہوا کیونکہ نافرمانی ہلاک ہونے کے لئے نہیں کی البتہ اس کا انجام یہ ہوا کہ وہ ہلاک ہوگیا۔

لام تعلیل اور لام عاقبت کے بعد أن کا اضمار اور اظہار دونوں جائز ہیں، مثلا پہلے جملے میں أَخْلِصْ عَمَلَكَ لِلّٰه لِتَفُوْزَ بِرِضَاهُ یا أَخْلِص عملك للّٰه لِأَنْ تَفُوْزَ بِرِضَاه دونوں درست ہیں۔

اگر لام تعلیل کے بعد لا نافیہ[2] آجائے تو أن کا اظہار واجب ہو جاتا ہے، جملہ ۴۔ ذَاكَرْتُ لِئَلَّا[3] أَرْسُبَ فِي الامْتِحَانِ میں أن کا اظہار ضروری ہے، کیونکہ یہاں لام تعلیل کے بعد لا نافیہ ہے۔

قواعد:

ا۔ لام تعلیل یا لام عاقبت کے بعد مضارع "أن" المضمرة جوازا سے منصوب ہوتا ہے۔

۲۔ لام تعلیل کے بعد لا نافیہ آنے کی صورت میں "أن" کا اظہار ضروری ہوتا ہے۔

ب: مواضع نصب المضارع بـ أن المضمرة وجوبا

ألف : بعد لام الجحود المسبوقة بكان أو يكون المنفيتين

الأمثلة:

١ ـ قَالَ تَعَالَى: وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّأَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ.

٢ ـ مَا كَانَ الْمُؤْمِنُ لِيَقْنُطَ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ.

٣ ـ لَمْ يَكُنِ الْحُرُّ لِيَقْبَلَ الضَّيْمَ.

(۱) اسی طرح قولہ تعالی: فَالْتَقَطَهٗ آلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُوْنَ لَهُمْ عَدُوًّا وَّحَزَنًا (آخر فرعون کے لوگوں نے اس بچے کو اٹھا لیا کہ آخر کار یہی بچہ انکا دشمن ہوا اور ان کے رنج کا باعث بنا) میں لام، لام العاقبة ہے۔ (۲) یا لا الزائدة (كما في الآية: لِئَلَّا يَعْلَمَ أَهْلُ الْكِتَابِ). (۳) لئلا = لأن + لا.

٤ ـ لَمْ أَكُنْ لِأَخْذُلَ صَدِيْقِي.

٥ ـ لَمْ يَكُنْ طَالِبُ الْعِلمِ لِيَخُوْضَ فِي لَهْوِ الْحَدِيْثِ.

شرح وتفصیل:

مندرجہ بالا جملوں میں سرخ افعال مضارعہ پر غور کیجئے ان سب سے پہلے لام ہے۔ یہ لام لامِ جحود (انکار کا لام) ہے۔ یہ لام کسی بات کی پُر زور نفی کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے، مثلاً: وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّأَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ کے معنی یہ ہونگے: ''اور آپکا رب ہرگز ایسا نہیں ہے کہ بستیوں کو از راہ ظلم تباہ کردے جبکہ وہاں کے باشندے نیک ہوں''۔ اسی طرح لَمْ يَكُنِ الْحُرُّ لِيَقْبَلَ الضَّيْمَ کے معنی یہ ہونگے: ''شریف آدمی ہرگز ظلم قبول کرنے کے لئے تیار نہیں''۔ اس لام کے استعمال کرنے میں دو باتوں کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے:

ا۔ کلام کو ما کان یا لم یکن سے شروع کیا جائے۔ ما کان لفظاً بھی ماضی ہے اور معنیً بھی ماضی پر دلالت کرتا ہے۔ لم یکن لفظاً مضارع ہے، معنًی ماضی پر دلالت کرتا ہے۔ یہ کان یا لم یکن ناسخہ ہے اسکی خبر محذوف ہے۔ مثلاً مَا كَانَ الْمُؤْمِنُ لِيَقْنُطَ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ میں مَا كان المؤمن کے بعد خبر محذوف ہے اور وہ مریدًا، مُهَيَّأً، مُسْتَعِدًّا، مُسْتَسِيْغًا[1] یا کوئی اور لفظ جو انکا ہم معنی ہو، گویا اس جملہ کا مفہوم یہ ہوا: مَا كَانَ الْمُؤْمِنُ مُسْتَسِيْغًا الْقُنُوْطَ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ فِي حالٍ مِنَ الأحوالِ[2]۔

۲۔ کان کے اسم کے بعد مضارع لام الجحود کے بعد منصوب واقع ہو۔

مندرجہ بالا جملوں میں لام جحود کے بعد فعل مضارع منصوب ہے جبکہ کوئی عامل نصب دینے والا موجود نہیں، ظاہر ہے کہ یہاں مضارع کو منصوب کرنے والا عامل لام الجحود نہیں ہے، کیونکہ یہ نواصب المضارع میں سے نہیں ہے اور مضارع نصب دینے والے عامل کے بغیر منصوب نہیں ہوسکتا اسلئے یہ کہنا ضروری ہوگا کہ ان جملوں میں فعل مضارع سے پہلے نصب دینے والا عامل مضمر ہے اور وہ عامل حروف ناصبہ میں سے أن ہے۔ قاعدہ کی رو سے لام جحود کے بعد أن کا اضمار واجب ہے، اظہار جائز نہیں[3]۔

---

(۱) مستسیغ: مناسب سمجھنے والا۔ (۲) الجار والمجرور متعلقان بمحذوف خبر الناسخ.

(۳) ظاہر کرنے کی صورت میں یوں کہیں گے: ما کان المؤمن لأن یقنط من رحمة ربه، یہ قواعد کی رو سے غلط ہے۔

ب: بعد فاء السببية المسبوقة بنفي أو طلب

الأمثلة:

١ـ لَمْ أُسِئْ فَأُعَاقَبَ.

٢ـ ذَاكِرِ الدروسَ فَتَنْجَحَ.

٣ـ لا تَصْنَعِ الْمَعْرُوفَ مع غَيْرِ أَهْلِهِ فَتَنْدَمَ.

٤ـ هَلْ تُدْرِكُ أَنَّ الْكِبَرَ يُؤَدِّي إِلَى حَبْطِ الْعَمَلِ فَتَحْذَرَه.

٥ـ لَعَلَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ لِي فَأَنْجُوَ.

٦ـ أَلا لَيْتَ الشَّبَابَ يَعُوْدُ يَوْماً　　فَأُخْبِرَه بِما فَعَلَ الْمَشِيْبُ.

٧ـ هَلَّا تَجْتَهِدُ فَتَنَالَ بُغْيَتَكَ.

شرح وتفصیل:

مندرجہ بالا جملوں پر غور کیجئے، ہر جملے میں مضارع حرف فاء کے بعد منصوب واقع ہوا ہے۔ یہ فاء "فاء السببية" کہلاتا ہے، کیونکہ اس سے پہلے والا کلام بعد میں آنے والے کلام کیلئے سبب کی حیثیت رکھتا ہے، جیسے جملہ ۲۔ ذَاكِرِ الدُّرُوْسَ فَتَنْجَحَ (سبق یاد کرو کامیاب ہو جاؤ گے) میں سبق یاد کرنا سبب ہے کامیابی کا۔ اسی طرح جملہ ۵۔ لَعَلَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ لِي فَأَنْجُوَ (شاید کہ اللہ تعالی میری مغفرت فرمادیں تو میں نجات پا سکوں) میں مغفرت سبب ہے نجات کا۔

یوں بھی کہا جا سکتا ہے کہ فاء کے بعد آنے والا کلام فاء سے پہلے والے کلام پر بطور جواب یا نتیجے کے مرتب ہوتا ہے اس بنا پر جملہ ۵۔ کا مفہوم یوں بھی ادا کیا جا سکتا ہے کہ "نجات نتیجہ ہے اللہ کی مغفرت کا"۔ اس فاء کو جوابية بھی کہا جاتا ہے۔ یہ فاء دراصل حرف عطف ہے اور ترتیب اور تعقیب کے معنی بھی دیتا ہے یعنی اس سے ایک بات کا دوسری بات پر فوری طور پر مرتب ہونا سمجھ میں آتا ہے۔ فاء بھی لام الجحود کی طرح نواصب مضارع میں سے نہیں بلکہ مضارع کو نصب دینے والا عامل أن ہے جو فاء اور مضارع کے درمیان مضمر ہے اور اسکا اضمار واجب ہے۔ مذکورہ بالا معنی میں فاء کے استعمال کی ایک شرط ہے جسے ملحوظ رکھنا واجب ہے، ورنہ مضارع کو فاء کے بعد منصوب لانا جائز نہ ہوگا۔ شرط یہ ہے کہ فاء

سے پہلے آنے والے کلام کی ابتدا نفی محض یا طلب پر دلالت کرنے والے کسی اسلوب سے ہو۔

مثالوں میں جملہ ۱۔ لَمْ أُسِيءْ فَأُعَاقَبَ کا آغاز نفی محض سے ہو رہا ہے۔ یاد رہے کہ اس صورت میں نفی کا اطلاق پورے جملے پر ہوتا ہے یعنی فاء سے پہلے والا کلام اور اسکے بعد والا کلام دونوں ہی منفی ہو جاتے ہیں۔ اس جملے میں حرف نفی اگرچہ صرف أُسِيءْ پر داخل ہوا ہے، لیکن مفہوم کے اعتبار سے أُعَاقَب بھی منفی ہے اور معنی یہ ہوتا ہے لَمْ أُسِيءْ فَلَمْ أُعَاقَبَ (میں نے کوئی برائی نہیں کی اس لئے مجھے سزا بھی نہیں دی گئی)۔ جملہ ۲ سے لیکر جملہ ۷ تک تمام جملے اسالیب طلب پر مشتمل ہیں۔ قواعد کی اصطلاح میں طلب کا اطلاق مندرجہ ذیل اسالیب پر ہوتا ہے:

۱۔ **الأمر**: طلب الفعل پر دلالت کرتا ہے اسکے لئے عام طور پر أمر کا صیغہ اذْهَبْ، أَكْرِمْ، تَعَلَّمْ یا مضارع مجزوم بلام الأمر استعمال ہوتا ہے[۱]۔

۲۔ **النَّهي**: جیسے جملہ ۳۔ لا تَصْنَعِ الْمَعْرُوفَ مَعَ غَيْرِ أَهْلِهِ فَتَنْدَمَ۔ یہ طلب المنع من الفعل پر دلالت کرتا ہے اسکے لئے عام طور پر مضارع مجزوم بلا الناهية استعمال ہوتا ہے۔

۳۔ **الاستفهام**: جیسے جملہ ۴۔ هَلْ تُدْرِكُ أَنَّ الْكِبَرَ يُؤَدِّي إِلَى حَبْطِ الْعَمَلِ فَتَحْذَرَه استفہام کا مقصد چونکہ معلومات طلب کرنا ہوتا ہے لہذا یہ بھی اسالیب طلب میں شامل ہے۔ هل، همزة استفهامية، یا أسماء الاستفهام (ما، مَن وغيره) استعمال ہوتے ہیں۔

۴۔ **الترجّي**: جیسے جملہ ۵۔ لَعَلَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ لِي فَأَنْجُوَ ترجّی سے مراد کسی بات کی امید، توقع یا اندیشہ رکھنا ہے، اسکے لئے لَعَلَّ استعمال ہوتا ہے۔

۵۔ **التمنّي**: جیسے جملہ ۶۔ أَلا لَيْتَ الشَّبَابَ يَعُوْدُ يَوْمًا فَأُخْبِرَه بِمَا فَعَلَ الْمَشِيْبُ۔ تمنی سے مراد کسی ایسی بات کی تمنا کرنا ہے جس کے واقع ہونے کا احتمال یا امکان نہ ہو۔

۶۔ **التحضيض والعرض**: تحضيض کا مقصد مخاطب کو پرزور انداز میں کسی بات پر ابھارنا ہے اسکے لئے عام طور پر هَلَّا، لَوْمَا وغیرہ استعمال ہوتے ہیں۔ اسکے لئے ماضی کا صیغہ استعمال ہو تو یہ اسلوب تنديم پر دلالت کرتا ہے، یعنی کسی گذری ہوئی بات پر شدید افسوس کا اظہار کرنا، لہذا هَلَّا اجْتَهَدْتَ لِلامْتِحَانِ اس وقت کہا جائے گا جب مخاطب نے

---

(۱) امر ہی کا صیغہ دعا کے لئے استعمال ہوتا ہے گویا دعا بھی اسالیب طلب میں سے ہے، جیسے: اللّٰهم وَفِّقْنِي لِطَاعَتِكَ فَأَنَالَ رِضْوَانَكَ۔

محنت نہ کی ہو اور اسکی سرزنش کرنا مقصود ہو جبکہ هَلاَّ تَجْتَهِدُ اسے حال میں محنت پر ابھارنے کے لئے کہا جائے گا۔

عرض اور تحضیض کے ادوات مشترک ہیں (نرمی یا سختی کا اظہار متکلم کے لہجے اور آواز کے اتار چڑھاؤ سے ہوتا ہے)۔ عرض تحضیض سے ملتا جلتا اسلوب ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ عرض کے ذریعے مخاطب کو نرمی کے ساتھ کسی بات پر ابھارا جاتا ہے، جبکہ تحضیض میں سختی پائی جاتی ہے۔ عرض کے لئے عام طور پر أَلَا یا لَوْلَا استعمال ہوتا ہے، جیسے: أَلا تُعِيْنُ أَخاكَ فَتَنالَ مَوَدَّتَه۔

ج: بعد واو المعية المسبوقة بنفي أو طلب[1]

الأمثلة:

١ ـ لا تَقْعُدْ عَنِ السَّعْيِ وَتَنْتَظِرَ الرِّزْقَ.

٢ ـ سَاعِدْنِي وأُسَاعِدَكَ.

٣ ـ أَتَتَهَاوَنُ في الدِّرَاسَةِ وَتَتَوَقَّعَ النَّجاحَ.

٤ ـ قال تعالى: فَقَالُوْا يالَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِآيَاتِ رَبِّنَا.

٥ ـ لَمْ أَتَّخِذْ صَدِيْقًا وَأَخْذُلَهُ.

شرح وتفصیل:

مندرجہ بالا جملوں میں فعل مضارع حرف واو کے بعد منصوب واقع ہوا ہے۔ یہ واو واو المعية کہلاتا ہے اسکے بعد مضارع أن المضمرة وجوبًا سے منصوب ہوتا ہے۔ واو المعية حتمی طور پر اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس سے پہلے آنے والا معنی اور اسکے بعد آنے والا معنی دونوں بیک وقت متحقق ہو رہے ہیں، جیسے جملہ ا۔ لا تَقْعُدْ عَنِ السَّعْيِ وَتَنْتَظِرَ الرِّزْقَ، محنت و کوشش چھوڑ کر رزق کے منتظر مت رہو میں واو سے پہلے آنے والا مفہوم (محنت، کوشش چھوڑنا) اور

(۱) واو المعية حرف عطف بھی ہے۔ یہ اپنے ماقبل و مابعد کے حکم الجملة (النهي، الأمر، الاستفهام، التمني، النفي) میں شریک ہونے پر دلالت کرتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ حتمی طور پر ان کے بیک وقت پائے جانے کو بھی ظاہر کرتا ہے جبکہ واو العطف صرف معطوف اور معطوف علیہ کے درمیان حکم الجملة میں مشارکت ظاہر کرتا ہے، یہ معیت پر دلالت نہیں کرتا۔ واو المعية کے بعد آنے والا مصدر مؤول ماقبل الواو پر معطوف ہے۔ واو المعية اور فاء السببية میں یہ بات مشترک ہے کہ دونوں حرف عطف ہیں اس کے بعد جو مصدر مؤول آتا ہے وہ ماقبل پر معطوف ہوتا ہے، البتہ فاء ترتیب وتعقیب کے ساتھ ساتھ سببیت پر دلالت کرتا ہے جبکہ واو اشتراک کے ساتھ ساتھ معیت کے معنی ادا کرتا ہے۔ اس کے علاوہ زیر بحث اسلوب میں دونوں سے پہلے نفی یا طلب کا آنا ضروری ہے۔

واو کے بعد آنے والا مفہوم (رزق کا منتظر ہونا) دونوں بیک وقت پائے جارہے ہیں اور نہی کا اطلاق دونوں باتوں کے بیک وقت کرنے پر ہورہا ہے گویا کہ دونوں کام ایک ساتھ کرنے سے روکا جارہا ہے۔ اسی طرح جملہ ۵۔ لم أتّخِذْ صَدِيْقًا و أخذُلَهُ (میں نے دوست بنا کر اسے بے یارومددگار نہیں چھوڑا) میں نفی کا اطلاق دونوں باتوں کے بیک وقت پائے جانے پر ہورہا ہے گویا کہ متکلم اس بات کا دعوی کررہا ہے کہ اس نے یہ دونوں کام (دوست بنانا اور پھر اسے بے یارومدد گار چھوڑنا) ساتھ نہیں کیے۔

واو المعية سے پہلے نفی محض یا اسالیب طلب میں سے کسی اسلوب کا آنا ضروری ہے ورنہ اسکے بعد مضارع کو منصوب لانا جائز نہ ہوگا۔

د: بعد أو العاطفة الّتي بمعنى "إلى" أو "إلّا"

الأمثلة:

١ ـ أُكَرِّسُ حَيَاتِي لِإعْلَاءِ كَلِمَةِ اللّٰهِ أَوْ أمُوْتَ.

٢ ـ أُذَاكِرُ دُرُوْسِي أَوْ أَتْعَبَ.

٣ ـ نَتَعَبَّدُ بَعْدَ صَلاةِ الصُّبْحِ أَو تُشْرِقَ الشَّمْسُ.

٤ ـ أَشْكُوْكَ إِلى الْمُدِيْرِ أَوْ تَعْتَذِرَ.

٥ ـ تَسُوْءُ حَالَةُ الْمَرِيْضِ أَوْ يَعْمَلَ بِنُصْحِ الطَّبِيْبِ.

شرح وتفصیل:

أو کے بعد بھی مضارع أن المضمرة وجوبا سے منصوب واقع ہوتا ہے۔ "أو" یہاں دو معنوں میں استعمال ہوتا ہے:

١ ـ إلى الغائية کے معنی میں، جیسا کہ جملہ ١، ٢، ٣ میں "أو" بیان غایت کے لئے آیا ہے یعنی اسکے بعد آنے والی بات، اس سے پہلے آنے والی بات کے لئے حد یا غایت کی حیثیت رکھتی ہے، جیسے جملہ ١۔ أُكَرِّسُ حَيَاتِي لِإعْلاءِ كَلِمَةِ اللّٰهِ أَوْ أَمُوْتَ (میں اپنی زندگی اللہ کے دین کی سربلندی کے لئے وقف کردونگا یہاں تک کہ مجھے موت آجائے) کے مفہوم سے واضح ہے۔

۲۔ إلّا الاسْتِثْنائِيَة کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے، جیسے کہ جملہ۴۔ أَشْكُوْكَ إِلَى الْمُدِيرِ أَوْ تَعْتَذِرَ [1] (اگر تم نے معافی نہیں مانگی تو میں تمہاری شکایت کروں گا) کے مفہوم سے واضح ہے۔ اسی پر جملہ۵ کو قیاس کریں۔

۵: بعد حتى الجارة [2]

حتى الغائية بمعنى إلى:

١ ـ يَنْكَبُّ الطُّلَّابُ عَلَى كُتُبِهِمْ حَتّٰى يَنْتَصِفَ اللَّيْلُ.

٢ ـ وَاظِبْ عَلَى شُرْبِ الدَّوَاءِ حَتّٰى يَتِمَّ شِفَاؤُكَ.

٣ ـ يُسْرِعُ الْقِطَارُ حَتّٰى يَدْخُلَ الْمَحَطَّةَ.

حتى التعليلية بمعنى كي:

٤ ـ نَلْتَحِقُ بِالْمَدْرَسَةِ حَتّٰى نَتَعَلَّمَ الْعُلُوْمَ الدِّيْنِيَّةَ.

٥ ـ نَقُوْمُ بِنَشْرِالْعِلْمِ حَتّٰى نَنَالَ رِضَى اللّٰهِ.

حتى الاستثنائية بمعنى إلّا:

٦ ـ قال تعالى: لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ.

٧ ـ لَنْ يَتِمَّ إِصْلَاحُكَ حَتّٰى تَتَخَلّٰى عَنْ جُلَسَاءِ السُّوْءِ.

شرح وتفصیل:

حتّٰى الجارة کے بعد مضارع أن المضمرة وجوبا سے منصوب واقع ہوتا ہے یہ تین معنوں میں استعمال ہوتا ہے:

(۱) أو تَعْتَذِرَ: يعني إلّا أنْ تَعْتَذِرَ.

(۲) حتى کلام عرب میں تین قسم کا ہوتا ہے: ۱۔ حتى العاطفة: یہ حرف عطف ہے اور صرف اسماء ظاہرہ صریحہ (ظاہرہ: جو ضمیر نہ ہو، صریحہ: جو مصدر مؤول نہ ہو) کو عطف دیتا ہے، جملوں اور مصادر مؤولة کو عطف نہیں دیتا نیز معطوف و معطوف علیہ کا رتبہ کے اعتبار سے یا ضعف و قوت کے اعتبار سے باہم متفاوت ہونا ضروری ہے یعنی ایک اعلی اور دوسرا ادنی ہوتا ہے، مثلا: يَمُوْتُ النَّاسُ حَتّٰى الأَنْبِيَاءُ، اس جملے میں الأنبياء، الناس پر معطوف ہے اور یہ عطف جائز ہے کیونکہ معطوف (الأنبياء)، رتبے کے اعتبار سے معطوف علیہ (الناس) سے اعلی ہے۔ اسی طرح: غسلتُ الثياب حتى المنديلَ میں المنديل، الثياب پر معطوف ہے اور یہ عطف جائز ہے کیونکہ اس جملہ میں معطوف (المنديل) رتبے کے اعتبار سے معطوف علیہ (الثياب) سے کمتر ہے۔

۲۔ حتى الابتدائية: یہ غایت پر دلالت کرتا ہے اور صرف اس جملے پر دلالت کرتا ہے جو اعراب کے اعتبار سے مستقل حیثیت کا حامل ہوتا ہے لیکن معنی کے اعتبار سے اپنے سے پہلے والے جملے کے لئے غایت کی حیثیت رکھتا ہے، مثلا: اشتهر الإمام الأعظم أبو حنيفة النعمان حتى ذاع صيته في الآفاق (امام اعظم ابو حنیفہ مشہور ہوئے یہاں تک کہ ان کی شہرت آفاق میں پھیل گئی) یہ حتی جملہ مضارعیہ پر بھی داخل ہوتا ہے اس شرط پر کہ اس مضارع کا زمانہ وہی زمانہ ہو کہ جس میں بات کہی جا رہی ہو، مثلا: أصغي الآن إلى محاضرة الأستاذ حتى أفهم كلامه، يا نام الأولاد حتى لا يستيقظون میں "أفهم كلامه" اور اسی طرح ـ

۱۔ بیان الغایة: بیان غایت کے لئے اس طور پر کہ حتی کے بعد آنے والی بات اس سے پہلے آنے والی بات کے لئے اختتام کی حیثیت رکھتی ہو، جیسے جملہ ۱۔ یَنْکَبُّ الطُّلَّابُ عَلٰی کُتُبِهِمْ حَتّٰی یَنْتَصِفَ اللَّیْلُ (طلباء آدھی رات تک اپنی کتابوں میں منہمک رہتے ہیں) میں ما قبل حتّٰی، ما بعد حتّٰی پر اختتام پذیر ہو رہا ہے۔

۲۔ تعلیل: جملہ ۴، ۵۔ میں حتّٰی سے پہلے آنے والی بات اسکے بعد آنے والی بات کے لئے سبب یا علّت کی حیثیت رکھتی ہے، جیسے جملہ ۵۔ نَقُوْمُ بِنَشْرِ عُلُوْمِ الدِّیْنِ حَتّٰی نَنَالَ رِضَی اللّٰهِ میں نشر علم دین سبب ہے اللہ کی رضا حاصل کرنے کا۔

۳۔ استثناء: جب حتّٰی سے غایت یا تعلیل کے معنی مراد لینا ممکن [1] نہ ہو تو یہ استثناء پر دلالت کرتا ہے اور اسکی تقدیر إلّا أنْ سے ٹھہرائی جاتی ہے، جیسے جملہ ۶۔ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ کا مفہوم یوں بھی ادا کیا جا سکتا ہے: لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ إلَّا أَنْ تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (تم ہرگز نیکی نہیں پاؤ گے جب تک کہ تم اپنی مرغوب چیزوں میں سے خرچ نہ کرو) حتی الاستثنائیة سے پہلے واقع ہونے والا جملہ منفی ہوتا ہے۔

قواعد:

فعل مضارع أن المضمرة وجوبا سے پانچ حالتوں میں منصوب واقع ہوتا ہے:

۱۔ لام الجحود کے بعد جبکہ اس سے پہلے ما کان یا لم یکن ہو۔

۲۔ فاء السببیة کے بعد جبکہ اس سے پہلے نفی یا طلب ہو۔

۳۔ واو المعیة کے بعد جبکہ اس سے پہلے نفی یا طلب ہو۔

۴۔ أو کے بعد جبکہ وہ إلی اور إلا کے معنوں میں استعمال ہوں۔

۵۔ حتی الجارة کے بعد۔

= "لا یستیقظون" اسی زمانے میں جاری ہیں کہ جس میں متکلم یہ بات منہ سے نکال رہا ہے۔ ۳۔ حتی الجارة: یہ دو قسم کا ہوتا ہے: ۱۔ جو اسم صریح کو جر دیتا ہے اور غایت پر دلالت کرتا ہے: قرأت الكتاب حتی الخاتمةِ۔ ۲۔ جو مصدر مؤول (أن + مضارع) پر داخل ہوتا ہے اسی سے یہاں بحث کی جارہی ہے یہ غایت پر دلالت کرتا ہے یا تعلیل پر یا استثناء پر۔

(۱) کیونکہ حتی سے پہلے واقع ہونے والا جملہ منفی ہوتا ہے لہذا غایت کے معنی مراد لینے سے اسکی نفی زائل نہیں بلکہ اپنی انتہا (غایت) کو پہنچ جاتی ہے۔

التمرين ـ ١

املأ الفراغات فيما يلي بأفعال مضارعة منصوبة بـ"أن" المضمرة بعد لام التعليل:

النموذج: أَقِلْ هفوة أخيك لتدُوْمَ مودّته.

٢ ـ أَجِئْتَ لِـــــــــ.
٣ ـ تَسَلَّحُوْا بِالإِيْمَانِ لِـــــــــ الْفِتَن.
٤ ـ ضَرَبْتُ الولدَ لِـــــــــ.
٥ ـ استدعى القاضي المُتَّهَمَ لِـــــــــ.
٦ ـ لِمَ شَعْتَ أَخِيْكَ لِـــــــــ.
٧ ـ تُرَقِّي الحكومةُ الصناعاتِ لِـــــــــ.
٨ ـ تَجَنَّب الماء الْبَارِدَ لِـــــــــ.
٩ ـ تَحْرِصُ الْأُممُ عَلى نَشْرِ التَّعْلِيْمِ لِـــــــــ.
١٠ ـ إِقْرَأْ كُتُبَ الأَدَبِ لِـــــــــ.
١١ ـ يا فَتَاةُ! ارْتَدي الحجَابَ لِـــــــــ عِفَّتَكِ.
١٢ ـ يُتْقِنُ الصَّانِعُ عَمَلَهُ لِـــــــــ.
١٣ ـ ادَّخِرْنَ بَعْضَ المالِ لِـــــــــ في وقت الحاجَةِ.
١٤ ـ تُنْشِيءُ الْحُكُوْمَةُ مَدَارِسَ في المَنَاطِقِ الرِّيْفِيَّةِ لِـــــــــ.
١٥ ـ أنزلَ اللّه سَكِيْنَتَهُ على المؤْمِنينَ لِـــــــــ قُلُوْبَهُمْ.

التمرين ـ ٢

أَكِّدْ النَّفي فيما يأتي بلام الجحود كما في المثال:

النموذج: لا يتوانى الطبيب عن العناية بالمريض.

لم يكن الطبيب ليتوانى عن العناية بالمريض.

٢ ـ لا أَشْهَدُ الزور.
٣ ـ لا يتعدى المؤمن حدود اللّه.
٤ ـ لا تنسى الأمّةُ تُراثَها.
٥ ـ العاقل لا يتطاول على من فوقه.
٦ ـ لا أُسيءُ إلى خدمي.
٧ ـ المؤمنة لا تخرج سافرة متبرجة.
٨ ـ اللئيم لا يعترف بالجميل.
٩ ـ لا يَغْتَرُّ المؤمِنُ بِزَهْرة الحياة الدنيا.
١٠ ـ المُتْقِنُ لا يرضى بالنقص.
١١ ـ أخوك لا يؤجل عمل اليوم إلى الغد.

١٢ـ لا تذهب مساعيك سُدًى.　١٣ـ الصديق لا يخذل صديقه في وقت الشدة.

١٤ـ الشُّجاع لا يَفِرُّ من الموت.　١٥ـ لايستجيب اللّٰه لدعاء من كان مأكله حراما ومشربه حراما وملبسه حراما.

التمرين ـ ٣

صُغْ المعاني الآتية في أسلوب آخر مشتمل على فاء السببية مسبوقةً بنفي أو طلب متلوة بمضارع منصوب كما في المثال:

النموذج: إن تُصَاحِبْ غادرًا يَنلك غدْرُه.

لا تُصاحب غادرا فينالك غدْرُهُ.

٢ـ إن نجوتَ أُهَنِّئك.　٣ـ لو اجتهدت في الدروس نجحتَ.

٤ـ إن عصَيْتَ العاقل تَندَمْ.　٥ـ إن غبتَ أسْبوعًا تَفُتْكَ دروسٌ قيمةٌ.

٦ـ هل لك صديق تركنُ إليه؟　٧ـ إن تَبْتَغِ ثناءَ الناس فسيحبط عملك.

٨ـ لم يستعن بي زيدٌ فلم أعِنْه.　٩ـ إن تَطَاولت على النَّاس أثْرت حِقْدَهُمْ.

١٠ـ لم أُسئْ إلى أحد فلم أُبْغَضْ.　١١ـ لو كُنْتُ غَنِيًّا لَجُدْتُ بمالي على الفقراء.

١٢ـ إن تُكْثِرْ مُعَاتَبَةَ الصديق يَمَلَّكَ.　١٣ـ لا يغضب العاقل بحيث يفقد صواب الرأي.

١٤ـ لستُ أسعى وراء الدنيا فلا تذْهبُ نفسي حسراتٍ على زينتها الزائفة.

التمرين ـ ٤

ضَعْ بدلا من "إلى" و"إلّا" "أو" العاطفة متلوة بمضارع منصوب:

النموذج: سأبذل الغالي والرخيص إلى أن أدْرِكَ المُنى.

سأبذل الغالي والرخيص أو أدْرِكَ المُنى.

٢ـ أنام إلى أن يطلع الفجر.　٣ـ أخدم أبويك إلى أن تنال رضاهما.

٤ـ أقرأ الكتاب إلى أن أملَّ.　٥ـ سأتَخَلّى عنك إلّا أن تُهذّب نَفْسَكَ.

٦ ـ سأزورك غدًا إلّا أن أنشَغِلَ بأمرٍ مَا.
٧ ـ سألزم الفراش إلى أن تتحسن صحتي.
٨ ـ أسهر إلى أن أراجع دروسي كلها.
٩ ـ ينقص الصانع أجرته إلّا أن يُكمل عمله.
١٠ ـ سأغض النظر عن تقصيرك إلا أن تعود لمثله.

التمرين ـ ٥

املأ الفراغات بأفعال منصوبة بعد "حتى" وبيّن ما إذا كانت "حتى" تعليلية أو غائية أو استثنائية:

النموذج: اهْتَمَّ بِنَظَافَةِ أَسْنَانِكَ حتى تبتعد مِنَ التَسَوُّسِ. (غائية)

٢ ـ كُلْ حتى ________.
٣ ـ أتقِنْ صِنَاعَتَك حتى ________ سلعتك.
٤ ـ أصقُلِ المرآة حتى ________.
٥ ـ اجْتَهِدْ في صِغَرِكَ حتى ________ في كِبَرك.
٦ ـ ضربت ابني حتى ________.
٧ ـ الْزَمِ الصدقَ حتى ________ عند اللّٰه صدّيقًا.
٨ ـ لِنْ جانبك للناس حتى ________.
٩ ـ فتحت نوافذ الغرفة حتى ________ هواؤها.
١٠ ـ كُنْ أَمِينًا حتى ________ تجارتك.
١١ ـ يزداد الحر نهار الصيف حتى ________ الشمس.
١٢ ـ لن يُتَقَبَّلَ عملُك حتى ________ للّٰه.
١٣ ـ أنفِقْ على ذوي الحاجة حتى ________ عنك اللّٰه.
١٤ ـ نحن قَوْمٌ لا نَأكُلُ حَتَى ________.
١٥ ـ لن أسمح لك بالخروج حتى ________ عملك.
١٦ ـ لا يستقيم إيمان عبدٍ حتى ________ قلبه ولا يستقيم قلبه حتى ________ لسانه.

التمرين ـ ٦

أكمل الجمل الآتية بوضع أفعال مُضارعة منصوبة بعد واو المعيَّة:

النموذج: أتقسو على العباد وتطمع أن يرحمك ربّ العباد.

٢ ـ لا تأكل و ________
٣ ـ لا تَعْتذر و ________
٤ ـ سَاعِدْني وَ ________
٥ ـ لا تنه عن خلق و ________
٦ ـ لا أعدُ و ________
٧ ـ اغفر خطيئتي و ________

٨ـ لا أكتب و ــــــــــ
٩ـ لا يترك المُجِدُّ عمله و ــــــــــ
١٠ـ أ تُؤْتَمَنُ و ــــــــــ
١١ـ لا تتصدق على الفقير و ــــــــــ
١٢ـ أتأمر بالبرّ و ــــــــــ
١٣ـ أ تستخلفون في الأرضِ و ــــــــــ
١٤ـ أ أخدمك و ــــــــــ
١٥ـ لعلّ العالم يُدرك أنّه قُدْوَةٌ و ــــــــــ ما لا يليق به.

التمرين ـ ٧

ضَعْ الأفعال الآتية في جمل مفيدة بحيث تكون منصوبة بأن المضمرة وجوبًا أو جوازًا (مَع استيعاب الحروف التي ينصب بعدها المضارع بأن المُضمرة):

١ـ تندمون ٢ـ تنجو ٣ـ تتخرّجين ٤ـ أحذّر ٥ـ تخاف
٦ـ ألوِّث أصابعي ٧ـ يلعب ٨ـ تتكلمون ٩ـ يظلم

التمرين ـ ٨

استخرج من الآيات الكريمة أفعالاً مضارعةً منصوْبَةً بأن المضمرة مع بيان حكم الإضمار وجوباً وجوازاً:

النموذج: فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِيْ حتّٰى تَفِيءَ إِلٰى أَمْرِ اللّٰهِ.

تَفِيْءَ: مضارع منصوب بأن المضمرة وجوبًا بعد حتى الغائية.

٢ـ وَعَجِلْتُ إِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى.
٣ـ فَلَنْ أَبْرَحَ الأَرْضَ حَتّٰى يَأْذَنَ لِيْ أَبِيْ.
٤ـ فَهَلْ لَنَا مِنْ شُفَعَاءَ فَيَشْفَعُوْا لَنَا.
٥ـ لَا تَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ.
٦ـ وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَافَّةً.
٧ـ لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا.
٨ـ فَلَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ.
٩ـ أَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الأَرْضِ فَتَكُوْنَ لَهُمْ قُلُوْبٌ يَّعْقِلُوْنَ بِهَا.
١٠ـ يَا لَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَهُمْ فَأَفُوْزَ فَوْزًا عَظِيْمًا.
١١ـ يَالَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِآيَاتِ رَبِّنَا وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ.
١٢ـ وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصَارٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ.
١٣ـ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ.

١٤ ـ لَعَلِّي أَبْلُغُ الْأَسْبَابَ أَسْبَابَ السَّمٰوَاتِ فَأَطَّلِعَ إِلَى إِلٰهِ مُوْسٰى.

١٥ ـ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِيْنًا لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ.

١٦ ـ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الفَجْرِ.

١٧ ـ إِنَّ الَّذِيْنَ آمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ آمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ.

١٨ ـ وَإِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ أَوْ يَقْتُلُوْكَ أَوْ يُخْرِجُوْكَ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ.

التمرين ـ ٩

استخرج من الأحاديث الآتية أفعالا مضارعة منصوبة بأن المضمرة مع بيان حكم الإضمار وجوبًا وجوازًا:

النموذج: قالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُم أو لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوهِكُم.

لَيُخالِفَنَّ: فعل مضارع مبنيٌّ على الفتح في محل نصبٍ بأن المضمرة وجوبًا بعد "أو" العاطفة بمعنى إلّا.

٢ ـ قال رسولُ اللّٰهِ ﷺ : لا تُظْهِرِ الشَّماتَةَ لأخِيْكَ فَيَرْحَمَهُ اللّٰهُ ويَبْتَلِيَكَ.

٣ ـ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ: لا يُؤمِنُ أحدُكُم حتّى يُحِبَّ لأخِيْه ما يُحِبُّ لِنَفْسِهِ.

٤ ـ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ: لا يُقِيْمَنَّ أحَدُكُم أخاهُ يومَ الجُمُعَةِ ثمَّ لِيُخالِفْ إلى مَقْعَدِهِ فيَقْعُدَ فِيْهِ ولكن يقولُ: افْسَحُوا.

٥ ـ قالَ النَّبِيُّ ﷺ : إذَا رَأى أحَدُكُم الجَنازَةَ فإنْ لَمْ يَكُن مَاشِيًا معها فَلْيَقُم حتّى يُخَلِّفَها أو تُخَلِّفَهُ أو تُوضَعَ مِن قَبْلِ أنْ تخلِّفَهُ.

٦ ـ قال رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : لا تُلْحِفُوا فِي المَسْألَةِ فوَاللّٰهِ لا يَسْألُنِي أحَدٌ مِنْكُم شَيْئًا فَتُخْرِجَ لَهُ مَسْألَتُهُ مِنِّي شَيْئًا وَأنا لَهُ كَارِهٌ فيُبَارَكَ لَهُ فِيمَا أعْطَيْتُه.

٧ ـ قالَ رسولُ اللّٰهِ ﷺ: ما بَالُ أقْوَامٍ يَرْفَعُونَ أبصارَهُمْ إلَى السَّمَاءِ فِي صَلاتِهِمْ فَاشْتَدَّ قولُه فِي ذٰلِكَ حَتّٰى قالَ: لَيَنْتَهُنَّ عن ذلكَ أو لَتُخْطَفَنَّ أبْصارُهم.

٨ ـ كَانَ رسولُ اللّٰهِ ﷺ يقولُ: مِن أشْراطِ السَّاعَةِ أنْ يَقِلَّ العِلْمُ ويَظْهَرَ الجَهْلُ ويَظْهَرَ الزِّنا وتَكْثُرَ النِّساءُ ويَقِلَّ الرِّجالُ حَتّٰى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأةً القَيِّمُ الوَاحِدُ.

٩ ـ أنَّ رسولَ اللّٰهِ ﷺ قال: إذا نَعَسَ أحَدُكُم وهُوَ يُصَلِّي فَلْيَرْقُد حتى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّومُ فإنَّ أحَدَكُم إذا صَلّٰى وهو نَاعِسٌ لا يَدْرِي لَعَلَّهُ يَذْهَبُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبَّ نَفْسَهُ.

١٠ ـ اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا مِن الأزْدِ يقالُ لَهُ: ابنُ الأُتْبِيَّةِ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ: هذَا لَكُم وهذا أُهْدِيَ لِي، قَالَ: فَهَلَّا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيْهِ أو بَيْتِ أُمِّهِ فَيَنْظُرَ يُهْدٰى لَهُ أمْ لَا.

١١ ـ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: يَنْزِلُ رَبُّنا تَبارَك وتَعالى كُلَّ لَيْلَةٍ إلى السَّماء الدُّنْيا حِيْن يَبْقى ثُلُثُ اللَّيْلِ الآخِرُ يقُولُ: من يَدْعُوني فأَسْتَجِيْبَ له، مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ، من يَسْتَغْفِرُنِي فأَغْفِرَ لَهُ.

١٢ ـ عن ابنِ عبّاسٍ رضي اللّٰه عنهما أنَّ النَّبِيَّ ﷺ كان يُصَلِّي بِالمَدِينَةِ يَجْمَعُ بينَ الصَّلاتَيْنِ بَيْنَ الظُّهْرِ والعَصْرِ والمَغْرِبِ والعِشَاءِ مِن غَيْرِ خَوفٍ ولا مَطَرٍ، قِيلَ لَهُ: لِمَ؟ قالَ: لِئلَّا يَكُونَ عَلى أُمَّتِهِ حَرَجٌ.

١٣ ـ عن ابنِ عُمَرَ رضي اللّٰه عنهما قال: لمَّا كانَ رسولُ اللّٰهِ ﷺ بِالطَّائِفِ قالَ: إنَّا قافِلُونَ غَدًا إنْ شَاءَ اللّٰهُ، فقالَ نَاسٌ مِن أصحابِ رسولِ اللّٰهِ ﷺ: لا نَبْرَحُ أوْ نَفْتَحَهَا، فقالَ النَّبِيُّ ﷺ: فَاغْدُوا على القِتَالِ.

١٤ ـ عن عَبْدِ اللّٰهِ بنِ مُحَمَّد ابنِ الحَنَفِيَّةِ قال: انْطَلقتُ أنَا وأبِي إلى صِهْرٍ لَنَا مِنَ الأنْصَارِ نَعُودُهُ فَحَضَرَتِ الصَّلاةُ فَقَالَ لِبَعضِ أهْلِهِ: يا جَارِيَةُ! ائتُونِي بِوَضُوءٍ لَعَلِّي أصَلِّي فأَسْتَرِيحَ، قال: فأَنْكَرْنَا ذٰلِكَ عليهِ فقالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يقولُ: قُمْ يا بِلالُ فأَرِحْنا بِالصَّلاةِ.

١٥ ـ قَالَ عُمَرُ رضي اللّٰهُ عنهُ: إنَّ اللّٰهَ عزَّوَجلَّ يَحْفَظَ دِيْنَهُ وَإِنِّي لَئِنْ لا أسْتَخْلِفُ فإنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَسْتَخْلِفْ وإنْ أسْتَخْلِفْ فإنَّ أبا بكرٍ قد اسْتَخْلَفَ، قالَ ابنُ عُمَرَ: فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ إلَّا أنْ ذَكَرَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وأبا بَكرٍ، فعلِمْتُ أنه لَمْ يَكُنْ لِيَعْدِلَ برسُولِ اللّٰهِ ﷺ أحدًا وأنَّهُ غَيرُ مُستخْلِفٍ.

١٦ ـ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْها قالَتْ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الجَدْرِ أ مِنَ البَيْتِ هُو؟ قَالَ: نَعَم، قُلْتُ: فما لَهُم لَمْ يُدْخِلُوهُ في البَيْتِ؟ قَالَ: إنَّ قَومَكِ قَصَّرَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ، قُلْتُ: فما شَأْنُ بابِهِ مُرْتَفِعًا؟ قال: فَعَلَ ذٰلِكَ قَوْمُكِ لِيُدْخِلُوا من شَاؤوا ويَمْنَعُوا مَنْ شَاؤوا ولولا أنَّ قَومَكِ حَدِيثٌ عَهْدُهُم بِالْجَاهِلِيَّةِ فأخَافُ أنْ تُنْكِرَ قُلوبُهُمْ أنْ أُدْخِلَ الجَدْرَ فِي البَيتِ وأنْ أُلْصِقَ بَابَهُ بِالأَرْضِ.

التمرين ـ ١٠

نموذج في الإعراب:

١ ـ أَسْرَعْتُ لِأُدْرِكَ الْقِطَارَ.

أَسْرَعَ: فعل ماضٍ مبني على السكون لاتصاله بتاء الفاعل، **تُ:** ضمير متصل مبني على الضمّة في محل رفع فاعل.

لأُدرك: لـ: حرف تعليل و جرّ مبني على الكسرة لا محل له من الإعراب، **أدرك:** فعل مضارع منصوب بأن المضمرة جوازا بعد اللام وعلامة نصبه الفتحة الظاهرة على آخره و فاعله ضمير مستتر وجوبا تقديره "أنا".

القطارَ: مفعول به منصوب وعلامة نصبه الفتحة الظاهرة على آخره.

المصدر المؤول "أن أدرك" في تأويل المصدر الصريح في محل جرٍّ باللام، الجار والمجرور "لأدرك" متعلقان بالفعل "أسرعتُ".

والجملة "أسرعت": ابتدائية لا محل لها من الإعراب.

والجملة "أدرك": صلة الموصول الحرفي لا محل لها من الإعراب.

٢ ـ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّحَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ.

لن: حرف نفي و نصب واستقبال مبني على السكون لا محل له من الإعراب.

تنالوا: فعل مضارع منصوب بـ "لن" وعلامة نصبه حذف النون لأنه من الأفعال الخمسة واو الجماعة ضمير متصل مبني على السكون في محل رفع فاعل والألف فارقة.

البر: مفعول به منصوب وعلامة نصبه الفتحة الظاهرة على آخره.

حتى: حرف جر مبني على السكون لا محل له من الإعراب.

تُنفقوا: فعل مضارع منصوب بأن المضمرة وجوبا بعد "حتى" وعلامة نصبه حذف النون واو الجماعة ضمير متصل مبني على السكون في محل رفع فاعل.

المصدر المؤول "أن تُنفقوا" في محل جرٍّ بـ "حتى".

مما: من: حرف جرّ مبني على السكون لا محل له من الإعراب، **ما:** اسم موصول مبني على السكون في محل جرٍّ بحرف جر.

تُحِبُّوْنَ: فعل مضارع، مرفوع لتجرده من الناصب والجازم، وعلامة رفعه ثبوت النون؛ لأنه من الأفعال الخمسة، واو الجماعة ضمير متصل مبني على السكون في محل رفع فاعل.

الجملة "تُحِبُّون": صلة الموصول الاسمي لا محل لها من الإعراب.

أعرب الجمل الآتية:

١ـ وَعَجِلْتُ إِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى. ٢ـ يشفع القرآن لقارئه حتى يدخله الجنة.

٣ـ ادع اللّٰه لي وَيدعو لك الملائكة. ٤ـ ادعوا اللّٰه فيستجيبَ لكم أو يدفع بها عنكم البلاءَ.

٥ـ جالِسِ العلماءَ لِتزْدادَ علمًا وَعَمَلاً. ٦ـ لَعَلِّيْ أَبْلُغُ الْأَسْبَابَ أَسْبَابَ السَّمٰوَاتِ فَأَطَّلِعَ إِلٰى إِلٰهِ مُوْسٰى.

٧ـ لم يكن المؤمن ليكذبَ في حديثه. ٨ـ قال النَّبِيُّ ﷺ: لا تُظْهِرِ الشَّماتَةَ لأخِيْكَ فَيَرْحَمَهُ اللّٰهُ ويَبْتَلِيَكَ.

الدرس الثاني

المضارع المجزوم في جواب الطلب

الأمثلة:

١ ـ اتَّقِ اللّٰه يَجْعَلْ لَكَ مَخْرَجًا مِنْ كُلِّ ضِيْقٍ / يَجْعَلْ.

٢ ـ لا تَتَّبِعِ الهَوى تَأْمَنْ سُوءَ الْعَوَاقِبِ / تَأْمَنْ.

٣ ـ هل تُصْغِي إِلى مُحاضَرَةِ الأُسْتَاذِ تَسْتَفِدْ بِهَا / تَسْتَفِيْدُ.

٤ ـ هَلَّا تَجْتَهِدُ تَفُقْ زُمَلاءَ كَ / تَفُوْقُ.

٥ ـ أَيْنَ الْمُجْرِمُ نُعَاقِبْهُ / نُعَاقِبُهُ.

٦ ـ لَيْتَ عِنْدِي مَالًا أَبْذُلْهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ / أَبْذُلُهُ.

٧ ـ أَلا تُطالِعُ الْكُتُبَ الْعِلْمِيَّةَ يَقْوَ اسْتِعْدَادُكَ / يَقْوَى.

٨ ـ لَعَلَّكَ تُحْسِنُ إِلى النَّاسِ تَكْسِبْ مَوَدَّتَهُمْ / تَكْسِبُ.

شرح وتفصیل:

مندرجہ بالا جملوں میں مضارع مجزوم واقع ہوا ہے حالانکہ اس سے پہلے جوازم مضارع میں سے کوئی اداۃ نہیں ہے، یہاں فعل مضارع کو جزم دینے والا عامل إن الشرطية ہے جو بمع فعل الشرط کے محذوف ہے۔ یہ فعل الشرط کیا ہوگا؟ اسکا اندازہ سیاق کلام سے لگایا جاسکتا ہے، مثلا جملہ ۱۔ اتَّقِ اللّٰه يَجْعَلْ لَكَ مَخْرَجًا مِنْ كُلِّ ضِيْقٍ میں فعل الشرط تَتَّقِ ٹھہرے گا اور جملے کا مفہوم یوں بنے گا: إِنْ تَتَّقِ اللّٰه يَجْعَلْ لك مَخْرَجًا من كُلِّ ضِيْقٍ ۔ اسی طرح جملہ ۵۔ أَيْنَ الْمُجْرِمُ نُعَاقِبْهُ میں فعل الشرط نَتَعَرَّفْ ہوسکتا ہے إِنْ نَتَعَرَّفْ على الْمُجرمِ نُعَاقِبْهُ۔ اسی طرح جملہ ۶۔ لَيْتَ عِنْدِي مَالًا أَبْذُلْهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ میں فعل الشرط المحذوف كَانَ یا يَكُنْ ہوگا اور جملے کا مفہوم یوں بنے گا: إِنْ كَانَ عِنْدِي مَالٌ أَبْذُلْهُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

زیر بحث اسلوب میں فعل مضارع کو تین شرائط کے ساتھ جزم دینا جائز ہے:

۱۔ اس سے پہلے طلب پر دلالت کرنے والا کوئی اسلوب ہو، اس میں الأمر، النهي، الاستفهام، التمني، الترجي، العرض اور التحضيض شامل ہیں۔

۲۔ جملہ فعل مضارع اپنے سے پہلے آنے والی بات پر بطور جواب یا نتیجہ مرتب ہوتا ہے، مثلاً: متى مَوْعدُ سَفَرِكَ؟ نُسَافِرُ غَدًا إنْ شاءَ اللّٰه میں جملہ نُسَافِرُ غَدًا اپنے سے پہلے آنے والے استفہامیہ جملے پر بطور نتیجہ مرتب نہیں ہوا لہذا مضارع کو جزم دینا جائز نہیں۔

۳۔ جملة الطلب اگر لا الناهية پر مشتمل ہو تو اس لا کو ہٹا کر اسکی جگہ إن الشرطية کے بعد لا النافية (إنْ + لا = إلّا) لگانے سے معنی میں خلل واقع نہ ہو، مثلاً: لا تَقْتَرِبْ من النَّار تَحترِقُ میں تَحْتَرِقُ کو جزم دینا جائز نہیں، کیونکہ إلّا تَقْتَرِبْ من النار تَحْتَرِقْ سے معنی میں فساد آتا ہے۔ جبکہ جملہ ۲۔ لا تَتَّبِع الهوى تأْمَنْ سُوءَ العَوَاقِبِ میں اگر لا الناهية کے بجائے إلّا لگا دیا جائے جیسے: إلّا تَتَّبِعِ الْهوى تأمَنْ سُوءَ العواقب معنی بالکل صحیح ہے اس لئے فعل مضارع کو جزم دینا جائز ہے۔

ان مذکورہ شرائط کے پائے جانے کے باوجود فعل مضارع کو اپنی اصلی حالت (یعنی رفع) پر باقی رکھنا بھی جائز ہے کیونکہ جواب الطلب پر براہ راست کوئی عامل داخل نہیں ہے جیسا کہ مثالوں سے واضح ہے۔

قواعد:

۱۔ فعل مضارع کو تین شرائط کے ساتھ جزم دینا جائز ہے:

(الف) اس سے پہلے طلب پر دلالت کرنے والا کوئی اسلوب ہو۔

(ب) یہ اپنے سے پہلے آنے والی بات پر بطور نتیجہ مرتب ہو۔

(ج) جملہ طلب اگر لا الناهية پر مشتمل ہو تو اسکی جگہ إن الشرطية کے بعد لا النافية کو لگانے سے معنی میں فساد واقع نہ ہو۔

۲۔ اس فعل کو جزم دینے والا عامل إن الشرطية ہوتا ہے جو بمع فعل الشرط کے محذوف ہوتا ہے۔

التمرين ـ ١

املأ الفراغات بأفعال مضارعة يَصِحُّ جَزْمُها:

النموذج: قُمْ بتمرينات رياضية كُلّ صباح تنتعشْ لإتقان وظيفتك اليومية.

٢ ـ صُوْمُوْا ________

٣ ـ اجتهدوا في صغركم ________

٤ ـ استعن بالله ________

٥ ـ ألا تقوم بصلاة الليل ________

٦ ـ أَيْنَ الْمَتْحَفُ ________

٧ ـ لا تُهْمِلي دروسكِ ________

٨ ـ أَلِنْ جَانِبَك للناسِ ________

٩ ـ لِيَتَجَنَّبُوْا صُحْبَةَ الأشرار ________

١٠ ـ افْتَحْ نوافذ الغرفة ________

١١ ـ لا تَأْكُلُوْا أموال النّاس بِالْباطلِ ________

١٢ ـ هلّا تواسوا الفقراء ________

١٣ ـ لَعلّكَ تَتَهَاوَنُ في أداء واجبك ________

١٤ ـ متى مَوْعِدُ سَفَرِكَ ________

١٥ ـ عَوِّدْ لسانَك قول الصدق دائمًا ________

التمرين ـ ٢

ضَعْ في الأمكنة الخالية أفعالًا مضارعة لا يصحّ جزمُها:

النموذج: لا تأكل الأطعمة المكشوفة من السوق تَفْسُدُ معدتك.

٢ ـ لا تعجل ________

٣ ـ لا تخض فيما لا يعنيك ________

٤ ـ لا تكذِب ________

٥ ـ لا تتطاول على من فوْقك ________

٦ ـ لاتُهْمِل الرياضة ________

٧ ـ لا تُضِعْ وَقْتَكَ في اللّهو وَاللّعب ________

٨ ـ لاتَعْصِي أبويك ________

٩ ـ لا تتزَلَّفْ إلى ذوى الجاهِ والثروة ________

١٠ ـ لا تخرج من بيتك اليوم ________

التمرين ـ ٣

ترجم الحمل الآتية مستخدماً المضارع المجزوم في جواب الطلب:

۱۔ وقفے وقفے سے ملو محبّت بڑھے گی۔
۲۔ اپنی ذمہ داریوں سے غفلت مت برتو سُکھی رہو گے۔
۳۔ سستی مت کرو کامیاب ہوجاؤ گے۔
۴۔ تم لوگوں کے ساتھ محبّت کرو لوگ تم سے محبّت کرینگے۔
۵۔ تیراکی سیکھ لو ڈوبنے سے بچ جاؤ گے۔
۶۔ پابندی سے ورزش کرو تمہاری صحت اچھی ہوجائے گی۔
۷۔ میری نصیحتوں پر عمل کرو فلاح پاؤ گے۔
۸۔ شاید زید آج ہمارے ہاں آئے اس سے بات کرینگے۔
۹۔ کسی عقلمند سے مشورہ کرو صحیح رہنمائی پاؤ گے۔
۱۰۔ کاش میرے پاس پچاس ہزار روپے ہوتے تو میں حج کرتا۔
۱۱۔ میرے ہمراہ چلو کھیتوں میں سیر کرتے ہیں۔
۱۲۔ نفسانی خواہشوں کی پیروی مت کرو گمراہی سے بچے رہو گے۔
۱۳۔ کام عمدگی کے ساتھ کرو دوگنی اجرت ملے گی۔
۱۴۔ کیا تم بدنیت انسان کے ساتھ احسان کرتے ہو، پچھتاؤ گے۔
۱۵۔ ہم سے ملنے آیئے ہم آپ کا اکرام کرینگے۔
۱۶۔ میرے ساتھ اچھا برتاؤ کرو میں تمہارے ساتھ اچھا برتاؤ کرونگا۔
۱۷۔ زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کریگا۔
۱۸۔ کاش کہ تم سیدھے چلتے خوش وخرم زندگی بسر کرتے۔
۱۹۔ اپنے بڑوں کی عزت کرو تمہارے چھوٹے تمہاری عزت کرینگے۔
۲۰۔ کیا ہی اچھا ہو کہ آپ اللہ پر بھروسہ کریں وہ آپکا کام آسان کردیگا۔

التمرين ـ ٤

ترجم الحمل الآتية ترجمة عربية فصيحة مستخدمًا أفعالا مضارعة لا يصح جزمها في جواب الطلب:

۱۔ آگ سے مت کھیلو جل جاؤ گے۔
۲۔ بارش میں مت نکلو کپڑے گیلے ہوجائیں گے۔
۳۔ شیر کے قریب مت جاؤ تمہیں کھا جائیگا۔
۴۔ سنی سنائی باتوں پر کان مت دھرو پریشان ہوجاؤ گے۔
۵۔ قرض مت لو مصائب کا شکار ہوجاؤ گے۔
۶۔ بہت زیادہ ناراض مت ہوا کرو دوست تم سے اکتا جائیں گے۔
۷۔ سستی مت کرو ریل گاڑی نکل جائے گی۔
۸۔ زور سے دروازہ مت کھٹکھٹاؤ سوئے ہوئے جاگ جائیں گے۔

۹۔ خائن کو دوست مت بناؤ تمہارے ساتھ ایک نہ ایک دن ضرور خیانت کریگا۔

۱۰۔ بچوں کے ساتھ بے جا سختی مت کرو ڈھیٹ ہو جائیں گے اور انہیں آزاد بھی مت چھوڑو بگڑ جائیں گے۔

التمرين ـ ٥

استخرج من الآيات التالية الأفعال المضارعة المجزومة في جواب الطلب وأعربها:

النموذج: هُزِّي إِلَيْكِ بِجِزْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا.

تُسَاقِطْ: فعل مضارع مجزوم في جواب الطلب وعلامة جزمه السكون.

٢ ـ ذَرْنَا نَكُن مَّعَ الْقَاعِدِيْنَ.

٣ ـ وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِي بِهِ أَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِي.

٤ ـ فَاتَّبِعْنِي أَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا.

٥ ـ فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا.

٦ ـ أَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوْكَ رِجَالًا.

٧ ـ حَتّٰى إِذَا جَعَلَه نَارًا قَالَ آتُوْنِي أُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا.

٨ ـ قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ رَبُّكُمْ.

٩ ـ قَالُوا يٰأَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ فَأَرْسِلْ مَعَنَا أَخَانَا نَكْتَلْ.

١٠ ـ قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِأَيْدِيْكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ.

١١ ـ إِنِّي لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ أَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ وَأَطِيْعُوْنِ يَغْفِرْ لَكُمْ مِنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ إِلٰى أَجَلٍ مُّسَمًّى.

١٢ ـ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنَّاتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ أَنْهَارًا.

التمرين ـ ٦

استخرج من الأحاديث الآتية الأفعال المضارعة المجزومة فى جواب الطلب وأعربها:

النموذج: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اضْمَنُوا لِي سِتًّا أَضْمَنْ لَكُم الْجَنَّةَ اصْدُقُوا إِذَا حَدَّثْتُمْ ....

أضمن: فعل مضارع مجزوم في جواب الشرط المحذوف علامة جزمه السكون.

٢ ـ قال رسول اللّٰه ﷺ: أَسْلِمْ تَسْلَمْ.

٣ ـ قال رسول اللّٰه ﷺ: تَهَادَوْا تَحَابُوا.

٤ ـ قال رسول اللّٰه ﷺ: اشْفَعُوا تُؤْجَرُوا.

٥ ـ قال رسول اللّٰه ﷺ: احْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ.

٦ـ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: أَفْشِ السَّلَامَ وَأَطِبِ الكَلَامَ وَصِلِ الْأَرْحَامَ وَقُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلِ الجَنَّةَ بِسَلَامٍ.

٧ـ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لا يُقِيمَنَّ أحدُكُمْ رَجُلاً مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ ولكِنْ توسَّعُوا وتَفَسَّحُوا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ.

٨ـ عَنْ مُصْعَبِ بنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: مَرِضْتُ فَأَرْسَلتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ: دَعْنِي أُقْسِمْ مَالِي حَيْثُ شِئْتُ فأبى... الخ.

٩ـ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بنُ أُبَيٍّ ... وَاللّٰهِ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى المَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنَّا الْأَذَلَّ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ: دَعْنِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَضْرِبْ عُنُقَ هَذَا المُنَافِقِ.

١٠ـ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: هَلَكَتِ المَوَاشِي وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ فَدَعَا فَمُطِرْنَا مِنَ الجُمُعَةِ إِلَى الجُمُعَةِ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: تَهَدَّمَتِ البُيُوتُ فَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ وَهَلَكَتِ المَوَاشِي فَادْعُ اللّٰهَ يُمْسِكْهَا... الخ

التمرين ـ ٧

نموذج في الإعراب:

اتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَكَ مَخْرَجًا.

اتَّقِ: فعل أمر، مبني على حذف حرف العِلّة من آخره، وفاعله ضمير مستتر وجوبا، تقديره: "أنتَ"، في محل رفع.

اللّٰه: لفظ الجلالة مفعول به، منصوب، وعلامة نصبه الفتحة الظاهرة على آخره.

يَجْعَلْ: فعل مضارع، مجزوم، في جواب الشرط بفعل المحذوف، دلّ عليه فعل الطلب المذكور و التقدير: "إِنْ تَتَّقِ" و علامة جزمه السكون.

لَكَ: لـَ: حرف جر، مبني على الفتحة، لا محل له من الإعراب.

كَ: ضمير متصل، مبني على الفتحة، في محل جر بحرف جر، الجار والمجرور متعلقان بالفعل "يجعل".

مَخْرَجًا: مفعول به، منصوب، وعلامة نصبه الفتحة الظاهرة على آخره.

الجملة "اتق اللّٰه...": ابتدائية، لا محل لها من الإعراب.

أعرب الجمل الآتية:

١ـ أَيْنَ السَّيَّارَةُ أَرْكَبْها.

٢ـ أَحْسِنْ إلى جارِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا.

٣ـ ألا تُصَاحِبُ العُلَمَاءَ تَنْتَفِعْ بِهِمْ.

٤ـ لَيْتَ لِي مِئَةَ أَنْفُس تُقْتَلْ فِي سَبِيْلِ اللّٰه.

٥ـ هَلاّ تُنْفِقُ علىَ الفُقَرَاءِ تَنَلْ جَزَاءَهُ عندَ اللّٰهِ.

٦ـ لا تَتَّبِعِ السُّبُلَ المُتَفَرِّقَةَ تَهْتَدِ إلى الصِّراطِ المُسْتَقِيْم.

الدرس الثالث

بناء المضارع الواقع جوابًا للقسم

ألف: نونُ التوكيدِ المباشرةُ للمضارع

الأمثلة:

١ـ لَيَقُوْمَنَّ أَخِي بِوَاجِبِهِ.
٢ـ لَتَحْتَفِظَنَّ الْمُسْلِمَةُ عِفَّتَهَا.
٣ـ لَتَدْفَعَنَّ ـ أَيُّهَا الظَّالِمُ ـ حَقِّي رَاضِيًا أَوْ كَارِهًا.
٤ـ لأُنْفِقَنَّ مَالِي فِي سُبُلِ الْخَيْرِ.
٥ـ لنَتَغَلَّبَنَّ الصِّعَابَ أَوْ نُدْرِكَ الْمُنَى.

ب: نون التوكيد غيرُ المباشرةِ للمضارع

١ـ لَتَكُفِّنَّ عَنِ السُّفُوْرِ وَالتَّبَرُّجِ أَيَّتُهَا الْفَتَاةُ.
٢ـ لَتَأْخُذَانِّ بِيَدِ الْعَاجِزِ يَا فَتَيَانِ.
٣ـ لَتُقَاتِلُنَّ ـ أَيُّها الْجُنْدُ ـ حَتّٰى تَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيا.
٤ـ لَتَسْمَعْنَانِّ النُّصْحَ يا فَتَيَاتُ.

شرح وتفصیل:

مستقبل میں پیش آنے والی کسی بات کو نہایت زور دار انداز میں بیان کرنا ہو تو اس کے لئے عربی زبان میں أسلوب القسم [1] استعمال ہوتا ہے، گویا بات کے بالکل سچ اور یقینی ہونے پر قسم کھائی جاتی ہے۔ أسلوب القسم قسم اور جواب القسم پر مشتمل ہوتا ہے۔ قسم کے لئے کئی الفاظ مستعمل ہیں، جیسے: واللّٰہِ، باللّٰہِ، یمینُ اللّٰہ، وحقِّك، بِعزّتِك، وأبِیْك وغیرہ، لیکن ان کا صراحةً ذکر کرنا ضروری نہیں ہے۔ مثال کے جملوں میں قسم محذوف ہے اور جملة جواب القسم فعل مضارع سے شروع ہو رہا ہے۔ یہ فعل مضارع جو بطور جواب قسم واقع ہوتا ہے دو خصوصیات کا حامل ہے:

۱۔ اس کے ساتھ ایک لام متّصل ہے یہ لام لام القسم کہلاتا ہے، یہ صرف قسم پر دلالت کرتا ہے، اعراب پر اثر انداز نہیں ہوتا۔

۲۔ مضارع کے آخر میں ایک نون مشددہ بڑھا دیا گیا ہے یہ نون التوکید کہلاتا ہے، اس کا مضارع کے ساتھ اتصال کبھی

---

(۱) اس کی ضرورت عام طور پر اس وقت پیش آتی ہے جب مخاطب شک میں مبتلا ہو پس اس کا شک دور کرنے کے لئے اور اسے قائل کرنے کی غرض سے بات کو زور دار پیرائے میں پیش کیا جاتا ہے۔ واو، باء، تاء حروف جارہ ہیں جو قسم کے لئے مستعمل ہیں۔

واجب ہوتا ہے، کبھی جائز اور کبھی ممنوع۔ اس کی تفصیل عنقریب آئے گی، پہلے یہ جان لینا ضروری ہے کہ نون التوکید مضارع پر معنی اور اعراب کے اعتبار سے کس طرح اثر انداز ہوتا ہے؟ یہ نون مضارع کے معنی میں زور پیدا کرتا ہے اور اسے مستقبل کے لئے مخصوص کردیتا ہے۔ مضارع کے ساتھ اس کا اتصال دو قسم کا ہوتا ہے:

ا۔ هو ، هي ، أنت، أنا اور نحن کے صیغوں میں یہ براہ راست لام الفعل کے ساتھ متصل واقع ہوتا ہے، یعنی اس کے اور لام الفعل کے درمیان ضمائر رفع بارزہ میں سے کوئی ضمیر حائل نہیں ہوتی، مثلاً: جملہ ا۔ لَيَقُوْمَنَّ أَخِي بِوَاجِبِه میں نون التوکید يقوم کے میم کے ساتھ متصل واقع ہوا ہے، اس کے اور میم کے درمیان کوئی ضمیر حائل نہیں، خواہ وہ لفظاً مذکور ہو یا محذوف ومقدّر ہو۔ اسے ہم قواعد کی اصطلاح میں نون التوكيد المباشرة للمضارع سے تعبیر کرتے ہیں۔

الف کے ذیل میں مضارع کے تمام صیغوں کے ساتھ نون التوکید کے اتصال کی یہی کیفیت ہے، ان تمام صیغوں کے لام الفعل پر جو فتحہ نظر آرہا ہے وہ ان کے مبنی ہونے کی علامت ہے، گویا کہ یہ تمام صیغے مبني على الفتح[1] ہیں۔

۲۔ ب کے ذیل کے جملے افعالِ خمسہ اور نون النسوة کے صیغوں پر مشتمل ہیں۔ ان تمام صیغوں کی خصوصیت یہ ہے کہ ہر ایک کا فاعل ضمیر رفع بارز ہے۔[2] ظاہر ہے کہ اس صورت میں نون التوکید لام الفعل کے ساتھ متصل نہیں ہوسکتا، کیونکہ اس کے اور لام کے درمیان لازمی طور پر ضمير الفاعل حائل ہوگی اگرچہ اس ضمیر کو بعض اوقات مجبوراً حذف کرنا پڑتا ہے پھر بھی تقدیراً حائل ہوگی، کیونکہ فعل فاعل کے بغیر نہیں ہوتا، جیسے جملہ ا۔ لَتَكُفُّنَّ عَنِ السُّفُورِ والتبرج میں لَتَكُفُّنَّ نون التوکید کے اتصال سے پہلے لَتَكُفِّيْنَ تھا، اس کے ساتھ جب نون التوکید (تَكُفِّيْنَ + نّ) بڑھایا تو تین نون جمع ہوگئے، ایک نون الرفع، دو نون توکید[3] کے۔ اس طرح تین ہم مثل حروف کا ایک ہی صیغے میں یکے بعد دیگرے آنا توالي الأمثال کہلاتا ہے، چونکہ یہ قاعدے کے خلاف ہے، لہذا اس سے بچنے کے لئے ایک نون کا حذف کرنا ضروری ہے۔ ظاہر ہے کہ نون التوکید کو حذف کرنے سے تو مقصد ہی فوت ہوجائے گا، لہذا نون الرفع کو حذف کردیا۔[4] اس کے حذف کرنے کے بعد اس صیغے میں دو ساکن جمع ہوگئے، ياء المخاطبة اور نون مشددہ کا پہلا نون ساکنہ (لَتَكُفِّيْنْنَ)،

---

(۱) مبنی ہونے کے یہ معنی ہوئے کہ لام الفعل کا یہ فتحہ کسی حال میں تبدیل نہیں ہوتا، پس اگر ان صیغوں سے پہلے جوازم مضارع میں سے کوئی حرف آجائے تو لام کلمہ کا فتحہ برقرار رہے گا اور فعل في محل جزم ہوجائے گا، مثلاً: لا تكذِبَنَّ يا سليم میں مضارع نون التوکید سے متصل ہونے کی وجہ سے فتحہ پر مبنی ہے اور لا الناهية کی وجہ سے في محل جزم ہے۔ (۲) برخلاف مجموعہ الف کے صیغوں کے، جن کا فاعل یا تو ضمیر مستتر ہے یا اسم ظاہر، مثلاً: ليقومنّ زيد بواجبه۔

(۳) نون التوكيد المشددة دو نونوں سے مل کر بنا ہے، پہلا ساکن اور دوسرا مفتوح (نْ + نَ = نّ)۔

(۴) یہ نون حالت نصب وجزم میں حذف ہوجایا کرتا ہے، لہذا یہاں بھی اسے حذف کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

اجتماع ساکنین سے بچنے کیلئے ہم نے یاء المخاطبة کو بھی حذف کردیا۔ اگر یہ پوچھا جائے کہ یاء المخاطبة تو فاعل الفعل ہے اسے حذف کرنا کیسے جائز ہوگیا؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ یاء سے پہلے آنے والا کسرہ اس پر دلالت کررہا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ یاء محذوف تو ہے لیکن مقدّر بھی ہے اور جو چیز مقدر ہو وہ بمنزلہ مذکور ہوتی ہے، اسی لئے مضارع کا یہ صیغہ نون التوکید سے حقیقتا متصل نہ ہونے کی وجہ سے مبنی نہیں ہوتا[1]، کیونکہ نون اگرچہ بظاہر لام الفعل کے ساتھ متصل ہے، لیکن حقیقت میں اس کے اور لام الفعل کے درمیان یاء المخاطبة مقدر ہے۔

جملہ۲۔ میں مثنی کے صیغے لَتَأْخُذَانِّ میں بھی نون الرفع توالي الأمثال کی وجہ سے محذوف ہے، ألف الإثنین جو فاعل الفعل ہے، اپنی جگہ پر موجود ہے، البتہ نون التوکید کا فتحہ کسرہ میں بدل گیا ہے تشبیهًا لها بنُون المثنی۔

جملہ۳۔ میں موجود جمع مذکر کے صیغے لَتُقَاتِلُنَّ میں بھی نون الرفع، توالي الأمثال سے بچنے کے لئے حذف کردیا گیا ہے۔ مؤنث مخاطب کے صیغے کی طرح یہاں بھی دو ساکن، واو الضمیر اور نون مشددہ کا پہلا نون جمع ہوگئے، لہذا واو کو حذف کردیا گیا، کیونکہ اس سے پہلے حرف پر ضمہ موجود ہے جو واو سے مناسبت رکھنے کی وجہ سے اس پر دلالت کررہا ہے۔ یہ صیغہ بھی مبنی نہیں ہے کیونکہ حقیقت میں نون التوکید اور لام الفعل کے درمیان واو الجماعة مقدر ہے۔

جملہ۴۔ میں جمع مؤنث کے صیغے لَتَسْمَعْنَانِّ میں جو نون ہے وہ نون الرفع نہیں، بلکہ نون النسوة ہے جو ضمیر الفاعل ہے، لہذا اسے حذف کرنا جائز نہیں، اس لئے یہاں توالي الأمثال سے بچنے کے لئے نون النسوة اور نون التوکید المشددة کے درمیان فاصلہ کرنے کے لئے ایک الف بڑھا دیا گیا ہے اور نون التوکید کو کسرہ دے دیا گیا ہے، کیونکہ یہ ظاہری شکل میں نون المثنی سے مشابہت رکھتا ہے۔

قواعد:

۱۔ مضارع کے وہ تمام صیغے جن میں نون التوکید، لام الفعل سے متصل واقع ہو، فتحہ پر مبنی ہوتے ہیں۔

۲۔ جب نون التوکید، مضارع کے لام کے ساتھ متصل نہ ہو، بلکہ اس کے اور لام الفعل کے درمیان کوئی ضمیر حائل ہو[2] تو مضارع اپنی گذشتہ حالت پر برقرار رہتا ہے، پس افعالِ خمسہ حسبِ سابق معرب، اور جمع مؤنث کا صیغہ حسب سابق مبنی رہتا ہے۔

---

(۱) مبنی ہونے کے لئے ضروری ہے کہ مضارع کا لام الفعل نون التوکید سے حقیقتا متصل ہو۔

(۲) خواہ لفظا مذکور ہو، جیسے: مثنی کے صیغے میں ألف الإثنین یا محذوف ومقدر ہو، جیسے: مؤنثة مخاطبة کے صیغے میں یاء المخاطبة۔

نماذج في الإعراب:

١ـ لَيَقُوْمَنَّ زيدٌ بِوَاجِبِهِ.

لَيَقُوْمَنَّ: لـ: رابطة لجواب قسم مقدر، لا محل لها من الإعراب، **يَقُومَنَّ:** فعل مضارع، مبني على الفتح؛ لاتصاله بنون التوكيد، في محل رفع، ونون التوكيد المشددة لا محل لها من الإعراب.

٢ـ لأنفِقَنَّ مالي في سبل الخير.

لأنفِقَنَّ: لـ: لام القسم، **أنفقن:** فعل مضارع، مبني على الفتح؛ لاتصاله بنون التوكيد، في محل رفع، وفاعله ضمير مستتر وجوبا، تقديره: "أنا".

٣ـ لتكُفِّنَّ عن السفور والتبرج أيتها الفتاة.

لتكُفِنَّ: لـ: لام القسم، **تكُفِنَّ:** فعل مضارع، مرفوع بنون الرفع المحذوفة؛ لتوالي الأمثال، وفاعله ياء المخاطبة المحذوفة لالتقاء الساكنين، في محل رفع.

٤ـ لتأخُذانِّ بيد العاجز يا فَتيَان!

لتأخُذانِّ: لـ: لام القسم، **تأخذان:** فعل مضارع، مرفوع بنون الرفع المحذوفة لتوالي الأمثال، وألف الاثنين فاعل في محل رفعٍ. النون: نون التوكيد المشددة، بُنيت على الكسرة تشبيهًا لها بنون المثنى، لا محل لها من الإعراب.

٥ـ لَتُقَاتِلُنَّ ــ أيُّها الجند! ــ حتى تكون كلمة الله هي العليا.

لَتقاتلُنَّ : لـ: لام القسم، **تقاتلُنّ:** فعل مضارع، مرفوع بنون الرفع المحذوفة لتوالي الأمثال، وفاعله واو الجماعة المحذوفة لالتقاء الساكنين، في محل رفع.

٦ـ لَتَسْمَعْنَانِّ النصح يا فتيات.

لَتسـمَعْنَانِّ: لـ: لام القسم، **تسمعنان:** فعل مضارع، مبني على السكون؛ لاتصاله بنون النسوة، في محل رفع، الألف زائدة للفصل بين نون النسوة ونون التوكيد. نون التوكيد مبنية على الكسرة تشبيها لها بنون المثنى في المظهر الشكلي (بحيث إن كلتيهما واقعة بعد ألف).

ج: نون التوكيدالخفيفة

الأمثلة:

١ ـ بِاللّٰه لأَجْتَنِبَنْ رفقاءَ سوء.
٢ ـ لَنَرْحَمَنْ صِغَارَنا.
٣ ـ لَتَتَعَوَّدَنْ قَولَ الصِّدْقِ دائِمًا يا بُنَيَّ.
٤ ـ لَتَخْدِمِنْ أَبَوَيْكِ يا فاطمةُ أَوْ يَرْضى[1] اللّٰه عنك.
٥ ـ لَتَحْذَرُنْ مَكَايِدَ الْأَعْدَاءِ.

شرح وتفصیل:

مضارع جب بحیثیت جواب القسم واقع ہوتو اسے نون خفیفہ سے بھی مؤکد بنایا جاسکتا ہے[2] یہ نون عام طور پر ساکن اور کبھی کبھار مکسور بھی آتا ہے۔ یہ مضارع کے اعراب پر بالکل اسی طرح اثر انداز ہوتا ہے جیسے النون الثقیلة (یعنی المشددة) البتہ چند اعتبارات سے اس سے مختلف ہے:

(۱) یہ نون ألف الاثنین اوراسی طرح نون النسوۃ کے بعد آنے والے ألف فاصلة کے بعد نہیں آتا[3]۔

(۲) اس کے فوراً بعد اگر ساکن آجائے تو اسے کتابۃً برقرار رکھتے ہیں، لیکن تلفظ سے ساقط ہوجاتا ہے چنانچہ مثال کے جملوں میں اگر لَنَرْحَمَنْ صِغَارَنا کے بجائے لَنَرْحَمَنْ الصغار[4] کہا جائے تو اسے یوں پڑھیں گے لَنَرْحَمَ الصِّغَارَ۔

(۳) اگر مضارع کا صیغہ مبني علی الفتح ہوتو بحالت وقف نون ساکنہ کو الف میں بدل دیا جاتا ہے، مثلا لَتُتْقِنَنْ عملكَ یا زیدُ میں اگر تُتْقِنَن پر وقف کیا جائے تو یہ لَتُتْقِنَا ہو جائے گا۔

اگر مضارع کا صیغہ مبني علی الفتح نہ ہواور نون خفیفہ اس میں ضمہ یا کسرہ کے بعد آرہا ہوتو اس صورت میں بھی بحالت وقف اسے کتابۃً برقرار رکھا جائے گا اور تلفظ سے ساقط ہو جائے گا اور جو ضمیر رفع بارز التقاء ساکنین کی وجہ سے حذف ہوئی تھی وہ بھی لوٹ آئے گی، جیسے جملہ۴۔ لَتَخْدِمِنْ أَبَوَيْكِ کو بحالت وقف یوں پڑھا جائے گا لَتَخْدِمِي أَبَوَيْكِ۔ اسی طرح جملہ۵۔ لَتَحْذَرُنْ مَكَايِدَ الأعداء میں لَتَحْذَرُنْ کو بحالت وقف لَتَحْذَرُوا پڑھا جائے گا (مع إثبات

---

(۱) يَرْضَى: المضارع منصوب بأن المضمرة وجوبا بعد "أو" التي بمعنى حتّٰی. (۲) النون الثقيلة (المشددة) میں النون الخفيفة (الساكنة) سے زیادہ زور پایا جاتا ہے۔ (۳) جیسے: لتسمَعْنَانِّ میں النون الثقلیة، نون النسوۃ اور ألف زائدۃ کے بعد واقع ہوا ہے۔

(۴) نون التوكيد الساكنة کے بعد "أل" کا لام الساکنة آگیا ہے۔

النون الخفيفة خطًّا)۔

قواعد:

۱۔مضارع کونون مشددہ کے علاوہ نون خفیفہ سے بھی مؤکد بنایا جا سکتا ہے۔

۲۔نون خفیفہ،نون مشددہ سے چند اعتبارات سے مختلف ہے:

(۱) یہ ألف الإثنين اور نون النسوة کے بعد نہیں آتا۔

(۲) اگر اس کے بعد ساکن آجائے تو کتابۃً برقرار رکھا جاتا ہے لیکن تلفظ سے ساقط ہو جاتا ہے۔

(۳) اگر مضارع کا صیغہ مبني على الفتح ہو تو بحالت وقف اسے الف میں بدل دیا جاتا ہے۔

(۴) اگر مضارع کا صیغہ معرب ہو اور نون خفیفہ ضمہ یا کسرہ کے بعد واقع ہو تو بحالت وقف اسے صرف کتابۃً برقرار رکھا جاتا ہے اور جو ضمیر رفع بارز التقاء ساکنین کی وجہ سے حذف ہوئی تھی وہ بھی لوٹ آتی ہے۔

توكيد المضارع المعتل الآخر

(ألف) الأفعال الخالية من الضمائر المتصلة

الأمثلة:

المعتل الآخر بالياء	المعتل الآخر بالواو	المعتل الآخر بالألف
١ ـ لَتَبْنِيَنَّ مجدَ الأمّة يا فتى.	لَتَعْفُوَنَّ عن هفوات الآخرين.	لَتَرْضَيَنَّ بما قَدَّرَ الله لك.
٢ ـ لَنَبْنِيَنَّ مجد الأمة .	لَنَعْفُوَنَّ عن هَفَوات الآخرين .	لَنَرْضَيَنَّ بما قَدَّر الله لنا.

(ب) الأفعال المتصلة بياء المخاطبة أو ألف الاثنين أو واو الجماعة أو نون النسوة

٣ ـ لَتَبْنِنَّ مَجْدَ الأمّة يا فتاة.	لَتَعْفِنَّ عن هفوات الآخرين.	لَتَرْضَيِنَّ بما قَدَّر الله لكِ.
٤ ـ لَتَبْنِيَانِّ مجد الأمّة يا فتاتان.	لَتَعْفُوَانِّ عن هَفَوات الآخرين.	لَتَرْضَيَانِّ بما قَدَّر الله لكما.
٥ ـ لَتَبْنُنَّ مَجْدَ الأمّةِ يأيّها الرجال.	لَتَعْفُنَّ عن هَفَواتِ الآخرين.	لَتَرْضَوُنَّ بما قَدَرَ الله لكم.
٦ ـ لَتَبْنِيْنَانِّ مجد الأمّة يأيتها النساء.	لَتَعْفُوْنانِّ عن هفوات الآخرين.	لَتَرْضَيْنانِّ بما قَدَرَ الله لكُنّ.

شرح وتفصیل:

مضارع مُعْتَلُّ الآخر (ناقص) تین قسم کا ہوتا ہے:

۱۔ معتلّ الآخر بالیاء، جیسے: یبني، یروي، یمشي.

۲۔ معتل الآخر بالواو، جیسے: یعفو، یمحو، یتلو.

۳۔ معتل الآخر بالألف، جیسے: یرضی، یَنْھی، یَبْقی.

المضارع المعتلّ الآخر بالیاء:

مضارع معتل الآخر بالیاء (مثلا: یَبْني) کے ساتھ جب نون التوکید ملحق ہوتا ہے تو مفرد مؤنث مخاطب اور جمع مذکر غائب ومخاطب کے صیغوں کے علاوہ تمام صیغوں میں یاء (جو لام الفعل ہے) برقرار رہتی ہے، مفرد مؤنث مخاطب کے صیغے تَبْنِیْنَ میں یہ یاء لام الفعل پہلے سے محذوف تھی[1]، نون الرفع توالي الأمثال کی وجہ سے حذف ہو جاتا ہے، یاء المخاطبة کو بھی التقاء الساکنین کی وجہ سے حذف کردیتے ہیں جس کے نتیجے میں تَبْنِنَّ کا صیغہ وجود میں آتا ہے، اس صیغے میں یاء المخاطبة کا حذف کرنا اس لئے جائز ہے کہ اس سے پہلے آنے والا کسرہ اس پر دلالت کرتا ہے۔ جمع مذکر کے صیغوں یَبْنُونَ، تَبْنُوْنَ میں بھی یاء لام الفعل پہلے سے محذوف تھی[2]، واو الجماعة کو التقاء الساکنین اور نون الرفع کو توالي الأمثال کی بناء پر حذف کردیا اور نون کو واو کی مناسبت سے ضمہ دے دیا پس یہ توکید کے بعد تَبْنُنَّ[3] ہوگیا۔

نماذج في الإعراب:

۱۔ لَتَبْنِیَنَّ مجدَ الأُمَّة یا فتی!

لَتَبْنِیَنَّ: لَـ: لام القسم، تبنین: فعل مضارع، مبني علی الفتحة؛ لاتصاله بنون التوکید، في محل رفع، وفاعله ضمیر مستتر وجوبا، تقدیره: "أنت".

۲۔ لَتَبْنُنَّ مجد الأمَّةِ یا أیها الرجال!

---

(۱) تَبْنِیْنَ اصل میں تَبْنِیِیْنَ تھا۔ التقاء ساکنین (یاء العلة ویاء المخاطبة) کی وجہ سے حرف علت کو حذف کر دینے سے "تَبْنِیْنَ" بن گیا۔

(۲) یہ صیغہ اصل میں تَبْنِیُوْنَ تھا یاء العلّة کو التقاء الساکنین کی وجہ سے حذف کردیا تو تَبْنِیوْنَ بن گیا نون کو واو کی مناسبت سے ضمہ دے دیا تو تَبْنُوْنُ ہوگیا۔

(۳) تَبْنُوْنَ + نَّ = تَبْنُوْنَّ = تَبْنُنَّ

لَتَبْنُنَّ: لـ: لام القسم، تبنُنَّ: فعل مضارع مرفوع ، وعلامة رفعه نون الرفع المحذوفة لتوالي الأمثال، وفاعله واو الجماعة المحذوفة؛ لالتقاء الساكنين، في محل رفع.

٣ـ لَتَبْنِنَّ مَجْدَ الأُمَّة يا فتاةُ!

لَتَبْنِنَّ: لـ: لام القسم، تبنِنَّ: فعل مضارع مرفوع ، وعلامة رفعه نون الرفع المحذوفة لتوالي الأمثال ، وفاعله ياء المخاطبة المحذوفة؛ لالتقاء الساكنين، في محل رفع.

المضارع المعتل الآخر بالواو:

مضارع معتل الآخر بالواو (مثلا: يعفو) میں واو (جو لام الفعل ہے) تمام صیغوں میں برقرار رہے گا سوائے یاء المخاطبة جیسے: تعفِيْنَ اور واو الجماعة جیسے: تَعْفُوْنَ ويَعْفُوْنَ کے صیغوں کے۔ ياء المخاطبة کے صیغے میں یہ واو پہلے ہی محذوف تھا (یہ اصل میں تَعْفُوْيِنَ تھا، واو العلة کو التقاء ساکنین کی وجہ سے حذف کردیا اور فاء کو یاء المخاطبة کی مناسبت سے کسرہ دے دیا گیا لہٰذا یہ تَعْفِيْنَ ہوگیا) ياء المخاطبة کو بھی التقاء الساكنين (یاء اور نون ثقیلہ کے پہلے نون ساکنہ) کی بناء پر حذف کردیا۔ پس یہ صیغہ تو کید کے بعد تَعْفِنَّ ہوگیا۔

واو الجماعة کے صیغے میں بھی واو العلة محذوف تھا (یہ دراصل تَعْفُوْوْنَ تھا واو العلة کو التقاء الواوين الساكنتين کی وجہ سے حذف کردیا تو یہ تَعْفُوْنَ ہوگیا) تو کید کے بعد نون الرفع کو توالي الأمثال اور واو الجماعة کو اجتماع ساکنین (واو الجماعة وأُولى النونين) کی وجہ سے حذف کردیا۔ اس کو حذف کرنا اس لئے جائز ہے کیونکہ اس سے پہلے آنے والا ضمہ اس پر دلالت کررہا ہے۔ یہ صیغہ تو کید کے بعد تَعْفُنَّ ہوگیا۔

نماذج في الإعراب:

١ ـ لَتَعْفُوَنَّ عن هَفَواتِ الآخرين.

لَتَعْفُوَنَّ: لـ: لام القسم، تعفُوَنَّ: فعل مضارع ، مبني على الفتحة ، لاتصاله بنون التوكيد ، في محل رفع، وفاعله ضمير مستتر وجوبا، تقديره: "أنت".

٢ ـ لَتَعْفُوَانِّ عن هفوات الآخرين.

لَتَعْفُوَانِّ: لـ: لام القسم ، تعفُوَانِّ: فعل مضارع مرفوع، وعلامة رفعه نون الرفع المحذوفة لتوالي الأمثال، وفاعله

ألف الاثنين، في محل رفع.

المضارع المعتل الآخر بالألف:

مضارع معتل الآخر بالألف (مثلا: یَرْضٰی) کے ساتھ جب نون التوکید ملحق ہوتا ہے تو اس کے صرف دو صیغوں واو الجماعة اور یاء المخاطبة میں تبدیلی واقع ہوتی ہے۔

واو الجماعة کا صیغہ ابتداءً تَرْضَیُوْنَ تھا، یاء متحرکہ فتحہ کے بعد واقع ہونے کے سبب الف میں تبدیل ہوگئی تو یہ تَرْضَاوْن ہوگیا۔ الف کو التقاء الساکنین (ألف العلة و واوالجماعة) کی وجہ سے حذف کردیا گیا تو یہ تَرْضَوْن رہ گیا۔ اس صیغے کے ساتھ جب نون التوکید ملحق ہوا تو نون الرفع کو توالي الأمثال کی وجہ سے حذف کردیا۔ نون کو حذف کرنے کے بعد دو ساکن (واو الجماعة واُولی النونین) جمع ہوگئے۔ التقاء الساکنین سے بچنے کے دو ہی طریقے ہیں۔ ایک طریقہ یہ ہے کہ ایک ساکن کو حذف کردیا جائے عام طور پر التقاء الساکنین سے بچنے کا یہی طریقہ ہے۔ اگر یہ ممکن نہ ہو تو پہلے والے ساکن کو حرکت دے دی جاتی ہے۔ یہاں واو الجماعة کا حذف کرنا ممکن نہیں کیونکہ اس سے پہلے فتحہ ہے جو واو پر دلالت نہیں کرتا، لہٰذا واو کو حرکت (الضمّة) دے دی جاتی ہے۔ پس یہ صیغہ توکید کے بعد تَرْضَوُنَّ ہو جاتا ہے۔

یاء المخاطبة کا صیغہ اعلال سے پہلے تَرْضَایْنَ تھا، جب دو ساکنین (ألف العلّة اور یاء المخاطبة) جمع ہوئے تو ألف العلّة کو التقاء الساکنین کی وجہ سے حذف کردیا گیا تو تَرْضَیْنَ رہ گیا۔ اس صیغے کے ساتھ جب نون التوکید ملحق ہوا تو سب سے پہلے نون الرفع، توالي الأمثال کی وجہ سے حذف کردیا۔ اس کو حذف کرنے کے بعد دو ساکنین (یاء المخاطبة اور اُولی النونین) جمع ہوگئے۔ یاء المخاطبة فاعل الفعل ہے اور اسے حذف کرنا صرف اس وقت جائز ہے جب کہ اس سے پہلے آنے والا کسرہ اس پر دلالت کرتا ہو یہاں چونکہ یاء المخاطبة سے پہلے فتحہ ہے، لہٰذا اسے حذف کرنا ممکن نہیں لہٰذا یاء کو حرکت (کسرہ) دے دی جائے گی پس یہ صیغہ توکید کے بعد تَرْضَیِنَّ بن جائے گا۔

قواعد:

۱۔ اگر مضارع معتل الآخر بالیاء کو نون مشددہ سے مؤکّد بنایا جائے تو مفرد مؤنث مخاطب، جمع مذکر غائب ومخاطب کے صیغوں کے علاوہ تمام صیغوں میں لام الفعل (یعنی یاء) برقرار رہتی ہے۔

۲۔ اگر مضارع معتل الآخر بالواو ہے تو لام الفعل (یعنی واو) سوائے یاء المخاطبة اور واو الجماعة کے،

تمام صیغوں میں برقرار رہے گا۔

۳۔ اگر مضارع معتل الآخر بالالف ہوتو نون مشددہ سے مؤکد بناتے وقت صرف یاء المخاطبة اور واو الجماعة کے صیغوں میں تبدیلی واقع ہوگی۔

ألف: توكيد المضارع وجوبًا

(ب) المضارع الممتنع التوكيد	(ألف) المضارع الواجب التوكيد
والله لسوف أُنجز وعدي.	١ ـ والله لأُنْجِزَنَّ وَعْدِي .
والله لأَسُدُّ خُلَّةَ الفقير الآن.	٢ ـ وَاللّٰه لأَسُدَنَّ خُلَّةَ الفقير.
تاللّٰه لا أساعدك.	٣ ـ تاللّٰه لأُسَاعِدَنَّك.

شرح وتفصیل:

مندرجہ بالا سرخ کلمات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض حالات میں فعل مضارع کی توکید (نون توکید کے ساتھ) واجب ہوتی ہے اور بعض حالات میں ممنوع ہوتی ہے۔

مجموعہ الف کی مثالوں پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مندرجہ ذیل شروط کی موجودگی میں فعل مضارع کی توکید واجب ہوجاتی ہے:

(۱) مضارع بطور جواب قسم واقع ہو۔

(۲) لام القسم مضارع کے ساتھ متصل ہو۔

(۳) مضارع حال پر نہیں بلکہ مستقبل پر دلالت کرتا ہو۔

(۴) مثبت ہو منفی نہ ہو۔

اگر ان شرائط میں سے ایک بھی مفقود ہوتو مضارع کی توکید جائز نہ ہوگی، جیسے مجموعہ ب کے جملوں سے ظاہر ہے کہ اگر مضارع قسم کے جواب میں نہ آیا ہو یا اس کے اور لام القسم کے درمیان کوئی حرف حائل ہو جائے، جیسے مجموعہ ب

جملہ۱۔ میں مضارع اور لام القسم کے درمیان سوف حائل ہے یا مضارع زمانہ حال پر دلالت کرے، جیسے مجموعہ ب جملہ۲۔ میں الآن حال پر دلالت کر رہا ہے یا مضارع منفی ہو، جیسے مجموعہ ب جملہ۳۔ تو ان تمام صورتوں میں مضارع کی توکید جائز نہ ہوگی۔

ب: توكيد المضارع جوازًا

الأمثلة:

(ب)	(ألف)
لِتَصِلِ الأَرْحامَ يا أخي.	١ ـ لِتَصِلَنَّ الأَرحامَ يا أخي.
لا تَكُنْ على الإساءة أقوى منك على الإحسان.	٢ ـ لا تَكُوْنَنَّ على الإساءةِ أقوى منك على الإحسان.
هلاَّ تُقَدِّرِيْن الوقت حقَّ قَدْرِه يا فتاةُ!	٣ ـ هلاَّ تُقَدِّرِنَّ الوقتَ حَقَّ قَدْرِهِ يا فتاةُ!
هل تَدَّخِروْنَ شَيْئًا لوقت الحاجةِ يا أولادي؟	٤ ـ هلْ تَدَّخِرُنَّ شَيْئًا لِوَقْتِ الحاجةِ يا أولادي؟
إمَّا تَبْذُلِ المَعْرُوْفَ تَنَلْ جزاءه.	٥ ـ إمَّا تَبْذُلَنَّ المَعْرُوْف تَنَلْ جَزَاءَه.

شرح وتفصیل:

فعل مضارع کی توکید دو حالتوں میں جائز ہوتی ہے[1]۔

۱۔ مضارع سے پہلے اسالیب طلب یعنی أمر، نهي، استفهام، تمني، ترجي، عرض، تحضيض میں سے کوئی اسلوب ہو، جیسے جملہ۱،۲،۳،۴۔

۲۔ مضارع سے پہلے إمَّا ہو[2]۔ إمَّا کے بعد واقع ہونے والے فعل مضارع میں إن الشرطية کا اعرابی عمل برقرار رہتا ہے چنانچہ مضارع کے وہ صیغے جو نون التوکید کے اتصال سے مبنی ہو جاتے ہیں إن الشرطية کے بعد في محل جزم ہو جاتے ہیں اور معرب صیغے حسب قاعدہ مجزوم ہو جاتے ہیں اس صورت میں ان کا نون الرفع، توالي الأمثال کی وجہ سے حذف نہیں ہوتا، بلکہ جزم ہونے کی وجہ سے حذف ہوتا ہے۔

(۱) یعنی ان دونوں حالتوں میں مضارع کی توکید کرنا اور نہ کرنا برابر ہے۔ (۲) إمّا = إن + ما یعنی إن الشرطية کو ما الزائدة میں مدغم کرنے سے بنا ہے۔

قواعد:

۱۔ جب فعل مضارع بطور جواب قسم واقع ہو، مثبت ہو، زمانۂ مستقبل پر دلالت کرتا ہو اور اسکے اور لام القسم کے درمیان کوئی فاصل نہ ہو تو اس کی توکید واجب ہوتی ہے۔

۲۔ جب فعل مضارع بطور جواب قسم واقع ہو، لیکن منفی ہو، یا زمانہ حال پر دلالت کرے، یا اسکے اور لام القسم کے درمیان کوئی فاصل ہو تو اس صورت میں مضارع کی توکید ممنوع ہوتی ہے۔

۳۔ جب فعل مضارع سے پہلے اسالیب طلب میں سے کوئی اسلوب ہو، یا إمّا الشرطية واقع ہو تو اس کی توکید جائز ہوتی ہے۔

نماذج في الإعراب:

١ ـ إمّا تَبْذُلَنَّ المعرُوْفَ تَنَلْ جَزَاءَہ.

إمّا: إن الشرطية المدغمة في ما الزائدة، لا محل لهما من الإعراب.

تَبْذُلَنَّ: فعل مضارع، مبني على الفتحة؛ لاتصاله بنون التوكيد، في محل جزم بإن الشرطية، فاعله ضمير مستتر وجوبا، تقديره: "أنت".

تنل: فعل مضارع؛ جواب الشرط، مجزوم وعلامة جزمه السكون الظاهر على اخره.

٢ ـ إمّا تَبْذُلُنَّ المعروف تَنالُوا جَزَاءَہ.

تبذُلُنَّ: فعل مضارع، مجزوم بإن الشرطية، وعلامة جزمه حذف حرف النون، فاعله واو الجماعة المحذوفة؛ لالتقاء الساكنين، في محل رفع.

توكيد الأمر جوازا

الأمثلة:

(ب)	(ألف)
أَكْرِمِ الضَّيْفَ يَا زيدُ!	١ ـ أَكْرِمَنَّ الضَيْفَ يا زيد!
افهَمِي الدرس يا عائشة!	٢ ـ افْهَمِنَّ الدَّرسَ يا عَائشة!

٣۔ اخْدُمَانِّ أَبَوَيْكُما يا ولدان!	اخْدُمَا أَبَوَيْكُما يا ولدان!
٤۔ اجْتَهِدُنَّ في طلب العلم يا طُلابُ!	اجتهدوا في طلب العلم يا طلاب!
٥۔ تَحَجَّبْنَانِّ يا فتياتُ!	تَحجَّبْنَ يا فتياتُ!
٦۔ انْسَيَنَّ الإساءةَ يا كريم!	انْسَ الإساءة يا كريم!
٧۔ اعفُوَنَّ عن المسيء.	اعفُ عن المسيء.
٨۔ ابْنِيَنَّ مجدَ الأمة يا فتى!	ابْنِ مجدَ الأمة يا فتى!
٩۔ ادْعُنَّ إلى سبيل ربكم بالحكمة يا بَنِيَّ!	ادعُوا إلى سبيل ربكم بالحكمة يا بَنِيَّ!
١٠۔ ادْعِنَّ إلى سبيل ربكِ بالحكمة يا عائشة!	ادْعِي إلى سبيل ربكِ بالحكمة يا عائشة!
١١۔ اسْعَوُنَّ لِلآخرة سَعْيَها يا أيها المؤمنون!	اسْعَوا لِلآخرة سعيها يا أيها المؤمنون!
١٢۔ ارْضَيِنَّ بِنَصِيبِكِ من الدنيا يا أختي!	ارضَي بنصيبك من الدنيا يا أختي!

شرح وتفصیل:

فعل امر کی تو کید بھی جائز[1] ہے۔اس کی تو کید بھی بالکل اسی طرح ہوگی جس طرح مضارع کی تو کید ہوتی ہے۔

فعل امر صحیح الآخر مفرد مذکر مخاطب کا صیغہ مبني على السكون ہوا کرتا ہے،تو کید کے بعد یہ مبني على الفتح ہوجاتا ہے،فعل امر کے مثنی،مفرد مؤنث،اور جمع مذکر کے صیغے مبني على حذف نون الرفع ہوتے ہیں،یہ اسی حال پر مبنی رہتے ہیں،لیکن مفرد مؤنث کے صیغے سے یاء المخاطبة، جیسے: جملہ۲۔افْهَمِنَّ اور جمع مذکر کے صیغے سے واو الجماعة، جیسے: جملہ۳۔اجْتَهِدُنَّ حذف کر دیئے جاتے ہیں۔جمع مؤنث کا صیغہ حسب سابق مبني على السكون رہتا ہے۔ مضارع کی طرح یہاں بھی نون النسوة اور نون التوكيد کے درمیان ایک الف زائدہ لگا دیا جاتا ہے، جیسے جملہ۵۔ تَحَجَّبْنَانِّ۔

امر معتل الآخر کی تو کید بالکل اسی طرح ہوتی ہے جس طرح مضارع معتل الآخر کی ہوتی ہے۔فعل امر

(۱) فعل ماضی کی نون التوکید کے ساتھ تو کید نہیں ہوتی۔ ماضی کو مؤکد کرنے کے لئے اس سے پہلے قد استعمال ہوتا ہے،مثلا: قد أديت واجبي۔اگر ماضی بطور جواب قسم وارد ہوتو قد کے ساتھ لام القسم بھی لگ جاتا ہے، جیسے: والله لقد أديت واجبي۔

معتل الآخر کا مفرد مذکر مخاطب کا صیغہ تینوں صورتوں (یعنی معتل الآخر بالألف و الواو والیاء) میں مبني علی الفتح ہوتا ہے، جیسے جملہ ٦، ٧، ٨۔ انْسَيَنَّ، اعْفُوَنَّ، ابْنِيَنَّ۔

فعل امر اگر معتل الآخر بالواو یا معتل الآخر بالیاء ہو تو مفردہ مخاطبہ کے صیغے سے یاء اور جمع مذکر کے صیغے سے واو حذف ہوجاتا ہے، جیسے: ابْنِنَّ، ابْنُنَّ، ادْعِنَّ، ادْعُنَّ۔

فعل امر اگر معتل الآخر بالألف ہو تو جمع مذکر کے صیغے میں واو الفاعل کو حذف نہیں کرتے، بلکہ ضمہ سے حرکت دیتے ہیں، جیسے جملہ ١١۔ اسْعَوُنَّ، جیسا کہ مضارع مؤکد کی تفصیل میں گذر چکا ہے۔

اسی طرح معتل الآخر بالألف کے مفرد مؤنث کے صیغے میں یاء الفاعل کو حذف نہیں کرتے بلکہ کسرہ سے حرکت دیتے ہیں، جیسے جملہ ١٢۔ ارْضَيِنَّ۔

قواعد:

فعل امر کی توکید بھی جائز ہے اور بالکل اسی طرح ہوگی جس طرح مضارع کی توکید ہوتی ہے۔

نماذج في الإعراب:

١ـ أكْرِمَنَّ الضَّيفَ يا زيدُ!

أكْرِمَنَّ: فعل أمر، مبني على الفتح؛ لاتصاله بنون التوكيد، فاعله ضمير مستتر وجوبا، تقديره: "أنتَ".

٢ـ افْهَمِنَّ الدَّرسَ يا عائشةُ!

افْهَمِنَّ: فعل أمر، مبني على حذف نون الرفع. **الفاعل:** ياء المخاطبة المحذوفة؛ لالتقاء الساكنين (الياء وأولى نوني التوكيد)، في محل رفع.

٣ـ اخْدُمَانِّ أبويكما يا ولدان!

اخْدُمَانِّ: فعل أمر، مبني علي حذف نون الرفع، وفاعله ألف الاثنين، في محل رفع، كُسرت نون التوكيد تشبيها لها بنون المثنى، وهي حرف لا محل لها من الإعراب.

٤ـ اجْتَهِدُنَّ في طلب العلم يا طلاب!

اجْتَهِدُنَّ: فعل أمر مبني على حذف نون الرفع، وفاعله واو الجماعة المحذوفة؛ لالتقاء الساكنين، في محل رفع.

٥ـ انْسَيَنَّ الإساءَةَ يا كريم!

انْسَيَنَّ: فعل أمر، مبني على الفتحة؛ لاتصاله بنون التوكيد، وفاعله ضمير مستتر وجوبا، تقديره: "أنتَ".

٦ـ أُدْعُنَّ إلى سبيل ربكم بالحكمة.

ادْعُنَّ: فعل أمر، مبني على حذف نون الرفع، وفاعله واو الجماعة المحذوفة؛ لالتقاء الساكنين، في محل رفع.

٧ـ ارْضَيِنَّ بنصيبك من الدنيا يا أُخْتِي!

ارْضَيِنَّ: فعل لأمر، مبني على حذف نون الرفع، وفاعله الياء المخاطبة المكسورة، في محل رفع.

جدول المضارع الصحيح المؤكد بنون التوكيد الثقيلة

الغائب

	المفرد	المثنى	الجمع
المذكر	يَذْهَبَنَّ	يَذْهَبَانِّ	يَذْهَبُنَّ
المؤنث	تَذْهَبَنَّ	تَذْهَبَانِّ	يَذْهَبْنَانِّ

المخاطب

المذكر	تَذْهَبَنَّ	تَذْهَبَانِّ	تَذْهَبُنَّ
المؤنث	تَذْهَبِنَّ	تَذْهَبَانِّ	تَذْهَبْنَانِّ

المتكلم

المذكر والمؤنث	أَذْهَبَنَّ	نَذْهَبَنَّ	نَذْهَبَنَّ

جدول المضارع المعتل الآخر بالياء المؤكد بنون التوكيد

الغائب

	المفرد	المثنى	الجمع
المذكر	يَبْنِيَنَّ	يَبْنِيَانِّ	يَبْنُنَّ

المؤنث	تَبْنِيَنَّ	تَبْنِيَانِّ	يَبْنِيْنَانِّ

المخاطب

المذكر	تَبْنِيَنَّ	تَبْنِيَانِّ	تَبْنُنَّ
المؤنث	تَبْنِنَّ	تَبْنِيَانِّ	تَبْنِيْنَانِّ

المتكلم

المذكر والمؤنث	أَبْنِيَنَّ	نَبْنِيَنَّ	نَبْنِيَنَّ

جدول المضارع المعتل الآخر بالواو المؤكد بنون التوكيد

الغائب

	المفرد	المثنى	الجمع
المذكر	يَعْفُوَنَّ	يَعْفُوَانِّ	يَعْفُنَّ
المؤنث	تَعْفُوَنَّ	تَعْفُوَانِّ	يَعْفُوْنَانِّ

المخاطب

المذكر	تَعْفُوَنَّ	تَعْفُوَانِّ	تَعْفُنَّ
المؤنث	تَعْفِنَّ	تَعْفُوَانِّ	تَعْفُوْنَانِّ

المتكلم

المذكر والمؤنث	أَعْفُوَنَّ	نَعْفُوَنَّ	نَعْفُوَنَّ

جدول المضارع المعتل الآخر بالألف المؤكد بنون التوكيد

الغائب

	المفرد	المثنى	الجمع
المذكر	يَرْضَيَنَّ	يَرْضَيَانِّ	يَرْضَوُنَّ

المؤنث	تَرْضَيَنَّ	تَرْضَيَانِّ	يَرْضَيْنَانِّ

المخاطب

المذكر	تَرْضَيَنَّ	تَرْضَيَانِّ	تَرْضَوُنَّ
المؤنث	تَرْضَيِنَّ	تَرْضَيَانِّ	تَرْضَيْنَانِّ

المتكلم

المذكر والمؤنث	أَرْضَيَنَّ	نَرْضَيَنَّ	نَرْضَيَنَّ

فعل الأمر بنون التوكيد الصحيح الآخر

	المفرد	المثنى	الجمع
المذكر	اذْهَبَنَّ	اذْهَبَانِّ	اذْهَبُنَّ
المؤنث	اذْهَبِنَّ	اذْهَبَانِّ	اذْهَبْنَانِّ

فعل الأمر المعتل الآخر بالياء المؤكد بنون التوكيد

المذكر	ابْنِيَنَّ	ابْنِيَانِّ	ابْنُنَّ
المؤنث	ابْنِنَّ	ابْنِيَانِّ	ابْنِيْنَانِّ

فعل الأمر المعتل الآخر بالواو المؤكد بنون التوكيد

المذكر	ادْعُوَنَّ	ادْعُوَانِّ	ادْعُنَّ
المؤنث	ادْعِنَّ	ادْعُوَانِّ	ادْعُوْنَانِّ

فعل الأمر المعتل الآخر بالألف المؤكد بنون التوكيد

المذكر	ارْضَيَنَّ	ارْضَيَانِّ	ارْضَوُنَّ
المؤنث	ارْضَيِنَّ	ارْضَيَانِّ	ارْضَيْنَانِّ

التمرين ـ ١

اجعل كل فعل مضارع فيما يأتي جوابا للقسم وأكده بالنون الثقيلة: [1]

نموذج: تَدْرِيْنَ الحقيقةَ بعد حين.

لتدْرِنَّ الحقيقة بعد حين.

٢ ـ يرسُب المهمل. ٣ ـ تتفانون في طلب العلم. ٤ ـ نقضي على البدعة والضلال.

٥ ـ تُواسُون الفقراء. ٦ ـ تُحْيُونَ سُنَّةَ نبيكم ﷺ. ٧ ـ تُبْلَوْنَ في أموالكم وأنفسكم.

٨ ـ نكافِئُ المُجِدِّين. ٩ ـ يذوق الظالم وبال أمره. ١٠ ـ يُهزم الأعداء ويُوَلُّون الأدبار.

١١ ـ يُهلِك اللّٰه الظالمين. ١٢ ـ ينال شعب كشمير حريته. ١٣ ـ نسهر الليالي في طلب المعالي.

١٤ ـ نفدي الدين بأرواحنا. ١٥ ـ يبطش الحاكم بالمجرمين. ١٦ ـ أُكرِّس حياتي لإعلاء كلمة اللّٰه.

١٧ ـ تُرَبِّيْنَ أَوْلَادَكُنّ على مبادئ الدين. ١٨ ـ تُخْلِصْنَ عملَكُنَّ لوجه اللّٰه يا نساء.

١٩ ـ يجزي اللّٰه المحسنين ويُوَفِّيهِم أُجُوْرَهم. ٢٠ ـ ينتهي بك المطاف بين يدي ربك أيها الغافل.

التمرين ـ ٢

ضع الأفعال المضارعة الآتية في جمل مفيدة بحيث يجب توكيدها:

١ ـ يحصل ٢ ـ ترون ٣ ـ ننهى ٤ ـ كفى ٥ ـ تُحسن

٦ ـ تهتمُّ ٧ ـ أدعُو ٨ ـ تتَّقين ٩ ـ تعاقبون ١٠ ـ نسامح

التمرين ـ ٣

املأ الفراغات بأفعال مضارعة مؤكدة :

نموذج: لِتَرْحَمُنَّ العباد يرحمكم رب العباد.

(١) من ألفاظ القسم: واللّٰه، باللّٰه، تاللّٰه، وحَقِّك، يمين اللّٰه، لعَمرِي، لعَمرُك، وأبِيْك، وشَرَفي.

٢ـ لا ـــــــــ في الله لومة لائم.
٣ـ إمّا ـــــــــ محاضرات العلماء تستفِدْ علما.
٤ـ لا ـــــــــ بالمال أيتها النساء.
٥ـ لا ـــــــــكم الحياة الدنيا فإنها متاع الغرور.
٦ـ إمّا ـــــــــ دروسكم ترسبوا.
٧ـ إمّا ـــــــــ المدارس، تنمح الأمية من البلاد.
٨ـ إمّا ـــــــــ تتغلبوا على متاعبكم.
٩ـ لا ـــــــــ أولادكِ فيتولد في نفوسهم العنادُ.
١٠ـ إمّا ـــــــــ وعودك تربحْ تجارتك.
١١ـ هلّا ـــــــــ بتربية أولادكم لينشؤوا صالحين.
١٢ـ لِـ ـــــــــ في سبيل الله مما تُحبون.
١٣ـ هلّا ـــــــــ الإساءة بالإحسان يرض عنك الله.
١٤ـ ألا ـــــــــ من ذكر الله يطمئن قلبك.
١٥ـ هلّا ـــــــــ مسجدًا يبن اللّٰہ لكم بيتا في الجنة.
١٦ـ لا ـــــــــ نفسُك حسرات على زهرة الحياة الدنيا.
١٧ـ لولا ـــــــــ اللّٰہَ، يجعل لكِ مخرجًا من كل ضيق.
١٨ـ هلّا ـــــــــ تتَّقِيْنَ الفِتَن. (الخطاب لجماعة الإناث).
١٩ـ لِـ ـــــــــ الدقة في المواعيد تنجح في حياتك العملية.
٢٠ـ لا ـــــــــ وراء الثقافة الغربية يا شبّانُ تؤدِّ بكم إلى الهلاك الأكيد.

التمرين ـ ٤

استعمل الأفعال الآتية في جمل من إنشائك مؤكدة بنون التوكيد:

١ـ تَصْرِفْنَ ٢ـ تجتهدِيْن ٣ـ تُصغِي ٤ـ تُواظِبْنَ ٥ـ تتعلَّمان
٦ـ يكرمون ٧ـ تصلين الأرحام ٨ـ تمدحون ٩ـ تستريح قليلا ١٠ـ تبذلون

التمرين ـ ٥

أكِّد الأمر فيما يأتي:

نموذج: أطِعنَ الله والرسول ﷺ أيتها النساء!

أطِعْنَانِّ الله والرسول ﷺ أيتها النساء!

٢ ـ تَحَابّوا في اللّٰه يا فِتيان! ٣ ـ دافعوا عن أرض الوطن يا جُند!

٤ ـ صِلي قرابتك وإن قطعوكِ. ٥ ـ الزَموا الصدق وإن أهلككم الصدق.

٦ ـ ارفقوا بأزواجكم يا رجال! ٧ ـ أَحِبَّ للناس ما تحب لنفسك يا فتى!

٨ ـ تفانوا في طلب العلم يا شبانُ! ٩ ـ انظُر إلى من هو دُونك ولا تنظر إلى من هو فوقك.

١٠ ـ يأيتها المسلمةُ! سارعي إلى مغفرة من ربِّك وجنة عرضها السموات والأرض.

التمرين ـ ٦

ترجم الجمل الآتية إلى العربية الفصحى مستخدما المضارع المؤكد وجوبا أو جوازا:

۱۔ زیادہ بحث مت کرو۔ ۲۔ آپ کو شام کی پرواز سے سفر کرنا چاہئے۔

۳۔ تم اپنے غم بھول جاؤ گی۔ ۴۔ عزت دار آدمی اپنا وعدہ ضرور پورا کرے گا۔

۵۔ ہم اپنا فرض ادا کریں گے۔ ۶۔ اے عائشہ! کیا تم اللہ کی رضا کے لئے صبر کرو گی؟

۷۔ بروں کی صحبت اختیار مت کرو۔ ۸۔ اگر یتیم پر شفقت کرو گے تو اللہ تم سے راضی ہوگا۔

۹۔ بھول پر میری پکڑ مت فرمائیے۔ ۱۰۔ کیا آپ گرمیوں کی چھٹیاں لاہور میں گزاریں گی؟

۱۱۔ ہم آپ کی ضرور تائید کریں گے۔ ۱۲۔ اللہ کی قسم مغربی تہذیب تباہی کی راہ پر گامزن ہے۔

۱۳۔ اپنے بچوں پر بے جا سختی مت کرو۔ ۱۴۔ کسی آدمی کی تعریف نہ کرو جب تک کہ اسے آزما نہ لو۔

۱۵۔ اللہ تعالیٰ مظلوم کی دعا ضرور سنیں گے۔ ۱۶۔ ہم اپنے مال سے فقیروں اور محتاجوں کی مدد کریں گے۔

۱۷۔ اے عورتو! کیا ہی اچھا ہو کہ تم دین سیکھو۔ ۱۸۔ اللہ کی قسم اللہ کا دین سب ادیان پر غالب آ کر رہے گا۔

۱۹۔ ایک مرتبہ غلطی ہو جائے تو مایوس مت ہو۔ ۲۰۔ جب آپ نیا کام شروع کریں گے تو بہت مشکلات کا سامنا ہوگا۔

۲۱۔ اگر آپ تجربہ کاروں سے مشورہ کریں تو آپ کے لئے بہتر ہوگا۔

۲۲۔ اللہ تعالیٰ اسی کی نصرت فرمائیں گے جو اسکے دین کی نصرت کرے گا۔

۲۳۔ اے زینب! اگر آپ کوئی ایسی کتاب دیکھیں جس کی آپ کو ضرورت ہو تو خرید لیجئے۔

۲۴۔ کیا ہی اچھا ہوا گر ہم بندوں پر اسی طرح احسان کریں جس طرح اللہ نے ہم پر احسان کیا۔

۲۵۔ جو لوگ اللہ کی راہ میں کوشش کرتے ہیں اللہ تعالی ان کے لئے ہدایت کی راہیں کھولتے ہیں۔

التمرين - ۷

استخرج من الآيات الكريمة أفعالا مضارعة مؤكدة بنون التوكيد وفاعلها والأداوات التي دخلت عليها وأعربها:

نموذج: لا يَصُدُّنَّكَ عَن آياتِ اللّٰهِ بعدَ إذْ أُنْزِلَتْ إليكَ وَادْعُ إلى رَبِّكَ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ.

لا: ناهية جازمة، مبنية على السكون، لا محل لها من الإعراب. يَصُدُّنَّكَ: فعل مضارعٌ مجزومٌ بـ"لا"، وعلامة جزمه حذف النون لأنه من الأفعال الخمسة. وواو الجماعة المحذوفة لالتقاء الساكنين، في محلِّ رفع فاعل. والنون المشدَّدة للتوكيد مبنية على الفتحة، لا محلَّ لها من الإعراب.

لا: ناهية جازمة، مبنية على السكون، لا محل لها من الإعراب. تَكُوْنَنَّ: فعل مضارع، مبني على الفتحة، في محل جزم واسمه ضمير مستتر فيه وجوبا، تقديره: "أنت". والنون المشدَّدة للتوكيد مبنية على الفتحة، لا محلَّ لها من الإعراب.

٢ ـ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ.

٣ ـ وَلَتَجِدَنَّهُمْ أَحْرَصَ النَّاسِ عَلَى الْحَيَاةِ.

٤ ـ وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَأَهُ بَعْدَ حِيْنٍ.

٥ ـ الحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فلا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ.

٦ ـ كَلَّا لَيُنْبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ.

٧ ـ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَمْوَاتًا.

٨ ـ لَتُبْلَوُنَّ فِي أَمْوالِكُمْ وأنْفُسِكُم.

٩ ـ قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا فإمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ مِنِّي هُدًى.

١٠ ـ لا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِينَ كَفَرُوا في الْبِلادِ.

١١ ـ أ فَرَأَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا.

١٢ ـ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ.

١٣ ـ لَئِنْ آتَانَا مِنْ فَضْلِهِ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُونَنَّ مِنَ الصَّالِحِينَ.

١٤ ـ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا أَنَّما نُمْلِيْ لَهُمْ خَيْرٌ لِّأَنْفُسِهِمْ.

١٥ ـ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ لَيَجْمَعَنَّكُم إِلى يَوْمِ الْقِيامَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ.

١٦ـ إِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ أَحَدًا فَقُوْلِيْ إِنِّيْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا.

١٧ـ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ أَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ.

١٨ـ إِن لَّمْ يَنْتَهُوا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ.

١٩ـ وَإِذْ أَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ أُوْتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهُ.

٢٠ـ قَالَ قَدْ أُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيْمَا وَلَا تَتَّبِعَانِّ سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ.

٢١ـ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُم مِنْ أَرْضِنَا أَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا.

٢٢ـ وَلَأُضِلَّنَّهُمْ وَلَأُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْأَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ.

التمرين ـ ٨

استخرج من الأحاديث الآتية المضارع المؤكد بنون التوكيد وجوبًا أوجوازا مع بيان السبب:

نموذج: ١ـ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: يَا أَبَا ذَرٍّ! إِنِّيْ أَرَاكَ ضَعِيْفًا وَإِنِّي أُحِبُّ لَكَ مَا أُحِبُّ لِنَفْسِيْ: لَا تَأَمَّرَنَّ على اثْنَينِ ولا تَوَلَّيَنَّ مَالَ يَتِيْمٍ.

تَأَمَّرَنَّ: فعل مضارع مؤكد بنون التوكيد جوازًا؛ لكونه مسبوقًا بالنهي.

تَوَلَّيَنَّ: فعل مضارع مؤكد بنون التوكيد جوازًا؛ لكونه مسبوقًا بالنهي.

٢ـ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: وَيْلٌ لِلْأُمَرَاءِ، وَيْلٌ لِلْعُرَفَاءِ، وَيْلٌ لِلْأُمَنَاءِ لَيَتَمَنَّيَنَّ أَقْوامٌ يومَ القِيامَةِ أَنَّ ذَوَائِبَهُم كَانَتْ مُعَلَّقَةً بِالثُّرَيَّا يَتَذَبْذَبُوْنَ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ وَلَمْ يَكُوْنُوْا عَمِلُوْا عَلَى شَيْءٍ.

لَيَتَمَنَّيَنَّ: فعل مضارع مؤكد بنون التوكيد وجوبًا، لكونه واقعًا جوابًا للقسم، مثبتًا، مُسْتَقْبِلًا، متّصِلًا بلام القسم.

٣ـ عن أَبِي بَرْزَةَ قَالَ: غَضِبَ أبو بَكْرٍ على رَجلٍ غَضَبًا شَدِيدًا حتى تَغَيَّرَ لَونُهُ قُلتُ: يا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللّٰهِ! واللّٰهِ لَئِنْ أَمَرْتَنِي لَأَضْرِبَنَّ عُنُقَه.

٤ـ عَنْ عَمرو بنِ سُلَيم الزرقِيّ عَن أُمِّهِ قَالَتْ: كُنَّا بِمِنٰى فإِذَا الصَّائِحُ يَصِيْحُ أَلَا إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يقولُ: لَا

تَصُومُنَّ فإنّها أيّامُ أكْلٍ وشُرْبٍ.

۵۔ عن النبي ﷺ قال: والّذي نفسي بيدِهِ لتأمُرُنَّ بالمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ المُنْكَرِ أو لَيُوشِكَنَّ اللّهُ أنْ يَبْعَثَ عليكم عِقابًا منه ثم تَدْعُونَهُ فلا يُسْتَجابُ لَكُم.

٦۔ قال جريرٌ: بايَعْتُ رَسُولَ اللّهِ ﷺ على السَّمْعِ والطَّاعَةِ وعَلى أنْ أنْصَحَ لِكُلِّ مُسْلِمٍ، وكان جريرٌ إذا اشْتَرَى الشَّيْءَ وكانَ أعْجَبَ إلَيهِ مِن ثَمَنِهِ قالَ لِصاحِبِهِ: تَعْلَمَنَّ واللّهِ لَما أخَذْنَا أحَبُّ إلينَا مِمّا أعْطيناكَ.

۷۔ عَن أبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّهُ عَنْهُ أنَّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ: لأُعْطِيَنَّ هذِهِ الرَّايَةَ رَجُلاً يُحِبُّ اللّهَ وَرَسُوْلَهُ يَفْتَحُ اللّهُ عَلى يَدَيْهِ، قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّهُ عَنْهُ: مَا أحْبَبْتُ الإمَارَةَ إلّا يَوْمَئِذٍ فَتَسَاوَرْتُ لَهَا رَجَاءَ أنْ أُدْعى لَهَا فَدَعَا رَسُولُ اللّهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ أبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّهُ عَنْهُ فَأَعْطَاهُ إيَّاهَا.

۸۔ إنَّ نَبِيَّ اللّهِ ﷺ قالَ: مَن قَرَأَ قُل هُوَ اللّهُ أحَدٌ عَشَرَ مَرَّاتٍ بُنِيَ لَهُ قَصْرٌ فِي الجَنَّةِ، وَمَنْ قَرَأَهَا عِشْرِيْنَ مَرَّةً بُنِيَ لَهُ بِهَا قَصْرَانِ فِي الْجَنَّةِ، وَمَنْ قَرَأَهَا ثَلاثِيْنَ مَرَّةً بُنِيَ لَهُ بِهَا ثَلاثَةُ قُصُوْرٍ فِي الْجَنَّةِ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ: وَاللّهِ يا رَسُولَ اللّهِ! إذَنْ لَتَكْثُرَنَّ قُصُورُنَا، فقال رسولُ اللّهِ ﷺ: اللّهُ أوْسَعُ مِن ذلكَ.

۹۔ عَن أبِي سَعِيدٍ الخُدرِيِّ أنّ أبَا مُوسَى اسْتَأْذَنَ على عُمَرَ ثلاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ فَانصَرفَ، فَأرْسَلَ إلَيْهِ عُمَرُ: مَا رَدَّكَ؟ قَالَ: اسْتَأْذَنْتُ الاسْتِئْذَانَ الَّذِيْ أمَرَنَا بِهِ رَسُولُ اللّهِ ﷺ ثَلاثًا، فَإنْ أُذِنَ لَنَا دَخَلْنَا وَإنْ لَمْ يُؤْذَنْ لَنَا رَجَعْنَا، قالَ: فَقَالَ: لَتَأْتِيَنِّي على هذا بِبَيِّنَةٍ أو لأفْعَلَنَّ فَأَتَى مَجْلِسَ قومِهِ فَنَاشَدَهُم فَشَهِدُوا لَهُ فَخَلّى سَبِيلَهُ.

۱۰۔ عَنْ أبِي عَبْدِ اللّهِ خَبَّابِ بن الأرَتِّ رَضِيَ اللّهُ عنْهُ قالَ: شَكَوْنَا إلى رَسُولِ اللّهِ ﷺ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهُ فِي ظِلِّ الكَعْبَةِ فَقُلْنَا: ألَا تَسْتَنْصِرُ لَنَا؟ ألَا تَدْعُو لَنَا؟ فَقَالَ: قَدْ كَانَ مَنْ قَبْلَكُمْ يُؤْخَذُ الرَّجُلُ فَيُحْفَرُ لَهُ فِي الأرْضِ فَيُجْعَلُ فِيها ثُمَّ يُؤْتَى بِمِنْشَارٍ فَيُوْضَعُ على رَأْسِهِ فَيُجْعَلُ نِصْفَيْنِ وَيُمْشَطُ بِأمْشَاطِ الْحَدِيْدِ مَا دُوْنَ لَحْمِهِ وَعَظْمِهِ مَا يَصُدُّهُ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهِ وَاللّهِ لَيُتِمَّنَّ اللّهُ هذَا الأمْرَ حَتّى يَسِيْرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ إلى حَضْرَمَوْتَ لَا يَخَافُ إلَّا اللّهَ وَالذِّئْبَ على غَنَمِهِ وَلٰكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُوْنَ.

التمرين - ٩

نموذج في الإعراب:

وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِأَمْرِهِمْ هٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ.

و: استئنافية، مبنية على الفتحة، لا محل لها من الإعراب.

أوحينا: فعل ماض، مبني على السكون؛ لاتصاله بضمير الرفع، **نا:** ضمير متصل، مبني على السكون، في محل رفع فاعل.

إليه: إلى: حرف جر، مبني على السكون، لا محل له من الإعراب، **ه:** ضمير متصل، مبني على الكسرة، في محل جر بحرف جر. والجار والمجرور متعلقان بالفعل "أوحينا".

لتنبئنهم: لـ: لام القسم لقسم مقدر، مبنية على الفتحة، لا محل لها من الإعراب، **تنبئن:** فعل مضارع، مبني على الفتحة؛ لاتصاله بنون التوكيد المشددة، في محل رفع لتجرده من الناصب والجازم، وفاعله ضمير مستتر فيه وجوبا، تقديره: "أنت"، والنون المشددة للتوكيد مبنية على الفتح، لا محل لها من الإعراب، **هم:** ضمير متصل، مبني على السكون، في محل نصب مفعول به.

بأمرهم: بـ: حرف جر، مبني على الكسرة، لا محل له من الإعراب.

أمر: اسم مجرور بحرف جر، وعلامة جره الكسرة الظاهرة على اخره وهو مضاف، والجار والمجرور متعلقان بالفعل "تنبئن"، **هم:** ضمير متصل، مبني على السكون؛ في محل جر بالإضافة مضاف إليه.

هذا: اسم إشارة، مبني على السكون في محل جر، بدل من "أمر" أو عطف بيان.

و: حالية، مبنية على الفتحة، لا محل لها من الإعراب.

هم: ضمير منفصل، مبني على السكون في محل رفع مبتدأ.

لا: نافية، مبنية على السكون، لا محل لها من الإعراب.

يشعرون: فعل مضارع، مرفوع لتجرده من الناصب والجازم، وعلامة رفعه ثبوت النون، **واو الجماعة** مبني على

السكون، في محل رفع فاعل.

الجملة "وأوحينا...": استئنافية، لا محل لها من الإعراب.

الجملة "تنبئهم ...": جملة جواب قسم مقدر، لا محل لها من الإعراب وجملة القسم المحذوفة وجوابها لا محل لها تفسيرية؛ لأن "أوحينا" فيه معنى القول دون حروفه.

الجملة " هم لا يشعرون": حالية من ضمير الغائب في "تنبئهم" في محل نصب.

الجملة "لا يشعرون ": جملة فعلية، في محل رفع، خبر المبتدأ.

أعرب ما يأتي:

١ ـ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا.

٢ ـ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَإِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ.

٣ ـ يَا أَيَّتُهَا النِّسَاءُ! أَنْفِقْنَانِّ بِأَحَبِّ أَمْوَالِكُنَّ يَكُنْ ذُخْرًا لَكُنَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

٤ ـ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ أُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ أَشْرَكُوْا أَذًى كَثِيْرًا.

٥ ـ قَالَ قَائِدُ الْجَيْشِ لِلْمُجَاهِدِيْنَ تَرْغِيْبًا لَهُمْ فِي الْجِهَادِ: أَخْلِصُنَّ وَذَوِّدُنَّ عَنْ كَلِمَةِ اللّٰهِ الْعُلْيَا فَإِنَّهُ لَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِي جَوْفِ مُسْلِمٍ.

الدرس الرابع

اجتماع الشرط والقسم

ألف: جملة جواب القسم وأحكامها

الأمثلة:

١ ـ مضارعية مثبتة: وَاللّٰهِ لنَصِلَنَّ الأَرْحَامَ.

٢ ـ ماضوية مثبتة ، ماضيها متصرف : وَاللّٰهِ لَقَدْ فَازَ المُجِدُّوْنَ.

٣ ـ ماضوية مُثبتة ، ماضيها جامد: وَاللّٰهِ لَعَسَى الضِيْقُ أَنْ يَنْفَرِجَ.

٤ ـ اسمية مثبتة: تَاللّٰهِ إِنَّ السَّاعَةَ لَحَقٌّ.

تَاللّٰهِ إِنَّ السَّاعَةَ حقٌّ.

تَاللّٰهِ لَلسَّاعَةُ حَقٌّ.

٥ ـ جملة فعلية منفية بالحرف: وَاللّٰهِ مَا رَضِيَ كَرِيْمٌ بِالذُّلِّ.

وَاللّٰهِ لَا نَسْكُتُ عَلَى الضَّيْمِ.

وَاللّٰهِ إِنْ يَعْلَمُ الغَيْبَ إِلّا اللّٰهُ.

٦ ـ جملة اسمية منفية: وَاللّٰهِ مَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا رَسُولٌ.

شرح وتفصیل:

مندرجہ بالا جملوں پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جملة جواب القسم کی درج ذیل صورتیں ہیں:

ا۔ اگر جملة جواب القسم مثبت مضارع سے شروع ہو اور مستقبل پر دلالت کرے تو اس مضارع کو لام القسم اور نون التوکید کے ساتھ مؤکد کرنا ضروری ہے، جیسے جملہ ا۔ واللّٰہ لنصلَنَّ الأرحام۔

۲۔ اگر جملة جواب القسم کے ساتھ شروع میں ماضی متصرف ہو تو اس ماضی کو لام القسم اور قد دونوں سے مؤکد کرنا

ضروری ہے، جیسے جملہ۲۔ واللّٰہ لقد فاز المجدون ، اگر ماضی جامد ہو(لیس کے علاوہ) تو اس ماضی کوصرف لام سے مؤکد بنایا جائے گا، جیسے جملہ۳۔ واللّٰہ لعسی الضیق أن ینفرج۔

۳۔اگر جملة جواب القسم اسمیہ مثبتہ ہوتو اس کی تاکید تین طریقوں سے جائز ہے:

۱۔إنّ اور لام کے ساتھ، جیسے جملہ۴۔ تاللّٰہ إنّ الساعةَ لحق۔

۲۔صرف إنّ کے ساتھ، جیسے: تاللّٰہ إنّ الساعة حق۔

۳۔صرف لام کے ساتھ، جیسے: تاللّٰہ للساعة حق۔

۴۔اگر جملة جواب القسم منفیہ [1] ہو یعنی حرف نفی (ما ،لا یا إن [2]) سے شروع ہوتو اسکے ساتھ لام القسم لانا جائز نہیں خواہ جملہ فعلیہ ہو یا اسمیہ، جیسے جملہ۶۔ واللّٰہ ما محمد إلّا رسول۔

جملة جواب الشرط (مراجعة)

جملة جواب الشرط کی تفصیل اس کتاب کے دوسرے جزء میں گزر چکی ہے۔ یاددہانی کے طور پر بیان کر رہے ہیں کہ شرط کے جواب میں جو جملہ واقع ہوتا ہے وہ قاعدہ کی رو سے ماضی متصرف یا مضارع مجزوم سے شروع ہوتا ہے۔ اگر ماضی متصرف یا مضارع کے علاوہ اس کے شروع میں کوئی حرف آجائے، جیسے: لا، لن، سوف، سین، قد یا أمر کا صیغہ یا ماضی جامد (جیسے عسی اور لیس) تو اس صورت میں اس سے پہلے فاء لگانا واجب ہوتا ہے۔

ب: حذف جواب الشرط أو القسم عند اجتماعهما

(ب)	(ألف)
١۔ إِنْ يُوَحِّدِ الْمُسْلِمُوْنَ صُفُوْفَهُمْ ـ وَاللّٰهِ ـ يَسُودُوْا الْعَالَمَ.	١۔ وَاللّٰهِ مَنْ يُخْلِص عَمَلَهُ لِلّٰهِ لَيَنَالَنَّ جَزَاءَهُ.
٢۔ إِنْ تُضَيِّعْ وَقْتَكَ فِي اللَّغْوِ ـ وَأَبِيْكَ ـ تَنْدَمْ.	٢۔ وَاللّٰهِ إِن اهْتَدَيْتُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ.
٣۔ إِنْ تُوَاصِلِ الْجُهْدَ ـ وَحَقِّكَ ـ فَالنَّجَاحُ حَلِيْفُكَ.	٣۔ لَئِنْ [3] عَفَوْتَ عَنْ أَخِيْكَ لَقَدْ وَصَلْتَ رَحِمَكَ.

(۱) جملہ جواب قسم کی نفی لم یا لن سے کرنا شاذ ونادر ہے۔

(۲) إن اور لا دونوں نفی کے حرف ہیں جو لیس سے مشابہت رکھتے ہیں یعنی انکا اسم مرفوع اور خبر منصوب ہوتی ہے، جیسے: إن المؤمنُ خائنًا ، لا مؤمنٌ خائنًا۔

(۳) لئن کا لام لام القسم ہے قسم محذوف اور مقدر ہے یعنی لام سے پہلے اندازہ ٹھہرالیا گیا ہے گویا کہ اصل کلام یوں ہے، واللّٰہ لئن ۔

(ج)

١ ـ أَنْتَ إِنْ تُلْزِمِ الصِّدْقَ لَعَمْرُكَ تَنْجُ أَوْ لَتَنْجُوَنَّ. ٢ ـ المُؤْمِنُ وَاللّٰهِ إِنْ وَعَدَ وَفَى أَوْ لَيَفِيَنَّ.

٣ ـ إِنَّ الصَّانِعَ إِنْ أَتْقَنَ عَمَلَهُ وَاللّٰهِ ازْدَادَ إِقْبَالُ النَّاسِ عَلى بِضَاعَتِهِ أَوْ لَيَزْدَادَنَّ الإِقْبَالُ عَلى بِضَاعَتِهِ.

(د)

١ ـ لَوْلَا وَاللّٰهِ الْكِتَابَةُ لضاعَ العلمُ. ٢ ـ واللّٰهِ لَوْ زَرَعْتَ الشَّرَّ فلَمْ تَحْصُدْ إِلَّا نَدَامَةً.

٣ ـ إِنَّ الْمَرْءَ واللّٰهِ لَوْ كانَ فَظًّا غليظًا لانفَضَّ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِ.

شرح وتفصیل:

مندرجہ بالا جملوں میں تمام سرخ کلمات جملة الجواب کے طور پر واقع ہوئے ہیں، ان کلمات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام جملوں میں جملة الجواب کی نوعیت مختلف ہے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ جملة الجواب سے پہلے شرط[1] اور قسم ایک جملے میں جمع ہیں جبکہ جملة جواب الشرط اور جملة جواب القسم دونوں کے احکام مختلف ہوتے ہیں، چنانچہ جب شرط غیر امتناعی اور قسم ایک جملے میں جمع ہو جائیں تو جملة الجواب[2] شرط کے لئے ہوگا یا قسم کے لئے، اسکی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

ا۔ اگر جملہ کی ابتداء قسم سے ہو تو جملة الجواب قسم کے لئے ہوگا جیسا کہ الف کے ذیل میں تمام جملے جواب قسم کے طور پر واقع ہوئے ہیں[3]۔

۲۔ اگر جملہ کی ابتداء شرط سے ہو تو جملة الجواب شرط کے لئے ہوگا، چنانچہ اس صورت میں جملة الجواب یا تو لفظاً مجزوم ہوگا (اگر فعل مضارع ہو) یا محلاً (اگر فعل ماضی متصرف ہو) یا فاء کے ساتھ مقترن ہوگا، جیسے مجموعہ ب کے جملوں سے ظاہر ہے۔

---

(۱) شرط دو قسم کی ہوتی ہیں: امتناعي، جیسے: لو، لولا، لوما اور غیر امتناعي، جیسے: إن، إذا، من وغیرہ۔

(۲) جب شرط اور قسم ایک جملے میں جمع ہوں تو اصل حکم یہ ہے کہ جواب دونوں کے لئے ہو، لیکن چونکہ ایک کا جواب دوسرے سے مستغنی کر دیتا ہے (یعنی جواب مذکور جواب محذوف پر دلالت کرتا ہے) اس لئے جملہ جواب کسی ایک یعنی شرط یا قسم کے لئے ہوتا ہے۔

(۳) بعض اوقات جملة الجواب تقدم قسم کی صورت میں بھی شرط کے لئے ہی ہوتا ہے، جیسے: سنَّ رسول اللّٰہ ﷺ السننَ ثم قال: اتَّبعونا فواللّٰهِ إن لم تفعَلوا تضِلُّوا میں "تضلُّوا" جملة فعلية لا محل لها من الإعراب جواب الشرط ہے۔

۳۔ اگر جملے کے شروع میں اسم بطور مبتدا یا اسم إنَّ وغیرہ واقع ہو تو جملة الجواب قسم کے لئے بھی جائز ہے اور شرط کے لئے بھی، جیسے مجموعہ ج کے جملوں سے ظاہر ہے۔

مندرجہ بالا تینوں صورتیں اس وقت ہیں جبکہ شرط غیر امتناعی اور قسم ایک جملے میں جمع ہوں لیکن اگر شرط امتناعی اور قسم ایک جملے میں جمع ہو جائیں تو جملة الجواب مذکورہ تمام صورتوں میں شرط کے لئے ہی ہوگا، جیسے مجموعہ د کے جملوں سے ظاہر ہے۔

قواعد:

۱۔ جملة جواب القسم اگر مضارع مثبت سے شروع ہو اور مستقبل پر دلالت کرے تو اس کو لام القسم اور نون التوکید سے مؤکّد کرنا ضروری ہے۔

۲۔ اگر جملة جواب القسم ماضی متصرف سے شروع ہو تو اس کو لام اور قد دونوں سے مؤکّد کرنا ضروری ہے۔

۳۔ اگر جملة جواب القسم جملہ اسمیہ ہو تو اسکی توکید إنَّ اور لام، صرف إنَّ اور صرف لام تینوں طریقوں سے جائز ہے۔

۴۔ اگر جملة جواب القسم منفیہ ہو تو کسی صورت میں لام القسم لانا جائز نہیں۔

۵۔ اگر شرط غیر امتناعی اور قسم ایک جملے میں جمع ہوں تو جملة الجواب سابق کے لئے ہوگا۔

۶۔ اگر جملے کی ابتداء ایسے اسم سے ہو جس کو خبر کی ضرورت ہو تو جملة الجواب دونوں کے لئے ہوسکتا ہے۔

۷۔ اگر شرط امتناعی اور قسم ایک جملے میں جمع ہو جائیں تو جملة الجواب تمام صورتوں میں شرط کے لئے ہی ہوگا۔

التمرين ۔ ۱

أتمّ الجمل الآتية بجعل الجمل المكتوبة بين القوسين إمّا جوابًا للقسم أو للشرط حسبما تقتضيه القاعدة :

نموذج: لئن تُسيءْ إلى أقاربك لَتُقَطِّعَنَّ أرحامك.

٢ ـ والله إن آمنوا ــــــــــ . (اهتدوا)　　　٣ ـ ما تدّخروه اليوم ــــــــــ . (ينفعكم غدًا)

٤ ـ اللئيم والله إن أكرمته ــــــــــ . (تمرّد)　　　٥ ـ الشرع إن تتبعوه تالله ــــــــــ . (تفلحون)

٦ـ لئن صدقتم ـــــــــــــ. (نعم خلقاالصدق) ٧ـ الرفق واللّٰه إن دخل في أمر ـــــــــــــ. (زانه)

٨ـ لئن كنت ظالمًا ـــــــــــ. (عاقبة الظلم وخيمةٌ) ٩ـ من يراقبْ ربّه واللّٰه ـــــــــــ. (يخشاه الناس)

١٠ـ أولادك واللّٰه إن تُهملي تربيتهم ـــــــــــ. (يضلون)

١١ـ إن ظلمت واللّٰه ـــــــــــ. (لن تنجو من عقاب اللّٰه)

١٢ـ واللّٰهِ لَوْ أحْسَنْتَ إلى الناسِ ـــــــــــ. (تنالُ مودَّتهم)

١٣ـ واللّٰه إن لم تعْتَن بنظافة جسمكَ ـــــــــــ. (تمرض)

١٤ـ لئن أشركت باللّٰه ـــــــــــ. (تنكبّ على وجهك في جهنّم)

١٥ـ من يقتصد في النفقات واللّٰه ـــــــــــ. (هو في مأمن من الفقر)

١٦ـ واللّٰه لو تتوكّلْ على اللّٰه ـــــــــــ. (تُرْزقْ من حيث لا تحتسب)

التمرين ـ ٢

ترجم الجمل الآتية إلى العربية:

۱۔ خدا کی قسم جو تکبر کرتا ہے اللہ اسے نیچا کر دیتے ہیں۔ ۲۔ یقیناً اگر تاجر سچ بولے تو اس کی تجارت میں کبھی گھاٹا نہ ہو۔

۳۔ ظالم کو اگر اللہ پکڑنے پر آجائیں تو خدا کی قسم اسے ڈھیل نہیں دیتے۔

۴۔ یقیناً اگر تم شبہات سے بچ گئے تو تم نے اپنے دین کی حفاظت کر لی۔

۵۔ جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے خدا کی قسم وہ اس کے کام کو آسان کر دیتے ہیں۔

۶۔ تم جو بھی نیک کام کرو گے تمہیں قیامت کے دن اس کا پورا پورا اجر دیا جائے گا۔

۷۔ خدا کی قسم بروں کی اگر تم صحبت اختیار کرو گے تو عنقریب ان کے جیسے ہو جاؤ گے۔

۸۔ تنگ دست کو اگر تم معاف کرو گے تو تمہارے حق کی قسم اللہ بھی تمہیں معاف فرمائیں گے۔

۹۔ یقیناً اگر امت امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہیں کرے گی تو ان کی دعائیں قبول نہیں ہوں گی۔

۱۰۔ اللہ کی قسم اگر امت دنیا کو بڑی چیز سمجھنے لگے گی تو اسلام کی ہیبت ان کے دلوں سے نکل جائے گی۔

۱۱۔ خدا کی قسم جس نے قرآن کی تفسیر اپنی رائے کے مطابق کی اگر چہ وہ صحیح نکلی تو بھی اس نے غلط کیا۔

۱۲۔ خدا کی قسم جو شخص لوگوں کے پاس جو کچھ ہے اس میں بے رغبتی کرتا ہے لوگ اس سے محبت کرتے ہیں۔

۱۳۔ جس نے تمہاری اس چیز کی تعریف کی جو تمہارے اندر نہ ہو تو تمہاری عمر کی قسم اس نے تمہاری مذمت کی۔

۱۴۔ اللہ کی قسم اگر تم اللہ کے دیئے ہوئے رزق پر قناعت کر لو گے تو تم لوگوں میں سب سے زیادہ غنی ہو جاؤ گے۔

۱۵۔ مسلمان اگر یہود ونصاری کے طریقوں پر چلیں گے تو خدا کی قسم قیامت کے دن انہی کے ساتھ اٹھائے جائیں گے۔

۱۶۔ اگر تم نبی کریم ﷺ کی اتباع کرو گے تو میری عمر کی قسم اللہ تم سے محبت کریں گے اور تمہارے گناہوں کو بخش دیں گے۔

۱۷۔ نگاہ ابلیس کے تیروں میں سے ایک تیر ہے جو اس کو جھکائے گا اللہ کی قسم وہ اپنے دل میں ایمان کی حلاوت کو پائے گا۔

۱۸۔ تمہارے حق کی قسم اگر تم اپنے بھائی سے دنیا کا کوئی غم دور کرو گے تو اللہ قیامت کی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف تم سے دور فرمائیں گے۔

۱۹۔ یقیناً جس نے اپنے بھائی کو کسی ایسے گناہ پر عار دلائی جس سے وہ توبہ کر چکا ہو تو وہ اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک خود اس گناہ میں مبتلا نہ ہو جائے۔

۲۰۔ بیشک اگر تم لوگ اللہ پر اس طرح بھروسہ کرو جیسا کہ اس پر بھروسہ کرنے کا حق ہے تو میرے رب کی قسم وہ تمہیں اس طرح روزی پہنچائے گا جیسا کہ وہ پرندوں کو روزی پہنچاتا ہے۔

التمرين - ۳

استخرج أسلوب القسم والشرط من الآيات الآتية، ثم عيّن أ هي للقسم، أم للشرط إذا اجتمعا وأعربها:

نموذج: قالوا تاللّٰهِ لَقَد عَلِمْتُمْ مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْأَرْضِ.

تاللّٰه: تـ: تاء القسم الجارة، مبني على الفتحة، لا محل لها من الإعراب. اللّٰه: لفظ الجلالة مجرور بتاء القسم الجارة، وعلامة جرّه الكسرة الظاهرة على آخره، والجار والمجرور متعلقان بفعل محذوف، تقديره: "نقسم".

لقد: اللام واقعة في جواب القسم، مبني على الفتحة، لا محل له من الإعراب. قد: حرف تحقيق مبني على السكون، لا محل له من الإعراب. علمتم: فعل ماض، مبني على السكون؛ لاتصاله بتاء الفاعل. تم: ضمير متصل،

مبني علـى الـضمة، في محل رفع فاعل، والميم للجمع ، والجملة الفعلية المثبتة المتصرفة جواب القسم، لا محلَّ لها من الإعرابِ.

٢ـ تَاللّٰهِ إنْ كِدتَّ لَتُرْدِيْنِ.

٣ـ تَاللّٰهِ لَتُسْأَلُنَّ عمَّا كُنْتُم تَفْتَرُونَ.

٤ـ تَاللّٰهِ لَأَكِيْدَنَّ أَصْنَامَكُمْ.

٥ـ تاللّٰهِ لَقَد أَرْسَلْنَا إِلَى أُمَمٍ مِن قَبْلِك.

٦ـ تَاللّٰهِ تَفْتَأُ تَذْكُرُ يُوْسُفَ.

٧ـ لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَأَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ أَجْمَعِيْن.

٨ـ تَاللّٰهِ إنْ كُنَّا لَفِي ضَلَالٍ مُّبِيْنٍ.

٩ـ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الخَاسِرِيْنَ.

١٠ـ تاللّٰهِ إِنَّكَ لَفِيْ ضَلالِكَ الْقَدِيْمِ.

١١ـ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمٰواتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ.

١٢ـ قَالَ لَئِنِ اتَّخَذْتَ إِلٰهًا غَيْرِيْ لَأَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُوْنِيْنَ.

١٣ـ وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيْدَنَّكُم وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ.

١٤ـ وَلَئِن قُتِلْتُم فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ أَوْمُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ.

١٥ـ وَإِذْ أَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيِّنَ لَمَا آتَيْتُكُم مِنْ كِتَابٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَ لَتَنْصُرُنَّهُ.

التمرين ـ ٤

استخرج أسلوب القسم والشرط من الأحاديث الآتية وبيّنها كما في المثال:

نموذج: ١ـ عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عنهما قالَ: وَقَفَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى مُسَيْلَمَةَ فِيْ أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: لَو سَأَلْتَنِي هٰذِهِ القِطْعَةَ مَا أَعْطَيْتُكَهَا، وَلَنْ تَعْدُوَ أَمْرَ اللّٰهِ فِيْكَ، وَلَئِنْ أَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللّٰهُ.

لـ : موطئة للقسم. إن: شرطية. أدبرت: جملة الشرط. لـ : داخلة على جواب القسم.

يعقرنك : جملة فعلية مضارعية مثبتة، لا محل لها من الإعراب، جواب القسم؛ لتقدمه على الشرط، و جواب الشرط محذوف، دل عليه جواب القسم.

٢ـ عن النبي ﷺ أنه قال: يا أُمَّةَ محمَّدٍ! واللّٰه لو تعلمون ما أعلَمُ لبَكَيتُمْ كثيرًا ولَضَحِكْتُم قليلاً.

واللّٰه: و: حرف قسم. اللّٰه: لفظ الجلالة مجرور بحرف القسم. والجار والمجرور متعلقان بفعل محذوف تقديره "أقسم". لو: شرطيَّة امتناعيَّة. تعلمونَ: جملةُ الشرط لا محلَّ لها من الإعراب.
لـ: داخلة على جواب شرط غير جازم لا محل لها من الإعراب. بكَيْتُم: جملة جواب الشرط لا محلَّ لها من الإعراب. والجملة مع الشرط وجوابه لا محلَّ لها من الإعراب جواب القسم.

٣ـ عن ابن عباسٍ رضي اللّٰهُ عنهما قال: قال رسولُ اللّٰهِ ﷺ: لئنْ بقيتُ إلى قابلٍ لأصومَنَّ التاسعَ.

٤ـ قال أبو سفيانَ رضي الله عنه: واللّٰهِ لولا الحياءُ يومئذٍ مِنْ أن يَأْثُرَ أصحابي عني الكذب لكذبته حين سألَني عنه.

٥ـ قَالَتْ خَدِيْجَةُ رَضِي اللّٰهُ عنها لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: كَلَّا أَبْشِرْ فَوَ اللّٰهِ لا يُخْزِيْكَ اللّٰهُ أَبَدًا وَاللّٰهِ إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتُصَدِّقُ.

٦ـ إنَّ رَسُوْلَ اللّٰـهِ ﷺ قَالَ: هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِي هَا هُنَا فَوَ اللّٰهِ مَا يَخْفٰى عَلَيَّ خُشُوْعُكُمْ وَلَا رُكُوْعُكُمْ إِنِّي لأَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي.

٧ـ عَنْ سَالِمٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ: قَبَّلَ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ الحَجَرَ ثُمَّ قَالَ: أَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّكَ حَجَرٌ وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ.

٨ـ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ رضي الله عنه: وَاللّٰهِ لأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ المَالِ وَاللّٰهِ لَوْمَنَعُوْنِي عِقَالًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهِ.

٩ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: وَاللّٰهِ إِنِّي لأَنْقَلِبُ إِلَى أَهْلِي فَأَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلَى فِرَاشِي أَوْ فِي بَيْتِي فَأَرْفَعُهَا لآكُلَهَا ثُمَّ أَخْشٰى أَنْ تَكُوْنَ صَدَقَةً أَوْمِنَ الصَّدَقَةِ فَأُلْقِيْهَا.

١٠ـ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِنِّي وَاللّٰهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِيْنٍ فَأَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا كَفَّرْتُ عَنْ يَمِيْنِي وَأَتَيْتُ الَّذِي هُوَخَيْرٌ أَوْقَالَ: إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَخَيْرٌ وكَفَّرْتُ يَمِيْنِي.

١١ـ عَنْ عَبْدِ اللّٰـهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ حَمْرَاءَ الزُّهْرِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاقِفًا عَلَى الحَزْوَرَةِ فَقَالَ: وَاللّٰهِ إِنَّكِ لَخَيْرُ أَرْضِ اللّٰهِ وَأَحَبُّ أَرْضِ اللّٰهِ إِلَى اللّٰهِ وَلَوْلَا أَنِّي أُخْرِجْتُ مِنْكِ مَا خَرَجْتُ.

١٢ـ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِي مَجْلِسٍ أَوْ سُوْقٍ وَبِيَدِهِ نَبْلٌ فَلْيَأْخُذْ بِنِصَالِهَا ثُمَّ لِيَأْخُذْ بِنِصَالِهَا ثُمَّ

لِيَأْخُذْ بِنِصَالِهَا قَالَ: فَقَالَ أَبُوْمُوْسٰى: وَاللّٰهِ مَا مُتْنَا حَتّٰى سَدَّدْنَاهَا بَعْضُنَا فِي وُجُوْهِ بَعْضٍ.

١٣ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: نَارُكُمْ هٰذِهِ مَا يُوْقِدُ بَنُوْ آدَمَ جُزْءٌ وَاحِدٌ مِنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِنْ حَرِّ جَهَنَّمَ قَالُوْا: وَاللّٰهِ إِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: فَإِنَّهَا فُضِّلَتْ عَلَيْهَا بِتِسْعٍ وَسِتِّيْنَ جُزْءًا كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا.

١٤ـ قالتْ أمُّ حبيبة: يا رسولَ اللّه فواللّهِ إنّا نتحدَّثُ أنكَ تريد أن تنكحَ درَّةَ بنتَ أبي سَلَمةَ فقال: بنتُ أمِّ سلمةَ؟ فقلتُ: نعم. قال: فَوَاللّٰهِ لو لم تكُنْ ربيبتي في حِجْرِي ما حَلَّتْ لي إنَّها بنتُ أخي منَ الرَّضاعةِ.

١٥ـ عن أبي هريرةَ رضيَ اللّه عنه قال أنَّ رجلاً قال: يا رسولَ اللّهِ! إنَّ لي قرابةً أصلُهم ويقطعوني وأحسنُ إليهم ويسيؤونَ إليَّ وأحلُمُ عنهم ويجهلونَ عليَّ فقال: لئنْ كنتَ كما قلتَ فكأنَّما تُسِفُّهم الملَّ ولا يزالُ معكَ من اللّٰه ظهيرٌ عليهم ما دمتَ عليهم حَيًّا.

التمرين ـ ٥

نموذج في الإعراب

لَئِنْ بَسَطتَ إِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِي ما أَنَا بِبَاسِطٍ يَدِيَ إِلَيْكَ لِأَقْتُلَكَ.

لـ: موطئة للقسم مبني على الفتح لا محل له من الإعراب. **إن:** حرف شرط جازم يجزم فعلين أوّلهما فعل الشرط وثانيها جوابه وجزاءه مبني على السكون لا محل له من الاعراب.

بسطت: فعل ماض مبني على السكون لاتصاله بضمير الرفع البارز في محل جزم فعل الشرط، والتاء: ضمير متصل مبني على الفتحة في محل رفع فاعل. **إليّ: إلى:** حرف جر مبني على السكون لا محل له من الإعراب، **ي:** ضمير متصل مبني على الفتحة في محل جرّ بحرف جرّ. والجار والمجرور متعلقان بالفعل "بَسطتَ".

يدك: يد: مفعول به منصوب وعلامة نصبه الفتحة الظاهرة على آخره وهو مضاف، **ك:** ضمير متصل مبني على الفتحة في محل جر بالإضافة مضاف إليه.

لتقتلني: لـ: لام التعليل مبني على الكسرة لا محل له من الإعراب، **تقتلني:** فعل مضارع منصوب بأن المضمرة جوازًا وعلامة نصبه الفتحة الظاهرة على آخره **النون:** للوقاية، **والياء:** ضمير متصل مبني على السكون في محل

نصب، مفعول به. **ما:** نافية حجازية، تعمل عمل ليس، مبني على السكون، لا محل له من الإعراب.

أنا: ضمير منفصل، مبني على السكون، في محل رفع اسم "ما".

بباسط: بـ: حرف جرٍّ زائد، مبني على الكسرة، لا محل له من الإعراب، باسط: اسم منصوب، وعلامة نصبه الفتحة المقدرة على آخره، منع من ظهورها اشتغال المحل بحركة حرف الجر الزائد.

يدي: مفعول به لاسم الفاعل "باسط"، منصوب، وعلامة نصبه الفتحة المقدرة على ما قبل الياء، منع من ظهورها اشتغال المحل بحركة ضمير المتكلم، **ي:** ضمير متصل، مبني على الفتحة، في محل جرّ بالإضافة مضاف إليه.

إليك: الجار والمجرور متعلقان بـ"باسط".

لأقتلك: لـ: لام التعليل، **أقتُلَ:** فعل مضارع، منصوب بأن المضمرة جوازا بعد لام التعليل، وعلامة نصبه الفتحة الظاهرة على آخره، **ك:** ضمير متصل، مبني على الفتحة، في محل نصب مفعول به.

الجملة "لئن بسطتَ ...": لا محل لها من الإعراب استئنافية.

الجملة "أن تقتلني ": مصدر مؤول، في محل جر باللام، متعلق بالفعل "بسطتَ".

الجملة "تقتلني": صلة الموصول الحرفي "أنْ"، لا محل لها من الإعراب.

الجملة "ما أنا بباسط يدي إليك لأقتلك": جواب القسم؛ لتقدمه على الشرط، لا محلّ لها من الإعراب، وجواب الشرط محذوف؛ لدلالة جواب القسم عليه.

الجملة "(أن) أقتلك": في محل جرّ باللام، متعلق بـ "باسط".

أعرب الجمل الآتية:

١ ـ تاللّٰه لتسألن عما كنتم تفترون.

٢ ـ القوانين واللّٰه من يحترمها تحرسه.

٣ ـ من يراقب ربه واللّٰه يخشه الناس.

٤ ـ لئن أشركت ليحبطن عملك ولتكونن من الخاسرين.

٥ ـ واللّٰه لعسى المسجد الأقصى أن يتخلص من أيدي اليهود.

الدرس الخامس

حذف فعل الشرط أو الجواب

ألف: حذف فعل الشرط

الأمثلة:

١ـ اجْتَهِدْ فِي الدِّرَاسَةِ وَإِلَّا تَرْسُبْ.

٢ـ افْعَلْ مَا آمُرُكَ بِهِ وَإِلَّا فَلَنْ تَفْلُتَ مِنِّي.

٣ـ أَلِنْ جَانِبَكَ لِلنَّاسِ وَإِلَّا فَإِنَّهُم يَهْجُرُوْنَكَ.

شرح وتفصیل:

مندرجہ بالا مثالوں میں فعل الشرط کو خلاف قاعدہ حذف کردیا گیا ہے۔ یہ اس وقت جائز ہوتا ہے جب اس فعل الشرط پر دلالت کرنے کے لئے کوئی قرینہ موجود ہو، اور فعل شرط محذوف إلا کے بعد مقدر ہو، یہ إلا إن الشرطية اور لا النافية سے مل کر بنتا ہے۔

جملہ ا۔ اجتهد وإلا ترسبْ دراصل یوں ہے: اجتهدْ وإلَّا تَجْتَهِد ترسبْ، إلا کے بعد فعل الشرط تجتهد حذف کردیا گیا ہے چونکہ اس پر دلالت کرنے والا قرینہ اجتهد موجود ہے۔ تَرْسُبْ فعل الجواب ہے۔ اسی طرح جملہ ۲ میں فعل الشرط تفعل محذوف ہے اور فلن تفلت مني جواب الشرط ہے اور جملے کی تقدیر یوں ہے: إلَّا تفعل فلن تفلتَ مِنِّي۔ اور جملہ ۳ کے معنی یوں بنتے ہیں: إلا تلن جانبك فإنَّهم يهجرونكَ۔

قواعد:

فعل شرط کو حذف کرنا دو شرطوں کے ساتھ جائز ہے:

ا۔ فعل شرط پر دلالت کرنے کے لئے کوئی قرینہ موجود ہو۔

۲۔ فعل شرط "وَإلَّا" کے بعد واقع ہو۔

ب: حذف جملة الجواب

الأمثلة:

١۔ سَوْفَ تَرْسُبُ إِنْ أَهْمَلْتَ دُرُوسَكَ. ٢۔ أَنتَ ناجٍ إن احْتَرَسْتَ.

٣۔ أَنْتَ ۔ إِنْ تَرَفَّعْتَ عَنِ الدَّنايا ۔ عَزِيزٌ. ٤۔ عسٰى رَبُّكَ ۔ إِنِ اتَّقَيْتَهُ ۔ أن يَجْعَلَ لَكَ مَخْرَجًا مِنْ كُلِّ ضِيقٍ.

شرح وتفصیل:

جس طرح فعل شرط کو حذف کرنا جائز ہے اسی طرح جملة الجواب کو بھی حذف کرنا جائز ہے بشرطیکہ فعل الشرط ماضی ہو اور جملة الجواب پر دلالت کرنے کے لئے قرینہ کلام میں موجود ہو۔

جملة الجواب المحذوفة پر دلالت کرنے والا جملہ اپنے تمام اجزاء (جیسے مبتدأ اور خبر) سمیت جملة الشرط سے پہلے بھی واقع ہوسکتا ہے، جیسے جملہ ۱، ۲ اور اس طور پر بھی آسکتا ہے کہ جملة الشرط اس دلالت کرنے والے جملے کے دو بنیادی اجزاء کے درمیان واقع ہو، جیسے جملہ ۳ اور ۴۔

جملہ ۱ کو دراصل یوں ہونا چاہئے تھا: إن أهملت دروسك فسوف ترسب ۔ اسی طرح جملہ ۲ دراصل یوں ہے إن احترست فأنت ناج ۔ جملہ ۳ میں جملة الشرط إن ترفعت عن الدنايا مبتدا أنت اور خبر عزيز کے درمیان واقع ہے اور مبتدا اور خبر پر مشتمل یہ جملہ أنت عزيز، جملة الجواب المحذوفة پر دلالت کر رہا ہے یعنی جملہ دراصل یوں ہے:

إن ترفعت عن الدنايا فأنت عزيز ۔

اسی طرح جملہ ۴ ۔ میں جملة الشرط، إن اتقيته عسى کے اسم اور خبر کے درمیان واقع ہوا ہے اور عسى کے اسم و خبر پر مشتمل یہ جملہ جملة الجواب المحذوفة پر دلالت کر رہا ہے۔

قواعد:

جواب شرط کو محذوف کرنا دو شرطوں کے ساتھ جائز ہے:

۱۔ فعل شرط ماضی ہو۔

۲۔ جواب شرط پر دلالت کرنے کے لئے کوئی قرینہ کلام میں موجود ہو۔

ج: حذف الشرط والجواب معًا

الأمثلة:

١ ـ كُلُّ امْرِئٍ مَجْزِيٌّ بِعَمَلِهِ، فَإِنْ خَيْرًا فَخَيْرٌ وَإِنْ شَرًّا فَشَرٌّ. ٢ ـ مَنْ ظَلَمَكَ فَانْتَقِمْ مِنْهُ، وَإِلَّا فَلَا.

٣ ـ مَنْ تَصَدَّقَ فَقَدْ أَحْسَنَ، وَمَنْ لَا فَلَا.

شرح وتفصیل:

فعل شرط اور جواب دونوں کا حذف کرنا جائز ہے جبکہ سیاق کلام سے دونوں بآسانی سمجھ میں آ جائیں۔ جملہ ۱۔ فإن خيرًا فخيرٌ میں فعل شرط اور جواب دونوں مخذوف ہیں، لیکن سیاق کلام سے ان کا بآسانی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ پوری بات بمع شرط وجواب یوں ہے: فَإِن كانَ عَمَلُهُ خَيْرًا فَجَزَائُهُ خَيْرٌ اور اسی پر وإن شرًّا فَشَرٌّ کو قیاس کیا جا سکتا ہے۔

اسی طرح جملہ۲۔ میں جملة الشرط وإلّا فلا پر مشتمل ہے، جملہ شرط وجملہ جواب محذوف ہے۔ سیاق کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ پوری بات یوں ہوگی وَإِلَّا يَظْلِمْكَ فَلَا تَنْتَقِمْ منه۔

جملہ۳۔ میں جملة الشرط ومنْ لا فَلَا پر مشتمل ہے، شرطیہ جملہ اور جواب دونوں محذوف ہیں اور جملے کی تقدیر یوں ہوگی: وَمَنْ لَا يَتَصَدَّق فَلَا بَأْسَ عَلَيهِ۔

قاعدہ:

فعل شرط اور جواب شرط دونوں کو ایک ساتھ حذف کرنا بھی جائز ہے بشرطیکہ یہ دونوں سیاق کلام سے بآسانی سمجھ میں آ جائیں۔

التمرين ـ ١

قدِّر فعل الشرط المحذوف في الجمل الآتية:

نموذج: تَفائَلِي أَيَّتُها الطَّالِبَةُ وَإِلَّا تيأسي مِنَ الْحَياةِ.

إِلَّا تَتَفَائَلِي تَيأَسي مِنَ الْحَياةِ.

٢ـ طَلِّقْها فَلَسْتَ لَها بِكُفْءٍ وَإلَّا يَعْلُ مَفْرَقَكَ الْحِسامُ.

٣ـ اقْتَدِ بِمَنْهَجِ الرَّسولِ ﷺ وإلَّا تُلْقِ بِيَدَيْكَ إلَى التَّهْلُكَةِ.

٤ـ تعاوَنوا عَلَى البِرِّ وَالتَّقْوٰى وَإلَّا تَتَفَكَّكِ الْبَشَرِيَّةُ وَتَنْهَزِمْ.

٥ـ فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ مِنكُمُ الْغائِبَ وَإلَّا فَهوَ مَسْؤُولٌ يَوْمَ الْقِيامةِ.

٦ـ لِيَحْكُمِ الْأُمَراءُ بِالْعَدْلِ وَالأمانَةِ وإلَّا سادَتِ الْبِلَادَ فَوْضَى تامَّةٌ.

٧ـ عَرِّفوا بِالنَّاسِ وَإلَّا فَكانَ دليلًا عَلى عَدْمِ الإلْمامِ بأصولِ السُّلُوكِ.

٨ـ أنْفِقْ وَقْتَكَ في ما يَزِيدُ في سَعَادَتِكَ وَسَعادَةِ النَّاسِ وَإلَّا فعُمْرُكَ مُزَيَّفٌ.

٩ـ أعْطِ النَّاسَ دُونَ أن تَنتَظِرَ مِنهُمْ مُقابِلًا وَإلَّا فَلَستَ مِنَ الْمُعْطِينَ بَلْ أنْتَ مِنَ التُّجَّارِ.

١٠ـ يجِبُ عَلَينا أن نُحافِظَ عَلَى الطَّبيعَةِ بِكُلِّ الْوَسائِلِ الْمُمْكِنَةِ وَإلَّا نَفْقِد مَصْدَرَ عَطاءٍ دائِمِ التَّجَدُّدِ وَ الازْدِيَادِ.

التمرين ـ ٢

قَدِّرْ جَوابَ الشرطِ المحذوف فيما يلي:

نموذج: التَّوْفِيقُ حَليفُكَ إن سِرْتَ عَلى سُنَنِ الهُدٰى.

إن سِرْتَ عَلى سُنَنِ الهُدٰى فالتَّوْفِيقُ حَليفُكَ.

٢ـ أنتَ شُجاعٌ إن قُلْتَ الْحَقَّ في وَجْهِ الظَّالِمِ.

٣ـ سَوفَ يَكْتَئِبُ الْجوُّ وَتَقْحَلُ الْأَرَاضِي إنْ جاءَ الْخَريفُ.

٤ـ يُسَلِّطُ اللّٰهُ عَلَيْكُم عَدُوَّكُم إنْ تَتَوَلَّوا وَتُعْرِضُوا عَنْ أَوَامِرِ اللّٰهِ.

٥ـ سَتَعِيشُ وَحيدًا إنْ كُنْتَ لَا تَقْبَلُ عُذْرًا وَإن كُنْتَ لَا تَغْفِرُ زَلَّةً.

٦ـ سَوْفَ تَكْشِفُ الطَّبيعَةُ الْحِجابَ عَنْ مَحاسِنِها إن أقبَلَ الرَّبيعُ.

٧ـ بِأَيِّ شَيْءٍ يَصِيرُ جَمِيْلًا إن لم يكُنِ الْوَطَنُ جَميلًا بِأعمالِ أبناءِهِ.

٨ـ سَوْفَ تَزُولُ الآثَارُ الْقَدِيمَةُ إن لَمْ تَحْمِها الْحُكُومَةُ وَتُحافِظْ عَلَيها.

٩ـ أَنْتَ غَرِيبٌ نَازِحٌ، إِنْ نَأَيْتَ عَنْ دِيارِكَ وَبَعُدْتَ عَنْ أَهْلِكَ وَأَحْبابِكَ.

١٠ـ أَنْتَ ـ إِنْ قُمْتَ بِرِحْلَةٍ إِلى الرِّيفِ الرَّائِعِ الْخَلَّابِ ـ مُرْهِفُ الإِحْسَاسِ.

التمرين ـ ٣

قَدِّر جُملتي الشرط والجواب المحذوفين فيما يلي:

النموذج: مَنْ رَحِمَ النَّاسَ رَحِموهُ، وَإِلَّا فَلا.

مَنْ رَحِمَ النَّاسَ رَحِموهُ، وَ إِلَّا يَرْحَمِ النَّاسَ فَلَا يَرْحَمُوْهُ

٢ـ مَنْ أَحَبَّ لِقاءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقاءَهُ، وَإِلَّا فَلَا.

٣ـ ما أَطْيَبَ رُباكَ أَيُّها الْوَطَنُ لِمَنْ عاشَ فِيكَ، وَمَنْ لَا فَلَا.

٤ـ إن كُنْتَ جِدِّيًّا في الْبَحْثِ عنِ العَمَلِ نِلْتَ أَمَانِيَّكَ، وَإِلَّا فَلَا.

٥ـ مَن طَلَبَ الْموتَ لِتُوهَبَ لَهُ الْحَياةُ فَقد أَخْلَصَ جِهادَهُ لِلّٰهِ، وَإِلَّا فَلَا.

٦ـ يَتَّعِظُ بالآثارِ مَن يَزورُها فَإنَّها مَدَارِسُ نَاطِقَةٌ لِحَوَادِثِ العُصُورِ، وَمَنْ لَا فَلَا.

٧ـ مِنْ عَلامَةِ الرُّشْدِ أن تَكُونَ النَّفْسُ إِلى مَوْلِدِها مُشْتاقَةً وَإِلى مَسقَطِ رَأْسِها تَوَّاقَةً، وَمَنْ لَا فَلَا.

٨ـ إذا كُنْتَ مُلِمًّا بِشَيْءٍ مِنَ الْقَواعِدِ وَالبَلَاغَةِ وَالْأَحَادِيْثِ النَبَوِيَّةِ وأَقْوالِ الحُكَماءِ وَالعُلَماءِ فَقَدِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تُحْسِنَ الكِتابَةَ، وَإِلَّا فَلَا.

التمرين ـ ٤

ترجم الجمل الآتية إلى العربية الفصحى:

١ـ کوشش کرو گے تو کچھ ملے گا، ورنہ نہیں۔

٢ـ تم نے یقیناً سب کچھ کھو دیا اگر تم نے اللہ کو کھو دیا۔

٣ـ جلدی اٹھا کرو، ورنہ تمہاری جماعت فوت ہو جائیگی۔

٤ـ بیشک آپکی تعریف کی جائے تو آپ اسکے حقدار ہیں۔

۵۔آپ دونوں اپنے مقصد کو پالیں گے اگر جمے رہیں گے۔

۶۔اگر تم اخلاص سے صدقہ دو گے تو اسکو آخرت میں پالو گے۔

۷۔آپ انشاء اللہ، اللہ کے نزدیک کامیاب لوگوں میں سے ہیں۔

۸۔لہو ولعب چھوڑ دو ورنہ وہ تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل کر دے گا۔

۹۔لوگوں سے استغناء اختیار کرو ورنہ وہ تم سے نفرت کرنے لگیں گے۔

۱۰۔حضور ﷺ کے طریقے کو مضبوطی سے پکڑو ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے۔

۱۱۔یقیناً بندہ اگر اخلاص سے دعا کرے تو اسکی دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔

۱۲۔دوستوں کی غلطیوں کو معاف کر دیا کرو ورنہ وہ تم سے اکتا جائیں گے۔

۱۳۔جس نے اللہ کو طلب کیا اسے پالیا اور جس نے طلب نہیں کیا اس نے نہیں پایا۔

۱۴۔عنقریب اللہ تعالیٰ تم پر اپنا عذاب نازل کرینگے اگر تم اسکی منع کی ہوئی باتوں کا ارتکاب کرو گے۔

۱۵۔اے لوگو! رسول اکرم ﷺ کی اطاعت کرو ورنہ ایسے ہی دھتکارے جاؤ گے جیسے بنی اسرائیل کو دھتکارا گیا۔

التمرين ـ ٥

استخرج من الأحاديث الآتية جملة الشرط وجوابه إن وجد وإلا فقدرها:

نموذج: مَا عَابَ النَّبِيُّ ﷺ طَعَامًا قَطُّ إِذَا اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَإِلَّا تَرَكَهُ.

فعل الشرط المقدر: وإن لا يشتهه، جواب الشرط: تَرَكَهُ

٢ ـ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُغِيْرُ إِذَا طَلَعَ الفَجْرُ، وَكَانَ يَسْتَمِعُ الأَذَانَ، فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا أَمْسَكَ، وَإِلَّا أَغَارَ.

٣ ـ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، فَإِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِي وَإِلَّا اضْطَجَعَ.

٤ ـ عن عائشة رضي الله عنها: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّى رَكْعَتَي الفَجْرِ، فَإِنْ كَانَتْ لَهُ إِلَيَّ حَاجَةٌ كَلَّمَنِي وَإِلَّا خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ.

٥ـ كَتَبَ عُمَرُ بنُ عَبْدِ العَزِيزِ إلى عَدِيٍّ بنِ أرْطَاةَ و كانَ أَمَّرَهُ على البَصْرَةِ فِي قَتِيْلٍ وُجِدَ عِنْدَ بَيْتٍ مِن بُيُوتِ السَّمَّانِيْنَ، إنْ وَجَدَ أصْحَابُهُ بَيِّنَةً وإلاّ فَلاَ تَظْلِمِ النَّاسَ فَإنَّ هذَا لاَ يُقْضَى فِيْهِ إِلَى يَوْمِ القِيَامَةِ.

٦ـ قالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثَلاَثَةٌ لا يُكَلِّمُهُم اللّٰهُ يومَ القِيامَةِ ولاَ يَنْظُرُ إليهِمْ ولاَ يُزَكِّيْهِم ولَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ رَجُلٌ علَى فَضْلِ ماءٍ بِطريقٍ يَمْنَعُ منه ابنَ السبيلِ رَجُلٌ بَايَعَ رجُلاً لاَ يُبَايِعُهُ إلَّا لِلدُّنْيا فإنْ أعْطَاهُ مَا يُرِيْدُ وَفَى لَهُ وإلّا لَمْ يَفِ لَهُ.

٧ـ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي بَعْضِ مَغَازِيْهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ جَاءَتْ جَارِيَةٌ سَوْدَاءُ فقالَتْ: يا رسولَ اللّٰهِ! إنِّي كُنْتُ نَذَرْتُ إنْ رَدَّكَ اللّٰهُ سَالِمًا أنْ أَضْرِبَ بَيْنَ يَدَيْكَ بِالدُّفِّ وَأَتَغَنَّى فقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إنْ كُنْتِ نذَرْتِ فَاضْرِبِي وإلّا فَلاَ.

٨ـ إنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الأنْصارِ وَمَعَهُ صَاحِبٌ لَهُ فَسَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ وَصَاحِبُهُ فَرَدَّ الرَّجُلُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي وَهِيَ سَاعَةٌ حَارَةٌ وَهُوَ يُحَوِّلُ فِي حَائِطٍ لَهُ يَعْنِي المَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ فِي شَنَّةٍ وَإلَّا كَرَعْنَا.

٩ـ عَن عُمَرَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْطِيْنِي العَطَاءَ فَأَقُولُ أَعْطِهِ أَفْقَرَ إليهِ مِنِّي حتّى أعْطَانِي مَرَّةً مَالاً فَقُلْتُ أعْطِهِ مَن هُوَ أفْقَرُ إليهِ مِنِّي فقالَ النَّبِيُّ ﷺ: خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ وَتَصَدَّقْ بِهِ فَمَا جَاءَكَ مِن هذا المَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ و لَا سَائِلٍ فَخُذْهُ ومَا لاَ فَلاَ تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ.

١٠ـ قَالَ أُبَيُّ بنُ كَعْبٍ وَجَدْتُ صُرَّةً على عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فيها مِائَةُ دِينارٍ فَأَتَيْتُ بِهَا النَّبِيَّ ﷺ فقالَ: عَرِّفْهَا حَوْلاً فَعَرَّفْتُهَا حولاً ثُمَّ أَتَيْتُ فقالَ: عَرِّفْهَا حَولاً فَعَرَّفْتُها حَولاً ثُمَّ أَتَيْتُهُ فقالَ: عَرِّفْهَا حَولاً فَعَرَّفْتُها حولاً ثُمَّ أَتَيْتُه فقالَ: اعْرِفْ عِدَّتَها ووِكَاءَ هَا وَوِعَاءَ هَا فَإنْ جَاءَ صَاحِبُها وإلَّا اسْتَمْتِعْ بها.

١١ـ قالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لَا يَحِلُّ لأحَدٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ أَنْ يَحِلَّ صِرَارَ نَاقَةٍ بِغَيْرِ إِذْنِ أَهْلِهَا فَإنَّهُ خاتَمُهُم عَلَيْهَا فَإِذَا كُنْتُم بِقَفْرٍ فَرَأَيْتُم الوَطْبَ أوِ الرَّاوِيَةَ أَوِ السَّقَاءَ مِنَ اللَّبَنِ فَنَادُوا أَصْحَابَ الإبِلِ ثلاثًا فَإنْ سَقَاكُم فَاشْرَبُوا وإلَّا فَلاَ وَإنْ كُنْتُم مُرْمَلِيْنَ قَالَ أبُو النَّضْرِ وَلَمْ يَكُن مَعَكُم طَعَامٌ فَلْيُمْسِكْهُ رَجُلاَنِ مِنْكُم ثُمَّ اشْرَبُوا.

التمرين - ٦

نموذج في الإعراب:

١ - إن تتولوا وتعرضوا فإن ربكم لبالمرصاد.

إن: حرفُ شرطٍ جازمٍ، يجزم فعلين: أولهما فعل الشرط وثانيهما جوابه، وجزاء ه مبني على السكون، لا محل له من الإعراب. **تتولّوا:** فعل مضارع مجزوم؛ لأنه فعل الشرط وعلامة جزمِهِ حذفُ حرف النون من اخره؛ لأنَّهُ من الأفعال الخمسة. **والواو:** ضميرٌ متصلٌ، مبنيٌّ على السكون، في محلِّ رفعٍ فاعل.

و: حرف عطفٍ، مبنيٌّ على الفتحة، لا محلَّ له من الإعراب.

تُعْرِضُوا: معطوف على "تتَولّوا"، مجزوم، وعلامة جزمه حذف حرف النون؛ لأنه من الأفعال الخمسة،

الواو: ضمير متصل، مبني على السكون، في محل رفع فاعل.

فـ: استئنافية، رابطة لجواب الشرط، مبني على الفتح، لا محل له من الإعراب.

إنَّ: حرفُ نصبٍ وتوكيدٍ ومشبَّهٍ بالفعلِ، مبني على الفتح، لا محل له من الإعراب.

ربَّكُم: ربَّ: اسـم "إنَّ"، منصوبٌ، وعلامة نصبه الفتحة الظاهرة على اخره، وهو مضاف، **كم:** ضمير متصل، مبنيٌّ على السكون، في محلِّ جرٍّ بالإضافة، مضاف إليه.

لبالمرصاد: لـ: داخلة على خبر "إنَّ" للتوكيد أو المزحلقة.

بـ: حرف جرٍّ، مبنيٌّ على السكون، لا محلَّ له من الإعراب، **المرصاد:** اسـم مجرور بحرف جر، وعلامة جره الكسرة الظاهرة على اخره. والجار والمجرور متعلقان بمحذوف خبر "إنَّ".

والجملة "إن تتولوا...": جملة ابتدائية، لا محل لها من الإعراب.

والجملة "فإن ربكم ....": في محل جزم، جملة جواب الشرط، لاقترانها بالفاء.

٢ - أطِبْ مَطْعَمَكَ يُسْتَجَابُ لَكَ، وإلاَّ فَلاَ.

أطب: فعل أمر، مبني على السكون، فاعله ضمير مستتر فيه وجوبا، تقديره: "أنت".

مطعمك: مطعم: مفعول به منصوب، وعلامة نصبه الفتحة الظاهرة على آخره، وهو مضاف، **ك:** ضمير متصل، مبني على الفتحة، في محل جر بالإضافة، مضاف إليه.

يستجاب: فعل مضارع، مبني للمجهول: مرفوع؛ لتجرده من الناصب والجازم، وعلامة رفعه الضمة الظاهرة على آخره.

لك: لـ: حرف جرّ، مبني على الفتحة، لا محل له من الإعراب، **ك:** ضمير متصل، مبني على الفتحة، في محل جر بحرف جرّ، والجار والمجرور في محل رفع، نائب الفاعل.

و: عاطفة، مبنية على الفتح، لا محل لها من الإعراب. **إلا:** إن الشرطية أدغمت في لا النافية، وفعل الشرط محذوف، يدل عليه ما قبله، تقديره: "إن لا تطبْ مطعمكَ".

فلا: فـ: رابطة لجواب الشرط، مبنية على الفتحة، لا محل لها من الإعراب، **لا:** نافية، مبنية على السكون، لا محل لها من الإعراب.

وجواب الشرط محذوف، يدل عليه ما قبله، تقديره: "فلا يستجاب لك".

والجملة "أطب ....": ابتدائية لا محل لها من الإعراب.

والجملة "إلا فلا ....": جملة معطوفة على "أطب مطعمك..." لا محل لها من الإعراب

والجملة "فلا (يستجاب لك)": في محل جزم لاقترانها بالفاء.

أعرب الجمل الآتية:

١ ـ أنت إن عملت بما علمت أسوة للآخرين.

٢ ـ حيثما تستقم يقدر لك الله نجاحًا وإلا فلا.

٣ ـ اجتهدي أيتها الطالبة وإلا ترسبي في الامتحان.

٤ ـ إن كنت جديا في البحث عن العمل نلت أمانيك وإلا فلا.

٥ ـ ما عاب رسول الله ﷺ طعاما قط كان إذا اشتهاه أكله وإلا تركه.

الدرس السادس

أدوات الشرط غير الجازمة

الأمثلة:

١ـ قال الله تعالى: لَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَاهُ حُطَامًا.

٢ـ لو وَحَّدَ المسلمون صُفُوفَهم لَغَلَبوا على عدوّهم.

٣ـ لولا المدارسُ الدِّيْنِيَّةُ لَضَاعَ علمُ الدين.

٤ـ لولا اللّٰه ما اهتَدَيْنَا ولا تَصَدَّقْنَا ولا صَلَّيْنَا.

٥ـ لوما الطَّائِرةُ لَكانَ السَّفَرُ شَاقًّا.

٦ـ لوما السَّاعةُ لَمَا أَمْكَنَ ضَبْطُ الوقتِ.

٧ـ لمَّا أَدْبَرَ الصَّحابةُ عن الدنيا أَتَتْهُمْ وَهي راغمةٌ.

٨ـ كلَّمَا حافظْتَ على الصَّلاةِ اسْتَنَارَ وجهُك.

٩ـ إذَا جاء الضيفُ فأَكْرِمْه إكراما بالغا.

١٠ـ إذا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ باللّٰه.

١١ـ الصدقُ مُنْجٍ وَأَمَّا الكِذبُ فَمُهْلِكٌ.

١٢ـ الكريمُ إذا أكرمتَه ملكتَه وأمَّا اللَّئِيمُ إذا أكرمتَه تَمَرَّدَ.

شرح وتفصیل:

مندرجہ بالا جملے أسلوب الشرط پر مشتمل ہیں۔ یہ اسلوب أداة الشرط، جملة الشرط اور جواب الشرط سے مل کر بنتا ہے۔ یہ تمام أدوات (لو، لولا، لوما، لمّا، كلّما، إذا، أمّا) دونوں جملوں کے درمیان صرف ربط پیدا کرنے کا کام دیتے ہیں اور فعل کے اعراب پر اثر انداز نہیں ہوتے (یعنی اسے مجزوم نہیں کرتے)۔ اسی لئے یہ أدوات الشرط غير الجازمة کہلاتے ہیں۔ ان میں سے لو، لولا، لوما اور أما حروف ہیں جبکہ كلّما اور إذا اسماء (ظروف زمان) ہیں۔

جملہ ۱ اور ۲ لو الشرطية[1] سے شروع ہو رہے ہیں۔ لو الشرطية کی دو قسمیں ہیں:

١ـ لو الشرطية الامتناعية: یہ زمن ماضی کے ساتھ مختص ہے۔

٢ـ لو الشرطية غير الامتناعية: یہ زمن مستقبل کے ساتھ مختص ہے۔ اگر اسکے بعد فعل ماضی واقع ہو تو اسکی مضارع سے تاویل کی جائے گی، جیسے قولہ تعالیٰ: ﴿وَلْيَخْشَ الَّذِيْنَ لَوْ تَرَكُوْا مِن خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعَافًا خَافُوْا عَلَيْهِمْ﴾ میں اس

---

(۱) لو کی پانچ اقسام ہیں: ١ـ لو للتقليل، ٢ـ للتمني، ٣ـ للعرض، ٤ـ لو المصدرية، ٥ـ لو الشرطية۔

کی تاویل لو یترکون سے کی جائے گی[۱] ۔لو الشرطیة کے بعد دو جملوں کا پایا جانا ضروری ہے پہلا جملہ شرط اور دوسرا اسکا جواب مثلا دوسرے جملے میں وحّد المسلمون جملة الشرط ہے اور لغلبوا علی عدوهم جملة الجواب[۲] ہے۔ اس جملے کا ترجمہ یوں کیا جائے گا ''اگر مسلمان متّحد ہو جاتے تو اپنے دشمن پر غالب آجاتے'' گویا کہ مسلمان متّحد نہیں ہوئے اس لئے وہ اپنے دشمن پر غلبہ نہ پاسکے یعنی ما وحد المسلمون صفوفهم فما غلبوا علی عدوهم[۳] یعنی شرط متحقق نہیں ہوئی، لہذا اس کا جواب بھی متحقق نہ ہوا۔ اسی لئے لو کو حرف امتناع لامتناع (أي امتناع الجواب لامتناع الشرط) بھی کہا جاتا ہے۔ جملہ ا پر غور کرنے سے بھی یہی معنی سمجھ میں آتا ہے۔

لو کے بعد فعل الشرط کو حذف کرنا بھی جائز ہے بشرطیکہ کلام میں کوئی قرینہ اس فعل الشرط پر دلالت کرنے والا موجود ہو، جیسے: لَوِ الْمُذْنِبُ تَابَ لَمَا عُوْقِبَ اس کی تقدیر یوں ہوگی: لو (تاب) المذنب تاب لما عوقب اور لو کے بعد آنے والے اسم کے اعراب یوں ہوں گے: فاعل لفعل محذوف يفسره ما بعده۔

اکثر نحویین کی رائے کے مطابق لو فعل کے ساتھ مختص ہوتا ہے[۴] یعنی فعل ہی پر داخل ہوتا ہے اگر کہیں لو کے فورا بعد فعل کے بجائے أنّ آجائے تو وہاں فعل مقدر ہوگا، مثلا قولہ تعالی: ﴿وَلَوْ أَنَّهُمْ آمَنُوا وَاتَّقَوا﴾ یہاں پر مصدر مؤول (أنّ + اسمها و خبرها) فعل محذوف کا فاعل ہوں گے، چنانچہ جملے کی تقدیر یوں ہوگی: لو ثبت إيمانهم۔

جملہ ۳۔ لولا سے شروع ہو رہا ہے۔ یہ جملہ اس بات پر دلالت کر رہا ہے کہ شرط متحقق ہونے کی وجہ سے جواب ممتنع ہے۔ پس جملہ ۳۔ یہ بتا رہا ہے کہ علم دین ضائع نہیں ہوا، کیونکہ مدارس موجود ہیں۔ اسی طرح جملہ ۵۔ بتا رہا ہے کہ سفر شاق نہیں ہے، کیونکہ ہوائی جہاز موجود ہے۔ اسی لئے لولا اور لوما کو حرف امتناع لوجود کہا جاتا ہے یعنی امتناع الجواب لوجود الشرط[۵] ۔ یہ ادوات اسماء کے ساتھ مختص ہیں[۶] ، ان کے بعد آنے والا اسم مبتدا ہونے کی بناء پر

(۱) اسے ماضی کے معنوں پر باقی رکھنے کی صورت میں آیت کے معنی میں فساد پیدا ہوجائے گا، کیونکہ مرنے کے بعد خوف کا حصول ممکن نہیں۔

(۲) جملة الجواب کے ساتھ اکثر لام متّصل ہوتا ہے جو کہ تاکید کا فائدہ دیتا ہے ﴿وَلَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَاهُ حُطَامًا﴾۔

(۳) اسکا قاعدہ یہ ہے کہ اگر لو کے بعد واقع ہونے والا جملة الشرط و جوابه مثبت ہیں تو یہ منفی معنی پر دلالت کریں گے، اگر منفی ہیں تو مثبت معنی پر دلالت کریں گے اور اگر ایک مثبت اور دوسرا منفی ہو تو مثبت منفی اور منفی مثبت پر دلالت کرے گا، جیسے: لو لم يهتم زيد بأمر دينه لخاب وخسر في الآخرة، والمعنى: إنه اهتم بأمر دينه ولم يخب في الآخرة۔

(۴) بعض نحویین کے نزدیک لو فعل کے ساتھ ہی مختص نہیں ہے، بلکہ اسم پر بھی داخل ہوسکتا ہے چنانچہ عدم اختصاص کی صورت میں مصدر مؤول (أنّ + اسمها و خبرها) مبتدا ہوگا اور اسکی خبر محذوف ہوگی اور جملے کی تقدیر یوں ہوگی: لو إيمانهم ثابت۔

(۵) بعض اوقات لولا کے بعد ضمیر متّصل بھی آجاتی ہے (لولاه، لولاي، لولاك وغيره) یہ ان گنتی کے چند مقامات میں سے ہے جہاں ضمیر متّصل مبتدا ہونے کی وجہ سے في محل رفع واقع ہوگی۔

(۶) جب تک یہ ادوات امتناع الجواب لوجود الشرط پر دلالت کرتے ہیں اسماء کے ساتھ مختص رہتے ہیں اور جب یہ تخصیص پر دلالت کرتے ہیں تو افعال =

مرفوع ہوتا ہے اور اس کی خبر وجوبا محذوف ہوتی ہے جملہ لولا المدارس الدينية میں خبر کی تقدیر موجودة ہے۔ اس کا جواب فعل ماضی ہی ہوتا ہے چاہے لفظًا و معنیً ہو یا صرف معنیً (جیسے مضارع مسبوق بـ"لم") ہو اور اس کے ساتھ لام لگانا اور نہ لگانا دونوں جائز ہیں، البتہ مثبت کے ساتھ منفی کے برخلاف اکثر لام آتا ہے۔

جملہ۷۔ لمّا الحينية سے شروع ہورہا ہے۔ یہ ظرف ہونے کی بنا پر في محل نصب ہوتا ہے اور اس کے بعد آنے والا جملة الشرط مضاف الیہ ہونے کی بنا پر في محل جر ہوگا اسکے بعد ہمیشہ فعل ماضی آتا ہے۔

جملہ۸۔ كلّما الشرطية [۱] سے شروع ہورہا ہے۔ یہ شرط کے تکرار کے ساتھ ساتھ جواب کے تکرار کا فائدہ دیتا ہے اور یہ ظرف زمان ہونے کی بناء پر منصوب ہوتا ہے، اس کو منصوب کرنے والا عامل اس کا جواب ہوتا ہے، جملة الشرط اس کا مضاف الیہ ہوتا ہے اور یہ کسی خاص زمانے کے ساتھ مختص نہیں بلکہ ماضی، حال اور مستقبل سب میں متحقق ہو سکتا ہے۔

جملہ۹۔ إذا سے شروع ہورہا ہے۔ یہ دراصل ظرف ہے جو زمانہ مستقبل پر دلالت کرتا ہے، لیکن اس میں شرط کے معنی بھی پائے جاتے ہیں۔ یہ اس وقت استعمال ہوتا ہے جب کہ شرط کا وقوع متکلم کے نزدیک یقینی ہو۔ یہ اپنے جواب کی وجہ سے منصوب ہوتا ہے اور جملہ شرطیہ إذا کا مضاف الیہ ہونے کی بنا پر مجرور ہوتا ہے۔ إذا فعل ہی پر داخل ہوتا ہے، خواہ فعل ظاہر ہو یا مقدر [۲]۔

جملہ۱۱ اور ۱۲۔ أما سے شروع ہورہے ہیں۔ یہ حرف شرط و توكيد و تفصيل کہلاتا ہے۔ جب بھی أمّا استعمال ہوتا ہے تو یہ دونوں معنی (شرط و توكيد) ملحوظ ہوتے ہیں جبکہ اسکا تفصیل پر دلالت کرنا قرائن سے معلوم ہوتا ہے، جیسے قولہ تعالیٰ: ﴿أَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسَاكِيْنَ يَعْمَلُوْنَ فِي الْبَحْرِ﴾ میں أمّا شرط اور توکید کے ساتھ ساتھ تفصیل کے معنی پر بھی دلالت کر رہا ہے۔ اس کے جواب کے ساتھ ہمیشہ فاء متصل ہوتا ہے جو زائدہ ہوتا ہے اور صرف ربط کا کام دیتا ہے اور اسکا حذف جائز نہیں۔ أمّا دراصل ایک جملہ شرطیہ (مهما يكن شيء / مهما يكن من شيء) کا قائم مقام ہے جو اسم الشرط مهما اور اس کے فعل سے عبارت ہے چنانچہ جملہ ۱۱۔ الصدقُ مُنْجٍ وَأَمَّا الكِذْبُ فَمُهْلِكٌ کی تقدیر یوں

= کے ساتھ مختص ہو جاتے ہیں، جیسے قولہ تعالیٰ: ﴿لولاَ نُزِّلَ عَلَيْنَا الملائكة﴾ اور قولہ تعالیٰ: ﴿لو مَا تَأْتِيْنَا الملائِكَةُ﴾۔

(۱) اسکے اعراب دو طریقے سے جائز ہیں: ۱۔ كلما: ظرفية زمانية متضمنة معنى الشرط مبنية على السكون في محل نصب، ۲۔ كل: ظرف زمان منصوب متعلق بجوابه، ما: حرف مصدري۔

(۲) "إذا الفقير سألك فأعطه" والتقدير: إذا (سألك) الفقير سألك فأعطه.

ہوگی: مهما يكن من شيء فالكذب مهلك اور ترجمہ یوں ہوگا: "سچ نجات دلاتا ہے اور رہا معاملہ جھوٹ کا تو وہ ہلاکت میں ڈالتا ہے"۔

أمّـا اسماء کے ساتھ مختص ہوتا ہے اور اس کے بعد آنے والا اسم مبتدا ہونے کی بنا پر مرفوع بھی ہوسکتا ہے، جیسے جملہ۱۲۔ میں الكريم مبتدا ہونے کی بنا پر مرفوع ہے اور مفعول بہ ہونے کی بنا پر منصوب بھی ہوسکتا ہے، جیسے: ﴿وَأَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ﴾ اور جار مجرور متصل بالفعل بھی ہو سکتے ہیں، جیسے: ﴿وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ﴾۔

قواعد:

۱۔ ادوات شرط غیر جازمہ سات ہیں: لو، لولا، لوما، لمّا، كلّما، إذا اور أمّا۔ یہ سب شرط اور اس کے جواب کے درمیان ربط کا فائدہ دیتے ہیں اور فعل کے اعراب پر اثر انداز نہیں ہوتے۔

۲۔ ان میں سے لو، لولا، لوما اور أمّا حروف ہیں جبکہ بقیہ ادوات اسماء (ظروف زمان) ہیں۔

۳۔ (۱) لو حرف شرط ہے جو امتناع الجواب لامتناع الشرط کا فائدہ دیتا ہے۔

(۲) لولا اور لوما امتناع الجواب لوجود الشرط کا فائدہ دیتے ہیں اور اسماء کے ساتھ مختص ہیں۔

(۳) لمّا ظرف زمان ہے جو کہ ماضی کے لئے آتا ہے اس کے بعد ہمیشہ فعل ماضی آتا ہے۔

(۴) كلّما ظرف زمان ہے یہ تکرار اور استمرار کا فائدہ دیتا ہے۔

(۵) إذا بھی ظرف زمان ہے جو کہ مستقبل کے معنی ادا کرتا ہے۔ اس کے بعد فعل ہی آتا ہے خواہ ظاہر ہو یا مقدر۔

(۶) أمّا حرف شرط وتوكيد وتفصيل ہے۔ یہ جملہ شرطیہ (مهما يكن من شيء) کا قائم مقام ہے اس کے جواب کے ساتھ ہمیشہ فاء آتا ہے اور اس کے بعد آنے والا اسم مبتدا یا مفعول بہ یا جار مجرور ہوتا ہے۔

التمرين - ١

أتمم الجمل الشرطية الآتية بوضع جواب الشرط المحذوف في المكان الخالي:

١ ـ لولا الكتابة ــــــــ.　　٢ ـ لو صاحبت الأخيار ــــــــ.

٣ ـ إذا أتاك سائل ــــــ.　　٤ ـ لولا فضل الله علينا ــــــــ.

٥ـ إذا فسد القلب ــــــ.

٦ـ كلّما خالطت الزكاة مالا ـــــــ.

٧ـ لولا مغفرة اللّٰه ــــــ.

٨ـ لو اعتنت كل أم بتربية أولادها ـــــــ.

٩ـ لولا القصاص ـــــــ.

١٠ـ كلّما طبّق المسلمون شرائع اللّٰه ــــــ.

١١ـ إذا عملت عملا ــــــ.

١٢ـ لو احترمتم الأستاذ وتواضعتم له ـــــــ.

١٣ـ إذا رأيت منكرا ـــــــ.

١٤ـ الناس كلهم أصدقائي أما الصلحاء ـــــــ.

١٥ـ إذا طلبت الدنيا ـــــــ.

١٦ـ إذا جعلتم خدمة الدين نصب أعينكم ـــــــ.

١٧ـ لو أكرمتَ الناس ـــــــ.

١٨ـ لمّا طغى شباب الأمة وفسقت نساؤهم ـــــــ.

١٩ـ لو ملكتَ لسانك ـــــــ.

٢٠ـ لو أن أهل العلم صانوا العلم ووضعوه عند أهله ـــــــ.

التمرين ـ ٢

أتمم الجمل الشرطية الآتية بوضع جملة الشرط المحذوفة في المكان الخالي:

١ـ إذا ـــــــ فأعنه.

٢ـ لولا ـــــــ لقامت الساعة.

٣ـ لو ـــــــ ما ندمت.

٤ـ لولا ـــــــ لانتشرت الجرائم.

٥ـ إذا ـــــــ فلا تمنُنْ.

٦ـ لو ـــــــ كان اللّٰه في حاجتك.

٧ـ إذا ـــــــ فاخلص نيتك.

٨ـ إذا ـــــــ فاقبليها أحسن قبول.

٩ـ لو ـــــــ لكان خيرًا لهم.

١٠ـ لو ـــــــ لربحتَ ربحًا عظيمًا.

١١ـ لو ـــــــ لصلح المجتمع.

١٢ـ لمّا ـــــــ اهتزت الأرض وعمّ الرخاء.

١٣ـ كلّما ـــــــ صغرتَ عند اللّٰه.

١٤ـ لوما ـــــــ لما ازداد الشوق في الأعمال.

١٥ـ لمّا ـــــــ ضربت عليهم الذلة والمسكنة وباؤوا بغضب من اللّٰه.

التمرین - ۳

ترجم الجمل الآتية إلى العربية:

۱۔ اگر سورج نہ ہوتا تو دنیا اندھیر ہو جاتی۔ ۲۔ اگر تم برائی بوؤ گے تو شرمندگی ہی کاٹو گے۔

۳۔ جب تم کسی بیمار کی عیادت کرو تو زیادہ دیر نہ بیٹھو۔ ۴۔ جب بھی تمہیں اپنے گناہ یاد آئیں تو استغفار کرو۔

۵۔ اگر بھولنا نہ ہوتا تو انسان مصیبتوں پر صبر نہ کر سکتا۔

۶۔ اگر تم اپنی اصلاح کر لو تو لوگ بھی تمہارے لئے اچھے ہو جائیں۔

۷۔ جب بھی تمہیں کوئی مصیبت پہنچے تو صبر اور نماز سے مدد حاصل کرو۔

۸۔ تقوی کا بدلہ جنّت اور مغفرت ہے جب کہ نافرمانی کا بدلہ جہنّم ہے۔

۹۔ جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اس کو بسم اللہ پڑھ لینی چاہیئے۔

۱۰۔ اگر لوگ ایک دوسرے کو ہدیہ دیں تو انہیں آپس میں محبّت ہو جائے۔

۱۱۔ جب تم بات کرو تو جھوٹ نہ بولو اور جب وعدہ کرو تو وعدہ خلافی نہ کرو۔

۱۲۔ جب گنہگار اللہ سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالی اس کی توبہ قبول کر لیتے ہیں۔

۱۳۔ بے شک دنیا میں نعمت یافتہ بہت ہیں، لیکن شکر گزار پس وہ بہت کم ہیں۔

۱۴۔ اگر صحابہ رضی اللہ عنہم دین کے لئے قربانی نہ دیتے تو ہم تک دین نہ پہنچتا۔

۱۵۔ اگر انسان اللہ تعالی کے فیصلے پر راضی نہیں ہوتا تو وہ زندگی سے مایوس ہو جاتا ہے۔

۱۶۔ جب اللہ تعالی کسی بندے سے محبّت کرتے ہیں تو اس کو مخلوق کا محبوب بنا دیتے ہیں۔

۱۷۔ جب یونس علیہ السلام کی قوم ایمان لے آئی تو اللہ تعالی نے ان سے عذاب کو ہٹا دیا۔

۱۸۔ جب اللہ تعالی کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو اسے اسکے عیوب دکھا دیتے ہیں۔

۱۹۔ اگر قناعت عام ہو جائے تو راحت عام ہو جائے اور معاشرہ حسد اور بغض سے خالی ہو جائے۔ (عام ہونا = سَادَ)

۲۰۔ جب صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ سے نصرت کا وعدہ کیا تو اس کو پورا کیا اور اپنی جانوں کو اس راہ میں قربان کر دیا۔

۲۱۔ اگر تم اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھوڑے سے رزق پر راضی ہو جاؤ تو اللہ تعالیٰ بھی تمہاری طرف سے تھوڑے عمل پر راضی ہو جائے۔

۲۲۔ جب بندہ اس چیز پر عمل کرتا ہے جو اس کو معلوم ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو اس بات کا علم نصیب کرتے ہیں جو اس کو معلوم نہیں ہوتی۔

التمرين - ٤

استخرج من الآيات الآتية أدوات الشرط وجملة الشرط وجوابه وأعربها كما في المثال:

نموذج: وَلَوْ تَرىٰ إِذِ الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ ِالْقَوْلَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لَوْلَا أَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ.

لو: حرف شرط، غير جازم، مبني على السكون، لا محل له من الإعراب.

ترى: فعل مضارع مرفوع، وعلامة رفعه الضمة المقدرة على الألف، منع من ظهورها التعذر، وفاعله ضمير مستتر وجوبا، تقديره: "أنت".

والجملة "ترى": جملة شرطية، لا محل لها من الإعراب، وجواب 'لو' محذوف، تقديره: "لرأيت عجبا".

لولا: حرف شرط، غير جازم، مبني على السكون، لا محل له من الإعراب.

أنتم: ضمير منفصل، مبني على السكون، في محل رفع مبتدأ، والخبر محذوف وجوبا، تقديره: "موجودون".

لكنا: لـ: رابطة لجواب "لولا"، لا محل لها من الإعراب، كنا: فعل ماض، مبني على السكون؛ لاتصاله بضمير الرفع، نا: ضمير متصل، مبني على السكون اسم "كان"، في محل رفع.

مؤمنين: خبر "كان" منصوب، وعلامة نصبه الياء؛ لأنه جمع مذكر سالم.

والجملة "كنا مؤمنين": لا محل لها من الإعراب، جواب شرط لأداة غير جازم.

٢ـ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنَاهُمْ سَعِيْرًا.

٣ـ بَلْ كَذَّبُوا بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ فَهُمْ فِيْ أَمْرٍ مَّرِيْجٍ.

٤ ـ إِذَا تُتْلَى عَلَيْهِمْ آيَاتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا.

٥ ـ فَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ وَّجَنَّةُ نَعِيْمٍ.

٦ ـ وَلَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُم مَلَائِكَةً فِي الْأَرْضِ يَخْلُفُوْنَ.

٧ ـ إِنِّي كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوا أَصَابِعَهُمْ فِيْ اٰذَانِهِمْ.

٨ ـ وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ إِلَيْهِمْ أَجَلُهُمْ.

٩ ـ لَوْ أَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْآنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ.

١٠ ـ إِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُم ابْتِغَاءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ تَرْجُوهَا فَقُلْ لَهُم قَوْلًا مَّيْسُوْرًا.

١١ ـ وَلَوْ أَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِي الْأَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهِ وَأَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَأَوا الْعَذَابَ.

١٢ ـ فَأَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوهُهُم أَكَفَرْتُم بَعْدَ إِيْمَانِكُمْ فَذُوقُوا العَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ.

١٣ ـ كُلَّمَا أَضَاءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِيْهِ وَإِذَا أَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوْا وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَأَبْصَارِهِمْ.

١٤ ـ يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ أَمَّا أَحَدُكُمَا فَيَسْقِي رَبَّهُ خَمْرًا وَأَمَّا الآخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَأْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَأْسِهِ.

١٥ ـ فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ اٰمَنَتْ فَنَفَعَهَا إِيْمَانُهَا إِلَّا قَوْمَ يُوْنُسَ لَمَّا اٰمَنُوا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا.

التمرين ـ ٥

استخرج من الأحاديث الآتية أدوات الشرط غير الجازمة وفعل الشرط وجوابه:

نموذج: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اعتَكَفَ لَمْ يَخرُجْ مِنَ المَسجِدِ إِلَّا لِحَاجَةِ الإِنسَانِ.

أداة الشرط: إِذَا، فعل الشرط: اعتَكَفَ، جواب الشرط: لَمْ يَخرُجْ مِنَ المَسجِدِ

٢ ـ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لَو تَعلَمُونَ مَا أَعلَمُ لَضَحِكتُم قَلِيلًا وَلَبَكَيتُمْ كَثِيرًا.

٣ ـ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَحَضَرَ العَشَاءُ فَابْدَءُوا بِالعَشَاءِ.

٤ ـ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لَو جُعِلَ القُرآنُ فِي إِهَابٍ ثُمَّ أُلقِيَ فِي النَّارِ مَا احْتَرَقَ.

٥ ـ لَمَّا كَانَ يَومُ فَتحِ مَكَّةَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لَا هِجْرَةَ بَعدَ الفَتحِ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ.

٦ـ عَنِ النَّبِي ﷺ قَالَ: مَن غَدَا إِلَى الْمَسجِدِ وَرَاحَ أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُ نُزُلَهُ مِنَ الجَنَّةِ كُلَّمَا غَدَا أَو رَاحَ.

٧ـ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ طَافَ بِالْبَيتِ عَلَى بَعِيرٍ كُلَّمَا أَتٰى عَلَى الرُّكْنِ أَشَارَ إِلَيهِ بِشَيءٍ فِي يَدِهِ وَكَبَّرَ.

٨ـ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ بَنِي إِسرَائِيلَ كَانَت تَسُوسُهُم الْأَنبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَ نَبِيٌّ وَأَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعدِي.

٩ـ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لَو يَعلَمُ المَارُّ بَينَ يَدَي المُصَلِّي مَاذَا عَلَيهِ فِي ذٰلِكَ لَكَانَ أَن يَقِفَ أَربَعِينَ خَيرًا لَهُ مِن أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيهِ.

١٠ـ عَنْ أَبِي هُرَيرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: حَفِظْتُ مِن رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وِعَائَينِ فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَبَثَثْتُهُ وَأَمَّا الآخَرُ فَلَو بَثَثْتُهُ قُطِعَ هٰذَا البَلْعُومُ.

١١ـ عَن عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا نَزَلَتِ الآيَاتُ مِن أَوَاخِرِ سُورَةِ البَقَرَةِ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَاقْتَرَأَهُنَّ عَلَى النَّاس ثُمَّ نَهى عَنِ التِّجَارَةِ فِي الخَمْرِ.

١٢ـ قَرَأَ أَبُو هُرَيرَةَ رضي اللّٰه عنه إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ بِهَا فَقُلتُ: يَا أَبَا هُرَيرَةَ أَلَمْ أَرَكَ تَسجُدُ قَالَ: لَو لَم أَرَ النَّبِيَّ ﷺ يَسجُدُ لَمْ أَسجُدْ.

١٣ـ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: يُرسَلُ عَلَى الْكَافِرِ حَيَّتَانِ وَاحِدَةٌ مِن قِبَلِ رَأْسِهِ وَأُخرٰى مِن قِبَلِ رِجْلِهِ تَقْرِضَانِه قَرضا كُلَّمَا فَرَغَتَا عَادَتَا إِلَى يَومِ القِيَامَة.

١٤ـ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: رَأَيتُ عِيسٰى وَمُوسٰى وَإِبراهِيمَ فَأَمَّا عِيسٰى فَأَحْمَرُ جَعْدٌ عَرِيضُ الصَّدْرِ وَأَمَّا مُوسٰى فَآدَمُ جَسِيمٌ سَبْطٌ كَأَنَّهُ مِن رِجَالِ الزُّطِّ.

١٥ـ عَن قَيسِ بن أَبِي حَازِمٍ قَالَ: دَخَلنَا عَلَى خَبَّابٍ وَقَدِ اكْتَوٰى سَبْعَ كَيَّاتٍ فِي بَطْنِه فَقَالَ: لَومَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَانَا أَنْ نَدعُوَ بِالمَوتِ لَدَعَوتُ بِه.

١٦ـ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: قَالَ اللّٰهُ تَعالٰى: يَشْتُمُنِي ابْنُ آدَمَ وَمَا يَنبَغِي لَهُ أَنْ يَشْتُمُنِي وَيُكَذِّبُنِي وَمَا يَنبَغِي لَهُ أَمَّا شَتْمُهُ فَقَولُهُ إِنَّ لِي وَلَدًا وَأَمَّا تَكْذِيبُهُ فَقَولُهُ لَيسَ يُعِيدُنِي كَمَا بَدَأَنِي.

١٧ـ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ أَيُّ الْعَمَلِ أَفضَلُ قَالَ: الْحَالُّ المُرتَحِلُ قِيلَ: وَمَا الْحَالُّ الْمُرتَحِلُ؟ قَالَ: صَاحِبُ القُرآنِ يَضرِبُ مِن أَوَّلِ القُرآنِ إِلَى آخِرِهِ وَمِن آخِرِهِ إِلَى أَوَّلِهِ كُلَّمَا حَلَّ ارْتَحَلَ.

١٨ ـ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ النَّاسِ وَلٰكِن قَبْضُ الْعِلْمِ قَبْضُ الْعُلَمَاءِ فَإِذَا لَمْ يَبْقَ عَالِمٌ اتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُسَاءَ جُهَّالًا فَسُئِلُوا فَأَفْتَوا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا.

١٩ ـ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَإِذَا عَطِسَ أَحَدُكُم فَحَمِدَ اللّٰهَ فَحَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ أَنْ يُشَمِّتَهُ وَأَمَّا التَّثَاؤُبُ فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيطان فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِذَا قَالَ: هَا ضَحِكَ مِنهُ الشَّيْطَانُ.

٢٠ ـ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنه قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، أَكْثَرُنَا ظِلًّا الَّذِي يَسْتَظِلُّ بِكِسَائِهِ وَأَمَّا الَّذِينَ صَامُوا فَلَمْ يَعْمَلُوا شَيْئًا وَأَمَّا الَّذِينَ أَفْطَرُوا فَبَعَثُوا الرِّكَابَ وَامْتَهَنُوا وَعَالَجُوا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ذَهَبَ الْمُفْطِرُونَ الْيَومَ بِالْأَجْرِ.

التمرين ـ ٦

نموذج في الإعراب:

١ ـ إِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ.

إذا: ظرف لما يستقبل من الزمن متضمن معنى شرط غير جازم، خافض لشرطه منصوب بجوابه صالح لغير ذلك مبني على السكون في محل نصبٍ.

السَّمَاءُ: فاعل مرفوع بفعل مضمر يفسّره الفعل الآتي " انفطرت" وعلامة رفعه الضمّة الظاهرة على آخره.

انفطرت: فعل ماض مبني على الفتح والتاء للتأنيث لا محل لها من الإعراب وفاعله ضمير مستتر فيه جوازًا تقديره "هي".

والجملة "إذا السماء انفطرت ": ابتدائية لا محل لها من الإعراب.

والجملة "(انفطرت) السماء": في محل جرّ بالإضافة مضاف إليه.

والجملة الفعلية "انفطرت": تفسيريّة لا محلّ لها من الإعراب.

٢ ـ وأمّا بنعمة ربك فحدِّث.

الواو: عاطفة حسب ما قبلها مبنية على الفتح لا محل لها من الإعراب.

أمّا: حرف شرط وتوكيد وتفصيل لا عمل له مبني على السكون لا محل له من الإعراب.

بنعمة: بـ: حرف جر، مبني على الكسرة، لا محل له من الإعراب، **نعمة:** اسم مجرور بحرف جر، وعلامة جره الكسرة الظاهرة على آخره، وهو مضاف، والجار والمجرور متعلقان بالفعل "حدِّث".

ربّك: اسم مجرور بالإضافة مضاف إليه، وعلامة جرّه الكسرة الظاهرة على آخره، وهو مضاف.

ك: ضمير متصل، مبني على الفتح، في محل جرّ بالإضافة، مضاف إليه.

ف: الفاء واقعة في جواب "أمّا".

حدّث: فعل أمر، مبني على السكون، والفاعل ضمير مستتر فيه وجوبا، تقديره: "أنت"، والأصل "مهما يكن من شيء فحدث بنعمة ربك".

جملة الشرط أمّا وجوابه: لا محل لها من الإعراب.

والجملة "حدّث": لا محل لها، جواب شرط لأداة غير جازم.

أعرب ما يأتي:

١ ـ فأما اليتيم فلا تقهر.

٢ ـ فإذا لقيتم الذين كفروا فضرب الرقاب.

٣ ـ فإذا عزم الأمر فلو صدقوا اللّٰه لكان خيرا لهم.

٤ ـ ولولا فضل اللّٰه عليكم ورحمته لاتبعتم الشيطان إلا قليلا.

٥ ـ فلما رأوه عارضا مستقبلَ أوديتهم قالوا هذا عارض ممطرنا.

٦ ـ كلما نضجت جلودهم بدلناهم جلودا غيرها ليذوقوا العذاب.

نواسخ المبتدأ والخبر

نواسخ جب جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں تو اس کے اعرابی حکم کو منسوخ کر کے اس پر نیا اعرابی حکم جاری کرتے ہیں۔ یہ دو طرح کے ہیں:

۱۔ **الأفعال الناسخة:** كان وأخواتها ، أفعال المقاربة ، أفعال الشروع، أفعال الرجاء وظن وأخواتها.

۲۔ **الحروف الناسخة:** إن وأخواتها ، لا النافية للجنس وما وأخواتها.

الأفعال الناسخة

۱۔ افعال ناسخہ کی پہلی قسم كان وأخواتها ہے۔ یہ جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر مبتدا کو مرفوع اور خبر کو منصوب کرتے ہیں۔

۲۔ افعال ناسخہ کی دوسری قسم أفعال المقاربة، أفعال الشروع اور أفعال الرجاء ہیں۔ یہ بھی جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر مبتدا کو مرفوع اور خبر کو منصوب کرتے ہیں۔ ان میں اور كان و أخواتها میں صرف اتنا فرق ہے کہ ان افعال کی خبر ہمیشہ فعل مضارع ہی آتی ہے، بخلاف كان وأخواتها، کہ اسکی خبر مفرد، شبہ الجملہ، جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ بھی ہوتی ہے۔

۳۔ افعال ناسخہ کی تیسری قسم ظنّ وأخواتها ہے۔ یہ جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر مبتدا اور خبر دونوں کو منصوب کر دیتے ہیں۔

الدرس السابع

كان وأخواتها

الأمثلة:

(ألف)

١ ـ قَالَ تَعَالَى: وَقَالُوْا أَ إِذَا كُنَّا عِظَمًا وَّرُفَاتًا أَ إِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا.

٢ ـ قال ﷺ: إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيْهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِيْ كَافِرًا.

٣ ـ قَالَ تَعَالَى: لَيْسَ البِرَّ أَنْ تُوَلُّوْا وُجُوهَكُم قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ.

٤ ـ مَن صَارَ مُجتَهِدًا تَحَقَّقَ لَهُ النَّجَاحُ.

٥ ـ قال تعالى: إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْنَاهُ أَنْ نَّقُوْلَ لَهُ كُنْ فَيَكُوْنُ.

٦ ـ اللَّهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ المَصِيْرُ.

٧ ـ وَاصَلَ الْمُسَافِرُ فِي سَفَرِهِ حَتَّى أَضْحَى.

٨ ـ قَالَ تَعَالَى: أَلَا إِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْأُمُوْرُ.

(ب)

٩ ـ قال عز وجل: لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِي بَنَوْا رِيْبَةً فِي قُلُوْبِهِمْ.

١٠ ـ قال عز وجل: تَاللّٰهِ تَفْتَؤُ تَذْكُرُ يُوْسُفَ.

١١ ـ قال عز وجل: قَالُوْا لَنْ نَبْرَحَ عَلَيْهِ عَاكِفِيْنَ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلَيْنَا مُوْسٰى.

١٢ ـ قال تعالى: أَوْصَانِيْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا.

١٣ ـ مَا زَالَ الجِهَادُ مُسْتَمِرًّا وَلَن يَنْفَكَّ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ.

١٤ ـ مَا زَالَ الْعَبْدُ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَ فِي مَسْجِدٍ.

١٥ ـ قال تعالى: فَلَن أَبْرَحَ الأَرْضَ حَتّٰى يَأْذَنَ لِيْ أَبِيْ.

۱۶۔ قال تعالی: وَأَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِي الْجَنَّةِ خَالِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوَاتُ وَالْأَرْضُ.

شرح وتفصیل:

مندرجہ بالا سرخ کلمات كان وأخواتها [۱] میں سے ہیں۔ یہ تیرہ افعال (كان، ليس، أصبح، أمسى، أضحى، ظل، صار، بات، ما زال، ما فتيء، ما انفك، ما برح، ما دام) ہیں [۲]۔

كان وأخواتها جب جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں تو اس میں دو قسم کی تبدیلیاں (ایک تبدیلی اعراب کے اعتبار سے اور دوسری معنی کے اعتبار سے) واقع ہوتی ہیں، اعراب کے اعتبار سے یہ تبدیلی واقع ہوتی ہے کہ مبتدا ان افعال کا اسم اور خبر ان افعال کی خبر بن جاتی ہے اور معنی کے اعتبار سے جملہ کا مفہوم بدل جاتا ہے، جیسے جملہ ۱۔ میں كان جب جملہ اسمیہ پر داخل ہوا تو معنی کے اعتبار سے جملہ کا مفہوم ماضی میں منتقل ہوگیا۔ اسی طرح أصبح جب جملہ اسمیہ پر داخل ہوا تو جملے کے مفہوم کو صبح کے وقت کے ساتھ خاص کردیا، جیسے کہ جملہ ۲۔ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيْهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا (آدمی صبح کے وقت مومن ہوگا اور شام کے وقت کافر) سے واضح ہے۔ اسی طرح "كان" کی دوسری اخوات کے مفہوم [۳] میں تبدیلی واقع ہوتی ہے۔

ان افعال کا اسم ظاہر بھی آتا ہے، جیسے جملہ ۲: يصبح الرجل، ضمیر بارز بھی، جیسے جملہ ۱: كُنَّا عِظَمًا وَّرُفَاتًا میں نا اور ضمیر مستتر بھی، جیسے جملہ ۱۳: لَنْ يَنْفك میں ضمیر مستتر هو۔ جبکہ انکی خبر مکمل طور پر مبتدا کی طرح ہوتی ہے یعنی مفرد بھی ہوتی ہے، جیسے جملہ ۱۳: ما زال [۴] الجهاد مستمرا، اور جملہ فعلیہ بھی، جیسے جملہ ۱۰۔ تفتؤ تذكر يوسف اور شبہ

---

(۱) ان کو افعال ناقصہ بھی کہتے ہیں، ان کو افعال ناقصہ اس لئے کہتے ہیں کہ خبر لائے بغیر ان کا معنی ناقص رہتا ہے۔ (۲) متصرف اور جامد کے اعتبار سے كان وأخواتها کی تین قسمیں ہیں: ۱۔ كاملة التصرف: یعنی ان افعال سے ماضی، مضارع، امر تینوں کے صیغے بنتے ہیں۔ یہ افعال سات (كان، أصبح، أمسى، أضحى، ظل، بات، صار) ہیں۔ ۲۔ ناقصة التصرف: ان سے صرف ماضی اور مضارع کے صیغے بنتے ہیں۔ یہ افعال چار (ما فتيء، ما انفك، مازال، مابرح) ہیں۔ ۳۔ جامدة: ان سے صرف ماضی کا صیغہ بنتا ہے یہ دو (مادام اور ليس) ہیں۔ (۳) أصبح (اتصاف المبتدأ بالخبر في الصباح)، أمسى (اتصافه به في المساء)، أضحى (اتصافه به في الضحى)، ظل (اتصافه به في النهار)، صار (التحول من صفة إلى صفة)، بات (اتصافه به في الليل)، مادام (بيان مدة اتصاف المبتدأ بالخبر)، ما برح، ما زال، ما فتيء، ما انفك (الاستمرار)، ليس (نفي الخبر عن المبتدأ)۔ یہ تمام معنی اس صورت میں ہونگے جبکہ یہ افعال ناقصہ استعمال ہوں۔ (۴) اس کا مضارع يَزَالُ ہوتا ہے اور اس کا کوئی مصدر مستعمل نہیں ہے جبکہ وہ زال جس کا مضارع يَزِيْل ہے افعال ناسخہ میں سے نہیں ہے بلکہ فعل تام متعد إلى مفعول ہے اور اس کے معنی میّز وفصّل ہیں اور اسی طرح وہ زال جس کا مضارع يَزُوْل ہے افعال ناسخہ میں سے نہیں ہے بلکہ فعل لازم ہے اور اس کے معنی هلك وفني ہیں۔

الحملة بھی، جیسے جملہ ۱۴۔ ما زال العبد في صلاةٍ۔

یہ افعال درج ذیل شروط کے ساتھ عمل کرتے ہیں:

۱۔ان کا اسم ان کے بعد مذکور ہو۔

۲۔ان کی خبر غیر انشائی[1] ہو، جیسے: ما زال زيد يجتهد۔

۳۔ان کا اسم اور خبر دونوں مذکور ہوں بخلاف ليس اور كان، کہ ان دونوں کی خبر کو بعض اوقات محذوف کر سکتے ہیں۔

۴۔اگر یہ افعال ماضی میں ہوں تو ضروری ہے کہ ان کی خبر میں فعل مضارع بھی زمن ماضی ہی پر دلالت کرے، تاکہ دونوں میں زمانے کے اعتبار سے مطابقت پائی جائے، جیسے: ما زال زيد يقاتل الآن یا سيقاتل کہنا درست نہیں کیونکہ اسمیں فعل مضارع، حال یا مستقبل پر دلالت کر رہا ہے۔

۵۔انکی خبر ماضی نہ ہو بخلاف كان کے، اس کی خبر ماضی بھی ہوتی ہے اور مضارع بھی۔

یہ افعال تام[2] بھی واقع ہوتے ہیں اور ناقص بھی سوائے ليس ، مازال ، مافتئ کے کیونکہ یہ ناقص ہی استعمال ہوتے ہیں۔ تام ہونے کی صورت میں ان کے بعد آنے والا مرفوع اسم یا ضمیر مستتر انکا فاعل بن جاتا ہے، جیسے: جملہ ۵۔ كن فيكون میں كان تام ہے اور ضمیر مستتر أنت اسکا فاعل ہے۔ جملہ ۶ میں أصبح اور أمسى تام ہیں اور ضمیر متصل نا ان کا فاعل ہے۔ جملہ ۷ میں أضحى تام ہے اور ضمیر مستتر اس کا فاعل ہے۔ جملہ ۸ میں تصير تام ہے اور الأمور اسم ظاہر اس کا فاعل ہے۔ اسی طرح جملہ ۱۵ اور ۱۶ میں أبرح اور ما دامت تام ہیں اور ضمیر مستتر أنا اور السموات ان کے فاعل ہیں۔

ان افعال کی مزید دو قسمیں ہیں:

۱۔پہلی قسم میں وہ افعال داخل ہیں جو بغیر کسی شرط کے عمل کرتے ہیں یعنی ان سے پہلے نفی یا اس سے مشابہ کسی اسلوب کا ہونا ضروری نہیں ہے۔ یہ آٹھ ہیں: كان، ظل، ليس، أصبح، أمسى، أضحى، بات، صار۔

---

(۱) مثلا: اجلس، يا زيد!، قم، يا حامد! یہ ایسی خبر ہے کہ جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا نہیں کہا جاسکتا ہے، کیونکہ اس کی خبر کا وجود و وقوع ابھی تک ہوا ہی نہیں، بلکہ مستقبل میں ہوگا۔

(۲) تام ہونے کی صورت میں ان کے معنی ناقص سے مختلف ہوتے ہیں، جیسے: كان بمعنى: وجد أو وصل، أمسى بمعنى: دخل في المساء، أصبح بمعنى: دخل في الصباح، أضحى بمعنى: دخل في الضحى، ظل بمعنى: بقي، صار بمعنى: رجع أو انتقل، بات بمعنى: دخل في الليل، مادام بمعنى: بقي، ما برح بمعنى: ذهب وفارق، ما انفك بمعنى: ما انحل وما انفصل و ما انتهى۔

۲۔ دوسری قسم میں وہ افعال داخل ہیں جو شرط کے ساتھ عمل کرتے ہیں۔ یہ پانچ ہیں: ما زال، ما انفك، ما برح ما فتئ، ما دام۔ ان سے پہلے نفی یا اس سے مشابہ کسی اسلوب کا ہونا ضروری ہے۔ ان کو أفعال الاستمرار کہتے ہیں۔

أفعال الاستمرار:

ب کے ذیل میں سرخ کلمات (لا يزال، تفتؤ، لن نبرح، ما دمت، لن ينفك) افعال استمرار پر مشتمل ہیں انکی مزید دو قسمیں ہیں:

ا۔ پہلی قسم میں چار افعال (ما زال، ما برح، ما انفك، ما فتئ) ہیں۔ یہ درج ذیل شروط کے ساتھ عمل کرتے ہیں:

ا۔ ان سے پہلے نفی یا اس سے مشابہ اسلوب (نہی، دعا، استفہام انکاری) ہو، جیسے جملہ۹۔ لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِي بَنَوْا رِيْبَةً فِي قُلُوْبِهِمْ۔ ان افعال میں اصل بات یہ ہے کہ ان سے پہلے نفی لفظا مذکور ہو جیسے جملہ ۹ میں نفی لفظا مذکور ہے لیکن بعض اوقات نفی لفظا مذکور نہیں ہوتی بلکہ تقدیرا ہوتی ہے، جیسے جملہ۱۰۔ تاللّٰه تفتؤ تذكر يوسف أي تاللّٰه لا تفتؤ [۱]۔

ب۔ ان کی خبر فعل ماضی نہ ہو، کیونکہ یہ افعال اپنے اسم اور خبر کے ساتھ حال یا مستقبل میں کسی فعل کے جاری ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔

ج۔ ان کی خبر إلا کے بعد واقع نہ ہو، کیونکہ إلا کی وجہ سے اس کی نفی زائل ہو جاتی ہے چنانچہ یہ کہنا صحیح نہ ہوگا: ما زال القمر إلا منيرًا۔

۲۔ دوسری قسم میں صرف فعل ما دام ہے یہ درج ذیل شروط کے ساتھ عمل کرتا ہے:

ا۔ اس سے پہلے ما مصدریہ ظرفیہ [۲] ہو۔

ب۔ یہ صرف ماضی کے صیغے میں استعمال ہو۔

ج۔ اس سے پہلے ایسا کلام ہو جو اس سے معنوی طور پر متصل ہو [۳]۔

د۔ اس کی خبر فعل ماضی نہ ہو، کیونکہ خبر کا فعل ماضی واقع ہونا اس کے معنی کے منافی ہے۔

ہ۔ ضروری ہے کہ ما دام کی خبر ما دام کے بعد ہی واقع ہو۔ البتہ اسکو ما المصدرية اور دام کے بیچ میں بھی لایا جاسکتا ہے۔

---

(۱) عموماً حرف نفی قسم کے بعد محذوف ہوتا ہے۔ (۲) مصدریہ سے مراد یہ ہے کہ اسکا اپنے بعد واقع ہونے والے فعل کے ساتھ مل کر مصدری معنی سے تأویل کرنا درست ہو اور ظرفیہ سے مراد یہ ہے کہ یہ نائب عن الظرف ہو یعنی المدة۔

(۳) جیسے: يفيد النصح ما دام السامع متوجها اس جملے میں نصیحت کا فائدہ اسی وقت ہوگا جب سننے والا متوجہ ہوگا۔

قواعد:

۱۔ کان وأخواتها یہ جب جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں تو مبتدا کو مرفوع بنا دیتے ہیں جو کہ انکا اسم کہلاتا ہے اور خبر کو منصوب بنا دیتے ہیں جو کہ انکی خبر کہلاتی ہے۔ یہ تیرہ افعال ہیں: کان ، لیس ، أصبح، أمسى، أضحى، ظل ، صار ، بات ، ما زال ، ما فتئ ، ما انفك ، ما برح ، ما دام ۔

۲۔ یہ افعال تام بھی استعمال ہوتے ہیں اور ناقص بھی سوائے ما زال ، ما فتئ اور لیس، کہ یہ تینوں افعال ناقص ہی استعمال ہوتے ہیں۔

۳۔ کان وأخواتها کی دو قسمیں ہیں:

(ا) وہ افعال (یعنی کان، لیس، أصبح، أمسى، أضحى، ظل، صار، بات) جن سے پہلے نفی اور اس سے مشابہ کوئی اسلوب نہ ہو۔

(ب) وہ افعال (یعنی ما زال، ما فتئ ، ما انفك، ما برح، ما دام) جن سے پہلے نفی اور اس سے مشابہ کوئی اسلوب ہو انکو افعال استمرار کہتے ہیں یہ افعال کسی کام کے حال یا مستقبل میں جاری ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔

۴۔ افعال استمرار دو قسم کے ہیں:

(ا) پہلی قسم میں وہ افعال ہیں جن سے پہلے نفی یا اس سے مشابہ اسلوب (جیسے نہی، دعا) کا لفظا یا تقدیرا مذکور ہونا ضروری ہے، یہ چار ہیں: زال ، برح ، فتئ ، انفك۔

(ب) دوسری قسم میں صرف فعل ما دام ہے اور اس سے پہلے ما مصدرية ظرفية کا آنا ضروری ہے۔

التمرين - ١

استخرج من الجمل الآتية "كان وأخواتها" وعيّن اسمها وخبرها وبيّن نوعها من حيث التصرف وعدمه:

نموذج: لا تَزالُ تُهْدَى سُبُلَ اللّهِ مَا دُمْتَ مُجَاهِدًا فِي سَبِيْلِهِ.

لا تزال: فعل مضارع، ناقص(ناسخ)من أخوات كان، **اسمه:** ضمير مستتر وجوبا، تقديره: "أنت"،

خبره: جملة فعلية تهدى. **النوع:** ناقصة التصرف؛ لأنه لا يأتي منه صيغة الأمر.

ما دمتَ: فعل ماض، ناقص (ناسخ) من أخوات كان، **اسمه:** ضمير رفع بارز "تاء"، **خبره:** مجاهدًا، **النوع:** جامدة؛ لأنه لا يأتي منه إلا صيغة الماضي.

٢ـ مَا زَالَ العَامِلُ نَشِيْطًا فِي عَمَلِهِ.

٣ـ أَضْحَى إِنْتَاجُ الشَّرِكَةِ مُتَزَايِدًا.

٤ـ صَارَتْ مُشْكِلَةُ العِرَاقِ صَعْبَةَ الحَلِّ.

٥ـ باتَ المُجَاهِدُ مُرَابِطًا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ.

٦ـ لَيْسَتِ المُحَاضَرَاتُ المُسَجَّلَةُ مُهِمَّةً.

٧ـ ظَلَّتِ الزَّائِرَاتُ جَالِسَاتٍ فِي الْمَكْتَبَةِ.

٨ـ لَا يَفْتَؤُ المُخْلِصُوْنَ يَبْتَغُونَ رَضَى اللّٰهِ.

٩ـ أَصْبَحَتْ أَسْعَارُ الخَضْرَوَاتِ مُنْخَفِضَةً.

١٠ـ لَا يَجْرِي الإِصْلَاحُ مَا دَامَ الحَاكِمُ ظَالِمًا.

١١ـ أَمْسَتْ أَهْدَافُ التَّنْمِيَةِ مَعْرُوفَةً لِكُلِّ مَوَاطِنَ.

١٢ـ إِنَّ اللّٰهَ مَعَ العَبْدِ مَا دَامَتْ شَفَتَاهُ مُتَحَرِّكَتَيْنِ بِذِكْرِهِ.

١٣ـ مَا انْفَكَّ المُجَاهِدُونَ مُسْتَعِدِّيْنَ لِلدِّفَاعِ عَنِ الوَطَنِ.

١٤ـ لَا يَزَالُ الصِّدْقُ مُنْجِيًا وَلَا يَبْرَحُ الصَّادِقُوْنَ يُهْدَوْنَ إِلَى البِرِّ.

١٥ـ المُخْلِصُوْنَ مَصَابِيْحُ الدُّجى وَلَا يَزَالُون تَجَلّى عَنْهُمْ كُلُّ فِتْنَةٍ ظَلْمَاءَ.

التمرين ـ ٢

ضع خبرًا مناسبا للجمل الآتية:

نموذج: ظل الفلاحون يستخدمون الوسائل القديمة في بلاد باكستان.

٢ـ ليس العامل ـــــــــ لعمله.

٣ـ أصبح خبر جوده ـــــــــ .

٤ـ ما فتئ الولد ـــــــــ لوالديه.

٥ـ ما برح زيد ـــــــــ رضا اللّٰه بدراسته.

٦ـ يسرني ما دمتم ـــــــــ في كل شيء.

٧ـ ما زال العراقيون ـــــــــ جنود أمريكا.

٨ـ لا يزال المسلمون ـــــــــ من دعوة دينهم.

٩ـ توبوا إلى اللّٰه ما دامت الشمس ـــــــــ .

١٠ـ أضحى الطلاب ـــــــــ نتيجة الامتحان.

١١ـ صارت ـــــــــ طالبات مختلفة الجنسيات.

۱۲۔ كان القراء كلهم ---------- في المؤتمر الإسلامي.

۱۳۔ أمسى مسلمو فلسطين -------- على رد شعب اليهود عن بلادهم.

التمرین۔ ۳

ترجم إلى العربية:

۱۔آج پورا دن موسم خوشگوار رہا۔

۲۔مؤمن لعنت کرنے والا نہیں ہوتا۔

۳۔نعمتیں شکر سے بڑھتی اور باقی رہتی ہیں۔

۴۔اچھے اخلاق سے دشمن بھی دوست بن جاتا ہے۔

۵۔جب تک بارش برستی رہی میں موسم سے لطف اندوز ہوتی رہی۔

۶۔مجاہدین کفار کا قلع قمع کر رہے ہیں اور انکا شیرازہ بکھیر رہے ہیں۔

۷۔اساتذہ کا ادب کرنے والے بن جاؤ علم کا حصول آسان ہو جائے گا۔

۸۔اگر مسلمانوں میں اختلاف یوں ہی باقی رہا تو انکا شیرازہ بکھر جائے گا۔

۹۔بروں کی صحبت سے دور رہو کیونکہ آدمی اپنے دوست کے طریقے پر ہوتا ہے۔

۱۰۔مسافر شام سے پہلے پہلے اپنی منزل مقصود تک پہنچ گیا اور وہاں رات گزاری۔

۱۱۔جب تک مسلمان دین کے معاملے میں بیدار رہیں گے کفار ان سے مرعوب رہیں گے۔

۱۲۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: جب تم شام کرو تو صبح کا انتظار مت کرو اور جب صبح کرو تو شام کا انتظار مت کرو۔

التمرين۔ ٤

استخرج الأفعال التامة والأفعال الناقصة من الآيات الآتية وبيّن اسمها وخبرها أو فاعلها ومفعولها إن وجد:

نموذج: ۱۔ قَالُوْا نَعْبُدُ أَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عَاكِفِيْنَ.

نظل: فعل مضارع ناقص، **اسمه:** ضمير مستتر فيه وجوبًا، تقديره: "نحن".

عاكفين: خبر "نظل".

٢ ـ فَخُذْ أَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ إِلَيْكَ.

صُر: فعل أمر تام، فاعله: ضمير مستتر فيه وجوبًا، تقديره: "أنت".

هن: ضمير متصل في محل نصب مفعول به.

٣ ـ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلَى خَائِنَةٍ مِّنْهُمْ.

٤ ـ فَلَنْ أَبْرَحَ الْأَرْضَ حَتّٰى يَأْذَنَ لِيْ أَبِيْ.

٥ ـ وَإِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَى مَيْسَرَةٍ.

٦ ـ أَوْ يُصْبِحَ مَاءُهَا غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِيْعَ لَهُ طَلَبًا.

٧ ـ خَالِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْأَرْضُ.

٨ ـ فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ.

٩ ـ إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَّقُوْلَ لَهُ كُنْ فَيَكُوْنُ.

١٠ ـ وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تُصِيْبُهُمْ بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَةٌ.

١١ ـ قَالُوْا لَنْ نَّبْرَحَ عَلَيْهِ عَاكِفِيْنَ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلَيْنَا مُوْسٰى.

١٢ ـ وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي مِرْيَةٍ مِّنْهُ حَتّٰى تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ.

١٣ ـ وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ أُمَّةً وَّاحِدَةً وَلَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ.

١٤ ـ وَلَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ إِنِ اسْتَطَاعُوْا.

١٥ ـ وَلَقَدْ جَاءَكُمْ يُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا زِلْتُمْ فِي شَكٍّ مِّمَّا جَاءَكُمْ بِهِ.

التمرين ـ ٥

استخرج "كان وأخواتها" من الأحاديث الآتية و ميّز التام من الناقص مع بيان السبب :

نموذج: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَا تَنْقَطِعُ الهِجْرَةُ مَا دَامَ العَدُوُّ يُقَاتِلُ.

دام: فعل؛ ناقص لأنه يحتاج إلى خبره، وهو جملة فعلية "يقاتل".

٢ ـ عَنْ سَوْدَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: مَاتَتْ شَاةٌ لَنَا فَدَبَغْنَا مِسْكَهَا فَمَا زِلْنَا نَنْبِذُ فِيْهَا حَتَّى صَارَتْ شَنًّا.

٣ ـ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ فِي السَّبيِ صَفِيَّةُ فَصَارَتْ إِلَى دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ ثُمَّ صَارَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ.

٤ ـ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّي عَلَى أَحَدِكُم مَا دَامَ فِيْ مُصَلَّاه الذِيْ صَلّى فِيْهِ ما لَمْ يُحْدِثْ فِيْهِ.

٥ ـ أَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةَ عَاشُوْرَاءَ إِلَى قُرَى الْأَنْصَارِ مَنْ أَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ وَمَنْ أَصْبَحَ صَائِمًا فَلْيَصُمْ.

٦ـ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَاصَلَ فَوَاصَلَ النَّاسُ، فَشَقَّ عَلَيْهِم فَنَهَاهُم، قَالُوا: إِنَّكَ تُوَاصِلُ، قَالَ: لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّي أَظَلُّ أُطْعَمُ وَأُسْقَى.

٧ـ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْمَدِيْنَةِ أَرْبَعًا، فَصَلَّى العَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ، قَالَ: وَأَحْسِبُهُ بَاتَ بِهَا حَتَّى أَصْبَحَ.

٨ـ عن ابنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهما قالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يقُولُ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ كَسا مُسْلِمًا ثَوْبًا إِلَّا كَانَ فِي حِفْظٍ مِنَ اللّٰهِ مَا دَامَ مِنْهُ عَلَيْهِ خِرْقَةٌ.

٩ـ قَالَ النَّبِي ﷺ: مَامِن عَبْدٍ مُسلِمٍ يُصَلِّي لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلّ كُلَّ يومٍ ثِنتَي عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غيرَ فَرِيضَةٍ إِلَّا بُنِيَ لَهُ بَيتٌ فِي الْجَنَّةِ، فَقَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ: فَمَا بَرِحْتُ أُصَلِّيهِنَّ بَعْدُ.

١٠ـ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ الشَّيطَانَ قَالَ: وَعِزَّتِكَ يَا رَبِّ! لَا أَبْرَحُ أُغْوِي عِبَادَكَ مَا دَامَتْ أَرْوَاحُهُم فِي أَجْسَادِهِمْ، قالَ الرَّبُّ: وَعِزَّتِي وَ جَلَالِي لَا أَزَالُ أَغْفِرُ لَهُمْ مَا اسْتَغْفَرُونِي.

١١ـ عَنِ البَرَاءِ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ ﴿لَا يَسْتَوِي القَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ جَاءَ ابنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وكَانَ أَعْمَى، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ! فَكَيْفَ فِيَّ وَأَنَا أَعْمَى، قَالَ: فَمَا بَرِحَ حَتَّى نَزَلَتْ ﴿غَيْرُ أُوْلِي الضَّرَرِ﴾.

١٢ـ قال رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : إِذَا كَانَ جُنحَ اللَّيْلُ أَوْ أَمْسَيتُم فَكُفُّوا صِبْيَانَكُم؛ فَإِنَّ الشَّيَاطِيْنَ تَنْتَشِرُ حِيْنَئِذٍ، فَإِذَا ذَهَبَتْ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَخَلُّوهُم وَأَغْلِقُوا الأَبْوَابَ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ؛ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا.

١٣ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ الرَّسُولَ ﷺ قَالَ: إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُم فَلْيَجْعَلْ فِي أَنْفِهِ ثُمَّ لِيَنْثُرْ، وَمَن اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ، وَإِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلْيَغْسِلْ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهَا فِي وَضُوءِهِ؛ فَإِنَّ أَحَدَكُم لَا يَدْرِيْ أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ.

١٤ـ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى ثَلَاثِ طَرَائِقَ رَاغِبِيْنَ رَاهِبِيْنَ وَاثْنَانِ عَلَى بَعِيْرٍ وَثَلَاثَةٌ عَلَى بَعِيْرٍ وَأَرْبَعَةٌ عَلَى بَعِيْرٍ وَعَشَرَةٌ عَلَى بَعِيْرٍ تَحْشُرُ بَقِيَّتَهُم النَّارُ وَتَقِيْلُ مَعَهُم حَيْثُ قَالُوا وَتَبِيْتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوا وَتُصْبِحُ مَعَهُم حَيْثُ أَصْبَحُوا وَتُمْسِي مَعَهُمْ حَيْثُ أَمْسَوا.

١٥ـ عَنْ عَائِشَةَ رضي اللّٰه عنها قَالَتْ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا امْرَأَةٌ، فَقَالَ: مَنْ هَذِهِ؟ فَقَالَتْ: فُلَانَةٌ

لَا تَنَامُ، تُذْكَرُ مِنْ صَلَاتِهَا، فَقَالَ: مَهْ عَلَيْكُمْ مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ، فَوَاللّٰهِ لَا يَمَلُّ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ حَتّٰى تَمَلُّوْا وَكَانَ أَحَبُّ الدِّيْنِ إِلَيْهِ مَا دَامَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ.

التمرين ـ ٦

نموذج في الإعراب:

١ ـ وأَصْبَحَ الَّذينَ تَمَنَّوا مَكانَهُ بالأمْسِ يَقُولونَ وَيْكَأَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشاءُ مِنْ عبادِهِ.

و: عاطفة، مبنية على الفتح، لا محل لها من الإعراب.

أصبحَ: فعلٌ ماضٍ ناقصٌ، مبنيٌّ على الفتحةِ الظاهرة على اخرهِ.

الَّذينَ: اسمُ موصولٍ، مبني على الفتح، في محلِّ رفعٍ، اسم "أصبحَ".

تمنَّوا: فعلٌ ماضٍ، مبنيٌّ على الضمَّةِ المقدَّرةِ على الياء المحذوفةِ للثقل، **وواو الجماعة:** ضمير متصل، مبني على السكون، في محلِّ رفعٍ، فاعل، والألف فارقة.

مكانَ: مفعول به، منصوب وعلامةُ نصبهِ الفتحةُ الظاهرة على اخره، وهو مضافٌ. **هُ:** ضمير متَّصِلٌ، مبنيٌّ على الضمَّةِ، في محلِّ جرٍّ بالإضافة، مضاف إليه.

بالأمس: بـ: حرفُ جرٍّ، مبنيٌّ على الكسرةِ، لا محلَّ له من الإعرابِ.

الأمسِ: اسم مجرور بحرفِ جرٍّ، وعلامةُ جرِّه الكسرة الظاهرةُ على اخرهِ، والجار والمجرور متعلقانِ بـ "تمنَّوا".

يقولون: فعلٌ مضارعٌ، مرفوعٌ لتجرُّدِهِ عن الناصبِ أو الجازمِ، وعلامة رفعه ثبوت النون؛ لأنه من الأفعال الخمسة، **وواو الجماعة** ضمير متصل، مبنيٌّ على السكون، في محلِّ رفعٍ فاعل.

وَيْ: اسم فعلٍ مضارعٍ بمعنى "أعجبَ" مبنيٌّ على السكون، لا محلَّ له من الإعراب.

كَأَنَّ: حرفُ نصبٍ وتوكيد ومشبَّهٍ بالفعلِ، مبني على الفتح، لا محل له من الإعراب.

اللّٰهَ: لفظُ الجلالة منصوب بـ "كأنَّ"، وعلامةُ نصبه الفتحةُ الظاهرة على اخره.

يبسُطُ: فعلٌ مضارعٌ، مرفوعٌ لتجرُّدِهِ عن الناصبِ أو الجازم، وعلامة رفعه الضمة الظاهرة على اخره، والفاعلُ

ضميرٌ مستترٌ جوازًا، تقديرُهُ: "هو".

الرزقَ: مفعول به منصوب، وعلامة نصبِهِ الفتحةُ الظاهرة على آخره.

لمن: لـ: حرف جرٍّ، مبني على الكسرة، لا محل له من الإعراب. **مَنْ:** اسمُ موصولٍ، مبنيٌّ على السكون، في محلِّ جرٍّ بحرفِ جرٍّ، والجار والمجرور متعلقانِ بـ "يبسُطُ".

يشاءُ: فعلٌ مضارعٌ، مرفوعٌ؛ لتجرُّدِهِ عن الناصبِ أو الجازم، وعلامة رفعه الضمة الظاهرة على آخره، والفاعلُ ضمير مستتر جوازًا، تقديره: "هو".

من: حرفُ جرٍّ، مبني على الكسرة، لا محل له من الإعراب.

عباد: مجرور بحرفِ جرٍّ، وعلامة جره الكسرة الظاهرة على آخره، وهو مضافٌ. **هِ:** ضميرٌ متصل، مبني على الكسرة، في محلِّ جرٍّ بالإضافة، مضاف إليه، والجار والمجرور متعلقانِ بحالٍ من العائدِ المقَدَّر، أي يشاء رزقَهُ.

الجملة "أصبح الذين تمنّوا": معطوفة على الجملة التي قبلها، لا محل لها من الإعراب.

الجملة الفعليةُ "تمنَّوا": صلة الموصول الاسمي، لا محلَّ لها من الإعراب.

الجملة الفعليةُ "يقولون": في محلِّ نصبٍ، خبرُ "أصبحَ".

الجملةُ الاسميَّةُ "ويكأنَّ اللّٰهَ": في محلِّ نصبٍ، مقولُ القولِ.

الجملة الفعليةُ "يبسُطُ": في محلِّ رفعٍ، خبرُ "كأنَّ".

الجملة الفعليةُ "يشاءُ": صلةُ الموصول الإسمي، لا محلَّ لها من الإعراب.

٢ـ إِنَّا لَنْ نَدْخُلَهَا أَبَداً مَّا دَامُوْا فِيْهَا.

إنّا: إنّ: حرف نصب وتوكيد ومشبّه بالفعل، لا محل له من الإعراب، **نا:** ضمير متصل مبني على السكون في محل نصب اسم "إنّ".

لن: حرف نفي ونصب واستقبال، مبني على السكون، لا محل له من الإعراب.

ندخلها: فعل مضارع، منصوب بـ "لن"، وعلامة نصبه الفتحة الظاهرة على آخره، والفاعل ضمير مستتر فيه وجوبًا، تقديره: "نحن".

ها: ضمير متصل، مبني على السكون، في محل نصب مفعول به.

أبدًا: ظرف زمان للمستقبل، يدلّ على الاستمرار، منصوب وعلامة نصبه الفتحة الظاهرة على آخره.

ما: مصدرية ظرفية، مبني على السكون، في محل نصب.

داموا: فعل ماض ناقص، مبني على الضمّ لاتصاله بواو الجماعة. **الواو:** ضمير متصل، مبني على السكون، في محل رفع اسمه، والألف فارقة.

فيها: في: حرفُ جرٍّ، مبني على الكسرةِ، لا محلَّ له من الإعرابِ.

ها: ضمير متصل، مبني على السكون، في محل جرّ بحرف جر.

والجار والمجرور متعلقان بخبر محذوف لـ "داموا" وهو منصوب.

وما دام واسمها وخبرها بتأويل المصدر الصريح في محل نصب على الظرفية الزمانية متعلق بـ "ندخلها".

الجملة "لن نَدْخُلَها .....": في محل رفع خبر "إنَّ".

أعرب الجمل الآتية:

١ ـ إنَّ قُرآنَ الفَجْرِ كانَ مَشْهُودًا.

٢ ـ لَا تَزَالُ الْجَامِعَاتُ تَقُوْمُ بِدورِهَا فِي بِنَاءِ الْمُجْتَمَعِ.

٣ ـ فَتُصْبِحُوْا عَلَى مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِيْنَ.

٤ ـ أَمْسَى الطُّلَّابُ مَسْرُوْرِيْنَ بِمَا شَاهَدُوْهُ فِي الحقولِ.

٥ ـ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهمْ يسْتَغْفِرُونَ.

٦ ـ لَنْ يَتَحَقَّقَ السِّلْم مَا دَامَتْ إِسْرَائِيْلُ تَحْتلّ الأَرْضَ العَرَبِيَّةَ.

الدرس الثامن

أفعال المقاربة والشروع والرجاء

(ألف) أفعال المقاربة

الأمثلة:

١ - كَادَتِ السَّمَاءُ تُمْطِرُ.

٢ - يَكَادُ الْمَرِيضُ يُغْمٰى عَلَيْهِ مِنْ شِدَّةِ الْأَلَمِ.

٣ - كَرَبَ الصُّبْحُ يَطْلُعُ.

٤ - أَوْشَكَ الْمُسَافِرُ يَضِلُّ الطَّرِيْقَ.

٥ - يُوشِكُ الْقِطَارُ أَنْ يَصِلَ.

شرح وتفصیل:

مندرجہ بالا جملے تین افعال نواسخ (کاد، کرب، أوشك) پر مشتمل ہیں جو کان کی طرح جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر مبتدا کو مرفوع اور خبر کو منصوب کرتے ہیں۔ یہ تینوں أفعال المقاربة کہلاتے ہیں کیونکہ یہ اسم کی نسبت خبر کے عنقریب واقع ہونے پر دلالت کرتے ہیں کادت السماء تمطر سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ بارش برسنے والی تھی (برسنے کے قریب تھی اگرچہ برسی نہیں) اسی طرح أوشك المسافر يضل الطريق اس معنی پر دلالت کر رہا ہے کہ مسافر راستہ کھونے والا تھا (راستہ کھونے کے قریب تھا اگرچہ کھویا نہیں)۔

أفعال المقاربة (كاد وأخواتها) کی خصوصیات جو انہیں كان الناسخة سے ممیز کرتی ہیں یہ ہے کہ ان کی خبر ہمیشہ فعل مضارع پر مشتمل ہوتی ہے [1]۔ اس فعل مضارع سے پہلے أن المصدرية کا لانا بھی جائز ہے، البتہ أوشك [2] کی خبر میں مضارع سے پہلے أن کا استعمال بکثرت ہوتا ہے اور کاد اور کرب کے ساتھ بہت کم۔

---

(۱) اگرچہ فعل مضارع زمانے کے اعتبار سے کاد سے موافقت رکھتا ہے یعنی اگر کاد ماضی آئے تو اس کی خبر میں فعل مضارع بھی زمن ماضی ہی پر دلالت کرے گا اور اگر مضارع آئے (یکاد) تو فعل مضارع حال پر دلالت کرے گا۔ (۲) ان تینوں افعال میں أوشك تامہ بھی استعمال ہوتا ہے اس صورت میں اس کا فاعل مصدر مؤول یعنی أن اور فعل مضارع کا مجموعہ ہوگا، جیسے: المريض أوشك أن يبرأ (أن يبرأ: أن والفعل المضارع في تأويل المصدر في محل رفع فاعل أوشك)۔

کاد کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ نَفْيُها إثْباتٌ وَإثْباتُها نَفْيٌ یعنی اگر یہ منفی آئے تو اثبات کے معنی دے گا اور اگر مثبت آئے تو نفی پر دلالت کرے گا، مثلا: مَا كِدتُّ أَدْخُلُ الْبَيْتَ حَتَّى سَمِعْتُ صَوْتًا يُنادِيْنِي یہاں کاد منفية اثبات کے معنی دے رہا ہے یعنی میں جوں ہی گھر میں داخل ہوا میں نے سنا کہ کوئی مجھے پکار رہا ہے۔

جبکہ جملہ كِدت أدخل البيت نفی پر دلالت کر رہا ہے، کیونکہ یہاں متکلّم دخول البيت کے قریب ضرور تھا، لیکن داخل نہیں ہوا۔

(ب) أفعال الشروع

الأمثلة:

١ ـ شَرَعَ الْأُسْتَاذُ يُحَاضِرُ. ٢ ـ بَدَأَتِ السُّحُبُ تَتَقَشَّعُ.

٣ ـ طَفِقَ الضُّيُوفُ يَجْلِسُوْنَ حَوْلَ الْمَائِدَةِ.

شرح وتفصیل:

مثال کے جملے أفعال الشروع [1] پر مشتمل ہیں یہ افعال کسی فعل کے شروع ہونے پر دلالت کرتے ہیں شرع الأستاذ يحاضر استاد نے لیکچر دینا شروع کیا۔ بدأت السحب تتقشع بادل چھٹنے شروع ہو گئے۔

یہ افعال بھی نواسخ ہیں کان کی طرح مبتدا کو مرفوع اور خبر کو منصوب کرتے ہیں۔

أفعال المقاربة کی طرح ان کی خبر بھی فعل مضارع پر مشتمل ہوتی ہے، لیکن بخلاف أفعال المقاربة یہاں فعل مضارع سے پہلے أن لانا جائز نہیں۔

یہ افعال جامد ہیں ان کے صرف ماضی کے صیغے استعمال ہوتے ہیں، لیکن معنی کے اعتبار سے یہ زمانہ حال پر دلالت کرتے ہیں، جیسے جملہ: بدأتُ أحفظ القرآن الكريم: میں نے قرآن کریم حفظ کرنا شروع کر دیا ہے۔

---

(۱) ان افعال میں شرع، بدأ، طفق کے علاوہ أخذ، جعل، أنشأ، عَلِق، هبّ، قام وغیرہ شامل ہیں۔

(ج) أفعال الرجاء

١۔ عَسَى الضِّيْقُ أَنْ يَنْفَرِجَ. ٢۔ حَرَى الْمُذْنِبُ أَنْ يَتُوبَ.

٣۔ اخْلَولَقَ الْمَرِيْضُ أَنْ يَبُلَّ.

شرح وتفصيل:

عسی، حری اور اخلولق أفعال الرجاء کہلاتے ہیں، کیونکہ یہ کسی بات کے وقوع کی امید پر دلالت کرتے ہیں، جیسے جملہ ۱۔ عسی الضیق أن ینفرج (امید ہے کہ تنگی دور ہوجائے)۔ جملہ ۲۔ حری المذنب أن یتوب (امید رکھی جاتی ہے کہ گناہگار تائب ہوجائے گا) یہ افعال اگرچہ صیغے کے اعتبار سے افعال ماضیہ جامدہ ہیں، لیکن زمانہ مستقبل پر دلالت کرتے ہیں (کیونکہ جس بات کی امید رکھی جائے وہ تو مستقبل ہی میں متحقق ہوتی ہے)۔

ان افعال کی خبر بھی فعل مضارع پر مشتمل ہوتی ہے جس سے پہلے أن المصدریة آتا ہے، البتہ عسی کی خبر میں مضارع أن کے بغیر بھی آتا ہے، جیسے جملہ: عسی اللّٰہ یُظھر الدین۔

عسی اور اخلولق تام بھی واقع ہوتے ہیں اس صورت میں ان کا فاعل مصدر مؤول (أن اور فعل مضارع کا مجموعہ) ہوگا، مثلاً: عسی أن یوحد المسلمون صفوفھم اس جملے میں عسی تامہ ہے اسے اسم اور خبر کی ضرورت نہیں، بلکہ صرف فاعل کی ضرورت ہے جو مصدر مؤول أن یوحد (في محل رفع) ہے اور اسی طرح اخلولق أن یتنبه الغافلون میں اخلولق تامہ ہے اور مصدر مؤول أن یتنبه (في محل رفع) اسکا فاعل ہے۔

قواعد:

۱۔ أفعال المقاربة، أفعال الشروع اور أفعال الرجاء افعال ناسخہ میں سے ہیں کان کی طرح جملہ اسمیہ پر داخل ہوکر مبتدا کو مرفوع اور خبر کو منصوب کرتے ہیں۔

۲۔ انکی خبر ہمیشہ فعل مضارع پر مشتمل ہوتی ہے۔

۳۔ أفعال المقاربة (کاد، کرب، أوشك) کی خبر کے ساتھ أن المصدریة کا لانا اور نہ لانا دونوں جائز ہیں۔

۴۔ أفعال الشروع (شرع، بدأ، طفق) کی خبر کے ساتھ أن المصدرية کا لانا جائز نہیں ہے۔

۵۔ أفعال الرجاء (حرى، اخلولق) کی خبر کے ساتھ أن المصدرية کا لانا واجب ہے، البتہ عسی کی خبر میں فعل مضارع أن کے بغیر بھی آتا ہے۔

التمرين - ١

املأ الفراغات بأفعال مناسبة:

١ - ______ الجَوُّ يَعْتَدِلُ.

٢ - ______ الشِّتاءُ أن يَنْقَضِي.

٣ - ______ المَظْلومُ يَسْتَغِيث.

٤ - ______ المُجتَهِدُ أن يُصِيبَ.

٥ - ______ الفَقْرُ أَنْ يَكُونَ كُفْرًا.

٦ - ________ أَشْرَاطُ السَّاعَةِ تَظْهَرُ.

٧ - ________ الاقْتِصَادُ الْعَالِمِيُّ يَنْهَارُ.

٨ - ______ النَّاسُ يَمُوتُونَ مِنَ الجُوعِ.

٩ - ______ الإسلام ينتشر في العالم كله.

١٠ - ________ الأَخْلَاقُ الفَاسِدَةُ تَسُوْدُ الْمُجْتَمَعَ.

١١ - ______ الأقصى أن تتخلص من أيدي اليهود.

١٢ - ________ النَّاسُ يَدْخُلُونَ فِي الإِسْلَامِ بِدُخُولِ عُمَرَ رضي الله عنه.

التمرين - ٢

املأ الفراغات بأخبار مناسبة:

١ - طَفِقَ الزَّهْرُ ______

٢ - يَكَادُ الرِّيَاءُ ______

٣ - شَرَعَ الظَّالِمُ ________

٤ - أَخَذَ الزَّرْعُ ________

٥ - حَرَى الرِّبَو ________

٦ - كَرَبَ الْكَذِبُ ________

٧ - هَبَّ الْجَيْشُ ________

٨ - أَنْشَأَ الأَعْدَاءُ ________

٩ - جَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ ________

١٠ - عَسَى الْمُجِدُّوْنَ ________

١١ - اخْلَوْلَقَتِ الصَّدَقَاتُ ________

١٢ - أَوْشَكَ الْمُجَاهِدُوْنَ الأَفْغَانُ ________

التمرين - ۳

ترجم الجمل الآتية إلى العربية:

۱۔ قریب تھا کہ بیماری بیمار کا کام تمام کردے۔

۲۔ امید ہے کہ رحم کرنے والوں پر رحمٰن رحم کرے۔

۳۔ امید ہے کہ داعیوں کی محنتیں خوب پھلیں گی۔

۴۔ امید ہے کہ توبہ کرنے والوں کی توبہ کو اللہ قبول کرلے۔

۵۔ عنقریب سچائی اپنے ساتھی کو جنت کی طرف لے جائے گی۔

٦۔ بارش کے بعد زمین لہلہانے لگتی ہے اور بارونق ہو جاتی ہے۔

۷۔ امید ہے کہ اخلاص والے کا عمل قبول ہو جائے اگرچہ تھوڑا ہی ہو۔

۸۔ عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام میں داخل ہوتے ہی اسلام کو عزت حاصل ہوگئی۔

۹۔ فتح مکہ کے بعد لوگ جوق در جوق اللہ کے دین میں داخل ہونا شروع ہو گئے۔

۱۰۔ امید ہے کہ ہر گناہ معاف ہو جائے سوائے اس کے کہ آدمی کفر کی حالت میں مرے (والعیاذ باللّٰہ)۔

۱۱۔ عورت سے اس کے حسن کی بنا پر نکاح نہ کرو، کیونکہ قریب ہے کہ اس کا حسن اس کو ہلاک کردے۔

۱۲۔ عنقریب لوگوں پر ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ اپنے دین پر صبر کرنے والا انگارے کو پکڑنے والے کی مانند ہوگا۔

۱۳۔ امت کے نوجوان یہود و نصاریٰ کے پیچھے اس طرح چلنے لگے جیسے ایک جوتا دوسرے جوتے کے پیچھے چلتا ہے۔

۱۴۔ جب لوگ ظالم کو دیکھیں پھر اس کے ہاتھ کو نہ روکیں تو قریب ہے کہ اللہ ان سب کو اپنے عذاب میں پکڑ لیں۔

۱۵۔ عنقریب ساری امتیں ایک دوسرے کو تمہارے خلاف ایسے بلائیں گی جیسے کھانے والے ایک دوسرے کو کھانے کی طرف بلاتے ہیں۔

۱٦۔ قریب ہے کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے کہ اسلام کا صرف نام رہ جائے اور قرآن کا صرف خط رہ جائے ان کی مسجدیں آباد ہوں گی، لیکن ہدایت سے خالی ہوں گی۔

۱۷۔ اللہ کے نبی ﷺ نے طائف والوں کو دعا دی: امید ہے کہ اللہ ان کی پشتوں میں سے ایسے لوگوں کو نکالیں جو اللہ کی عبادت کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں۔

۱۸۔عنقریب علم ظاہر ہو جائے گا اور عمل اٹھا لیا جائے گا اور لوگ بظاہر ایک دوسرے کے قریب ہونگے مگر دل ایک دوسرے سے تنگ ہونگے تو جب وہ ایسا کریں گے تو اللہ ان کے دلوں، کانوں اور آنکھوں پر مہر لگا دیں گے۔

التمرين ـ ٤

استخرج من الآيات الآتية "كاد وأخواتها" وعيّن اسمها وخبرها وبين التام والناقص:

نموذج: إِنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ أَكَادُ أُخْفِيْهَا لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا تَسْعٰى.

أكاد: فعل مضارع ناقص للمقاربة. **اسمه:** ضمير مستتر وجوبا تقديره "أنا" في محل رفع.

خبره: جملة فعلية أخفيها في محل نصب.

٢ ـ يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ.

٣ ـ عَسَى اللّٰهُ أَنْ يَّكُفَّ بَأْسَ الَّذِينَ كَفَرُوْا.

٤ ـ فَمَا لِهٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا.

٥ ـ وَأَدْعُوا رَبِّيْ عَسٰى أَن لَّا أَكُوْنَ بِدُعَاءِ رَبِّيْ شَقِيًّا.

٦ ـ وَيُسْقٰى مِنْ مَّاءٍ صَدِيْدٍ يَتَجَرَّعُهُ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهُ.

٧ ـ أَمْ أَنَا خَيْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ مَهِيْنٌ وَّلَا يَكَادُ يُبِيْنُ.

٨ ـ وَلَوْ لَا أَنْ ثَبَّتْنَاكَ لَقَدْ كِدْتَّ تَرْكَنُ إِلَيْهِمْ شَيْئًا قَلِيْلًا.

٩ ـ وَإِنْ كَادُوْا لَيَسْتَفِزُّوْنَكَ مِنَ الْأَرْضِ لِيُخْرِجُوْكَ مِنْهَا.

١٠ ـ وَأَنَّهُ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُونَ عَلَيْهِ لِبَدًا.

١١ ـ قَالُوا الْآنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ فَذَبَحُوهَا وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ.

١٢ ـ فَأُولٰئِكَ عَسَى اللّٰهُ أَنْ يَعْفُوَ عَنْهُمْ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا.

١٣ ـ ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ إِذَا أَخْرَجَ يَدَهُ لَمْ يَكَدْ يَرَاهَا.

١٤ ـ وَإِن يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِأَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ.

١٥ ـ فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْآتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ.

١٦ ـ وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَاءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسٰى رَبِّيْ أَنْ يَّهْدِيَنِي سَوَآءَ السَّبِيْلِ.

١٧ ـ تَكَادُ السَّمَاوَاتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْأَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا.

١٨ ـ فَأَمَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَعَسٰى أَنْ يَّكُوْنَ مِنَ الْمُفْلِحِيْنَ.

١٩ـ قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوْا أَرْحَامَكُمْ.

٢٠ـ عَسٰى رَبُّكُمْ أَنْ يَّرْحَمَكُمْ وَإِنْ عُدتُّمْ عُدْنَا وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكَافِرِيْنَ حَصِيْرًا.

٢١ـ وَعَسٰى أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسٰى أَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ.

٢٢ـ لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰى أَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِّن نِسَاءٍ عَسٰى أَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ.

التمرين ـ ٥

استخرج من الأحاديث الآتية أفعال المقاربة، أفعال الشروع وأفعال الرجاء وعيّن اسمها وخبرها:

نموذج: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: كُلُّ ذَنبٍ عَسَى اللّٰهُ أَن يَغفِرَهُ إِلَّا مَن مَاتَ مُشرِكًا أَو مَن قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا.

عسى: فعل ناقص للرجاء. اللّٰه: لفظ الجلالة اسم "عسى" مرفوع. أن يغفره: مصدر مؤول خبر "عسى" في محل نصب.

٢ـ قَالَ ﷺ أوشَكَ الرَّجُلُ أَن يَتَمَنّٰى أَنَّهُ خَيرٌ مِنَ الثُّرَيَّا وَأَنَّهُ لَم يَتَوَلَّ أَو يَلِ، (شَكَّ أَبُو بَكرٍ) مِن أَمرِ النَّاسِ شَيئًا.

٣ـ عَن أَسمَاءَ بِنتِ يَزِيدَ قَالَت: نَزَلَت سُورَةُ الْمَائِدَةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ جَمِيعًا إِن كَادَت مِن ثِقلِهَا لَتَكسِرُ النَّاقَةَ.

٤ـ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: أَتَانِي اللَّيلَةَ آتِيَانِ فَأَتَينَا عَلَى رَجُلٍ طَوِيلٍ لَا أَكَادُ أَرَى رَأْسَهُ طُولًا وَإِنَّهُ إِبرَاهِيمُ عليه السلام.

٥ـ عَن عَبدِ الجَبَّارِ بنِ وَائِلٍ عَن أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيهِ حَتّٰى تَكَادَ إِبهَامَاهُ تُحَاذِي شَحمَةَ أُذُنَيهِ.

٦ـ قَالَ ﷺ: لَا تُؤْذِي امْرَأَةٌ زَوجَهَا إِلَّا قَالَت زَوجَتُهُ مِنَ الحُورِ العِينِ: لَا تُؤذِيهِ قَاتَلَكِ اللّٰهُ فَإِنَّمَا هُوَ عِندَكِ دَخِيلٌ أَوشَكَ أَن يُفَارِقَكِ إِلَينَا.

٧ـ أَهدٰى أَبُو جَهمِ بنِ حُذَيفَةَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ خَمِيصَةً شَامِيَةً لَهَا عَلَمٌ فَشَهِدَ فِيهَا الصَّلَاةَ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: رُدِّي هٰذِهِ الخَمِيصَةَ إِلَى أَبِي جَهْمٍ فَإِنِّي نَظَرتُ إِلَى عَلَمِهَا فِي الصَّلَاةِ فَكَادَ يَفتِنُنِي.

٨ـ عَن عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا اشْتَكَى نَفَثَ عَلَى نَفسِهِ بِالمُعَوِّذَاتِ وَمَسَحَ عَنهُ بِيَدِهِ فَلَمَّا

اشْتَكَى وَجَعَهُ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ طَفِقَتْ أَنْفِثُ عَلَى نَفسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ الَّتِي كَانَ يَنفِثُ وَأَمسَحُ بِيَدِ النَّبِيِّ ﷺ عَنهُ.

٩ ـ قَالَتْ عَائِشَةُ وَابنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰه عَنهُم لَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ طَفِقَ يَطرَحُ خَمِيصَةً عَلَى وَجهِهِ فَإِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَن وَجهِهِ فَقَالَ وَهُوَ كَذٰلِكَ: لَعنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنبِيَائِهِم مَسَاجِدَ، يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوا.

١٠ ـ قَعَدَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمِنبَرِ الَّذِي صُنِعَ فَصَاحَتِ النَّخلَةُ الَّتِي كَانَ يَخطُبُ عِندَهَا حَتَّى كَادَت تَنشَقُّ فَنَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى أَخَذَهَا فَضَمَّهَا إِلَيهِ فَجَعَلَت تَئِنُّ أَنِينَ الصَّبِيِّ الَّذِي يُسَكَّتُ حَتَّى اسْتَقَرَّت قَالَ: بَكَت عَلَى مَا كَانَت تَسمَعُ مِنَ الذِّكرِ.

التمرين ـ ٦

نموذج في الإعراب:

١ ـ فَعَسَىٰ أَن تَكْرَهُوا شَيْئًا وَيَجْعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا.

عسى: فعل ماض تام جامد، مبني على الفتحة المقدرة على اخره، منع من ظهورها التعذر.

أن: حرف مصدري ونصب واستقبال، مبني على السكون، لا محل له من الإعراب.

تكرهوا: فعل مضارع، منصوب بـ"أن"، وعلامة نصبه حذف النون، وفاعله واو الجماعة ضمير متصل، مبني على السكون، في محل رفع.

شيئًا: مفعول به منصوب، وعلامة نصبه الفتحة الظاهرة على اخره.

أن تكرهوا: أن والفعل المضارع في تأويل المصدر، في محل رفع، فاعل عسى.

و: حرف عطف، مبني على الفتحة الظاهرة، لا محل له من الإعراب.

يجعل: فعل مضارع، معطوف على "تكرهوا" منصوب، وعلامة نصبه الفتحة الظاهرة على اخره.

اللّٰه: لفظ الجلالة، فاعل مرفوع، وعلامة رفعه الضمة الظاهرة على أخره.

فيه: في: حرف جر، مبني على السكون، لا محل له من الإعراب، **ه:** ضمير متصل، مبني على الكسرة، في محل جر

بحرف جر، والجار والمجرور متعلقان بالفعل "يجعل".

خيرا: مفعول به منصوب، وعلامة نصبه الفتحة الظاهرة على آخره.

كثيرا: صفة لـ "خيرا" منصوب، وعلامة نصبه الفتحة الظاهرة على آخره.

٢ـ يكاد البرق يخطف أبصارهم.

يكاد: فعل مضارع ناقص، مرفوع؛ لتجرده من الناصب والجازم، وعلامة رفعه الضمة الظاهرة على آخره.

البرق: اسم "يكاد" مرفوع، وعلامة رفعه الضمة الظاهرة على آخره.

يخطف: فعل مضارع، مرفوع؛ لتجرده من الناصب والجازم، وعلامة رفعه الضمة الظاهرة على آخره، وفاعله ضمير مستتر جوازًا، تقديره: "هو" أي البرق.

أبصارهم: أبصار: مفعول به منصوب، وعلامة نصبه الفتحة الظاهرة على آخره، وهو مضاف، **هم:** ضمير متصل، مبني على السكون، في محل جر بالإضافة، مضاف إليه.

يخطف أبصارهم: جملة فعلية، في محل نصب خبر "يكاد".

أعرب ما يأتي:

١ ـ عَسَى اللّٰهُ أَنْ يَّأْتِيَ بِالْفَرَجِ.

٢ ـ كَادَ الْحَكِيْمُ أَنْ يَكُونَ نَبِيًّا.

٣ ـ أَخَذَ الظَّالِمُ يَعُضُّ عَلٰى يَدَيْهِ.

٤ ـ اخْلَولَقَ الْكَذِبُ أَنْ يُرْدِيَ صَاحِبَهُ.

الدرس التاسع

ظنَّ وأخواتها

الأمثلة:

(ألف)

١ ـ ظننتُ الصدقَ مُنجيًا.
٢ ـ وجدتُ اليُسرَ معَ العسرِ.
٣ ـ رَأَيْتُ اللّٰهَ أَكْبَرَ كُلِّ شَيْءٍ.
٤ ـ عَلِمْتُكِ وَافِيَةَ العَهْدِ.
٥ ـ حَسِبْتُ زَيْدًا أَبُوهُ مُجازِ السَّيِّئَةَ بِالْحَسَنَةِ.
٦ ـ صَيَّرَ النَّجَّارُ الخَشَبَ كُرْسِيًّا.
٧ ـ مَنْ لَزِمَ الاسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُ مِنْ كُلِّ ضِيْقٍ مَخْرَجًا.
٨ ـ اتَّخَذَ زَيْدٌ بَيْتَهُ مَتْجَرًا.
٩ ـ زَعَمْتُكُم مُنْصِتِيْنَ لِشَرْحِ المُعَلِّمِ.
١٠ ـ عَدَدْتُ الكِتَابَ يُؤْنِسُ فِي الوَحْشَةِ.

(ب)

١ ـ ألفيتُ الخبرَ صادقًا.
٢ ـ الخبرُ صادقٌ ألفيتُ/ الخبرَ صادقًا ألفيتُ.
٣ ـ الخبرُ ألفيتُ صادقٌ/ الخبرَ ألفيتُ صادقًا.
٤ ـ ألفيت ما الخبرُ صادقٌ.

شرح وتفصیل:

مندرجہ بالا سرخ کلمات ظن وأخواتھا میں سے ہیں، یہ انیس افعال (علم ، رأى ، ألفى ، درى ، تعلم ، ظن، وجد، حسب ، زعم ، عدّ ، خال ، حجا ، هب ، صيّر ، جعل ، اتخذ ، تَخِذ ، ترك ، ردّ) ہیں۔ جب یہ افعال اسمیہ جملے پر داخل ہوتے ہیں تو اس کے مبتدا اور خبر دونوں کو منصوب کر دیتے ہیں۔ ظن وأخواتھا کے داخل ہونے سے اسمیہ جملے میں مندرجہ ذیل تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں:

۱۔ فعل ظنّ جب جملے پر داخل ہوتا ہے تو اس میں فاعل کا اضافہ ہو جاتا ہے، جیسے جملہ ا۔ ظَنَنْتُ الصِّدْقَ مُنْجِيًا اصل میں الصدق منج تھا جب اس پر فعل ظنّ داخل ہوا تو ضمیر رفع بارز ٹ کا اضافہ ہو گیا۔

۲۔ اعرابی اعتبار سے یہ تبدیلی واقع ہوتی ہے کہ مبتدا اس کا مفعول اول اور خبر مفعول ثانی بن جاتی ہے یعنی دونوں منصوب ہو جاتے ہیں[1]، جیسے جملہ ا۔ ظننت الصدق منجیا میں الصدق اور منج ظنّ کے داخل ہونے کے بعد منصوب ہو گئے اور چونکہ مفعول ثانی مبتدا کی خبر ہے اس لئے یہ خبر کی طرح مفرد، جیسے جملہ ۴۔ علمتك وافية العهد، جملہ اسمیہ، جیسے جملہ ۵۔ حسبت زیدا أبوہ مجاز السیئة بالحسنة، جملہ فعلیہ، جیسے جملہ ۱۰۔ عددت الکتاب یؤنس في الوحشة اور شبہ الجملہ، جیسے جملہ ۲۔ وجدت الیسر مع العسر بھی ہو سکتی ہے۔

معنی کے اعتبار سے ظن و أخواتها کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ أفعال القلوب ۲۔ أفعال التحویل والتصییر

۱۔ أفعال القلوب:

وہ افعال ہیں جو انسان کے دل میں پیدا ہونے والی کیفیات (یعنی یقین اور شک) کو ظاہر کریں۔ اس کی بھی مزید دو قسمیں ہیں: ۱۔ أفعال الیقین ۲۔ أفعال الرجحان

۱۔ أفعال الیقین: وہ افعال ہیں جو یقینی بات کا اظہار کریں[2]، جیسے قولہ تعالی: ﴿اعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي أَنْفُسِكُمْ﴾[3] میں یہ بات یقینی ہے کہ اللہ دل کے اندر کی باتیں جانتا ہے۔

اہم افعال یقین یہ ہیں:

علم[4]، رأی[5]، وجد[6]، دری، ألفی، تعلَّم (بمعنی اعلَمْ)۔

۲۔ أفعال الرجحان: وہ افعال ہیں جن میں شک ویقین کے معنی پائے جائیں، لیکن یقین شک پر غالب ہو۔ اہم

(۱) بعض افعال دو مفعولوں کو منصوب کرتے ہیں، لیکن ان کی اصل مبتدا اور خبر نہیں ہوتی، چنانچہ یہ افعال ناسخہ میں سے نہیں، جیسے أعطی، سأل، کسا، ألبس، سألت اللّٰہ المغفرۃ اس جملے میں سے اگر فعل سأل کو حذف کر دیا جائے تو بقیہ کلام اللّٰہ المغفرۃ بے معنی ہو جائے گا۔ (۲) یعنی وہ بات جس کے وقوع میں ذرا بھی شک نہ ہو اور بات کا یقینی ہونا واقع اور حقیقتِ حال کے اعتبار سے بھی ہو سکتا ہے اور متکلم کے ظن کے اعتبار سے بھی۔

(۳) اگر علم کے بعد أنّ آئے تو یہ مصدر مؤول ہوگا اور جملے کے اعراب مَصْدَر مُؤَوَّلٌ في محل نصب سَدَّ مَسَدَّ مَفْعُوْلَيْ عَلِمَ ہوں گے، لہذا آیت کی تقدیر یوں ہوگی: وَاعْلَمُوْا عِلْمَ اللّٰهِ مَا فِي أَنْفُسِكُمْ۔ (۴) علم اگر "عرف" کے معنی ادا کر رہا ہوگا تو ایک ہی مفعول کو منصوب کرے گا اور افعال ناسخہ میں سے نہیں ہوگا جیسے: ﴿وَإِذَا عَلِمَ مِنْ اٰيَاتِنَا شَيْئًا اتَّخَذَهَا هُزُوًا﴾۔ (۵) رأی اگر رؤیۃ قلبیۃ یعنی "علم" کے معنی میں ہوگا تو دو مفعول کو منصوب کرے گا، جیسے: ﴿إِنَّهُمْ يَرَوْنَهُ بَعِيْدًا وَّنَرَاهُ قَرِيْبًا﴾ اور اگر رؤیۃ بصریۃ "أبصر" کے معنی میں ہوگا تو ایک ہی مفعول کو منصوب کرے گا اور دوسرا منصوب اسم، حال یا صفت ہوگا، جیسے: رأیت الطفل لاعبا، رأیت طفلا لاعبا۔ (۶) وجد اگر علم اعتقادی کے معنی میں نہ ہو تو ایک ہی مفعول کو منصوب کرے گا، جیسے: وجدت الکتاب اور یہ بمعنی غم (وَجَدْتُ لِفُلَانٍ)، غصہ (وَجَدْتُ عَلٰی فُلَانٍ) اور ملاقات (وَجَدْتُ فُلَانًا) کے بھی استعمال ہوتا ہے۔

افعال رجحان یہ ہیں:

ظن[1]، خال، حسب[2]، زعم، عدّ[3]، حجا (بمعنی ظن وحسب)، هبْ (بمعنی افرض)۔

۲۔ أفعال التحويل والتصيير:

وہ افعال ہیں جو کسی چیز (یعنی مبتدا) کو ایک حالت یا شکل سے دوسری (یعنی خبر کی) حالت یا شکل میں بدلنے کی خبر دیتے ہیں، جیسے جملہ ٦۔ صير النجار الخشب كرسيا۔

اہم افعال تصییر یہ ہیں: صيّر، جعل[4]، اتّخذ، تَخِذَ، ردّ، ترك۔

بسا اوقات افعال قلوب کے بعد مصدر مؤول (إنّ + معموليها، أنْ + فعل) بھی واقع ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں یہ مصدر مؤول دو مفعولوں کے قائم مقام ہوتا ہے، جیسے قولہ تعالیٰ: ﴿قَدْ نَعْلَمُ إِنَّهُ لَيَحْزُنُكَ الَّذِي يَقُولُونَ﴾ میں إنّ اپنے اسم (ضمير: ہ) اور خبر (ليحزنك) کے ساتھ نعلم کے دو مفعولوں کے قائم مقام ہے اور قولہ تعالیٰ: ﴿أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُمْ مَثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ﴾ میں أن تدخلوا الجنة، حسب کے دو مفعولوں کے قائم مقام ہے۔

الإعمال والإلغاء والتعليق

یہ تین اصطلاحات ان افعال قلوب کے ساتھ متعلق ہیں جو متصرف ہیں (یعنی ان کا ماضی اور مضارع بھی آتا ہو)۔

١۔ الإعمال:

اگر فعل دونوں مفعولوں سے پہلے واقع ہو تو دونوں کو وجوباً منصوب کرے گا۔ اس کو اِعمال کہتے ہیں، جیسے مجموعہ (ب) کے جملہ ١۔ ألفيت الخبر صادقا میں فعل ألفيت، الخبر اور صادق دونوں کو منصوب کر رہا ہے۔

۲۔ الإلغاء:

اگر فعل دونوں مفعولوں کے درمیان یا بعد میں واقع ہو تو اس صورت میں اِعمال اور الغاء دونوں جائز ہیں۔ الغاء کی صورت میں فعل کا عمل ختم ہو جاتا ہے یعنی نہ لفظاً عمل کرتا ہے اور نہ محلاً، اور مبتدا اور خبر کا اعرابی حکم برقرار رہتا ہے، جیسے

---

(۱) بعض اوقات ظن علم یقینی پر بھی دلالت کرتا ہے، جیسے: ﴿الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُمْ مُلَاقُوا رَبِّهِمْ﴾۔ (۲) حسب ظن اور یقین دونوں کے معنی ادا کرتا ہے۔

(۳) عدّ اگر گننے کے معنی میں ہو تو ایک ہی مفعول کو منصوب کرے گا۔ جیسے: عدّ فلان النقود۔ (۴) جعل اگر تام استعمال ہو تو سیاق کلام سے اس کے معنی بدلتے رہتے ہیں، جیسے: جعل الطعام أي طبخ، جعل الأرض أي خلق، جعل الكرسي أي بنى وغیرہ۔

جملہ۲۔ الخبرُ صادقٌ أَلفَيتُ میں فعل دونوں مفعولوں کے بعد آرہا ہے، لہذا الغاء کی صورت میں فعل اپنا عمل نہیں کرے گا اور الخبر مبتدا ہونے کی وجہ سے مرفوع اور صادق خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہوگا۔ اسی طرح جملہ۳۔ الخبرُ ألفیتُ صادقٌ میں فعل دونوں مفعولوں کے درمیان واقع ہو رہا ہے، لہذا الغاء کی صورت میں فعل اپنا عمل نہیں کرے گا اور الخبر کے اعراب مبتدأ مرفوع اور صادق کے اعراب خبر مرفوع ہوں گے، چونکہ ان دونوں صورتوں میں اعمال بھی جائز ہے اسلیے دونوں جملوں میں الخبر مفعول بہ اول اور صادقا مفعول بہ ثانی بھی ہوسکتا ہے۔

۳۔ التعلیق:

اگر فعل اور دونوں مفعولوں کے درمیان کوئی ایسا حرف واقع ہو جو صدر[1] کلام میں سے ہو (یعنی جن سے جملے کی ابتدا ہوتی ہے) تو فعل ان پر لفظاً اثر انداز نہیں ہوتا بلکہ محلاً ہوتا ہے، جیسے جملہ۴۔ ألفیت ما الخبر صادق میں فعل ما النّافية کی وجہ سے مفعولین پر لفظاً عمل نہیں کر رہا، چنانچہ جملہ الخبر صادق کے اعراب یوں ہوں گے: الجملة من المبتدأ والخبر في محل نصب سدّت مسد مفعولي "ألفى"۔

قواعد:

۱۔ ظنَّ وأخواتها افعال ناسخہ میں سے ہیں جب یہ جملے پر داخل ہوتے ہیں تو دو تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں:

(۱) جملے میں فاعل کا اضافہ ہو جاتا ہے۔

(۲) مبتدا ان افعال کا مفعول بہ اول اور خبر ان افعال کی مفعول بہ ثانی بن جاتی ہے۔

۲۔ مفعول ثانی مفرد، جملہ اسمیہ، جملہ فعلیہ اور شبہ الجملہ کی صورت میں بھی واقع ہوسکتا ہے۔

۳۔ یہ افعال تین معنوں میں استعمال ہوتے ہیں:

(الف) علم، رأى، وجد، ألفى، درى، تعَلَّم یہ افعال یقین کے معنوں میں استعمال ہوتے ہیں۔

(ب) ظن، خال، حسب، زعم، عد، هب، حجا یہ افعال رجحان کے معنوں میں استعمال ہوتے ہیں۔

(ج) صيّر، جعل، اتخذ، تخذ، ردّ، ترك یہ افعال تحویل کے معنوں میں استعمال ہوتے ہیں۔

---

(۱) جو حروف صدر کلام میں سے ہوتے ہیں اور فعل اور مفعولین کے درمیان فاصل بن کر آتے ہیں ان میں سے چند مشہور درج ذیل ہیں:

۱۔ أَدَاتُ الاسْتِفهَام: لَتَعْلَمُنَّ أَيُّنَا أَشَدُّ عَذَابًا وَّأَبْقَى. ۲۔ حرف النفي (ما، لا النافية): علمت مَا العلْمُ بِدُوْنِ العَمَلِ نَافِعٌ. ۳۔ لام الابتداء: إِعْلَمْ لَلْكَذِبُ مُهْلِكٌ. ٤۔ لام القسم: عَلِمْتُ لَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ.

۴۔ بعض اوقات افعال قلوب میں مصدر مؤول (إنّ+معمولیها، أنْ+فعل) دومفعولوں کا قائم مقام ہوتا ہے۔

۵۔ اگر فعل دونوں مفعولوں سے پہلے واقع ہوتو اعمال واجب ہوتا ہے۔

۶۔ اگر فعل دونوں مفعولوں کے درمیان یا بعد میں واقع ہوتو اس صورت میں اعمال اور الغاء دونوں جائز ہیں۔

۷۔ اگر فعل اور دونوں مفعولوں کے درمیان کوئی ایسا حرف واقع ہو جو صدر کلام میں آنے والے کلمات میں سے ہوتو تعلیق لازم آتی ہے۔

التمرين ـ ١

أدخل ظنَّ أو إحدى أخواتها على الجمل الآتية مع مراعاة تنويع الأفعال وغيّر ما يلزم:

نموذج: آفَةُ العِلْمِ النِّسْيَانُ وَإِضَاعَتُهُ أَنْ تُحَدِّثَ بِهِ غَيْرَ أَهْلِهِ.

زعم المُعلّم أنّ آفَةَ العِلْمِ النِّسْيَانُ وَإِضَاعَتَهُ أَنْ تُحَدِّثَ بِهِ غَيْرَ أَهْلِهِ.

٢ ـ الدِّيْنُ يُسْرٌ. ٣ ـ الساعَةُ آتِيَةٌ. ٤ ـ العالَمُ مُظلِم.

٥ ـ الفِضَّةُ خاتَمٌ. ٦ ـ المنافِقُ خائنٌ. ٧ ـ وَعْدُ اللّٰهِ حَقٌّ.

٨ ـ المَقالَةُ نَاقِصَةٌ. ٩ ـ الكِتَابُ صَدِيْقٌ. ١٠ ـ رَحْمَةُ اللّٰهِ واسِعَةٌ.

١١ ـ الفوزُ مَعَ الاجْتِهادِ. ١٢ ـ الفَقيرُ صِفْرُ اليَدَيْنِ. ١٣ ـ الإنسانُ عَبْدُ الإحْسانِ.

١٤ ـ السَّفَرُ قِطْعَةٌ من العذابِ. ١٥ ـ المَرِيضُ مُبْتَلي بالسَّرطانِ. ١٦ ـ كَثْرَةُ الطَّعامِ تُفْسِدُ الأَبْدانَ.

١٧ ـ الاتِّحادُ أعظمُ أَسْبَابِ القُوَّةِ. ١٨ ـ المَالُ الحَسَبُ وَالكَرَمُ التَّقْوى.

١٩ ـ العِلْمُ ثلاثَةٌ: آيَةٌ مُحْكَمَةٌ أَوْ سُنَّةٌ قَائِمَةٌ أَوْ فَرِيضَةٌ عَادِلَةٌ.

٢٠ ـ الحَرَمُ المَكِّيُّ عَامِرٌ بملايِيْنَ مِنَ المُسْلِمِينَ القَادِمِيْنَ لأداءِ العُمْرَةِ.

التمرين ـ ٢

بين معنى كل فعل مما يأتي وأعرب ما بعده:

نموذج: ١ ـ لا يظن المؤمن أحدا.

استعمل "ظنَّ" هنا بمعنى التهمة. المؤمن: فاعل "ظن" مرفوع وعلامة رفعه الضمة الظاهرة على آخره.أحدا: مفعول به منصوب وعلامة نصبه الفتحة الظاهرة على آخره.

٢ـ لا نظن الكذب منجيا.

استعمل "ظنَّ" هنا بمعنى اليقين. الكذب: مفعول به أول لـ "ظن" منصوب وعلامة نصبه الفتحة الظاهرة على آخره . منجيا: مفعول به ثان منصوب وعلامة نصبه الفتحة الظاهرة على آخره .

٣ـ جعلت الأم الطعام.

٤ـ وجد زيد لموت أبيه.

٥ـ وجد الأستاذ على زيد.

٦ـ رأت الطفلة حلما مخوفا.

٧ـ جعل النجار صندوقا خشبيا.

٨ـ جعلت الخادمة المانجو عصيرا.

٩ـ رأيت الأطفال لاعبين في الملعب.

١٠ـ وجدت فاطمة العلم حلية لصاحبه.

١١ـ اعْلَمْ أن البادئ بالسلام بريء من الكبر.

١٢ـ رأيتُ المعصية أن ينصر الرجل قومه على الظلم.

١٣ـ يعلم المسلم أنه محاسب بين يدي الله يوم القيامة.

١٤ـ وجد مدير الجريدة الوزير الخارجي في المؤتمر الإسلامي.

١٥ـ الكفار يعلمون ظاهر الحياة الدنيا وهم عن الآخرة غافلون.

التمرين ـ ٣

بيّن معمول أو معمولي الأفعال الملونة و وضِّح معناها:

نموذج: ١ـ فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا.

جعلنا: فعل ماض بمعنى "صيّر" متعد إلى مفعولين. عاليها: عالي: مفعول به أول منصوب ومضاف.

سافلها: سافل: مفعول به ثان منصوب ومضاف.

٢ـ مَا أَظُنُّ أَنْ تَبِيْدَ هٰذِهِ أَبَدًا.

أظن : فعل مضارع، بمعنى "أيقن"، متعد إلى مفعولين. أن تبيد هذه: مصدر مؤول من أن و الفعل المضارع، سدّت مسد مفعولي "أظن"، في محل نصب.

٣۔ وَوَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَأَتَيْنِ تَذُودَانِ.

وجد: فعل ماض، بمعنى "لقي"، متعد إلى مفعول واحد. امرأتين: مفعول به لـ "وجد" منصوب.

تذودان: جملة فعلية، في محل نصب، صفة لِامْرَأَتَيْنِ.

٤۔ وَلَتَعْلَمُنَّ أَيُّنَا أَشَدُّ عَذَابًا وَّأَبْقَى.

٥۔ لَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا.

٦۔ وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ نَصِيْرًا.

٧۔ وَإِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا.

٨۔ فَلَمَّا رَأَى الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّيْ.

٩۔ يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا.

١٠۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُوْرًا.

١١۔ إِذَا رَأَيْتُمُ الْمَدَّاحِيْنَ فَاحْثُوا فِي وُجُوْهِهِمُ التُّرَابَ.

١٢۔ قال رسول اللّٰه ﷺ: اجْعَلُوا آخِرَ صَلَاتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا.

١٣۔ لَتَجِدَنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ آمَنُوا الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ أَشْرَكُوْا.

١٤۔ لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِيْ أَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ثُمَّ رَدَدْنَاهُ أَسْفَلَ سَافِلِيْنَ.

١٥۔ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْكَافِرِيْنَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ.

١٦۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أُعْبُدِ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ.

١٧۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا.

١٨۔ وَلَوْ رَدُّوْهُ إِلَى الرَّسُوْلِ وَإِلَى أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْبِطُوْنَهُ مِنْهُمْ.

١٩۔ وَ جَعَلْنَا لَهُ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهِ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهُ فِي الظُّلُمَاتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا.

٢٠۔ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا إِنْ تُطِيْعُوْا فَرِيقًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَرُدُّوْكُمْ مِنْ بَعْدِ إِيْمَانِكُمْ كَافِرِيْنَ.

٢١۔ مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتَابُ وَلَا الْإِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنَاهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهِ مَنْ نَّشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ.

٢٢۔ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ إِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَأْتِيْكُمْ بِضِيَاءٍ.

٢٣۔ قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا أَنْزَلَ هٰؤُلَاءِ إِلَّا رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ بَصَائِرَ وَإِنِّيْ لَأَظُنُّكَ يٰفِرْعَوْنُ مَثْبُوْرًا.

٢٤ـ أَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلٰهَهُ هَوَاهُ وَأَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَ جَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشَاوَةً.

٢٥ـ رُوِيَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ عَلٰى شَاةٍ مَيْتَةٍ فَقَالَ: أَ تَرَوْنَ هٰذِهِ الشَّاةَ هَيِّنَةً عَلٰى أَهْلِهَا؟ قَالُوْا: مِنْ هَوَانِهَا أَلْقَوْهَا قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَلدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذِهِ الشَّاةِ عَلٰى أَهْلِهَا.

٢٦ـ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْمَا يَرْوِي عَنْ رَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ أَنَّهٗ قَالَ: يَا عِبَادِي إِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ أُحْصِيْهَا لَكُمْ، ثُمَّ أُوَفِّيْكُمْ إِيَّاهَا، فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ، وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَلَا يَلُوْمَنَّ إِلَّا نَفْسَهٗ.

التمرين ـ ٤

استخرج من الجمل الآتية ظن وأخواتها وبين أثرها من الإعمال والإلغاء والتعليق مع بيان السبب:

نموذج: علمت الظن أكذبَ الحديث.

علمتُ: فعل ماض من ظن وأخواتها نصب المفعولين وجوبا لوقوعه قبل المفعولين.

٢ـ أَظُنُّ لَلرِّيَاءُ يُبْطِلُ الصَّدَقَةَ.

٣ـ الْمُنَافِقُ أَزْعُمُ يَخُوْنُ الْأَمَانَةَ.

٤ـ لَا يَعْلَمُ الْمَرْءُ مَا مَصِيْرُهٗ غَدًا.

٥ـ الْمُؤْمِنُ لَا يَرُدُّ السَّائِلَ خَالِيًا.

٦ـ وَجَدْتُ الْعَفْوَ يَزِيْدُ الْعَبْدَ عِزًّا.

٧ـ أَظُنُّ مَا شَرَفٌ أَعَزُّ مِنَ التَّقْوٰى.

٨ـ أَلْفَيْتُ لَلاسْتِغْفَارُ فَرَجٌ لِلْهُمُوْمِ.

٩ـ الْمُؤْمِنُ أَخَالُ نِيَّتُهٗ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِهٖ.

١٠ـ أَخَالُ إِنَّ الْمَنَّانَ لَا يُثَابُ عَلٰى صَدَقَتِهٖ.

١١ـ رَدَّ الْأَمَلُ النُّفُوْسَ الْبَائِسَةَ مُسْتَبْشِرَةً.

١٢ـ مَا يَدْرِي الْإِنْسَانُ أَعَمَلُهٗ مَقْبُوْلٌ أَمْ لَا؟

١٣ـ الْقُرْآنُ أَدْرِي تِلَاوَتُهٗ تُزِيْلُ صَدَأَ الْقُلُوْبِ.

١٤ـ الْكَلَامُ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ أَعْلَمُ قَسْوَةٌ لِلْقَلْبِ.

١٥ـ الْعِلْمُ لَا يُحْصَلُ إِلَّا بِذُلِّ النَّفْسِ حَسِبْتُ.

١٦ـ وَجَدْتُ مَا الزَّكَاةُ خَالَطَتْ مَالًا إِلَّا أَهْلَكَتْهُ.

١٧ـ أَعْلَمُ لَيُوَفَّيَنَّ الصَّابِرُوْنَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ.

١٨ـ الْهَدِيَّةُ أَدْرِي تَجْلِبُ الْمَوَدَّةَ وَتُذْهِبُ الشَّحْنَاءَ.

١٩ـ أَخَالُ الْمُتَكَبِّرَ فِي نَفْسِهٖ كَبِيرًا وَفِي أَعْيُنِ النَّاسِ صَغِيْرًا.

٢٠ـ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: عَلَيْكُمْ بِالْعِلْمِ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي مَتٰى يَفْتَقِرُ إِلَيْهِ.

التمرين - ٥

استخرج من الآيات الآتية ظن وأخواتها وفاعلها ومفعوليها مع تعيين نوعها (أفعال القلوب و التحويل):

نموذج: ١ - الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَاءَ بِنَاءً.

جعل: فعل ماض من " أخوات ظنّ " للتصيير، فاعله ضمير مستتر جوازا تقديره "هو".

الأرض: مفعول به أول منصوب وعلامة نصبه الفتحة الظاهرة على آخره.

فراشا: مفعول به ثانٍ منصوب وعلامة نصبه الفتحة الظاهرة على آخره.

٢ - وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَا لَهُ فِي الآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ.

علموا: فعل ماض من " أخوات ظن" لليقين وفاعله واو الجماعة.

من اشتراه ما له ......: الجملة الاسمية من المبتدأ والخبر سدت مسد مفعولي "علموا".

٣ - وَأَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا الْبَابِ.

٤ - وَإِذَا رَأَوْكَ إِنْ يَّتَّخِذُوْكَ إِلَّا هُزُوًا.

٥ - وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَّاحِدَةً.

٦ - وَلَا تَتَّخِذُوْا أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ.

٧ - عَلِمَ اللّٰهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ أَنْفُسَكُمْ.

٨ - فَلَمَّا رَأَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَّكَشَفَتْ عَنْ سَاقَيْهَا.

٩ - وَقَالَ لِلَّذِيْ ظَنَّ أَنَّهُ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ.

١٠ - قَدِمْنَا إِلَى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَاءً مَّنْثُوْرًا.

١١ - زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا أَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ.

١٢ - إِنَّهُمْ أَلْفَوْا آبَائَهُمْ ضَالِّيْنَ فَهُمْ عَلىٰ آثَارِهِمْ يُهْرَعُوْنَ.

١٣ - وَلَوْ جَعَلْنَاهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنَاهُ رَجُلًا وَّلَلَبَسْنَا عَلَيْهِ مَا يَلْبِسُوْنَ.

١٤ - بَلْ ظَنَنْتُمْ أَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ إِلَى أَهْلِيْهِمْ أَبَدًا.

١٥ - لَوْ لَا إِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بِأَنْفُسِهِمْ خَيْرًا.

١٦ ـ أَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوبِهِمْ مَّرَضٌ أَنْ لَّنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ أَضْغَانَهُمْ.

١٧ ـ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِبَاسًا وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا وَّجَعَلَ النَّهَارَ نُشُوْرًا.

١٨ ـ أَوَ لَمْ يَعْلَمْ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهِ مِنَ الْقُرُوْنِ مَنْ هُوَ أَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَّأَكْثَرُ جَمْعًا.

١٩ ـ إِذْ تَلَقَّوْنَهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُوْلُوْنَ بِأَفْوَاهِكُمْ مَّا لَيْسَ لَكُمْ بِهِ عِلْمٌ وَّتَحْسَبُوْنَهُ هَيِّنًا وَّهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ.

٢٠ ـ وَمَا جَعَلَ أَزْوَاجَكُمُ اللَّائِيْ تُظَاهِرُوْنَ مِنْهُنَّ أُمَّهَاتِكُمْ وَمَا جَعَلَ أَدْعِيَاءَكُمْ أَبْنَاءَكُمْ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِأَفْوَاهِكُمْ.

التمرين ـ ٦

استخرج من الأحاديث الآتية ظن وأخواتها و فاعلها ومفعوليها مع تعيين النوع (أفعال القلوب والتحويل):

نموذج: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ رَبِّي عَرَضَ عَلَيَّ أَنْ يَجْعَلَ لِي بَطْحَاءَ مَكَّةَ ذَهَبًا.

يجعل: فعل مضارع منصوب بـ "أن المصدرية"، وفاعله ضمير مستتر جوازا تقديره "هو".

بطحاء: مفعول به أول منصوب وعلامة نصبه الفتحة الظاهرة على آخره.

ذَهَبًا: مفعول به ثان منصوب وعلامة نصبه الفتحة الظاهرة على آخره.

٢ ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي أَخْشَاكَ كَأَنِّي أَرَاكَ أَبَدًا.

٣ ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: احْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ احْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ.

٤ ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اللّٰهَ اللّٰهَ في أَصْحَابِي لَا تَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا مِنْ بَعْدِيْ.

٥ ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ القُرْآنَ العَظِيْمَ رَبِيْعَ قُلُوْبِنَا وَنُوْرَ أَبْصَارِنَا.

٦ ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا زَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِي بِالجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ.

٧ ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَعَنَ اللّٰهُ اليَهُوْدَ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ.

٨ ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي أُعَظِّمُ شُكْرَكَ وَأُكْثِرُ ذِكْرَكَ وَ أَحْفَظُ وَصِيَّتَكَ.

٩ ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : أَتَدْرُوْنَ مَا الْغِيْبَةُ؟ قَالُوا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ.

١٠ ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِقَتْلَى بَدْرٍ: هَلْ وَجَدْتُّمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا فَإِنَّا قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا.

١١ ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: وَاللّٰهِ لَا أَدْرِي، وَاللّٰهِ لَا أَدْرِي، وَاللّٰهِ لَا أَدْرِي وَأَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا يُفْعَلُ بِي وَلَا بِكُمْ.

١٢ ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلَى أَنْ يَنْفَعُوْكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوْكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ لَكَ.

١٣ ـ عَن عبادة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْنَا النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْبَوْلِ فَقَالَ: إِذَا مَسَّكُم شَيْءٌ فَاغْسِلُوهُ فَإِنِّي أَظُنُّ أَنَّ مِنْهُ عَذَابَ الْقَبْرِ.

١٤ ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: الْمُؤمِنُ بَيْنَ مَخَافَتَيْنِ بَيْنَ أَجَلٍ قَدْ مَضَى لَا يَدْرِي مَا اللّٰهُ صَانِعٌ فِيْهِ، وَبَيْنَ أَجَلٍ قَدْ بَقِيَ لَا يَدْرِي مَا اللّٰهُ قَاضٍ فِيْهِ.

١٥ ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: خُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِسُقْمِكَ، وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي يَا عَبْدَ اللّٰهِ! مَا اسْمُكَ غَدًا.

التمرين ـ ٧

نموذج في الإعراب:

١ ـ قُلْ أَغَيْرَ اللّٰهِ أَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ.

قُلْ: فعل أمر، مبني على السكون فاعله ضمير مستتر وجوبا، تقديره: "أنت". **أ:** استفهام انكاري، مبني على الفتح، لا محل له من الإعراب. **غير:** مفعول به أول مقدم، لـ "أتخذ" منصوب، وعلامة نصبه الفتحة الظاهرة على آخره، وهو مضاف. **اللّٰه:** لفظ الجلالة، مضاف إليه، مجرور، وعلامة جره الكسرة الظاهرة على آخره.

أتخذ: فعل مضارع، مرفوع؛ لتجرده من الناصب والجازم، وعلامة رفعه الضمة الظاهرة على آخره، وفاعله ضمير مستتر وجوبا، تقديره: "أنا". **وليا:** مفعول به ثان، منصوب، وعلامة نصبه الفتحة الظاهرة على آخره.

فاطر: نعت لـ "وليا" أو بدل منه منصوب، وعلامة نصبه الفتحة الظاهرة على آخره، وهو مضاف.

السموات: مضاف إليه مجرور، وعلامة جره الكسرة الظاهرة على آخره. **و:** عاطفة، مبنية على الفتحة، لا محل لها من الإعراب. **الأرض:** معطوف على "السموات" منصوب، وعلامة نصبه الفتحة الظاهرةُ على آخره.

والجملة "أغير الله أتخذ.....": مقول القول في محل نصب.

٢ـ اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّنَا وَلا مَبْلَغَ عِلْمِنَا.

اللهم: منادى علم مفرد، مبني على ما يرفع به وهو الضمة، في محل نصب، و"م": مشدّدة عوض عن ياء النداء للتعظيم أو زائدة للتوكيد، مبني على السكون، لا محل له من الإعراب. **لا**: ناهية، مبنية على السكون، لا محل لها من الإعراب. **تجعل**: فعل مضارع، مجزوم بلا، وعلامة جزمه السكون الظاهر على آخره.

الدنيا: مفعول به أول منصوب، وعلامة نصبه الفتحة المقدرة على آخره، منع من ظهورها التعذر.

أكبر: مفعول به ثان، منصوب، وعلامة نصبه الفتحة الظاهرة على آخره، وهو مضاف.

همنا: هَمّ: مضاف إليه مجرور، وعلامة جره الكسرة الظاهرة على آخره، وهو مضاف.

نا: ضمير متصل، مبني على السكون، في محل جر بالإضافة، مضاف إليه.

و: عاطفة، مبنية على الفتحة، لا محل لها من الإعراب.

لا: نافية زائدة للتوكيد، مبنية على السكون، لا محل لها من الإعراب.

مبلغ: معطوف على "أكبر" منصوب، وعلامة نصبه الفتحة الظاهرة على آخره، وهو مضاف.

علمنا: علم: مضاف إليه مجرور، وعلامة جره الكسرة الظاهرة على آخره، وهو مضاف.

نا: ضمير متصل، مبني على السكون، في محل جر بالإضافة، مضاف إليه.

والجملة "اللّٰهُمَّ.....": ابتدائية لا محل لها من الإعراب.

والجملة "لا تجعل .....": جواب النداء لا محل لها من الإعراب.

٣ـ رَأَيْتُ مَا الْمُسْتَشِيْرُ نَادِمٌ.

رأَيْتُ: فعل ماض، مبني على السكون؛ لاتصاله بالضمير، **تُ**: ضمير رفع بارز، مبني على الضم، في محل رفع، فاعل. **مَا**: النافية، مبنية على السكون، لا محل لها من الإعراب. **الْمُسْتَشِيْرُ**: مبتدأ مرفوع، وعلامة رفعه الضمة الظاهرة على آخره. **نَادِمٌ**: خبر مرفوع، وعلامة رفعه الضمة الظاهرة على آخره.

والجملة من المبتدأ والخبر في محل نصب، سدّت مسد مفعولي رأيتُ.

والجملة"رأيتُ .....": ابتدائية لا محل لها من الإعراب.

أعرب ما يأتي:

١ـ أرى عقل الرجل ميزانه.

٢ـ ألفيت الشدائد مهذّبة للنفوس.

٣ـ الحَسَدَ وَجَدْتُ يَأْكُلُ الحَسَنَاتِ.

٤ـ اعْلَمْ أن القرآن حجة لك أو عليك.

٥ـ وجدت المزاح كثرته تميت القلب.

٦ـ قال رسول الله ﷺ: صلوا كما رأيتموني أصلي.

٧ـ وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ أَرَادَ أَن يَذَّكَّرَ.

٨ـ ما رأيت مثل الجنة نام طالبها ولا مثل النار نام هاربها.

٩ـ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ.

١٠ـ أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الحَاجِّ وَعِمَارَةَ المَسْجِدِ الحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ.

١١ـ إذا وجدت قساوة في قلبك أو وهنا في جسدك فاعلم أنك تكلمت فيما لا يعنيك.

١٢ـ قال رسول الله ﷺ: أتدرون ما أكثر ما يدخل الناس الجنة؟ تقوى الله وحسن الخلق. أ تدرون ما أكثر ما يدخل الناس النار؟ الأجوفان: الفم والفرج.

الدرس العاشر

لا النافية للجنس

١ـ لَا لَيِّنَ جَانِبٍ مُتَعَرِّضٌ لِلذُّلِّ وَالهَوَانِ.

٢ـ لَا مُخْلِصًا عَمَلَهُ مَحْرُوْمٌ مِنَ الأَجْرِ.

٣ـ لَا آفَةَ مِثْلَ إِعْجَابِ المَرْءِ بِنَفْسِهِ.

٤ـ لَا كُتُبَ خَالِيَةٌ عَنِ النَّفْعِ.

٥ـ لَا خَصْلَتَيْنِ مُجْتَمِعَتَانِ فِي قَلْبِ المُؤْمِنِ: البُخْلُ وَسُوْءُ الخُلُقِ.

٦ـ لَا حَاسِدِيْنَ مُطْمَئِنُّوْنَ.

٧ـ لَا مُتَكَبِّرَاتٍ مُسْتَحِقَّاتٌ لِلْجَنَّةِ.

شرح وتفصیل:

مندرجہ بالا جملوں پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ لا النافية للجنس حرف تو کید إنَّ کی طرح عمل کرتے ہوئے اسم کو منصوب اور خبر کو مرفوع کرتا ہے۔ یہ حرف نفی کسی بھی چیز کی جنس کے تمام افراد سے صراحۃً حکم کی نفی کرتا ہے، اس لئے اس کو لا النافية للجنس کہتے ہیں۔

مندرجہ بالا جملوں پر مزید غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ لا النافية للجنس مندرجہ ذیل پانچ شرائط کے ساتھ عمل کرتا ہے:

ا۔ یہ نافیہ ہو، ناہیہ یا زائدہ نہ ہو۔

۲۔ اس کے ذریعے جنس کے ہر ہر فرد سے حکم کی نفی کی جائے، لہذا اگر کسی ایک فرد کی نفی کی جائے تو یہ إنّ کا عمل نہیں کرے گا، جیسے: لا قلمٌ واحدٌ ثمينٌ میں لا نفی جنس کے بجائے ایک فرد سے حکم کی نفی کر رہا ہے، لہذا یہ إنَّ کا عمل نہیں کر رہا۔

۳۔ اس پر حرف جر داخل نہ ہو، اگر اس پر حرف جر داخل ہو تو یہ إنّ کا عمل نہیں کرے گا، جیسے: قمتُ بالعمل بلا تعبٍ میں

حرف نفی لا پر حرف جر داخل ہے، اس لئے یہ إنّ کا عمل نہیں کر رہا۔

۴۔ اس کا اسم اور خبر نکرہ ہو، لہذا اگر اس کا اسم یا خبر معرفہ ہو تو یہ إنّ کا عمل نہیں کرے گا، جیسے: لا زيدٌ جاء ولا سليمٌ میں اسم زید معرفہ ہے۔

۵۔ لا النافية للجنس اور اس کے اسم کے درمیان کوئی فاصل (خبر، نعت یا حال) نہ ہو[1]، اگر اس کے اور اس کے اسم کے درمیان فاصل ہو تو یہ إنّ کا عمل نہیں کرتا اور تکرار لازم آتی ہے، جیسے قولہ تعالیٰ: ﴿لا فيها غولٌ وَلاَ هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ﴾ میں فیہا خبر مقدم ہے اور غول مبتدا مؤخر۔

اگر مندرجہ بالا تمام شرائط پائی جائیں تو لا النافية للجنس وجوبًا اسم کو منصوب اور خبر کو مرفوع کرتا ہے۔

مندرجہ بالا جملوں پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ لا النافية للجنس کا اسم تین صورتوں میں واقع ہوتا ہے:

۱۔ المضاف:

اگر لا النافية للجنس کا اسم مضاف ہو تو وہ منصوب ہوتا ہے، جیسے جملہ ۱۔ لا لَيِّنَ جانبٍ متعرضٌ للذلِّ والهوانِ میں اسم لا لیِّن مضاف ہے، لہذا منصوب ہے۔

۲۔ الشبيه بالمضاف:

اگر لا النافية للجنس کا اسم شبیہ بالمضاف[2] ہو تو وہ بھی منصوب ہوتا ہے، جیسے جملہ ۲۔ لا مُخلِصًا عَمَلَه مَحْرُومٌ مِنَ الأجرِ میں اسم لا مخلصا شبیہ بالمضاف ہے، لہذا منصوب ہے۔

۳۔ المفرد:

اگر لا النافية للجنس کا اسم مفرد ہو، (مضاف یا شبیہ بالمضاف نہ ہو) تو وہ نصب کی علامت پر مبنی ہوتا ہے چاہے مثنی ہو یا جمع، یعنی اسم مفرد اور جمع تکسیر فتحة پر، مثنی اور جمع مذکر سالم یاء پر، اور جمع مؤنث سالم کسرة پر مبنی ہوتا ہے، جیسے جملہ ۳۔ لَا آفَةَ مثل إعجاب المرء بنفسه میں اسم آفة مفرد ہے اور مبني على الفتحة ہے۔ جملہ ۵۔ لا خصلتين مجتمعتان في قلب المؤمن: البخل و سوء الخلق میں اسم خصلتین مثنی ہے اور مبني على الياء ہے۔

(۱) اس سے یہ بات لازم آتی ہے کہ اس کے دونوں معمولوں کے درمیان ترتیب باقی رہے یعنی لا النافية للجنس کی خبر اسکے اسم پر مقدم نہ ہو۔

(۲) شبیہ بالمضاف سے مراد وہ اسم ہے جو اپنے بعد والے اسم کے ساتھ ملکر مکمل معنی ادا کرے یعنی معنی کی تکمیل کرے، یہ اسم مضاف نہیں ہوتا (یعنی نہ تو لفظا مضاف ہوتا ہے نہ معنی) بلکہ مضاف کے مشابہ ہوتا ہے اس طور پر کہ معنی مکمل کرنے کیلئے اسکو بھی مضاف کی طرح دوسرے اسم کی ضرورت ہوتی ہے۔

جملہ۶۔لا حاسدينَ مطمئنون میں اسم حاسدين جمع مذکر سالم ہے اور مبني على الياء ہے۔ جملہ۷۔لا متكبرات مستحقات للجنة میں اسم متكبرات جمع مؤنث سالم ہے اور مبني على الكسرة ہے۔

اگر لا النافية للجنس کے اسم کے بعد اسکی صفت واقع ہو تو اس میں تین اعراب جائز ہیں:

۱۔مفتوح: جیسے: لا مُسْلِمَ صَادِقَ خائنٌ میں صادقَ اسم لا کی صفت ہونے کی وجہ سے مبني على الفتح ہے۔

۲۔مرفوع: جیسے: لا مُسْلِمَ صَادِقٌ خائنٌ میں صادقٌ لا اور اسکے اسم کے محل کے اعتبار سے مرفوع ہے۔

۳۔منصوب: جیسے: لا مُسلِمَ صَادِقًا خائن میں صادقًا اسم لا کے محل کے اعتبار سے منصوب ہے۔

کبھی کبھار لا النافية للجنس کا اسم محذوف ہوتا ہے جبکہ کوئی قرینہ اس پر دلالت کرے، جیسے: لا عليك، أي: لا بأس عليك ۔ لا النافية للجنس کی خبر مفرد، جیسے جملہ: لا دين أعز من الإسلام ، جملہ فعلیہ، جیسے جملہ: لا طالب علم يطلب الدنيا ، جملہ اسمیہ، جیسے جملہ: لا صاحب رياء عمله مقبول اور شبہ الجملہ[1] ، جیسے جملہ: لا ثناء على كاذب و لا ثقة بغادر واقع ہوتی ہے۔اور کبھی اسکی خبر محذوف ہوتی ہے بشرطیکہ سیاق کلام سے اسکا مفہوم معلوم ہو رہا ہو، جیسے قولہ تعالیٰ: ﴿قالُوْا لَا ضَيْرَ﴾ میں اسکی خبر محذوف ہے جسکی تقدیر علينا ہے۔

اگر لا کے بعد إلا واقع ہو تو اسکے بعد واقع ہونے والے اسم کو مرفوع اور منصوب دونوں طرح لانا جائز ہے، جیسے: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ[2] میں لفظ الجلالہ الله بدل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے اور مستثنیٰ[3] ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

لا المتكررة[4] مع العطف:

(الف) اگر جملے میں لا النافية للجنس کی تمام شروط میں سے کوئی ایک شرط بھی نہ پائی جائے (یعنی خبر اسم پر مقدم ہو یا دونوں اسموں میں سے ایک معرفہ ہو) تو لا اپنا عمل نہیں کرتا اور صرف حرف نفی رہ جاتا ہے اور بقیہ جملہ اسمیہ دوبارہ مبتدا اور خبر بن جاتے ہیں چنانچہ اس صورت میں لا کی تکرار واجب ہوتی ہے، جیسے: ﴿لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَ لَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ﴾۔

(ب) اگر جملے میں لا النافية للجنس کی تمام شروط پائی جائیں تو اس صورت میں لا کی تکرار جائز ہوتی ہے واجب نہیں،

(۱) شبہ الجملہ (جار و مجرور، ظرف) لا النافية للجنس کی خبر سے متعلق ہوتا ہے۔ (۲) اسی طرح قولہ تعالیٰ ﴿لا إله إلا هو يحيى ويميت﴾ میں کلمہ "هو" خبر محذوف کی ضمیر مستتر کا بدل ہے یا "لا إله" کے محل کا بدل ہے اور اسکی تقدیر: لا إله موجود إلا هو ہے۔ (۳) کلام تام غیر موجب ہونے کی وجہ سے لفظ الجلالہ "الله" میں دو اعراب جائز ہیں: الرفع على البدلية والنصب على الاستثناء۔ (۴) اگر جملے میں لا النافية للجنس کی تمام شروط پائی جائیں تو عدم تکرار کی صورت میں لا کا اعمال واجب ہوگا جبکہ تکرار کی صورت میں لا کا إعمال اور إلغاء دونوں جائز ہیں۔

جیسے جملہ: لا حول ولا قوة إلا باللہ میں دوسرے لا کا حذف (یعنی لا حول وقوۃ إلا باللہ) بھی جائز ہے۔

جب جملے میں لا تکرار کے ساتھ واقع ہو اور اسکے بعد واقع ہونے والا اسم نکرہ مفرد بلا فاصل ہو تو اس میں پانچ صورتیں جائز ہیں:

۱۔ دونوں اسم مفتوح ہوں، جیسے: لا خَيْرَ مرجُوٌّ من اللئيم ولا نفعَ میں دونوں لا عاملہ ہیں یعنی إنّ کا عمل کرتے ہیں۔

۲۔ دونوں اسم مرفوع ہوں، جیسے: لا خَيْرٌ مرجُوًّا من اللئيمِ ولا نفعٌ میں دونوں لا عاملہ ہیں یعنی لیس کا عمل کرتے ہیں یا دونوں غیر عاملہ ہیں اور انکے بعد واقع ہونے والا اسم مبتدا ہونے کی بنا پر مرفوع ہے۔

۳۔ پہلا اسم مفتوح اور دوسرا اسم مرفوع ہو، جیسے: لا خيْرَ مـرجُوٌّ من اللئيم ولا نفعٌ میں پہلا لا عاملہ یعنی إنّ کا عمل کر رہا ہے اور دوسرے لا میں دو صورتیں جائز ہیں (الف) لا زائدہ ہو اسکے بعد واقع ہونے والا اسم مبتدا ہونے کی وجہ سے مرفوع ہو۔ (ب) لا عاملہ ہو یعنی لیس کا عمل کرے۔

۴۔ پہلا اسم مرفوع اور دوسرا اسم مفتوح ہو، جیسے: لا خَيْرٌ مرجُوٌّ من اللئيم ولا نفعَ۔

۵۔ پہلا اسم مفتوح ہو اور دوسرا اسم منصوب ہو، جیسے: لا خَيْرَ مـرجُـوٌّ من اللئيم ولا نـفعًا میں پہلا لا عاملہ ہے یعنی إنّ کا عمل کر رہا ہے جبکہ دوسرا لا زائدہ ہے اور اسکے بعد آنے والا اسم پہلے لا کے اسم کے محل کے اعتبار سے منصوب ہے۔

قواعد:

۱۔ لا النافية للجنس کے ذریعہ جنس کے تمام افراد سے حکم کی نفی کی جاتی ہے۔

۲۔ لا النافية للجنس "إنّ" کی طرح عمل کرتے ہوئے اسم کو منصوب اور خبر کو مرفوع کرتا ہے۔

۳۔ لا النافية للجنس پانچ شرائط کے ساتھ "إنّ" کا عمل کرتا ہے:

(ا) یہ نافیہ ہو ناہیہ یا زائدہ نہ ہو۔ (ب) اس کے ذریعہ جنس کے ہر ہر فرد سے حکم کی نفی کی جائے۔ (ج) اس پر حرف جر داخل نہ ہو۔ (د) اس کا اسم اور خبر نکرہ ہوں۔ (ہ) اس کے اور اسم کے درمیان کوئی فاصل نہ ہو۔

۴۔ لا النافية للجنس کا اسم تین صورتوں میں واقع ہوتا ہے:

(ا) اگر لا الـنـافية لـلـجـنـس کا اسم مضاف ہو تو منصوب ہوتا ہے۔ (ب) اگر شبیہ بالمضاف ہو تو بھی

منصوب ہوتا ہے۔ (ج) اگر مفرد ہو یعنی مضاف یا شبیہ بالمضاف نہ ہو تو وہ نصب کی علامت پر مبنی ہوتا ہے۔ یعنی اسم مفرد اور جمع تکسیر فتحة پر، مثنی اور جمع مذکر سالم یاء پر اور جمع مؤنث سالم کسرة پر مبنی ہوتا ہے۔

۵۔ اگر لا النافية للجنس کے اسم کے بعد اسکی صفت واقع ہو تو اس میں تین اعراب جائز ہیں: ۱۔ مرفوع ۲۔ منصوب ۳۔ مفتوح۔

۶۔ جب جملے میں لا تکرار کے ساتھ واقع ہو اور اسکے بعد واقع ہونے والا اسم نکرہ مفرد بلا فاصل ہو تو اس میں پانچ صورتیں جائز ہیں۔

التمرين - ١

ميّز "لا" العاملة من الملغاة فيما يأتي وبيّن سبب الإلغاء:

نموذج: لَا فِي العِلْمِ نَصِيْبٌ لِمُتَكَبِّرٍ وَلَا حَظٌّ.

لا: نافية مهملة غير عاملة — **سبب الإلغاء:** وقع الفاصل بينها وبين اسمها.

٢ـ لَا يَنْفَعُ عَمَلٌ بِلَا إِخْلَاصٍ.

٣ـ لَا الدُّنْيَا تَدُوْمُ وَلَا الإِنْسَانُ يَبْقَى أَبَدًا.

٤ـ لَا فِي الجَنَّةِ هَمٌّ وَلَا حُزْنٌ.

٥ـ لَا حُرْمَةَ لِمَنْ يَبْغِي فِي الأَرْضِ الفَسَادَ.

٦ـ لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ فِي الإِسْلَامِ.

٧ـ لَا فِي المَجْدِ مَجَالٌ لِمُتَكَاسِلٍ وَلَا مَدْخَلٌ.

٨ـ لَا مُغْتَنِمًا فُرْصَةً نَادِمٌ عَلَى فِعْلِهِ.

٩ـ التَّاجِرُ التَّقِيُّ الأَمِيْنُ يُسَاوِمُ وَيُبَايِعُ بِلَا كَذِبٍ وَخِيَانَةٍ.

١٠ـ لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ فِي الإِسْلَامِ.

١١ـ لَا سَعَادَةَ فِي سَخَطِ الرَّبِّ وَلَا شَقَاوَةَ فِي رِضَى الرَّبِّ.

١٢ـ لَا مَالُكَ يُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللهِ شَيْئًا وَلَا أَوْلَادُكَ وَلَا عَشِيْرَتُكَ.

التمرين - ٢

املأ الفراغات بوضع اسم "لا" النافية للجنس مع ضبطه بالشكل كما في المثال:

نموذج: لا خَيْرَ في تضييع الأوقات.

٢ـ لا _____ إِلَى دِيْنِ الحَقِّ مُتَخَاذِلٌ.

٣ـ لَا _____ مُرَاءٍ مَقْبُوْلَةٌ عِنْدَ اللهِ.

٤ ـ لَا ـــــ رَحِمَهُ مُسْتَجَابُ الدُّعَاءِ. ٥ ـ لَا ـــــ بَعْدَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ.

٦ ـ لَا ـــــ زَوْرٍ نَاجِيَانِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ. ٧ ـ لا ـــــ فِي حَقٍّ وَطَنِهِ موفَّقٌ في حياته.

٨ ـ لَا ـــــ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ مُتَعَرِّضٌ لِلْفِتَنِ. ٩ ـ لَا ـــــ بَعْدَ الاسْتِخَارَةِ وَلَا ـــــ بَعْدَ الاسْتِشَارَةِ.

١٠ ـ لَا ـــــ مَالَهُ خَائِفٌ مِنَ التَّلَفِ وَلَا ـــــ مَالَهُ نَاجٍ مِنَ التَّلَفِ.

التمرين ـ ٣

استخرج من الجمل الآتية اسم "لا" النافية للجنس وبيّن نوعه والمعرب والمبني منه:

نموذج: لَا تَائِبِيْنَ مَرْدُوْدُوْنَ عِنْدَ اللّٰهِ.

تائبين: اسم "لا" النافية للجنس. **النوع:** مفرد **الإعراب:** مبني على الياء.

٢ ـ لَا أَحَدَ أَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى. ٣ ـ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الفَتْحِ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ.

٤ ـ لَا خَائِنِين أَمَانَاتِهِم مَحْبُوبُونَ. ٥ ـ لَا تَوْبَةَ لِأَحَدٍ بَعْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا.

٦ ـ لَا غَافِرًا الذَّنْبَ إِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَهُ. ٧ ـ لَا كَبِيْرَةَ مَعَ الاسْتِغْفَارِ وَلَا صَغِيْرَةَ مَعَ الإِصْرَارِ.

٨ ـ لَا بَارًّا بِوَالِدَيْهِ مَحْرُوْمٌ مِنَ الأَجْرِ. ٩ ـ لَا سَابِقِيْنَ فِي الخَيْرَاتِ مُتَحَسِّرُوْنَ يَوْمَ القِيَامَةِ.

١٠ ـ لَا حَارِسًا لِلْوَطَنِ مُهْمِلٌ فِي وَاجِبِهِ. ١١ ـ لَا مُنْفِقَاتِ أَمْوَالَهُنَّ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ خَائِفَاتٌ مِنَ التَّلَفِ.

١٢ ـ لَا نَائِلِيْنَ مِنَ الإِسْلَامِ وَأَهْلِهِ نَاجِحُوْنَ فِي تَحْقِيْقِ أَهْدَافِهِم.

التمرين ـ ٤

بيّن إعراب الكلمات الملونة في الجمل الآتية مع بيان السبب:

نموذج: ١ ـ لا محاضرة دينية خالية عن النفع.

محاضرة: اسم "لا" النافية للجنس مبني على الفتحة في محل نصب. دينية: صفة لـ"محاضرة" ويجوز في إعرابها ثلاثة أوجه: ١ ـ مرفوع (دينيةٌ) على موضع 'لا' مع اسمها فإنهما في موضع الابتداء.

٢ ـ منصوب (دينيةً) على موضع اسمها (محاضرة) فإن موضعه نصب بـ "لا" العاملة عمل "إنّ".

٣ـ مفتوح (دينيةَ) كتركيب خَمْسَةَ عَشَرَ في محل نصب.

٢ـ لا الحفظُ بدون الفهم مُفيدٌ.

الحفظ: مبتدأ مرفوع ولا يجوز فيه إلا الرفع؛ لأنه معرفة.

٣ـ لا شجرة مثمرة في البستان.

٤ـ لا الدرس صعب ولا التمارين.

٥ـ لا خائن أمة ناج من العذاب.

٦ـ لا وصب في الجنة ولا نصب.

٧ـ لا الحرب وحدها ميدان الشجاعة.

٨ـ لا امرأة متحجبة متجولة في الأسواق.

٩ـ لا رجل عاقل مضيّع أوقاته في اللهو واللعب.

١٠ـ لا العيد لمن لبس الجديد إنما العيد لمن خاف الوعيد.

١١ـ لا فاحش متفحش في الكلام محبوب عند الله ولا عند رسوله ﷺ.

١٢ـ لا قراءة قصص خفيفة كافية لغذاء عقل الإنسان ولا مجلات رخيصة

التمرين ـ ٥

استخرج من الآيات الآتية "لا" النافية للجنس، وبيّن اسمها وخبرها، و ميّز العاملة من الملغاة مع بيان سبب الإلغاء:

نموذج: كَلَّا لَا وَزَرَ إِلَى رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمُسْتَقَرُّ.

لا: نافية للجنس عاملة. وزر: اسم "لا" مبني على الفتحة وخبره محذوف تقديره "موجود".

٢ـ وَإِنْ يُرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَادَّ لِفَضْلِهِ.

٣ـ إِنَّهُمْ لَا أَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ.

٤ـ إِنَّ لَكَ فِي الْحَيَاةِ أَنْ تَقُوْلَ لَا مِسَاسَ.

٥ـ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ أَمْرِ اللهِ إِلَّا مَنْ رَحِمَ.

٦ـ يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلَائِكَةَ لَا بُشْرٰى يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِيْنَ.

٧ـ لَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ.

٨ـ فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ.

٩ـ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَإِنِّيْ جَارٌ لَّكُمْ.

١٠ـ لَا الشَّمْسُ يَنْبَغِيْ لَهَا أَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ.

١١ ـ فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَلَا أَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّلَا يَتَسَاءَلُوْنَ.

١٢ ـ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ إِلَى الْكُفَّارِ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ.

١٣ ـ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ.

١٤ ـ وَلَا أَنْتُمْ عَابِدُوْنَ مَا أَعْبُدُ وَلَا أَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُمْ وَلَا أَنْتُمْ عَابِدُوْنَ مَا أَعْبُدُ.

١٥ ـ أَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَّأْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَلَا شَفَاعَةٌ.

التمرين ـ ٦

استخرج من الأحاديث الآتية "لا" النافية للجنس، وعيّن اسمها وخبرها:

نموذج: لَا رُقْيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ.

لا: النافية للجنس رقية: اسم لا، مبني على الفتحة، وخبره محذوف، تقديره: "كائن".

٢ ـ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

٣ ـ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا إِيْمَانَ لِمَنْ لَا أَمَانَةَ لَهُ وَلَا دِيْنَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهُ.

٤ ـ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اَللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الآخِرَةِ فَبَارِكْ فِي الأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ.

٥ ـ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّ إِذَا ذَكَرَهَا لَا كَفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذٰلِكَ.

٦ ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا وُضُوْءَ لَهُ وَلَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ.

٧ ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَبِيَدِي لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ.

٨ ـ عَنْ نَافِعٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَنَامُ وَهُوَ شَابٌّ أَعْزَبُ لَا أَهْلَ لَهُ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ ﷺ.

٩ ـ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ.

١٠ ـ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَا صَلَاةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغِيْبَ الشَّمْسُ.

١١ ـ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا يَقُوْلُ أَحَدُكُمْ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي إِنْ شِئْتَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي إِنْ شِئْتَ لِيَعْزِمِ الْمَسْأَلَةَ

فإنَّه لا مُكْرِهَ لَهُ.

١٢ـ إنَّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ كانَ إذا أَوَى إلى فِرَاشِهِ قالَ: الحَمْدُ للهِ الَّذِي أطْعمَنا وسَقَانا وكَفَانَا وَآوَانَا فكَمْ مِمَّنْ لا كَافِيَ لَهُ ولا مُؤْوِيَ.

١٣ـ قال ﷺ: لا أحَدَ أغْيَرُ مِنَ اللهِ ولِذَلِكَ حَرَّمَ الفَوَاحِشَ ما ظَهَرَ مِنْهَا وما بَطَنَ ولا أحَدَ أحَبُّ إليهِ المَدْحُ مِنَ اللهِ ولذلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ.

١٤ـ قَالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: السَّمْعُ والطَّاعَةُ عَلَى المَرْءِ المُسْلِمِ فيمَا أَحَبَّ وكَرِهَ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ فإذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلا سَمْعَ ولا طَاعَةَ.

١٥ـ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا حَسَدَ إلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتاهُ اللّهُ مالًا فَسَلَّطَهُ علَى هَلَكَتِهِ فِي الحَقِّ وَرَجُلٌ آتاهُ اللّهُ الحِكْمَةَ فَهُو يَقْضِي بِها ويُعَلِّمُها.

التمرين ـ ٧

نموذج في الإعراب:

١ـ وأنَّ الْكافِرِيْنَ لَا مَوْلَى لَهُمْ.

و: عاطفة، مبنية على الفتح، لا محل لها من الإعراب.

أنَّ: حرف نصب وتوكيد ومشبه بالفعل، لا محل له من الإعراب.

الكافرين: اسم "أنّ" منصوب، وعلامة نصبه الياء؛ لأنه جمع مذكر سالم.

لا: النافية للجنس، مبنية على السكون، لا محل لها من الإعراب.

مولى: اسم "لا"، مبني على الفتح المقدر على الألف، منع من ظهورها التعذر، في محل نصب.

لهم: لـ: حرف جر، مبني على الفتح، لا محل له من الإعراب. هم: ضمير متصل، مبني على السكون، في محل جر والجار والمجرور متعلقان بخبر "لا" محذوف.

الجملة "أن الكافرين": معطوفة على الجملة التي قبلها.

الجملة "لا مولى لهم": في محل رفع خبر "أنّ".

٢ـ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ.

لا: النافية للجنس، بنية على السكون، لا محل لها من الإعراب.

قوة: اسم "لا"، مبني على الفتح، في محل نصب.

إلّا: أداة حصر ملغاة، مبنية على السكون، لا محل لها من الإعراب.

بـاللّٰه: بـ: حرف جر، مبني على الكسرة، لا محل له من الإعراب. **اللّٰه:** لفظ الجلالة، مجرور، وعلامة جره الكسرة الظاهره على آخره، والجار والمجرور متعلقان بخبر "لا" محذوف.

أعرب ما يلي:

١ـ قَالُوْا لَا ضَيْرَ إِنَّا إِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ.

٢ـ قَالُوْا سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا.

٣ـ لَا صَادِّيْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْصُوْرُوْنَ.

٤ـ فَإِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ إِلَّا عَلَى الظَّالِمِيْنَ.

٥ـ لَا بَرَكَةَ لِلسِّلْعَةِ فِي الحِلْفِ الكَاذِبِ.

٦ـ ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ.

٧ـ لَا مُحَاسِبًا نَفْسَهُ مُتَعَرِّضٌ لِلْحَسْرَةِ وَالنَّدَامَةِ.

٨ـ لَا كَبِيْرَةَ مَعَ الاسْتِغْفَارِ وَلَا صَغِيْرَةَ مَعَ الإِصْرَارِ.

٩ـ وَلَوْ تَرَى إِذْ فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ وَأُخِذُوْا مِنْ مَكَانٍ قَرِيْبٍ.

١٠ـ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ رَبُّكُمْ وَرَبُّ آبَائِكُمُ الْأَوَّلِيْنَ.

الدرس الحادي عشر

لا سيّما

الأمثلة:

١ ـ يَتَحَلَّى الْمُؤْمِنُ بِمَكَارِمِ الأَخْلَاقِ وَلَا سِيَّمَا الصَّبْرِ/ الصَّبْرُ.

٢ ـ اجْتَنِبْ سُوْءَ الأَخْلَاقِ لَاسِيَّمَا غَضَبٌ/غَضَبٍ/غَضَبًا.

٣ ـ يَشْتَدُّ الْبَرْدُ فِي الشِّتَاءِ وَلَاسِيَّمَا لَيْلًا.

٤ ـ الدّعاءُ يَرْبِطُ صِلَةَ الْعَبْدِ مَعَ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا سِيَّمَا فِي التَّهَجُّدِ.

٥ ـ أُحِبُّ زَيْدًا لَا سِيَّمَا رَاغِبًا فِي الدِّرَاسَةِ.

شرح وتفصیل:

مندرجہ بالا جملوں پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ لا سیـــمـــا[1] کے اسلوب کو فوقیت یا خاصیت کے معنی ادا کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔یعنی لا سیـــمـــا کے بعد واقع ہونے والا اسم[2] ما قبل پر حکم کے اعتبار سے فوقیت وفضیلت رکھتا ہے، چنانچہ جملہ ا۔ یتحلی المؤمن بمکارم الأخلاق سے ظاہر ہوتا ہے کہ مؤمن اچھے اخلاق سے متصف ہوتا ہے،لیکن جب اس جملے میں ولا سیما الصبرُ کا اضافہ کیا گیا تو اس سے یہ بات واضح ہوئی کہ متکلم کے نزدیک صبر کو تمام مکارم اخلاق پر فضیلت حاصل ہے۔مندرجہ بالا جملوں پر مزید غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ لا سیـــمـــا کا اسلوب درج ذیل امور پر مشتمل ہے:

ا۔ لا نافية للجنس ہے۔ سِيَّ[3] اسکا اسم ہے اور اسکی خبر وجوباً محذوف ہے۔جسکی تقدیر كَائِن یا حَاصِل ہے۔

۲۔ ما جو کہ سيّ کے ساتھ متصل ہے زائدہ بھی ہوسکتا ہے،موصولہ بھی یا نکرہ موصوفہ بمعنی شيء بھی۔

۳۔ لا سیما کے بعد واقع ہونے والا اسم نکرہ بھی ہوسکتا ہے اور معرفہ بھی۔

(ا) لا سیّما کے اسلوب میں "واو" کو حذف کرنا بھی جائز ہے۔ (۲) یہ اسم مفضل کہلاتا ہے۔ (۳) سِيّ کے معنی "مثل" کے ہیں۔

اگر لا سيما کے بعد واقع ہونے والا اسم معرفہ ہو تو اس میں رفع اور جر دونوں صورتیں جائز ہیں، لیکن جر افصح ہے۔ جر کی صورت میں سِيَّ، لا النافية للجنس کا اسم ہونے کی بنا پر منصوب ہوتا ہے اور ما کے بعد آنے والے اسم کی طرف مضاف ہوتا ہے جبکہ ما زائدہ ہے، اور جملے کی تقدیر یوں بنتی ہے: وَلَا مِثْلَ الصَّبْرِ۔ رفع کی صورت میں بھی سيَّ، لا النافية للجنس کا اسم ہونے کی بنا پر منصوب ہوتا ہے اور ما کی طرف مضاف ہوتا ہے۔ اور ما اسم موصول بمعنی الذي یا نکرہ موصوفہ بمعنی شيء ہوتا ہے اور اس کے بعد آنے والا اسم مبتدا محذوف کی خبر ہوتا ہے، جسکی تقدیر هو سے کی جاتی ہے، چنانچہ اگر ما اسم موصول بمعنی الذي ہو تو جملے کی تقدیر یوں ہوگی: ولا مِثْلَ الذي هو الصَّبْرُ اور اگر ما نکرہ موصوفہ بمعنی شيء ہو تو جملے کی تقدیر یوں ہوگی: ولا مثل شيء هو الصبرُ۔

اگر ما کے بعد آنے والا اسم نکرہ ہو تو اس میں تین صورتیں جائز ہیں: رفع، جر اور نصب على التمييز [1] (کیونکہ تمیز ہمیشہ نکرہ ہوتی ہے) لہذا جملہ۲۔ اجتنب سوء الأخلاق و لا سيما غضبٍ/غضبٌ/غضبًا میں ما کے بعد آنے والا اسم غضب نکرہ ہے اور رفع، جر اور نصب تینوں حالتوں میں واقع ہے، اس صورت میں بھی جر افصح ہے۔ نصب کی صورت میں سيَّ عدم اضافت کی وجہ سے مبني على الفتحة ہوتا ہے اور ما كافة عن الإضافة ہوتا ہے۔

بعض مرتبہ لا سيما کے بعد واقع ہونے والا اسم مفضل مذکور نہیں ہوتا، بلکہ اسکے بجائے اس کا حال یا ظرف یا جار و مجرور مذکور ہوتے ہیں اور اسکے حذف پر سیاق کلام دلالت کرتا ہے، لہذا جملہ۳۔ يشتد البرد في الشتاء و لا سيما ليلا میں لا سيما کے بعد ظرف ليلا مذکور ہے، لہذا تقدیر کلام یوں ہوگی: يشتد البرد في الشتاء ولا سيما البرد ليلا جملہ۴۔ الدعاء يربط صلة العبد مع ربه عز وجل و لا سيما في التهجد میں لا سيما کے بعد جار و مجرور في التهجد مذکور ہے، لہذا جملے کی تقدیر یوں ہوگی: الدعاء يربط صلة العبد مع ربه و لا سيما الدعاء في التهجد۔ جملہ۵۔ أُحبّ زيدًا و لا سيما راغبا في الدراسة میں لا سيّما کے بعد اسم مفضل کا حال راغبا مذکور ہے اور یہ حال فعل محذوف أخصُّ کے مفعول سے ہے جس کی تقدیر یوں ہوگی: أحب زيدا وأخصه [2] بزيادة المحبة في هذه الحالة۔

قواعد:

۱۔ لا سيما ایک ایسا مرکب ہے جو اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس کے بعد آنے والا اسم حکم کے اعتبار سے

(۱) یہ منصوب اسم سيَّ کی تمیز ہوتی ہے اور اسکو ما کی تمیز بنانا بھی جائز ہے لیکن اس صورت میں ما نكرة تامة (جسے صفت کی ضرورت نہ) ہوگی۔

(۲) لأن معنى سيَّ هنا "خصوصا".

اپنے ماقبل پر فوقیت اور فضیلت رکھتا ہے۔

۲۔ اگر لا سیـمـا کے بعد اسم مفضل معرفہ ہوتو اسمیں رفع وجر دوصورتیں جائز ہیں اور اگر نکرہ ہوتو رفع، جر اور نصب تینوں صورتیں جائز ہیں۔

۳۔ حالت جر میں اسم مفضل سـیّ کا مضاف ہونے کی بنا پر مجرور ہوتا ہے۔ حالت رفع میں اسم مفضل مبتدا محذوف کی خبر بن کر آتا ہے، حالت نصب میں اسم مفضل تمیز بن کر آتا ہے۔ اور ما کافة عن الإضافة اور سيّ مبني على الفتحة ہوتا ہے۔

۴۔ اگر لا سیما کے بعد حال (مفرد یا جملہ) یا شبه الجملة (ظرف یا جار ومجرور) ہوتو اسم مفضل کا حذف کرنا جائز ہوتا ہے بشرطیکہ سیاق کلام محذوف پر دلالت کرے۔

التمرين - ١

تأمل العبارات الآتية وبين أوجه الإعراب الجائزة في كل اسم يأتي بعد "لا سيما" مع بيان السبب:

نموذج: احْفَظْ لِسَانَكَ عَنِ الإِثْمِ وَلَا سِيَّمَا غِيْبَةٌ.

يجوز في الاسم المفضل (غيبة) الرفع والنصب والجر؛ لأنه وقع نكرة.

٢ـ عَلَى الْمَرْءِ أَنْ يَغْتَنِمَ عُمَرَهُ لَا سِيَّمَا شَبَابه وَيَحْرُصَ عَلى طَاعَةِ اللّٰهِ.

٣ـ تَحْتَوِي الفَوَاكِهُ عَلَى الْمُرَكَّبَاتِ اللَّازِمَةِ لِنُمُوِّ الجِسْمِ وَبِنَائِهِ وَلَا سِيّمَا التمر.

٤ـ لِكَثْرَةِ الأَكْلِ مَضَرَّةٌ أَكِيْدَةٌ عَلَى صِحَّةِ الجَسَدِ وَسَلَامَتِهِ وَلَا سِيَّما الأَكْل عِنْدَ الشَّبَعِ.

٥ـ يَحْتَرِزُ الْمُؤْمِنُ مِن جَمِيعِ مَا يحبِطُ الأَعْمالَ مِن الآفاتِ الباطِنةِ ولَا سِيَّمَا عُجْب ورِيَاء.

٦ـ يَهْتَمُّ الدِّيْنُ الإسلاميُّ بِأَنْ تكونَ الرَوَابِطُ بَيْنَ المسلِمِيْنَ قَوِيَّةً وَثِيْقَةً وَلَا سِيما رَابِطَة الجِوَارِ.

٧ـ جَالِسِ الصُّلَحَاءَ وَلَا سِيّما مَن ذَكَّرَكَ اللّٰهُ رُؤيتُه وَزَادَ فِي عِلْمِكَ مَنْطِقُهُ ورَغَّبَكَ في الآخِرَةِ عَمَلُهُ.

٨ـ يَجِبُ أَلّا يَدَّخِرَ الْمُؤْمِنُونَ وُسعًا فِي تَعَلُّمِ العُلُومِ النَّافِعَةِ وَلَا سيّما العُلُوم الَّتِي تُسْهِم بِنَصِيْبٍ فِي تَقَدُّمِ الأُمَّةِ.

٩ـ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحِبُّ الطِّيْبَ وَيَكْرَهُ الرَّائِحَةَ الكَرِيْهَةَ وَكَانَ يَحُثُّ النَّاسَ عَلى ذلِكَ ولَا سيّما فِي المَواسم

والمجتمعات.

١٠ ـ مِن المَشَاهِدِ أنّ الأطْفَالَ والأوْلَادَ يَقْتَدُون بِكِبَارِهِم ولَا سيّما أساتِذَتهم وَمُعَلِّمِيهم ويَحْتَذُون حَذْوَهم ويَسِيْرُونَ سَيْرَهُم.

١١ ـ إنّ قراءةَ أحْوالِ السَّلَفِ الصَّالِحِ وَدِرَاسَةَ حياةِ الصَّحَابَةِ والتابِعِين رضي الله عنهم خير ما يُفِيْدُنا ولَا سيّما طَلَبتنا وَطَالِبَاتنا، شَبَابنا وشاباتنا.

١٢ ـ المجتَمَعُ الجَاهِلِيُّ كان خِلْواً من نَظْرَةِ تقديرٍ وإجْلالٍ لِلْمَرْأةِ فِي كُلِّ حَيٍّ وفِي كُلِّ قَبِيلَةٍ ولا سيّما فِي بَنِي تميم وقَبَائل قليلةٍ أُخْرى حَيْثُ مَارَسُوا عادَةَ وَأْدِ البَناتِ.

التمرين ـ ٢

عبّر عن المعاني في التراكيب الآتية بجمل تشتمل على "لا سيما":

نموذج: البِلادُ العَرَبِيَّة غَنِيةٌ بِمَعَادِنَ كثيرةٍ وَأنفَسُها وأغْلاها البِتْرُول.

البلاد العربية غنية بمعادن كثيرة ولا سيما البترول.

٢ ـ لِلْحَبَّةِ السَّوْداءِ أثَرٌ فَعَّالٌ فِي صِحَّةِ الجَسَدِ وَسَلامَتِهِ مِنَ الأمْرَاضِ وَخاصَةً علَى الرِّيْقِ.

٣ ـ العباداتُ التي فَرَضَها اللّهُ علَى المُسْلِمِيْنَ كَفِيْلَةٌ بإصْلاحِ حياةِ الفَرْدِ وَحياةِ المُجْتَمَعِ وَمِن أهَمِّهَا الصَّلاةُ.

٤ ـ يَحُثُّ الإسْلامُ علَى الأسْبابِ الَّتِي تُورِثُ الألْفَةَ وَالْمَحَبَّةَ بَيْنَ أهْلِهِ وَيُحَرِّضُ عَلَى التَّعَاوُنِ وَالتَّعاضُدِ بَيْنَ المُسْلِمِيْنَ بِصِفَةٍ خَاصَةٍ.

٥ ـ لقد امْتَازَت النِّساءُ فِي صَدْرِ الإسْلامِ بِالصِّدْقِ فِي الرِّوايَةِ وَالأمَانَةِ فِي العِلْمِ وَالبُعْدِ عَن مَواطِنِ الضَّعْفِ والشَّكِّ ومِنْ طَلِيْعَةِ هؤلاءِ النِّسْوَةِ أمُّ المُؤمِنِيْنَ عائشةُ رضي الله عنها فَإنَّهَا كانَتْ مِن أدَقِّ النِّساءِ فِي رِوايَةِ الحَدِيْثِ.

التمرين - ٣

نموذج في الإعراب:

يمتاز العرب بصفاتهم الحميدة ولا سيما شجاعةٌ /شجاعةٍ /شجاعةً:

يمتاز: فعل مضارع، مرفوع، وعلامة رفعه الضمة الظاهرة على آخره.

العرب: فاعل مرفوع، وعلامة رفعه الضمة الظاهرة على آخره.

بصفاتهم: بـ: حرف جر، مبني على الكسرة، لا محل له من الإعراب.

صفات: مجرور بحرف جر، وعلامة جره الكسرة الظاهرة على آخره. **هم:** ضمير متصل، مبني على السكون، في محل جر بالإضافة، مضاف إليه، والجار والمجرور متعلقان بالفعل "يمتاز".

الحميدة: نعت لـ"صفات"، مجرور، وعلامة جره الكسرة الظاهرة على آخره.

ولا سيما شجاعةٌ/ شجاعةٍ/ شجاعةً: يجوز فيه ثلاثة أوجه: الرفع والنصب والجر.

الكلمة	حالة الرفع	حالة النصب	حالة الجر
و	للاستئناف	للاستئناف	للاستئناف
لا	نافية للجنس تعمل عمل إنّ، حرف لا محل له من الإعراب.	نافية للجنس تعمل عمل إنّ، حرف لا محل له من الإعراب.	نافية للجنس تعمل عمل إنّ، حرف لا محل له من الإعراب.
سيّ	اسم "لا" منصوب (مضاف) وعلامة نصبه الفتحة الظاهرة على آخره.	اسم "لا" مبني على الفتح في محل نصب.	اسم "لا" منصوب (مضاف) وعلامة نصبه الفتحة الظاهرة على آخره.
ما	اسم موصول [1] مبني على	زائدة (كافة عن الإضافة)،	زائدة حرف مبني على

(١) أو نكرة موصوفة بمعنى شيء.

	السكون في محل جر بالإضافة مضاف إليه.	حرف مبني على السكون لا محل له من الإعراب.	السكون لا محل له من الإعراب.
شجاعة	خبر لمبتدأ محذوف وجوبا تقديره "هو" والجملة من المبتدأ والخبر(١) لا محل له من الإعراب صلة الموصول.	تمييز "سي" منصوب وخبر "لا" محذوف تقديره "موجود".	مضاف إليه مجرور وخبر "لا" محذوف تقديره "موجود".

الجملة "يمتاز العرب ....": ابتدائية، لا محل لها من الإعراب.

الجملة "لا سيما ....": مستأنفة، لا محل لها من الإعراب.

أعرب الجمل الآتية:

١ ـ ساعد النَّاسَ ولا سيما الفقراء.

٢ ـ تُعجبني الأزهار كلها ولا سيما وردة.

٣ ـ أَهْتَمُّ بالأدعية المأثورة ولا سيما صباحًا ومساءً.

٤ ـ أرجو أن أزور الأماكن المقدسة ولا سيما بيت الله.

٥ ـ المؤمن يحسن معاملته مع كل أحد ولا سيما مع أهله.

(١) إذا كان "ما" نكرة موصوفة بمعنى شيئ فالجملة من المبتدأ والخبر (هو شجاعة) في محل جر صفة لـ "ما".

الدرس الثاني عشر

الحروف النواسخ: ما، لا، إن، ولات المشبهات بـ "ليس"

یہ باب ایسے حروف نواسخ پر مشتمل ہے جو لیس سے مشابہت رکھتے ہیں یہ مشابہت دو اعتبار سے ہے:

۱۔ یہ بھی لیس کی طرح نفی کے معنوں میں استعمال ہوتے ہیں۔

۲۔ یہ لیس کی طرح ہی جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر اسم کو مرفوع اور خبر کو منصوب کرتے ہیں۔

ألف: ما[1] المشبهة بـ "ليس"

الأمثلة:

۱ ـ مَا اللّٰهُ غَافِلاً عَمَّا يَفْعَلُ الظَّالِمُوْنَ.

۲ ـ مَا الْمُؤمِنُ كَذَّابًا.

۳ ـ مَا الْحُسْنُ فِي وَجْهِ الْفَتٰى شَرْفًا لَهُ إِذَا لَمْ يَكُنْ فِي فِعْلِهِ وَالخَلاَئِقِ.

شرح و تفصیل:

ما المشبهة بـ لیس[2] زمانہ حال پر دلالت کرتا ہے۔ یہ تین شرطوں کے ساتھ نسخ کا عمل کرتا ہے:

۱۔ مـا کے اسم اور خبر کے درمیان إلا نہیں آنا چاہئے، اگر إلا آجائے تو اس میں نفی کے معنی نہیں رہتے اور نہ ہی اسکا اعرابی عمل باقی رہتا ہے، مثلا قوله تعالى: ﴿مَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُوْلٌ﴾ ، ﴿مَا أَنْتَ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا﴾ ۔

۲۔ ما کی خبر اس کے اسم پر مقدم نہیں ہونی چاہئے اگر ایسا ہو جائے تو یہ عمل نہیں کرتا، مثلا: مَـا كَذَّابٌ المُؤمِنُ میں چونکہ ما کی خبر كَذَّابٌ اسکے اسم الـمُؤمِنُ سے پہلے آگئی ہے، لہذا اس کا اعرابی عمل باقی نہیں رہا، لیکن اگر ما کے فوراً بعد جار

---

(۱) یہ ما الحجازية کہلاتا ہے کیونکہ اہل حجاز اسے ناسخ شمار کرتے ہیں بخلاف بعض العرب ۔ اور یہی قرآن کی لغت ہے، کقوله تعالى: ﴿مَا هُنَّ أُمَّهَاتِهِمْ إِنْ أُمَّهَاتُهُمْ إِلَّا اللَّائِي وَلَدْنَهُمْ﴾ میں ما کا اسم ضمیر منفصل هنّ مرفوع اور خبر أمهاتهم منصوب ہے۔

(۲) لیس کی طرح اسکی خبر پر بھی حرف جر "باء" داخل کر سکتے ہیں یہ باء زائدہ ہے اور خبر پر لفظا اثر انداز ہو کر اسکو مجرور کر دیتا ہے اور اصل میں ما کی خبر ہونے کی بنا پر في محل نصب ہوتا ہے، جیسے: قوله تعالى: ﴿وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ﴾ میں ظَلَّام لفظا مجرور ہے اور محلا منصوب ہے۔

مجرور یا ظرف آئے اور وہ قاعدے کے خلاف اسم پر مقدم بھی ہو تو اس صورت میں ما کا اعمال اور اہمال دونوں جائز ہیں، جیسے: مَا لِحَيَاةِ الإِنْسَانِ دَوَامٌ میں اعمال کی صورت میں شبہ الجملہ (لِحَيَاةِ الإِنْسَانِ) ما کی خبر مقدم محذوف سے متعلق ہوگا اور اہمال کی صورت میں شبہ الجملہ (لِحَيَاةِ الإِنْسَانِ)مبتدا کی خبر مقدم محذوف سے متعلق ہوگا۔

۳۔ ما کے بعد إِنْ الزَّائِدَة نہیں آنا چاہئے، جیسے: مَا إِنِ الْكَاذِبُ نَاجِحٌ۔

ب: لا المشبهة بـ "ليس"

الأمثلة:

۱۔ لَا رَجُلٌ أَمِيْنًا. ۲۔ لَا صَدِيْقَانِ وَفِيَّيْنِ.

۳۔ لَا جُنُوْدٌ مُسْتَعِدِّيْنَ لِمُلَاقَاةِ الْعَدُوِّ.

شرح وتفصیل:

لا المشبهة بـ "ليس" بھی نفی پر دلالت کرتا ہے،لیکن معنی کے اعتبار سے اس میں دو میں سے ایک احتمال پایا جاسکتا ہے، مثلا: لَا رَجُلٌ أَمِيْنًا کے یہ معنی بھی کئے جاسکتے ہیں کہ ایک مرد امانتدار نہیں ہے (أَيْ قَدْ تُفِيْدُ نَفْيَ الْخَبَرِ عَنْ فَرْدٍ وَاحِدٍ فَقَط) اور یہ معنی بھی لئے جاسکتے ہیں کہ کوئی بھی مرد امانتدار نہیں ہے (قَدْ تُفِيْدُ نَفْيَ الْخَبَرِ عَنْ جِنْسِ الرَّجُلِ)۔

اسی طرح لَا جُنُوْدٌ مُسْتَعِدِّيْنَ لِمُلَاقَاةِ الْعَدُوِّ کے یہ بھی معنی لئے جاسکتے ہیں کہ فوجیوں کی ایک جماعت دشمن سے ملاقات کے لئے تیار نہیں ہے اور یہ بھی معنی ہو سکتے ہیں کہ کوئی بھی فوجی ایسے نہیں ہیں جو دشمن سے ملاقات کے لئے تیار ہوں (أَيْ قَدْ تُفِيْدُ نَفْيَ الْخَبَرِ عَنِ الْجِنْسِ حَتّٰى تَدُلَّ عَلٰى أَنَّهُ لَا يُوْجَدُ جُنْدِيٌّ عَلَى الإِطْلَاقِ مُسْتَعِدٌّ لِمُلَاقَاةِ الْعَدُوِّ)۔

اسی طرح جہاں لا کا اسم مثنی آجائے وہاں صرف مثنی کی نفی بھی مقصود ہوسکتی ہے اور کل جنس کی بھی۔

لا المشبّهة بـ ليس چند شرائط کے ساتھ نسخ کا عمل کرتا ہے، جو مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ اس کا اسم اور خبر دونوں کا نکرہ ہونا ضروری ہے اگر دونوں یا دونوں میں سے ایک بھی معرفہ ہو تو یہ نسخ کا عمل نہیں کرتا،

جیسے جملہ: لَاالمَالُ بَاقٍ فِي يَدِ الْمُبَذِّرِ میں لا نسخ کا عمل نہیں کر رہا اور صرف نفی پر دلالت کر رہا ہے۔

۲۔اس کا اسم مقدم اور خبر مؤخر ہو۔

۳۔اس کے اسم اور خبر کے درمیان إلا نہ آئے، مثلاً: لَا رَجُلٌ إِلَّا خَائِنٌ اس جملے میں خبر کو نصب دینا جائز نہیں ہوگا۔

۴۔اس میں دونوں معنوں کا احتمال پایا جائے یعنی یا تو فرد واحد کی نفی مراد ہو یا مطلقاً جنس کی نفی مراد ہو۔

ج: إن المشبهة بـ "ليس"

الأمثلة:

۱ ـ إِنِ الْحَقُّ مَغْلُوبًا.

۲ ـ إِنِ الْخَائِنُ مُفْلِحًا.

۳ ـ إِنِ الْمُجْتَهِدُ رَاسِبًا.

شرح وتفصیل:

إن النافية معنی اور عمل میں بالکل ما الحجازية کے مشابہ ہے یہ بھی ما کی طرح زمانۂ حال میں نفی پر دلالت کرتا ہے۔اس کے إعمال کی بھی وہی شروط ہیں جو ما الحجازية کے إعمال کے لیے ضروری ہیں، لیکن شروط کے نہ پائے جانے کی صورت میں بخلاف ما الحجازية کے إن کا إهمال اور إعمال دونوں جائز ہیں، البتہ إعمال کی صورت میں یہ صرف جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے، جیسے: إِنِ الْحَقُّ إِلَّا مُرًّا جبکہ إهمال کی صورت میں یہ اسمیہ اور فعلیہ دونوں پر داخل ہوسکتا ہے، جیسے قولہ تعالی: ﴿إِنْ يَّتَّبِعُوْنَ إِلَّا الظَّنَّ﴾، ﴿إِنِ الْكَافِرُوْنَ إِلَّا فِي غُرُوْرٍ﴾۔

د: لات المشبهة بـ "ليس"

الأمثلة:

۱ ـ عَضَّ الْمُجْرِمُ عَلٰى يَدَيْهِ وَلَاتَ حِيْنَ مَنْدَمٍ.

۲ ـ شَمَّرَ الْكَسْلَانُ عَنْ سَاعِدِ الْجِدِّ وَلَاتَ وَقْتَ الاجْتِهَادِ.

۳۔ تَنَبَّهَ الْغَافِلُوْنَ وَلَاتَ سَاعَةَ تَنَبُّهٍ.

شرح وتفصیل:

لات بھی لیـــس کے معنوں میں آتا ہے، لیکن یہ زمانے کی نفی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اس کے اسم اور خبر دونوں زمانے پر دلالت کرنے والے کلمات (وقت، حین، زمن، ساعة) ہوتے ہیں ان دونوں میں سے ایک وجوبا محذوف ہوتا ہے، عام طور پر اسم محذوف ہوتا ہے اور خبر مذکور اور نکرہ ہوتی ہے۔

پہلے جملے میں وَلَاتَ حِيْنَ مَنْدَمٍ (اور ندامت کی گھڑی گزر گئی) معنی کے اعتبار سے وَلَاتَ الْحِيْنُ حِيْنَ مَنْدَمٍ[1] بنتا ہے۔

قواعد:

إن، لا، ما، لات النافيات، ليس کی طرح عمل کرتے ہیں یعنی (چند شرائط کے ساتھ) اپنے اسم کو مرفوع اور خبر کو منصوب کرتے ہیں۔

۱۔ إن اور ما کا اسم اپنی خبر پر مقدم ہو، اور ان کی نفی إلا کیساتھ ختم نہ ہو۔

۲۔ لا کی مذکورہ دو شرطوں کے ساتھ تیسری شرط یہ ہے کہ اس کا اسم اور خبر دونوں نکرہ ہوں۔

۳۔ لات کا اسم اور خبر ظرف زمان ہوں اور دونوں میں سے ایک محذوف ہو۔

التمرين - ۱

املأ الفراغات بأخبار مناسبة:

نموذج: ما السلع المعروضة غاليةً.

۲۔ لا أحد .... ۳۔ ما الإسلام .... ٤۔ ما دم المستشهد ....

٥۔ لا مؤمن .... ٦۔ إن الكذاب .... ٧۔ ما الرجل المهذب ....

٨۔ إن الواصل .... ٩۔ إن الكهرباء .... ١٠۔ استنجَدَ الجنديُّ على العدو ولات حين ....

(۱) أي ليس الحينُ حينَ مندم.

التمرين - ٢

ما الذي أوجب إلغاء عمل "إنْ"، و"ما" و"لا" في الجمل التالية ؟

نموذج: لَا البِرُّ سُوْءُ الخُلُقِ.

لا: ملغاة لوقوع اسمها معرفة.

٢ - إِن الدُّنيَا إلَّا مَلْعُونَةٌ.
٣ - مَا المُسْتَشَارُ إلَّا مُؤْتَمَنٌ.
٤ - مَا قُدْرَةُ الإنسانِ إلّا مَحْدُوْدَةٌ.
٥ - مَا صَفَقَاتُكَ إلّا رابِحَةٌ.
٦ - إنْ أُمُّكَ إلا قُدْوَةٌ حَسَنَةٌ.
٧ - لا الصِّدْقُ رَيْبَةٌ ولا الكِذْبُ طُمَأْنِيْنَةٌ.
٨ - ما وَعَنَ الظَّالِمُ صَفحك.
٩ - إن الإسلامُ إلا دِيْنٌ نَاصِحٌ.
١٠ - إن المدارِسُ الصَّناعِيَّةُ إلا تَسُدُّ حاجَاتِ البَلَدِ.

التمرين - ٣

ترجم إلى العربية:

۱- نہ قیمتیں سستی ہیں نہ مال اچھا ہے۔
۲- مجرم شرمندہ ہیں لیکن نجات کا وقت باقی نہیں رہا۔
۳- اے فاطمہ! اللہ تمہارے کاموں سے غافل نہیں ہے سو اس سے ڈرو۔
۴- ماں نے بچوں سے کہا: میرے پاس وہ چیز نہیں ہے جو تم مانگ رہے ہو۔
۵- اللہ کے لئے کوئی کام بھی مشکل نہیں ہے اور نہ اسے کوئی چیز عاجز کر سکتی ہے۔
٦- اے نصاریٰ! یقین رکھو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صرف رسول ہی ہیں اللہ کے بیٹے نہیں ہیں (العیاذ باللہ)۔
۷- آپ نہ اندھے کو راستہ دکھا سکتے ہیں نہ بہرے کو نصیحت سنا سکتے ہیں، آپ صرف انکو ہماری آیتیں سنا سکتے ہیں جو ہماری نشانیوں پر ایمان لاتے ہیں۔

التمرين - ٤

ميّز الحروف العاملة عمل "ليس" من غيرها في الآيات الآتية، وبيّن اسمها وخبرها في حالة الإعمال وسبب الإلغاء في حالة الإلغاء:

نموذج: مَا هُنَّ أُمَّهَاتِهِمْ إِنْ أُمَّهَاتُهُمْ إِلَّا اللَّائِيْ وَلَدْنَهُمْ.

ما: عاملة عمل "ليس". هن: اسم "ما". أمهات: خبر "ما". إن: نافية ملغاة لانتقاض نفيها بـ "إلا"

٢ـ مَا أَنْتَ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا.

٣ـ مَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ.

٤ـ وَ مَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ.

٥ـ إِنْ عِنْدَكُمْ مِّنْ سُلْطَانٍ بِهٰذَا.

٦ـ إِنْ هٰذَا إِلَّا أَسَاطِيْرُ الْأَوَّلِيْنَ.

٧ـ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰؤُلَاءِ يَنْطِقُوْنَ.

٨ـ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ.

٩ـ وَمَا أَنْتَ بِهَادِي الْعُمْيِ عَنْ ضَلَالَتِهِمْ.

١٠ـ إِنْ فِي صُدُوْرِهِمْ إِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِيْهِ.

١١ـ لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتَابِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتَابِ.

١٢ـ يَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوْ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ.

١٣ـ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ.

١٤ـ لَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ.

١٥ـ فَذَكِّرْهُمْ فَمَا أَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَّ لَا مَجْنُوْنٍ.

١٦ـ وَمَا أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ بِالَّتِي تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰى.

١٧ـ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ فَمَا مِنْكُم مِّنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِيْنَ.

١٨ـ مَا الْمَسِيْحُ بْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ.

١٩ـ كَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ.

٢٠ـ لَئِنْ بَسَطْتَّ إِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِيْ مَا أَنَا بِبَاسِطٍ يَّدِيَ إِلَيْكَ لِأَقْتُلَكَ.

٢١ـ قُلْ إِنِّيْ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَكَذَّبْتُمْ بِهِ مَا عِنْدِي مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهِ.

٢٢ـ فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا بِرَادِّيْ رِزْقِهِمْ عَلٰى مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيْهِ سَوَاءٌ.

٢٣ـ إِلَيْهِ يَرْجِعُ الْأَمْرُ كُلُّهُ فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ.

٢٤ـ إِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ.

التمرين ـ ٥

ميّز الحروف العاملة عمل "ليس" من غيرها في الأحاديث الآتية، وبيّن اسمها وخبرها في حالة الإعمال وسبب الإلغاء في حالة الإلغاء:

نموذج: عَنِ النَّبيِّ ﷺ قال: مَا مِنْكُم مِن أحدٍ يُنَجِّيْهِ عَمَلُهُ قالوا: ولا أنْتَ يا رسولَ اللّٰهِ؟ قال: ولَا أنَا، إلَّا أنْ يَتَغَمَّدَنِي اللّٰهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ.

ما: عاملة. من أحد: من: زائدة ، أحد: اسم "ما" ينجيه: خبر "ما".

٢ـ قال رسول اللّٰه ﷺ: لا بأْسَ بِبَوْلِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ.

٣ـ قالَ أنَسُ بنُ مالِكٍ رضي الله عنه: لَقَدْ أنْزَلَ اللّٰهُ الآيَةَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ فِيْهَا الخَمْرَ، ومَا بِالمَدِيْنَةِ شَرَابٌ يُشْرَبُ إلَّا مِنْ تَمْرٍ.

٤ـ قالَ النَّبِيُّ ﷺ: أنَا أوَّلُ شَفِيْعٍ فِي الْجَنَّةِ، لَمْ يُصَدَّقْ نَبِيٌّ مِنَ الأنْبِيَاءِ مَا صُدِّقْتُ، وإنَّ مِنَ الأنبياءِ نَبِيًّا ما يُصَدِّقُهُ مِن أمَّتِهِ إلا رَجُلٌ واحِدٌ.

٥ـ إن النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ على قَبْرَينِ فقالَ: إنَّهُمَا يُعَذَّبَانِ وما يُعَذَّبَانِ في كَبِيْرٍ، أمَّا هٰذَا، فَكَانَ لا يَسْتَتِرُ من بَوْلِهِ، وأمَّا هٰذَا: فكانَ يَمْشِي بالنَّمِيْمَةِ.

٦ـ قالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ما مِنْ نَبِيٍّ إلَّا وقد أنْذَرَ أُمَّتَهُ الأعْوَرَ الكَذَّابَ، ألَا إنّه أعْوَرُ، وأنَّ رَبَّكُم ليسَ بأعْوَرَ ومَكْتُوبٌ بين عينيه "ك ، ف ، ر".

٧ـ كانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إذا قامَ إلَى الصَّلاةِ كَبَّرَ ثُمَّ قالَ: إنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوات وَالأرْضَ حَنِيْفًا مُسْلِمًا ومَا أنَا مِنَ المُشْرِكِيْنَ.

٨ـ عن عَوْفِ بْنِ مالِكٍ الأشْجَعِيِّ قال: كُنَّا نَرْقِي فِي الجاهِلِيَّةِ فَقُلْنَا: يارَسُولَ اللّٰهِ! كَيْفَ تَرَى فِي ذٰلِكَ؟ فقال: اعْرِضُوا عليّ رُقَاكُم، لا بأْسَ بالرُّقِيِّ ما لَمْ يَكُنْ فِيْهِ شِرْكٌ.

٩ـ عن أبِيْ مُوسَى الأشْعَرِيِّ ﷺ قال: أتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي رهْطٍ مِنَ الأشْعَرِيِّيْنَ نَسْتَحْمِلُه فقال: واللّهِ لَا أحْمِلُكُم وما عندِي ما أحْمِلُكم عليه قال: فَلَبِثْنا ما شاءَ اللّه ثم أُتِيَ بإبِلٍ فأمَرَ لَنَا بثلاثِ ذُوْدٍ غُرِّ الذُّرٰى.

١٠ـ عن أنَسٍ ﷺ قالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْنَا ومَا هُوَ إلَّا أنا وَأُمِّي وأُمُّ حَرَامٍ خالَتِي فقالَتْ أُمِّي: يا رَسُولَ اللّهِ! خُوَيْدِمُكَ ادْعُ اللّهَ لَهُ، قالَ: فدَعَا لِي بِكُلِّ خَيْرٍ وكان فِي آخِرِ مَا دَعَا لِي بِهِ أنْ قالَ: اللّٰهُمَّ أكْثِرْ مالَهُ ووَلَدَهُ وبارِكْ له فيه.

١١ـ عن نافع قال: سَألَنِي عُمَرُ بنُ عَبْدِ العَزِيْزِ عنْ صَدَقَةِ العَسَلِ قال: قُلْتُ: ما عنْدَنا عَسَلٌ نَتَصَدَّقُ مِنْهُ ولٰكِنْ أخْبَرَنَا المُغِيْرَةُ بْنُ حَكِيْمٍ أنَّهُ قالَ لَيْسَ فِي العَسَلِ صَدَقَةٌ فقال عُمَرُ: عَدَلٌ مَرْضِيٌّ فكَتَبَ إلى النَّاسِ أنْ تُوضَعَ يَعْنِي عنهم.

١٢ـ عن عَبْدِ اللّهِ بنِ مَسْعُودٍ ﷺ قال: كُنَّا يَوْمَ بَدْرٍ كُلُّ ثلاثةٍ عَلى بَعِيْرٍ فكانَ أبُو لُبَابَةَ وعلِيُّ بْنُ أبِي طَالِبٍ زَمِيْلَيْ رسُولِ اللّهِ ﷺ قال فكانَتْ جاءَتْ عُقْبَةُ رسُولِ اللّهِ قالا: نَحنُ نَمْشِي عَنْكَ قال: ما أنْتُما بأقْوٰى منِّي وَمَا أنَا بأغْنٰى عَنِ الأجْرِ مِنْكُمَا.

١٣ـ كَتَبَ عُمَرُ بنُ عَبْدِ العَزِيْزِ إلى عَدِيِّ بنِ عَدِيّ: إنَّ لِلإيمان فَرائِضَ وشَرَائِعَ وحُدُوْدًا وسُنَنًا فَمَن اسْتَكْمَلَهَا اسْتَكْمَلَ الإيمانَ ومن لَمْ يَسْتَكْمِلْها لم يَسْتَكمِلِ الإيمَانَ فإنْ أعِشْ فسأبَيِّنُها لكم حتّى تَعْمَلُوا بها وإنْ أمُتْ فما أنَا عَلى صُحْبَتِكُم بِحَرِيْصٍ.

١٤ـ الصَّبِيُّ بنُ مَعْبَدٍ قال: كانَ نَصْرَانِيًا تَغْلَبِيًّا أعْرَابِيًّا فأسْلَمَ فَسَألَ أيُّ العَمَلِ أفْضَلُ؟ فقيل له: الجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجلَّ، فأرَادَ أنْ يُجَاهِدَ فقِيْلَ لَهُ: حَجَجْتَ؟ فقال: لَا، فَقِيْلَ: حُجَّ واعْتَمِرْ ثم جَاهِدْ. فانْطَلَقَ حتّى إذا كانَ بالحَوَابِطِ أهَلَّ بِهِمَا جَمِيْعًا فرَآهُ زَيْدُ بنُ صَوْحَانَ وَسُلَيْمَانُ بنُ رَبِيْعَةَ فقالاَ: لَهُوَ أضَلُّ مِن جَمَلِهِ أو مَا هُوَ بأهْدٰى مِنْ ناقَتِه. فانْطَلَقَ إلى عُمَرَ ﷺ فأخْبَرَ بِقَولِهِمَا فقالَ: هُدِيْتَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ.

التمرين ـ ٦

نموذج في الإعراب:

١ ـ مَا أَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ.

ما: نافية مبنية على السكون لا محل لها من الإعراب تعمل عمل "ليس". **أنا:** ضمير منفصل مبني على السكون في محل رفع اسم "ما". **عليكم: على:** حرف جر مبني على السكون لا محل له من الإعراب، **كم:** ضمير متصل للجمع المخاطب مبني على السكون في محل جر بحرف جر.

الجار والمجرور متعلقان بخبر "ما".

بوكيل: بـ: حرف جر زائد مبني على الكسرة لا محل له من الإعراب، **وكيل:** مجرور لفظًا منصوب محلاً خبر "ما".

٢ ـ إِنْ هِيَ إِلَّا فِتْنَتُكَ.

إن: نافية، مبنية على السكون، لا عمل لها لانتقاض نفيها بـ "إلّا". **هي:** ضمير منفصل، مبني على الفتح، في محل رفع، مبتدأ. **إلا:** أداة حصر، مبنية على السكون، لا عمل لها. **فتنة:** خبر للمبتدأ "هي" مرفوع، وعلامة رفعه الضمة الظاهرة على آخره، وهو مضاف، **ك:** ضمير متصل، مبني على الفتح، في محل جرّ بالإضافة، مضاف إليه.

أعرب الجمل الآتية:

١ ـ نَدِمَ الْبُغَاةُ وَلَاتَ سَاعَةَ مَنْدَمٍ.

٢ ـ إِنِ الْجَزَاءُ مَكْسُوبًا مِنَ الْخَلْقِ.

٣ ـ مَا فِي الصَّحْرَاءِ رَوْضَةٌ ذَكِيَّةُ الرَّائِحَةِ.

٤ ـ تَعَزَّ فَلَا شَيْءٌ عَلَى الْأَرْضِ بَاقِيًا ... وَلَا وِزْرٌ مِمَّا قَضَى اللّٰهُ وَاقِيًا.

٥ ـ إِذَا الْجُوْدُ لَمْ يُرْزَقْ خَلَاصًا مِنَ الأذى ... فَما الحَمْدُ مَكْسُوْبًا وَما المَالُ بَاقِيًا.

الدرس الثالث عشر

صيغ المبالغة

الأمثلة:

١ ـ قال تعالى: ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ إِنَّهُ كَانَ عَبْدًا شَكُوْرًا.

٢ ـ قال تعالى: إِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا.

٣ ـ كَانَ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عنه رَجُلًا وَجِلًا كَثِيْرَ الْخَوْفِ مِنَ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى.

٤ ـ الْمُؤْمِنُ أَكْرَمُ مِعْوَانٍ لِلْمُسْلِمِيْنَ عَلَى الْخَيْرِ.

شرح وتفصیل:

مندرجہ بالا ملوّن کلمات شکورا، توابا ، رحیما، وجلا، معوان پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اسم الفاعل کی طرح یہ سب کلمات فعل کے کرنے والے پر دلالت کرتے ہیں، فرق صرف اتنا ہے کہ یہ فعل کے معنی میں ایک قسم کا مبالغہ اور تکثیر (زیادتی اور کثرت) کا معنی پیدا کرتے ہیں، جیسے اسم الفاعل شاکر شکر کرنے والے پر دلالت کرتا ہے، جبکہ صیغہ مبالغہ شکور بہت زیادہ اور کثرت سے شکر کرنے والے پر دلالت کرتا ہے، چنانچہ ایسا اسم جو فعل کے کرنے والے پر دلالت کرنے کے ساتھ ساتھ فعل کے معنی میں ایک قسم کی زیادتی اور کثرت کے معنی کو ظاہر کرے اسے صیغہ مبالغہ کہتے ہیں۔

صیغہ مبالغہ صرف ثلاثی، متصرف، متعدی افعال کے مصادر سے مشتق ہوتا ہے۔ صرف فعّال کا صیغہ فعل ثلاثی لازم اور متعدی دونوں کے مصادر سے مشتق ہوتا ہے، جیسے: قال اللّٰہ تعالی: ﴿وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَهِيْنٍ﴾ میں صیغہ مبالغہ حلّاف فعل ثلاثی لازم حَلَفَ کے مصدر سے مشتق ہے۔ صیغہ مبالغہ کے بعض صیغے غیر ثلاثی افعال کے مصادر سے بھی مشتق ہوتے ہیں جو نادر ہیں اور سماعی ہیں، جیسے: مِعْطَاءٌ فعل أعطى کے مصدر إعطاء سے، اسی طرح نذير فعل أَنْذَرَ کے مصدر إنذار سے مشتق ہے۔

صیغہ مبالغہ کے مشہور اوزان یہ ہیں:

۱۔ **فَعُوْل**: جیسے جملہ ۱۔ إِنَّـهُ كَانَ عَبْدًا شَكُوْرًا میں صیغہ مبالغہ شَكُوْرًا **فعول** کے وزن پر مشتق ہے۔ جو بہت زیادہ اور کثرت سے شکر کرنے والے پر دلالت کرتا ہے۔

۲۔ **فَعَّال**: جیسے جملہ ۲۔ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا میں صیغہ مبالغہ تَوَّابًا **فعال** کے وزن پر مشتق ہے اور بہت زیادہ اور کثرت سے توبہ قبول کرنے والے پر دلالت کرتا ہے۔

۳۔ **فَعِيْل**: جیسے جملہ ۲۔ ہی میں صیغہ مبالغہ رَحِيْمٌ فعيل کے وزن پر مشتق ہے اور بہت زیادہ اور کثرت سے رحم کرنے والے پر دلالت کرتا ہے۔

۴۔ **فَعِل**: جیسے جملہ ۳۔ كَانَ أَبُوْ بَكْرٍ رضي الله عنه رَجُلًا وَجِلًا میں صیغہ مبالغہ وجِلًا فَعِل کے وزن پر مشتق ہے اور بہت زیادہ اور کثرت سے ڈرنے والے پر دلالت کرتا ہے۔

۵۔ **مِفْعَال**: جیسے جملہ ۴۔ اَلْمُؤْمِنُ أَكْرَمُ مِعْوَان میں صیغہ مبالغہ معوان مِفْعَال کے وزن پر مشتق ہے اور بہت زیادہ اور کثرت سے مدد کرنے والے پر دلالت کرتا ہے۔

قواعد:

۱۔ صیغہ مبالغہ ایسا اسم ہے جو فعل کے کرنے والے پر دلالت کرنے کے ساتھ ساتھ فعل کے معنی میں ایک قسم کی زیادتی اور کثرت کو ظاہر کرتا ہے۔

۲۔ صیغہ مبالغہ کے مشہور اوزان یہ ہیں: فَعُوْل، مِفْعَال، فَعَّال، فَعِيْل، فَعِل۔

۳۔ صیغہ مبالغہ ثلاثی افعال ہی کے مصادر سے مشتق ہوتا ہے، غیر ثلاثی افعال کے مصادر سے اس کا اشتقاق نادر ہے۔

۴۔ جن شرائط کے ساتھ اسم الفاعل فعل کا عمل کرتا ہے انہی شرائط کے ساتھ صیغہ مبالغہ بھی فعل کا عمل کرتا ہے[1]۔

(۱) اس کی تفصیل جزء ثانی میں "إعمال اسم الفاعل" کے باب کے تحت گزر چکی ہے۔

التمرين - ١

استخرج صيغ المبالغة من العبارات الآتية وبين وزنها وموقعها من الإعراب:

نموذج: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن عَبْدِ اللّٰهِ بنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: إنَّهُ فَتًى كَهُوْلٌ، له لِسَانٌ سَؤُوْلٌ، وَقَلْبٌ عَقُوْلٌ.

سؤول : صيغة المبالغة، على وزن "فعول" مرفوع، وعلامة رفعه الضمة الظاهرة على آخره؛ لأنه نعت لـ"لسان".

عقول: صيغة المبالغة، على وزن "فعول" مرفوع، وعلامة رفعه الضمة الظاهرة على آخره؛ لأنه نعت لـ "قلب".

٢ـ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ.

٣ـ جَمَالُ الْبَحْرِ فَتَّانٌ وَزُرْقَتُهُ أَخَّاذَةٌ لِلْقُلُوْبِ.

٤ـ إنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَكُوْنُ غَضُوْبًا وَلَا كَذُوْبًا وَلَا جَهُوْلًا.

٥ـ يَبِيْتُ الْمُؤْمِنُ لَيَالِيَ رَمَضَانَ أَرِقًا وَيَنْتَصِبُ قَائِمًا يَتَنَفَّلُ وَيَدْعُوْ وَيَبْتَهِلُ وَيَسْتَغْفِرُ.

٦ـ أَرْسَلَ الْخَلِيْفَةُ سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ جَيْشًا لَجِبًا إِلَى الْقُسْطُنْطِيْنِيَّةِ بِقِيَادَةِ أَخِيْهِ.

٧ـ كَانَ أَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ابْنَ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَزَوْجَ فَاطِمَةَ الْبَتُوْلِ.

٨ـ خَاضَ الصَّحَابَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ غِمَارَ الْمَعَارِكِ الطَّاحِنَةِ، الضَّرُوْسِ لإعْلَاءِ كَلِمَةِ اللّٰهِ.

٩ـ كَانَ الإِمَامُ أَبُو حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالى كَلِفًا بِقِيَامِ اللَّيْلِ وَصِيَامِ النَّهَارِ وَخَدِيْنًا لِلْقُرْآنِ.

١٠ـ كَانَ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ التَّمِيْمِي رَحِمَهُ اللّٰهُ زَهَّادًا بِمَا فِيْ أَيْدِى النَّاسِ، رَغَّابًا بِمَا عِنْدَ اللّٰهِ.

١١ـ إنّ اللّٰهَ جَوَّادٌ مِعْطَاءٌ يَجُوْدُ بِالْفَضْلِ عَلَى الْمُطِيْعِ وَالْعَاصِيْ لَا يَنْفَدُ عَطَاءُهُ وَلَا تَفْنٰى خَزَائِنُهُ.

١٢ـ كَانَ الصَّحَابَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِيْنَ يُقْبِلُوْنَ عَلى حَلَقَاتِ الْعِلْمِ إقْبَالَ الظَّمَاءِ عَلَى الْمَاءِ الْبَرُوْدِ فِي الْيَوْمِ الْقَائِظِ.

١٣ ـ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا صَوَّامًا بِالنَّهَارِ، قَوَّامًا بِاللَّيْلِ، مُسْتَغْفِرًا بِالأَسْحَارِ، بَكَّاءً مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ حَتّٰى خَدَّدَ الدَّمْعُ خَدَّيْهِ.

١٤ ـ إِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى شَكُوْرٌ يُحِبُّ الشَّاكِرِيْنَ، كَرِيْمٌ يُحِبُّ الْكَرَمَ، تَوَّابٌ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ، غَفُوْرٌ يَغْفِرُ لِعِبَادِهِ عَلٰى مَا كَانَ مِنْهُمْ إِذَا اسْتَغْفَرُوْا.

١٥ ـ كَانَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَالِمًا، وَرِعًا، ثِقَةً، كَثِيْرَ الْحَدِيْثِ، عَالِيًا فِي الرِّجَالِ، نَزَّاعًا إِلَى الْمَكَارِمِ، تَرَّاكًا لِلْمَحَارِمِ وَمِقْدَامًا إِذَا جَدَّ الْجِدَّ.

التمرين ـ ٢

صغ صيغ المبالغة من الأفعال الآتية وضعها في جمل مفيدة:

١ ـ فاض ٢ ـ ولع ٣ ـ صبر ٤ ـ نصح ٥ ـ نمّ ٦ ـ حذر ٧ ـ ستر ٨ ـ جال

التمرين ـ ٣

ترجم إلى العربيّة:

۱۔ آپ ﷺ استقامت کا پیکر، سراپا ہدایت ربانیہ تھے اور ہمیشہ متبسّم رہتے تھے۔

۲۔ حضرت براء بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ ہتھیار بند پیش قدمی کرنے والے بہادر تھے۔

۳۔ جن صحابی کا قصّہ اس کتاب میں بیان کیا گیا ہے وہ آپ ﷺ سے بڑا گہرا تعلق رکھتے تھے۔

۴۔ سخت جھگڑالو مشرک دین اسلام کی برکت سے پختہ ایمان والا خشوع وخضوع والا اللہ رب العزت سے ڈرنے والا بن سکتا ہے۔

۵۔ انسان بڑی تنگ دل شخصیت کا مالک ہے جب اسے تکلیف پہنچتی ہے تو جزع وفزع کرنے لگتا ہے اور جب خوشی ملتی ہے تو اترانے لگتا ہے اور جب اسکے پاس کچھ مال آجاتا ہے تو بخل کرنے لگتا ہے۔

التمرين ـ ٤

استخرج من الآيات الآتية صيغ المبالغة وبين وزنها مع الإعراب:

نموذج: رَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ إِنْ تَكُوْنُوْا صَالِحِيْنَ فَإِنَّهُ كَانَ لِلْأَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا.

الأوابين: صيغة المبالغة، جمع الأواب، على وزن "فعّال"، اسم مجرور بحرف جرّ، وعلامة جره الياء؛ لأنه جمع مذكر سالم.

غفورًا: صيغة المبالغة، على وزن "فعول"، خبر "كان" منصوب، وعلامة نصبه الفتحة الظاهرة على آخره.

٢ ـ إِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا.
٣ ـ فِيْهِمَا عَيْنَانِ نَضَّاخَتَانِ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ.

٤ ـ قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا.
٥ ـ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيْكُمْ وَأَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ.

٦ ـ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ أَنَّهُ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّأَ مِنْهُ إِنَّ إِبْرَاهِيْمَ لَأَوَّاهٌ حَلِيْمٌ.

٧ ـ إِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ إِلَّا إِنَاثًا وَّإِنْ يَّدْعُوْنَ إِلَا شَيْطَانًا مَّرِيْدًا.

٨ ـ فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهِدُوْا عَلَيْهِمْ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا.

٩ ـ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا.

١٠ ـ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَؤُوْفٌ رَّحِيْمٌ.

١١ ـ إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ. إِنَّهُ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ. وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ. ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ.

١٢ ـ إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ إِنَّهُ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا.

التمرين ـ ٥

استخرج من الأحاديث الآتية صيغ المبالغة وبيّن وزنها وأفعالها:

نموذج: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ خِبٌّ وَلَا مَنَّانٌ وَلَا بَخِيْلٌ.

منّان: صيغة المبالغة، على وزن "فَعّال"، مشتق من فعل "مَنَّ".

بخيل: صيغة المبالغة، على وزن "فَعِيْل"، مشتق من فعل "بَخِلَ".

٢۔ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: كُلُّ ابْنِ آدَمَ خَطَّاءٌ وَخَيْرُ الخَطَّائِيْنَ التَّوَّابُوْنَ.

٣۔ قَالَ حُذَيْفَةُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَا يَدْخُلُ الجَنَّةَ نَمَّامٌ.

٤۔ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ عِنْدَ ذِكْرِ أَهْلِ النَّارِ: كُلُّ جَعْظَرِيٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ جَمَّاعٍ مَنَّاعٍ.

٥۔ عَنْ زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ المُغِيْرَةَ ﷺ يَقُوْلُ: إِنْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَيَقُوْمُ لِيُصَلِّيَ حَتّٰى تَرِمَ قَدَمَاهُ أَوْ سَاقَاهُ فَيُقَالُ لَهُ، فَيَقُوْلُ: أَفَلَا أَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا.

٦۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ القِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ، قَالَ أَبُوْمُعَاوِيَةَ: وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ، شَيْخٌ زَانٍ وَمَلِكٌ كَذَّابٌ وَعَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ.

٧۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَنْزِلُ اللّٰهُ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا لِشَطْرِ اللَّيْلِ الآخِرِ فَيَقُوْلُ: مَنْ يَدْعُوْنِي فَأَسْتَجِيْبَ لَهُ أَوْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهِ ثُمَّ يَقُوْلُ: مَنْ يُقْرِضُ غَيْرَ عَدِيْمٍ وَلَا ظَلُوْمٍ.

٨۔ قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا أَحْلَلْتِ فَآذِنِيْنِي، فَآذَنْتُهُ، فَخَطَبَهَا مُعَاوِيَةُ وأبو جَهْمٍ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَمَّا مُعَاوِيَةُ فَرَجُلٌ تَرِبٌ لَا مَالَ لَهُ وَأَمَّا أَبُو جَهْمٍ فَرَجُلٌ ضَرَّابٌ لِلنِّسَاءِ وَلَكِنْ أُسَامَةَ بن زيدٍ، فَقَالَتْ بِيَدِهَا هٰكَذَا: أُسامةُ! أُسامة! فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: طَاعَةُ اللّٰهِ وَطَاعَةُ رَسُوْلِهِ خَيْرٌ لَكِ قالت: فَتَزَوَّجْتُهُ فَاغْتَبَطْتُ.

٩۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْعُوْ يَقُوْلُ: رَبِّ أَعِنِّي وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ وَانْصُرْنِي وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ وَامْكُرْ لِي وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ وَاهْدِنِي وَيَسِّرِ الهُدٰى لِي وَانْصُرْنِي عَلٰى مَنْ بَغٰى عَلَيَّ رَبِّ اجْعَلْنِي لَكَ شَكَّارًا لَكَ ذَكَّارًا لَكَ رَهَّابًا لَكَ مِطْوَاعًا لَكَ مُخْبِتًا إِلَيْكَ أَوَّاهًا مُنِيْبًا رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِي وَاغْسِلْ حَوْبَتِي وَأَجِبْ دَعْوَتِي وَثَبِّتْ حُجَّتِي وَسَدِّدْ لِسَانِي وَاهْدِ قَلْبِي وَاسْلُلْ سَخِيْمَةَ صَدْرِي.

١٠۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ غَالِبِ بْنِ أَبْجَرَ قَالَ: أَصَابَتْنَا سَنَةٌ فَلَمْ يَكُنْ فِي مَالِي شَيْءٌ أُطْعِمُ أَهْلِي إِلَّا شَيْءٌ مِنْ حُمُرٍ وَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَرَّمَ لُحُوْمَ الحُمُرِ الأَهْلِيَّةِ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَصَابَتْنَا السَّنَةُ وَلَمْ يَكُنْ فِي مَالِي مَا أُطْعِمُ أَهْلِي إِلَّا سِمَانُ الحُمُرِ وَإِنَّكَ حَرَّمْتَ لُحُوْمَ الحُمُرِ الأَهْلِيَّةِ فَقَالَ: أَطْعِمْ أَهْلَكَ مِنْ سَمِيْنِ

حُمُرِكَ فَإِنَّمَا حَرَّمْتُهَا مِنْ أَجْلِ جَوَّالِ الْقَرْيَةِ يَعْنِي الْجَلَّالَةَ.

التمرين ـ ٦

نموذج في الإعراب:

كلب جوّال خير من أسد رابض.

كلب: مبتدأ مرفوع، وعلامة رفعه الضمة الظاهرة على آخره.

جوّال: صيغة المبالغة، على وزن "فعّال" مرفوع، صفة لـ "كلب"، وعلامة رفعه الضمة الظاهرة على آخره.

خير: خبر مرفوع، وعلامة رفعه الضمة الظاهرة على آخره.

من: حرف جرّ، مبني على السكون، لا محل لها من الإعراب.

أسد: اسم مجرور بحرف جرّ، وعلامة جره الكسرة الظاهرة على آخره.

رابض: صفة لـ "أسد"، مجرور مثله، وعلامة جره الكسرة الظاهرة على آخره.

من أسد: الجار والمجرور متعلقان بـ "خير".

الجملة "كلب جوّال.." ابتدائية، لا محل لها من الإعراب.

أعرب الجمل الآتية:

١ ـ الكريم منحار أبله لضيوفه.

٢ ـ الكيِّس ترّاك صحبة الأشرار.

٣ ـ المؤمن صبور شكور لا نمّام ولا مغتاب ولا حقود ولا حسود.

٤ ـ وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ هَمَّازٍ مَّشَّاءٍ بِنَمِيمٍ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ.

٥ ـ كن ـــ أيّها العربيّ ـ فعّالا لا قوّالا، مقداما لا جبانا، صبورًا على المكاره عليمًا بكلّ فن، حذرًا من دعاة الهزيمة والتردّد.

الدرس الرابع عشر

الصفة المشبهة باسم الفاعل

الأمثلة:

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَبْعَةً وَلَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ حَسَنَ الْجِسْمِ وَكَانَ شَعْرُهُ لَيْسَ بِجَعْدٍ وَلَا سَبْطٍ أَسْمَرَ اللَّوْنِ إِذَا مَشٰى يَتَكَفَّأُ.

شرح وتفصیل:

مندرجہ بالا حدیث میں سرخ کلمات رَبْعَة، طَوِیْل، قَصِیْر، حَسَن، جَعْد، سَبْط، أَسْمَر پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان میں سے ہر وصف درج ذیل امور پر دلالت کرتا ہے:

۱۔ معنی مجرد یعنی وصف یا صفت پر دلالت کرتا ہے، مثلاً: حُسْن، قِصَر (خوبصورت یا چھوٹے قد کا ہونا) وغیرہ۔

۲۔ ذات: یعنی وہ ذات جو اس وصف سے متصف ہو، جیسے مندرجہ بالا حدیث میں حضور ﷺ کی ذات مبارک۔

۳۔ اس وصف کا ثبوت اس ذات کے لئے ہر زمانے میں پایا جاتا ہے یعنی یہ وصف عارضی نہ ہو کہ کچھ عرصے کے بعد زائل ہو جائے، بلکہ اپنے موصوف میں مستقل طور پر پایا جاتا ہو۔ ہر وہ اسم جس میں یہ امور موجود ہوں صفة مشبهة کہلاتا ہے۔

صفة مشبهة وہ اسم مشتق ہے جو فعل ثلاثی لازم متصرف کے مصدر سے بنتا ہے اور اس ذات پر دلالت کرتا ہے جس میں مصدری معنی مستقل طور پر پایا جاتا ہو۔

ألف: أقسام الصفة المشبهة

صفة مشبهة کے صیغے مختلف اوزان پر آتے ہیں جن میں سے زیادہ سماعی ہیں اور چند قیاسی ہیں۔ قیاسی اوزان تین قسم کے ہیں: ۱۔ الأصیل ۲۔ الملحق بالأصیل من غیر التأویل ۳۔ الجامد المؤول بالمشتق.

الأصيل

یہ صفة مشبهة کی وہ قسم ہے جو فعل ثلاثی لازم متصرف کے مصدر سے مشتق ہوتی ہے اور بغیر کسی قرینہ اور تأویل کے فعل کے دائمی معنی پر دلالت کرتی ہے اسی لیے اس کو اصیل یعنی بنیادی قسم کہا جاتا ہے۔

الأمثلة:

(أ)

١ـ وَقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ. (فَعِلٌ)

٢ـ الدَّجَّالُ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى. (أَفْعَل)

٣ـ قال تعالى: قَالَ إِنَّهُ يَقُوْلُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَاءُ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النَّاظِرِيْنَ. (فَعْلَاءُ)

٤ـ قال تعالى: فَرَجَعَ مُوْسٰى إِلٰى قَوْمِهِ غَضْبَانَ أَسِفًا. (فَعْلَانُ)

(ب)

٥ـ قال تعالى: ذُقْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ. (فَعِيْلٌ)

٦ـ قال تعالى: وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ. (فَعْلٌ)

٧ـ الْمُسْلِمُ شُجَاعٌ عِنْدَ لِقَاءِ الْعَدُوِّ. (فُعَالٌ)

٨ـ قال تعالى: قَالَ إِنَّهُ يَقُوْلُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ عَوَانٌ بَيْنَ ذٰلِك. (فَعَالٌ)

٩ـ قال تعالى: مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ. (فَعَلٌ)

١٠ـ قال تعالى: أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَّقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُّكْرًا. (فُعْلٌ)

(ج)

١١ـ قال تعالى: إِنَّكَ مَيِّتٌ وَّإِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ. (فَيْعِلٌ)

١٢ـ سَيِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ. (فَيْعِلٌ)

شرح وتفصیل:

مندرجہ بالا جملوں پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام سرخ کلمات ایسے افعال ماضیہ کے مصادر سے مشتق ہیں جو کہ ثلاثی لازم اور متصرف ہیں۔ اگر فعل ماضی فَعِلَ کے وزن پر ہو تو الصفة المشبهة تین اوزان پر آتی ہے:

۱۔ فَعِل ۲۔ أفعل ۳۔ فَعْلان

۱۔ فَعِلٌ (مؤنثه فَعِلَةٌ):

اگر فعل ماضی ثلاثی لازم خوشی یا غم یا کسی ایسی حالت پر دلالت کرے جو کہ وقتاً فوقتاً طاری ہوتی ہے اور پھر تیزی سے زائل ہو جاتی ہے تو صفة مشبهة فَعِلٌ کے وزن پر آتی ہے، جیسے: جملہ۱۔ وَقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ میں صفة مشبهة وَجِلَةٌ فَعِل کے وزن پر ہے اور یہ ایک ایسی حالت (یعنی خوف) پر دلالت کرتی ہے جو کہ انسان پر آتی جاتی رہتی ہے۔

۲۔ أَفْعَل (مؤنثه فَعْلَاء):

اگر فعل کسی ایسے امر طبعی یا فطری (یعنی رنگ، عیب، حلیہ) پر دلالت کرے جس میں دوام پایا جاتا ہے تو صفة مشبهة أفعل کے وزن پر آتی ہے، جیسے: جملہ۲۔ الدجال أعور العين اليمنى میں صفة مشبهة أعور أفعل کے وزن پر ہے اور یہ ایسا عیب ہے جس میں دوام پایا جاتا ہے۔ جب أفعل کا وزن اسم التفضيل کے لئے آئے تو اس کا مؤنث فُعلى کے وزن پر آتا ہے اور اسے أفعل التفضيل کہتے ہیں اور جب صفة مشبهة کے لئے آئے تو اس کا مؤنث فعلاء کے وزن پر آتا ہے اور اسے أفعل الصفة کہتے ہیں۔

۳۔ فَعْلَان (مؤنثه فَعلى):

اگر فعل کسی ہیجانی کیفیت، اضطراب یا کسی ایسی حالت پر دلالت کرے جس میں خالی پن (خُلُوّ) یا بھرنے (امتلاء) کے معنی پائے جاتے ہیں جو وقتاً فوقتاً طاری ہوتی ہو اور پھر تیزی سے زائل نہ ہوتی ہو، تو صفة مشبهة فعلان کے وزن پر آتی ہے، جیسے: جملہ۳۔ رجع موسى إلى قومه غضبان أسفًا میں صفة مشبهة غضبان [1] فَعلان کے وزن پر ہے اور اضطرابی کیفیت پر دلالت کر رہی ہے۔

(۱) صفة مشبهة غضبان میں غضب ایک ایسا باطنی وصف ہے جو کہ انسان کی فطرت میں ہر وقت موجود ہوتا ہے لیکن اس کا اظہار وقتاً فوقتاً ہوتا ہے، بخلاف اسم الفاعل (غاضب) کہ اس میں فعل کے معنی کا وقتی طور پر حدوث اور صدور ہوتا ہے، جیسے: جالس ایک وقتی وصف ہے۔

اگر فعل ماضی فَعُل کے وزن پر ہو تو الصفة المشبهة بہت سے اوزان پر آتی ہے۔ جن میں سے مشہور اوزان یہ ہیں: فَعِيْلٌ، فَعْلٌ، فُعَالٌ، فَعَالٌ، فَعَلٌ، فُعْلٌ، فاعل۔

اگر فعل ماضی فَعَلَ کے وزن پر ہو تو صفة مشبهة فَيْعِل کے وزن پر آتی ہے اور یہ صفة مشبهة کا سب سے کم استعمال ہونے والا وزن ہے، جیسے جملہ ۱۱ اور ۱۲ میں صفة مشبهة ميّت اور سيّد فَيْعِل کے وزن پر آئی ہے۔

الملحق بالأصيل من غير التأويل

الأمثلة:

۱۔ قال تعالى: إِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ.

۲۔ إِنَّ الْمَظْلُوْمَ مُسْتَجَابُ الدَّعْوَةِ.

شرح وتفصيل:

مندرجہ بالا جملوں پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ صفة مشبهة اسم الفاعل اور اسم المفعول کے وزن پر بھی آتی ہے لیکن دو شرطوں کے ساتھ:

۱۔ جب اسم الفاعل اور اسم المفعول دائمی معنی پر دلالت کرتے ہوں۔

۲۔ اسم فاعل ہونے کی صورت میں یہ اپنے فاعل اور اسم مفعول کی صورت میں اپنے نائب الفاعل کی طرف مضاف ہو، جیسے: جملہ ۱۔ میں اسم فاعل واسع اپنے فاعل المغفرة کی طرف مضاف ہے اور دائمی معنی پر دلالت کرتا ہے۔ اسی طرح جملہ ۲۔ میں اسم مفعول مستجاب اپنے نائب الفاعل الدعوة کی طرف مضاف ہے اور دوام پر دلالت کر رہا ہے۔

الجامد المؤوّل بالمشتق

الأمثلة:

۱۔ اِنْتَصَرَ الْمَلِكُ الأَسَدُ جُنْدُهُ.

۲۔ أَعْجَبَتْنِي الْفَتَاةُ الْقَمَرُ وَجْهُهَا.

شرح وتفصیل:

مندرجہ بالا جملوں میں صـفة المشبهة اسم جامد کی صورت میں وارد ہوئی ہے۔ اسم جامد دو شرطوں کے ساتھ صفة مشبهة بن کر آتا ہے:

۱۔ جب وہ دائمی معنی پر دلالت کرے۔

۲۔ اس کی تأویل اسم مشتق سے کی جاسکتی ہو، جیسے: جملہ ۱۔ میں الأسـد اسم جامد ہے جو دائمی معنی پر دلالت کر رہا ہے اور اس کی تأویل اسم مشتق الشجاع سے کی جاسکتی ہے اسی طرح جملہ ۲۔ میں القمر کی تأویل صفة مشبهة الجميل سے کی جاسکتی ہے اور یہ دائمی معنی پر دلالت کرتا ہے۔

قواعد:

۱۔ صـــفة مشبهة وہ اسم مشتق ہے جو فعل ثلاثی لازم متصرف کے مصدر سے بنتی ہے اور اس ذات پر دلالت کرتی ہے جس میں مصدری معنی مستقل اور مستحکم طور پر پائے جاتے ہوں۔

۲۔ صفة مشبهة کے قیاسی اوزان تین قسم کے ہیں:

۱ ۔ المحلق بالأصيل:

(الف) اگر فعل ماضی فَعِلَ کے وزن پر ہو تو صفة مشبهة مندرجہ ذیل تین اوزان پر آتی ہے:

۱۔ فَعِلٌ (مؤنثه: فَعِلَةٌ) کسی ایسی کیفیت پر دلالت کرے جو وقتاً فوقتاً طاری ہو اور پھر تیزی سے زائل ہو۔

۲۔ أفْعَلُ (مؤنثه: فَعْلَاءُ) جب ایسے امر طبعی یا فطری پر دلالت کرے جس میں دوام پایا جائے۔

۳۔ فَعْلَانُ (مؤنثه: فَعْلٰی) جب ایسی حالت پر دلالت کرے جو وقتاً فوقتاً طاری ہو اور پھر آہستگی سے زائل ہو۔

(ب) اگر فعل ماضی فَـعُـلَ کے وزن پر ہو تو صـفة مشبهة بہت سے اوزان پر آتی ہے جن میں سے مشہور اوزان یہ ہیں: فَعِيل، فَعْل، فُعَال، فَعَال، فَعَل، فُعْل۔

(ج) اگر فعل ماضی فَعَلَ کے وزن پر ہو تو صفة مشبهة فَيْعِل کے وزن پر آتی ہے۔

۲۔ الملحق بالأصيل من غير التأويل:

صفة مشبهة اسم فاعل اور اسم مفعول کے وزن پر بھی آتی ہے لیکن دو شرطوں کے ساتھ:

۱۔ جب اسم فاعل اور اسم مفعول دائمی معنی پر دلالت کرتے ہوں۔

۲۔ اسم فاعل کی صورت میں یہ اپنے فاعل اور اسم مفعول کی صورت میں اپنے نائب الفاعل کی طرف مضاف ہو۔

۳۔ الجامد المؤول بالمشتق:

صفة مشبهة اسم جامد کی صورت میں بھی واقع ہوتی ہے جب وہ دائمی معنی پر دلالت کرے اور اس کی تأویل اسم مشتق سے کی جا سکتی ہو۔

ب: أوجه الموافقة والمخالفة بين الصفة المشبهة وبين اسم الفاعل المتعدي لواحد

أوجه الموافقة:

صفة مشبهة مندرجہ ذیل امور میں اسم فاعل کے مشابہ ہوتی ہے۔ اسی لئے اسے الصفة المشبهة باسم الفاعل کہتے ہیں:

۱۔ صفة مشبهة اسم فاعل کی طرح مشتقات میں سے ہے۔

۲۔ اسم فاعل کی طرح مفرد، مثنی، جمع اور مذکر ومؤنث واقع ہوتی ہے۔

۳۔ اسم فاعل کی طرح فعل کا عمل بھی کرتی ہے۔

أوجه المخالفة:

۱۔ صفة مشبهة صرف فعل لازم کے مصدر سے ہی مشتق ہوتی ہے جب کہ اسم فاعل فعل لازم اور متعدی دونوں کے مصادر سے مشتق ہوتا ہے۔

۲۔ صفة مشبهة کے بہت سے قیاسی اور سماعی صیغے ہیں جبکہ اسم فاعل کا صرف ایک ہی قیاسی صیغہ [1] ہے۔

(۱) فعل ثلاثی سے اسم فاعل "فاعل" کے وزن پر آتا ہے اور جو افعال مزید بحرف یا حرفین ہیں ان کا اسم فاعل اسکے مضارع (یعنی حرف مضارع کو میم مضموم سے بدلنے اور کسر ما قبل الآخر) کے وزن پر بنتا ہے۔

۳۔اسم فاعل میں وقتی طور پر فعل کے معنی پائے جاتے ہیں جبکہ صفة مشبهة میں فعل کے معنی مستقل طور پر پائے جاتے ہیں، جیسے: عَلِيٌّ جَالِسٌ میں جَالِسٌ اسم فاعل ہے اور ایک وقتی وصف ہے۔ جب تک وہ بیٹھا ہے اس وقت تک اس پر جالس کا وصف صادق آئے گا جب کہ عَلِيٌّ حَسَنٌ میں صفة مشبهة حَسَنٌ وقتی نہیں بلکہ دائمی ہے۔

۴۔اسم فاعل کا معمول اپنے عامل سے مقدم ہوسکتا ہے، جیسے: عمرو أخاه ضاربٌ میں ضارب کا معمول أخاه اس پر مقدم ہے۔اس کے برخلاف صفة مشبهة کا معمول اس سے مقدم نہیں ہوسکتا، لہذا یہ کہنا صحیح نہیں زید وجهَه حسنٌ۔

۵۔اسم فاعل کا معمول سببی [1] بھی ہوتا ہے جیسے: مررت بامرأةٍ ضاربةٍ ولدَها اور اجنبی بھی جیسے: مررت بامرأةٍ ضاربةٍ ولدًا جبکہ صفة مشبهة کا معمول صرف سببی ہی ہوتا ہے۔سببی سے مراد مندرجہ ذیل تین امور میں سے کسی ایک امر کا پایا جانا ہے:

۱۔اسکا معمول ایسی ضمیر سے متصل ہو جو موصوف کی طرف لوٹ رہی ہو، جیسے: زَيْدٌ كَرِيْمٌ خُلُقُهُ۔

۲۔اس کے معمول پر "أل" داخل ہو جو ضمیر کے قائم مقام ہوتا ہے، جیسے: زَيْدٌ كَرِيْمُ الخُلُقِ۔

۳۔اس کے معمول کے ساتھ ایسی ضمیر مقدر ہو جو موصوف کی طرف لوٹ رہی ہو، جیسے: زَيْدٌ كَرِيْمٌ خُلُقًا، اس میں معمول خُلُقًا کے ساتھ ایک ضمیر مقدر ہے جسکی تقدیر یوں ہوگی: زَيْدٌ كَرِيْمٌ خُلُقًا مِنْهُ۔

ج: إعمال الصفة المشبهة

الأمثلة:

١ ـ إِنَّمَا يَحْظَى عِنْدَ النَّاسِ الْكَرِيْمُ الطَّبْعُ/ طَبْعُهُ. ٢ ـ إِنَّمَا يَحْظَى عِنْدَ النَّاسِ كَرِيْمٌ الطَّبْعُ/ طَبْعُهُ.

٣ ـ إِنَّمَا يَحْظَى عِنْدَ النَّاسِ الْكَرِيْمُ الطَّبْعَ. ٤ ـ إِنَّمَا يَحْظَى عِنْدَ النَّاسِ كَرِيْمٌ الطَّبْعَ.

٥ ـ إِنَّمَا يَحْظَى عِنْدَ النَّاسِ الْكَرِيْمُ طَبْعًا. ٦ ـ إِنَّمَا يَحْظَى عِنْدَ النَّاسِ كَرِيْمٌ طَبْعًا.

٧ ـ إِنَّمَا يَحْظَى عِنْدَ النَّاسِ كَرِيْمُ الطَّبْعِ/ طَبْعِ الأَبِ/ طَبْعِهِ.

(۱) سببی وہ اسم ظاہر ہے جس کا تعلق اپنے موصوف کے ساتھ ایک ضمیر متصل کے ذریعے ہوتا ہے چاہے یہ تعلق لفظی ہو یا معنوی۔لفظی تعلق کی مثال: زید کریم خلقه، معنوی تعلق کی مثال: زید کریم الخلق۔

۸۔ إِنَّمَا يَحْظَى عِنْدَ النَّاسِ الْكَرِيْمُ الطَّبْعِ/طَبْعِ الأَبِ

شرح وتفصیل:

صفة مشبهة فعل ثلاثی لازم کے مصدر سے مشتق ہوتی ہے، لہذا ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ یہ اپنے فاعل کو مرفوع کرتی اور مفعول بہ کو منصوب نہ کرتی، جیسے فعل لازم صرف فاعل کو ہی مرفوع کرتا ہے، لیکن صفة مشبهة اس قاعدے سے ہٹ کر اسم الفاعل المتعدي لواحد کی طرح عمل کرتی ہے یعنی اپنے فاعل کو مرفوع کرنے کے ساتھ ساتھ مفعول بہ کو بھی منصوب کرتی ہے چنانچہ صفة مشبهة کا معمول منصوب بھی واقع ہوتا ہے اور اس صورت میں یہ معمول مفعول بہ نہیں کہلاتا، بلکہ شبيه بالمفعول به یعنی مفعول بہ سے مشابہ کہلاتا ہے (1)۔

مندرجہ بالا جملوں پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ الصفة المشبهة کے معمول کی تین صورتیں ہیں:

۱۔ معمول الصفة المشبهة في حالة الرفع:

اس کا معمول فاعل ہونے کی بنا پر مرفوع ہوتا ہے، جیسے جملہ ۱ اور ۲ میں الصفة المشبهة الكريم اپنے فاعل الطبع کو مرفوع کر رہا ہے۔

۲۔ معمول الصفة المشبهة في حالة النصب:

اسکا معمول دو صورتوں میں منصوب ہوتا ہے۔

۱۔ اگر معمول معرفہ ہو تو مفعول بہ سے مشابہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہوتا ہے، جیسے جملہ ۳۔ میں الصفة المشبهة الكريم اپنے معمول الطبع کو منصوب کر رہی ہے۔

۲۔ اگر معمول نکرہ ہو تو اسکے اعراب کی دو صورتیں ہیں یا تو یہ شبيه بالمفعول به ہونے کی وجہ سے منصوب ہوتا ہے یا تمييز ہونے کی وجہ سے منصوب ہوتا ہے، جیسے جملہ ۵۔ میں الصفة المشبهة الكريم اپنے معمول طبعًا کو منصوب کر رہی ہے اور اس کو شبيه بالمفعول به بھی کہہ سکتے ہیں اور تمييز بھی۔ جملہ ۶ میں بھی یہی عمل نمایاں ہے۔

---

(۱) معمول الصفة المشبهة کو نصب کی حالت میں مفعول بہ اس لئے نہیں کہا جاتا کیونکہ مفعول بہ وہ اسم ہوتا ہے جس پر کام کیا گیا ہو جبکہ معمول الصفة المشبهة اس ذات کے قائم مقام ہوتا ہے جو اس وصف سے متصف ہوتا ہے۔

۳۔ معمول الصفة المشبهة في حالة الجر:

اسکا معمول اضافت [۱] کی وجہ سے مجرور ہوتا ہے، جیسے جملہ ۷۔ میں صفة مشبهة الكريم اپنے معمول کی طرف مضاف ہے جس کی وجہ سے اسکا معمول الطبع [۲] مجرور ہو رہا ہے۔ جملہ ۸ میں بھی یہی عمل ہو رہا ہے [۳]۔

قواعد:

الصفة المشبهة کے معمول کی تین حالتیں ہیں:

۱۔ اسکا معمول فاعل ہونے کی بنا پر مرفوع ہوتا ہے۔

۲۔ اگر معمول معرفہ ہو تو شبيه بالمفعول به ہونے کی وجہ سے منصوب واقع ہوتا ہے۔ اور اگر نکرہ ہو تو شبيه بالمفعول به یا تمييز ہونے کی وجہ سے منصوب ہوتا ہے۔

۳۔ اسکا معمول اضافت کی وجہ سے مجرور واقع ہوتا ہے۔

التمرين - ۱

استخرج كل صفة مشبهة فيما يأتي وبين موقع المعمول من الإعراب والأوجه الممتنعة في صورة الإضافة إن وجدت:

نموذج: كان النبي ﷺ متواصل الأحزان دائم الفكرة ليست له راحة طويل السكت.

متواصل: صفة مشبهة، مضافة إلى معمولها. الأحزان: معمول الصفة المشبهة، مجرور لفظا؛ ومرفوع حكما؛ لأنه فاعل. دائم: صفة مشبهة، مضافة إلى معمولها. الفكرة: معمول الصفة المشبهة، مجرور لفظا، مرفوع حكما؛ لأنه فاعل. طويل: صفة مشبهة، مضافة إلى معمولها. السكت: معمول الصفة المشبهة، مجرور لفظا، مرفوع حكما؛ لأنه فاعل.

---

(۱) صفة مشبهة کی اپنے معمول کی طرف اضافت دو صورتوں میں جائز نہیں: ۱۔ جب الصفة المشبهة پر "أل" داخل ہو اور اس کا معمول "أل" سے خالی ہو جیسے: الكريمُ طبعه، الكريمُ طبعٍ۔ ۲۔ جب صفة مشبهة پر "أل" داخل ہو اور اس کا معمول "أل" سے خالی ہو اور اس کی اضافت ایسے اسم کی طرف بھی نہ ہو جس پر "أل" داخل ہو جیسے: الكريمُ طَبْعِ أبٍ۔

(۲) الطبع اضافت کی وجہ سے مجرور واقع ہوا ہے جبکہ حقیقت میں اسے فاعل ہونے کی بنا پر مرفوع ہونا چاہئے چنانچہ اس کے اعراب یوں ہونگے: الطبع: مجرور لفظًا لأنه مضاف إليه ومرفوع حكمًا لأنه فاعل للصفة المشبهة۔

(۳) عربی زبان میں صفة مشبهة کی اپنے معمول کی طرف اضافت کا اسلوب سب سے زیادہ استعمال ہونے والا اور بہتر اسلوب ہے۔

٢ ـ إن القرآن صريح نصه في حرمة الخمر.

٣ ـ الأم هي التي تنشئ الطفل على الحميد الخصال والكريم الأخلاق.

٤ ـ إن الكتاب "حياة الصحابة" الحافل البديع كتاب عديم النظير في بابه.

٥ ـ يهدف الإسلام أن يكون الإنسان مثلاً صالحًا شريف الشمائل، حميدًا السجايا.

٦ ـ من أبرز صفات المؤمن أن يكون بعيدًا نظرًا في نشر رفد الإسلام وخيراته في العالم.

٧ ـ كان الإمام أبو عبد الله محمد بن إسماعيل البخاري رحمه الله عفيف اللسان رقيق النقد.

٨ ـ لا بد لطالب العلم أن يكون عظيمًا شغفه بالسيرة النبوية وأخبار الصحابة رضي الله عنهم.

٩ ـ يقف المؤمن موجها قلبه إلى ربه خمس مرات في اليوم نظيف الظاهر طاهر الباطن مثنيًا عليه بما هو أهله.

١٠ ـ كان الإمام أبو حنيفة رحمه الله سديدا رأيه، دقيقًا نظره في الفقه، لطيفًا استخراجه في العلم والعمل والبحث.

١١ ـ كان رسول الله ﷺ دائم البشر، سهل الخلق، لين الجانب ليس بفظ ولا غليظ ولا صخاب ولا فحاش ولا عياب ولا مشاح.

١٢ ـ كان الخليفة عبد الله المأمون الفصيح اللسان والحاضر البديهة والقوي الحجة من مفاخر الدولة العباسية علمًا وفضلاً وسياسةً.

١٣ ـ كان السلطان الناصر صلاح الدين الأيوبي عالي الهمة، عظيم المروءة، قوي العزيمة، يسارع إلى نجدة المستنجدين ولو كانوا من خصومه.

التمرين ـ ٢

هات الصفة المشبهة من كل فعل من الأفعال الآتية:

١ ـ رَقَّ	٢ ـ حَلَا	٣ ـ شَرُفَ	٤ ـ رَوِيَ	٥ ـ جَزُلَ	٦ ـ ارْتَفَعَ	٧ ـ نَبِهَ
٨ ـ بَطَلَ	٩ ـ قَوِيَ	١٠ ـ تَوَقَّدَ	١١ ـ صَدَقَ	١٢ ـ ذَرِبَ	١٣ ـ لَانَ	١٤ ـ يَقِظَ

١٥- رَحُبَ ١٦- فَطِن ١٧- شَهُمَ ١٨- حَمِرَ ١٩- جَبُنَ ٢٠- لَسِنَ

التمرين - ٣

استخرج من الآيات التالية كل صفة مشبهة وبين وزنها:

نموذج: فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ.

فظًّا: صفة مشبهة، على وزن "فَعْلٍ". غليظ: صفة مشبهة، على وزن "فَعِيْل".

٢- وَالَّذِيْنَ كَفَرُوا أَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍ بِقِيْعَةٍ يَّحْسَبُهُ الظَّمْآنُ مَاءً.

٣- وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهِ أَعْمٰى فَهُوَ فِي الآخِرَةِ أَعْمٰى وَأَضَلُّ سَبِيْلاً.

٤- وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرَانِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَائِغٌ شَرَابُهُ وَهٰذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ.

٥- وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهُ بِإِذْنِ رَبِّهِ وَالَّذِي خَبُثَ لَا يَخْرُجُ إِلَّا نَكِدًا.

٦- فَأَلْقٰى عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ وَّنَزَعَ يَدَهُ فَإِذَا هِيَ بَيْضَاءُ لِلنَّاظِرِيْنَ.

٧- وَأَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ فَمَن يَّسْتَمِعِ الآنَ يَجِدْ لَهُ شِهَابًا رَّصَدًا.

٨- قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّن رَّبِّي فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ رَبِّي جَعَلَهُ دَكَّاءَ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّي حَقًّا.

٩- حَتّٰى إِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِي عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَّوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا.

١٠- يَقُوْلُوْنَ أَ إِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِي الْحَافِرَةِ أَ إِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً قَالُوْا تِلْكَ إِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ.

١١- أَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلاً كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ.

١٢- أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللّٰهَ يُزْجِي سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهُ ثُمَّ يَجْعَلُهُ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلَالِهِ.

١٣- وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ هَمَّازٍ مَّشَّاءٍ بِنَمِيْمٍ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ أَثِيْمٍ عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ.

١٤- وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَّسَطًا لِتَكُوْنُوْا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا.

١٥- يٰأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأُنْثٰى بِالْأُنْثٰى.

١٦- فَكَذَّبُوْهُ فَأَنْجَيْنَاهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهُ فِي الْفُلْكِ وَأَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِآيَاتِنَا إِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِيْنَ [1].

(١) جمع عمٍ

١٧ ـ فَمَن يُرِدِ اللّٰهُ أَنْ يَّهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلإِسْلَامِ وَمَنْ يُّرِدْ أَنْ يُّضِلَّهُ يَجْعَلْ صَدْرَهُ ضَيِّقًا حَرَجًا كَأَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَآءِ.

التمرين ـ ٤

استخرج من الأحاديث الآتية الصفة المشبّهة وبيّن وزنها:

نموذج: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا سَمْحًا إِذَا بَاعَ وَإِذَا اشْتَرٰى وَإِذَا اقْتَضٰى.

سمحًا: صفة مشبهة، على وزن "فَعْل".

٢ ـ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَيْئًا وَلَوْأَنْ تَلْقٰى أَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ.

٣ ـ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: العَبْدُ إِذَا نَصَحَ سَيِّدَهُ وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ كَانَ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ.

٤ ـ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ: أَنْفِقْ أُنْفِقْ عَلَيْكَ وَقَالَ: يَدُ اللّٰهِ مَلأىٰ لَا تُغِيْضُهَا نَفَقَةٌ سَحَّاءُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ.

٥ ـ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ أَنْسَابَكُمْ هٰذِهِ لَيْسَتْ بِسِبَابٍ عَلَى أَحَدٍ وَإِنَّمَا أَنْتُمْ وَلَدُ آدَمَ طَفُّ الصَّاعِ لَمْ تَمْلَئُوْهُ لَيْسَ لِأَحَدٍ فَضْلٌ إِلَّا بِالدِّيْنِ أَوْعَمَلٍ صَالِحٍ حَسْبُ الرَّجُلِ أَنْ يَكُوْنَ فَاحِشًا بَذِيًّا بَخِيْلًا جَبَانًا.

٦ ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَقِيْتُ إِبْرَاهِيْمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! أَقْرِئْ أُمَّتَكَ مِنِّي السَّلَامَ وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ الجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ عَذْبَةُ المَاءِ وَأَنَّهَا قِيْعَانٌ وَأَنَّ غِرَاسَهَا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ.

٧ ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهُ مُثِّلَ لَهُ مَالُهُ يَوْمَ القِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهُ زَبِيْبَتَانِ يُطَوِّقُهُ يَوْمَ القِيَامَةِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ يَعْنِي بِشِدْقَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ: أَنَا مَالُكَ أَنَا كَنْزُكَ ثُمَّ تَلَا ﴿لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ﴾.

٨ ـ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ قَالَ: كَرَمُ المُؤْمِنِ تَقْوَاهُ وَدِيْنُهُ حَسَبُهُ وَمُرُوْءَتُهُ خُلُقُهُ وَالجُرْأَةُ وَالجُبْنُ غَرَائِزُ يَضَعُهَا اللّٰهُ حَيْثُ شَاءَ فَالجَبَانُ يَفِرُّ عَنْ أَبِيْهِ وَأُمِّهِ وَالجَرِيْءُ يُقَاتِلُ عَمَّا لَا يَؤُوْبُ بِهِ إِلَى رَحْلِهِ وَالقَتْلُ حَتْفٌ مِنَ الحُتُوْفِ وَالشَّهِيْدُ مَنِ احْتَسَبَ نَفْسَهُ عَلَى اللّٰهِ.

٩ـ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ كُلَّ عُقْدَةٍ عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيْلٌ فَارْقُدْ فَإِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَأَصْبَحَ نَشِيْطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيْثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ.

١٠ـ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ شَيْءٍ أَشَدُّ بَلَاءً قَالَ: الأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الأَمْثَلُ فَالأَمْثَلُ فَيُبْتَلَى الرَّجُلُ عَلَى حَسَبِ دِيْنِهِ فَإِنْ كَانَ دِيْنُهُ صُلْبًا اشْتَدَّ بَلَاءُهُ وَإِنْ كَان فِي دِيْنِهِ رِقَّةٌ ابْتُلِيَ عَلَى حَسَبِ دِيْنِهِ فَمَا يَبْرَحُ البَلَاءُ بِالعَبْدِ حَتّٰى يَتْرُكَهُ يَمْشِي عَلَى الأَرْضِ مَا عَلَيْهِ خَطِيْئَةٌ.

١١ـ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ: هٰذَا المَالُ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ قَالَ لِي حَكِيْمُ: إِنَّ هٰذَا المَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِطِيْبِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهُ فِيْهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ فِيْهِ وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَاليَدُ العُلْيَا خَيْرٌ مِنَ اليَدِ السُّفْلَى.

١٢ـ عَنِ البَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي عَمَلًا يُدْخِلُنِي الجَنَّةَ فَقَالَ: لَئِنْ كُنْتَ أَقْصَرْتَ الخُطْبَةَ لَقَدْ أَعْرَضْتَ المَسْأَلَةَ أَعْتِقِ النَّسَمَةَ وَفُكَّ الرَّقَبَةَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَوَ لَيْسَتَا بِوَاحِدَةٍ قَالَ: لَا إِنَّ عِتْقَ النَّسَمَةِ أَنْ تَفَرَّدَ بِعِتْقِهَا وَفَكَّ الرَّقَبَةِ أَنْ تُعِيْنَ فِي عِتْقِهَا وَالمِنْحَةُ الوَكُوْفُ وَالفَيْءُ عَلَى ذِي الرَّحِمِ الظَّالِمِ فَإِنْ لَمْ تُطِقْ ذٰلِكَ فَأَطْعِمِ الجَائِعَ وَاسْقِ الظَّمْآنَ وَأْمُرْ بِالمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ المُنْكَرِ فَإِنْ لَمْ تُطِقْ ذٰلِكَ فَكُفَّ لِسَانَكَ إِلَّا مِنَ الخَيْرِ.

التمرين ـ ٥

نموذج في الإعراب:

١ـ زيدٌ شديد اشتغاله بمطالعة كتب السيرة والتاريخ.

زيدٌ: مبتدأ، مرفوع، وعلامة رفعه الضمة الظاهرة على آخره.

شديد: خبر مرفوع، وعلامة رفعه الضمة الظاهرة على آخره.

اشتغاله: اشتغالُ: فاعلٌ للصفة المشبّهة، مرفوع، وعلامة الرفع الضمة الظاهرة على آخره، وهو مضاف،

ه: ضميرٌ متصل، مبني على الضم، في محل جر بالإضافة، مضافٌ إليه.

بمطالعة: بـ: حرف جر، مبني على الكسرة، لا محل له من الإعراب،

مطالعة: اسم مجرور بحرف جر، وعلامة جره الكسرة الظاهرة على اخره، وهو مضاف والجار والمجرور متعلقان بالفاعل "اشتغال".

كتب: اسم مجرور بالإضافة، مضاف إليه، وعلامة جره الكسرة الظاهرة على اخره، وهو مضاف.

السيرة: اسم مجرور بالإضافة، مضاف إليه، وعلامة جره الكسرة الظاهرة على اخره.

و: عاطفة مبنية على الفتح، لا محل لها من الإعراب.

التاريخ: اسم معطوف على "السيرة"، مجرور، وعلامة جره الكسرة الظاهرة على اخره.

والجملة "زيد شديد اشتغاله...": ابتدائية، لا محل لها من الإعراب.

٢ ـ يُعجب الناسَ اللينُ عريكةً.

يعجب: فعلٌ مضارعٌ، مرفوع؛ لتجرده من الناصب والجازم، وعلامة رفعه الضمة الظاهرة على آخره.

الناس: مفعول به منصوب، وعلامة نصبه الفتحة الظاهرة على آخره.

اللين: فاعل مرفوع، وعلامة رفعه الضمة الظاهرة على آخره.

عريكة: تمييز منصوب، وعلامة نصبه الفتحة الظاهرة على آخره.

والجملة "يعجب الناس .....": ابتدائية، لا محل لها من الإعراب.

أعرب الجمل الآتيه:

١ ـ لا تُصاحب السيء خُلُقًا.

٢ ـ إنّ الرقيق القلب محبوب.

٣ ـ كلمة الحق بليغة أثرًا في القلوب.

٤ ـ نعم المرء الطلق وجهه الحلو كلامه.

٥ ـ إنّ المؤمن القوي عليّ الهمّة قوي العظيمة.

الدرس الخامس عشر

ألف: اسم التفضيل

الأمثلة:

١ ـ قال تعالى: وَأَخِيْ هَارُوْنُ هُوَ أَفْصَحُ مِنِّيْ لِسَانًا.

٢ ـ قال تعالى: وَ نَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ.

٣ ـ قال تعالى: إِذْ قَالُوْا لَيُوْسُفُ وَأَخُوْهُ أَحَبُّ إِلى أَبِيْنَا مِنَّا.

٤ ـ قال تعالى: لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُوْنَ.

شرح وتفصیل:

مندرجہ بالا جملوں پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام ملون **کلمات** أَفْصَحُ، أَقْرَبُ، أَحَبُّ اور خَيْرٌ اوصاف ہیں اور بیک وقت مندرجہ ذیل تین امور پر دلالت کرتے ہیں:

ا۔ دو فرد ایک ہی وصف میں مشترک ہیں۔

۲۔ مشترک وصف ایک فرد کی بنسبت دوسرے فرد میں زیادہ ہے۔ جس ذات میں وصف کی نسبت زیادہ ہوا سے مُفَضَّل اور جس میں کم ہوا سے مُفَضَّل علیه یامفضول کہتے ہیں۔ یہ اوصاف اچھائی پر بھی دلالت کرسکتے ہیں اور برائی پر بھی۔

۳۔ یہ وصف أفضل کے وزن پر ہے، چنانچہ جملہ ا۔ وَأَخِي هَارُوْنُ هُوَ أَفْصَحُ مِنِّي لِسَانًا میں اسم تفضیل أفصح أفْعَل کے وزن پر ہے اور اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ حضرت موسی علیہ السلام اور انکے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام دونوں میں فصاحت کا وصف مشترک ہے، لیکن اس اسلوب سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ فصاحت کا وصف حضرت موسی علیہ السلام کی بنسبت انکے بھائی ہارون علیہ السلام میں زیادہ پایا جاتا ہے چنانچہ اس مثال میں حضرت ہارون علیہ السلام مُفَضَّل اور حضرت موسی علیہ السلام مُفَضَّل علیه (مفضول) ہیں۔ اسی پر أقرب اور أحبّ کو قیاس کریں۔

جملہ۴۔ لمغفرة من الله ورحمة خير مما يجمعون میں خیر اسم تفضیل کے طور پر استعمال ہوا ہے (یعنی اللہ

کی مغفرت اور رحمت اس سے بدرجہا بہتر ہے جو یہ جمع کررہے ہیں)[1]۔

ما يصاغ منه اسم التفضيل

الأمثلة:

١ـ قال تعالى: ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّأَحْسَنُ تَأْوِيْلًا.

٢ـ قال تعالى: وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَحَقُّ أَن يُّرْضُوْهُ.

٣ـ عَائِشَةُ أَشَدُّ سُمْرَةً مِنْ أُخْتِهَا.

٤ـ انْظُرُوْا إِلٰى مَنْ هُوَ أَسْفَلُ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوْا إِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَهُوَ أَجْدَرُ أَن لَا تَزْدَرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ.

٥ـ العَمَلُ أَوْلٰى أَنْ يَكُوْنَ مَقْبُوْلًا إِذَا وَافَقَ السُّنَّةَ.

٦ـ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى أَحَقُّ أَنْ يُخْشٰى وَيُطاعَ.

شرح وتفصیل:

اسم تفضیل اس فعل سے بنتا ہے جس میں درج ذیل صفات پائی جائیں:

۱۔فعل ماضی ہو، ۲۔ثلاثی ہو، ۳۔متصرف ہو جامد نہ ہو، ۴۔جس وصف پر فعل دلالت کرتا ہو وہ تفاضل کے قابل ہو، تاکہ اس میں تفضیل کے معنی پائے جائیں، ۵۔مثبت ہو منفی نہ ہو، ٦۔تام ہو ناقص نہ ہو، ۷۔ مبني للمعلوم ہو مجهول نہ ہو، ۸۔اس فعل سے صفۃ مشبہ أفعل کے وزن پر نہ آتی ہو۔

چنانچہ اگر فعل جامد ہو متصرف نہ ہو، جیسے: لَيْسَ، عَسٰى وغیرھما یا ایسا فعل ہو جس میں تفاضل اور تفاوت موجود نہ ہو، جیسے: فَنِيَ، مَاتَ وغیرھما تو اسکو تفضیل کے اسلوب میں کسی طرح بھی استعمال نہیں کیا جاسکتا۔

اگر فعل تین سے زائد حروف پر مشتمل ہو یا اس فعل سے صفۃ مشبہ أفعل کے وزن پر آتی ہو تو اس کو تفضیل کے اسلوب میں استعمال کرنے کے دو طریقے ہیں:

(١) اسم مناسب على وزن أفعل + مصدر صريح للفعل منصوبًا على أنه تمييز = أسلوب التفضيل

(۱) اصل میں یہ أفعل کے وزن پر "أخير" تھا لیکن اسکا ہمزہ آسانی کی وجہ سے گرا دیا گیا ہے اور یہ "خير" بن گیا اور اسی طرح کلمہ "شر" ہے۔

(۲) اسم مناسب علی وزن أفعل + مصدر مؤول = أسلوب التفضيل

یعنی أفعل کے وزن پر ایک مناسب اسم تفضیل لا کر اس فعل کا مصدر صریح یا مصدر مؤول لایا جائے، جیسے: جملہ۱۔ ذلك خیر و أحسن تأویلاً میں تأویلاً ایسے فعل أوّل کا مصدر ہے جو چار حروف پر مشتمل ہے۔ اس لئے اس فعل سے اسم تفضیل کا صیغہ براہ راست نہیں بن سکتا، لہذا اس فعل کو تفضیل کے اسلوب میں استعمال کرنے کے لئے أفعل کے وزن پر مناسب اسم أحسن اور پھر فعل مطلوب کا مصدر صریح تأویلا استعمال ہوا ہے۔ اسی طرح جملہ۲۔ واللّٰہ ورسوله أحق أنْ یرضوہ میں أفعل کے وزن پر أحق لانے کے بعد مصدر مؤول استعمال کیا گیا ہے۔ جملہ۳۔ عائشة أشد سمرة من أختها میں سمرة ایسے فعل کا مصدر ہے جس سے صفہ مشبہہ أفعل کے وزن پر أسمر مشتق ہوتی ہے، لہذا مذکورہ بالا طریقہ کے مطابق أفعل کے وزن پر أشد اور اس کے بعد فعل مطلوب کا مصدر صریح سمرة استعمال ہوا ہے۔

اگر فعل منفی یا ناقص ہو یا مبني للمجهول ہو تو اس کو تفضیل کے اسلوب میں استعمال کرنے کا صرف ایک طریقہ ہے جو درج ذیل ہے: اسم مناسب علی وزن أفعل + المصدر المؤول = أسلوب التفضيل

یعنی أفعل کے وزن پر ایک مناسب اسم تفضیل کے بعد مطلوب فعل کا مصدر مؤول لایا جائے، جیسے جملہ۴۔ انظُروا إلی من هو أسفل منکم ولا تنظروا إلی من هو فوقکم فهو أجدر أن لا تزدروا نعمة اللّٰه میں فعل لا تزدروا منفی ہے اس لئے أفعل کے وزن پر أجدر لا کر اس کے بعد مصدر مؤول أن لا تزدروا نعمة اللّٰه استعمال کیا گیا ہے۔ اسی طرح جملہ۵۔ العمل أولی أن یکون مقبولاً إذا وافق السنّة میں فعل یکون ناقص ہے اسی لئے أفعل کے وزن پر أولی لا کر اس کے بعد مصدر مؤول لایا گیا ہے۔ اسی طرح جملہ٦۔ إنّ اللّٰه تعالی أحق أن یُخشی ویُطاع میں فعل یخشی مبني للمجهول ہے اس لئے اس کو مذکورہ بالا طریقہ پر تفضیل کے اسلوب میں استعمال کیا گیا ہے۔

قواعد:

۱۔ اسم تفضیل ایسا وصف مشتق ہے جو اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ دو فرد ایک ہی وصف میں مشترک ہیں اور یہ مشترک وصف ایک کی بنسبت دوسرے فرد میں زیادہ ہے۔

۲۔ اسم تفضیل کا صیغہ ایسے فعل کے مصدر سے مشتق ہوتا ہے جو ماضی ہو، ثلاثی ہو، متصرف ہو، تفاضل کے قابل ہو، مثبت ہو، تام ہو، مبني للمعلوم ہو اور اس فعل کے مصدر سے صفہ مشبہہ أفعل کے وزن پر نہ آتی ہو۔

۳۔ اگر فعل تین سے زائد حروف پر مشتمل ہو یا اس سے صفت مشبہہ أفعل کے وزن پر آتی ہو تو اس فعل سے تفضیل کے معنی ظاہر کرنے کے لئے أشد یا اس سے ملتے جلتے کسی اور أفعل التفضيل کے صیغے کے بعد اس فعل کا مصدر مؤول یا مصدر صریح لایا جاتا ہے۔

۴۔ اگر فعل منفی یا ناقص ہو یا مبنی للمجهول ہو تو اس فعل سے تفضیل کے معنی ظاہر کرنے کے لئے أشد یا اس سے ملتے جلتے دوسرے أفعل التفضيل کے صیغوں کے بعد اس فعل کا مصدر مؤول لایا جاتا ہے۔

۵۔ اگر فعل جامد ہو یا تفاضل کے قابل نہ ہو تو اس سے اسم تفضیل کا صیغہ مطلقاً نہیں بنتا۔

ب: حالات اسم التفضيل

القسم الأول: المجرد من أل والإضافة:

١ ـ قال تعالى: وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ.

٢ ـ قال تعالى: وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ.

٣ ـ قال تعالى: فَإِنْ كَانُوْا أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَاءُ فِي الثُّلُثِ.

٤ ـ قال تعالى: وَالآخِرَةُ خَيْرٌ وَّ أَبْقٰى.

القسم الثاني: المقترن بأل:

٥ ـ قال تعالى: لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بالآخِرَةِ مَثَلُ السَّوْءِ وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْأَعْلٰى.

٦ ـ قال تعالى: والسَّابِقُوْنَ الْأَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالأَنْصَار.

٧ ـ قال تعالى: فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى.

القسم الثالث: المضاف إلى النكرة:

٨ ـ الرَّاضُوْنَ بِمَا قَسَّمَ اللّٰهُ لَهُمْ أَغْنٰى عِبَادٍ.

٩ ـ السُّنَّةُ أَفْضَلُ طَرِيْقَةٍ لِلسُّلُوْكِ.

١٠ ـ الْقُرْآنُ أَعْظَمُ مُرْشِدٍ لِكُلِّ مُسْتَرْشِدٍ.

القسم الرابع: المضاف إلى المعرفة:

۱۱۔ تَقْوَى اللّٰهِ أعْلَى الخِصال /عُلْيَاها.

۱۲۔ الصَّحِيْحُ لِلْبُخَارِي وَالصَّحِيْحُ لِمُسْلِمٍ أصَحُّ الْكُتُبِ / أصَحَّا الْكُتُبِ.

۱۳۔ الْمُقَرَّبُوْنَ إلَى اللّٰهِ أحْسَنُ النَّاسِ خُلُقًا / أحَاسِنُهُمْ خُلُقًا.

شرح وتفصیل:

مندرجہ بالا جملوں پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلی قسم میں تمام أسماء التفضیل (أقرب، أشد، أكثر، خير وأبقى) "أل" اور اضافت سے خالی ہیں۔اس قسم میں دو باتوں کا ملحوظ رکھنا ضروری ہے:

۱۔اسم تفضیل کا صیغہ مفرد اور مذکر ہو۔

۲۔ جملے میں مُفضَّل علیہ مذکور ہو اور حرف جر من سے مجرور واقع ہو۔

چنانچہ ان دونوں باتوں میں سے پہلی بات کا تقاضا یہ ہے کہ اسم تفضیل کا صیغہ مفرد اور مذکر واقع ہو چاہے وہ مذکر کے لئے استعمال ہو یا مؤنث کے لئے، جمع کے لئے ہو یا مثنی کے لئے، جیسے جملہ ا۔ وَنَحْنُ أقْرَبُ إلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ میں اسم تفضیل أقرب مفرد اور مذکر ہے جو کہ مبتدا نحن کی خبر ہے۔

دوسری بات کے مطابق جملے میں مُفضَّل علیہ کا من سے مجرور ہونا ضروری ہے، لیکن اگر جملے میں کوئی ایسا قرینہ موجود ہو جو کہ ان دونوں (مِنْ اور مُفضَّل علیہ) کی موجودگی پر دلالت کرے تو اس صورت میں ان دونوں کو حذف کرنا بھی جائز ہے، جیسے جملہ ۴۔ وَالآخِرَةُ خَيْرٌ وَّأبْقٰى کی تقدیر یہ ہے: الآخرة خير من الدنيا وأبقى منها۔

دوسری قسم کے تمام جملوں پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام اسماء تفضیل (الأعلى، الأولون، الوثقى) پر "أل" داخل ہے۔اس قسم میں بھی دو باتوں کی رعایت رکھنا ضروری ہے:

۱۔اسم تفضیل کا صیغہ تذکیر وتأنیث، افراد، تثنیہ اور جمع میں اپنے موصوف کے مطابق ہو۔

۲۔ مُفضَّل علیہ محذوف ہو۔

جملہ ۵۔ ولله المثل الأعلى میں اسم تفضیل الأعلى اپنے موصوف المثل کے مطابق مفرد اور مذکر واقع ہوا ہے۔

اسی طرح جملہ ۶۔ السَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالأَنْصَار میں اسم تفضیل الأولون اپنے موصوف السابقون کے مطابق مذکر اور جمع ہے اور جملہ ۷۔ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى میں اسم تفضیل الوثقٰی اپنے موصوف العروۃ کے مطابق مفرد اور مؤنث واقع ہوا ہے۔

تیسری قسم کی مثالوں پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام اسماء تفضیل (أغنی، أفضل، أعظم) نکرہ اسماء کی طرف مضاف ہیں۔ اس قسم میں تین باتوں کا ملحوظ رکھنا ضروری ہے:

۱۔ پہلی قسم کی طرح اس میں بھی اسم تفضیل کا صیغہ تمام حالات میں مفرد، مذکر ہوگا۔

۲۔ دوسری قسم کی طرح اس میں بھی مُفَضَّل علیہ محذوف ہوگا۔

۳۔ اسم تفضیل کا مضاف الیہ تذکیر وتانیث، افراد، تثنیہ اور جمع میں مُفَضَّل کے مطابق ہوگا۔ یعنی اگر مُفَضَّل مؤنث ہو تو اسم تفضیل کا مضاف الیہ بھی مؤنث ہوگا اور اگر مُفَضَّل مذکر ہو تو اسم تفضیل کا مضاف الیہ بھی مذکر ہوگا اور اگر مفرد، مثنی یا جمع واقع ہو تو اسم تفضیل کا مضاف الیہ بھی اس کے مطابق مفرد، مثنی یا جمع واقع ہوگا، جیسے جملہ ۸۔ الرَّاضُوْنَ بِمَا قَسَمَ اللّٰهُ لَهُمْ أَغْنٰى عِبَادٍ میں اسم تفضیل أغنی مفرد اور مذکر واقع ہوا ہے اور اسم تفضیل کا مضاف الیہ عباد، مُفَضَّل، الراضون کے مطابق جمع اور مذکر ہے۔ اسی پر جملہ ۹ اور ۱۰ کو قیاس کریں۔

چوتھی قسم کے جملوں پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام اسماء تفضیل (أعلی، أصح، أحسن) اسم معرفہ کی طرف مضاف ہیں اور ان میں اسم تفضیل کی دو صورتیں جائز ہیں:

۱۔ پہلی صورت یہ ہے کہ اسم تفضیل کا صیغہ مُفَضَّل کے مطابق ہونے کے بجائے تمام حالات میں مفرد اور مذکر ہو اور یہی صورت افصح ہے۔

۲۔ دوسری صورت یہ ہے کہ اسم تفضیل کا صیغہ تذکیر وتانیث، افراد، تثنیہ اور جمع میں مُفَضَّل کے مطابق ہو، جیسے جملہ ۱۱۔ تقوی اللہ أعلی الخصال/ علیاها میں پہلی صورت میں اسم تفضیل أعلی مفرد اور مذکر ہے جبکہ مُفَضَّل تقوی مفرد اور مؤنث ہے اور دوسری صورت میں اسم تفضیل علیاها مُفَضَّل تقوی کے مطابق مفرد اور مؤنث ہے، لہذا اسم تفضیل کی اس قسم میں دونوں صورتیں جائز ہیں اور دونوں صورتوں میں مُفَضَّل علیہ محذوف ہے اسی پر جملہ ۱۲ اور ۱۳ کو قیاس کریں۔

قواعد:

اسم تفضیل کے چار حالات ہیں:

۱۔ **المجرد من أل والإضافة:** پہلی حالت میں اسم تفضیل کا صیغہ تمام حالات میں مفرد اور مذکر ہوتا ہے۔ اور جملے میں مُفَضَّل علیه حرف جر من سے مجرور واقع ہوتا ہے، لیکن اگر جملے میں ایسا قرینہ موجود ہو جو مُفَضَّل علیه اور من کی موجودگی پر دلالت کرتا ہو تو ان دونوں کا حذف کرنا بھی جائز ہے۔

۲۔ **المقترن بأل:** دوسری حالت میں اسم تفضیل کا صیغہ تذکیر وتانیث، افراد، تثنیہ اور جمع میں اپنے موصوف کے مطابق ہوتا ہے اور جملے میں مُفَضَّل علیه محذوف ہوتا ہے۔

۳۔ **المضاف إلى النكرة:** تیسری حالت میں اسم تفضیل کا صیغہ تمام حالات میں مفرد اور مذکر ہوتا ہے۔ اور جملے میں مُفَضَّل علیه محذوف ہوتا ہے اور اسم تفضیل کا مضاف الیہ تذکیر، تانیث، افراد، تثنیہ اور جمع میں مُفَضَّل کے مطابق ہوتا ہے۔

٤۔ **المضاف إلى المعرفة:** چوتھی حالت میں اسم تفضیل کے صیغے کی مُفَضَّل کے ساتھ مطابقت بھی جائز ہے اور عدم مطابقت بھی جائز ہے اور دونوں صورتوں میں مُفَضَّل علیه محذوف ہوتا ہے۔

أقسام اسم التفضيل وأحكامها

الأقسام	أحكام اسم التفضيل
١ ـ المجرد من أل والإضافة	١ ـ وجوب إفراده وتذكيره. ٢ ـ وجوب دخول "من" جارة للمُفَضَّل عليه.
	٣ ـ جواز حذف "من" مع مجرورها بشرط وجود دليل يدل عليهما بعد الحذف.
٢ ـ المقترن بأل	١ ـ وجوب مطابقته للمُفَضَّل. ٢ ـ حذف المُفَضَّل عليه.

٣ـ المضاف إلى النكرة	١ ـ وجوب إفراده وتذكيره. ٢ ـ حذف المُفَضَّل عليه. ٣ ـ مطابقة المضاف إليه للمُفَضَّل في الإفراد والتذكير وفروعهما.
٤ ـ المضاف إلى المعرفة	١ ـ جواز المطابقة للمفضل وعدمها في التذكير والإفراد وفروعهما ولكن الأفصح التزام الإفراد والتذكير وفروعهما. ٢ ـ حذف المُفَضَّل عليه في كلتا الصورتين.

ج: عمل اسم التفضيل

الأمثلة:

١ ـ قال تعالى: رَبِّ السِّجْنُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِي إِلَيْهِ.

٢ ـ مَا مِنْ أَيَّامٍ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ فِيْهَا الْعَمَلُ الصَّالِحُ مِنْهُ فِيْ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ.

٣ ـ أَرَأَيْتُمْ بَلَدًا أَشَدَّ فِيْهِ التَّمَسُّكُ بِالدِّيْنِ مِنْهُ فِيْ الْمَمْلَكَةِ الْعَرَبِيَّةِ السَّعُوْدِيَّةِ.

٤ ـ لا تُصَاحِبْ جَلِيْسًا أَحَبَّ إِلَيْهِ الشَّرُّ مِنْهُ إِلَيْكَ.

٥ ـ قال تعالى: اَلَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلاً.

٦ ـ قال تعالى: وَلَتَجِدَنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِلَّذِيْنَ آمَنُوا الْيَهُوْدَ.

٧ ـ قال تعالى: أُولٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ.

٨ ـ قال تعالى: كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ.

شرح وتفصیل:

دوسرے مشتقات کی طرح اسم تفضیل بھی فعل کا عمل کرتا ہے چنانچہ اس کا معمول مرفوع، منصوب اور مجرور واقع ہوتا ہے۔

معمول اسم التفضيل في حالة الرفع:

اسم تفضیل فعل لازم کی طرح عمل کرتا ہے اور فاعل کو مرفوع کرتا ہے اس کے فاعل کی دو صورتیں ہیں:

۱۔ضمیر مستتر ۲۔اسم ظاہر

اگر اس کا فاعل ضمیر مستتر ہو تو بلا شروط عمل کرتا ہے، جیسے جملہ ۱۔ رب السجن أحب إلي مما يدعونني إليه میں اسم تفضیل أحب کا فاعل ضمیر مستتر وجوبًا ہے جسکی تقدیر ھو ہے جو کہ السجن پر لوٹ رہی ہے۔

اور اگر فاعل اسم ظاہر ہو تو چند شروط کے ساتھ عمل کرتا ہے یہ مسئلہ عربی قواعد کی اصطلاح میں مسئلةُ الكُحل کہلاتا ہے کیونکہ اس کی مثال عام طور پر یہ دی جاتی ہے: مَا رأَيْتُ امْرَأَةً أحْسَنَ فِيْ عَيْنِهَا الْكُحْلُ مِنْهُ فِيْ عَيْنِ عَائِشَةَ

اس کی شرائط درج ذیل ہیں:

۱۔اسم تفضیل کی جگہ اس کا فعل رکھنے سے معنی میں فساد پیدا نہ ہو۔

۲۔اسم تفضیل کے صیغے سے پہلے جملہ نفی، استفہام یا نہی سے شروع ہو۔

۳۔اسم تفضیل نعت ہو اور منعوت اسم جنس ہو۔

۴۔اس کا فاعل اجنبی ہو یعنی ایسی ضمیر اس سے متصل نہ ہو جو موصوف کی طرف لوٹتی ہو۔

۵۔فاعل مُفَضَّل بھی ہو اور مُفَضَّل عليه بھی۔

جیسے جملہ۲۔ ما من أيام أحب إلى الله فيها العمل الصالح منه في عشر ذي الحجة میں اسم تفضیل أحب صفت ہے، اور اس کا موصوف أيام اسم جنس[1] ہے۔ اور اسم تفضیل أحب کی جگہ اس کا ہم معنی فعل يُحَبُّ لگانے سے معنی میں فساد پیدا نہیں ہوتا، لہذا جملہ کی تقدیر یوں ہوگی: ما من أيَّام يُحَبُّ إلى الله فيها العمل الصالح منه في عشر ذي الحجة اور مزید یہ کہ جملہ حرف نفی مَا سے شروع ہو رہا ہے۔ اور اسم تفضیل أحب کا فاعل العمل الصالح ہے جو کہ اپنے موصوف کے اعتبار سے اجنبی ہے[2]، ایک ہی وقت میں مُفَضَّل بھی ہے اور مُفَضَّل عليه بھی۔ یعنی العمل الصالح عشرہ ذی الحجہ میں واقع ہونے کے اعتبار سے مُفَضَّل ہے اور غیر ذی الحجہ میں واقع ہونے کے اعتبار سے مُفَضَّل عليه ہے۔

(۱) اس صورت میں عمومًا اسم تفضیل ایسے موصوف کی صفت بن کر واقع ہوتا ہے جو اسم جنس ہو۔

(۲) اسم تفضیل کا فاعل العمل الصالح دو ضمیروں فيها اور منه کے درمیان واقع ہے۔ اور فيها کی ضمیر موصوف (الأيام) پر لوٹتی ہے جبکہ منه کی ضمیر فاعل (العمل الصالح) پر لوٹتی ہے، چنانچہ یہ فاعل اپنے موصوف کے اعتبار سے اجنبی ہے۔ یعنی یہ ایسی ضمیر سے خالی ہے جو موصوف پر لوٹتی ہو۔

اسی پر جملہ ۳ اور ۴ کو قیاس کریں۔

معمول اسم التفضيل في حالة النصب:

اسم تفضیل کا معمول بطور تمییز کے دو صورتوں میں منصوب ہوتا ہے:

۱۔ تمییز معنی کے اعتبار سے اسم تفضیل کا فاعل [1] ہو، جیسے جملہ ۵۔ لیبلو کم أیکم أحسن عملا میں تمییز عملا معنی کے اعتبار سے اسم تفضیل کا فاعل ہے چنانچہ جملہ ۵۔ کی تقدیر یوں ہوگی: لیبلو کم أیکم حسُن عمله۔

۲۔ تمییز معنی کے اعتبار سے اسم تفضیل کا فاعل نہ ہو اور اسم تفضیل کسی اسم کی طرف مضاف ہو جیسے جملہ ۶۔ ولتجدن أشد الناس عداوة للذين آمنوا اليهود میں اسم تفضیل أشد مضاف ہے الناس کا۔ اور اس کے بعد آنے والی تمییز عداوة معنی کے اعتبار سے اس کا فاعل نہیں بن رہی۔

ان دونوں صورتوں میں تمییز وجوبا منصوب ہوتی ہے۔

معمول اسم التفضيل في حالة الجر:

جب اسم تفضیل مُفَضَّل علیه کی طرف مضاف ہو (چاہے مضاف الیہ نکرہ ہو یا معرفہ) تو اس صورت میں اس کا معمول مجرور واقع ہوتا ہے جیسے جملہ ۷۔ أُوْلَئِكَ هُمْ خَيْرُ البَرِيَّةِ میں اسم تفضیل خیر کا معمول البرية معرفہ اور مجرور واقع ہوا ہے۔ اور جملہ ۸۔ كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ میں اسم تفضیل خیر کا معمول أمة نکرہ اور مجرور واقع ہوا ہے۔

قواعد:

۱۔ اسم تفضیل کے معمول کی تین صورتیں ہیں:

(ا) مرفوع (ب) منصوب (ج) مجرور

۲۔ اسکا معمول فاعل ہونے کی بناء پر مرفوع ہوتا ہے جس کی دو صورتیں ہیں:

(ا) ضمیر مستتر (ب) اسم ظاہر

۳۔ اسم تفضیل اپنے فاعل کو اسم ظاہر کی صورت میں چند شرائط کے ساتھ مرفوع کرتا ہے:

---

(۱) جس کی علامت یہ ہے کہ اگر اسم تفضیل کی جگہ اس کا ہم معنی فعل لایا جائے اور تمییز کو اس کا فاعل بنایا جائے تو معنی میں فساد پیدا نہ ہو، جیسے: زید أكثر علمًا میں اسم تفضیل اکثر کی جگہ اس کا فعل کَثُرَ لایا جائے اور تمییز علمًا کو اسکا فاعل بنایا جائے تو معنی میں فساد پیدا نہیں ہوتا، جیسے: زَيدٌ كَثُرَ علمُهُ۔

(ا) اسم تفضیل کی جگہ اس کا ہم معنی فعل رکھنے سے معنی میں فساد پیدا نہ ہو۔

(ب) جملہ نفی، استفہام یا نہی سے شروع ہو۔

(ج) اسم تفضیل نعت واقع ہو اور اسکا منعوت اسم جنس ہو۔

(د) اسکا فاعل اجنبی ہو۔

(ہ) فاعل مُفَضَّل بھی ہو، مُفَضَّل علیہ بھی۔

۴۔ اسم تفضیل کا معمول دو صورتوں میں منصوب واقع ہوتا ہے:

ا۔ تمییز معنی کے اعتبار سے اسم تفضیل کا فاعل ہو۔

ب۔ اسم تفضیل کسی اسم کی طرف مضاف ہو۔

۵۔ جب اسم تفضیل مُفَضَّل علیہ کی طرف مضاف ہو تو اسکا معمول (مفضَّل علیہ) مجرور واقع ہوتا ہے۔

التمرين - ١

استخرج أسماء التفضيل مما يأتي:

كان سعد رضي الله عنه من أكرم فتيان مكة نسبًا، وأعزهم أمًا وأبًا، وكان سعد رضي الله عنه حين أشرق نور النبوة في مكة شابًا ريّان الشباب، غض الإهاب، رقيق العاطفة، كثير البر بوالديه، شديد الحب لأمه خاصة. فكان من أسبق الناس إلى تلبية دعوة الرسول - عليه أفضل صلاة وأزكى سلام - وأسرعهم مبادرة إلى اتباعه، لكن إسلام سعد بن أبي وقاص رضي اللّٰهُ عنه لم يمر سهلا لينًا وإنما عرض الفتى المؤمن لتجربة من أقصى التجارب قسوةً، وأعنفها عنفًا، وَلقد صمد سعد رضي الله عنه لأشد أنواع التعذيب صمود الأبرار العظام.

ولا يزال اسم سعد بن أبي وقاص رضي الله عنه مقترنًا بأحداث التاريخ الإسلامي العطِر، دخل التاريخ من أمجد أبوابه وهو أول من أوذي بسبب إسلامه، وأول من رمى بسهم من المسلمين في سبيل الله، وهو محطّم عروش الأكاسرة وفارس الإسلام، وهو أحد العشرة المبشرين بالجنة، وقد كان من أعظم قواد

المسلمين، ومن أشجع جند المسلمين قلبًا، وأشدهم جلدًا وصبرًا، وأقدرهم على العوم فقد أبلي سعد ﷺ في غزوة أحد أعظم البلاء، واجتهد فيه أعظم الاجتهاد، إذ رمٰى في يومٍ أكثر من ألف سهم، وانتقل إلى الرفيق الأعلى سنة ٥٥ الهجرية. وسلام عليه يوم عرف الحق فآمن به أوثق الإيمان، وسلام عليه يوم مات ويوم يبعث حيًّا.

التمرين - ٢

استخرج من العبارات التالية أسماء التفضيل وعيّن حالاتها وبيّن معمولها إن وجد وموقعه من الإعراب:

نموذج: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ العَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا.

أشدّ: اسم التفضيل مجرد من "أل" والإضافة. حياء: تمييز منصوب وعلامة نصبه الفتحة الظاهرة على آخره.

٢ـ مَسْجِدُ قُبَاء هُوَ أَوَّلُ مَسْجِدٍ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى.

٣ـ المُؤْمِنُ القَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ مِنَ المُؤْمِنِ الضَّعِيْفِ.

٤ـ دِمَشْقُ عاصِمَةُ السُّورِيَّةِ هِيَ أَكْبَرُهَا رقعة وأكثرها جمالاً.

٥ـ حين بلغ النبي ﷺ المدينة تلقته أفئدة أهلها بأكرم ما يتلقّى به وافد.

٦ـ العلم أفضل من المال فإن العلم ميراث الأنبياء وأما المال فميراث الفراعنة.

٧ـ الصلاة أهم أركان الإسلام بعد النطق بكلمة التوحيد وخير عمل وضعه اللّٰه للعباد.

٨ـ كان عبد اللّٰه بن مسعود رضي اللّٰه عنه أقرب الناس إلى رسول اللّٰه ﷺ هديًا وسمتًا.

٩ـ قال تعالى: وَمَنْ أَحْسَنُ دِيْنًا مِمَّنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَاتَّبَعَ مِلَّةَ إِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا.

١٠ـ الريف أهدأ حياة وأهنأ عيشة والطبيعة تتجلى فيه في أبهٰى مظاهرها وأجل مناظرها.

١١ـ إن أكمل المؤمنين إيمانًا أحسنهم خلقًا وإن حسن الخلق ليبلغ درجة الصوم والصلاة.

١٢ـ إن أصحاب محمد ﷺ كانوا أفضل هذه الأمة، أبرّها قلوبًا وأعمقها علمًا وأقلّها تكلّفًا.

١٣ـ كان أبو حنيفة النعمان رحمه اللّٰه أول من فتّق أكمام الفقه، واستخرج أروع ما فيه من طيوب.

١٤ـ قال تعالى: يَوْمَ نَطْوِي السَّمَاءَ كَطَيِّ السِّجل لِلْكُتُبِ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيْدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِيْنَ.

١٥ـ قال الله تعالى: يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيْهِمَا إِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِن نَّفْعِهِمَا.

١٦ـ قال الله تعالى: الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ أَحْسَنَهُ أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ هَدَاهُمُ اللّٰهُ وَأُولٰئِكَ هُمْ أُوْلُوا الْأَلْبَابِ.

١٧ـ قال تعالى: لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ وَلَا أَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَا أَكْبَرُ إِلَّا فِيْ كِتَابٍ مُّبِيْنٍ.

١٨ـ إن من أسمٰى أوصاف المؤمنين الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر حتّٰى إنهم في أضيق الحالات يشتغلون به.

التمرين ـ ٣

هات أسماء التفضيل للأفعال الآتية:

١ـ وقع	٢ـ حذر	٣ـ جرؤ	٤ـ نكل	٥ـ لان	٦ـ وسع	٧ـ مرّ
٨ـ ساء	٩ـ دأب	١٠ـ طاب	١١ـ همّ	١٢ـ جاد	١٣ـ زها	١٤ـ خار
١٥ـ انتشر	١٦ـ ثبت	١٧ـ برّ	١٨ـ قرأ	١٩ـ رقى	٢٠ـ مضى	

التمرين ـ ٤

بيِّن ما جاء في الآيات الآتية من أسماء التفضيل مضافًا أو محلًّى بأل أو مجردًا منهما مع ذكر حكم كل منها:

نموذج: لَأَنْتُمْ أَشَدُّ رَهْبَةً فِيْ صُدُوْرِهِم مِّنَ اللّٰهِ.

أشدُّ: اسم التفضيل، مجرد من "أل" والإضافة، حكمه وجوب إفراده وتذكيره، وحذف المفضل عليه مع جارّه جوازا، إذا دلّ عليهما دليل.

٢ـ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِيْنَ أَعْمَالًا.

٣ـ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰى.

٤ـ إِذْ قَالُوْا لَيُوْسُفُ وَأَخُوْهُ أَحَبُّ إِلٰى أَبِيْنَا مِنَّا.

٥ـ تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْأَرْضَ وَالسَّمٰوَاتِ الْعُلٰى.

٦ ـ وَلَأَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّن مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ أَعْجَبَتْكُمْ.

٧ ـ وَإِنَّ لِلطَّاغِيْنَ لَشَرَّ مَآبٍ جَهَنَّم يَصْلَوْنَهَا فَبِئْسَ الْمِهَاد.

٨ ـ وَلَوْ أَنَّهُمْ فَعَلُوا مَا يُوْعَظُوْنَ بِهِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَأَشَدَّ تَثْبِيْتًا.

٩ ـ يَدْعُوْا لَمَنْ ضَرُّهُ أَقْرَبُ مِنْ نَّفْعِهِ لَبِئْسَ الْمَوْلٰى وَلَبِئْسَ الْعَشِيْرُ.

١٠ ـ إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَّهُدًى لِّلْعَالَمِيْنَ.

١١ ـ وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْأَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ.

١٢ ـ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ.

١٣ ـ الْأَعْرَابُ أَشَدُّ كُفْرًا وَّنِفَاقًا وَّأَجْدَرُ أَلَّا يَعْلَمُوْا حُدُوْدَ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ على رَسُوْلِهِ.

١٤ ـ لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ أَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ.

١٥ ـ لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَسْوَأَ الَّذِيْ عَمِلُوا وَيَجْزِيَهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ الَّذِيْ كَانُوا يَعْمَلُوْنَ.

١٦ ـ الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهُ يَتَزَكّٰى وَمَا لِأَحَدٍ عِنْدَهُ مِن نِّعْمَةٍ تُجْزٰى إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلٰى.

١٧ ـ فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَّرِثُوا الْكِتَابَ يَأْخُذُوْنَ عَرَضَ هٰذَا الْأَدْنٰى وَيَقُوْلُوْنَ سَيُغْفَرُ لَنَا.

١٨ ـ قَالُوْا إِنْ هٰذَانِ لَسَاحِرَانِ يُرِيْدَانِ أَن يُّخْرِجَاكُمْ مِّنْ أَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى.

١٩ ـ يـٰأَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَّأُنْثٰى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوْا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقَاكُمْ إِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ.

٢٠ ـ سُبْحٰنَ الَّذِيْ أَسْرٰى بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى الَّذِيْ بَارَكْنَا حَوْلَهُ لِنُرِيَهُ مِنْ آيَاتِنَا إِنَّهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ.

التمرين ـ ٥

استخرج من الأحاديث التالية أسماء التفضيل، وعيِّن حالاتها، وبيِّن معمولها إن وجد وموقعه من الإعراب:

نموذج: الْإِيْمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُوْنَ أَوْبِضْعٌ وَسِتُّوْنَ شُعْبَةً فَأَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ،

وَالحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الإِيْمَانِ.

أفضلها: اسم التفضيل، مضاف إلى معرفة ، ها: ضمير متصل، مبني على السكون، معمول اسم التفضيل، في محل جر بالإضافة، مضاف إليه

أدناها: اسم التفضيل، مضاف إلى معرفة ، ها: ضمير متصل، مبني على السكون، معمول اسم التفضيل، في محل جر بالإضافة، مضاف إليه.

٢ـ إِنَّ أَقَلَّ سَاكِنِي الجَنَّةِ النِّسَاءُ.

٣ـ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَأَلْحِقْنِي بِالرَّفِيْقِ الأَعْلَى.

٤ـ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِي يَوْمَ القِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً.

٥ـ كَمْ مِنْ أَشْعَثَ أَغْبَرَ ذِيْ طِمْرَيْنِ لَا يُؤْبَهُ لَهُ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ.

٦ـ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: مَا أَلْفَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ السَّحَرَ الأَعْلَى فِي بَيْتِي أَوْعِنْدِي إِلَّا نَائِمًا.

٧ـ عَنْ أَبِي مُوْسَى رضى الله عنه قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَيُّ الإِسْلَامِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: مَنْ سَلِمَ المُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ.

٨ـ قَالَ: سَمِعْتُ البَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رضى الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ فِي العِشَاءِ بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ صَوْتًا مِنْهُ.

٩ـ كَانَ النَّبِيُّ صلَّى اللّٰهُ عليه وسَلَّم أَجْوَدَ النَّاسِ صَدْرًا وَأَصْدَقَ النَّاسِ لَهْجَةً وَأَلْيَنَهُمْ عَرِيْكَةً وَأَكْرَمَهُمْ عَشِيْرَةً مَنْ رَآهُ بَدِيْهَةً هَابَهُ وَمَنْ خَالَطَهُ مَعْرِفَةً أَحَبَّهُ.

١٠ـ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالخَيْرِ وكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ حَتَّى يَنْسَلِخَ فَيَأْتِيْهِ جِبْرِيلُ فَيَعْرِضُ عَلَيْهِ القُرآنَ فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيْلُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ المُرْسَلَةِ.

١١ـ قَالَ عَلِيٌّ رضى الله عنه قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَلَا أَدُلُّكَ عَلى أَجْمَلِ فَتَاةٍ فِي قُرَيْشٍ قَالَ: وَمَنْ هِيَ؟ قُلْتُ: ابْنَةُ حَمْزَةَ قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا حَرَّمَ مِنَ النَّسَبِ.

١٢ـ قَالَتْ عائِشَةُ رَضِي اللّٰهُ عَنْهَا: مَا خُيِّرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا اخْتَارَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا، فَإِنْ كَانَ

إِنَّمَا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ عَنْهُ وَمَا انْتَقَمَ لِنَفْسِهِ إِلَّا أَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمُ لِلّٰهِ بِهَا وَكَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ غَضَبًا وَأَسْرَعَهُمْ رِضًا.

التمرين - ٦

نموذج في الإعراب:

ما من ذنب أشد فيه الوعيد منه في أكل الربا.

ما: حرف نفي، مبني على السكون، لا محل له من الإعراب.

من: حرف جر زائد، مبني على السكون، لا محل له من الإعراب.

ذنب: مجرور لفظا، ومرفوع حكمًا؛ لأنه مبتدأ.

أشد: خبرمرفوع، وعلامة رفعه الضمة الظاهرة على آخره.

فيه: في: حرف جر، مبني على السكون، لا محل له من الإعراب.

ه: ضمير متصل، مبني على الكسرة، في محل جر بحرف جر،

الجار و المجرور متعلقان بمحذوف، حال من الوعيد، تقديره: "كائنا".

الوعيد. فاعل أشد، مرفوع وعلامة رفعه الضمة الظاهرة على آخره.

منه: من: حرف جر، مبني على السكون، لا محل له من الإعراب.

ه: ضمير متصل، مبني على الكسرة، في محل جر بحرف جر والجار والمجرور متعلقان بـ"أشد".

في: حرف جر، مبني على السكون، لا محل له من الإعراب.

أكل: اسم مجرور بحرف جر، وعلامة جره الكسرة الظاهرة على اخره، وهو مضاف.

الربا: اسم مجرور بالإضافة، مضاف إليه، وعلامة جره الكسرة المقدرة على اخره؛ لأنه مقصور.

الجار والمجرور متعلقان بمحذوف، حال من الضمير "ه" في "منه" تقديره: "كائنًا".

والجملة "ما من ذنب ....": ابتدائية، لا محل لها من الإعراب.

أعرب الجمل الآتية:

١ ـ ما من دين أيسر به الإتباع منه بدين الإسلام.

٢ ـ إنّ أثقل شيءٍ يوضع في ميزان المؤمن يوم القيامة خلق حسن.

٣ ـ قال النبي ﷺ: إن أولى الناس بي يوم القيامة أكثرهم علي صلاة.

٤ ـ كان ابن عباس رضي الله عنهما من أقرأ الصحابة للقرآن وأفقههم لمعانيه وأعلمهم بشرع الله.

٥ ـ قال سعد بن أبي وقاص رضي الله عنه: ما رأيت أحدًا أحضر فهمًا ولا ألب لبًّا ولا أكثر علمًا ولا أوسع حلمًا من ابن عباس رضي الله عنهما.

الدرس السادس عشر

اسم الزمان والمكان

اسم المكان والزمان على وزن مَفْعَل

١ ـ مِنًى مَرمَى الجَمَرَاتِ. مَرْمَى الجَمَرَاتِ يَوْمُ النَّحْرِ.

٢ ـ مَطْلَعُ الشَّمْسِ جِهَةُ الشَّرْقِ. مَطْلَعُ الشَّمْسِ يَتَعَجَّلُ صَيْفاً.

٣ ـ عَرَفَاتُ مَجْمَعُ الحُجَّاجِ. يَوْمُ عَرَفَاتَ مَجْمَعُ الحُجَّاجِ.

اسم المكان والزمان على وزن مَفْعِل

١ ـ مَوْلِدُ الرَّسُوْلِ ﷺ مَكَّةُ المُكَرَّمَةُ. مَوْلِدُ الرَّسُوْلِ ﷺ شَهْرُ رَبِيْعِ الأول.

٢ ـ مَكَّةُ المُكَرَّمَةُ مَهْبِطُ الوَحْيِ. شَهْرُ رَمَضَانَ مَهْبِطُ الوَحْيِ.

اسم المكان والزمان على وزن اسم المفعول

١ ـ مُرْتَحَلُ المُسَافِرِيْنَ إِلَى المَدِيْنَةِ المُنَوَّرَةِ. مُرْتَحَلُ المُسَافِرِيْنَ يَوْمُ الخَمِيْسِ.

٢ ـ المَسْجِدُ الجَامِعُ مُلْتَقَى المُسْلِمِيْنَ. مُلْتَقَى المُسْلِمِيْنَ يَوْمُ العِيْدِ.

شرح وتفصیل:

مندرجہ بالا سرخ کلمات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان میں سے بعض کلمات فعل کے جائے وقوع (واقع ہونے کی جگہ) پر دلالت کرتے ہیں، اور بعض کلمات فعل کے واقع ہونے کے وقت پر دلالت کرتے ہیں۔

جو کلمہ فعل کے واقع ہونے کی جگہ پر دلالت کرے وہ اسم المکان کہلاتا ہے اور جو فعل کے واقع ہونے کے وقت پر دلالت کرے وہ اسم الزمان کہلاتا ہے۔

۱۔ أسماء المکان والزمان وہ اسماء مشتقہ ہیں جو فعل کے وقوع پذیر ہونے کی جگہ یا وقت پر دلالت کرتے ہیں۔

۲۔ان میں اس مصدر کے معنی پائے جاتے ہیں جس سے یہ مشتق ہوتے ہیں۔

فعل کے واقع ہونے کے وقت یا زمانے پر دلالت کرنے کے لئے دیگر عبارات اور کلمات بھی استعمال کئے جاسکتے ہیں لیکن اسم المکان اور اسم الزمان کی یہ خصوصیّت ہے کہ یہ صرف ایک کلمہ کے ذریعے پورے معنی مطلوب پر دلالت کرتے ہیں، جیسے: هـذا مجلس زيد (یہ زید کے بیٹھنے کی جگہ ہے) اس میں اسم المکان "مجلس" ایک ہی کلمہ زید کے بیٹھنے کی جگہ پر دلالت کررہا ہے جبکہ اسی عبارت کو دوسرے الفاظ میں بھی کہا جاسکتا ہے، جیسے: هَـذا هـو الـمكـان الّـذي يجلس فيه زيد یاهـذا مكان جلوس زيد، یہی وجہ ہے کہ أسماء المكان اور أسماء الزمان کوکلام میں اختصار پیدا کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

طريقة صياغة اسم المكان والزمان

اسم المکان اور اسم الزمان مندرجہ ذیل تین اوزان پر مشتق ہوتے ہیں:

۱۔ مَفْعَل ۲۔ مَفْعِل ۳۔ اسم المفعول

اسم المكان والزمان على وزن مَفْعَل:

أسماء المکان و الزمان دوصورتوں میں افعال ثلاثیہ کے مصادر سے مَفْعَل (بفتح العين) کے وزن پر مشتق ہوتے ہیں:

۱۔ جب فعل ناقص معتل الآخر ہو، جیسے جملہ۱۔ میں اسم المکان و الزمان مرمى (رَمٰى ـِ سے) مَفْعَل کے وزن پر ہے۔

۲۔ جب فعل صحيح الآخر ہواور اسکے مضارع کا عین کلمہ مفتوح یا مضموم ہو، جیسے جملہ۲۔ میں اسم المکان و المکان مَطْلَع (طَلَع ـُ سے) مَفْعَل [1] کے وزن پر مشتق ہے۔اسی طرح جملہ۵۔ میں اسم المکان والزمان مَجْمَع (جمَع ـَ سے) مَفْعَل کے وزن پر مشتق ہے۔

اسم المكان والزمان على وزن مَفْعِل:

أسماء المکان و الزمان دوصورتوں میں افعال ثلاثیہ کے مصادر سے مَفْعِل (بكسر العين) کے وزن پر مشتق

(۱) کچھ مضموم العین افعال کے أسماء المکان و الزمان خلاف قیاس "مفعِل" کے وزن پر آتے ہیں، جیسے: مسجِد، مغرِب، مشرِق۔

ہوتے ہیں:

۱۔جب فعل مثال یعنی معتل الأول اور صحیح الآخر ہو، جیسے جملہ۔۱ میں اسم الزمان والمکان مَوْلِد (ولدـِ) سے مَفْعِل کے وزن پر مشتق ہے۔

۲۔جب فعل صحیح الآخر ہو اور اسکے مضارع کا عین کلمہ مکسور ہو، جیسے جملہ۔۲ میں اسم الزمان والمکان مَهْبِط (هبَط ـِ ـ سے) مَفْعِل کے وزن پر مشتق ہے۔

اسم المکان والزمان علی وزن اسم المفعول:

أسماء المکان والزمان افعال غیر ثلاثیہ کے مصادر سے اسم المفعول کے وزن پر مشتق ہوتے ہیں، جیسے جملہ۱۔ میں اسم المکان والمکان مُرْتَحَل غیر ثلاثی فعل اِرْتَحَلَ سے اسم المفعول کے وزن پر مشتق ہے۔اسی پر جملہ۲ کو قیاس کریں۔

اسم المکان اور اسم الزمان دونوں کا ایک ہی وزن ہوتا ہے فرق صرف قرائن (۱) سے کیا جا سکتا ہے۔

قواعد:

۱۔اسم الزمان اور اسم المکان چونکہ مصدر سے مشتق ہوتے ہیں اسلیے انہیں اسماء مشتقہ کہتے ہیں۔

(ا) اسم المکان فعل کے واقع ہونے کی جگہ پر دلالت کرتا ہے۔

(ب) اسم الزمان فعل کے واقع ہونے کے وقت پر دلالت کرتا ہے۔

۲۔اسم المکان اور اسم الزمان دوصورتوں میں افعال ثلاثیہ کے مصادر سے مَفْعَل کے وزن پر مشتق ہوتے ہیں:

(ا) اگر فعل ناقص یعنی معتل الآخر ہو۔

(ب) اگر فعل صحیح الآخر ہو اور اسکے مضارع کا عین کلمہ مفتوح یا مضموم ہو۔

۳۔اور دوصورتوں میں مَفْعِل کے وزن پر مشتق ہوتے ہیں:

---

(۱) مصدر میمی، اسم مکان وزمان اور اسم مفعول یہ تمام اسماء غیر ثلاثی افعال سے ایک ہی وزن (مفعول) پر آتے ہیں، لہذا ان کے درمیان فرق سیاق سے کیا جاتا ہے، جیسے: اسْتَقٰی يَسْتَقِي سے مُسْتَقًی۔ مُسْتَقَی الحُجَّاجِ مِن ماءِ زَمزَم فَنِعْمَ المُسْتَقٰی (مصدر میمي)، مُسْتَقَی الماءِ قَرِيبٌ مِن مَنْزِلِنَا (اسم مکان)، مُسْتَقَی الزَّرْعِ فِي الصَّبَاحِ (اسم زمان)، هٰذَا المَاءُ مُسْتَقًی بِالدَّلْوِ (اسم مفعول)۔ (مأخوذ من کتاب "فوائد اللغة العربية")

(ا) اگر فعل مثال یعنی معتل الأول وصحيح الآخر ہو۔

(ب) اگر فعل صحيح الآخر ہو اور اسکے مضارع کا عین کلمہ مکسور ہو۔

۴۔ اسم الزمان اور اسم المكان غیر ثلاثی افعال کے مصادر سے اسم المفعول کے وزن پر مشتق ہوتے ہیں۔

۵۔ اسم الزمان اور اسم المكان فعل کی طرح عمل نہیں کرتے۔

التمرين - ١

ضع مكانَ الفعل الملوَّن في الجمل الآتية اسم الزمان أو اسم المكان المناسب مع تغيير ما يلزم:

نموذج: ١ ـ جَمَعَ الأُستاذُ الطُّلَّابَ فِي المَمَرِّ.

مَجْمَعُ الطلاب في الممر.

٢ ـ الجنة يَسْتَقِرُّ فيها المؤمنون.

الجنة مُسْتَقَرُّ المؤمنين.

٣ ـ سال الماء في الشارع.

٤ ـ لها الطفل في الحديقة.

٥ ـ استودعتُ الكتب في الغرفة.

٦ ـ ينضج العنب في فصل الصيف.

٧ ـ في يوم عاشوراء نجا بنو إِسرائيل.

٨ ـ نال محمد الشهادة في المعركة.

٩ ـ بحر القلزم غرق فيه فرعون وجنوده.

١٠ ـ يُحشر الأولون والآخرون يومَ القيامة.

١١ ـ إلى المناطق الجبلية يصطاف الناس.

١٢ ـ هجرة النبي ﷺ يبدأ بها التاريخ الهجري.

١٣ ـ يصلي المسلمون إلى المسجد الحرام.

١٤ ـ صحراء العرب يستخرج منها كثير من المعادن.

١٥ ـ يرحل المسافرون المصريون في الأسبوع الآتي.

١٦ ـ يطوف الحُجاج حول الكعبة ويسعونَ بين الصفا والمروة.

١٧ ـ كان الرسول صلّى الله عليه وسلم يستودع حذيفة بن اليمان ﷺ سِرَّه.

١٨ ـ الكعبة المشرفة يهوي إليها فؤاد المؤمن ويطمح فيها نفسه فيريد أن يؤمّها من حين لآخر.

١٩ ـ كان مجلس محمد بن واسع الأزدي رحمه الله في مسجد البصرة يئل إليه طلاب العلم وينهل منه شدة الحكمة والموعظة.

٢٠ ـ أصبحت المدينة المنورة يئل إليها و يلوذ بها و يعقل إليها أهل الإسلام و يصدر منها النور الذي انطلق لينير العالم بنور الإيمان والهدى. وما زالت يصدر منها الإشعاع الروحي للمسلمين جميعا في مختلف أنحاء العالم.

التمرين ـ ٢

ترجم الجمل الآتية إلى العربية:

١۔ اپنی صبح اور شام کے وقت اللہ کی حمد وثنا کرو۔

٢۔ دنیا عمل بونے کا وقت ہے اور آخرت اس کے کاٹنے کا۔

٣۔ طلوع فجر کا وقت حفظ اور مطالعہ کے لئے بہترین وقت ہے۔

٤۔ کھاتے وقت اور پیتے وقت بسم اللہ پڑھو اور سیر ہو کر الحمد للہ کہو۔

٥۔ اے اللہ! نہیں ہے کوئی پناہ کی جگہ اور نہ نجات کی جگہ تیرے سوا۔

٦۔ کافروں کا ٹھکانہ جہنم ہے وہ وہاں سے واپسی کی کوئی جگہ نہیں پائیں گے۔

٧۔ مسلمان اپنے دین حنیف کی شریعت سے بہت دور جگہ میں جا پڑے ہیں۔

٨۔ مومن لیٹتے وقت، بیٹھتے وقت اور کھڑے ہوتے وقت اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔

٩۔ حشر کے میدان میں لوگ اپنے اعمال کے بقدر پسینے میں ڈوبے ہوئے ہونگے۔

١٠۔ حضور ﷺ گھر میں داخل ہوتے وقت، نکلتے وقت، کھانا کھاتے وقت، سوتے وقت مسواک کرتے۔

١١۔ لوگ سونے چاندی کی کانوں کی مانند ہیں جو ان میں جاہلیت میں بہترین تھے وہ اسلام میں بھی بہترین ہیں جبکہ وہ سمجھ رکھتے ہوں۔

۱۲۔ دنیا انسان کی گزرگاہ ہے اور آخرت اس کی آرام گاہ ہے، سو خوش خبری ہے اس شخص کے لئے جس نے اپنی گزرگاہ میں آرامگاہ کے لئے توشہ لے لیا۔

۱۳۔ صبح کا وقت لوگوں کا اپنی تجارت گاہوں، دفتروں، کارخانوں اور کھیتوں کی طرف جانے کا ہے اور شام کا وقت ان کا گھروں کی طرف لوٹنے کا وقت ہے۔

التمرين ـ ۳

هات من كل فعل من الأفعال الآتية اسم زمان ومكان وبيّن بابه ووزنه وإن حدث به إعلال فاشرحه:

نموذج: ١ ـ نبع: مَنْبَعٌ. **بابه:** نَصَرَ ـُ. **وزنه:** مَفْعَل.

الإعلال: ليس فيه إعلال لأنه فعل صحيح الآخر ومضارعه مضموم العين.

٢ ـ جال: مَجَالٌ. **بابه:** نَصَرَ ـُ. **وزنه:** مَفْعَل.

الإعلال: مَجْوَلٌ ـ مَجَوْلٌ ـ مَجَالٌ.

إن الحرف المعتل "مَجْوَلٌ" متحرك والحرف الصحيح ساكن، فنُقِلَتْ حركة الحرف المعتل (وهو الواو) إلى الصحيح الساكن (وهو الجيم) فصار "مَجَوْلٌ" ثم قُلِبَتْ الواو بمناسب الفتحة التي قبلها فصار "مَجَالٌ".

٣ ـ وقف ٤ ـ اجتمع ٥ ـ بدأ ٦ ـ هجر ٧ ـ تنزه ٨ ـ نزل

٩ ـ دخل ١٠ ـ طعم ١١ ـ صعد ١٢ ـ اختبر ١٣ ـ سال ١٤ ـ سار

التمرين ـ ٤

استخرج ما في العبارات الآتية من أسماء الزمان والمكان واضبط حروف كل اسم منها مع بيان سبب الضبط:

نموذج: كان أسيد بن حضير لا ينفضّ المَجْلِس من مجالسه إلّا عن أناس أسلموا وانضمّوا إلى كتائب الإيمان

مَجْلِس: على وزن "مَفْعِل"؛ لأن فعلَه صحيح، ومضارعه مكسور العين.

٢ ـ أولع أسيد بن حضير رضي الله عنه بالقرآن وأقبل عليه إقبال الظامىء في المورد العذب في اليوم القائظ.

٣ـ شهد عبد الله بن أمّ مكتوم رضي الله عنه مطلع النور في مكّة فشرح الله صدره للإيمان و كان من السابقين إلى الإسلام.

٤ـ لمّا بدأت قريش تحول دون المسلمين و دون شعائر الإسلام و تقف لهم في كلّ مرصد هجر النبيﷺ بلده الذي بعث فيه و اتخذ من يثرب مهاجرًا و مقامًا فلم يعزّ على المسلمين مفارقة ديارهم و مبارحة مراتع طفولتهم و مغاني شبابهم.

٥ـ استيقظتُ في يوم صائف في موعد مبكر على صوت يرن في قلبي ينطلق من منطلق قريب من بيتي ففتحت النافذة لأنظر إلى المسجد لأحد المؤذن في موقف ملائكي رائع، يدعو الناس إلى هذا المشهد العظيم وينادي بأعلى صوته: هلمّ إلى مجتمع العابدين وملتقى المصلّين ليكون مصيركم إلى جنّة عرضها السموات والأرض.

التمرين ـ ٥

استخرج من الآيات الآتية اسم الزمان أو المكان واذكر وزنه وإن حدث به إعلال فاشرحه:

نموذج: وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَى عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى.

الْمُنْتَهٰى: اسم مكان. **وزنه:** مُفْتَعل.

٢ـ لِكُلِّ نَبَأٍ مُّسْتَقَرٌّ وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ.

٣ـ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّأَحْسَنُ مَقِيْلاً.

٤ـ وَهُوَ الَّذِيْ أَنْشَأَكُمْ مِّنْ نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ.

٥ـ وَقَالَ ارْكَبُوْا فِيْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَمُرْسٰهَا إِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ.

٦ـ لَوْ يَجِدُوْنَ مَلْجَأً أَوْ مَغٰرَاتٍ أَوْ مُدَّخَلاً لَّوَلَّوْا إِلَيْهِ وَهُمْ يَجْمَحُوْنَ.

٧ـ وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَأَمْنًا وَّاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى.

٨ـ وَرَأَى الْمُجْرِمُوْنَ النَّارَ فَظَنُّوْا أَنَّهُمْ مُّوَاقِعُوْهَا وَلَمْ يَجِدُوْا عَنْهَا مَصْرِفًا.

٩ـ وَنَادٰى نُوْحٌ ابْنَهُ وَكَانَ فِيْ مَعْزِلٍ يَّا بُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا وَلَا تَكُنْ مَّعَ الْكَافِرِيْنَ.

١٠ـ وَإِنْ أَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَأَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلَامَ اللّٰهِ ثُمَّ أَبْلِغْهُ مَأْمَنَهُ.

١١ـ فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ أَرْسَلَتْ إِلَيْهِنَّ وَأَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَئًا وَّآتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا.

١٢ـ إِنَّ الَّذِيْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَآدُّكَ إِلٰى مَعَادٍ. قُل رَّبِّي أَعْلَمُ مَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى وَمَنْ هُوَ فِيْ ضَلَالٍ مُّبِيْنٍ.

١٣ـ لَقَدْ كَانَ لِسَبَإٍ فِيْ مَسْكَنِهِمْ آيَةٌ جَنَّتَانِ عَنْ يَمِيْنٍ وَّشِمَالٍ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوْا لَهُ. بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ.

١٤ـ وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوْا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ بَلْ لَهُمْ مَّوْعِدٌ لَّنْ يَّجِدُوْا مِنْ دُوْنِهِ مَوْئِلًا. وَتِلْكَ الْقُرٰى أَهْلَكْنَاهُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا وَجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِم مَّوْعِدًا. وَإِذْ قَالَ مُوْسٰى لِفَتَاهُ لَا أَبْرَحُ حَتّٰى أَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ أَوْ أَمْضِيَ حُقُبًا.

التمرين ـ ٦

استخرج من الأحاديث الآتية أسماء الزمان والمكان واذكر وزنه:

نموذج: عن نُعَيْمٍ المُجْمِرِ قالَ: رَقِيْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَلى ظَهْرِ المَسْجِدِ فَتَوَضَّأَ فقالَ: إنِّي سمعتُ رسُولَ اللّٰهِ ﷺ يقولُ: إنَّ أُمَّتِي يُدْعَونَ يومَ القِيامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِن آثارِ الوُضُوءِ فَمَن اسْتَطاعَ مِنكُم أنْ يُطِيْلَ غُرَّتَهُ فَلْيَفْعَلْ.

المَسْجِد: اسم مكان　　وزنه: مَفْعِل على خلاف القياس.

٢ـ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا لِغَيْرِ اللّٰهِ أَوْ أَرَادَ بِهِ غَيْرَ اللّٰهِ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

٣ـ سُئِلَ جابرٌ رضي اللّٰه عنه عَن حَجَّةِ النَّبِي ﷺ فَحَدَّثَ أنَّ النَّبيَّ ﷺ قال: عَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ.

٤ـ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنه: كَانَ لِي مِن رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَدْخَلَانِ مَدْخَلٌ بِاللَّيْلِ وَمَدْخَلٌ بالنَّهارِ فَكُنْتُ إذَا دَخَلْتُ بِاللَّيْلِ تَنَحْنَحَ لِي.

٥ـ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: سَمِعْتُ مِن رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ شَيئًا مَا نَسِيْتُهُ، قَالَ: مَا قَبَضَ اللّٰهُ نَبِيًّا إِلَّا فِي المَوْضِعِ الَّذِي يُحِبُّ أَنْ يُدْفَنَ فِيْهِ، ادْفِنُوهُ فِي مَوْضِعِ فِرَاشِهِ.

٦ـ قَالَ رَسُولُ اللّٰه ﷺ: إِذَا وَلَجَ الرَّجُلُ فِي بَيْتِهِ فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا بِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا.

٧ـ عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ رضي اللّٰه عنهما قالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَامِلَ الْحُسَيْنِ بنِ عَلَيٍّ رضي اللّٰهُ عَنهُ عَلى عَاتِقِهِ، فقالَ رَجُلٌ: نِعْمَ المَرْكَبُ رَكِبْتَ، يَا غُلامُ! فقالَ النَّبِيُّ ﷺ: وَنِعْمَ الرَّاكِبُ هُوَ.

٨ـ عَنْ عِكْرِمَةَ رضي اللّٰه عنه قالَ: رَأَيْتُ رَجُلاً عِنْدَ المَقَامِ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ وإِذَا قَامَ وَإِذَا وَضَعَ فَأَخْبَرْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رضِيَ اللّٰهُ عنهما، قالَ: أَوَ لَيْسَ تِلْكَ صَلاَةُ النَّبِيِّ ﷺ، لَا أُمَّ لَكَ.

٩ـ عَنْ أَبِيْ سِنَانَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بنِ سَبِيْعٍ - وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللّٰهِ - قَالَ: مَنْ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنَ البَقَرَةِ عِنْدَ مَنَامِهِ لَمْ يَنْسَ الْقُرْآنَ، أَرْبَعَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِهَا وَآيَةَ الْكُرْسِيِّ وآيَتَانِ بَعْدَهَا وَثَلاثاً مِنْ آخِرِهَا.

١٠ـ قَالَ رَسُولُ اللّٰه ﷺ: تَضَمَّنَ اللّٰهُ مَنْ خَرَجَ فِي سَبِيْلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ وَإِيْمَانًا بِيْ وَتَصْدِيْقًا بِرُسُلِيْ فَهُوَ عَلَيَّ ضَامِنٌ أَنْ أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ أُرْجِعَهُ إِلَى مَسْكَنِهِ الَّذِيْ خَرَجَ مِنْهُ نَائِلاً مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيْمَةٍ.

١١ـ كَانَ رَسُولُ اللّٰه ﷺ يُعَلِّمُ أَصْحَابَهُ يقولُ: إِذَا أَصْبَحَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: اللّٰهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ الْمَصِيْرُ وَإِذَا أَمْسَى فَلْيَقُلْ: اللّٰهُمَّ بِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ النُّشُوْرُ.

١٢ـ عن أَبِي ذَرٍّ رضي اللّٰه عنه قالَ: دَخَلْتُ المَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ فَلَمَّا غَرَبَت الشَّمْسُ قالَ: يَا أَبَا ذَرٍّ هَلْ تَدْرِي أَيْنَ تَذْهَبُ هٰذِهِ، قَالَ: قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قالَ: فإِنَّهَا تَذْهَبُ تَسْتَأْذِنُ فِي السُّجُودِ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَكَأَنَّهَا قَدْ قِيْلَ لَهَا ارْجِعِي مِن حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِن مَغْرِبِها، ثُمَّ قَرَأَ ﴿ذلكَ مُسْتَقَرٌّ لَّهَا﴾ فِي قِرَاءَةِ عبد اللّٰه.

التمرين ـ ٧

نموذج في الإعراب:

موقف السيارات مزدحم.

موقف: مبتدأ، مرفوع وعلامة رفعه الضمة الظاهرة على آخره، وهو مضاف. (اسم المكان على وزن مَفْعِل).

السيارات: اسم مجرور بالإضافة، مضاف إليه، وعلامة جره الكسرة الظاهرة على آخره.

مزدحم: خبر، مرفوع وعلامة رفعه الضمة الظاهرة على آخره.

والجملة "موقف السيّارات مزدحم": ابتدائية، لا محلّ لها من الإعراب.

أعرب ما يأتي:

١ـ وَضْعُ الشيءِ فِي غير موضعِه ظلمٌ.

٢ـ انتقل المريض إِلَى المستشفى أمس.

٣ـ للذّهبِ والفضّة معادنُ كثيرةٌ في بلدنا.

٤ـ من يتقِ اللّهَ يجعل له مخرجًا مِن كل هَمٍّ.

٥ـ مَرْحَل الخطوطِ الجويةِ السعوديةِ بعد يومَيْن.

الدرس السابع عشر

اسم الآلة

الأمثلة

١ـ النَّجَّارُ يَثْقُبُ قِطَعَ الْخَشَبِ بِالْمِثْقَابِ.

٢ـ الْحَدَّادُ يُبْرِدُ الْحَدِيْدَ بِالْمِبْرَدِ.

٣ـ زَيْدٌ يَحْفَظُ نُقُوْدَهُ فِي الْمِحْفَظَةِ.

٤ـ الْخَادِمَةُ تَسْتَخْدِمُ السِّكِّيْنَ لِقَطْعِ اللَّحْمِ.

٥ـ الْفَلَّاحُ يَقْطَعُ الْأَشْجَارَ بِالْفَأْسِ أَوِ الْقَدُوْمِ.

٦ـ التِّلْمِيْذُ يَكْتُبُ الدَّرْسَ بِالْقَلَمِ.

شرح وتفصیل:

مندرجہ بالا سرخ کلمات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ تمام کلمات (الْمِثْقَابِ، الْمِبْرَدِ، الْمِحْفَظَةِ، الفَأْس ، السِكِّيْن، القَدُوْم، القَلَم) ایسے آلات پر دلالت کرتے ہیں جن کے ذریعہ سے فعل واقع ہوتا ہے یہ اسماء آلات کہلاتے ہیں۔ اسم آلہ وہ اسم مشتق ہے جو فعل ثلاثی متصرف کے مصدر سے مشتق ہوتا ہے اور اس آلہ پر دلالت کرتا ہے جس کے ذریعہ سے فعل واقع ہو۔

اسم آلہ کے زیادہ تر اوزان سماعی ہیں اور بعض قیاسی ہیں جن میں سے تین مشہور قیاسی (1) اوزان یہ ہیں:

١ـ **مِفْعَال:** جیسے جملہ١ـ النَّجَّارُ يَثْقُبُ قِطَعَ الْخَشَبِ بِالْمِثْقَابِ میں اسم آلہ الْمِثْقَاب مِفْعَال کے وزن پر مشتق ہے اور سوراخ کرنے والے آلہ پر دلالت کرتا ہے۔

٢ـ **مِفْعَل:** جیسے جملہ٢ـ الْحَدَّادُ يُبْرِدُ الْحَدِيْدَ بِالْمِبْرَدِ میں اسم آلہ المِبْرَد مِفْعَل کے وزن پر مشتق ہے اور ٹھنڈا کرنے

---

(1) ان کے علاوہ مندرجہ ذیل اوزان بھی قیاسی ہیں: ١ـ فَعَّالَة: جیسے: كَسَّارة، نظّارة، سمّاعة۔ ٢ـ فِعَال: جیسے: إراث، لِبَاس، ستار۔ ٣ـ فَاعِلَة: جیسے: ساقية، طاولة، نافذة۔ ٤ـ فَاعُوْل: جیسے: صابون، صاروخ، ساطور۔

والے آلہ پر دلالت کرتا ہے۔

۳۔ **مِفْعَلَةٌ:** جیسے جملہ۳۔ زَيْدٌ يَحْفَظُ نُقُوْدَهُ فِي الْمِحْفَظَةِ میں اسم آلہ المِحْفَظَة مِفْعَلَة کے وزن پر مشتق ہے اور سامان کو محفوظ رکھنے والے آلہ (بٹوے) پر دلالت کرتا ہے۔

اسکے علاوہ بعض اسماء آلات ایسے بھی ہیں جو مشتق نہیں ہیں، لیکن عربوں سے سنے گئے ہیں ان کو سماعی اسماء آلات کہتے ہیں، جیسے جملہ۴۔ الْخَادِمَةُ تَسْتَخْدِمُ السِّكِّيْنَ لِقَطْعِ اللَّحْمِ میں اسم آلہ السِّكِّيْن جامد ہے مشتق نہیں ہے۔

اسی پر جملہ ۵ اور ۶ کو قیاس کریں۔

قواعد:

۱۔ اسم الآلہ وہ اسم مشتق ہے جو فعل ثلاثی متصرف کے مصدر سے مشتق ہوتا ہے اور اس آلہ پر دلالت کرتا ہے جس کے ذریعے سے فعل واقع ہو۔

۲۔ اسم الآلہ کے زیادہ تر اوزان سماعی ہیں اور بعض قیاسی ہیں جن میں سے تین مشہور اوزان یہ ہیں:

الف۔ مِفْعَال　　ب۔ مِفْعَل　　ج۔ مِفْعَلَة

۳۔ بعض اسماء آلات ایسے بھی ہیں جو غیر مشتق اور سماعی ہیں، جیسے: الفأس، القدوم، القلم، السكين وغیرہ۔

۴۔ اسم آلہ فعل کا عمل نہیں کرتا۔

التمرين - ١

استخرج مما يلي أسماء الآلات وميز المشتق منها من غيره وبيّن وزن المشتق وفعله:

نموذج: المؤمن مرآة المؤمن.

مرآة: اسم آلة، وهو مشتق من الفعل "رأى"، على وزن "مفعال".

٢ ـ الكتاب خير جليس.　　٣ ـ ارتفعت الطائرة في السماء فسمعنا أزيزها.

٤ ـ أضاء الأب المصباح وبدأ يقرأ المجلة.　　٥ ـ وضعت فاطمة ألوانًا من الورود في الزهريّة.

٦ ـ سمع السائق الطائش صفّارة الشرطي فأوقف سيّارته.

٧ـ أخذ سليم مظلّته وركب درّاجته واتجه إلى المسجد في المطر الهاطل.

٨ـ الطالب يمحو أخطاءه بالمحاية ويبري قلمه بالمبراة ويسطر بالمسطرة ويضع أوراقه في الملف.

٩ـ الخياط يضع القماش فوق المنضدة ويرسم خطوطًا بالمرسم ويقصّه بالمقصّ ثم يخيطه بالمخيط ويكويه بالمكواة.

١٠ـ لما وصل المسافرون إلى محطة القطار رأوا حارس الباب يقرض التذاكر بالمقراض ويخطّ عليها بمرسمه.

١١ـ لا تستغني المرأة في تدبير شؤون المنزل عن مكنسة وممسحة ومكواة وشواية وفرامة وغسالة وثلاجة و سكاكين وملاعق ومدقة ومنشفة وقدور وموقد ومغرفة وإبريق ومقلاة وصابون وصحون وأوان.

١٢ـ قد لقبت أسماء بنت أبي بكر رضي الله عنها بذات النطاقين لأنها صنعت للرسول ﷺ ولأبيها يوم هاجرا إلى المدينة زادًا وأعدت لهما سقاءً فلما لم تجد ما تربطهما شقت نطاقها شقين فربطت بأحدهما المزود وبالثاني السقاء فدعا لها النبي ﷺ أن يبدلها الله منهما بنطاقين في الجنة فلقبت لذالك بذات النطاقين.

التمرين ـ ٢

صغ أسماء الآلات من الأفعال الآتية:

نموذج: راح: مروحة.

٢ـ سار	٣ـ ذاع	٤ـ دفئ	٥ـ بخر	٦ـ بسط	٧ـ وزن	٨ـ نقر
٩ـ دب	١٠ـ نبر	١١ـ رقي	١٢ـ قاس	١٣ـ غلف	١٤ـ طرق	١٥ـ فتح
١٦ـ نشر	١٧ـ فرش	١٨ـ صفا	١٩ـ طحن	٢٠ـ نجل		

التمرين ـ ٣

استخرج أسماء الآلات من الآيات التالية:

نموذج: فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلَى مَوْتِهِ إِلَّا دَابَّةُ الْأَرْضِ تَأْكُلُ مِنْسَأَتَهُ.

مِنْسَأَتَهُ: اسم الآلة.

٢ـ وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ.

٣ـ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهُ.

٤ـ لَهُ مَقَالِيْدُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ.

٥ـ فَأَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهُ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ.

٦ـ مَثَلُ نُوْرِهِ كَمِشْكَاةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ الْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ.

٧ـ وَإِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ إِلاَّ اللّٰهَ فَأْوُوْا إِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهِ وَيُهَيِّئْ لَكُمْ مِّنْ أَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا.

٨ـ وَلَوْلَا أَن يَّكُوْنَ النَّاسُ أُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُوْنَ.

التمرين ـ ٤

استخرج من الأحاديث الآتية أسماء الآلات وميِّز الجامد من المشتق:

نموذج: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تَصْحَبُ المَلاَئِكَةُ رُفْقَةً فِيْهَا كَلْبٌ وَلَا جَرَسٌ.

جرس: اسم الآلة. نوعه: جامد.

٢ـ كَانَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مُكْحُلَةٌ يَكْتَحِلُ بِها عِنْدَ النَّومِ ثَلاثًا فِي كُلِّ عَيْنٍ.

٣ـ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مِفْتَاحُ الصَّلاَةِ الطُّهُورُ وَتَحْرِيْمُهَا التَّكْبِيْرُ وَتَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ.

٤ـ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَن وَلِيَ القَضَاءَ أو جُعِلَ قَاضِيًا بَيْنَ النَّاسِ فَقد ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّينٍ.

٥ـ عَنْ أَبِي مُوسى رضِي اللّٰه عنه أَنَّهُ كانَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَائِطٍ وبِيَدِ النَّبِيِّ ﷺ عُودٌ يَضْرِبُ بِهِ بَيْنَ المَاءِ والطِّيْنِ.

٦ـ عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ رضِي اللّٰه عنه أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: حُرِّمَ لِبَاسُ الحَرِيْرِ وَالذَّهَبِ عَلى ذُكُورِ أُمَّتِي وَأُحِلَّ لِإِنَاثِهِمْ.

٧ـ عَن عائِشَةَ رضِي اللّٰه عنها أَنَّهـا قَالَتْ: وَالَّذِي بَعَثَ مُحَمَّدًا ﷺ بِالْحَقِّ مَا رَأَى مُنْخَلاً ولَا أَكَلَ خُبْزًا مَنْخُولاً

مُنْذُ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ إلى أنْ قُبِضَ، قُلْتُ: كَيْفَ تَأْكُلُونَ الشَّعِيْرَ؟ قَالَتْ: كُنَّا نَقُولُ: أُفٍّ.

٨ـ قَالَ رسولُ اللّٰهِ ﷺ: إنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُم عَنْ زِيَارَةِ القُبُورِ فَزُوْرُوْهَا وَنَهَيْتُكُم عَن لُحُومِ الأضَاحِي فَوقَ ثلاثَةِ أيَّامٍ فأمْسِكُوا مَا بَدَا لَكُم وَنَهَيْتُكم عَنِ النَّبِيْذِ إلَّا فِي سِقَاءٍ فاشْرَبُوا فِي الأسْقِيَةِ ولَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا.

٩ـ عَنْ أبِي سُهَيْلِ بنِ مَالِكٍ أنَّهُ قالَ: كُنْتُ أسِيْرُ مَعَ عُمَرَ بنِ عَبْدِ العَزِيْزِ فقالَ: مَا رَأْيُكَ فِي هؤلاءِ القَدَرِيَّةِ فَقُلْتُ: رَأْيِي أنْ تَسْتَتِيْبَهُم فإنْ تَابُوا وإلَّا عَرَضْتَهُم عَلَى السَّيْفِ فقالَ عُمَرُ بنُ عَبْدِ العزيزِ: وَذلِكَ رَأْيِي، قالَ سهيل بن مَالِك: وَذَلِكَ رَأْيِي.

١٠ـ قَالَتْ عَائِشَةُ: بَعَثَ إلَيْنَا آلُ أبِي بَكْرٍ بِقَائِمَةِ شَاةٍ لَيلًا فَأَمْسَكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَقَطَعْتُ أوْ أمْسَكْتُ وَقَطَعَ، فقَالَ: الَّذِيْ تُحَدِّثُهُ أَعَلى غَيْرِ مِصْبَاحٍ؟ فقَالَتْ: لَو كانَ عِنْدَنَا مِصْبَاحٌ لائْتَدَمْنَا بِهِ، إنْ كانَ لَيَأْتِي عَلى آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ الشَّهْرُ مَا يَخْتَبِزُونَ خُبْزًا وَلَا يَطْبُخُونَ قِدْرًا.

١١ـ عن أنسِ بنِ مالِكٍ رضِي اللّٰه عنه أنَّهُ قالَ: كُنْتُ أسْقِيْ أبَا عُبَيْدَةَ بن الجَرَّاحِ وأبَا طَلْحَةَ وأُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ شَرَابًا مِنْ فَضِيْخٍ وَتَمْرٍ فأتَاهُم آتٍ فقَالَ: إنَّ الخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فقالَ أبُو طَلْحَةَ: يَا أنَسُ قُمْ إلى هذِهِ الجَرَّةِ فَاكْسِرْهَا فَقُمْتُ إلى مِهْرَاسٍ لَنَا فضَرَبْتُها بِأسْفَلِهِ حَتّٰى تَكَسَّرَتْ.

١٢ـ عن عبدِ الرَّحْمٰنِ بنِ حَسَنَةَ قالَ: انْطَلَقْتُ أنَا وَعَمْرُو بنُ العَاصِ إلَى النَّبِيِّ ﷺ فَخَرَجَ ومَعَهُ دَرَقَةٌ ثُمَّ اسْتَتَرَ بِهَا ثُمَّ بَالَ فَقُلْنَا: انْظُرُوا إلَيْهِ يَبُولُ كمَا تَبُولُ المَرْأةُ فَسَمِعَ ذلِكَ فقَالَ: ألَمْ تَعْلَمُوا مَا لَقِيَ صَاحِبُ بَنِي إسْرَائِيْلَ كَانُوا إذَا أصَابَهُم البَوْلُ قَطَعُوْا مَا أصَابَهُ البَوْلُ مِنْهُم فَنَهَاهُم فَعُذِّبَ فِي قَبْرِهِ.

١٣ـ أنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَشَفَ السِّتَارَةَ وَالنَّاسُ صُفُوْفٌ خَلْفَ أبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فقالَ: يَا أيُّهَا النَّاسُ إنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ إلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا المُسْلِمُ أوْ تُرى لَهُ وإنِّي نُهِيْتُ أنْ أقْرَأَ رَاكِعًا أوْ سَاجِدًا فَأمَّا الرُّكُوعُ فعَظِّمُوا فِيْهِ الرَّبَّ وأمَّا السُّجُوْدُ فاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ أن يُسْتَجَابَ لَكُمْ.

١٤ـ سُئِلَ أنَسُ بنُ مالِكٍ عَنِ الفَضِيْخِ فقالَ: مَا كَانَتْ لَنَا خَمْرٌ غَيْرَ فَضِيْخِكُمْ هذَا الَّذِي تُسَمُّونَهُ الفَضِيْخَ إنِّي لَقَائِمٌ أسْقِيْهَا أبَا طَلْحَةَ وأبَا أيُّوبَ ورِجَالًا مِن أصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي بَيْتِنَا إذْ جَاءَ رَجُلٌ فقالَ: هَلْ بَلَغَكُمُ الخَبَرُ؟ قُلْنَا: لَا، قَالَ: فَإنَّ الخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فقالَ: يَا أنَسُ! أرِقْ هذِهِ القِلَالَ، قالَ: فمَا رَاجَعُوْهَا وَلَا سَألُوا عَنْهَا بَعْدَ

خَبَرِ الرَّجُلِ.

١٥ ـ إنَّ رَجُلاً اعْتَرَفَ عَلى نَفْسِهِ بِالزِّنَا عَلى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَدَعَا لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِسَوْطٍ فَأُتِيَ بِسَوْطٍ مَكْسُوْرٍ فَقَالَ: فَوْقَ هٰذَا فَأُتِيَ بِسَوْطٍ جَدِيْدٍ لَمْ تُقْطَعْ ثَمَرَتُهُ فَقَالَ: دُوْنَ هٰذَا فَأُتِيَ بِسَوْطٍ قَدْ رُكِبَ بِهِ وَلَانَ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَجُلِدَ ثُمَّ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ آنَ لَكُمْ أَنْ تَنْتَهُوا عَنْ حُدُودِ اللّٰهِ مَنْ أَصَابَ مِنْ هٰذِهِ القَاذُوْرَاتِ شَيْئًا فَلْيَسْتَتِرْ بِسِتْرِ اللّٰهِ فَإِنَّهُ مَنْ يُبْدِ لَنَا صَفْحَتَهُ نُقِمْ عَلَيْهِ كِتَابَ اللّٰهِ.

التمرين ـ ٥

نموذج في الإعراب:

ونضع الموازين القسط ليوم القيامة.

و: استئنافية، مبنية على الفتح، لا محل لها من الإعراب.

نضع: فعل مضارع، مرفوع؛ لتجرده من الناصب والجازم، وعلامة رفعه الضمة الظاهرة على آخره.

الموازين: مفعول به منصوب، وعلامة نصبه الفتحة الظاهرة على آخره.

القسط: صفة لـ "الموازين" بحذف المضاف، أي "ذوات القسط" منصوب، وعلامة نصبه الفتحة الظاهرة على آخره. **ليوم:** لـ: حرف جر، مبني على الكسر، لا محل له من الإعراب. **يوم:** اسم مجرور بحرف جر، وعلامة جره الكسرة الظاهرة على آخره، ومضاف. **القيامة:** اسم مجرور بالإضافة، مضاف إليه وعلامة جره الكسرة الظاهرة على آخره، والجار والمجرور متعلقان بالفعل "نضع".

الجملة "نضع الموازين......": مستأنفة، لا محل لها من الإعراب.

أعرب الجمل الآتية:

١ ـ الصلاة مفتاح الجنة. ٢ ـ إِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا.

٣ ـ الوقت سيف إن لم تقطعه قطعك. ٤ ـ المؤمن من سلم المسلمون من لسانه ويده.

٥ ـ السواك مَطْهَرَةٌ للفم ومَرْضَاةٌ للرب. ٦ ـ قال ﷺ: لولا أن أشق على أمتي لأمرتهم بالسواك عند كل صلاة.

الدرس الثامن عشر

التوابع

توابع، تابع کی جمع ہے۔ تابع وہ لفظ ہے جس کے مستقل (یعنی اپنے) اعراب نہیں ہوتے بلکہ یہ اپنے متبوع (اپنے سے پہلے آنے والے اسم) کا تابع ہوتا ہے اور ہمیشہ متبوع کے بعد آتا ہے۔

توابع کی اقسام

توابع کی پانچ اقسام ہیں: ١۔ النعت ٢۔ التوكيد ٣۔ البدل ٤۔ عطف البيان ٥۔ عطف النسق۔

النعت

نعت وہ تابع ہے جو اپنے متبوع کے وصف کو یا سببی [1] کے وصف کو بیان کرے۔ کسی اسم کے وصف بیان کرنے کی اہم اغراض درج ذیل ہیں:

(١) التخصيص: اگر نعت اور منعوت دونوں نکرہ ہوں تو نعت تخصیص کا فائدہ دیتی ہے، جیسے: يَحْتَاجُ الْعِلْمُ إِلَى قَلْبٍ مَفْتُوْحٍ وَعَقْلٍ مُتَفَتِّحٍ۔

(٢) الإيضاح: اگر دونوں معرفہ ہوں تو توضیح کا فائدہ دیتی ہے، جیسے: يُعْجِبُنِي الْحَقْلُ النَّاضِرُ۔

(٣) مجرد المدح: جیسے: من أراد من الولاة رضا ربّه وسعادة أمّته فلْيَسلُك مسلك الخليفة العادل عمر بن الخطّاب۔

(٤) مجرد الذمّ: جیسے: كان حجّاج بن يوسف الطاغية من الولاة الظلمة۔

(٥) الترحم: جیسے: اللّٰهمّ ارحَمْ أمتك المسكين۔

(٦) التوكيد: جیسے قولہ تعالیٰ: ﴿فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ﴾ [2] ۔

(٧) اور بعض اوقات یہ خبر کا وصف بیان کرنے کے ساتھ ساتھ اسکے مقصود اصلی کو بھی پورا کرتی ہے، جیسے قولہ تعالیٰ: ﴿بَلْ

(١) سببی کی وضاحت الصفة المشبه باسم الفاعل کے درس میں گزر چکی ہے۔

(٢) النفخة: اسم للمرة تدل على الوحدة، وواحدة: نعت يفيد توكيدها.

أَنْتُمْ قَوْمٌ عَادُوْنَ﴾ اور قولہ تعالی: ﴿بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ﴾۔

(ألف) تقسيم النعت باعتبار معناه

(ألف) النعت الحقيقي

الأمثلة:

١ ـ قال ﷺ: الْمُؤمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيْفِ.

٢ ـ قالَ تعالى: فِيْهِمَا عَيْنَانِ نَضَّاخَتَانِ.

٣ ـ قال ﷺ: الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ.

٤ ـ قال ﷺ: الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ.

شرح وتفصیل:

معنی کے اعتبار سے نعت کی دو قسمیں ہیں: ا۔نعت حقیقی ۲۔نعت سببی

نعت حقیقی وہ تابع ہے جو اپنے متبوع (یعنی منعوت) کے کسی حقیقی وصف کو بیان کرے۔ یہ چار امور میں اپنے متبوع کے عین مطابق ہوتی ہے:

١ ـ التذكير والتأنيث. ٢ ـ الإفراد والتثنية والجمع. ٣ ـ التعريف والتنكير. ٤ ـ الإعراب.

جملہ ا۔ الْمُؤمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ مِنَ المؤْمِنِ الضَّعِيْفِ پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ نعت القَوِيُّ مندرجہ بالا چار امور میں (التذكير، الإفراد، التعريف، الإعراب) اپنے منعوت الْمُؤْمِنُ کے مطابق ہے اسی پر بقیہ جملوں کو قیاس کریں۔

ما يستثنى من المطابقة الحتمية

الأمثلة:

١ ـ لَقِيْتُ رَجُلاً صِدْقًا.

۲۔ (ا) قال تعالی: وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمُ الَّتِي جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيَامًا.

(ب) قال تعالی: أَيَّامًا مَّعْدُوْدَاتٍ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيْضًا أَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ.

(ج) قال تعالی: وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌ بِيْضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهَا وَغَرَابِيْبُ سُوْدٌ.

۳۔ (ا) قال تعالی: يَتْلُوْ صُحُفًا مُّطَهَّرَةً.

(ب) قال تعالی: وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَآتُ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ.

(ج) قال تعالی: إِنِّي أَرٰى سَبْعَ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَّأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ.

٤۔ (ا) قال تعالی: تَنْزِعُ النَّاسَ كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ.

(ب) قال تعالی: كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ.

(ج) قال تعالی: هُوَ الَّذِي يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنْشِيءُ السَّحَابَ الثِّقَالَ.

(د) رأيت نخلاً باسقاتٍ لها طلْعٌ نضيْدٌ.

٥۔ قال تعالی: إِنَّا خَلَقْنَا الإِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ أَمْشَاجٍ.

٦۔ افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلٰى عِبَادِهِ صَلَوَاتٍ خَمْسًا / صَلَوَاتٍ خَمْسَةً فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ.

شرح وتفصیل:

ہم نعت کے باب میں یہ ذکر کر چکے ہیں کہ نعت حقیقی منعوت کے عین مطابق ہوتی ہے، لیکن چند امور ایسے ہیں جو اس قاعدے سے مستثنیٰ ہیں، یہ درج ذیل ہیں:

ا۔ وہ صفات جو فَعُوْلٌ (بمعنی فاعل نحو: صَبُوْرٌ، شَكُوْرٌ)، فَعِيْلٌ (بمعنی مَفْعُوْلٌ نحو: جَرِيْحٌ وقَتِيْلٌ)، مِفْعَالٌ (نحو: مِهْذَارٌ)، مِفْعَلٌ (نحو: مِدْعَسٌ) مِفْعِيْلٌ (نحو: مِسْكِيْنٌ) کے وزن پر آتی ہیں ان کے منعوت مذکر بھی ہو سکتے ہیں اور مؤنث بھی، جیسے: رَجُلٌ صَبُوْرٌ، إِمْرَأَةٌ صَبُوْرٌ، رَجُلٌ جَرِيْحٌ، إِمْرَأَةٌ جَرِيْحٌ۔

۲۔ وہ مصدر جو ہمیشہ ایک ہی حالت پر رہے نعت بن کر آتا ہے چاہے منعوت مذکر ہو یا مؤنث، مفرد ہو یا جمع، جیسے جملہ ا۔ لقيتُ رجلا صِدْقًا میں مصدر صِدْقًا رَجُل کی صفت بن کر آیا ہے اسی طرح یہ مفرد مؤنث، یا جمع مذکر اور جمع مؤنث کی بھی

صفت بن سکتا ہے، جیسے: إِمْرَأَةٌ صِدْقٌ، رِجال صدقٌ، نساء صدقٌ۔

۳۔ اگر منعوت غیر عاقل مذکر کی جمع ہو تو اس کی نعت مفرد مؤنث، جمع مؤنث سالم، جمع تکسیر (للمؤنث والمذکر) بھی ہوسکتی ہے، جیسے جملہ۲ کے (ا) میں منعوت أمْوَال غیر عاقل مذکر کی جمع ہے اور اس کی صفت الَّتِيْ مفرد مؤنث ہے۔ اور جملہ۲ کے (ب) میں منعوت أيَّام غیر عاقل مذکر کی جمع ہے اور اس کی صفت مَعْدُوْدَات جمع مؤنث سالم ہے۔ اور جملہ۲ کے (ج) میں منعوت جُدَد غیر عاقل مذکر کی جمع ہے اور اس کی صفت بيض جمع تکسیر ہے۔

۴۔ اسی طرح اگر منعوت غیر عاقل مؤنث کی جمع ہو تو اس کی نعت مفرد ومؤنث بھی ہوسکتی ہے، جمع مؤنث سالم بھی اور جمع تکسیر بھی، جیسے جملہ۳ کے (ا) میں منعوت صُحُفًا غیر عاقل مؤنث کی جمع ہے اور اس کی صفت مُطَهَّرَة مفرد مؤنث ہے۔ اور جملہ۳ کے (ب) میں منعوت الْجَوَار غیر عاقل مؤنث کی جمع ہے اور اس کی صفت الْمُنْشَآت جمع مؤنث سالم ہے اور جملہ۳ کے (ج) میں بَقَرَات غیر عاقل مؤنث کی جمع ہے اور اس کی صفت سِمَان جمع تکسیر ہے۔

۵۔ اگر منعوت اسم جنس [1] ہو تو اس کی صفت مفرد ومذکر بھی واقع ہوتی ہے، جیسے: أَعْجَازُ نَخْلٍ مُنْقَعِرٍ، مفرد ومؤنث بھی، جیسے: أَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَة اور جمع تکسیر بھی، جیسے: السَّحَابَ الثِّقَال اور جمع مؤنث سالم بھی، جیسے: رَأَيْتُ نَخْلًا بَاسِقَاتٍ لَهَا طَلْعٌ نَضِيدٌ۔

۶۔ بعض سماعی [2] کلمات ایسے ہیں جن میں منعوت مفرد اور نعت جمع ہوتی ہے، جیسے جملہ۵۔ میں نُطْفَةٍ أَمْشَاجٍ کا مفرد مَشَجٌ ہے۔

۷۔ اگر نعت اسم العدد ہو جو منعوت کے عدد پر دلالت کرے تو اس کی منعوت سے مطابقت بھی جائز ہے اور عدم مطابقت بھی، جیسے جملہ۶۔ میں اسم العدد خَمْسًا مفرد اور مذکر ہے جبکہ اس کا منعوت صَلَوَات جمع غیر عاقل ہے۔

ب: النعت السببي

الأمثلة:

۱۔ قال تعالى: رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا.

۲۔ أُعْجَبُ بِكُلِّ تَاجِرٍ صَادِقَةٍ أَقْوَالُهُ.

---

(۱) اسم جنس تاء مدورہ سے خالی ہوتا ہے جبکہ اسکے اسم مفرد کے آخر میں تاء مدورہ ہوتی ہے، جیسے: نخلة یہ جنس کے ایک فرد پر دلالت کرتا ہے۔

(۲) ان کلمات کا معاملہ سماع پر موقوف ہے۔

۳۔ قال تعالی: وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌ بِيْضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهَا وَغَرَابِيْبُ سُوْدٌ.

شرح وتفصیل:

نعت سببی وہ نعت ہے جو حقیقت میں منعوت (اسم متقدم) کا وصف بیان نہ کرے، بلکہ اپنے بعد آنے والے ایسے اسم (اسم متأخر) کا وصف بیان کرے جس کا تعلق منعوت (اسم متقدم) سے ایک ضمیر کے ذریعے ہو۔

نعت سببی اپنے سے پہلے آنے والے اسم سے دو چیزوں میں مطابقت رکھتی ہے: ا۔ اعراب ۲۔ تعریف وتنکیر۔ اور اپنے بعد آنے والے اسم سے تذکیر وتأنیث [1] میں مطابقت رکھتی ہے اور ہمیشہ مفرد واقع ہوتی ہے نعت سببی کے بعد آنے والے اسم (اسم متأخر) میں درج ذیل باتیں ملحوظ رکھی جاتی ہیں:

ا۔ اسے اصطلاح میں السببي کہا جاتا ہے۔

۲۔ سببی کے ساتھ منعوت (متقدم) کی ضمیر ملحق ہوتی ہے جو اس کا تعلق منعوت سے ظاہر کرتی ہے۔

۳۔ یہ سببی دراصل نعت کا معمول (فاعل یا مفعول) ہوتا ہے۔

مندرجہ بالا مثالوں میں سرخ کلمات الظَّالِم، صَادِقَة، مُخْتَلِف نعت سببی واقع ہوئے ہیں۔ جملہ ا پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ نعت الظَّالِم منعوت الْقَرْيَة کے مطابق مجرور اور معرفہ ہے اور اپنے اسم متأخر أهْل کے اعتبار سے مذکر ہے، لیکن یہ حقیقت میں الْقَرْيَة کی نعت نہیں ہے کیونکہ ظلم کی نسبت الْقَرْيَةِ کی طرف کرنا مقصود نہیں، بلکہ مقصود اہل قریہ کے ظلم کو بیان کرنا ہے۔ اس جملہ میں أهل سببی ہے اور اس کے ساتھ ضمیر ھا ملحق ہے جو منعوت متقدم الْقَرْيَةِ پر لوٹتی ہے اور أهْل یہاں اسم فاعل الظَّالِم کا فاعل ہونے کی بنا پر مرفوع واقع ہوا ہے۔

اسی طرح جملہ ۲ پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ نعت سببی صَادِقَة اعراب اور تنکیر میں منعوت متقدم تَاجِر کے مطابق ہے اور چونکہ نعت سببی فعل کی طرح عمل کرتی ہے اس لئے اپنے فاعل أقْوَالُه کے اعتبار سے مفرد اور مؤنث ہے اور اس کے ساتھ جو ضمیر ہ ملحق ہے وہ منعوت مقدم تاجر پر لوٹ رہی ہے۔

اسی طرح جملہ ۳ میں نعت سببی مختلفٌ مفرد واقع ہوئی ہے اور اس کا فاعل أَلْوَانُهَا جمع ہے [2]۔

(۱) اور اس تذکیر وتانیث میں اس کا حکم اس فعل کی طرح ہوتا ہے جو اس کا قائم مقام بن سکتا ہے۔ (۲) اگر فاعل جمع تکسیر کے وزن پر ہو تو اس صورت میں فعل کی تذکیر وتأنیث دونوں جائز ہے چونکہ ألوان جمع تکسیر أفعال کے وزن پر ہے اس لئے مختلف اور مختلفة دونوں کہنا جائز ہے۔

قواعد:

۱۔نعت وہ تابع ہے جو اپنے متبوع کے وصف یا سببی کے وصف کو بیان کرتا ہے۔

۲۔اس کی اہم اغراض چھ ہیں:

(١) التخصيص (٢) الإيضاح (٣) مجرد المدح (٤) مجرد الذمّ (٥) الترحم (٦) التوكيد۔

۳۔نعت کی باعتبار معنی دو قسمیں ہیں: ۱۔نعت حقیقی ۲۔نعت سببی۔

۴۔نعت حقیقی اپنے ماقبل اسم کے وصف کو بیان کرتی ہے جبکہ نعت سببی اس اسم کے وصف کو بیان کرتی ہے جس کا تعلق ماقبل اسم سے ہوتا ہے۔

۵۔نعت حقیقی چار امور (تذکیر وتانیث، افراد، تثنیہ وجمع، تعریف وتنکیر، اعراب) میں اپنے منعوت کے مطابق ہوتی ہے۔

۶۔نعت سببی ہمیشہ مفرد ہوتی ہے اور اعراب اور تنکیر وتعریف میں اپنے ماقبل اسم کے تابع ہوتی ہے جبکہ تذکیر وتانیث میں اپنے بعد آنے والے اسم کے تابع ہوتی ہے۔

(ب) تقسيم النعت باعتبار لفظه

(ألف) النعت المفرد

الأمثلة:

١ ـ الْغَنِيُّ الشَّاكِرُ خَيْرٌ عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْفَقِيْرِ الصَّابِرِ.

٢ ـ كان أخوك شابًّا محبوبًا لدينا.

٣ ـ أَصْغَيْتُ إِلَى الدَّرْسِ هٰذَا.

٤ ـ شَعْبُنَا شَعْبٌ ذُوْ تَارِيْخٍ وَأُمَّتُنَا أُمَّةٌ ذَاتُ حَضَارَةٍ.

٥ ـ جَاءَ الرَّجُلُ الَّذِي اجْتَهَدَ.

٦ ـ أَكْرِمْ رَجُلًا مَّا.

شرح وتفصیل:

مفرد سے مراد یہ ہے کہ جو جملہ یا شبہ الجملہ نہ ہو اگرچہ مثنی یا جمع ہو، جیسے: لَقِيْتُ رَجُلًا صَالِحًا أَوْ رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ أَوْ رِجَالًا صَالِحِيْنَ۔

نعت مفرد کی دو اقسام ہیں:

۱۔ الأسماء المشتقّة العاملة [1]   ۲۔ الأسماء الجامدة المؤولة بالمشتقّ.

۱۔ الأسماء المشتقة العاملة [2]:

درحقیقت نعت اسم مشتق ہوتی ہے، جیسے جملہ ۱۔ الْغَنِيُّ الشَّاكِرُ خَيْرٌ عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْفَقِيْرِ الصَّابِرِ میں نعت الشّاكر اسم الفاعل اور جملہ ۲۔ كان أخوك شابا محبوبا لدينا میں نعت محبوبًا اسم مفعول ہے۔

۲۔ الأسماء الجامدة المؤولة بالمشتق:

وہ اسماء جامدہ جن کی تأویل مشتقات سے ممکن ہو نعت بن کر آ سکتے ہیں ان کی بہت سی اقسام ہیں جن میں سے مشہور درج ذیل ہیں:

۱۔ اسم الإشارة غير المكانية [3] (مثل "هذا" وفروعه):

یہ صرف معرفہ اسم کی نعت بن سکتا ہے، جیسے جملہ ۳۔ أَصْغَيْتُ إِلَى الدَّرْسِ هٰذَا میں اسم اشارہ هذا معرفہ اسم الدرس کی نعت ہے اور جملہ کی تقدیر یہ ہے: أَصْغَيْتُ إِلَى الدَّرْسِ الْمُشَارِ إِلَيْهِ۔

۲۔ ذُوْ (الْمُضَافَة) بمعنى صاحب اور ذات بمعنى صاحبة وفروعهما [4]:

یہ اکثر نکرہ اسم کی نعت بن کر آتے ہیں، جیسے جملہ ۴۔ شَعْبُنَا شَعْبٌ ذُوْ تَارِيْخٍ وَأُمَّتُنَا أُمَّةٌ ذَاتُ حَضَارَةٍ

۳۔ الأسماء الموصولة:

اس سے مراد وہ اسماء ہیں جو کہ ہمزہ وصلیہ سے شروع ہوتے ہیں، جیسے: الّذي، الّتي، اللذان، اللتان إلخ۔ جیسے جملہ ۵۔ جَاءَ الرَّجُلُ الَّذِي اجْتَهَدَ میں اسم موصول الّذي الرجل کی نعت ہے۔

---

(۱) مشتقہ سے مراد وہ اسماء ہیں جو کسی معنی پر دلالت کرنے کے لئے مصادر سے مشتق کئے گئے ہوں اور عاملہ سے مراد اسم الفاعل، صيغ المبالغة، الصفة المشبهة، اسم المفعول اور اسم التفضيل ہیں۔ (۲) الأسماء المشتقّة غير العاملة نعت بن کر نہیں آتے، جیسے: اسم الزمان، اسم المكان، اسم الآلة۔ (۳) أسماء الإشارة المكانية نحو: "هنا وثم" یہ خود نعت بن کر نہیں آتے۔ (۴) فروعها: ذوا، ذوي، ذوُوا، ذات، ذاتا، ذوات.

٤۔ أسماء الأعداد:

ان اسماء کی تفصیل عنوان ما يستثنى من المطابقة الحتمية کے ذیل میں گزر چکی ہے۔ یہ معرفہ اور نکرہ دونوں کی نعت بن کر آتے ہیں۔

٥۔ وہ اسماء جامدہ جو کہ نسب پر دلالت کرتے ہیں [1] یعنی جو کسی کی طرف نسبت کرنے کے لئے استعمال ہوتے ہیں اس کی معروف صورت تو یہ ہے کہ اس اسم کے آخر میں یاء النسبة ہو، جیسے: رجُلٌ عَرَبِيٌّ یا إمْرَأَةٌ عَرَبِيَّةٌ یا فعَّالٌ کے وزن پر ہو، جیسے: بَقَّالٌ، نَجَّارٌ وغیرہ۔

٦۔ المُصَغَّر:

یہ بھی وصف کے معنی ادا کرتا ہے، جیسے: طِفْلٌ رُجَيْلٌ (في المدح) اور رَجُلٌ طُفَيْلٌ (في الذم)۔

٧۔ ما النكرة:

جس سے ابہام مقصود ہو، جیسے جملہ ٦۔ أكْرِمْ رَجُلاً مَّا، أي مطلقًا غير مقيَّدٍ بصفةٍ مَّا۔

٨۔ المصدر:

وہ مصدر جو نعت بن کر آئے اس میں چند شرائط ملحوظ رکھی جاتی ہیں:

١۔ مصدر صریح ہو مؤول نہ ہو۔

٢۔ مصدر میمی نہ ہو۔

٣۔ نکرہ ہو۔

٤۔ طلب پر دلالت نہ کرے [2]۔

٥۔ ثلاثی ہو۔

٦۔ ہمیشہ ایک ہی حالت (یعنی افراد) پر رہے چاہے منعوت مذکر ہو یا مؤنث، مثنی ہو یا جمع۔

٩۔ الجامد المؤول بالمشتق:

یعنی ایسا اسم جامد جو صفت مشبہہ کے معنی پر دلالت کرے اور اس کی تأویل اسم مشتق سے کی جاسکتی ہو، جیسے: انْتَصَرَ

(۱) جو اسماء جامدہ نسب پر دلالت نہیں کرتے ان کی تاویل اسماء مشتقہ سے کرنا صحیح نہیں ہے جیسے کسی کا نام ہی بدوِيٌّ یا مكيٌّ ہو۔

(۲) جیسے: سَعْيًا في الخَيْرِ بمعنى اسعَ في الخير۔

الْمَلِكُ الأَسَدُ جُنْدُهُ أي الشجاع جُنْده اوراس کی تفصیل الصفة المشبهة باسم الفاعل کے درس میں گزر چکی ہے۔

ب: الجملة النعتية

الأمثلة:

١۔ اَللّٰهُمَّ هَبْ لِيْ يَقِيْنًا تُهَوِّنُ بِهِ عَلَيَّ مَصَائِبَ الدُّنْيَا.

٢۔ قال تعالى: وَآيَةٌ لَّهُمُ اللَّيْلُ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَإِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ.

٣۔ قال تعالى: وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰ أَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ أَبَدًا.

٤۔ قال تعالى: وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ إِلَى اللّٰهِ.

٥۔ قال تعالى: وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا.

شرح وتفصیل:

نعتیہ جملے میں درج ذیل چار شرائط کوملحوظ رکھا جاتا ہے:

ا۔ اس کا منعوت نکرہ محضہ [1] ہو، جیسے جملہ ا۔ اَللّٰهُمَّ هَبْ لِيْ يَقِيْنًا تُهَوِّنُ بِهِ عَلَيَّ مَصَائِبَ الدُّنْيَا میں يَقِيْنًا نکرہ محضہ ہے اوراس کے بعد واقع ہونے والا جملہ فعلیہ اس کی نعت ہے لیکن اگر منعوت نکرہ غیر محضہ ہو یعنی اس پر أل الجنسية داخل ہو یا اضافت یا نعت نے اس کو خاص کردیا ہو تو اس کے بعد واقع ہونے والا جملہ اس کی نعت بھی بن سکتا ہے اور حال بھی، جیسے جملہ۲۔ وَآيَةٌ لَّهُمُ اللَّيْلُ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَإِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ میں منعوت الليل پر أل الجنسيه داخل ہے، لہذا اس کے بعد واقع ہونے والا جملہ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ اس کی نعت بھی بن سکتا ہے اور حال بھی [2]۔ اسی طرح جملہ ۳۔ وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰ أَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ أَبَدًا میں منعوت أحدٍ کے بعد شبہ الجملہ مِنْهُمْ اس کی نعت محذوف سے متعلق ہے، لہذا اس کے بعد واقع ہونے والا جملہ مَاتَ أَبَدًا أحَدٍ کی نعت بھی ہوسکتا ہے اور حال بھی۔

۲۔ اس کا منعوت مذکور ہو۔

۳۔ جملہ نعتیہ خبریہ ہو انشائیہ (طلبیہ یا غیر طلبیہ) نہ ہو۔

(۱) نکرۃ محضۃ وہ اسم ہے جو أل الجنسية سے خالی ہو اور ہر اس چیز سے خالی ہو جو اس میں کسی قسم کی تخصیص پیدا کرے، جیسے اضافت اور نعت۔

(۲) نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ کو استئناف بیانی کہنا بھی جائز ہے۔

۴۔ جملہ نعتیہ خبریہ ایسی ضمیر پر مشتمل ہو جو اس کے منعوت کے ساتھ تعلق کو ظاہر کرے اور افراد اور تذکیر میں منعوت کے مطابق ہو۔ اکثر اوقات یہ ضمیر مذکور ہوتی ہے، جیسے جملہ۴۔ وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ إِلَى اللّٰهِ میں جملہ نعتیہ تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ إِلَى اللّٰهِ، يَوْمًا کی نعت ہے۔ اور فِيْهِ میں ضمیر "ہ" منعوت يَوْمًا کی طرف لوٹ رہی ہے، لیکن یہ ضمیر محذوف بھی ہوتی ہے جبکہ سیاق کلام سے بات واضح ہورہی ہو، جیسے جملہ۵۔ وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِي نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا میں ضمیر محذوف ہے اور اس کی تقدیر یوں ہوگی: لَا تَجْزِي فيه نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا۔

ج: شبه الجملة

الأمثلة:

۱۔ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةً بِغَيْرِ طُهُوْرٍ وَلَا صَدَقَةً مِنْ غُلُوْلٍ.

۲۔ قال تعالى: فَإِنْ كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَاتَرَكَ.

۳۔ قال تعالى: قَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ إِيْمَانَهُ.

شرح وتفصیل:

شبه الجملة (الظرف والجار مع مجروره) دو شرائط کے ساتھ نعت محذوف سے متعلق ہوسکتا ہے:

۱۔ جب یہ تام ہو یعنی مفید ہو (افادت سے مراد اضافت یا کسی عدد سے مقید ہونا یا ایسی قید کا اضافہ کرنا ہے جس سے جملے میں نئے معنی کا اضافہ ہو[۱]) جیسے جملہ۱۔ لا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةً بِغَيْرِ طُهُوْرٍ وَلَا صَدَقَةً مِنْ غُلُوْلٍ میں شبه الجملة بِغَيْرِ طُهُوْرٍ صَلَاةً کی صفت محذوف[۲] سے متعلق ہے کیونکہ یہ شبه الجملة تامہ ہے اور اس سے جملے میں ایک نئے معنی کا اضافہ ہورہا ہے اور اسی پر مِنْ غُلُوْلٍ کو قیاس کریں۔

۲۔ منعوت نکرہ محضہ ہو یعنی اس میں شیوع اور عموم پایا جائے اور اس کی جنس کے ہر فرد پر اس کا اطلاق کرنا جائز ہو[۳]، جیسے جملہ۲۔ فَإِنْ كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَاتَرَكَ میں منعوت نِسَاءً نکرہ محضہ ہے اور فَوْقَ اثْنَتَيْنِ صفت محذوف

(۱) جیسے جملہ أقبلَ رجل عنك میں عنك کو شرط مذکور کے نہ پائے جانے کی بنا پر رجل کی صفت محذوف سے متعلق کرنا جائز نہیں۔

(۲) اس کی تقدیر یوں ہوگی: لا يقبل الله صلاة مُصَلاة بغير طهورٍ ولا صدقة مؤدّاة من غلولٍ۔

(۳) جیسے کلمہ رجل اس کا اطلاق اسکی جنس کے ہر فرد پر ہوتا ہے بخلاف رجل صالح (نکرہ غیر محضہ) کہ اسکا اطلاق جنس کے ہر فرد پر ممکن نہیں۔

سے متعلق ہے۔ اگر منعوت نکرہ غیر محضہ ہوتو شبہ الجملۃ نعت محذوف سے بھی متعلق ہوسکتا ہے اور حال سے بھی، جیسے جملہ۳۔ قَالَ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ إِيْمَانَهُ میں رَجُلٌ نکرہ غیر محضہ ہے کیونکہ اس کے بعد نعت مؤمن نے اس کو خاص کردیا ہے اس لئے شبہ الجملۃ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ اس کی نعت سے بھی متعلق ہوسکتا ہے اور حال سے بھی۔

قواعد:

۱۔ نعت کی باعتبار لفظ تین اقسام ہیں:

(۱) المفرد: اس سے مراد مشتقات عاملہ ہیں یا ایسے اسماء جن کی مشتقات سے تأویل ممکن ہو۔

(۲) الجملة: اس میں چار شرائط ملحوظ رکھی جاتی ہیں: ۱۔ اس کا منعوت نکرہ محضہ ہو ۲۔ مذکور ہو ۳۔ جملہ نعتیہ خبریہ ہوانشائیہ نہ ہو ۴۔ ایسی ضمیر پر مشتمل ہو جو منعوت سے تعلق ظاہر کرے۔

(۳) شبہ الجملة: یہ دو شرائط کے ساتھ نعت محذوف سے متعلق ہوسکتا ہے:

۱۔ جب یہ تام ہو ۲۔ منعوت نکرہ محضہ ہو۔

التمرين - ١

استخرج النعت الحقيقي والسببي ومنعوتهما مما يأتي:

نموذج: ١ ـ الرؤيا الحسنة من الرجل الصالح جزء من ستة وأربعين جزءًا من النبوة.

الحسنة: نعت حقيقي للرؤيا. الصالح: نعت حقيقي للرجل.

٢ ـ قتل أبا جهل ولدان حديثة سِنُّهما.

حديثة: نعت سببي للولدين.

٣ ـ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ العَبْدَ التَّقِيَّ الغَنِيَّ الخَفِيَّ. ٤ ـ الطِّفْلُ المُدَلَّلُ ذَمِيْمَةٌ عَادَاتُهُ، سَيِّئَةٌ أَخْلاقُهُ.

٥ ـ رَحِمَ اللّٰهُ عَبْدًا قَالَ خَيْرًا فَغَنِمَ أَوْ سَكَتَ عَنْ سُوْءٍ فَسَلِمَ.

٦ ـ جَاءَ الدِّيْنُ الإِسْلامِيُّ بِعَقَائِدِ التَّوحِيْدِ الَّتِي يَرْتَاحُ لَهَا العَقْلُ السَّلِيْمُ وَيُقَوِّيهَا الطَّبْعُ المُسْتَقِيْمُ.

٧ ـ مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ أُرْسِلا فِي زَرِيْبَةِ غَنَمٍ أَفْسَدَ بِهِ مِنْ حِرْصِ الرَّجُلِ عَلَى المَالِ وَالشَّرَفِ لِدِيْنِهِ.

٨ـ إنَّ الهَدِيَّةَ عَظِيمٌ أَثَرُها فِي اسْتِجلابِ المَحَبَّةِ وإِثْباتِ المَوَدَّةِ وإذْهابِ الضَّغَائِنِ وتَأْلِيفِ القُلوبِ.

٩ـ لَقَدْ عارَضَ المشركونَ الدَّعْوَةَ الإسْلامِيَّةَ لِمُخالَفَتِها عَقِيدَتَهم الوَثَنِيَّةَ وتَقْلِيدَهم الأعْمٰى لآبائِهم.

١٠ـ إنَّ إِصْلَاحَ النُّفُوْسِ وَتَزْكِيَةَ القُلُوْبِ وَتَعْدِيْلَ الأخْلَاقِ لَا يَكادُ يَتَحَصَّلُ لِرَجُلٍ إلَّا بِمُلَازَمَةِ الصَّالِحِيْنَ الصَّحِيْحَةِ عَقِيْدَتُهُمْ، الصَّافِيَةِ قُلُوْبُهُمْ، السَّامِيَةِ نُفُوْسُهُمْ، النَّشِيْطَةِ هِمَمُهُمْ.

١١ـ كانَ الإمامُ الشَّيْخُ أَشْرَفُ عَلِي التَّهانَوِيُّ رَحِمَه اللّٰه تعالى رحْمَةً واسِعَةً مِن العُلَماءِ العَباقِرَةِ الأفْذاذِ والدُّعاةِ البَرَرَةِ المُخْلِصِيْنَ المُثْمِرَةِ جُهُودهُم الطيبة في مجال العلم والدعوة الذين أنارُوا فِي الهِنْدِ مصابِيْحَ التَّجْدِيْدِ الباهِرَةَ شُعْلَتُها، السَّاطِعَ نُورُها وأَخْلَصُوا حياتَهم لإعلاءِ كَلِمَةِ اللّٰه وإحْياءِ علومِ الدِّيْنِ.

١٢ـ إنَّ الأَخْلَاقَ الفَاضِلَةَ المَصْبُوْغَةَ بِصِبْغَةِ الإسْلَامِ المَطْبُوْعَةَ بِطَبَائِعِ الإيْمَانِ هِيَ أَسَاسُ الحَيَاةِ الطَّيِّبَةِ فَلَا تَجد المُسْلِمَ السَّلِيْمَةَ عَقِيْدَتُهُ الصَّادِقَ إِيْمَانُهُ إلَّا وَقَد اتَّصَفَ بِالخصَالِ النَّبِيْلَةِ مِنْ رَحْمَةٍ وَعَدْلٍ وَصِدْقٍ وَحِلْمٍ وَتَوَاضُعٍ وَأَمَانَةٍ وَطَاعَةٍ وَقَنَاعَةٍ فَهِيَ جُزْءٌ مِنَ الإِيْمَانِ. فَإِذَا أَنْتَ صَادَفْتَ مُسْلِمًا ذَا خُلُقٍ طَيِّبٍ وَجَدْتَهُ امْرَءًا قَوِيْمًا سُلُوْكُهُ حَسَنَةً عِشْرَتُهُ مَعَ كُلِّ مَنْ يَعِيْشُ حَوْلَهُ.

التمرين ـ ٢

حوّل النعتَ الحقيقيَّ إلى السببيِّ والسببيَّ إلى الحقيقيِّ من الجملِ الآتيةِ:

نموذج: كان النبيُّ ﷺ يدعو ربَّه أن يعزَّ الإسلامَ بعمر رضي اللّٰه عنه فكان رجلاً مشهوراً حازمًا جليلاً.

فكان رجلاً مشهورةً بطولاته حازمًا أمره جليلاً قدرهُ.

٢ـ أَنِبْ إلى رَبِّكَ الواسعِ العظيمِ.

٣ـ باكستانُ بلد جميلٌ نظيفٌ طيبٌ.

٤ـ لبسَ النبيُّ ﷺ حُلَّةً حَمْرَاءَ سطورُها.

٥ـ رَفَعَ الخَصْمانِ أَمْرَهُما إلَىَ القاضِي العادِلِ.

٦ـ سَبَقَ الأرْنَبُ السَّرِيْعُ عَلىَ السُّلَحْفَاةِ البَطِيئَةِ.

٧ـ قالَ المُجَاهِدُ المَجْرُوحُ: اللّٰهمَّ الرَّفِيْقَ الأعْلى.

٨ـ نِعْمَ القَرِينُ صاحَبْتَهُ الكتابُ المُفِيْدُ، الجامِعُ، البَسِيطُ.

٩ـ أَلْقَى الأُسْتَاذُ مُحَاضَرَةً بَلِيْغَةً ثمَّ أَعْطَى التَّمْرِيناتِ السَّهْلَةَ لِلْحَلِّ.

١٠ ـ الفَلاّحُ يَرُوحُ إلَى الحَقْلِ مُتَرَامِي الأَطْرَافِ كَالزَّبَرْجَدَةِ الخَضْرَاءِ.

١١ ـ الصَّدِيْقُ المُخْلِصُ والصَّادِقُ المتهذِّبُ مِن خَيْرِ ما يُنْعَمُ بِهِ الإنْسانُ.

١٢ ـ زُرْتُ الحَدِيقةَ الجَمِيْلَةَ المُخْضَرَّةَ ورَكِبْتُ هناكَ علَى الجَمَلِ الضَخْمِ الطويلِ.

١٣ ـ المرأةُ الصالحةُ تُنشِئُ شُعوبًا عاليةً أخلاقُها، مرتفِعَةً دَرَجاتُها، رَاسِخَةً عَقَائِدُها.

١٤ ـ جلَسَتِ العصفورةُ الجميلةُ اللَّيِّنَةُ الرائعةُ على شجرةٍ لذيذةٍ أثْمارُها، مريحٍ ظِلُّها.

١٥ ـ إنَّ الكافِرَ السَّقِيمَ عقلُهُ، المُضْطَرِبَ رُوحُهُ، المفلوتَ جَسَدُهُ يَعِيْشُ فِي ظلامٍ دامِسٍ.

١٦ ـ الكَرَمُ هو إنفاقُ المالِ الكَثِيْرِ بِسُهُولةٍ مِنَ النَّفْسِ فِي الأمُورِ الجَلِيْلَةِ القَدْرِ والكَثِيْرَةِ النَّفْعِ.

١٧ ـ أهْدَتِ الطَّالِبةُ السَّلِيمَةُ الأمِيْنَةُ النَّظِيْفَةُ إلى صدِيْقَتِها لباسًا جميلاً أبيضَ لونُهُ وقَلَمًا غاليًا.

١٨ ـ حانَ الصيفُ الحارُّ جوُّهُ وتَدَلَّتِ المانجو الصفراءُ لونُها مِثْلَ الذَّهَبِ علَى الأغْصَانِ فَاقْطعها وتَلَذَّذْ بالمانجو اللَّذيذةِ الطَيِّبَةِ.

١٩ ـ قالَ العالِمُ: حقًّا أنَّ العاقلَ السليمَ فَهْمُهُ هُوَ غَنِيٌّ بِنَفْسِهِ وعِلْمِهِ، أمَّا الجَاهِلُ فَمَهْمَا صَاغَ بَيْتَهُ العظيمَ من ذَهَبٍ وَاكْتَسى ثوبًا جَميلاً فلا هذا يُعْلِي قدرَهُ ولا ذاكَ يَرْفَعُ ذِكْرَهُ.

التمرين ـ ٣

استخرج من الآيات التالية النعت (المفرد والجملة وشبه الجملة) ومنعوته والحال وصاحبها إن وجد:

نموذج: مَا أَصَابَ مِن مُّصِيْبَةٍ فِي الأَرْضِ وَلاَ فِي أَنْفُسِكُمْ إِلاَّ فِي كِتَابٍ مِّنْ قَبْلِ أَنْ نَبْرَأَهَا.

في الأرض: شبه الجملة، متعلق بمحذوف، نعت لـ "مصيبة". في كتب: الجار والمجرور متعلقان بمحذوف، حال من "مصيبة"؛ لتخصّصها بالوصف.

٢ ـ وَإِن يَّرَوا كِسْفًا مِّنَ السَّماءِ سَاقِطًا يَّقُولُوا سَحَابٌ مَّرْكُومٌ.

٣ ـ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ إِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِي مِنْ جُوْعٍ.

٤ ـ وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِن طُوْرِ سَيْنَاءَ تَنْبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِّلآكِلِيْنَ.

٥ـ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ يَغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ أَلِيْمٌ.

٦ـ مَا يَأْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُحْدَثٍ إِلَّا اسْتَمَعُوْهُ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ.

٧ـ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا طَائِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ إِلَّا أُمَمٌ أَمْثَالُكُمْ.

٨ـ أَوْ إِطْعَامٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ. يَتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ أَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ.

٩ـ مَا هٰذَا إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يَأْكُلُ مِمَّا تَأْكُلُونَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُونَ.

١٠ـ إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ذِيْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِيْنٍ مُطَاعٍ ثَمَّ أَمِيْنٍ.

١١ـ وَمَا ذَرَأَ لَكُمْ فِيْ الأَرْضِ مُخْتَلِفًا أَلْوَانُهُ إِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ.

١٢ـ وَبَدَّلْنَاهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ أُكُلٍ خَمْطٍ وَّ أَثْلٍ وَّشَيْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِيْلٍ.

١٣ـ أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ إِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ الَّتِيْ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ.

١٤ـ ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِيْنَ وَقَلِيْلٌ مِّنَ الآخِرِيْنَ عَلَى سُرُرٍ مَّوضُونَةٍ مُّتَّكِئِيْنَ عَلَيْهَا مُتَقَابِلِيْنَ.

١٥ـ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَى عَلَّمَهُ شَدِيدُ القُوٰى ذُوْ مِرَّةٍ فَاسْتَوٰى وَهُوَ بِالْأُفُقِ الْأَعْلٰى.

١٦ـ فَأَنْشَأْنَا لَكُمْ بِهِ جَنَّاتٍ مِّن نَّخِيلٍ وَّأَعْنَابٍ لَّكُمْ فِيْهَا فَوَاكِهُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَأْكُلُونَ.

١٧ـ وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِآنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّأَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَاْ قَوَارِيْرَاْ مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا.

١٨ـ أَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهُ لِلإِسْلَامِ فَهُوَ عَلَى نُوْرٍ مِنْ رَّبِّهِ فَوَيْلٌ لِّلْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ.

١٩ـ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْأَكْمَامِ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ فَبِأَيِّ آلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ.

٢٠ـ سَابِقُوْا إِلَى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ أُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ آمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِ.

٢١ـ عَسٰى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُّبْدِلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمَاتٍ مُّؤْمِنَاتٍ قٰنِتٰتٍ تٰئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰئِحٰتٍ ثَيِّبٰتٍ وَّأَبْكَارًا.

٢٢ـ إِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الأَنْهَارُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِن أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا.

٢٣ـ فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهِ رِيْحٌ فِيْهَا عَذَابٌ أَلِيْمٌ

تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍ بِأَمْرِ رَبِّهَا.

٢٤ ـ يَـا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا قُوْا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ.

التمرين ـ ٤

استخرج من الآيات الآتية النعت الحقيقي ومنعوته وبين السبب الذي جاز به مطابقة المنعوت بالنعت و عدمها:

نموذج: يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَصُوحًا.

نصوحا: نعت لـ "توبة" خارج عن المطابقة الحتمية لكونها على وزن "فَعُول" صيغة المبالغة فجاز أن يكون المنعوت مذكّرًا أو مؤنثًا.

٢ ـ وَمَايَجْحَدُ بِآيَاتِنَا إِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُورٍ.

٣ ـ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِي أَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ.

٤ ـ مُتَّكِئِيْنَ عَلَى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ.

٥ ـ وَجَعَلْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ شٰمِخٰتٍ وَّأَسْقَيْنَاكُمْ مَاءً فُرَاتًا.

٦ ـ إِنَّهَا تَرْمِي بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ كَأَنَّهُ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ.

٧ ـ عِنْدَهُم قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ كَأَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُونٌ.

٨ ـ فَأَقْبَلَتِ امْرَأَتُهُ فِي صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوزٌ عَقِيْمٌ.

٩ ـ فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ.

١٠ ـ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا قُرًى ظَاهِرَةً وَّقَدَّرْنَا فِيْهَا السَّيْرَ.

١١ ـ وَإِذَا رَأَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ أَجْسَامُهُمْ وَإِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ كَأَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ.

١٢ ـ وَهُوَ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ حَتّٰى إِذَا أَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ.

١٣ ـ الْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ جَاعِلِ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا أُولِي أَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ.

١٤ ـ فَأَخْرَجْنَا بِهِ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَأَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا وَّمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ.

التمرين - ٥

عيّن في الأحاديث الآتية النعت (المفرد، الجملة و شبه الجملة) ومنعوته، وميز فيها الحقيقي من السببي:

النموذج: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ أَبْغَضَ الرِّجَالِ إِلَى اللّٰهِ الأَلَدُّ الخَصِمُ

الأَلدُّ: منعوت. الخَصِم: نعت مفرد لـ "الألدّ" وهو نعت حقيقي.

٢ - قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِدًا بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا أَوْسَعَ مِنْهُ.

٣ - قال النبيُّ ﷺ : نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالفَرَاغُ.

٤ - قَالَ رسُولُ اللّٰهِ ﷺ: أَشَدُّ النَّاسِ عَذَاباً يَوْمَ القِيامَةِ عَالِمٌ لَمْ يَنْفَعْهُ عِلْمُهُ.

٥ - قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الثُّومِ فَلَا يُؤْذِيْنَا بِهَا فِي مَسْجِدِنَا هٰذَا.

٦ - قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَا مِنْ حَالَةٍ يَكُونُ العَبْدُ عَلَيْهَا أَحَبَّ إِلَى اللّٰهِ مِنْ أَنْ يَرَاهُ سَاجِدًا.

٧ - قَالَ رسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ سَلَكَ طَرِيْقاً يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْماً سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ بِهِ طَرِيقاً إلى الجَنَّةِ.

٨ - عَنِ القَاسِمِ بنِ مُضَيمَرَةَ أنَّ النَّبِيَّ ﷺ قالَ: لا يَقْبَلُ اللّٰهُ عَمَلاً فيهِ مِثْقالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِن رِيَاءٍ.

٩ - إنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ أَتَمَّ الوُضُوءَ كَمَا أَمَرَهُ اللّٰهُ فَالصَّلَوَاتُ المَكْتُوبَاتُ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ.

١٠ - قَالَ رسُولِ اللّٰهِ ﷺ: ثَلاثٌ لا يَسْتَخِفُّ بِهِم إلَّا مُنافِقٌ: ذُو الشَّيْبَةِ فِي الإسلامِ وذُوالعِلْمِ وإمامٌ مُقْسِطٌ.

١١ - عَنْ مُعَاذِ بنِ جَبَلٍ أَنَّهُ قالَ حِيْنَ بُعِثَ إلى اليَمَنِ: يا رَسُولَ اللّٰهِ! أوصِنِي، قَالَ: أَخْلِصْ دِيْنَكَ يَكْفِكَ العَمَلُ القَلِيْلُ.

١٢ - قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إنَّ لِلّٰهِ مَلَكًا يُنَادِي عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ: يَا بَنِي آدَمَ! قُومُوا إِلَى نِيْرَانِكُم التِي أَوْقَدتُمُوهَا فَأَطْفِئُوهَا.

١٣ - كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ بَعْدَ الزَّوَالِ أَرْبَعًا وَيَقُولُ: إِنَّ أَبْوَابَ السَّمَاءِ تُفْتَحُ فَأُحِبُّ أَنْ أُقَدِّمَ فِيْهَا عَمَلاً صَالِحًا.

١٤ - قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الخَمْسِ كَمَثَلِ نَهْرٍ جَارٍ غَمْرٍ عَلَى بَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ

خَمْسَ مَرَّاتٍ.

١٥ ـ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ أَحْسَنَ الصَّلاةَ حَيْثُ يَرَاهُ النَّاسُ وَأَسَاءَهَا حَيْثُ يَخْلُو فَتِلْكَ اسْتِهَانَةٌ اسْتَهَانَ بِهَا رَبَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى.

١٦ ـ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا كَانَ الرَّجُلُ بِأَرْضٍ قِيٍّ فَحَانَتِ الصَّلاةُ فَلْيَتَوَضَّأْ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ مَاءً فَلْيَتَيَمَّمْ فَإِنْ أَقَامَ صَلَّى مَعَهُ مَلَكَاهُ وَإِنْ أَذَّنَ وَأَقَامَ صَلَّى خَلْفَهُ مِنْ جُنُودِ اللّٰهِ مَا لَا يُرَى طَرَفَاهُ.

١٧ ـ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يَقُوْلُ فِي خُطْبَتِهِ: أَيْنَ الْوَضَّاءُ الْحَسَنَةُ وُجُوْهُهُمُ الْمُعْجَبُوْنَ بِشَبَابِهِمْ؟ أَيْنَ الْمُلُوْكُ الَّذِيْنَ بَنَوْا الْمَدَائِنَ وَحَصَّنُوْهَا بِالْحِيْطَانِ؟ أَيْنَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُعْطُوْنَ الْغَلَبَةَ فِي مَوَاطِنِ الْحَرْبِ؟ قَدْ تَضَعْضَعَ بِهِمُ الدَّهْرُ فَأَصْبَحُوا فِي ظُلُمَاتِ الْقُبُوْرِ، اَلْوَحَا اَلْوَحَا، اَلنَّجَاةَ اَلنَّجَاةَ.

التمرين ـ ٦

نموذج في الإعراب:

١ ـ وَيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُوالْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ.

و: حرف عطف، مبني على الفتحة لا محل له من الإعراب.

يَبْقٰى: فعل مضارع، مرفوع؛ لتجرده من الناصب والجازم، وعلامة رفعه الضمة المقدّرة على آخره؛ للثقل.

وَجْهُ: فاعل، مرفوع وعلامة رفعه الضمة الظاهرة على آخره، وهو مضاف.

ربِّكَ: رب: اسم مجرور بالإضافة، مضاف إليه، وعلامة جرّه الكسرة الظاهرة على آخره، **ك:** ضمير متصل، مبني على الفتحة، في محل جر بالإضافة، مضاف إليه.

ذُوْ: نعت حقيقي لـ "وجه"، مرفوع وعلامة رفعه الواو؛ لأنه من الأسماء الستة، وهو مضاف.

الجلال: اسم مجرور بالإضافة، مضاف إليه، وعلامة جرّه الكسرة الظاهرة على آخره.

و: عاطفة، مبنية على الفتحة، لا محل لها من الإعراب.

الإكرام: معطوف على الجلال، مجرور وعلامة جره الكسرة الظاهرة على آخره.

والجملة "ويبقى وجه ربك ....": معطوفة على جملة مستأنفة، لا محل لها من الإعراب.

٢ـ يقول إنَّها بَقَرَةٌ صَفْرَاءُ فَاقِعٌ لَونُهَا تَسُرُّ النَّاظِرِيْنَ.

يقول: فعل مضارع، مرفوع؛ لتجرده من الناصب والجازم، وعلامة رفعه الضمة الظاهرة على آخره، وفاعله ضمير مستتر فيه جوازا، تقديره: "هو".

إنَّها: إنَّ: حرف نصب وتوكيد ومشبه بالفعل. **ها:** ضمير متصل، مبني على السكون، اسم "إن"، في محل نصب.

بَقَرَةٌ: خبر "إنَّ" مرفوع، وعلامة رفعه الضمةُ الظاهرة على آخره.

صَفْرَاءُ: نعت حقيقي لـ "بقرة"، مرفوع وعلامة رفعه الضمة الظاهرة على آخره، ولم ينون؛ لأنه غير منصرف.

فاقِعٌ: نعت سببي لـ "بقرة" مرفوع، وعلامة رفعه الضمةُ الظاهرة على آخره.

لونها: لون: فاعل لـ "فاقع" مرفوع، وعلامة رفعه الضمّةُ الظاهرة على آخره، وهو مضاف.

ها: ضمير متصل، مبني على السكون، في: محل جر بالإضافة، مضاف إليه.

تسُرُّ: فعل مضارع، مرفوع؛ لتجرده من الناصب والجازم، وعلامة رفعه الضمة الظاهرة على آخره، وفاعله ضمير مستتر فيه جوازا، تقديره: "هي".

الناظرين: مفعول به، منصوب و علامة نصبه الياء؛ لأنه جمع مذكر سالم، والنون عوض عن التنوين في اسم مفرد.

والجملة "إنها بقرة ....": مقول، القول في محل نصب.

والجملة "تسرُّ النَّاظرين": نعت حقيقي لـ "بقرة"، في محل رفع.

أعرب ما يأتي:

١ـ وهٰذَا كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ مُبارَكٌ فَاتَّبِعُوهُ. ٢ـ وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِيْنَ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ يَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ.

٣ـ قُتِلَ أَصْحَابُ الأُخْدُودِ النَّارِ ذَاتِ الوَقُودِ. ٤ـ يَخْرُجُ مِنْ بُطُونِهَا شَرَابٌ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ فِيْهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ.

٥ـ سَابِقُوا إلى مغْفِرَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ أُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ آمَنُوْا بِاللّٰهِ ورُسُلِهِ.

الدرس التاسع عشر

التوكيد

توکید ایسا تابع ہے جو متبوع کے متعلق سامع کے وہم اور شک کو رفع کرنے کے لئے لایا جاتا ہے۔ توکید کی دو اقسام ہیں:

١۔ التَّوْكِيْدُ الْمَعْنَوِيُّ

٢۔ التَّوْكِيْدُ اللَّفْظِيُّ

التوكيد المعنوي

الأمثلة

١۔ قَابَلْتُ الأَمِيْرَ نَفْسَهُ.

٢۔ نَزَلَ الْمَلاَئِكَةُ أَنْفُسُهُمْ يُقَاتِلُوْنَ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَ بَدْرٍ.

٣۔ الرَّاشِي وَالْمُرْتَشِي كِلاَهُمَا فِي النَّارِ.

٤۔ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ كِلْتَاهُمَا أَكْمَلُ نِسَاءِ الْعَالَمِ.

٥۔ قال تعالى: وَعَلَّمَ آدَمَ الأَسْمَاءَ كُلَّهَا.

٦۔ قال تعالى: وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ أَجْمَعِيْنَ.

شرح وتفصیل:

توکید معنوی کے ذریعے ان تمام غلط احتمالات کو دور کیا جا سکتا ہے جو متبوع کے بارے میں سامع یا قاری کے ذہن میں پیدا ہو سکتے ہیں۔ مندرجہ بالا جملے توکید معنوی پر مشتمل ہیں اور انہیں توکید معنوی اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہ معنی کے اعتبار سے مؤکد کے مطابق ہیں اور لفظ کے اعتبار سے اس سے مختلف ہیں۔

ألفاظ التوكيد المعنوي

توکید معنوی کے الفاظ کو چار قسموں میں تقسیم کیا جاتا ہے:

(۱) النفس والعين:[1]

ا۔الف کے ذیل میں جملہ ا۔ قَابَلْتُ الأَمِيْرَ نَفْسَهُ پر غور کیجئے یہاں سامع کو یہ شک ہوسکتا ہے کہ متکلم نے امیر نہیں بلکہ امیر کے نائب سے ملاقات کی ہوگی اور یہاں امیر کا ذکر مجازاً کردیا لیکن کلمہ نفس کے ذریعے مخاطب کے ذہن سے اس شک کو دور کردیا گیا اور اس بات کی وضاحت ہوگئی کہ متکلم نے خود امیر ہی سے ملاقات کی۔

۲۔اسی طرح کلمہ عین بھی نفس کی طرح ابہام دور کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ یہ دونوں کلمات نحو کی اصطلاح میں توکید یا مؤکِّد (بکسر الکاف) اور ان کا متبوع مؤکَّد (بفتح الکاف) کہلاتا ہے۔اسی طرح تمام توکید کے الفاظ ہیں (یعنی تابع مؤکِّد اور متبوع مؤکَّد کہلاتا ہے)۔

عین اور نفس مفرد کے ساتھ مفرد، اور مثنی اور جمع کے ساتھ (أَفْعُل کے وزن پر) جمع استعمال ہوتے ہیں۔ان دونوں کے ساتھ ایسی ضمیر کا متّصل ہونا ضروری ہے جو مؤکَّد کے مطابق ہو، جیسے جملہ ۲۔ نَزَلَ الْمَلَائِكَةُ أَنْفُسُهُمْ يُقَاتِلُوْنَ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَ بَدْرٍ میں ضمیر "هم" مؤکَّد الْمَلَائِكَةُ پر لوٹ رہی ہے۔

(۲) كلا وكلتا:

کلا مثنی مذکر اور کلتا مثنی مؤنث کی توکید معنوی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ان کے ساتھ مثنی کی ضمیر کا متّصل ہونا ضروری[2] ہے۔ جملہ ۳۔ الرَّاشِي وَالْمُرْتَشِي كِلَاهُمَا فِي النَّارِ میں كِلَاهُمَا مثنی مذکر اور جملہ ۴۔ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ كِلْتَاهُمَا أَكْمَلُ نِسَاءِ الْعَالَمِ میں كِلْتَاهُمَا مثنی مؤنث کی توکید معنوی کے لئے استعمال ہوا ہے اور دونوں کے ساتھ مثنی کی ضمیر متّصل ہے۔

(۳) كل، جميع وعامة:

یہ اسماء کل، جمیع وعامة جمع کے لئے مطلقاً استعمال ہوتے ہیں اور ایسے مفرد اسم کی توکید کے لئے بھی آتے ہیں جن کی تجزی ممکن ہو، چاہے اپنی ذات کے اعتبار سے ہو (یعنی یہ اسم کئی اجزاء پر خود مشتمل ہو) مثلاً: قَرَأْتُ الْكِتَابَ

(۱) توکید کے ان دونوں الفاظ پر باء زائدہ داخل کرنا جائز ہے، جیسے جملہ ا۔ قابلت الأمير نفسه کو اس طرح بھی کہنا جائز ہے: قَابَلْتُ الأَمِيْرَ بِنَفْسِهِ اور اس صورت میں بنفسه لفظاً مجرور اور محلاً متبوع کے تابع ہوگا۔

(۲) اگر کلا اور کلتا ضمیر کی طرف مضاف ہوں تو ان کے اعراب مثنی اسماء کی طرح ہوتے ہیں، مثلاً: جَاءَ الطَّالِبَانِ كِلَاهُمَا (كلا: توكيد معنوي لـ"الطالبان" مرفوع وعلامة رفعه الألف لأنه مثنى)، قَابَلْتُ الطَّالِبَيْنِ كِلَيْهِمَا، سَلَّمْتُ عَلَى الطَّالِبَيْنِ كِلَيْهِمَا۔ اگر اسم ظاہر کی طرف مضاف ہوں تو ان کے اعراب مقصور اسماء کی طرح تقدیری ہوتے ہیں، مثلاً: جَاءَ كِلَا الطَّالِبَيْنِ (كلا: فاعل مرفوع وعلامة رفعه الضمة المقدرة على الألف منع من ظهورها التعذر)، قَابَلْتُ كِلَا الطَّالِبَيْنِ، سَلَّمْتُ عَلَى كِلَا الطَّالِبَيْنِ۔

كُلَّهُ/جَمِيْعَهُ۔ یا عامل کے اعتبار سے، مثلاً: اشْتَرَيْتُ[1] الْعَبْدَ كُلَّهُ / جَمِيْعَهُ ۔ یہ اسماء اپنے مؤکّد کے تمام احتمالات کو دور کرکے اس کے تمام اجزاء کا احاطہ کرتے ہیں، ان کے ساتھ مؤکّد کی ضمیر متّصل ہوتی ہے جو افراد وتذکیر میں اس کے مطابق ہوتی ہے، جیسے جملہ ۵۔ وَعَلَّمَ آدَمَ الأَسْمَاءَ كُلَّهَا میں کُلَّ کے ساتھ هاء کی ضمیر متّصل ہے جو افراد وتانیث میں اپنے مؤکّد الأسماء کے مطابق ہے۔ اسی طرح لفظ جمیع ہے لیکن جب یہ ضمیر سے خالی ہو تو اس کے اعراب حال کے ہوتے ہیں، نہ کہ توکید کے، مثلاً: قوله تعالى ﴿خَلَقَ لَكُمْ مَا فِي الأَرْضِ جَمِيْعًا﴾ میں جَمِيْعًا بطور حال آیا ہے۔

(٤) أجمع، جمعاء، أجمعون، جُمَع:

یہ تمام کلمات (أجمع، جمعاء، أجمعون، جُمع) کل، جميع اور عامة کی مزید توکید بیان کرنے کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ اکثر اوقات کل کے بعد واقع ہوتے ہیں اس لئے ان کے ساتھ مؤکّد کی ضمیر متّصل نہیں ہوتی۔ (یعنی كله کے بعد أجمع، اور كلها کے بعد جمعاء اور كلهم کے بعد أجمعون اور كلهن کے بعد جمَع) اور بسا اوقات کل کو حذف کرکے مستقل طور پر توکید کے لئے استعمال ہوتے ہیں، جیسے جملہ ٦۔ قال الله تعالى: وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ أَجْمَعِيْنَ میں أجمعين ضمیر متّصل هم کی توکید بن کر آیا ہے اور اس کے ساتھ مؤکّد کی ضمیر متّصل نہیں ہے۔

التوكيد اللفظي

الأمثلة:

١ ـ قالَ ﷺ: أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحَتْ نَفْسَهَا بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ بَاطِلٌ بَاطِلٌ.

٢ ـ قالَ تعالى: وَمَا تُقَدِّمُوْا لأَنْفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللهِ هُوَ خَيْرًا وَّ أَعْظَمَ أَجْرًا.

٣ ـ قالَ تعالى: يٰآدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ.

٤ ـ هِيَ هِيَ مَشْغُوْفَةٌ بِحُبِّ الْخَيْرِ.

٥ ـ نَصَرَ نَصَرَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ وَقْعَةِ بَدْرٍ وَكَانَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا.

٦ ـ قالَ ﷺ: أَلَا إِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الإِيْمَان أَلَا إِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الإِيْمَان.

٧ ـ قالَ تعالى: فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ.

(۱) اشتريت العبد كله/ جميعه میں العبد کی تجزی ممکن نہیں بلکہ تجزی توکید کے عامل اشتریت (یعنی خریدنے) کی بیان کی گئی ہے۔

۸۔ قالَ تعالی: هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ.

شرح وتفصیل:

وہ توکید جو مؤکَّد کو بعینہ لفظاً ومعنًی دہرانے سے حاصل ہو توکید لفظي کہلاتی ہے، اس کے ذریعے سے سامع کے اندر مؤکَّد کے معنی کو مستحکم کیا جاتا ہے، مؤکَّد اسم یا فعل یا حرف یا جملہ یا اسمائے افعال یا ضمائر میں سے ہوسکتا ہے۔

مندرجہ بالا مثالوں پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان میں کچھ کلمات اور جملے معنی کی تاکید اور اس کی تقویت کے لئے مکرر واقع ہوئے ہیں، جیسا کہ جملہ ا۔ میں لفظ باطل سے معلوم ہوتا ہے۔

توکید لفظی نہ عامل ہوتی ہے اور اور نہ ہی معمول (۱) بلکہ جملے میں محض تقریر (۲)، تہویل (۳)، تہدید (۴)، یا تلذذ (۵) کے طور پر لائی جاتی ہے۔

توکید لفظی میں درج ذیل امور ملحوظ رکھے جاتے ہیں:

ا۔ اگر مؤکَّد اسم ظاہر ہو تو توکید لفظی محض اسم (۶) کو دہرانے سے حاصل ہوتی ہے، جملہ ا۔ أيُّما امْرَأَةٍ نَكَحَتْ نَفْسَهَا بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ بَاطِلٌ بَاطِلٌ میں بَاطِلٌ الثاني توکید لفظی ہے۔

۲۔ اگر مؤکَّد ضمیر متّصل (مستتر ہو یا بارز ہو) ہو تو اس کی توکید ایسی ضمیر منفصل سے ہوتی ہے جو معنًی اسکے مطابق ہو اور لفظاً نہ ہو، جیسے جملہ ۲۔ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِأَنْفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّ أَعْظَمَ أَجْرًا میں ضمیر منفصل هو تجدوه میں ضمیر متّصل "ہ" کی توکید لفظی ہے۔

اسی طرح جملہ ۳۔ يآدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ میں ضمیر منفصل أنت اسكن میں ضمیر مستتر وجوباً أنت کی توکید لفظی ہے۔

---

(۱) چنانچہ یہ کلمات مبتدا، خبر، فاعل اور مفعول بہ وغیرہ کے طور پر واقع نہیں ہوتے، لہذا ان کا کوئی اعرابی محل نہیں ہوتا بلکہ یہ مؤکد کے اعراب کے تابع ہوتے ہیں اور اس کے اعراب یوں ہو سکتے ہیں توکید لفظي لكذا۔ (۲) التقرير: نحو: فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا. إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا.

(۳) التهويل: نحو: وَمَا أَدْرٰكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ثُمَّ مَا أَدْرٰكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ. (۴) التهديد: نحو: كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ. ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ.

(۵) التلذذ: نحو: اللّٰهَ اللّٰهَ مَا أَعْذَبَ الْكَلِمَةَ. (۶) اسمائے موصولہ اس حکم سے مستثنی ہیں لہذا اگر انکی توکید لفظی کی جائے تو انہیں صلة الموصول کے ساتھ ذکر کرنا ضروری ہے، مثلاً: الَّذِيْ سَمَكَ السَّمَاءَ الَّذِيْ سَمَكَ السَّمَاءَ قَادِرٌ عَلٰى دَكِّ عُرُوْشِ الظَّالِمِيْنَ۔

۳۔ اگر مؤکّد ضمیر منفصل (مرفوع یا منصوب) ہو تو توکیدِ لفظی محض ضمیر کو دہرانے سے حاصل ہوگی، جیسے جملہ ۴۔ هِيَ هِيَ مَشْغُوْفَةٌ بِحُبِّ الْخَيْرِ سے واضح ہے۔

٤۔ اگر مؤکّد فعل ہو تو اس کی توکید محض فعل کو دہرانے سے حاصل ہوگی، فاعل کو دہرانے کی ضرورت نہیں، لہٰذا مؤکّد فعل کا کوئی فاعل نہ ہوگا، جیسے جملہ ۵۔ نَصَرَ نَصَرَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ وَقْعَةِ بَدْرٍ وَكَانَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا سے واضح ہے۔

٥۔ اگر مؤکّد حرفِ جواب[1] ہو (منفی ہو یا مثبت) تو توکیدِ لفظی محض اس حرف کو دہرانے سے حاصل ہوگی، جیسے: سَأَلَتْ الأُمُّ وَلَدَهَا، هَلْ لِلّٰهِ شَرِيْكٌ؟ فَاَجَابَ: لَا لَا لَيْسَ لِلّٰهِ شَرِيْكٌ۔

٦۔ (ا) اگر مؤکّد غیر جوابی حرف ہو اور کسی ضمیر کے ساتھ متّصل واقع ہو تو توکیدِ لفظی اس حرف اور اس سے متّصل ضمیر کو دہرانے سے حاصل ہوگی، جیسے: اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ عَلَيْكَ نَتَوَكَّلُ۔

(ب) اگر غیر جوابی حرف اسم کے ساتھ متّصل ہو تو حرف کے ساتھ اسم کو بھی دہرایا جاسکتا ہے یا اس کے ساتھ اس کی ضمیر کو بھی دہرایا جاسکتا ہے (ضمیر کو دہرانا افصح ہے)، جیسے: إِنَّ الْكُفْرَ سَائِدٌ عَلَى الْعَالَمِ فَلَيْتَ الْمُسْلِمِيْنَ لَيْتَهُمْ تَمَسَّكُوْا بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ۔

٧۔ اسی طرح اگر مؤکّد جملہ اسمیہ یا فعلیہ یا اسمِ فعل ہو تو اس کی توکید محض اس کو دہرانے سے حاصل ہوتی ہے، جیسے جملہ ٦، ٧، ٨ سے واضح ہے۔

وقوع عاطف بين مؤكَّد ومؤكِّد

اگر مؤکّد جملہ اسمیہ یا فعلیہ ہو تو مؤکّد اور مؤکّد کے مابین کسی حرفِ عطف کا وقوع بھی جائز ہے لیکن اس صورت میں حرفِ عطف مہمل ہوتا ہے یعنی اپنے حقیقی معنی پر دلالت نہیں کرتا، جیسے قولہ تعالیٰ: كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ۔ اگر دونوں جملوں کے درمیان عطف کا لانا التباس پیدا کرے تو حرفِ عطف کا چھوڑنا واجب ہے، جیسے جملہ: عَاقَبَ الْقَاضِي اللُّصُوصَ ثُمَّ عَاقَبَ الْقَاضِي اللُّصُوصَ۔

---

(۱) اس سے مراد وہ حروف ہیں جو جواب بننے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ یہ دو قسم کے ہیں: (ا) مثبت، (ب) منفی۔ مثبت سے مراد وہ حروف ہیں جو سوال کے مطابق ہوں، جیسے: نعم، أجل اور منفي سے مراد وہ ہیں جو سوال کے موافق نہ ہوں، جیسے: لا، بلی۔

قواعد:

۱۔توکید ایسا تابع ہے جو متبوع کے متعلق سامع کے وہم وشک کو دور کرتا ہے اور اسکے حکم کو واضح کرتا ہے۔

۲۔تابع کو مؤکِّد اور متبوع کو مؤکَّد کہتے ہیں۔

۳۔توکید کی دو قسمیں ہیں: (الف) لفظی: وہ توکید ہے جو مؤکَّد کو بعینہ لفظاً دہرانے سے حاصل ہوتی ہے چاہے وہ لفظ مفرد، اسم، فعل، حرف، یا جملہ ہو۔ (ب) معنوی: توکید معنوی درج ذیل الفاظ سے حاصل ہوتی ہے: النفس، العين، كلا، كلتا، كلّ، جميع، عامّة، أجمع، جمعاء، أجمعون، جُمَعُ۔

توکید معنوی میں نفس اور عین کے ذریعے سے متبوع کے بارے میں مجاز یا سہو ہو جانے کے احتمال کو دور کیا جاتا ہے جبکہ توکید معنوی کے باقی تمام الفاظ اپنے مؤکَّد کے تمام افراد یا ایک ہی فرد کے تمام اجزاء کا احاطہ کرتے ہیں۔

۴۔اگر كلا اور كلتا کی اضافت مثنی کی ضمیر کی طرف ہو تو یہ مثنی کی توکید معنوی کے لئے استعمال ہوتے ہیں اور انکے اعراب مثنی اسماء کی طرح ہوتے ہیں اور اگر یہ اسم ظاہر کی طرف مضاف ہوں تو ان کے اعراب مقصور اسماء کی طرح تقدیری ہوتے ہیں۔

۵۔أجمع، جمعاء، أجمعون، جمع یہ تمام کلمات كل، جميع، عامة کی مزید توکید بیان کرنے کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔

۶۔توکید اعراب میں اپنے مؤکَّد کے تابع ہوتی ہے، أجمع، جمعاء، أجمعون، جمع کے علاوہ توکید معنوی کے تمام کلمات کی اضافت ایسی ضمیر کی طرف ہوتی ہے جو جنس اور عدد کے اعتبار سے مؤکَّد کے مطابق ہوتی ہے۔ اور اگر ان کلمات کی اضافت اسم ظاہر کی طرف ہو تو یہ توکید کا فائدہ نہیں دیتے اور انکے اعراب جملے میں موقع محل کے اعتبار سے ہوتے ہیں۔

التمرين - ١

استخرج من الآيات التالية المؤكِّد والمؤكَّد وميز التوكيد اللفظي من التوكيد المعنوي:

نموذج: ١ - وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهُ لِلّٰهِ.

كلُّه: المؤكِّد. الدين: المؤكَّد. نوع التوكيد: معنوي.

٢ - فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا.

الجملة إنَّ مع العسر يسرًا: المؤكِّد. الجملة فإنَّ مع العسر يسرًا: المؤكَّد.

نوع التوكيد: لفظي

٣ - سَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُوْنَ.

كُلُّهم: المؤكِّد الأول. أجْمَعُون: المؤكِّد الثاني. الملائكة: المؤكَّد. نوع التوكيد: معنوي

٤ - وَيَرْضَيْنَ بِمَا آتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ.

٥ - قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ أَنْتُمْ وَآبَاءُكُمْ فِي ضَلَالٍ مُّبِيْنٍ.

٦ - هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ.

٧ - أَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ أَنْ يُّمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهُ بِالْعَدْلِ.

٨ - وَلَقَدْ أَرَيْنَاهُ آيَاتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَعَصٰى.

٩ - فَوَرَبِّكَ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِيْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ.

١٠ - وَالسَّابِقُوْنَ السَّابِقُوْنَ. أُولٰئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ.

١١ - وَأَنْجَيْنَا مُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهُ أَجْمَعِيْنَ ثُمَّ أَغْرَقْنَا الْآخَرِيْنَ.

١٢ - لَأَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ.

١٣ - لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا تَأْثِيْمًا إِلَّا قِيْلًا سَلَامًا سَلَامًا.

١٤ - وَ مَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا هُمُ الظَّالِمِيْنَ.

١٥ - إِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا وَّلٰكِنَّ النَّاسَ أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ.

١٦ - لَأُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَلَأُصَلِّبَنَّكُمْ أَجْمَعِيْنَ.

١٧ - لَقَدْ وُعِدْنَا نَحْنُ وَآبَاؤُنَا هٰذَا مِنْ قَبْلُ إِنْ هٰذَا إِلَّا أَسَاطِيْرُ الْأَوَّلِيْنَ.

١٨ - فَاجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَوْعِدًا لَّا نُخْلِفُهُ نَحْنُ وَلَا أَنْتَ مَكَانًا سُوًى.

١٩ - إِنْ هِيَ إِلَّا أَسْمَاءٌ سَمَّيْتُمُوْهَا أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ مَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطَانٍ.

٢٠ - وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَآمَنَ مَنْ فِي الْأَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا. أَفَأَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ.

التمرين ـ ۲

استخرج من الأحاديث الآتية المؤكَّد والمؤكِّد وميز التوكيد اللفظي من التوكيد المعنوي:

نموذج: عَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ: كَانَ آخِرُ كَلَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الصَّلاَةَ الصَّلاَةَ اتَّقُوْا اللّٰهَ فِيْمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ.

الصلاة الصلاة: توكيد لفظي. الصلاة الأولى: مؤكَّد. الصلاة الثانية: مؤكِّد.

٢ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَمَّا أَنَا فَأُفِيْضُ عَلَى رَأسِي ثَلاَثًا وَأَشَارَ بِيَدَيْهِ كِلْتَيْهِمَا.

٣ـ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا يُؤمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ والنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ.

٤ـ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عنْهَا قالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُعْجِبُهُ التَّيَمُّنُ فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ فِي طُهُورِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَتَنَعُّلِهِ.

٥ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قالَ: مَنْ صَلّٰى صَلاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ فَهِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ.

٦ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا طَلَعَتْ وَرَآهَا النَّاسُ آمَنُوْا أَجْمَعُوْنَ وَذٰلِكَ حِيْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا.

٧ـ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: ﴿وَأَعِدُّوْا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ﴾ أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ.

٨ـ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: رَغِمَ أَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُ قِيْلَ: مَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: مَنْ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ أَحَدَهُمَا أَوْ كِلَيْهِمَا فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ.

٩ـ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الرَّحْمَةَ يَوْمَ خَلَقَهَا مِائَةَ رَحْمَةٍ فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعًا وَتِسْعِيْنَ رَحْمَةً وَأَرْسَلَ فِي خَلْقِهِ كُلِّهِمْ رَحْمَةً وَاحِدَةً.

١٠ـ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ أَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَسَارَ بِهِمْ يَوْمَهُمْ أَجْمَعَ وَلَا يَحُلُّ لَهُمْ عُقْدَةً وَلَيْلَتَهُ جُمَعَاءَ لَا يَحُلُّ عُقْدَةً إِلَّا لِصَلَاةٍ حَتّٰى نَزَلُوْا أَوْسَطَ اللَّيْلِ ... الخ

١١ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ خَيْرَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ السَّعُوْطُ وَاللَّدُوْدُ وَالْحِجَامَةُ وَالْمَشْيُ فَلَمَّا اشْتَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

لَدَّهُ أَصْحَابُهُ فَلَمَّا فَرَغُوْا قَالَ لُدُّوْهُمْ، قَالَ: فَلُدُّوْا كُلُّهُمْ غَيْرَ العَبَّاسِ.

۱۲ـ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : إِنَّمَا جُعِلَ الإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُوْلُوْا: رَبَّنَا وَلَكَ الحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا أَجْمَعُوْنَ.

۱۳ـ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نَعِيْمِ بْنِ مَسْعُودٍ الأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِيْهِ نَعِيْمٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: حِيْنَ قَرَأَ كِتَابَ مُسَيْلَمَةَ الكَذَّابِ قَالَ لِلرَّسُولَيْنِ: فَمَا تَقُولَانِ أَنْتُمَا؟ قَالَا: نَقُولُ كَمَا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: وَاللّٰهِ لَوْلَا أَنَّ الرُّسُلَ لَا تُقْتَلُ لَضَرَبْتُ أَعْنَاقَكُمَا.

۱٤ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ عَلَى كُلِّ عُقْدَةٍ مَكَانَهَا عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيْلٌ فَارْقُدْ فَإِنِ اسْتَيْقَظَ وَذَكَرَ اللّٰهَ تَعَالَى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ عُقَدُهُ كُلُّهَا فَأَصْبَحَ نَشِيْطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيْثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ.

۱۵ـ عَنِ المِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ عَامَ الحُدَيْبِيَّةِ فِي بِضْعَ عَشَرَةَ مِائَةً مِنْ أَصْحَابِهِ فَلَمَّا أَتَى ذَا الحُلَيْفَةِ قَلَّدَ الهَدْيَ وَأَشْعَرَهُ وَأَحْرَمَ مِنْهَا بِعُمْرَةٍ وَسَارَ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِالثَّنِيَّةِ الَّتِي يُهْبَطُ عَلَيْهِمْ مِنْهَا بَرَكَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ فَقَالَ النَّاسُ: حَلْ حَلْ خَلَأَتِ القَصْوَاءُ خَلَأَتِ القَصْوَاءُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَا خَلَأَتِ القَصْوَاءُ وَمَا ذٰلِكَ لَهَا بِخُلُقٍ وَلٰكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الفِيْلِ ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَسْأَلُوْنِي الْيَومَ خِطَّةً يُعَظِّمُوْنَ فِيْهَا حُرُمَاتِ اللّٰهِ إِلَّا أَعْطَيْتُهُمْ إِيَّاهَا ثُمَّ زَجَرَهَا فَوَثَبَتْ..... الخ

۱٦ـ عَنْ أَبِيْ مُوسَى قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ نَازِلٌ بِالْجِعْرَانَةِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَتَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَجُلٌ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: أَلَا تُنْجِزُ لِي يَا مُحَمَّدُ! مَا وَعَدْتَنِيْ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: أَبْشِرْ، فَقَالَ لَهُ الأَعْرَابِيُّ: أَكْثَرْتَ عَلَيَّ مِن أَبْشِرْ، فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى أَبِي مُوسَى وَبِلَالٍ كَهَيْئَةِ الغَضْبَانِ فَقَالَ: إِنَّ هٰذَا قَد رَدَّ البُشْرَى فَاقْبَلَا أَنْتُمَا فَقَالَا: قَبِلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، ثُمَّ دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِقَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ فِيْهِ وَمَجَّ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ: اشْرَبَا مِنْهُ وَأَفْرِغَا عَلَى وُجُوهِكُمَا وَنُحُورِكُمَا وَأَبْشِرَا فَأَخَذَا القَدَحَ فَفَعَلَا مَا أَمَرَهُمَا بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَنَادَتْهُمَا أُمُّ سَلَمَةَ مِن وَرَاءِ السِّتْرِ: أَفْضِلَا لِأُمِّكُمَا مِمَّا فِي إِنَائِكُمَا فَأَفْضَلَا لَهَا مِنْهُ طَائِفَةً.

التمرين - ٣

نموذج في الإعراب:

١ - وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا.

و: مستأنفة، مبنية على الفتح، لا محل لها من الإعراب.

علَّمَ: فعل ماضٍ، مبني على الفتحة، والفاعل ضمير مستتر فيه جوازا، تقديره: "هو" .

آدم: مفعول به، منصوب، وعلامة نصبه الفتحة الظاهرة على آخره.

الأسماء: مفعول به ثان، منصوب، وعلامة نصبه الفتحة الظاهرة على آخره.

كلها: كل: توكيد معنوى لِـ "الأسماء"، منصوب وعلامة نصبه الفتحة الظاهرة على آخره، وهو مضاف،

ها: ضمير متصل، مبني على السكون، في محل جر بالإضافة، مضاف إليه.

الجملة "عَلَّم آدمَ الأسماء كلَّها ": مستأنفة، لا محل لها من الإعراب.

٢ - يآدم اسكن أنت وزوجك الجنة.

يا: حرف نداء، مبني على السكون، لا محل له من الإعراب.

آدم: منادى، علم مفرد، مبني على الضمة، في محل نصب.

اسكن: فعل أمر، مبني على السكون، وفاعله ضمير مستتر فيه وجوبا، تقديره: "أنْتَ".

أنْتَ: ضمير منفصل، توكيد لفظي لضمير مستتر وجوبًا، "أَنْتَ" في "اسْكُن".

و: حرف عطف، مبني على الفتحة، لا محل له من الإعراب.

زَوْجُكَ: زوج: معطوف على "أنْتَ" مرفوعٌ، وعلامة رفعه الضمة الظاهرة على آخره، وهو مضاف،

ك: ضمير متصل، مبني على الفتحة، في محل جر بالإضافة، مضاف إليه.

الجنة: مفعول به لـفعل "اسْكُن" منصوب، وعلامة نصبه الفتحة الظاهرة على آخره.

الجملة "اسكُن أنت ...": جواب نداء، لا محل لها من الإعراب.

٣ـ إنَّ ضَوءَ الشَّمْسِ إنَّه قَاتِل للحَرائِيْمِ.

إنَّ: حرف نصب، وتوكيد، ومشبه بالفعل، لا محل له من الإعراب.

ضوء: اسم "إن" منصوب، وعلامة نصبه الفتحة الظاهرة على آخره، وهو مضاف.

الشمس: اسم مجرور بالإضافة، مضاف إليه، وعلامة جره الكسرة الظاهرة على آخره.

إنَّه: توكيد لفظي، لا محل له من الإعراب، **ه:** ضمير متصل، عائد على "ضوء الشمس"، لا محل له من الإعراب.

قاتل: خبر "إنَّ" مرفوع، وعلامة رفعه الفتحة الظاهرة على آخره.

للجراثيم: لـ : حرف جر، مبني على الكسرة، لا محل له من الإعراب.

جراثيم: اسم مجرور بحرف جر، وعلامة جره الكسرة الظاهرة على آخره، والجار والمجرور متعلقان بـ "قاتل".

الجملة "إنَّ ضوءَ الشَّمْسِ....": ابتدائية، لا محل لها من الإعراب.

أعرب ما يأتي:

١ ـ قُلْ إنَّ الأَمْرَ كُلَّهُ لِلّٰهِ.

٢ ـ قَالُوا إنَّكُم أَنْتُمْ الظَّالِمُونَ.

٣ ـ وَهُمْ بِالآخِرَةِ هُمْ كَافِرُوْنَ.

٤ ـ وَإنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ أَجْمَعِيْنَ.

٥ ـ والسَّابِقُوْنَ السَّابِقُونَ أُولٰئِكَ المُقَرَّبُوْنَ.

٦ ـ وَمَا أَدْرٰكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ثُمَّ مَا أَدْرٰكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ.

الدرس العشرون

البدل

بدل وہ تابع ہے جو براہ راست خود مقصود بالحکم[1] ہوتا ہے اور متبوع (یعنی مبدل منہ) کو بطور تمہید وتعارف کے لایا جاتا ہے۔ اسکے لانے سے غرض یہ ہوتی ہے کہ سامع کے ذہن میں بات خوب اچھی طرح واضح ہو جائے۔ بدل ہمیشہ اسم جامد ہوتا ہے، لیکن کبھی مشتق بھی آسکتا ہے بشرطیکہ اس کی تأویل اسم جامد سے ممکن ہو۔

بدل کی اقسام

الأمثلة:

(ألف) البدل المطابق أو بدل كل من كل

١ ـ قال الله تعالى: جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَامًا لِّلنَّاسِ.

٢ ـ قال الله تعالى: اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ.

(ب) بدل بعض من كل

٣ ـ قال الله تعالى: وَيَجْعَلَ الْخَبِيْثَ بَعْضَهُ عَلٰى بَعْضٍ.

٤ ـ قال الله تعالى: وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلاً.

(ج) بدل الاشتمال

٥ ـ سَجَّلَ التَّارِيْخُ فِيْ أَنْصَعِ صَفَحَاتِهِ صَفِيَّةَ بِنْتَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رضي الله عنها شُجَاعَتَهَا فِي قَتْلِ يَهُوْدِيٍّ فِي غَزْوَةِ الأَحْزَابِ.

٦ ـ قال الله تعالى: يَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ.

٧ ـ قال الله تعالى: قُتِلَ أَصْحَابُ الْأُخْدُوْدِ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ.

---

(۱) اس تعریف سے بدل اور دوسرے توابع کے درمیان فرق واضح ہو جاتا ہے پس نعت اور توکید مقصود بالحکم نہیں ہوتے، بلکہ صرف متبوع کی وضاحت کرتے ہیں جبکہ عطف النسق میں معطوف براہ راست مقصود بالحکم نہیں ہوتا، بلکہ حرف عطف کے واسطے سے اپنے متبوع کے حکم میں شریک ہوتا ہے۔

۸۔ قال اللّٰہ تعالی: أَمْ أَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَاءِ أَنْ يُّرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا.

(د) البدل المباين

۹۔ اسْتَيْقَظْتُ الْبَارِحَةَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ الْخَامِسَةِ.

۱۰۔ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضي اللّٰه عنه يَتَمَنّٰى أَنْ لَوْ كَانَ أَمِيْنُ الْأُمَّةِ خَالِدٌ أَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ حَيًّا لَاسْتَخْلَفَهُ.

۱۱۔ قَصَدَ زَيْدٌ أَنْ يَذْهَبَ إِلٰى مَرِي سَوَاتَ لِلنُّزْهَةِ.

(ہ) بدل الفعل من الفعل والجملة من الجملة والجملة من الاسم المفرد والاسم المفرد من الجملة

۱۲۔ قال اللّٰہ تعالی: وَمَن يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ أَثَامًا يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۱۳۔ قال اللّٰہ تعالی: أَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ أَمَدَّكُمْ بِأَنْعَامٍ وَّبَنِيْنَ.

۱٤۔ قال اللّٰہ تعالی: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتَابَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَهُ عِوَجًا قَيِّمًا.

۱۵۔ قال اللّٰہ تعالی: يَسْأَلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسٰهَا.

شرح وتفصیل

بدل کی چار اقسام ہیں:

۱۔ البدل المطابق أي بدل کل من کل.

۲۔ بدل بعض من کل.

۳۔ بدل الاشتمال.

٤۔ البدل المباین.

مندرجہ بالا جملوں پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ الف کے ذیل کی مثالیں البدل المطابق یا بدل کل من کل، مجموعہ ب کی مثالیں بدل بعض من کل، مجموعہ ج کی مثالیں بدل الاشتمال اور مجموعہ د کی مثالیں البدل المباین پر

مشتمل ہیں۔

۱۔ **البدل المطابق:** وہ بدل ہے جس میں بدل اور مبدل منہ کے درمیان مکمل مطابقت ہوتی ہے۔ مزید یہ کہ ان دونوں کے الفاظ اگرچہ عام حالات میں ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں، لیکن دونوں کا اطلاق ایک ہی ذات پر یا ایک ہی چیز پر ہوتا ہے، جیسے جملہ ۱۔ جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَامًا لِّلنَّاسِ میں الْبَيْتَ الْحَرَامَ بدل ہے اور الْكَعْبَةَ مبدل منہ ہے۔ یہ دونوں ایک ہی ذات کے دو مختلف نام ہیں۔

بسا اوقات بدل اور مبدل منہ کے الفاظ میں بھی مطابقت ہوتی ہے لیکن بدل اس مطابقت کے ساتھ مزید معنی ادا کر رہا ہوتا ہے، جیسے جملہ ۲۔ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ میں صِرَاطَ الَّذِيْنَ، الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کا بدل ہے۔ دونوں میں اگرچہ لفظ کے اعتبار سے مطابقت ہے، لیکن بدل مزید اس بات کی وضاحت کر رہا ہے کہ الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ سے مراد ان لوگوں کا راستہ ہے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا۔

۲۔ **بدل بعض من کل:** وہ بدل ہے جس میں بدل بعینہ مبدل منہ نہ ہو، بلکہ اس کا ایسا جزء[1] حقیقی (ہو جو اسکے بقیہ اجزاء کی بنسبت بڑا یا چھوٹا یا اسکے برابر) ہو جس سے استغنا ممکن ہو یعنی حذف کرنے کی صورت میں معنی میں فساد پیدا نہ ہو۔ عام طور پر اس جزء کے ساتھ ایک ضمیر متصل ہوتی ہے جو بدل اور مبدل منہ کے درمیان رابطے کا کام دیتی ہے اور یہ ضمیر تذکیر و تانیث، افراد، تثنیہ اور جمع میں مبدل منہ کے مطابق ہوتی ہے جیسے جملہ ۳۔ وَيَجْعَلَ الْخَبِيْثَ بَعْضَهُ عَلٰى بَعْضٍ میں بَعْضَهُ بدل ہے الْخَبِيْثَ کا اور اسکے ساتھ ایک ایسی ضمیر متصل ہے جو تذکیر اور افراد میں مبدل منہ الْخَبِيْثَ کے مطابق ہے۔

بعض اوقات ضمیر رابط کو حذف بھی کر دیا جاتا ہے، جیسے جملہ ۴۔ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا میں مَنْ بدل ہے النَّاس کا۔ اس بدل کے ساتھ کوئی ایسی ضمیر لفظاً متصل نہیں ہے جو ان دونوں کے درمیان رابطے کا کام دے، لیکن تقدیراً ان دونوں کے درمیان ضمیر رابط موجود ہے جسکی تقدیر مِنْهُمْ ہے چنانچہ اسکی تقدیر یوں ہوگی: وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْهُمْ إِلَيْهِ سَبِيْلًا اور اس ضمیر کو اس وقت حذف کرنا جائز ہوتا ہے جبکہ جملے میں کوئی ایسا قرینہ موجود ہو جو کہ محذوف پر دلالت کرتا ہو، چنانچہ مذکورہ سیاق کلام سے یہ بات واضح ہے کہ تمام لوگوں پر حج فرض

---

(۱) جزء حقیقی سے مراد وہ بنیادی عنصر ہے جس کے بغیر اس چیز کی تکوین (بناوٹ) ناممکن ہو، جیسے انسان کے لئے سر اور دل بنیادی عنصر کی حیثیت رکھتے ہیں۔

نہیں ہے، بلکہ ان بعض افراد پر فرض ہے جو اسکی استطاعت رکھتے ہیں۔

۳۔ بدل الاشتمال: وہ بدل ہے جو نہ عین مبدل منہ ہو اور نہ اسکا جزء حقیقی ہو بلکہ اس سے متعلق کوئی ایسا وصف یا چیز ہو جس پر اسکے وجود کا انحصار نہ ہو اس وصف یا چیز کی غیر موجودگی میں بھی اسکا وجود برقرار رہے، جیسے جملہ ۵۔ سَجَّلَ التَّارِيْخُ فِيْ أَنْصَعِ صَفَحَاتِهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رضي الله عنها شُجَاعَتَهَا فِيْ قَتْلِ يَهُوْدِيٍّ فِيْ غَزْوَةِ الأَحْزَابِ میں شُجَاعَتَهَا نہ تو عین مبدل منہ صَفِيَّةَ ہے اور نہ ہی مبدل منہ کا ایسا جزء حقیقی ہے کہ جس کے بغیر مبدل منہ صفية کا وجود باقی نہ رہے، بلکہ یہ ایک وصف ہے جس کا تعلق صَفِيَّةَ کی ذات سے ہے۔

بدل بعض من الكل کی طرح بدل الاشتمال کے ساتھ بھی ایک ضمیر رابط متصل ہوتی ہے جو عام طور پر مذکور ہوتی ہے، جیسے جملہ ۶۔ يَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ میں قِتَالٍ، الشَّهْرِ الْحَرَامِ کا بدل اشتمال ہے اور جار مجرور فِيْهِ میں ضمیر "ہ" مبدل منہ الشَّهْرِ الْحَرَامِ کی طرف لوٹ رہی ہے۔ بسا اوقات یہ ضمیر رابط مقدر ہوتی ہے، جیسے جملہ ۷۔ قُتِلَ أَصْحَابُ الأُخْدُوْدِ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ میں النَّارِ بدل الاشتمال ہے اور ضمیر رابط اس میں مقدر ہے۔ اس جملے کی تقدیر یوں ہوگی: قُتِلَ أَصْحَابُ الأُخْدُوْدِ نَارِهِ [1] ذَاتِ الْوُقُوْدِ۔ بدل الاشتمال اکثر حالات میں مصدر مؤول کی صورت میں واقع ہوتا ہے، جیسے جملہ ۸۔ أَمْ أَمِنْتُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ أَنْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا میں مصدر مؤول أَنْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ بدل الاشتمال ہے اور مَنْ مبدل منہ ہے۔

٤۔ البدل المباين: وہ بدل ہے جس میں بدل نہ تو مبدل منہ کے مطابق ہوتا ہے اور نہ ہی اسکا جزء حقیقی ہوتا ہے اور نہ کسی ایسے وصف پر مشتمل ہوتا ہے جسکا تعلق مبدل منہ سے ہو، بلکہ غلطی سے یا بھول کر کوئی لفظ منہ سے نکل جاتا ہے یا متکلم قصداً کوئی دوسرا لفظ استعمال کر لیتا ہے، چنانچہ اگر یہ مباینت غلطی سے ہو تو یہ بدل الغلط کہلاتا ہے، جیسے جملہ ۹۔ اسْتَيْقَظْتُ الْبَارِحَةَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ الْخَامِسَةِ میں الْخَامِسَةِ بدل الغلط ہے الرَّابِعَةِ کا۔

اگر یہ مباینت سہواً ہو تو یہ بدل النسیان کہلاتا ہے، جیسے جملہ ۱۱۔ قَصَدَ زَيْدٌ أَنْ يَذْهَبَ إِلَى مَرِي، سَوَاتَ لِلنُّزْهَةِ میں سَوَاتَ بدل النسیان ہے مَرِي کا۔

اگر یہ مباینت قصداً ہو تو بدل الإضراب کہلاتا ہے، جیسے جملہ ۱۰۔ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضي الله عنه

(۱) جب نارہ کی ضمیر "ہ" کو حذف کیا گیا تو أل کو اس کا نائب بنا دیا گیا۔

يَتَمَنّٰى أنْ لَوْ كَانَ أَمِيْنُ الْأُمَّةِ خَالِدٌ أَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ حَيًّا لاسْتَخْلَفَه میں أبو عبیدہ بدل الإضراب ہے خالد کا۔

مجموعہ ہ کے جملوں پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح ایک اسم دوسرے اسم کا بدل بن کر واقع ہوتا ہے اسی طرح فعل فعل کا، جملہ جملے کا، جملہ مفرد اسم کا، اور مفرد اسم جملے کا بدل بن کر واقع ہوتا ہے چنانچہ جملہ ۱۲۔ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ أَثَامًا يُّضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ میں فعل يُضَاعَفْ فعل يَلْقَ کا بدل ہے۔ اور جملہ ۱۳۔ أَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ أَمَدَّكُمْ بِأَنْعَامٍ وَّبَنِيْنَ میں جملہ أَمَدَّكُمْ بِأَنْعَامٍ وَّبَنِيْنَ جملہ أَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ کا بدل ہے اور جملہ ۱۴۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتَابَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَهُ عِوَجًا قَيِّمًا میں مفرد قَيِّمًا جملہ لَمْ يَجْعَلْ لَهُ عِوَجًا کا بدل ہے کیونکہ یہ جملہ مفرد کے معنی ادا کر رہا ہے یعنی جَعَلَهُ مُسْتَقِيْمًا اور جملہ ۱۵۔ يَسْأَلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسٰهَا میں جملہ استفہامیہ أيان مرسٰها مفرد اسم الساعة کا بدل ہے۔

أحكام تتعلق بالبدل

۱۔ بدل اور مبدل منہ میں تعریف اور تنکیر میں مطابقت کا پایا جانا شرط نہیں، جیسے قولہ تعالی: إلى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ صِرَاطِ اللّٰه میں مبدل منہ صراط نکرہ ہے جبکہ بدل صراط اللّٰہ معرفہ واقع ہوا ہے۔

۲۔ ضمیر کو ضمیر کا بدل بنانا جائز نہیں، جیسے جملہ: قرأتُ أنا كتابك أنت میں ضمیر أنا اور أنت تو کید لفظی ہے اسی طرح ضمیر کو اسم ظاہر کا بدل بنانا جائز نہیں۔

۳۔ اسم ظاہر کو ضمیر غائب کا بدل بنانا بغیر کسی شرط کے جائز ہے، جیسے قولہ تعالی: وأَسَرُّوا النجوى الَّذِيْنَ ظَلَمُوا، جبکہ ضمیر المتكلم اور المخاطب میں یہ بات ملحوظ رکھی جائے کہ بدل البعض من كلّ یا بدل الاشتمال ہو، جیسے قولہ تعالی: لقد كان لكم في رسول اللّٰه أسوة حسنة لِمَن كان يرجو اللّٰه واليوم الآخِرَ۔

قواعد:

۱۔ بدل ایسا تابع ہے جو مقصود بالحکم ہوتا ہے اس سے پہلے مبدل منہ کو صرف تمہید کے طور پر لایا جاتا ہے۔

۲۔ بدل کی چار اقسام ہیں:

(۱) البدل المطابق وہ بدل ہے جو عین مبدل منہ ہوتا ہے اور اس کے اعراب عطف البیان سے بھی کئے جا سکتے ہیں۔

(۲) بدل البعض من کل وہ بدل ہے جو کہ مبدل منہ کا جزء حقیقی ہوتا ہے۔

(۳) بدل الاشتمال وہ بدل ہے جو مبدل منہ میں موجود کسی وصف کو بیان کرتا ہے۔

(۴) البدل المباین وہ بدل ہے جو مبدل منہ کے مخالف ہوتا ہے۔

۳۔ جس طرح ایک اسم دوسرے اسم کا بدل بن کر واقع ہوتا ہے اسی طرح فعل فعل کا، جملہ جملے کا، جملہ مفرد اسم کا اور مفرد اسم جملے کا بدل بن کر واقع ہوتا ہے۔

التمرين۔ ۱

استخرج البدل ونوعه والمبدل منه وبيّن موقعه من الإعراب مما يلي :

نموذج : ۱۔ حَفِظَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِأُمة الإسلام ما يزيد على خمسة آلاف حديث من أحاديث رسول اللّٰه ﷺ.

عبد الرحمٰن: بدل كل من كل. أبو هريرة: مبدل منه، مرفوع؛ لأنه فاعل وعلامة رفعه الواو لأنه من الأسماء الستة.

۲۔ يَتْبَعُ المَيِّتَ ثلاثةٌ أهلُه ومالُه وعمَلُه فيرجِع أهْلُه ومالُه ويبقى عملُه.

أهله: بدل بعض من كل. ثلاثة: مبدل منه، مرفوع، وعلامة رفعه الضمة الظاهرة على آخره؛ لأنه فاعل.

۳۔ سُرِرْتُ بالكتابِ أُسْلُوبِه.

أُسلوبه: بدل الاشتمال. الكتاب: مبدل منه، مجرور بحرف جر، وعلامة جره الكسرة الظاهرة على آخره.

٤۔ ركبتُ السيارةَ الطائرةَ.

الطائرة: بدل الغلط. السيارة: مبدل منه، منصوب؛ لأنه مفعول به، وعلامة نصبه الفتحة، الظاهرة على آخره.

٥ـ أعْجَبَتْنِي الخَادِمَةُ أمَانَتُها.

٦ـ كان رَسُولُ اللّهِ ﷺ يَصُومُ شَعْبَانَ أكْثَرَهُ.

٧ـ أفْضَلُ الصَّلاَةِ بَعْدَ الفَرِيْضَةِ صَلاَةُ اللَّيْلِ آخِرِه.

٨ـ كانَ عَالِمُ المَدِيْنَةِ وقَاضِيهَا سَلَمَةُ بنُ دِيْنَارٍ إماماً ثقةً.

٩ـ كان الحَسَنُ بنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّهُ عنهما شَدِيْدَ الشَّبَهِ بِجَدِّهِ رَسُولِ اللّهِ ﷺ.

١٠ـ قال رسولُ اللّهِ ﷺ لِأَشَجِّ عَبْدِ القَيْسِ: إنَّ فِيْكَ لَخَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُما اللّهُ الحِلْمَ وَالأَنَاةَ.

١١ـ حَقُّ المُسْلِمِ عَلَى المُسْلِمِ خَمْسٌ: رَدُّ السَّلامِ وَعِيَادَةُ المَرِيضِ واتِّبَاعُ الجَنَائِزِ وإجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيْتُ العَاطِسِ.

١٢ـ كَلِمَتَانِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسانِ ثَقِيلَتَانِ فِي المِيْزَانِ حَبِيْبَتَانِ إلَى الرَّحْمٰنِ سُبحانَ اللّهِ وبِحَمْدِهِ سُبْحانَ اللّهِ العَظِيْمِ.

١٣ـ كانَ حِبْرُ الأُمَّةِ عَبْدُ اللّٰهِ بنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّهُ عَنْهُمَا بِفَضْلِ عِلْمِهِ وَفِقْهِهِ مُسْتَشَاراً لِلْخِلافَةِ الرَّاشِدَةِ على الرَّغْمِ مِن حَدَاثَةِ سِنِّه.

١٤ـ عَن عبدِ اللّهِ بنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ: بُنِيَ الإسْلامُ عَلى خَمْسَةٍ: شَهَادَةِ أنْ لاإله إلّا اللّه وأنَّ محمَّداً عَبْدُهُ ورَسُولُهُ ﷺ وإقامِ الصَّلاَةِ وإيْتَاءِ الزَّكاةِ وَصِيَامِ رَمَضانَ وَالحَجِّ.

١٥ـ لَمَّا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِيَّهُ ﷺ بِدِيْنِ الهُدٰى وَالحَقِّ وَأمَرَهُ بِأنْ يَبْدَأَ بِذَوِي قُرْبَاهُ جَمَعَ بَنِي عَبْدِ المُطَّلِبِ نِسَائَهُم وَرِجَالَهُم وَكِبَارَهُمْ وَصِغَارَهُم وَدَعَاهُم إلَى الإيْمَانِ باللّهِ وَحْدَهُ رَبِّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكِهِ.

التمرين ـ ٢

استخرج البدل وبيّن نوعه والمبدل منه من الآيات الآتية:

نموذج: ١ـ إنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازاً حَدَائِقَ وَأعْنَاباً.

حدائق: بدل بعض من كل.　　　مفازاً: مبدل منه.

٢ـ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُون يَعْلَمُون ظَاهِرًا مِّنَ الحَيَاةِ الدُّنْيَا.

يعلمون: بدل الجملة من الجملة. لا يعلمون: مبدل منه.

٣ـ أَفَلَا يَنْظُرُونَ إلى الإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ.

كيف خلقت: بدل وهو بدل الاشتمال من الإبل، أي ينظرون إلى كيفية خلقها. الإبل: مبدل منه.

٤ـ هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً.

أن تأتيهم بغتة: بدل الاشتمال. الساعة: مبدل منه.

٥ـ أَلَا بُعْدًا لِعَادٍ قَوْمِ هودٍ.

٦ـ أولٰئِكَ لَهُم رِزْقٌ مَّعْلُومٌ فَوَاكِهُ وَهُمْ مُّكْرَمُونَ.

٧ـ ثُمَّ أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ أَمَنَةً نُّعَاسًا.

٨ـ قَالُوْا آمَنَّا بِرَبِّ العَالَمِيْنَ رَبِّ مُوسٰى وَهَارُونَ.

٩ـ قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيْلاً نِصْفَهُ أَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلاً.

١٠ـ وَمَا أُنْزِلَ عَلَى المَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ.

١١ـ هٰذَا وَإِنَّ لِلطَّاغِيْنَ لَشَرَّ مَابٍ جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا.

١٢ـ ذٰلِكَ هُوَ الفَضْلُ الكَبِيْرُ جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُوْنَهَا.

١٣ـ بَلْ إِنْ يَعِدُ الظَالِمُونَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا إِلَّا غُرُوْرًا.

١٤ـ قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الفَوَاحِشَ مَاظَهَرَ مِنْهَا وَمَابَطَنَ.

١٥ـ أَفَلَمْ يَنْظُرُوْا إِلَى السَّمَآءِ فَوقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنَاهَا وزَيَّنّٰها.

١٦ـ حَتّٰى تَأْتِيَهُم البَيِّنَةُ رَسُولٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْ صُحُفًا مُّطَهَّرَةً.

١٧ـ وَيَقْطَعُوْنَ مَا أَمَرَ اللّٰهُ بِهِ أَن يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْأَرْضِ.

١٨ـ وَارْزُقْ أَهْلَهُ مِنَ الثَّمَرَاتِ مَنْ آمَنَ مِنْهُم بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ.

١٩ـ أَلَمْ يَأْتِهِمْ نَبَأُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُودَ وَقَوْمِ إِبْرَاهِيْمَ.

٢٠ـ اللّٰهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الحَدِيْثِ كِتَابًا مُتَشَابِهًا مَّثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ.

٢١ـ إِنَّ الأَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَأْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا.

٢٢ـ هَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ تَكْذِيْبٍ وَّاللّٰهُ مِنْ وَرَائِهِمْ مُحِيْطٌ.

التمرين - ٣

استخرج البدل وبيّن نوعه والمبدل منه من الأحاديث الشريفة:

نموذج: قالَ رسولُ اللّه ﷺ: ضَرَبَ اللّهُ مَثَلاً صِراطاً مُسْتَقِيْمًا.

صراط: بدل كل من كل. مثلا: مبدل منه.

٢ ـ نَهَى رسولُ اللّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الحَيوَانِ نَسِيْئَةً اثْنَيْنِ بِوَاحِدٍ.

٣ ـ عَن عبدِ اللّهِ عن النَّبِي ﷺ أنّه كانَ يَقْرَأُ هذَا الحَرفَ "فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ".

٤ ـ قال رسولُ اللّهِ ﷺ: كُلُّ المُسْلِمِ عَلَى المُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَمَالُهُ وَعِرْضُهُ.

٥ ـ قالَ رَسولُ اللّه ﷺ: العِلْمُ ثَلاثَةٌ: آيَةٌ مُحْكَمَةٌ أوْ سُنَّةٌ قَائِمَةٌ أوْ فَرِيْضَةٌ مُحْكَمَةٌ.

٦ ـ قالَ رسولُ اللّهِ ﷺ: تَرَكْتُ فِيْكُم أمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُم بِهِمَا: كِتَابَ اللّهِ وَسُنَّةَ رَسُولِهِ.

٧ ـ عَنْ رَبعِيِّ بْنِ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّهِ ﷺ: اقْتَدُوْا بِالَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِيْ أَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ.

٨ ـ قالَ عبدُ اللّهِ ابنُ مَسْعُودٍ رضي اللّه عنه: إنِّي لَأَعْلَمُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ رَسُوْلُ اللّهِ ﷺ يَقْرِنُ بَيْنَهُنَّ سُوْرَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ.

٩ ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّه عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قال: حَقٌّ لِلّهِ عَلى كُلِّ مُسْلِمٍ أنْ يَغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أيَّامٍ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَ جِسْمَهُ.

١٠ ـ قَالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: اقْرَؤُوا الزَّهْرَاوَيْنِ البَقَرَةَ وآلَ عِمْرَانَ فإنَّهُمَا يَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أوْ غَيَايَتَانِ أوْ كَأَنَّهُمَا فَرَقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ يُحَاجَّانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا.

التمرين - ٤

نموذج في الإعراب:

١ ـ فيه آيات بينات مقام إبراهيم.

فيه: في: حرف جر، مبني على السكون، لا محل له من الإعراب، **ه:** ضمير متصل، مبني على الكسرة، في محل جر

بحرف جر، وجار ومجرور متعلّقان بمحذوف، خبر مقدم.

آيات: مبتدأ مؤخر، مرفوع، وعلامة رفعه الضمةُ الظاهرة على آخره.

بينات: صفة لـ "آيات" مرفوع، وعلامة رفعه الضمةُ الظاهرة على آخره.

مقام: بدل الاشتمال من "آيات" مرفوع، وعلامة رفعه الضمة الظاهرة على آخره، وهو مضاف.

إبراهيم: مجرور بالإضافة، مضاف إليه، و علامة جرّه الفتحة نيابة عن الكسرة؛ لأنه ممنوع من الصرف للعلمية والعجمية.

٢ـ ثُمَّ عَمُوا وَصَمُّوا كَثِيرٌ مِنْهُمْ.

ثم: حرف عطف مبني على الفتحة، لا محل له من الإعراب.

عموا: فعل ماض، مبني على الفتحة، و: ضمير متصل، مبني على السكون، في محل رفع فاعل، والألف فارقة.

و: عاطفة، مبنية على الفتحة، لا محل لها من الإعراب.

صمُّوا: فعل ماض، مبني على الضمّة؛ لاتصاله بواو الجماعة، و: ضمير متصل، مبني على السكون، في محل رفع فاعل، والألف فارقة.

كثير: بدل من الضمير في "عموا"، مرفوع، وعلامة رفعه الضمة الظاهرة على آخره.

منهم: من: حرف جر، مبني على السكون، لا محل له من الإعراب، **هم:** ضمير متصل، مبني على السكون، في محل جر، بحرف جرّ، والجار والمجرور متعلقان بمحذوف، نعت لـ "كثير".

الجملة "عموا": لا محل لها من الإعراب، لعطفها على الجملة التي لا محل لها من الإعراب.

الجملة "صمّوا": لا محل لها من الإعراب، معطوفة على "عموا".

٣ـ كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ.

كلا: حرف ردع و زجر، مبني على السكون، لا محل له من الإعراب.

لـ: موطئة للقسم، مبني على الفتحة، لا محل لها من الإعراب.

إن: حرف شرط جازم، مبني على السكون، لا محل له من الإعراب.

لم: حرف نفي وجزم وقلب، مبني على السكون، لا محل له من الإعراب.

ينتهِ: فعل مضارع، مجزوم بـ "لم"، وعلامة جزمه حذف الياء من اخره، وفاعله ضمير مستتر فيه جوازا، تقديره: "هو".

لـ: لام القسم، مبنية على الفتح، لا محل لها من الإعراب.

نسفعن: فعل مضارع، مبني على الفتح، لاتصاله بنون التوكيد الخفيفة، في محل رفع والنون نون التوكيد المخففة، لا محل لها من الإعراب، وفاعله ضمير مستتر فيه جوازا، تقديره: "نحن".

بـ: حرف جر للاستعانة، مبني على الكسرة، لا محل له من الإعراب.

الناصية: اسم مجرور بحرف جر، وعلامة جره الكسرة الظاهرة على اخره.

ناصية: بدل من "الناصية" المعرَّفة، بدل كل من كل، مجرور مثله، وعلامة جره الكسرة الظاهرة على اخره.

كاذبة: صفة لـ"ناصية" مجرور مثله، وعلامة جره الكسرة الظاهرة على اخره.

خاطئة: صفة لـ"ناصية" مجرور مثله، وعلامة جره الكسرة الظاهرة على اخره.

الجملة "إن لم ينته....": لا محل لها من الإعراب استئنافية.

الجملة "لنسفعن ....": لا محل لها من الإعراب، جواب القسم، وجواب الشرط محذوف، دل عليه جواب القسم.

أعرب ما يأتي:

١ ـ فاضت عيناه دموعهما.

٢ ـ وَيُمْسِكُ السَّمَآءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ.

٣ ـ وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ وَكَانُوْا فِيْهِ مِنَ الزَّاهِدِيْنَ.

٤ ـ وَإِنَّكَ لَتَهْدِيْ إِلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ.

٥ ـ أُوْلٰئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ جَنَّاتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَاءِ هِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ.

الدرس الحادي والعشرون

عطف البيان

الأمثلة:

١ ـ قالَ تعالى: إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوْهُمْ نُوْحٌ أَلَا تَتَّقُوْنَ.

٢ ـ قالَ تعالى: الزُّجَاجَةُ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ.

٣ ـ الْخَيْبَرُ انْهَزَمَ الْيَهُوْدُ سَاكِنُوْهُ.

٤ ـ نَحْنُ الْمُوَقِّرو القَائِدِ الْجَلِيْلِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ.

٥ ـ يَاخَلِيْفَةُ عَلِيًّا.

شرح وتفصیل

عطف البیان وہ اسم جامد ہے جو متبوع[١] کی وضاحت کے لئے لایا جاتا ہے جبکہ متبوع معرفہ ہو۔ اور متبوع کی تخصیص کے لئے لایا جاتا ہے جبکہ وہ نکرہ ہو۔ نیز یہ تابع ذات کے اعتبار سے اپنے متبوع کے مترادف[٢] ہوتا ہے اور لفظ کے اعتبار سے اس کے مخالف ہوتا ہے۔

جملہ ا۔ میں نُوْحٌ أَخُوْ کا عطف البیان ہے۔ اسی جملے میں أَخُوْهُمْ اگرچہ معرفہ واقع ہوا ہے، لیکن سامع کے ذہن میں اس کی ذات واضح نہیں ہوئی کہ اس سے کونسا أخ مراد ہے جبکہ نوح کو ذکر کرنے سے اس ذات کی وضاحت ہو گئی کہ أخ سے مراد نوح ہے۔ اسی بنا پر اس تابع کو عطف البیان کہتے ہیں۔

جملہ۲۔ میں زَيْتُوْنَةٍ عطف البیان ہے شَجَرَةٍ کا۔ کلمہ شجرۃ جملے میں نکرہ وارد ہوا ہے اور اس سے کوئی بھی شجرہ مراد لیا جا سکتا ہے، اس کے بعد کلمہ زیتونۃ ذکر کرنے سے اس کے عموم کی تخصیص ہو گئی، چنانچہ یہاں پر عطف البیان تخصیص کا فائدہ دے رہا۔

(١) ضروری ہے کہ متبوع اسم ظاہر ہو، متبوع کے ضمیر ہونے کی صورت میں تابع کے اعراب وجوبا بدل کے ہوں گے۔

(٢) جیسا کہ جملہ ا۔ نوح اور أخو ذات کے اعتبار سے ایک ہیں اگرچہ الفاظ مختلف ہیں۔

مندرجہ بالا جملوں میں جو تابع عطف البیان ہے وہ بدل کل من کل بھی بن سکتا ہے بشرطیکہ بدل (تابع) مبدل منہ (متبوع) کی جگہ آ سکتا ہو، کیونکہ بدل علی نیة تکرار العامل ہوتا ہے (یعنی جو عامل مبدل منہ پر عمل کرے وہی عامل علی تقدیر المحذوف بدل پر بھی عمل کرے اس طور پر کہ عامل کا تابع اور متبوع دونوں سے پہلے لانا درست ہو) اگر یہ ممکن نہ ہوتو وہ صرف عطف البیان ہی ہوگا۔ اس کی صورتیں درج ذیل ہیں:

۱۔ عطف البیان سے استغنا ممکن نہ ہو یعنی اگر عطف البیان ایسی ضمیر پر مشتمل ہو جو خبر کو مبتدا سے ملاتی ہے تو ایسی صورت میں اس تابع سے استغنا ناممکن ہے۔ جیسا کہ جملہ ۳۔ میں ساکنوہ یہود کا عطف البیان ہے اور اس کو بدل بنانا ناممکن ہے کیونکہ ساکنوہ ایسی ضمیر پر مشتمل ہے جو کہ خبر کو مبتدا سے ملاتی ہے، اگر ساکنوہ کو بدل بنایا جائے گا تو کلام کی تقدیر یوں ہوگی: الخیبر انہزم الیہود انہزم ساکنوہ (کیونکہ بدل علی نیة تکرار العامل ہوتا ہے) اور اس صورت میں مبتدا اور خبر کے درمیان ربط قائم کرنے والی ضمیر ایک مستقل جملے کی شکل اختیار کرے گی اور جملہ کی ترکیب میں فساد آجائے گا۔

۲۔ اگر عطف البیان کا تابع أل سے خالی ہو اور متبوع ایسا مضاف الیہ ہو جس کے مضاف پر أل داخل ہوسکتا ہو (یعنی اس کا مضاف اسم مشتق ہو اور اضافت غیر محضہ یعنی لفظیہ ہو) تو اس کے اعراب عطف البیان کے ہونگے بدل کے نہ ہونگے، جیسے جملہ ۴۔ نَحْنُ الْمُوَقِّرُوا الْقَائِدِ الجَلِيْلِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ میں تابع خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ أَلْ سے خالی ہے اور متبوع الـقَائِدِ الْجَلِيْلِ ایسا مضاف الیہ ہے جس کا مضاف الْمُوَقِّروا اسم مشتق ہے اور اس پر أل داخل ہے، لہذا خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ کے اعراب عطف البیان کے ہونگے بدل کے نہ ہونگے۔

۳۔ جملہ ۵۔ يَا خَلِيْفَةُ عَلِيًّا میں عَلِيًّا عطف البیان ہی ہوگا، اس کو بدل بنانا ممکن نہیں کیونکہ بدل علی نیة تکرار العامل ہوتا ہے فتقديره يَا خَلِيْفَةُ يَا عَلِيًّا یعنی تکرار عامل یا کی وجہ سے کلمہ عَلِيًّا کے اعراب میں فساد لازم آ رہا ہے، کیونکہ منادیٰ جب علم مفرد ہوتا ہے تو وجوبًا مبني علی الضم ہوتا ہے، چنانچہ جملہ ۵۔ میں عَلِيًّا صرف اسی وقت منصوب واقع ہوسکتا ہے جبکہ اس میں تکرار عامل نہ ہو اور یہ صرف عطف البیان میں ہی ممکن ہے، کیونکہ عطف البیان علی نیة تکرار العامل نہیں ہوتا۔

مواضع عطف البيان

درج ذیل پانچ مواضع ایسے ہیں جن کے بعد واقع ہونے والا اسم عموماً عطف البیان ہی ہوتا ہے:

۱۔ اللقب بعد الاسم جیسے: أبو بكر الصديق۔

۲۔ الاسم بعد الكنية جیسے: حلف بالله أبو حفص عمر۔

۳۔ الموصوف بعد الصفة جیسے: الكليم موسى۔

۴۔ التفسير بعد المفسَّر جیسے: العسجد أي الذهب۔

۵۔ اسم اشارہ کے بعد معرف اسم جیسے: هذا الكتاب مفيد۔

أوجه التخالف بين عطف البيان والتوابع الأخرى

عطف البیان اور نعت حقیقی میں یہ فرق ہے کہ نعت حقیقی اپنے منعوت کے کسی ایک وصف کی وضاحت کرتی ہے جبکہ عطف البیان اور البدل المطابق نفس متبوع کی وضاحت کرتے ہیں۔ جبکہ عطف البیان اور بدل الکل میں درج ذیل فرق ہے:

۱۔ عطف البیان ضمیر واقع نہیں ہوتا۔

۲۔ عطف البیان نہ جملہ ہوتا ہے اور نہ اس کا تابع بخلاف البدل۔

۳۔ عطف البیان اور اس کا تابع فعل نہیں ہو سکتے بخلاف البدل۔

قواعد:

۱۔ عطف البیان وہ اسم جامد ہے جو کہ متبوع کی وضاحت کے لئے لایا جاتا ہے جبکہ متبوع معرفہ ہو۔ اور متبوع کی تخصیص کے لئے لایا جاتا ہے جبکہ وہ نکرہ ہو۔

۲۔ مندرجہ ذیل تین صورتوں کے علاوہ باقی تمام صورتوں میں عطف البیان بدل كلٍ من كلٍ بن سکتا ہے:

(ا) اگر عطف البیان ایسی ضمیر پر مشتمل ہو جو خبر کو مبتدا سے ملاتی ہے تو اس صورت میں اس تابع سے استغناء ناممکن ہے، لہذا عطف البیان بدل کل من کل نہیں بن سکتا۔

(ب) اگر عطف البيان أل سے خالی ہو اور متبوع ایسا مضاف الیہ ہو جس کے مضاف پر أل داخل ہو سکتا ہو تو اس صورت میں بھی عطف البیان بدل کل من کل نہیں بن سکتا۔

(ج) اگر عطف البیان مفرد، معرفہ اور منصوب واقع ہو اور متبوع منادی مبني علی الضمة ہو تو اس صورت میں بھی عطف البیان بدل کل من کل نہیں بن سکتا۔

التمرين - ١

استخرج ممّا يأتي عطف بيان ومتبوعه، وبين ما يحب إعرابه عطف بيان وما يجوز إعرابه عطف بيان وبدل:

نموذج: ١ ـ وَإِلَى عَادٍ أَخَاهُمْ هُوْدًا.

هودًا: عطف بيان ويجوز إعرابه بدل كل من كل. أخاهم: متبوع.

٢ ـ قَالَ مُدِيْرُ الْمَدْرَسَةِ: يَا مُجْتَهِدُ زَيْدًا خُذْ جَائِزَتَكَ.

زيدًا: عطف بيان ولا يصح إعرابه بدل كل من كل. مجتهد: متبوع.

٣ ـ خَدِيْجَةُ اسْتُشْهِدَ عَمْرٌو ابْنُهَا. ٤ ـ قبيلة دوس أسلم الطفيل سيدها.

٥ ـ قَالَ أَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ: يَا قَائِد خَالِدًا اغْزُ بِسْمِ اللّٰهِ. ٦ ـ نصر اللّٰه مع الناصري الدين الحنيف الإسلام.

٧ ـ خرج الخليل إبراهيم عليه السلام من نار نمروذ سالمًا.

٨ ـ أبو سفيان رضي اللّٰه عنه ساد معاوية ابنه العرب قاطبة.

٩ ـ أرسى الخليفة عمر رضي اللّٰه عنه دعائم الدولة الإسلامية.

١٠ ـ كان كليم اللّٰه موسى عليه السلام يلقي عصاه ويُصيّرها ثعبانًا.

١١ ـ بلغت الدولة العباسية في عهد الخليفة هارون الرشيد ذرى المجد والرفعة.

١٢ ـ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا جَادَ عَبْدُ اللّٰهِ رضي اللّٰه عنه ابْنُهَا بِنَفْسِهِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ.

١٣ ـ لما حضرت أبا طالب الوفاة جاءه رسول اللّٰه ﷺ وقال: يا عمّ قل: لا إله إلا اللّٰه كلمة أشهد لك بها عند اللّٰه عزّ وجلّ.

١٤ ـ كان الإمام السيد أحمد بن عرفان الشهيد من أكبر دعاة الإسلام الذين عملوا على تخليص الدين من شوائب الخرافات وضلال الأوهام.

١٥ ـ لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَسْنِدَتِ الخِلاَفَةُ إِلى صَدِيْقِهِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ. ثُمَّ تَوَلَّى الخِلاَفَةَ بَعْدَهُ عُمَرُ بن الخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَالِدُ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا. وَتَوَلَّها بَعْدَهُ الخَلِيْفَةُ عُثْمَان بْن عَفَّان ثُمَّ الإِمَامُ عَلِيّ بْن أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا.

التمرين ـ ٢

استخرج من الآيات التالية عطف بيان وبين موقعه من الإعراب:

نموذج: أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ إِرَمَ ذَاتِ العِمَادِ.

إرم: عطف بيان لـ "عاد" مجرور وعلامة جرّه الفتحة الظاهرة على آخره عوضا عن الكسرة لأنه ممنوع من الصرف للعلمية والتأنيث بغير الألف.

٢ ـ وَقَالَ مُوْسٰى لِأَخِيْهِ هَارُوْنَ اخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ.

٣ ـ وَأَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا وَبِئْسَ الْقَرَارُ.

٤ ـ وَإِذْ نَادٰى رَبُّكَ مُوْسٰى أَنِ ائْتِ الْقَوْمَ الظَّالِمِيْنَ قَوْمَ فِرْعَوْنَ.

٥ ـ وَإِلٰى مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ إِلٰهٍ غَيْرُهُ.

٦ ـ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا أَيُّوْبَ إِذْ نَادٰى رَبَّهُ أَنِّيْ مَسَّنِيَ الشَّيْطَانُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ.

٧ ـ هٰذَا ذِكْرٌ وَّإِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ لَحُسْنَ مَآبٍ جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْأَبْوَابُ.

٨ ـ وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيْمُ لِأَبِيْهِ آزَرَ أَتَتَّخِذُ أَصْنَامًا آلِهَةً إِنِّيْ أَرَاكَ وَقَوْمَكَ فِيْ ضَلَالٍ مُّبِيْنٍ.

٩ ـ فَلَمَّا أَتَاهَا نُوْدِيَ يٰمُوْسٰى إِنِّيْ أَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ إِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى.

١٠ ـ وَبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ.

التمرين ـ ٣

نموذج في الإعراب:

١ ـ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَى ثَمُوْدَ أَخَاهُمْ صَالِحًا.

و: استئنافية، مبنية على الفتحة، لا محل لها من الإعراب.

لقد: لـ: موطئة للقسم المحذوف، مبني على الفتح، لا محل له من الإعراب.

قد: حرف تحقيق، مبني على السكون، لا محل له من الإعراب.

أرسلنا: فعل ماض، مبني على السكون؛ لاتصاله بضمير الرفع البارز "نا"، **نا:** ضمير متصل، مبني على السكون، في محل رفع، فاعل.

إلى: حرف جر، مبني على السكون، لا محل له من الإعراب.

ثمود: اسم مجرور بحرف جرّ، وعلامة جرّه الفتحة الظاهرة على اٰخره نيابة عن الكسرة؛ لأنه غير منصرف.

إلى ثمود: جار ومجرور، متعلقان بالفعل "أرسلنا".

أخاهم: أخا: مفعول به منصوب، وعلامة نصبه الألف، لأنه من الأسماء الستة، **هم:** ضمير متصل، مبني على السكون، في محل جر بالإضافة، مضاف إليه.

صالحًا: عطف البيان أو بدل كل من كل لـ "أخاهم"، منصوب، وعلامة نصبه الفتحة الظاهرة على اٰخره.

٢ ـ يا مجتهدُ سالمًا أبشر بالفوز.

يا: حرف النداء، مبني على السكون، لا محل له من الإعراب.

مجتهد: منادى، مبني على الضم، في محل نصب؛ لأنه نكرة مقصودة.

سالمًا: عطف البيان لـ "مجتهد" منصوب وعلامة نصبه الفتحة الظاهرة على اٰخره؛ لأنه تابع للمجتهد في محله.

أبشر: فعل أمر، مبني على السكون، وفاعله ضمير مستتر وجوبا، تقديره: "أنت".

بالفوز: بـ: حرف جر، مبني على الكسرة، لا محل له من الإعراب، **الفوز:** اسم مجرور بحرف جر، وعلامة جرّه

الكسرة الظاهرة على آخره.

بالفوز: جار ومجرور، متعلقان بالفعل "أبشر".

الجملة "يا مجتهد سالما.... ": ابتدائية، لا محل لها من الإعراب.

والجملة "أبشر بالفوز ": جواب نداء، لا محل لها من الإعراب.

٣ـ انطلق زائرو الحرم مكة المكرمة.

انطلق: فعل ماض، مبني على الفتح الظاهر على آخره.

زائرو: فاعل "انطلق" مرفوع، وعلامة رفعه الواو؛ لأنه جمع مذكر سالم، وحذفت النون؛ لأجل الإضافة.

الحرم: اسم مجرور بالإضافة، مضاف إليه، وعلامة جره الكسرة الظاهرة على آخره.

مكة: عطف البيان لـ "الحرم" مجرور وعلامة جره الفتحة الظاهرة على آخره نيابة عن الكسرة؛ لأنه غير منصرف؛ للعلمية والتأنيث.

المكرمة: نعت لـ "مكة" مجرور، وعلامة جره الكسرة الظاهرة على آخره.

أعرب ما يأتي:

١ـ سليم وفَّي سعدًا صديقه.

٢ـ كان القاتل الخليفة العادل عمر رجلاً مجوسيًا.

٣ـ يا فتاةُ خديجة تعلمي تدبير المنزل.

٤ـ ثُمَّ أَرْسَلْنَا مُوسٰى وَأَخَاهُ هَارُوْنَ بِآيَاتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ.

الدرس الثاني والعشرون

عطف النسق [1]

الأمثلة:

١ ـ قالَ تعالى: وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالأَرْضِ.

٢ ـ قالَ تعالى: وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّإِبْرَاهِيْمَ.

٣ ـ قالَ تعالى: وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيْلُ.

٤ ـ قالَ تعالى: ثُمَّ أَمَاتَهُ فَأَقْبَرَهُ.

٥ ـ قالَ تعالى: أَمَاتَهُ فَأَقْبَرَهُ ثُمَّ إِذَا شَاءَ أَنْشَرَهُ.

٦ ـ قالَ ﷺ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيْبُهُ الأَذٰى حَتَّى الشَّوْكَةُ يُشاكها فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا مِن خَطَايَاهُ.

٧ ـ قالَ تعالى: فَكَفَّارَتُهُ إِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِيْنَ مِنْ أَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ أَهْلِيْكُمْ أَوْ كِسْوَتُهُمْ أَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ.

٨ ـ قالَ تعالى: لَيْسَ عَلَى الْأَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ وَّلَا عَلٰى أَنْفُسِكُمْ أَنْ تَأْكُلُوْا مِنْ بُيُوْتِكُمْ أَوْ بُيُوْتِ آبَائِكُمْ.

٩ ـ قالَ تعالى: قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ.

١٠ ـ قالَ تعالى: وَإِنَّا أَوْ إِيَّاكُمْ لَعَلٰى هُدًى أَوْ فِيْ ضَلَالٍ مُّبِيْنٍ.

١١ ـ قالَ تعالى: فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا.

١٢ ـ قالَ تعالى: ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ أَوْ أَشَدُّ قَسْوَةً.

١٣ ـ قالَ تعالى: سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَأَنْذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ.

١٤ ـ قالَ تعالى: قُلْ أَأَنْتُمْ أَعْلَمُ أَمِ اللّٰهُ.

(١) نسق کے معنی ''ملانا'' ہیں، یعنی اگلے کلام کو پچھلے کلام سے ملانا / مابعد کو ماقبل سے ملانا۔

۱۵۔ اَلْمُؤْمِنُوْنَ يَقْصِدُوْنَ بِأَعْمَالِهِمْ كُلِّهَا الْآخِرَةَ لَا الْأُوْلٰى وَالآجِلَةَ لَا الْعَاجِلَةَ.

۱۶۔ لَا يَعْرِفُ الْمُؤْمِنُ الْخِيَانَةَ لٰكِنِ الْأَمَانَةَ.

۱۷۔ تَلَوْتُ جُزْءًا مِنَ الْقُرْآنِ بَلْ جُزْئَيْنِ.

۱۸۔ مَا صَامَ زَيْدٌ يَوْمًا بَلْ يَوْمَيْنِ.

۱۹۔ قالَ تعالیٰ: إِنَّمَا أَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْ إِلَى اللّٰهِ.

۲۰۔ أَنَا وَأَنْتَ طَالِبَانِ.

۲۱۔ أَتَانِيْ عَلِيٌّ وَأَنْتَ.

۲۲۔ قالَ تعالیٰ: فَأَنْجَيْنَاهُ وَأَصْحَابَ السَّفِيْنَةِ.

۲۳۔ قالَ تعالیٰ: يَآدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ.

۲۴۔ مَا أَشْرَكْنَا وَلَا آبَاؤُنَا.

۲۵۔ قالَ تعالیٰ: فَقَالَ لَهَا وَلِلْأَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا أَوْ كَرْهًا.

شرح وتفصیل:

عطف النسق ایسا تابع ہے جو حروف عاطفہ میں سے کسی ایک حرف عطف کے ذریعہ اپنے متبوع سے متصل ہوتا ہے۔ حرف عطف سے پہلے جو اسم ہوتا ہے اسے معطوف علیہ (یا متبوع) کہتے ہیں اور اسکے بعد آنے والے اسم کو معطوف (یا تابع) کہتے ہیں، جیسے قولہ تعالیٰ: ﴿والذین آمنوا باللّٰه ورسوله﴾ میں لفظ الجلالہ اللّٰہ معطوف علیہ اور رسولہ معطوف ہے۔

حروف عطف نو (۹) ہیں: الواو، الفاء، ثم، حتی، أو، أم، لَا، لکن، بل [1]۔

۱۔ الواو: لمطلق الجمع:

یہ حرف عطف دو اسموں کے درمیان مطلقا اشتراک اور جمع کا فائدہ دیتا ہے جبکہ کلام کسی قرینہ سے خالی ہو، جیسے

(۱) انکی دو قسمیں ہیں: ۱۔ معطوف اور معطوف علیہ کی شرکت صرف اعراب میں ہوتی ہے۔ اسکے لئے تین حروف (لا، بل، لکن) استعمال ہوتے ہیں۔ ۲۔ معطوف اور معطوف علیہ کی شرکت حکم اور اعراب (معنیٰ ولفظاً) دونوں اعتبار سے ہوتی ہے اسکے لئے چھ حروف (واو، فاء، ثم، حتی، أو، أم) استعمال ہوتے ہیں۔

جملہ ا۔ وَلِلّٰہِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ (ترجمہ: اور اللہ ہی کی ہے سب حکومت آسمان میں بھی اور زمین میں بھی) میں "و" مطلقا جمع کا فائدہ دے رہا ہے۔ اور اگر جملہ میں کوئی قرینہ موجود ہو تو یہ اس قرینہ کے مطابق دوسرے اضافی معنی پر بھی دلالت کرتا ہے، جیسے جملہ ۲۔ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوْحًا وَإِبْرَاهِيْمَ (ترجمہ: اور ہم نے نوح اور ابراہیم علیہما السلام کو بھیجا) میں "و" اشتراک اور ترتیب زمنی کا فائدہ دے رہا ہے اور جملہ ۳۔ وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيْلُ (ترجمہ: اور جبکہ اٹھا رہے تھے ابراہیم علیہ السلام دیواریں خانۂ کعبہ کی اور اسماعیل علیہ السلام بھی) میں "و" اشتراک اور مصاحبت کا فائدہ دے رہا ہے۔

۲۔ الفاء: للترتيب والتعقيب:

یہ حرف عطف ترتیب [1] وتعقیب کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ ترتیب دو قسم کی ہے: معنوی اور ذکری۔

ا۔ ترتیب معنوی یہ ہے کہ زمانے کے اعتبار سے معطوف کا تحقق معطوف علیہ کے بعد ہو۔ ۲۔ ترتیب ذکری میں معطوف اور معطوف علیہ کے درمیان وہی ترتیب پائی جاتی ہے جو کہ گفتگو کے دوران کلام سابق میں ہوتی ہے اور اس میں زمانے کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا [2] اور تعقیب [3] کے معنی یہ ہیں کہ معطوف معطوف علیہ کے فوراً بعد واقع ہو، جیسے جملہ ۴۔ ثُمَّ أَمَاتَهُ فَأَقْبَرَهُ (ترجمہ: اس کو موت دی پھر اس کو قبر میں لے گیا) میں فاء ترتیب وتعقیب کا فائدہ دے رہا ہے، کیونکہ إقبار إماتة کے فورا بعد ہوتا ہے۔

۳۔ ثُمَّ: للترتيب والتراخي:

یہ حرف عطف ترتیب وتراخی کیلئے استعمال ہوتا ہے۔ تراخی کا مطلب یہ ہے کہ معطوف اور معطوف علیہ کے درمیان کچھ زمانہ ہو، جیسے جملہ ۵۔ أَمَاتَهُ فَأَقْبَرَهُ ثُمَّ إِذَا شَاءَ أَنْشَرَهُ (ترجمہ: اس کو موت دی پھر اس کو قبر میں لے گیا پھر جب اللہ چاہے گا اس کو دوبارہ زندہ کریگا) میں أنشر معطوف اور أقبر معطوف علیہ ہے اور حرف عطف ثمّ ہے جو ترتیب و تراخی کا فائدہ دے رہا ہے۔

---

(۱) چونکہ فاء ترتیب کا فائدہ دیتا ہے اس لئے اگر معطوف سے پہلے ایک سے زائد معطوفات ہوں تو معطوف سے فورا پہلے واقع ہونے والا معطوف علیہ ہوگا، جیسے جملہ: دخل زيد في الصف وعمرو وحامد فبلال فأحمد میں عمرو اور حامد زید پر معطوف ہیں جبکہ بلال حامد پر، اور احمد بلال پر معطوف ہے۔

(۲) جیسے: أخبر الأستاذ عن أحوال آدم وموسى ومحمد فعيسى عليهم الصلاة والسلام۔

(۳) یعنی معطوف اور معطوف علیہ کے درمیان کم سے کم مدت ہو، مدت کی کمی یا زیادتی کا اعتبار عرف عام پر ہے۔

٤ ـ حتّٰی: للغاية:

یہ حرف عطف مطلقاً جمع اور غایت کا فائدہ دیتا ہے۔ غایت کے معنی انتہا کے ہیں (یعنی معطوف کمی یا زیادتی میں معطوف علیہ کی نسبت انتہا تک پہنچ جاتا ہے)۔ یہ درج ذیل شروط کے ساتھ عطف کے معنی ادا کرتا ہے:

۱۔ معطوف، مفرد اسم ہو، فعل، حرف یا جملہ نہ ہو۔

۲۔ معطوف اسم ظاہر اور صریح ہو، ضمیر اور مؤول بالمصدر نہ ہو۔

۳۔ معطوف معطوف علیہ کا فرد یا جزء(۱) ہو یا اس کے لوازم میں سے ہو۔

۴۔ معطوف اور معطوف علیہ رتبہ کے اعتبار سے یا ضعف وقوت کے اعتبار سے باہم متفاوت ہوں یعنی ایک اعلیٰ اور دوسرا ادنیٰ ہو، جیسے جملہ ۶۔ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيْبُهُ الْأَذَى حَتَّى الشَّوْكَةُ يُشاكُها فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ میں معطوف الشَّوْكَةُ مفرد اور اسم ظاہر ہے اور معطوف علیہ الأذى کا جزء ہے اور رتبہ میں معطوف علیہ الأذى سے کمتر ہے۔

۵۔ معطوف اور معطوف علیہ کے درمیان موجود حسی یا معنوی غایت سے نئے معنی کا تحقق ہو پس یوں کہنا ٹھیک نہ ہوگا:

قرأتُ الكُتُبَ حتّى كتابًا یا سافرتُ البلادَ حتّى بلدًا۔

٥ ـ أو: للتخيير أو الشك أو التفصيل:

یہ حرف عطف مفردات اور جملوں کو عطف کرتا ہے اور چار معنوں میں استعمال ہوتا ہے:

(۱) الإباحة والتخيير:

أو العاطفة اگر اسلوب طلب کے بعد واقع ہو تو تخییر یا اباحت کے معنی ادا کرتا ہے۔ تخییر میں معطوف اور معطوف علیہ کو جمع کرنا جائز نہیں ہوتا، لہذا جہاں پر دو معطوفین کو جمع کرنا ممکن نہ ہو وہاں پر أو تخییر کے لیے استعمال ہوتا ہے، جیسے جملہ ۷۔ فَكَفَّارَتُهُ إِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِيْنَ مِنْ أَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ أَهْلِيْكُمْ أَو كِسْوَتُهُمْ أَو تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ میں یہ تخییر کے معنی ادا کر رہا ہے یعنی مخاطب کو إطعام یا کسوۃ یا تحریر رقبة میں سے کسی ایک کا اختیار دیا جا رہا ہے۔

اور اباحت میں معطوف اور معطوف علیہ کو جمع کرنا جائز ہوتا ہے، لہذا جہاں دو معطوفین کو جمع کرنا ممکن ہوگا وہاں أو اباحت کے لئے استعمال ہوتا ہے، جیسے جملہ ۸۔ لَيْسَ عَلَى الْأَعْمَى حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى أَنْفُسِكُمْ أَنْ تَأْكُلُوْا مِنْ بُيُوْتِكُمْ أَوْ بُيُوْتِ آبَائِكُمْ میں أو اباحت کا فائدہ دے رہا ہے یعنی مخاطب کو

(۱) جیسے: أعْجَبَتْنِي الفتاةُ حتى وجهُها یا: رَاعَنِي الطائرُ حتى لونُه۔

اجازت ہے کہ چاہے وہ اپنے گھر سے کھائے چاہے اپنے آباء واجداد کے گھر سے یا چاہے دونوں گھروں سے کھائے۔

(ب) الشك والإبهام [1]:

اگر أو العاطفة جملہ خبریہ کے بعد واقع ہو تو شک یا ابہام کے معنی ادا کرتا ہے، جیسے جملہ ۹۔ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوم میں أو شک کا فائدہ دے رہا ہے اور جملہ ۱۰۔ وَإِنَّا أَوْ إِيَّاكُمْ لَعَلٰى هُدًى أَوْ فِي ضَلَالٍ مُّبِيْنٍ (ترجمہ: بیشک ہم یا تم ضرور راہ راست پر یا صریح گمراہی میں ہیں) میں أو ابہام کا فائدہ دے رہا ہے کیونکہ متکلّم نے مخاطب پر بات کو واضح نہیں کیا، بلکہ اسکو مبہم رہنے دیا، یعنی متکلّم مخاطب پر بات کو ظاہر کرنا نہیں چاہتا، بلکہ اس خاص طریقے سے مبہم رکھنا چاہتا ہے۔

(ج) التفصيل بعد الإجمال والتقسيم:

أو العاطفة اختصار کے بعد تفصیل کے معنی میں استعمال ہوتا ہے چاہے یہ جملہ خبریہ کے بعد واقع ہو یا طلبیہ کے بعد، جیسے: اختلف القوم فيمن ذهب، فقالوا ذهب زيد أو حامد أو علي، أي بعضهم قال كذا وبعضهم قال كذا، اور جیسے قولہ تعالی ﴿وَ قَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا أَوْ نَصَارٰى تَهْتَدُوْا﴾ (أي قالت اليهود كونوا هودًا وقالت النصارى كونوا نصارى)۔ اسی طرح یہ تقسیم اور کسی چیز کی اقسام بتانے کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے، جیسے: الكلمة اسم أو فعل أو حرف۔

(د) الإضراب:

أو العاطفة، اضراب [2] یعنی بل کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے، جیسے جملہ ۱۲۔ ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ أَوْ أَشَدُّ قَسْوَةً (ترجمہ: ایسے ایسے واقعات کے بعد تمہارے دل پھر بھی سخت ہی رہے تو ان کی [redacted]

المتصلة کہلاتا ہے اور عطف کا فائدہ دیتا ہے۔ أم المتصلة کی پہچان یہ ہے کہ اس سے پہلے والے جملے میں همزة التسوية (۱) یا همزة الاستفهام ہوتی ہے، چنانچہ اس کی مزید دو اقسام ہیں:

۱۔ أم المسبوقة بهمزة التسوية:

أم المتصلة جب همزة التسوية کے بعد واقع ہو تو ایسے دو خبریہ جملوں کے درمیان واقع ہوتا ہے جنکی تأویل مصدر سے کرنا صحیح ہوتا ہے۔ یعنی دونوں خبریہ جملے اپنے ادوات (أ، أم) سمیت مصدر کے قائم مقام ہوتے ہیں اور انکی تأویل مفرد اسم سے کرنا صحیح ہوتا ہے، اور دونوں خبریہ جملے جنکی تأویل مفرد اسم سے کی جاتی ہے ان کے درمیان واو عاطفہ آتا ہے جو أم سے مستغنی کر دیتا ہے، جیسے جملہ ۱۳۔ سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ أَأَنْذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ (۲) کی تقدیر یوں ہوگی: إنذارك وعدمه سواء۔ یعنی پہلے خبریہ جملے أأنذرتهم اور دوسرے خبریہ جملے لم تنذرهم کی تأویل مفرد اسم سے کرنا صحیح ہے اور ان دونوں مفرد اسماء کے درمیان واو عاطفہ ہے جس نے حرف عطف أم سے مستغنی کر دیا ہے۔

۲۔ أم المسبوقة بهمزة التعيين:

یہ وہ قسم ہے جس میں أم ایسے دو امور کے درمیان واقع ہوتا ہے جن کو متکلّم جانتا ہے لیکن حکم کی نسبت کے بارے میں متکلّم کے ذہن میں شک ہوتا ہے، لہذا أم کے ذریعے سے دونوں امور میں سے کسی ایک امر کی تعیین چاہتا ہے۔ ان دونوں امور سے پہلے همزة الاستفهام واقع ہوتا ہے۔ همزة الاستفهام اور أم دونوں کے ذریعے سے اس امر کو متعین کرنا مقصود ہوتا ہے جس کے بارے میں متکلّم کے ذہن میں شک ہوتا ہے، جیسے: أعليٌّ مسافر أم زيد؟ میں أم دو اسموں علي اور زيد کے درمیان واقع ہے اور ان دونوں سے پہلے همزة الاستفهام ہے اور متکلّم یہ بات جانتا ہے کہ دو میں سے ایک مسافر ہے لیکن کون مسافر ہے یہ نہیں جانتا اس لئے وہ چاہتا ہے کہ مخاطب یقینی طور پر یہ بیان کر دے کہ مسافر کون ہے۔ اسی طرح جملہ ۱۴۔ قُلْ أَأَنْتُمْ أَعْلَمُ أَمِ اللّٰهُ میں أم ضمیر منفصل أَنْتُمْ اور لفظ الجلالہ اللّٰه کے درمیان واقع ہوا ہے اور ان دونوں سے پہلے همزة الاستفهام ہے۔ اس همزة اور أم سے متکلّم کا مقصود یہ ہے کہ مخاطب ان دونوں میں سے کسی ایک کی تعیین کر دے۔

---

(۱) همزة التسوية: سواء، ما أبالي اور أدري کے بعد آتا ہے اور اپنے بعد والے جملے کو بتأویل مصدر کر دیتا ہے۔

(۲) في الآية "سواءٌ": مقدم عن الجملة التي بعده لتأويلها بمصدر أي إنذارك، أو عكسه فسواءٌ: مبتدأ والمصدر المؤول خبره.

(ب) أمْ المُنْقَطِعة أو المُنفَصِلَة:

أم المنقطعة وہ ہے جو دو مستقل جملوں کے درمیان واقع ہو۔ ان میں سے ہر ایک جملہ معنی کے اعتبار سے مختلف ہوتا ہے، یعنی ایک کی ادائیگی دوسرے جملے پر موقوف نہیں ہوتی اور نہ ہی دونوں جملوں میں معنی کے اعتبار سے اتنا ربط ہوتا ہے کہ ایک کو دوسرے کا جزء کہہ سکیں، لہذا یہ اضراب (یعنی بل) کے معنی ادا کرتا ہے اور بسا اوقات أم المنقطعة اضراب کے ساتھ ساتھ استفہام انکاری کے معنی بھی ادا کرتا ہے اور یہ عطف کا فائدہ نہیں دیتا۔ اس کی علامت یہ ہے کہ یہ نہ تو مطلقاً ہمزہ تسویہ کے بعد واقع ہوتا ہے اور نہ ہمزہ استفہام کے بعد، بلکہ مندرجہ ذیل انواع میں سے کسی نوع کے بعد واقع ہوتا ہے:

۱۔ یہ کبھی خبر محض کے بعد واقع ہوتا ہے، جیسے قولہ اللہ تعالیٰ: ﴿وَإِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَاءَ هُمْ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ أم يَـقُوْلُوْنَ افْتَرَاه﴾ أي: بل يَقُولُونَ افْتَرَاهُ، یعنی اس آیت میں أم خبر محض سِحْرٌ مُّبِيْنٌ کے بعد واقع ہوا ہے اور حرف اضراب بل کے معنی ادا کر رہا ہے، کیونکہ أم ایسے دو جملوں (هـذا سحر مبين، يقولون افتراه) کے درمیان واقع ہوا جو معنی کے اعتبار سے مستقل ہیں۔

۲۔ ہمزہ کے علاوہ دوسرے ادوات استفہام (جیسے: هـل) کے بعد بھی واقع ہوتا ہے، جیسے قولہ تعالیٰ: ﴿قُـلْ هَـلْ يَسْتَـوِي الْأَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ أَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمَاتُ وَالنُّوْرُ﴾۔

۳۔ اور کبھی ایسے ہمزہ کے بعد واقع ہوتا ہے جو غیر حقیقی استفہام (یعنی استفہام انکاری یا تقریری[1]) کا فائدہ دیتا ہے، جیسے قولہ تعالیٰ: ﴿أَمْ لَهُ الْبَنَاتُ وَلَكُمُ الْبَنُون﴾ میں أم اضراب اور استفہام انکاری دونوں کا معنی ادا کر رہا ہے، کیونکہ اگر أم کو صرف اضراب کے معنی میں لیا جائے تو اس آیت کا مفہوم یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں (العیاذ باللہ) اور یہ نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کرنا محال ہے۔

۷۔ لا: لنفي الحكم عن المعطوف:[2]

یہ ایسا حرف ہے جس کے ذریعے سے معطوف سے حکم کی نفی ہوتی ہے۔ یہ حرف لکن کے برعکس ہے، یعنی لکن

---

(۱) استفہام انکاری سے متکلم کا مقصد سوال کرنا نہیں ہوتا، بلکہ رد کرنا ہوتا ہے اور استفہام تقریری سے متکلم اپنی بات کو یقینی طور پر ثابت کرنا چاہتا ہے۔ (۲) لا عاطفة کے ذریعے عطف سے مقصود حکم کو ماقبل پر منحصر کرنا ہوتا ہے خواہ قصر افراد ہو یا قصر قلب۔ قصر افراد: جیسے: زيد كاتبٌ لا شاعر۔ یہ جملہ اس شخص کو کہا جائے گا جو زید کے بارے میں کاتب اور شاعر ہونے کا گمان رکھتا ہو۔ قصر قلب: جیسے زيد عالم لا جاهل۔ یہ جملہ اس شخص کو کہا جائے گا جو زید کو جاہل سمجھتا ہو۔

کے ذریعے ما بعد کے کلام کا اثبات ہوتا ہے جبکہ لا کے ذریعے ما بعد کے کلام کی نفی ہوتی ہے۔ یہ چار شروط کے ساتھ عطف کے معنی ادا کرتا ہے:

۱۔ معطوف مفرد ہو، جملہ نہ ہو۔

۲۔ اس سے ماقبل کلام مثبت ہو، منفی نہ ہو۔

۳۔ معطوف اور معطوف علیہ دونوں ایک دوسرے کی قبیل میں سے نہ ہو، چنانچہ غسلت الثوب لا المنديل کہنا صحیح نہ ہوگا کیونکہ اس میں معطوف المنديل معطوف علیہ الثوب کی نوع میں سے ہے۔ اسی طرح رأيت بلبلا لا طائرًا میں معطوف علیہ بلبلاً معطوف طائرًا کے افراد میں سے ہے۔

۴۔ کسی بھی حرف عطف کے ساتھ واقع نہ ہو، چنانچہ جملہ أسابيع الشهر خمسة لا بل أربعة میں بل حرف عطف واقع ہوا ہے جبکہ لا مجرد نفی کے لئے ہے۔

۵۔ لا کے بعد واقع ہونے والے مفرد اسم کو، لا سے پہلے واقع ہونے والے اسم کی خبر (جیسے: الغلام لا صبي ولا شابٌّ) صفت (جیسے: هذه دار لا قديمة ولا جديدة) یا حال (جیسے: عرفت هذا الكتاب لا نافعا ولا منتفعا) بنانا ممکن نہ ہو۔ کیونکہ اس صورت میں لا عاطفہ نہ ہوگی، بلکہ نافیہ ہوگی اور اس کا تکرار واجب آئے گا۔

۸۔ لكن: للاستدراك:

لکن تین شروط کے ساتھ عطف اور استدراک [1] کے معنی ادا کرتا ہے۔ اگر ان میں سے کوئی ایک شرط بھی مفقود ہوتو یہ صرف حرف ابتداء اور استدراک ہوگا۔

۱۔ معطوف مفرد ہو، جملہ نہ ہو۔

۲۔ اس سے پہلے نفی یا نہی ہو۔

۳۔ لکن، واو کے فورًا بعد واقع نہ ہو، جیسے قولہ تعالی: ﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ﴾ میں لكن حرف عطف نہیں ہے چونکہ لكن واو کے فورا بعد واقع ہورہا ہے اس لئے لكن یہاں پر حرف استدراک ہے اور لكنْ رسولَ اللّٰه میں رسول كان محذوفہ کی خبر ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ جملہ ۱۶۔ لَا يَعْرِفُ

(۱) پچھلے کلام کی نفی یا نہی سے پیدا ہونے والے اشکال کا ازالہ کرنے کو استدراک کہتے ہیں۔

الْمُؤْمِنُ الْخِيَانَةَ لٰكِنِ الأَمَانَةَ میں معطوف الأَمَانَةَ مفرد ہے اور جملہ حرف نفی لَا سے شروع ہو رہا ہے اور لکن سے پہلے واو واقع نہیں ہے، لہذا یہاں لکن عطف کا فائدہ دے رہا ہے۔

۹۔ بَل:

بل ایسا حرف ہے جس کے معنی اور حکم مابعد کے کلام کے اعتبار سے مختلف ہو جاتے ہیں۔

(ا) اگر بل مفرد اسم پر داخل ہو تو حرف عطف کہلاتا ہے، لیکن ماقبل کلام کی مناسبت سے اس کے معنی مختلف ہو جاتے ہیں:

۱۔ اگر بل مثبت کلام یا صیغہ امر کے بعد آئے تو اس صورت میں یہ إضراب یعنی معطوف علیہ سے حکم سلب کرکے وہی حکم معطوف کے لئے ثابت کرنے کا فائدہ دیتا ہے، جیسے جملہ ۱۷۔ تَلَوْتُ جُزْءًا مِنَ الْقُرْآنِ بَلْ جُزْئَيْنِ۔

۲۔ اگر بل نفی یا نہی کے بعد واقع ہو تو مکمل طور پر لکن کی طرح ہوتا ہے، جیسے جملہ ۱۸۔ مَا صَامَ زَيْدٌ يَوْمًا بَلْ يَوْمَيْنِ۔

(ب) اگر بل جملے پر داخل ہو تو حرف ابتداء کہلاتا ہے اور صرف إضراب إبطالي یا إضراب انتقالي کا فائدہ دیتا ہے[1]۔

أحكام تتعلق بعطف النسق

معطوف اور معطوف علیہ اسماء ظاہرہ بھی ہو سکتے ہیں اور ضمائر بھی لہذا یہ ان چار صورتوں میں واقع ہو سکتے ہیں:

۱۔ عطف الظاهر على الظاهر: جیسے جملہ ۱۹۔ إِنَّمَا أَشْكُوْ بَثِّيْ وَحُزْنِي إِلَى اللّٰهِ میں معطوف علیہ بث اور معطوف حزن دونوں اسماء ظاہرہ ہیں۔

۲۔ عطف المضمر على المضمر: جیسے جملہ ۲۰۔ أنا وأنتَ طالبان میں معطوف علیہ أنا اور معطوف أنت دونوں ضمائر ہیں۔

(۱) إضراب کی دو قسمیں ہیں۔ ۱۔ إضراب إبطالي اور ۲۔ إضراب انتقالي۔ إضراب إبطالي: میں بل سے پہلے واقع ہونے والے کلام کی نفی کی جاتی ہے کہ یہ کلام باطل ہے اور اسکا مدعی جھوٹا ہے اس طور پر کہ بل کے بعد واقع ہونے والے کلام میں دوسرے حکم کا اثبات ہوتا ہے، جیسے: وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ کی تقدیر یوں ہوگی: لقد اتخذ الرحمن ولدا لا فإن الذين اتخذهم هم عباد مكرمون۔

إضراب انتقالي: میں بل سے پہلے واقع ہونے والے کلام کا حکم اپنے حال پر باقی رہتا ہے صرف غرض بدل جاتی ہے۔ یعنی کلام ایک غرض سے دوسری غرض کی طرف منتقل ہو جاتا ہے، جیسے: قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَّأَبْقٰى میں بل سے پہلے والے کلام کی غرض اللہ کی اطاعت ہے اور بل کے بعد والے کلام کی غرض حب الدنیا۔ اور دونوں غرضوں کا حکم اپنے حال پر باقی ہے۔

۳۔ عطف المضمر علی الظاهر: جیسے جملہ ۲۱۔ جاء ني عليٌّ وأنت میں معطوف علیہ علي اسم ظاہر ہے اور معطوف أنت ضمیر ہے۔

٤۔ عطف الظاهر على المضمر: جیسے جملہ ۲۲۔ فَأَنْجَيْنَاهُ وأَصْحَابَ السَّفِيْنَةِ میں معطوف علیہ ہ ضمیر متّصل ہے اور معطوف أصحاب اسم ظاہر ہے۔

قواعد:

۱۔ عطف نسق ایسا تابع ہے جو حروف عاطفہ میں سے کسی ایک حرف عطف کے ذریعے اپنے متبوع سے متّصل ہوتا ہے اس تابع کو معطوف اور متبوع کو معطوف علیہ کہتے ہیں۔

۲۔ یہ تابع اعراب میں معطوف علیہ کے مطابق ہوتا ہے۔

۳۔ حروف عطف نو ہیں:

(۱) الواو: یہ مطلقاً اشتراک اور جمع کا فائدہ دیتا ہے اور بسا اوقات کسی قرینہ کی وجہ سے تعقیب، ترتیب اور مصاحبت کا فائدہ بھی دیتا ہے۔

(۲) الفاء: یہ ترتیب اور تعقیب کیلئے استعمال ہوتا ہے۔

(۳) ثم: یہ ترتیب اور تراخی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

(۴) حتی: یہ مطلقاً جمع اور غایت کا فائدہ دیتا ہے۔

(۵) أو: یہ چار معنوں میں استعمال ہوتا ہے ۱۔ الإباحة والتخيير ۲۔ الشك أو الإبهام ۳۔ التفصيل بعد الإجمال والتقسيم ٤۔ الإضراب۔

(٦) أم المتصلة أو المنقطعة: المتصلة: یہ دو چیزوں کے درمیان تسویہ (برابری) پر دلالت کرنے کے لئے یا دو میں سے ایک کی تعیین کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ المنقطعة: یہ دو مستقل جملوں کے درمیان واقع ہوتا ہے اور إضراب یعنی بل کے معنی ادا کرتا ہے۔

(۷) لا: اس کے ذریعے مابعد کے کلام کی نفی ہوتی ہے۔

(۸) لكن: یہ حرف استدراک ہے اگر اس سے پہلے نفی یا نہی ہو تو استدراک کے ساتھ عطف کا فائدہ بھی

دیتا ہے۔

(۹) بل: اگر مثبت کلام یا صیغہ امر کے بعد آئے تو اضراب کا فائدہ دیتا ہے اور اگر نفی یا نہی کے بعد واقع ہو تو استدراک کا فائدہ دیتا ہے۔

۴۔ معطوف اور معطوف علیہ ان چار صورتوں میں واقع ہو سکتے ہیں:

(ا) ظاہر کا عطف ظاہر پر۔ (ب) ضمیر کا عطف ضمیر پر۔

(ج) ضمیر کا عطف ظاہر پر۔ (د) ظاہر کا عطف ضمیر پر۔

التمرين - ١

أعرب الكلمات الملونة في الجمل الآتية مبينًا سبب الإعراب كما في المثال:

نموذج: ١ ـ تطمئن النفس بذكر الله، لا تطمئن بالفرش المؤطّاة والقصور المشيدة.

لا: نافية، ليست بعاطفة لأن المعطوف جملة لا مفرد، مبنية على السكون، لا محل لها من الإعراب.

تطمئن: جملة فعلية، استئنافية، بيانية، لا محل لها من الإعراب.

٢ ـ بالتواضع يُرفع المرء لا الدراهم والدنانير.

لا: حرف نفي وعطف؛ لعدم اقترانها بعاطف ولأن المعطوف مفرد، والكلام مثبت وعدم اقترانها بعاطف، واختلاف جنس المتعاطفين مختلف، مبني على السكون، لا محل له من الإعراب.

الدراهم: اسم مجرور معطوف على "التواضع"، وعلامة جره الكسرة الظاهرة على آخره.

٣ ـ على الله يتوكل المؤمن لا الأسباب.

لا: حرف نفي وعطف؛ لاستيفاء الشروط الخمسة، مبني على السكون، لا محل له من الإعراب.

الأسباب: اسم مجرور معطوف على لفظ الجلالة "الله"، وعلامة جره الكسرة الظاهرة على آخره.

٤ ـ يقوم المجدّ بواجبه حبا لا كرها. ٥ ـ لا تصدّق الأكاذيب بل قول الحق.

٦ ـ لا تصاحب رجلا طالحًا لكن صالحًا. ٧ ـ تعرّض لعلاج المشكلة لا أسبابها فقط.

٨ـ الخلق الحسن يستهوي الناس حتى الأعداء. ٩ـ المخلص لا يتوخى العاجلة بل يتوخى الآجلة.

١٠ـ مكث النبي ﷺ في مكة عشرًا بل ثلاث عشرة سنة.

١١ـ لا يكون المسلم فاحشًا ولا متفحشًا ولكن سهلاً ليّنًا.

١٢ـ كان النبي ﷺ يحسن إلى الناس جميعا حتى الكفار.

١٣ـ قال النبي ﷺ: كل شيء بقضاء وقدر حتى العجز والكيس.

١٤ـ فدى الصحابة رضي الله عنهم الدين بكل غال ورخيص حتى أرواحهم.

التمرين ـ ٢

ميّز أم المتصلة من المنقطعة في الآيات التالية:

نموذج: آللّٰهُ خَيْرٌ أَمَّا يُشْرِكُوْنَ.

أ: همزة للاستفهام. أم: متصلة عاطفة.

٢ـ أَأَنْتُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَمِ السَّمَاءُ بَنَاهَا. ٣ـ أَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ أَقْفَالُهَا.

٤ـ إِنْ أَدْرِيْ أَقَرِيْبٌ أَمْ بَعِيْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ. ٥ـ سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ.

٦ـ سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَدَعَوْتُمُوهُمْ أَمْ أَنْتُمْ صَامِتُوْنَ. ٧ـ قَالُوْا سَوَاءٌ عَلَيْنَا أَوَعَظْتَ أَمْ لَمْ تَكُنْ مِّنَ الْوَاعِظِيْنَ.

٨ـ أَعِنْدَهُ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرٰى أَمْ لَمْ يُنَبَّأْ بِمَا فِيْ صُحُفِ مُوْسٰى.

٩ـ أَفِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ أَمِ ارْتَابُوْا أَمْ يَخَافُوْنَ أَنْ يَّحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُوْلُهُ.

١٠ـ أَأَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَاءِ أَنْ يَّخْسِفَ بِكُمُ الْأَرْضَ فَإِذَا هِيَ تَمُوْرُ أَمْ أَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَاءِ أَنْ يُّرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا.

التمرين ـ ٣

استخرج من الآيات الآتية حروف العطف مبيّنا معناها وعيّن المعطوف والمعطوف عليه وأعربهما:

نموذج: وَالَّذِيْ يُمِيْتُنِيْ ثُمَّ يُحْيِيْنِ.

ثم: حرف عطف (للترتيب مع التراخي). يميتني: جملة فعلية، صلة الموصول الاسمي، لا محل

لها من الإعراب (معطوف عليه). يحيين: جملة فعلية معطوف على الجملة "يميت" لا محل لها من الإعراب.

٢ ـ فَاذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا.

٣ ـ لَقَدْ كُنْتُمْ أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ فِيْ ضَلَالٍ مُّبِيْنٍ.

٤ ـ وَالَّذِيْ أَخْرَجَ الْمَرْعٰى فَجَعَلَهُ غُثَاءً أَحْوٰى.

٥ ـ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَاءِ هِمْ.

٦ ـ وَإِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوْهَا.

٧ ـ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ.

٨ ـ يَا مَرْيَمُ اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِيْ وَارْكَعِيْ مَعَ الرَّاكِعِيْنَ.

٩ ـ رَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِكُمْ إِنْ يَّشَأْ يَرْحَمْكُمْ أَوْ إِنْ يَّشَأْ يُعَذِّبْكُمْ.

١٠ ـ قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ مِّنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ أَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ.

١١ ـ وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا.

١٢ ـ وَأَوْحَيْنَا إِلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَإِسْمَاعِيْلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْأَسْبَاطِ.

١٣ ـ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ أَوْ أَكْنَنْتُمْ فِيْ أَنْفُسِكُمْ.

١٤ ـ كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ أَمْوَاتًا فَأَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ.

١٥ ـ وَفِيْ مُوْسٰى إِذْ أَرْسَلْنَاهُ إِلٰى فِرْعَوْنَ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ فَتَوَلّٰى بِرُكْنِهِ وَقَالَ سَاحِرٌ أَوْ مَجْنُوْنٌ فَأَخَذْنَاهُ وَجُنُوْدَهُ فَنَبَذْنَاهُمْ فِي الْيَمِّ.

١٦ ـ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَنْزَلَ التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيْلَ مِنْ قَبْلُ هُدًى لِلنَّاسِ وَأَنْزَلَ الْفُرْقَانَ.

التمرين - ٤

ميِّز حروف العطف من غيرها مبينة معناها:

نموذج: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ: سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ.

و: حرف عطف لمطلق الجمع.

٢ ـ إنّ النَّبِيَّ ﷺ قالَ يَوْمَ الفَتْحِ: لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الفَتْحِ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ.

٣ ـ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي فِي الأَضْحَى وَالفِطْرِ ثُمَّ يَخْطُبُ بَعْدَ الصَّلَاةِ.

٤ ـ سُئِلَ البَرَاءُ أَكَانَ وَجْهُ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ السَّيْفِ؟ قَالَ: لَا بَلْ مِثْلَ القَمَرِ.

٥ ـ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَا زَالَ جِبْرِيْلُ يُوصِيْنِي بِالجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ.

٦ ـ إنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قالَ: إذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُم فَلْيَجْعَلْ فِي أَنْفِهِ ثُمَّ لِيَنْثُرْ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ.

٧ ـ قالَ النَّبِيُّ ﷺ : لَا يَتْفِلَنَّ أَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِيْنِهِ ولٰكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ رِجْلِهِ.

٨ ـ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ: مَنْ غَدَا إِلَى المَسْجِدِ وَرَاحَ أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُ نُزُلَهُ مِن الجَنَّةِ كُلَّمَا غَدَا أَوْ رَاحَ.

٩ ـ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ: لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُبَالِي المَرْءُ بِمَا أَخَذَ المَالَ أَمِنْ حَلَالٍ أَمْ مِنْ حَرَامٍ.

١٠ ـ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مُنْذُ قَدِمَ المَدِيْنَةَ مِنْ طَعَامِ البُرِّ ثَلَاثَ لَيَالٍ تِبَاعًا حَتّٰى قُبِضَ.

١١ ـ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أُطَيِّبُ النَّبِيَّ ﷺ بِأَطْيَبِ مَا يَجِدُ حَتّٰى أَجِدَ وَبِيْصَ الطِّيْبِ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ.

١٢ ـ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ: مَن مَرَّ فِي شَيْءٍ مِنْ مَسَاجِدِنَا أَوْ أَسْوَاقِنَا بِنَبْلٍ فَلْيَأْخُذْ عَلَى نِصَالِهَا لَا يَعْقِرْ بِكَفِّهِ مُسْلِمًا.

١٣ ـ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: حُرِّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْ المَدِيْنَةِ عَلَى لِسَانِي، وَأَتَى النَّبِيُّ ﷺ بَنِي حَارِثَةَ فَقَالَ: أَرَاكُمْ يَا بَنِي حَارِثَةَ قَدْ خَرَجْتُمْ مِنَ الحَرَمِ ثُمَّ الْتَفَتَ فَقَالَ: بَلْ أَنْتُمْ فِيْهِ.

١٤ ـ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: المَدِيْنَةُ حَرَامٌ مَا بَيْنَ عَائِرٍ إِلَى كَذَا فَمَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا أَوْ آوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ عَدْلٌ وَلَا صَرْفٌ.

١٥ ـ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ كَانَتْ لَهُ مَظْلَمَةٌ لِأَخِيْهِ مِنْ عِرْضِهِ أَوْ شَيْءٍ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ اليَوْمَ قَبْلَ أَنْ لَا يَكُونَ دِيْنَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ إِنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ أُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلَمَتِهِ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهِ فَحُمِلَ عَلَيْهِ.

التمرين ـ ٥

نموذج في الإعراب:

الَّذِي خَلَقَ فَسَوَّى وَالَّذِي قَدَّرَ فَهَدَى.

الّذي: اسم موصول، مبني على السكون، في محل جر، نعت ثان لـ "ربك".

خلق: فعل ماض، مبني على الفتحة، وفاعله ضمير مستتر فيه جوازًا، تقديره: "هو"، يرجع إلى "الذي".

فسوى: فـ: حرف عطف للترتيب والتعقيب، مبني على الفتح، لا محل له من الإعراب. **سوّى:** فعل ماض، مبني على الفتحة المقدرة على الألف، منع من ظهورها التعذر؛ لأنه ناقص وفاعله ضمير مستتر جوازًا، تقديره: "هو".

و: حرف عطف، مبني على الفتح، لا محل له من الإعراب. **الذي:** اسم موصول، مبني على السكون، في محل جر؛ لأنه معطوف على "الذي" الأول.

قدر: فعل ماض، مبني على الفتحة، وفاعله ضمير مستتر جوازًا، تقديره: "هو".

فهدى: فـ: حرف عطف للترتيب والتعقيب، مبني على الفتح، لا محل له من الإعراب. **هدى:** فعل ماض، مبني على الفتحة المقدرة على الألف، منع من ظهورها التعذر؛ لأنه ناقص، وفاعله ضمير مستتر جوازًا، تقديره: "هو".

الجملة "خلق": من الفعل والفاعل صلة الموصول الاسمي، لا محل لها من الإعراب.

والجملة "سوى": من الفعل والفاعل معطوفة على جملة صلة الموصول، لا محل لها من الإعراب.

والجملة "قدر": من الفعل والفاعل صلة الموصول الاسمي، لا محل لها من الإعراب.

والجملة "هدى": من الفعل والفاعل معطوفة على جملة صلة الموصول، لا محل لها من الإعراب.

أعرب ما ياتي:

١ ـ اذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُونَ. ٢ ـ فَقَالَ لَهَا وَلِلْأَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا أَوْ كَرْهًا قَالَتَا أَتَيْنَا طَائِعِيْنَ.

٣ ـ سَوَاءٌ عَلَيْنَا أَجَزِعْنَا أَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِن مَّحِيْصٍ. ٤ ـ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ أَزْوَاجًا.

٥ ـ قَالَ إِنَّمَا أَشْكُوْ بَثِّي وَحُزْنِي إِلَى اللّٰهِ وَأَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ.

الدرس الثالث والعشرون

واو المعية

الأمثلة:

١ ـ قال تعالى: فَأَجْمِعُوْا أَمْرَكُمْ وَشُرَكَاءَكُمْ

٢ ـ كُنْ أَنْتَ وَتَلَامِذَتَكَ كَالْأَبِ.

٣ ـ كيف أَنْتَ وَالامتِحانَ؟

٤ ـ قال تعالى: يٰآدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ.

شرح وتفصیل:

مندرجہ بالا جملوں پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جو سرخ کلمات (شُرَكَاءَكُمْ، تَلَامِذَتَكَ، الامتِحانَ) واو کے بعد منصوب واقع ہوئے ہیں یہ مفعول معہ کہلاتے ہیں۔ ان کو منصوب کرنے والا عامل فعل [1] یا ایسا اسم مشتق ہوتا ہے جو کہ فعل کا عمل کرتا ہے، جیسے: أنا سائر و شاطئ البحر اور رويدك والغاضب (أي أمهل نفسك مع الغاضب)۔ کسی بھی اسم کو مفعول معہ ہونے کی بناء پر منصوب کرنے کے لئے درج ذیل امور کا ملحوظ رکھنا ضروری ہے:

۱۔ مفعول معہ اسم ہو، حرف یا جملہ نہ ہو۔

۲۔ یہ زائد ہو، یعنی جملے کا بنیادی جزء نہ [2] ہو۔

۳۔ یہ اسم واو بمعنی "مع" کے بعد واقع ہو۔

۴۔ اس واو سے پہلے واقع ہونے والے جملے میں فعل یا ایسا اسم مشتق پایا جائے جو کہ فعل کا عمل کرے۔

مندرجہ بالا جملوں پر مزید غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ "واو" کے بعد واقع ہونے والے اسم میں چار صورتیں ممکن ہیں:

(۱) عربوں سے بعض مثالیں ایسی بھی سنی گئی ہیں جن میں مفعول معہ ما استفہامیہ اور کیف استفہامیہ کے بعد منصوب واقع ہوا ہے جبکہ اس سے پہلے نہ تو فعل ہے اور نہ ہی اسکے مشابہ اسم مشتق ہے جو کہ فعل کا عمل کرتا ہے، جیسے: ما أنت والحوتَ؟ و كيف أنت والامتحانَ؟ اور نحویوں نے ان مثالوں میں فعل کو مقدر ٹھہرایا ہے جسکی تقدیر یوں بیان کی ہے: ما تكون والحوتَ؟، و كيف تكون والامتحانَ؟۔

(۲) جیسے مبتدأ، خبر یا فاعل کہ جسکے بغیر نحوی ترکیب کے اعتبار سے جملہ صحیح نہ ہو۔

۱۔ وجوب المعية:

اگر واو کو حرف عطف بنانے سے معنی میں فساد پیدا ہوتا ہو تو اس کے بعد واقع ہونے والا اسم مفعول معہ ہونے کی وجہ سے وجوبًا منصوب ہوگا (یعنی واو کے بعد واقع ہونے والا اسم واو سے پہلے واقع ہونے والے اسم کے ساتھ فعل میں مشترک نہ ہو)، جیسے: جملہ۱۔ فَأَجْمِعُوْا أَمْرَكُمْ وَشُرَكَاءَكُمْ ترجمہ: سوتم اپنی تدبیر مع اپنے شرکاء کے پختہ کرلو، میں "واو" واو المعية ہے۔ اور شركاء مفعول معہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے، اس واو کو عاطفہ بنانا جائز نہیں، کیونکہ پھر جملہ کی تقدیر اس طرح ہوجائے گی: فأجمعوا أمركم وأجمعوا شركاءكم ترجمہ: تم اپنی تدبیر کو پختہ کرلو اور اپنے شرکاء کو پختہ کرلو، اور یہ کہنا صحیح نہیں ہے چونکہ أجمع [1] معانی سے متعلق ہے نہ کہ ذوات سے۔ اسی طرح لفظی ترکیب میں فساد پیدا ہونے کی صورت میں "واو" کے بعد واقع ہونے والا اسم مفعول معہ ہونے کی وجہ سے وجوبا منصوب ہوگا، جیسے جملہ: ما شأنُكَ وزَيْدًا؟ میں "واو" واو المعية ہے کیونکہ ضمیر مجرور "كَ" پر لفظ شأن کو لوٹائے بغیر زید کا عطف جائز نہیں۔

۲۔ وجوب العطف:

اگر واو کو واو المعية بنانے سے معنی میں فساد پیدا ہوتا ہو تو واو کو وجوبا حرف عطف بنائیں گے یعنی واو کے بعد واقع ہونے والا اسم واو سے پہلے واقع ہونے والے اسم کے ساتھ فعل میں مشترک ہو اور ایک سے زائد افراد کو چاہتا ہو، جیسے: اتَّفَقَ زَيْدٌ وَعَمْرو عَلى الذَّهَابِ إِلَى الحَفْلَةِ میں فعل اتفق ایک سے زائد افراد کو چاہتا ہے اور اسی طرح اخْتَصَمَ خَالِدٌ وَعَمْرٌو۔

۳۔ ترجيح المعية على العطف:

اگر واو کو حرف عطف بنانے سے کلام ایسے معنی پر دلالت کرے جو متکلّم کی مراد نہ ہو تو اس صورت میں واو کو حرف عطف بنانے کے بجائے واو بمعنی "مع" بنانا زیادہ بہتر ہے، جیسے جملہ۲۔ كُنْ أَنْتَ وَتَلَامِذَتَكَ كَالأَبِ میں متکلّم یہ کہنا چاہتا ہے کہ تم اپنے شاگردوں کے ساتھ باپ کی طرح سلوک کرو، چنانچہ اس جملہ میں "واو" واو المعية ہے اور تلامذة مفعول معہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اگر اس "واو" کو حرف عطف بنایا جائے تو اس کے معنی یہ ہونگے کہ تم اور تمہارے شاگرد باپ کی طرح ہوجائیں، جبکہ متکلّم کی مراد یہ نہیں، لہذا اس واو کو واو المعية بنانا زیادہ بہتر ہے۔

(۱) أجمع الأمر: عزم کرنا اور پختہ ارادہ کرنا یقال: أُجْمِعُ أَمْرِي وَرَأْيِي ولَا يُقَالُ: أُجْمِعُ شُرَكَائِي.

٤ ـ ترجيح العطف على المعية:

اگر واو کو حرف عطف بنانے یا واو المعیۃ بنانے سے کلام میں تبدیلی واقع نہ ہو تو واو کو حرف عطف بنانا زیادہ بہتر ہے، کیونکہ واو اصل میں عطف ہی کے لئے استعمال ہوتا ہے، جیسے جملہ ٤۔ یاآدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ میں واو کو حرف عطف بنانے سے معنی میں فساد پیدا نہیں ہوتا، لہذا "واو" بمعنی "مع" کہنے کے بجائے حرف عطف سمجھنا زیادہ بہتر ہے۔

قواعد:

۱۔ مفعول معہ ایسا منصوب اسم ہے جو واو بمعنی "مع" کے بعد واقع ہوتا ہے، اور اس سے پہلے جملے میں کسی فعل یا اس سے مشابہ اسم مشتق کا پایا جانا ضروری ہے۔

۲۔ واو کے بعد واقع ہونے والے اسم کی چار صورتیں ہیں: (ا) وجوب المعية (ب) وجوب العطف (ج) ترجيح المعية على العطف (د) ترجيح العطف على المعية

التمرين ـ ١

بيّن في أي الجمل الآتية تتعين الواو للمعية أو للعطف وفي أيها تُرَجَّح المعية على العطف وفي أيها يُرجَّح العطف على المعية وأعرب الاسم الذي يقع بعد الواو:

نموذج: قَطَعْنَا البَرِيَّةَ وَظِلَامَ اللَّيْلِ.

و: تعينت الواو هنا للمعية. ظلام: مفعول معه منصوب وعلامة نصبه الفتحة الظاهرة على آخره.

٢ ـ مَشَى عُمَرُ وَالنَّهْر.

٣ ـ طُفْنَا بِالبَيْتِ وَشُرُوق الشَّمْس.

٤ ـ احْتَرَقَتِ الدَّارُ وَأَثَاثُها.

٥ ـ أَصْبَحَت خَدِيجَةُ وَصَدِيقاتها كَالأُخْتِ.

٦ ـ اعْتَمَرَ أُسَامَةُ وَصَدِيْقه.

٧ ـ لَاقَى زَيْدٌ وَأَحْمَد بَعْدَ مُدَّةٍ مِنَ الزَّمَنِ فِي مَأْدُبَةٍ.

٨ـ تَصَدَّقَتْ عائِشَةُ وَأُخْتها.

٩ ـ سِرْتُ وتَغْرِيْد الطُّيُورِ فِي الغَابَةِ كَثِيْرَةِ الأَشْجَارِ.

١٠ ـ سَارَ القِطَارُ وجِدَار القَصْرِ.

١١ ـ اعْلَمْ أَنَّ الجَهْلَ والغُرُور آفَتَان مِن أَخْطَرِ الآفَاتِ.

١٢ ـ رَجَعَ الْمُسَافِرُ وإِسْفَار الصُّبْحِ. ١٣ ـ قَاتَلَ الْمُسْلِمُوْنَ وَالرُّوْم فِي مَعْرِكَةِ مُؤْتَة قِتَالاً عَنِيْفًا.

١٤ ـ مَرَرْتُ بِالْحَدِيقَةِ الْغَنَّاءِ والصَّدِيق. ١٥ ـ اجْتَمَعَ الْمُسْلِمُون والصَّلِيْبِيُّوْنَ عِنْدَ حِطّين لِلْقِتَالِ.

١٦ ـ أَفْطَرَ الصَّائِمُونَ وَغُرُوب الشَّمْسِ. ١٧ ـ يَجِبُ أَنْ نُقَابِلَ نِعَم اللّٰه بِحَمْدِهِ وَشُكْره وإِسْدَاء الجَمِيْل إلى خَلْقِهِ.

التمرين ـ ٢

ترجم إلى العربية:

ا۔ فاطمہ اذان فجر کے ساتھ اٹھی۔ ۲۔ صدر مملکت نے وفد کے آتے ہی کانفرس ملتوی کردی۔

۳۔ ریل گاڑی گھنے کھیتوں کے ساتھ چلتی رہی۔ ۴۔ چوکیدار نے گھنٹہ بجنے کے ساتھ ہی مدرسے کا گیٹ بند کردیا۔

۵۔ مجاہدوں نے طلوع شمس کے ساتھ قتال شروع کیا۔

۶۔ خطبہ ختم ہوتے ہی جمعہ کی اذان کے لئے اقامت دی گئی۔

۷۔ زید نے اپنے دوست کے ساتھ امتحانوں کی تیاری شروع کی۔

۸۔ عمرو نے چاند نکلتے ہی اپنا آبائی شہر ہمیشہ کے لئے چھوڑ دیا۔

۹۔ طالبات نے مدرسے میں داخل ہوتے ہی صفائی شروع کردی۔

۱۰۔ باپ نے اپنی بیٹی کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ: تم اپنی دوستوں کے ساتھ بہن جیسا سلوک کرو۔

التمرين ـ ٣

نموذج في الإعراب:

١ ـ لَا ترجُ النجاحَ وعمل السيِّء.

لَا: ناهية، مبنية على السكون، لا محل لها من الإعراب. ترجُ: فعل مضارع، مجزوم بلا الناهية، وعلامة جزمه حذف الواو من آخره؛ لأنه من الأفعال الناقصة، والفاعل ضمير مستتر وجوبًا، تقديره: "أنت".

النجاحَ: مفعول به منصوب، وعلامة نصبه الفتحة الظاهرة على آخره.

و: للمعية وجوبًا، مبنية على الفتحة، لا محل له من الإعراب.

عمل: مفعول معه منصوب، وعلامة نصبه الفتحة الظاهرة على آخره، وهو مضاف.

السيء: اسم مجرور بالإضافة، مضاف إليه، وعلامة جره الكسرة الظاهرة على آخره.

٢ ـ رويدك والمديون.

رويدك: رويْد: اسم فعل أمر، بمعنى "أمهِلْ / مَهْلاً" مبني على الفتحة، لا محل له من الإعراب، والفاعل ضمير مستتر وجوبًا، تقديره: "أنت".

ك: حرف خطاب، مبني على الفتحة، لا محل له من الإعراب.

و: للمعية وجوبا، مبنية على الفتحة، لا محل لها من الإعراب.

المديون: مفعول معه منصوب، وعلامة نصبه الفتحة الظاهرة على آخره.

أعرب ما يلي:

١ ـ صَهْ والمجَانين.

٢ ـ زيد سائر وشاطئ البحر.

٣ ـ لا يحصل على العلم والكبر.

٤ ـ لا يمكن الفوز وضياع الوقت.

٥ ـ لا تهو حسن العاقبة والذنوب.

٦ ـ هاجر النبي ﷺ وأبا بكر رضي الله عنه.

الدرس الرابع والعشرون

الاستثناء

أداة الاستثناء کے ذریعے اس کے بعد آنے والے اسم کو اس کے ماقبل کے حکم سے خارج کرنے کو نحو کی اصطلاح میں "استثناء" کہتے ہیں، مثلاً: نَجَحَتِ الطَّالِبَاتُ إِلَّا زَيْنَبَ اس جملے میں طالبات پر کامیابی کا حکم لگایا گیا ہے اور أداة الاستثناء إِلّا کے ذریعے اس کے بعد آنے والے اسم زَيْنَبَ کو کامیابی کے حکم سے خارج کر دیا گیا ہے۔

استثناء کا اسلوب أدوات الاستثناء ، مستثنی اور مستثنی منه پر مشتمل ہوتا ہے:

أدوات الاستثناء:

وہ کلمات جن کے ذریعے استثناء کیا جاتا ہے آٹھ ہیں: إِلّا، غَيْر، سِوَى، عَدَا، مَا عَدَا، خَلَا، مَا خَلَا، حَاشَا، لَيْسَ، لَا يَكُوْن ۔ ان میں سے إِلّا حرف ہے، غَير، سِوَى اسماء ہیں، مَا عَدَا، مَا خَلَا، لَيْسَ، لَا يَكُون افعال ہیں اور عَدَا، خَلَا اور حَاشَا افعال بھی بن سکتے ہیں اور حروف جارہ بھی۔

مستثنی:

وہ اسم جسے جملے کے اعرابی حکم سے خارج کیا جاتا ہے مستثنی کہلاتا ہے، مستثنی، أداة الاستثناء کے فوراً بعد آتا ہے۔

مستثنی منه:

جس اسم کے لئے حکم ثابت کیا جاتا ہے وہ مستثنی منه کہلاتا ہے اور یہ أداة الاستثناء سے پہلے آتا ہے۔

مذکورہ بالا مثال نَجَحَتِ الطَّالِبَاتُ إِلَّا زَيْنَبَ میں زَيْنَب مستثنی اور الطَّالِبَات مستثنی منه ہے۔

اسلوب استثناء کی تفصیل جاننے سے پہلے چند اصطلاحات کا سمجھ لینا ضروری ہے:

الکلام التام: وہ کلام جس میں مستثنی منه مذکور ہو، مثلاً: حَضَرَ الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدًا میں مستثنی منه قوم مذکور ہے۔

الکلام الناقص: وہ کلام جس میں مستثنی منه مذکور نہ ہو، مثلاً: مَا حَضَرَ إِلَّا زَيْدٌ میں مستثنی منه (حضر کا فاعل) مذکور نہیں ہے۔

الکلام الموجب: وہ کلام جو مثبت ہو منفی نہ ہو، مثلاً: دَرَسَ الطَّالِبُ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيْلًا۔

الکلام غیر الموجب: وہ کلام جو منفی ہو (چاہے لفظاً ہو یا معنًی)، جیسے: مَا دَرَسَ الطَّالِبُ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيْلًا میں جملہ لفظاً منفی ہے اور يَأبَى الْمُسْلِمُ إِلَّا الصِّدْقَ میں جملہ معنًی منفی ہے۔ نهي، استفهام إنكاري [1] اور استفهام توبيخي وغیرہ بھی نفی کے حکم میں ہوتے ہیں۔

الاستثناء المتصل: وہ استثناء جس میں مستثنى، مستثنى منه کی جنس میں سے ہو استثناء متصل کہلاتا ہے یعنی مستثنى، مستثنى منه کے افراد میں سے ایک فرد ہو یا اس کا ایک جزء حقیقی ہو، جیسے: أَكَلْتُ الْأَرْنَبَ الْمَشْوِيَّ إِلَّا الْيَدَ میں مستثنى "اليد" مستثنى منه "الأَرْنَب" کا جزء حقیقی ہے اور حَضَرَ الطُّلَّابُ إِلَّا زَيْدًا میں مستثنى "زَيْد" مستثنى منه "الطلّاب" کا ایک فرد ہے۔

الاستثناء المنقطع: وہ استثناء جس میں مستثنى، مستثنى منه کی جنس میں سے نہ ہو استثناء منقطع کہلاتا ہے یعنی نہ تو اس کے افراد میں سے کوئی فرد ہو اور نہ ہی اس کا جزء حقیقی ہو، مثلاً: حَضَرَ الطُّلَّابُ إِلَّا سَيَّارَاتِهِم میں سَيَّارَات، طُلَّاب کا فرد نہیں ہے اور بَلَّتِ الطُّيُوْرُ إِلَّا أَعْشَاشَهُمْ میں أَعْشَاش، طُيُوْر کا جزء حقیقی نہیں ہے [2]۔

ألف: الاستثناء بإلّا

(ألف) وجوب نصب المستثنى بعد إلّا

١ـ قال تعالى: فَشَرِبُوْا مِنْهُ إِلَّا قَلِيلًا مِّنْهُمْ.

٢ـ وَصَلَ الْحُجَّاجُ إِلَى بِلَادِهِم إِلَّا أَمْتِعَتَهُم.

٣ـ قال تعالى: مَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ .

٤ـ وَمَالِيَ إِلَّا آلَ مُحَمَّدٍ شِيْعَةٌ.

(۱) استفهام إنكاري اور استفهام توبيخي دونوں میں مخاطب سے کوئی سوال کرنا مقصود نہیں ہوتا، استفهام إنكاري میں مخاطب پر نکیر کرنا اور استفهام توبيخي میں مخاطب کو ڈانٹنا مقصود ہوتا ہے، ان کے درمیان ایک فرق یہ بھی ہوتا ہے کہ استفهام إنكاري میں جس بات پر نکیر کی جاتی ہے وہ نہ حقیقت میں موجود ہوتی ہے نہ ہی اس کا حصول ممکن ہوتا ہے یعنی اس بات کا دعوی کرنے والا جھوٹا ہوتا ہے، مثلاً: ﴿كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَأَنْتُمْ تُتْلَى عَلَيْكُمْ آيَاتُ اللّٰهِ وَفِيْكُمْ رَسُوْلُهُ﴾، جبکہ استفهام توبيخي میں جس بات پر ڈانٹا جاتا ہے وہ ہوتی تو ممکنات میں سے ہے یعنی اس کا مدعی سچا ہوتا ہے، لیکن اس کے مذموم ہونے کی وجہ سے اس کا فاعل زیر عتاب آتا ہے، مثلاً: أَتَأْكُلُوْنَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ۔

(۲) استثناء منقطع کا یہ مطلب نہیں ہے کہ مستثنى، مستثنى منه سے من كل الوجوه منقطع ہو، بلکہ دونوں کے درمیان معنوی تعلق ہوتا ہے، جیسے: أعشاش، طيور کا جزء حقیقی تو نہیں، لیکن اس کا تعلق طيور سے ہے۔

(ب) النصب على الاستثناء أو الاتّباع على البدلية

١ ـ لَا يَفُوْزُ مِنَ الطُّلَّابِ أحدٌ إلّا المُجدَّ / المُجدُّ.

٢ ـ شَكَى المُعَلِّمُ إلى المُدِيْرِ عن تَقْصِيْرِ الطُّلَّابِ وَقَالَ: مَا قَامُوْا بِشُؤُوْنِ الْمَدْرَسَةِ إِلَّا قَلِيْلٌ مِنْهُمْ/ قَلِيْلاً.

٣ ـ مَنْ يَسْمُ إِلى ذَرْوَةِ الْكَمَالِ إِلَّا الْمُجْتَهِدُوْن.

(ج) إعراب ما بعد إلّا على حسب العوامل (الاستثناء المفرّغ)

١ ـ قال تعالى: فَهَلْ يُهْلَكُ إِلَّا الْقَوْمُ الْفَاسِقُوْن.

٢ ـ قال تعالى: وَلا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ إِلَّا الْحَقَّ.

٣ ـ قال تعالى: وَلا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّءُ إِلَّا بِأَهْلِهِ.

٤ ـ قال تعالى: وَيَأْبَى اللّٰهُ إِلَّا أَنْ يُتِمَّ نُوْرَه.

شرح وتفصیل:

مندرجہ بالا مثالیں استثناء کے اسلوب پر مشتمل ہیں، اوران میں أداة الاستثناء حرف إلّا ہے، مجموعہ الف کی تمام مثالوں پرغور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مستثنی درج ذیل صورتوں میں وجوبا منصوب واقع ہوتا ہے:

ا۔ اگر کلام تام، موجب اور مستثنی متّصل ہوتو مستثنی وجوبا منصوب ہوتا ہے، جیسا کہ جملہ ا۔ فَشَرِبُوْا مِنْهُ إِلَّا قليلاً مِّنْهُمْ میں کلام تام ہے یعنی مستثنی منه (شربوا کا فاعل واو الجماعة) مذکور ہے اور مستثنی قلیلاً متّصل ہے کیونکہ مستثنی قلیلاً مستثنی منه (شربوا کا فاعل واوالجماعة) کی جنس میں سے ہے یعنی کم لوگ جنہوں نے پانی نہیں پیا وہ ان لوگوں کی جماعت میں شامل تھے جن لوگوں نے پانی پیا تھا۔

۲۔ اگر استثناء منقطع ہوتو چاہے کلام موجب ہو یا غیر موجب دونوں صورتوں میں مستثنی وجوبا منصوب [1] ہوتا ہے، جیسا کے جملہ ۲۔ وَصَلَ الحُجَّاجُ إلى بِلَادِهِم إلّا أَمتِعَتَهُم میں کلام موجب ہے اور مستثنی منقطع ہے۔ اور جملہ ۳۔ مَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا اتِّبَاعَ الظَّن میں کلام غیر موجب اور مستثنی منقطع ہے۔

(۱) یہ حجازیین کا مذہب ہے اور قرآن کی آیت ﴿وَمَا لِأَحَدٍ عِنْدَهُ مِن نِّعْمَةٍ تُجْزَى إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَى﴾ ﴿وَمَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ﴾ اس پر شاہد ہے، لیکن بعض نحویین کے نزدیک اگر کلام تام غیر موجب ہو تو اس صورت میں مستثنی کے دو اعراب (١ ـ النصب على الاستثناء، ٢ ـ الاتباع على البدلية) جائز ہیں۔

۳۔ اگر مستثنی، مستثنی منه سے پہلے واقع ہوتو مستثنی وجوبا منصوب ہوتا ہے جیسا کہ جملہ۴۔ وَمالِيَ إلَّا آلَ مُحمَّدٍ شِيْعَة میں مستثنی آلَ مُحمَّدٍ مستثنی منه "شِيْعَة" سے پہلے واقع ہوا ہے۔

مجموعہ ب کی مثالوں پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں مستثنی منہ مذکور ہے اور ان تمام جملوں کی ابتداء نفی (لفظا یا معنی) سے ہو رہی ہے اور مستثنی، مستثنی منہ کی جنس میں سے ہے، یعنی کلام تام، غیر موجب اور استثناء متّصل ہے اس صورت میں مستثنی کے دو اعراب جائز ہیں:

۱۔ النصب على الاستثناء ۲۔ الاتباع على البدلية

جملہ ۱۔ لا يفوز من الطلاب أحد إلَّا المُجِدّ / المُجدُّ أداة النفي "لا" سے شروع ہو رہا ہے اور چونکہ مستثنی منه أَحَدٌ اس میں مذکور ہے اس لئے مستثنی المُجدّ منصوب (على الاستثناء) بھی ہوسکتا ہے اور مرفوع (على البدلية) بھی۔ اسی طرح جملہ۲۔ ما قامُوْا بِشُؤُونِ الْمَدْرَسَةِ إلَّا قَلِيْلٌ مِنْهُمْ/ قَلِيْلا أداة النفي "ما" سے شروع ہو رہا ہے اور مستثنی منه فاعل واو الجماعة في "قَامُوا" في محل رفع ہے اس لئے مستثنی قَلِيْلٌ مرفوع (على البدلية) بھی ہوسکتا ہے اور منصوب (على الاستثناء) بھی۔ اور اسی پر مثال ۳ کو قیاس کریں گے۔

مجموعہ ج پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی تمام مثالیں (لفظاً یا معنًی) منفی ہیں اور ان میں مستثنی منہ محذوف ہے، چنانچہ اس صورت میں إلّا کے بعد آنے والے اسماء کے اعراب اپنے ماقبل عامل کے مطابق ہوں گے، جملہ ۱۔ فَهَلْ يُهْلَكُ إلَّا الْقَوْمُ الْفَاسِقُوْن میں إلّا کے بعد آنے والا اسم القوم يُهْلَك کا نائب الفاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے اور جملہ۲۔ وَلا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ إلَّا الْحَقَّ میں الحَقَّ مفعول به ہونے کی وجہ سے منصوب ہے اور جملہ۳۔ وَلا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّءُ إلَّا بِأَهْلِهِ میں أَهْلِهِ حرف جر باء کی وجہ سے مجرور ہے، یہ تینوں جملے منفی ہیں، کیونکہ ان سے پہلے حرف نفی (جیسے: لا) یا نفی سے مشابہ حروف (جیسے: هل) لفظاً موجود ہیں، جبکہ جملہ۴۔ وَيَأْبَى اللّٰهُ إلَّا أَنْ يُتِمَّ نُوْرَهُ میں بظاہر کوئی أداة النفي نہیں ہے، لیکن فعل يأبى معنی کے اعتبار سے نفی پر دلالت کرتا ہے اس لئے یہ جملہ بھی معنی کے اعتبار سے منفی ہے، چنانچہ اس آیت کی تقدیر یوں ہوگی: لا يريد الله إلّا إتمام نوره۔ اسے استثناء مفرّغ بھی کہتے ہیں، کیونکہ مستثنی منہ کے محذوف ہونے کی صورت میں إلّا سے پہلے واقع ہونے والا عامل اس کے بعد آنے والے اسم پر عمل کرنے کے لئے فارغ ہوتا ہے یعنی وہ إلّا سے پہلے واقع ہونے والے عامل کا معمول ہوتا ہے اور إلّا کا عمل باطل ہوجاتا ہے اور وہ

حصر کے معنی دیتا ہے۔

وقوع المستثنى جملة:

استثناء منقطع ہو یا متّصل، مستثنی جملہ بھی ہوسکتا ہے، جملہ اسمیہ بھی اور جملہ فعلیہ بھی۔ اور اس صورت میں مستثنی کے اعراب محلی ہوں گے، جیسے: ﴿لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُسَيْطِرٍ إِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَ كَفَرَ فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْأَكْبَرَ﴾

مَنْ تَوَلّٰى ....: جملة اسمية في محل نصب على الاستثناء المنقطع من الضمير "هم"۔

قواعد:

۱۔ أداة استثناء کے ذریعے اس کے بعد آنے والے اسم کو اس کے ماقبل کے حکم سے خارج کرنے کو استثناء کہتے ہیں۔

۲۔ اگر کلام تام اور موجب ہو اور استثناء متّصل ہو تو مستثنی وجوبا منصوب ہوگا۔

۳۔ اگر کلام تام ہو اور استثناء منقطع ہو تو مستثنی وجوبًا منصوب ہوگا۔

۴۔ اگر کلام تام ہو اور مستثنی مقدّم ہو اور مستثنی منه مؤخّر ہو تو مستثنی وجوبًا منصوب ہوگا۔

۵۔ اگر کلام تام اور غیر موجب ہو اور استثناء متّصل ہو تو مستثنی منصوب بھی ہوسکتا ہے اور مستثنی منه کا تابع بھی ہوسکتا ہے۔

۶۔ اگر کلام غیر تام اور غیر موجب ہو تو استثناء کے اعراب إلاّ سے ماقبل عامل کے مطابق ہونگے۔

إلاّ المكرّرة

أداة الاستثناء إلاّ کی تکرار کی صورت میں دو قسمیں ہیں:

۱۔ مؤكّدة ۲۔ مؤسِّسَة

۱۔ مؤكّدَة:

اس قسم میں إلاّ المكرّرة سے إلاّ الأولی کی توکید مقصود ہوتی ہے اور إلاّ المكرَّرة کے بعد واقع ہونے والے مستثنی منه کی درج ذیل تین صورتیں ممکن ہوتی ہیں:

۱، ۲۔ بدل یا عطف البیان، جیسے جملہ: لَمْ يتزوّج النبيُّ ﷺ بِكْرًا إلاّ بنت أبي بكر رضي الله عنه إلاّ عائشة رضي الله عنها

میں عائشة بدل الکل من الکل یا عطف البیان ہے، جبکہ إلّا الثانیة زائدہ ہے۔

۳۔عطف النسق، جیسے جملہ: حضَرَ القومُ إلا سعدًا وإلا زیدًا میں زیدًا عطف النسق ہے اور إلّا الثانیة تو کید لفظی ہے۔

۲۔ مؤسِّسَة:

اس صورت میں إلّا المکرّرة سے استثناء جدید مقصود ہوتا ہے، جیسے: بکر الفلاحون إلّا عَمْرًا إلّا سعیدًا إلّا محمودًا ۔اس اسلوب میں إلّا المکرّرة کے بعد واقع ہونے والا اسم مستثنی ہوتا ہے جبکہ مستثنی منه میں درج ذیل تفصیل ہے:

۱۔اگر إلّا المکرّرة سے قبل مذکور مستثنی سے استثناء ممکن نہ ہو تو اس صورت میں پہلا مستثنی منه باقی تمام مستثنی کا مستثنی منه ہوگا، جیسے مندرجہ بالا جملے میں سعیدًا اور محمودًا مستثنی ہیں جبکہ الفلاحون مستثنی منه ہے کیونکہ محمود کا سعید اور سعید کا عمرو سے استثناء ممکن نہیں۔

۲۔اگر إلّا المکرّرة سے قبل مذکور مستثنی سے استثناء ممکن ہو تو اس صورت میں إلّا المکرّرة سے ماقبل مذکور اسم کو مستثنی منه بنانا جائز ہے، جیسے جملہ: أنفقتْ فاطمةُ عشرة إلّا ستة إلّا ثلاثة إلّا واحدة۔

إلّا المؤسسة اور إلّا المؤكدة میں فرق یہ ہے کہ إلّا المؤكدة کو حذف کرنے سے ترکیب کلام میں خلل اور معنی میں فساد واقع نہیں ہوتا بخلاف المؤسسة کے۔

إلّا المکرّرة المؤسسة کے بعد واقع ہونے والے مستثنی کے اعراب کی درج ذیل صورتیں ممکن ہیں:

۱۔اگر کلام تام موجب ہے تو تمام مستثنی وجوبا منصوب ہوں گے، جیسے جملہ: ظهرت النجومُ إلّا القمرَ إلّا الشمسَ إلّا الزُحلَ۔

۲۔اگر کلام تام غیر موجب ہے تو تمام مستثنی وجوبا منصوب ہونگے سوائے پہلے مستثنی کے، اس میں دو اعراب (النصب علی الاستثناء، الاتباع علی البدلیة) جائز ہیں، جیسے: ما غابت النجوم إلا الشَّمْسُ إلّا القمرَ إلّا الزُحَلَ۔

۳۔اگر استثناء مفرغ ہے تو إلّا الأولی کے بعد واقع ہونے والے مستثنی کے اعراب موقع محل کے مطابق ہونگے جبکہ باقی تمام مستثنیات منصوب واقع ہوں گے۔

ب: الاستثناء بـ" غير وسوى"

(ألف) وجوب النصب

۱۔ يَنْقُصُ كُلُّ شَيْءٍ بِالإنْفَاقِ غَيْرَ الْعِلْمِ / سِوَى الْعِلْمِ.

۲۔قَرَأْتُ الْكِتَابَ غَيْرَ بَابَيْنِ / سِوَى بَابَيْنِ.

۳۔ أَهْدَيْتُ إلى زُمَلَائِي غَيْرَ غَائِبٍ/ سِوَى غائبٍ.

(ب) النصب على الاستثناء أو الاتّباع على البدليّة

۱۔ لا يَعْمَلُ أَحَدٌ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ غَيْرَ الْكَيِّسِ / غَيْرُ الْكَيِّسِ / سِوَى الْكَيِّسِ.

۲۔ لا أَسْلُكُ مَسْلَكًا غَيْرَ الْحَقِّ / سِوَى الْحَقِّ.

۳۔ لا يَخْضَعُ الْمُؤْمِنُ لأَحَدٍ غيرَ اللّٰه / غيرِ اللّٰه / سِوَى اللّٰه.

(ج) الاستثناء المفرّغ

۱۔ لا يُحِبُّ الأَنْصَارَ غيرُ مُؤْمِنٍ وَلا يُبْغِضُهُم غيرُ مُنَافِقٍ / سِوَى مُنَافِقٍ.

۲۔ لا تَثِقْ بِـغَيْرِ الأَمِيْنِ / سِوَى الأَمِيْنِ.

۳۔ لا تَبْتَغِ غَيْرَ الإسْلامِ / سِوَى الإسْلامِ.

شرح وتفصیل:

مندرجہ بالا تمام مثالوں میں أداة الاستثناء غیر اور سوی إلّا کی جگہ استعمال ہوئے ہیں اور اسی معنی پر دلالت کرتے ہیں جس پر إلّا کرتا ہے، فرق صرف یہ ہے کہ إلّا حرف ہے اور حرف کے اپنے کوئی اعراب نہیں ہوتے جبکہ غیر اور سوی اسماء ہیں اور ان کے اعراب إلّا کے بعد واقع ہونے والے مستثنی کی طرح ہوتے ہیں، چنانچہ جس طرح کلام تام اور موجب ہونے کی صورت میں إلّا کے بعد واقع ہونے والا مستثنی وجوبا منصوب ہوتا ہے اسی طرح غیر اور سوی اس صورت میں وجوبًا منصوب ہوتے ہیں اور جس طرح کلام کے تام اور غیر موجب ہونے کی صورت میں إلّا کے بعد واقع ہونے والے مستثنی میں اعراب کی دو صورتیں الاتباع علی البدلیة اور النصب علی الاستثناء جائز ہوتی ہیں اسی

طرح غیر اور سوی کے بھی اس صورت میں دونوں اعراب جائز ہوتے ہیں اور جس طرح کلام کے غیر تام اور غیر موجب ہونے کی صورت میں إلّا کے بعد واقع ہونے والا مستثنی إلّا کے ماقبل عامل کا معمول بنتا ہے اسی طرح غیر اور سوی بھی اپنے ماقبل عامل کے معمول بنتے ہیں۔ غیر اور سوی کے بعد آنے والا مستثنی ہمیشہ مفرد ہوتا ہے (یعنی جملہ یا شبہ الجملة نہیں ہوتا) اور مضاف إلیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہوتا ہے۔

مجموعہ الف کے تمام جملوں میں کلام تام اور موجب ہے لہذا سوی اور غیر مستثنی ہونے کی بنا پر وجوبا منصوب ہیں، مجموعہ ب کے تمام جملوں میں کلام تام اور غیر موجب ہونے کی بناء پر غیر اور سوی کے اعراب میں دو صورتیں جائز ہیں:

۱۔ الاتباع علی البدلية ۲۔ النصب على الاستثناء

مجموعہ ج کے تمام جملوں میں استثناء مفرّغ ہے لہذا سوی اور غیر کے اعراب ان سے پہلے واقع ہونے والے عامل کے مطابق ہیں۔

غیر اور سوی کے درمیان موازنہ:

غیر اور سوی کے درمیان درج ذیل امور میں فرق ہوتا ہے:

۱۔ غیر کے اعراب ظاہری حرکات سے ہوتے ہیں، جبکہ سوی کے اعراب (اسم مقصور ہونے کی وجہ سے) تقدیری حرکات سے کئے جاتے ہیں۔

۲۔ غیر کا استعمال عموماً نعت کے طور پر ہوتا ہے یا اسماء جامدہ (جیسے: مبتدأ، خبر، فاعل یا مفعول به) یا لا النافية کی طرح ہوتا ہے۔ أداة الاستثناء کے طور پر اسکا استعمال زیادہ نہیں ہوتا، جبکہ سوی کا استعمال عموماً أداة الاستثناء کے طور پر ہوتا ہے۔

۳۔ غیر کے بعد آنے والا مضاف الیہ کسی قرینے کی موجودگی کی بنا پر حذف بھی ہوسکتا ہے، جیسا کہ جملہ: عرفت خمسين ليس غير میں محذوف ہے یعنی ليس غير الخمسين جبکہ سوی کے مضاف الیہ کو حذف کرنا جائز نہیں، چنانچہ یہ کہنا صحیح نہیں: عرفت خمسين ليس سوى۔

قواعد:

۱۔غیر اور سوی کے اعراب تمام احوال میں إلّا کے بعد واقع ہونے والے مستثنٰی کی طرح ہوتے ہیں۔

۲۔غیر کے اعراب ظاہری اور سوی کے اعراب تقدیری ہوتے ہیں اور ان دونوں کے بعد آنے والا اسم مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہوتا ہے۔

ج: الاستثناء بـ "خلا، عدا، حاشا، ليس ولا يكون"

(ألف) خلا، عدا، حاشا

۱۔ سَيَفْنٰى كُلُّ شَيْءٍ في الحياة خَلَا وَجْهَ اللّٰه / وَجْهِ اللّٰه.

۲۔ يَغْفِرُ اللّٰهُ كُلَّ الذُّنُوْبِ عَدَا الشِّرْكَ باللّٰهِ / الشِّرْكِ باللّٰهِ.

۳۔ كُلُّ ابنِ آدَمَ خَطَّاءٌ حاشَا الأنبياءَ / الأنبياءِ.

(ب) مَا خَلَا، مَا عَدَا

۱۔ الشُّعَرَاءُ لَمْ يَخْلُ شِعْرُهُمْ من الغزل مَا خَلا الخنساءَ.

۲۔دَرَسْنَا أَبْوَابَ النَّحْوِ مَا عَدَا بَابَ النَّعْتِ.

(ج) لَيْسَ، لا يَكُون

۱۔ تَصْدَأُ كُلُّ المَعَادِنِ لَيْسَ ذَهَبًا.

۲۔ سَمِعْتُ الْقَصِيْدَةَ لا يَكُونُ بَيْتَيْنِ.

شرح وتفصیل:

مجموعہ الف اور ب کی مثالوں پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان میں خَلاَ، عَدَا، حَاشَا أدوات الاستثناء کے طور پر استعمال ہوئے ہیں۔ان أدوات کی موجودگی میں ضروری ہے کہ استثناء میں درج ذیل امور ملحوظ رکھے جائیں:

۱۔استثناء متصل ہو(منقطع یا مفرغ نہ ہو)۔ ۲۔کلام تام ہو چاہے موجب ہو یا غیر موجب۔

مجموعہ الف کی تمام مثالیں ما سے مجرد ہیں، چنانچہ اس صورت میں ان أدوات کو بطور أفعال ماضية بھی استعمال

کر سکتے ہیں اور بطور حروف جارۃ بھی۔ اور جب یہ أدوات بطور افعال استعمال ہوں گی تو ان کے بعد والا اسم مفعول بہ ہونے کی بنا پر منصوب ہوگا اور جب ان کو حروف جارہ کے طور پر لایا جائے گا تو ان کے بعد آنے والا اسم مجرور ہوگا، جیسا کہ مجموعہ الف کے ذیل میں جملہ ا۔ سَيَفْنى كُلُّ شَيْءٍ في الحياة خَلَا وَجْهَ اللهِ / وَجْهِ اللهِ میں خَلَا کے بعد واقع ہونے والا اسم وَجْـــہ منصوب بھی ہوسکتا ہے اور مجرور بھی یعنی اس میں دونوں صورتیں جائز ہیں۔ اسی پر مثال ۲ اور ۳ کو قیاس کریں گے۔

مجموعہ ب کے ذیل میں دونوں مثالیں أدوات الاستثناء (خلا ، عدا) ما المصدرية سے مقترن ہیں چنانچہ اس صورت میں یہ أدوات صرف افعال کے طور پر ہی آ سکتی ہیں اور ان کے بعد آنے والا اسم مفعول بہ ہونے کی بناء پر منصوب ہوگا۔

مجموعہ ج کی مثالیں لَيْسَ، لَا يَكُون پر مشتمل ہیں یہ أفعال ناقصة میں سے ہیں جو اسم کو مرفوع اور خبر کو منصوب کرتے ہیں، کبھی یہ دونوں إلّا استثنائية کا معنی بھی دیتے ہیں، اس صورت میں جس طرح إلّا سے استثناء کیا جاتا ہے اسی طرح ان دونوں سے بھی کیا جاتا ہے، ان کا مستثنى وجوبا منصوب ہوتا ہے کیونکہ وہ ان کی خبر بن کر آتا ہے، جیسا کہ مثالوں سے واضح ہے۔

قواعد:

۱۔ أدوات الاستثناء " خلا ، عدا ، حاشا" افعال کے طور پر بھی استعمال ہوتی ہیں اور حروف جارہ کے طور پر بھی۔

۲۔ خلا اور عدا "ما" سے مقترن ہونے کی صورت میں صرف افعال کے طور پر آتے ہیں۔

۳۔ أدوات الاستثناء "ليس" اور "لا يكون" کا مستثنى ان کی خبر ہونے کی بنا پر وجوبا منصوب ہوتا ہے۔

التمرين - ۱

استخرج أداة الاستثناء والمستثنى والمستثنى منه مما يأتي وأعرب المستثنى واذكر نوعه:

نموذج: كُلُّ العَدَاوَاتِ تُرْجَى إِزَالَتُهَا إِلَّا عَدَاوَةَ مَنْ عَادَاكَ مِنْ حَسَدٍ.

إلا: أداة الاستثناء. العداوات: مستثنى منه.

عَدَاوَةَ: مستثنى منصوب على الاستثناء وجوبًا وعلامة نصبه الفتحة الظاهرة على آخره والاستثناء متصل والكلام تام موجب.

٢ ـ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ إِلَّا الحَمَاقَةَ فَإِنَّهُ لَا دَوَاءَ لَهَا.

٣ ـ مَا أَخْرَجَ البُخَارِيُّ مِن حَدِيْثِ أَحْمَدَ إِلَّا حَدِيْثَيْنِ.

٤ ـ قَدْ يَهُوْنُ العُمْرُ إِلَّا سَاعَةً وَتَهُوْنُ الأَرْضُ إِلَّا مَوْضِعًا.

٥ ـ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: مَا كَتَبْتُ حَدِيْثًا إِلَّا وَقَد عَمِلْتُ بِهِ.

٦ـ إِنَّ هذَا الرَّجُلَ يَدَّعِي العِلْمَ وَمَا هُوَ إِلَّا جَاهِلٌ يُقَلِّبُ الحَقَائِقَ.

٧ ـ لَمْ يُخْرِجْ مُسْلِمٌ فِي صَحِيْحِهِ عَنْ أَحْمَدَ شَيْئًا إِلَّا قَدْرَ ثَلَاثِيْنَ حَدِيْثًا.

٨ ـ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَجْعَلُ يَمِيْنَهُ لِطَعَامِهِ وَيَجْعَلُ شِمَالَهُ لِمَا سِوَى ذٰلِكَ.

٩ ـ قَالَ الشَّافِعِيُّ: مَا نَاظَرْتُ أَحَدًا إِلَّا تَمَعَّرَ وَجْهُهُ مَا خَلَا مُحَمَّدَ بنَ الحَسَنِ.

١٠ ـ إِنَّ ثُلُثَيْ كِتَابِ أَبِي دَاودَ صِحَاحٌ وَمَا عَدَاهَا حِسَانٌ وَضِعَافٌ ضُعْفًا يَسِيْرًا.

١١ ـ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَالحَسَنِ قَالَا: لَيْسَ فِي العِظَامِ قِصَاصٌ مَا خَلَا السِّنَّ أَوِ الرَّأْسَ.

١٢ ـ عَن عَلِيٍّ ﷺ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَحْجبُهُ مِنْ قِرَاءَةِ القُرْآنِ شيءٌ لَيْسَ الجَنَابَةَ.

١٣ ـ كَلِمَةٌ وَاحِدَةٌ لَيْسَتْ غَيْرَ في بعض الأحيان تُقَلِّبُ حَيَاتَ إنسان رَأْسًا عَلى عَقِبٍ.

١٤ ـ قَالَ سَهْلُ بنُ مزَاحِم: كُنَّا نَدْخُلُ عَلى أَبِيْ حَنِيْفَةَ فَلَا نَرَى فِي بَيْتِهِ شَيْئًا إِلَّا البَوَارِي.

١٥ ـ لَمْ يُخْرِجْ أَحْمَدُ فِي مُسْنَدِهِ عَنْ مَالِكٍ عَن نَافِعٍ بِطَرِيْقِ الشَّافِعِيِّ سِوَى أَرْبَعَةِ أَحَادِيْثَ.

١٦ ـ إِنَّ بَنَاتِ النَّبِيِّ ﷺ الطَاهِرَاتِ مِتْنَ كُلُّهُنَّ فِيْ حَيَاتِهِ ﷺ غَيْرَ السَّيِّدَةِ الزَّهْرَاءِ فَإِنَّهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تُوُفِّيَتْ بَعْدَهُ بِسِتَّةِ أَشْهرٍ.

١٧ ـ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ القَاسِمِ: كُلُّ عَمَلٍ يُعْرَفُ ثَوَابُهُ إِلَّا الصَبْرَ، قالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُوْنَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾.

١٨ ـ قالَ أَبُوْ بَكْرٍ: أَيُّكُمْ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِي الجَدَّةِ شَيْئًا؟ فقالَ مُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ: أَنَا، قَالَ: مَاذَا قالَ؟ قالَ: أَعْطَاهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سُدُسًا، قالَ: أ يَعْلَمُ ذٰلِكَ أحَدٌ غَيْرُكَ؟ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَا، فَأعطاها أَبُو بَكْرٍ السُّدُسَ.

التمرين ـ ٢

مثّل لما يأتي في جمل مفيدة:

١ ـ مستثنى منقطع. ٢ ـ غير الاستثنائية. ٣ ـ مستثنى واجب النصب.

٤ ـ مستثنى مفرغ. ٥ ـ ليس الاستثنائية. ٦ ـ مستثنى جائز النصب والاتباع.

٧ ـ مستثنى جملة. ٨ ـ لا يكون الاستثنائية. ٩ ـ أداة الاستثناء يجوز جر ما بعدها و نصبه.

١٠ ـ مستثنى متصل. ١١ ـ أداة الاستثناء "حاشا". ١٢ ـ مستثنى بـ "عدا" بشرط أن يكون مثنى.

التمرين ـ ٣

اجعل كلّ اسم مما يأتي مستثنى في جملة مفيدة وبيّن حكمه الإعرابي:

١ ـ أخوك. ٢ ـ كتابان. ٣ ـ وردتان. ٤ ـ عصفور.

التمرين ـ ٤

ضع في كل مكان من الأمكنة الخالية مستثنى مناسبا واضبطه بالشكل وإذا جاز في بعضها وجهان فاذكرهما:

نموذج: مَا سَعَى المُؤْمِنُ فِي أَمْرٍ إلَّا الخَيْرَ / الخَيْرِ.

٢ ـ لَا مَلْجَأَ لَنَا اليَوْمَ أحَدٌ إلَّا ـــــ. ٣ ـ لَمْ يَكْسِبُ الشَّقِيُّ سِوَى ـــــ .

٤ ـ الكَافِرُ لَا يَهُمُّهُ هَمٌّ إلَّا ـــــ. ٥ ـ مَا أَكْرَمَ النِّسَاءَ إلَّا ـــــ وَ لَا أَهَانَهُنَّ إلَّا ـــــ.

٦ ـ كَانَ أَبُو بَكْرٍ ﷺ يُحَرِّرُ عَبِيْدًا ضِعافَ الجَسَدِ لَا لِشَيْءٍ إلَّا ـــــ.

٧ ـ مَنْ رَفَضَ الإِيْمَانَ وَ أَبَى إلَّا ـــــ أَنْزَلَ اللّٰهُ بِهِ مَا شَاءَ مِنَ العَذَابِ.

٨ـ تيَقَّنَ زَيْدٌ أنَّ مَا نَزَلَ بِهِ مِنْ نِقْمَةٍ لَيْسَ إلَّا ـــــ على نَكَارَتِهِ الْجَمِيْلَ.

٩ـ قالَ كَعْبٌ ﷺ: لَمْ أَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا قَطُّ إلَّا ـــــ.

١٠ـ قالَ معاذُ بْنُ جَبَلٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ: واللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ إلَّا ـــــ.

التمرين ـ ٥

ضع في كلّ مكان من الأمكنة الخالية مستثنى منه مناسبًا:

نموذج: يغفر اللّٰه كل ذنب ما عدا الشرك.

٢ـ رَسَبَ ـــــ حاشَا زَيْدًا. ٣ـ لَا تَخْشَ مِن ـــــ غيرَ غَضَبِ اللّٰهِ.

٤ـ كُلُّ ـــــ النَّبِي ﷺ ثَيِّباتٌ سِوى عَائِشَة رضي اللّٰه عَنْها.

٥ـ يُضَاعَفُ العَذابُ لِـ ـــــ يوم القيامة إلا مَن تابَ وَآمَنَ وأَصْلَحَ.

٦ـ قالَ سَعْدٌ ﷺ: رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَا لَنَا ـــــ إلَّا وَرَقُ الحبلةِ حتّى يَضَعَ أحَدُنا مَاتَضَعُ الشَّاةُ.

التمرين ـ ٦

ضع "غير" بدل "إلّا" في الجمل الآتية واضبطها بالشكل مع بيان السبب:

نموذج: وما المَالُ والأهلُونَ إلا وَدَائِع ولا بدَّ يومًا أن تُرَدَّ الوَدائِعُ

إلا ودائع: غير ودائع. غير: خبر مرفوع لأن الاستثناء مفرغ.

٢ـ لا نَقْبَلُ حَياةً لِلْمُسْلِمِيْنَ إلَّا حَياةَ الوحْدة. ٣ـ لَا تُصَاحِبْ إلَّا مُؤْمِنًا وَلَا يأكُلْ طَعامَكَ إلا تَقِيّ.

٤ـ قُتِلَ مُصْعَبُ بن عُمَيْر ﷺ يومَ أُحُدٍ فلَمْ نَجِدْ لَهُ شيئًا نُكَفِّنُهُ فِيهِ إلَّا نَمِرَةً.

٥ـ أرسَلَ اللّٰهُ ﷻ نوحًا عليه السلام إلى قومِهِ ولكنَّهُ لَم يُؤْمِنْ منهُمْ إلَّا قَلِيْلٌ.

٦ـ قالَ سَعْدٌ ﷺ: يا نَبِيَّ اللّٰهِ إنّي أمْلِكُ مالاً وَإنّي لَمْ أتْرُك إلا بِنْتًا وَاحِدَةً فأُوْصِي بِثُلُثَي مالي وَأتْرُكُ الثُّلُث...

التمرين - ٧

أعرب كلمة "غير" وميّز الاستثنائية عن غيرها :

نموذج: ١ - قَالَ أَبُو بَكْرٍ ﷺ: لَا أَرَى يَمِيْنًا أُرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا قَبِلْتُ رُخْصَةَ اللّٰهِ وَفَعَلْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ.

غيرها: مفعول به منصوب، وليس فيه أسلوب الاستثناء.

٢ - عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ بَيْتًا بِالْمَدِيْنَةِ غَيْرَ بَيْتِ أُمِّ سُلَيْمٍ إِلَّا عَلَى أَزْوَاجِهِ فَقِيْلَ لَهُ فَقَالَ: إِنِّي أَرْحَمُهَا قُتِلَ أَخُوهَا مَعِي.

غير بيت: منصوب على الاستثناء جوازًا، ويجوز نصبه على البدلية؛ لأن الكلام تام غير موجب والاستثناء متصل.

٣ - قَالَ: مَنْ حَلَفَ عَلَى مِلَّةٍ غَيْرِ الإِسْلَامِ فَهُوَ كَمَا قَالَ.

٤ - قَالَ ﷺ: مَنْ أُفْتِيَ بِفُتْيَا مِنْ غَيْرِ ثَبَتٍ فَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلَى مَنْ أَفْتَاهُ.

٥ - قَالَ عَلِيٌّ ﷺ: مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَجْمَعُ أَبَوَيْهِ لِأَحَدٍ غَيْرِ سَعْدٍ.

٦ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما: مَا صَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ شَهْرًا كَامِلًا قَطُّ غَيْرَ رَمَضَانَ.

٧ - قَالَ ﷺ: أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى أَفْضَلِ الصَّدَقَةِ؟ ابْنَتُكَ مَرْدُوْدَةً إِلَيْكَ لَيْسَ لَهَا كَاسِبٌ غَيْرُكَ.

٨ - قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ، لَا يَلْقَى اللّٰهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرَ شَاكٍّ فِيهِمَا إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ.

٩ - عَنْ أَبِي مُوسَى ﷺ قَالَ: قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بَعْدَ أَنِ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَقَسَمَ لَنَا وَلَمْ يَقْسِمْ لِأَحَدٍ لَمْ يَشْهَدِ الْفَتْحَ غَيْرَنَا.

١٠ - عَنْ أَنَسٍ ﷺ خَادِمِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ وَلَيْسَ فِي أَصْحَابِهِ أَشْمَطُ غَيْرَ أَبِي بَكْرٍ فَغَلَفَهَا بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ.

١١ - أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ بَوَاكِي فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيْثًا مَرِيْئًا مَرِيْعًا نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَيْرَ آجِلٍ، قَالَ: فَأَطْبَقَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ.

١٢ـ قَالَﷺ: إِنَّ مِنْ إِجْلَالِ اللّٰهِ إِكْرَامَ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ وَحَامِلِ الْقُرْآنِ غَيْرِ الْغَالِي فِيْهِ وَالْجَافِي عَنْهُ وَإِكْرَامَ ذِي السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ.

١٣ـ قَالَ عُمَرُؓ: صَلَاةُ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَانِ وَصَلَاةُ الْفِطْرِ رَكْعَتَانِ وَصَلَاةُ الْأَضْحٰى رَكْعَتَانِ وَصَلَاةُ السَّفَرِ رَكْعَتَانِ تَمَامٌ غَيْرُ قَصْرٍ عَلٰى لِسَانِ مُحَمَّدٍ.

١٤ـ إِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ أَخْبَرَنَا أَنَّ إِبْرٰهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا أُلْقِيَ فِي النَّارِ لَمْ تَكُنْ فِي الْأَرْضِ دَابَّةٌ إِلَّا أَطْفَأَتِ النَّارَ غَيْرَ الْوَزَغِ فَإِنَّهَا كَانَتْ تَنْفُخُ عَلَيْهِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِقَتْلِهِ.

١٥ـ قَالَﷺ: مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يُحِبُّ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا وَإِنَّ لَهُ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ غَيْرَ الشَّهِيْدِ فَإِنَّهُ يَتَمَنّٰى أَنْ يَرْجِعَ فَيُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا يَرٰى مِنَ الْكَرَامَةِ.

١٦ـ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَامَ يَعْنِي يَوْمَ بَدْرٍ فَقَالَ: إِنَّ عُثْمَانَ انْطَلَقَ فِي حَاجَةِ اللّٰهِ وَحَاجَةِ رَسُولِ اللّٰهِ وَإِنِّي أُبَايِعُ لَهُ فَضَرَبَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِسَهْمٍ وَلَمْ يَضْرِبْ لِأَحَدٍ غَابَ غَيْرِهِ.

١٧ـ عَنْ أَسْمَاءَ رضي الله عنها أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّ لِي ضَرَّةً فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ إِنْ تَشَبَّعْتُ مِنْ زَوْجِي غَيْرَ الَّذِي يُعْطِينِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَي زُوْرٍ.

١٨ـ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ شُغِلَ عَنْهَا (صَلَاة الْعِشَاء) لَيْلَةً فَأَخَّرَهَا حَتّٰى رَقَدْنَا فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا ثُمَّ رَقَدْنَا ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ اللَّيْلَةَ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ غَيْرُكُمْ.

١٩ـ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: قَدِمَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ رضي الله عنهما الْمَدِيْنَةَ آخِرَ قَدْمَةٍ قَدِمَهَا فَخَطَبَنَا فَأَخْرَجَ كُبَّةً مِنْ شَعَرٍ فَقَالَ: مَا كُنْتُ أُرٰى أَنَّ أَحَدًا يَفْعَلُ هٰذَا غَيْرَ الْيَهُوْدِ وَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَمَّاهُ الزُّوْرَ يَعْنِي الْوِصَالَ فِي الشَّعَرِ.

٢٠ـ قَالَ أَنَس ؓ: مَا كَانَ لَنَا خَمْرٌ غَيْرُ فَضِيْخِكُمْ هٰذَا الَّذِي تُسَمُّونَهُ الْفَضِيْخَ فَإِنِّي لَقَائِمٌ أَسْقِي أَبَا طَلْحَةَ وَفُلَانًا وَفُلَانًا إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: وَهَلْ بَلَغَكُمُ الْخَبَرُ؟ فَقَالُوا: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: حُرِّمَتِ الْخَمْرُ، قَالُوا: أَهْرِقْ هٰذِهِ الْقِلَالَ يَا أَنَسُ!، قَالَ: فَمَا سَأَلُوا عَنْهَا وَلَا رَاجَعُوهَا بَعْدَ خَبَرِ الرَّجُلِ.

التمرين ـ ٨

استخرج أداة الاستثناء والمستثنى والمستثنى منه من الآيات الآتية وأعرب المستثنى واذكر نوعه:

نموذج: قال تعالى: فَسَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ إِلَّا إِبْلِيسَ.

إلا: أداة الاستثناء الملائكة: مستثنى منه.

إِبْلِيسَ: منصوب وجوبًا على الاستثناء المنقطع، وعلامة نصبه الفتحة الظاهرة على آخره، ولم ينوّن لأنه ممنوع من الصرف للعجمية والعلمية، والكلام تام موجب.

٢ ـ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا.

٣ ـ وَأَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ.

٤ ـ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ.

٥ ـ وَمِنْهُمْ أُمِّيُّوْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتَابَ إِلَّا أَمَانِيَّ.

٦ ـ وَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ إِلٰى أَهْلِهِ إِلَّا أَنْ يَصَّدَّقُوْا.

٧ ـ وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ إِبْرَاهِيْمَ إِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهُ.

٨ ـ إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوْءِ إِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّي.

٩ ـ فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ اٰمَنَتْ فَنَفَعَهَا إِيْمَانُهَا إِلَّا قَوْمَ يُوْنُسَ.

١٠ ـ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا تَأْثِيْمًا إِلَّا قِيْلًا سَلَامًا سَلَامًا.

١١ ـ وَمَا لِأَحَدٍ عِنْدَهُ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰى إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلٰى.

١٢ ـ عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهِ أَحَدًا إِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ.

١٣ ـ وَالْعَصْرِ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ إِلَّا الَّذِيْنَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ.

١٤ ـ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَّأْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ.

١٥ ـ كَيْفَ يَكُوْنُ لِلْمُشْرِكِيْنَ عَهْدٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ رَسُوْلِهِ إِلَّا الَّذِيْنَ عَاهَدْتُّمْ.

١٦ ـ لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ.

١٧ ـ وَحَفِظْنَاهَا مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ رَّجِيْمٍ إِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ مُّبِيْنٌ.

١٨ ـ إِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا إِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَأَصْلَحُوْا.

١٩ ـ مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ إِيْمَانِهِ إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ

غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ.

٢٠ ـ قُلْ إِنِّيْ لَا أَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا قُلْ إِنِّي لَنْ يُّجِيْرَنِي مِنَ اللّٰهِ أَحَدٌ وَّلَنْ أَجِدَ مِنْ دُوْنِهِ مُلْتَحَدًا إِلَّا بَلَاغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسَالَاتِهِ.

التمرين ـ ٩

استخرج الشاهد من الأحاديث الآتية وأعربه كما في المثال:

نموذج: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهُمْ ذَبَحُوْا شَاةً، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَا بَقِيَ مِنْهَا؟ قَالَتْ: مَا بَقِيَ مِنْهَا إِلَّا كَتِفُهَا، قَالَ ﷺ: بَقِيَ كُلُّهَا غَيْرَ كَتِفِهَا.

إلّا: للحصر. كتف: فاعل، مرفوع وعلامة رفعه الضمة الظاهرة على آخره، والاستثناء مفرغ.

كلُّها: ها: مستثنى منه، مجرور بالإضافة، مضاف إليه، في محل جر. غير: أداة الاستثناء، منصوب وجوبًا؛ لأن لكلام تام موجب، والاستثناء متصل، وعلامة نصبه الفتحة الظاهرة على آخره. كتف: مستثنى، مجرور بالإضافة، مضاف إليه، وعلامة جره الكسرة الظاهرة على آخره.

٢ ـ قَالَ ﷺ: إِنَّ فِي الْمَالِ حَقًّا سِوَى الزَّكَاةِ.

٣ ـ قَالَ ﷺ: لَا يَمُوتُ لِمُسْلِمٍ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَيَلِجَ النَّارَ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ.

٤ ـ قَالَ ﷺ: رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ يَوْمٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَنَازِلِ.

٥ ـ قَالَ خَبَّابٌ رضي الله عنه: الْمُسلِمُ يُؤْجَرُ فِي كُلِّ شَيْءٍ خَلَا مَا يَجعَلُ فِي هَذَا التُّرَابِ.

٦ ـ قَالَ ﷺ: إِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ اسْمًا مِئَةً إِلَّا وَاحِدًا مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ.

٧ ـ قَالَ ﷺ: أَصدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةُ لَبِيدٍ: أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ.

٨ ـ قَالَ ﷺ: صَلَاةٌ فِي مَسجِدِي هَذَا خَيرٌ مِن أَلفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسجِدَ الْحَرَامَ.

٩ ـ قَالَ ﷺ: مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا فَإِنَّهُ يَنْقُصُ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ عَمَلِهِ قِيرَاطٌ إِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ أَوْ مَاشِيَةٍ.

١٠ ـ قَالَ ﷺ: لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِنَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ أَنْ يُصِيْبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَهُمْ.

١١ ـ قَالَ ﷺ: مَا لأَحَدٍ عِندَنَا يَدٌ إلا وَقَد كَافَينَاهُ مَا خَلاَ أبَا بَكرٍ فَإنَّ لَهُ عِندَنَا يَدًا يُكَافِيهِ اللّٰهُ بِهَا يَومَ القِيَامَةِ.

١٢ ـ قَالَ ﷺ: لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ أُحُدٍ ذَهَبًا لَسَرَّنِي أَنْ لَا يَمُرَّ عَلَيَّ ثَلَاثُ لَيَالٍ وَعِنْدِي مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا شَيْءٌ أُرْصِدُهُ لِدَيْنٍ.

١٣ ـ قَالَ ﷺ: الْحَائِضُ وَالنُّفَسَاءُ إِذَا أَتَتَا عَلَى الْوَقْتِ تَغْتَسِلَانِ وَ تُحْرِمَانِ وَتَقْضِيَانِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ الطَّوافِ بِالْبَيْتِ.

١٤ ـ قَالَ ﷺ: كُلُّ بَنِي آدَمَ يَطْعُنُ الشَّيْطَانُ فِي جَنْبَيْهِ بِإِصْبَعِهِ حِيْنَ يُولَدُ غَيْرَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذَهَبَ يَطْعَنُ فَطَعَنَ فِي الْحِجَابِ.

١٥ ـ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰه ﷺ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ إِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَأَيْتُهُ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ.

١٦ ـ قَالَ ﷺ: مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَرَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَكْمَلَهَا وَأَحْسَنَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُونَهَا وَيَتَعَجَّبُونَ وَيَقُولُونَ لَولَا مَوضِعُ اللَّبِنَةِ.

١٧ ـ قَالَ ﷺ: لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا غَيْرَ رَبِّي لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ وَلَكِنْ أُخُوَّةُ الإِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهُ، لَا يَبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ بَابٌ إِلَّا سُدَّ إِلَّا بَابَ أَبِي بَكْرٍ.

١٨ ـ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي فِي السَّفَرِ عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ يُومِي إِيْمَاءً صَلَاةَ اللَّيْلِ إِلَّا الفَرَائِضَ وَيُوتِرُ عَلَى رَاحِلَتِهِ.

١٩ ـ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَدَدْنَا النَّبِيَّ ﷺ فِي مَرَضِهِ فَقَالَ: لَا تَلُدُّونِي، فَقُلْنَا: كَرَاهِيَةَ الْمَرِيْضِ لِلدَّواءِ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ: لَا يَبْقَى أَحَدٌ مِنْكُمْ إِلَّا لُدَّ غَيْرَ الْعَبَّاسِ فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ.

٢٠ ـ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ خَتَنِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَخِي جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ ﷺ قَالَ: مَا تَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ مَوْتِهِ دِرْهَمًا وَلَا دِيْنَارًا وَلَا عَبْدًا وَلَا أَمَةً وَلَا شَيْئًا إِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ وَأَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً.

٢١ ـ قَالَ ﷺ: إِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ وَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ: قَدِّمُونِي وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ: يَا وَيْلَهَا أَيْنَ يَذْهَبُونَ بِهَا يَسْمَعُ صَوتَهَا كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الإِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَهُ صَعِقَ.

٢٢ـ قَالَ ﷺ: حَرَّمَ اللّٰهُ مَكَّةَ فَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَا لِأَحَدٍ بَعْدِي، أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ لَا يُخْتَلَى خَلَاهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا تُلْتَقَطُ لُقَطَتُهَا إِلَّا لِمُعَرِّفٍ فَقَالَ الْعَبَّاسُ ﷺ: إِلَّا الْإِذْخِرَ لِصَاغَتِنَا وَقُبُورِنَا فَقَالَ: إِلَّا الْإِذْخِرَ.

التمرين ـ ١٠

نموذج في الإعراب:

١ـ قَالَ ﷺ: إِنَّ فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ.

قال: فعل ماض، مبني على الفتح، وفاعله ضمير مستتر جوازًا، تقديره: "هو".

صلّى: فعل ماض، مبني على الفتحة المقدرة على الألف، منع من ظهورها التعذر.

اللّٰه: لفظ الجلالة فاعل مرفوع، وعلامة رفعه الضمة الظاهرة على آخره.

عليه: على: حرف جر، مبني على السكون، لا محل له من الإعراب، **ه:** ضمير متصل، مبني على الكسرة، في محل جر بحرف جر.

و: عاطفة، مبنية على الفتح، لا محل لها من الإعراب.

سلّم: فعل ماض، مبني على الفتح وفاعله ضمير مستتر جوازًا، تقديره: "هو".

إن: حرف نصب وتوكيد ومشبه بالفعل، لا محل له من الإعراب.

في الحبة: في: حرف جر، مبني على السكون، لا محل له من الإعراب، **الحبة:** اسم مجرور بحرف جر، وعلامة جره الكسرة الظاهرة على آخره، والجار والمجرور متعلقان بخبر مقدم محذوف لـ "إن".

السوداء: نعت لـ "الحبة" مجرور، وعلامة جره الكسرة الظاهرة على آخره.

شفاء: اسم "إن" مؤخر منصوب، وعلامة نصبه الفتحة الظاهرة على آخره.

من كل: من: حرف جر، مبني على السكون، لا محل له من الإعراب، **كل:** اسم مجرور بحرف جر، وعلامة جره الكسرة الظاهرة على آخره، وهو مضاف.

والجار والمجرور متعلقان باسم مؤخر "إن".

داء: اسم مجرور بالإضافة، مضاف إليه، وعلامة جره الكسرة الظاهرة على آخره، وهو مستثنى منه.

إلا: أداة الاستثناء، مبنية على السكون، لا محل لها من الإعراب.

السَّام: منصوب على الاستثناء المتصل وجوبًا؛ لأن الكلام تام موجب، وعلامة نصبه الفتحة الظاهرة على آخره.

الجملة "قال ﷺ": ابتدائية، لا محل لها من الإعراب.

الجملة "صلّى الله عليه وسلم": دعائية، لا محل لها من الإعراب.

الجملة "إن في الحبة السوداء شفاء .... الخ": في محل نصب، مقول القول.

٢ـ أعجبتني القصيدة كُلُّها حاشا بيتٍ / بيْتًا / ما عدا بيتًا.

أعجبتْ: أعجب: فعل ماض، مبني على الفتحة. **ت:** للتأنيث، لا محل لها من الإعراب. **ن:** للوقاية. **ي:** ضمير متصل، مبني على السكون، في محل نصب مفعول به.

القصيدة: مستثنى منه، فاعل مرفوع، وعلامة رفعه الضمة الظاهرة على آخره.

كلها: كل: توكيد معنوي مرفوع، وعلامة رفعه الضمة الظاهرة على آخره، وهو مضاف.

ها: ضمير متصل، مبني على السكون، في محل جر بالإضافة، مضاف إليه.

١ـ حاشا: حرف جر، مبني على السكون.

بيت: مستثنى، مجرور بحرف جرٍّ، وعلامة جره الكسرة الظاهره على آخره.

حاشا بيت: الجار والمجرور متعلقان بـ "أعجبت".

٢ـ حاشا: فعل ماض جامد، مبني على السكون، وفاعله ضمير مستتر وجوبًا: "هو" يعود إلى المستثنى منه.

بيتا: مفعول به منصوب، وعلامة نصبه الفتحة الظاهرة على آخره.

الجملة "أعجبتني القصيدة ....": ابتدائية، لا محل لها من الإعراب.

الجملة الفعلية "حاشا بيتا": في محل نصب حال من المستثنى منه.

٣ـ ما: مصدرية، مبنية على السكون، لا محل لها من الإعراب.

عدا: فعل ماض جامد، مبني على السكون، وفاعله ضمير مستتر، تقديره: "هو" يعود إلى المستثنى منه.

بيتا: مستثنى مفعول به منصوب، وعلامة نصبه الفتحة الظاهرة على آخره.

ما عدا بيتا: الجملة في محل نصب حال من المستثنى منه.

أعرب الجمل الآتية:

١ ـ لَا يَعْمَلُ أَحَدٌ لِمَا بَعْدَ المَوْتِ سِوَى الكَيِّسِ.

٢ ـ قَالَ ﷺ: مَن حَلَفَ بِمِلَّةٍ سِوَى الإِسْلَامِ كَاذِبًا مُتَعَمِّدًا فَهُوَ كَمَا قَالَ.

٣ ـ جَزِيْرَةُ العَرَبِ مُحِيْطَةٌ بِالمَاءِ مِن جَمِيعِ الجِهَاتِ حَاشَا جِهَةٍ وَاحِدَةٍ.

٤ ـ قَالَ ﷺ: كُلُّ ابْنِ آدَمَ تَأْكُلُهُ الْأَرْضُ إِلَّا عَجْبَ الذَّنَبِ، مِنْهُ خُلِقَ وَفِيْهِ يُرَكَّبُ.

٥ ـ قال ﷺ: لَا تَكْتُبُوا عَنِّي شيئًا إِلَّا القُرْآن، مَنْ كَتَبَ عَنِّي شَيْئًا غَيْرَ القُرْآنِ فَلْيَمْحُه.

٦ ـ قَالَ ﷺ: قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ: كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصَّوْمَ فَإِنَّهُ لِي، وَأَنَا أَجْزِيْ بِهِ.

٧ ـ قالَ رسولُ اللّٰهِ ﷺ : أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قالَهَا الشاعِرُ كَلِمَةُ لَبِيْدٍ: أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ باطِلٌ.

٨ ـ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نوحًا إِلَى قَوْمِهِ فَلَبِثَ فِيْهِمْ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا فَأَخَذَهُمُ الطُّوفَانُ وَهُمْ ظَالِمُوْنَ.

الدرس الخامس والعشرون

النداء

الأمثلة:

(أ) عَلَم مفرد

١ ـ قالَ تعالى: قَالَ يٰآدَمُ أَنْبِئْهُمْ بِأَسْمَآئِهِمْ.

٢ ـ قالَ تعالى: يٰمَرْيَمُ اقْنُتِي لِرَبِّكِ وَاسْجُدِيْ وَارْكَعِيْ مَعَ الرَّاكِعِيْنَ.

٣ ـ قالَ تعالى: وَنَادَيْنَاهُ أَنْ يَّآ إِبرَاهِيْمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيا.

(ب) نكرة مقصودة

١ ـ قالَ تعالى: قِيْلَ يآ أَرْضُ ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَ يَا سَمَآءُ أَقْلِعِيْ.

٢ ـ قالَ تعالى: يا نَارُ كُونِي بَرْداً وَّ سَلاَمًا عَلى إِبْرَاهِيْمَ.

٣ ـ يا رَجُلُ لَا تَعْجَلْ فَإِنَّ فِي الْعَجَلَةِ النَّدَامَةَ.

(ج) نكرة غيرمقصودة

١ ـ يا ظَالِمًا لَكَ حِسَابٌ عَسِيْرٌ.

٢ ـ يا كَيِّسًا استعدَّ لِمَا بَعْدَ المَوْتِ.

٣ ـ يا عَاصِيًا تُبْ إِلَى اللّٰهِ.

(د) المضاف

١ ـ قالَ تعالى: يا نِسَآءَ النَّبِي لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ.

٢ ـ قالَ تعالى: يا بَنِيْ آدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ.

٣ ـ قالَ تعالى: يا صَاحِبَي السِّجْنِ أَأَرْبَابٌ مُتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ أَمِ اللّٰهُ الْواحِدُ الْقَهَّارُ.

(٥) الشبيه بالمضاف

١ ـ يا واسعًا عِلْمُهُ إيَّاكَ وَالْغُرُوْرَ.

٢ ـ يا غاصبًا مَالَ غَيْرِكَ اتَّقِ اللّٰهَ.

٣ ـ قالَ تعالى: يا حَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ.

شرح وتفصیل:

مخاطب کو بلانے اور اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے عربی میں جو اسلوب استعمال ہوتا ہے اسے نحو کی اصطلاح میں "أسلوب النداء" کہتے ہیں۔ یہ اسلوب حرف النداء اور منادی پر مشتمل ہوتا ہے۔ حروف النداء آٹھ ہیں: یا، أیا، هَیَا، أي، آيْ، أ، آ، وا [1]۔ منادی اس اسم کو کہتے ہیں جسے پکارا جا رہا ہو، یہ حرف نداء کے فوراً بعد آتا ہے۔

أقسام المنادى وأحكامه

منادی کی پانچ قسمیں ہیں:

١ ـ علم مفرد:

مجموعہ الف کے ذیل میں جو مثالیں ہیں ان میں یا حرف نداء ہے اور اس کے بعد آنے والے اسماء آدم، مریم، إبراهيم منادی علم مفرد [2] ہیں یعنی مضاف یا شبیہ بالمضاف نہیں۔ منادی علم مفرد مَبْنِيٌّ فِي مَحَلِّ نَصْبٍ ہوتا ہے اور اس کے بناء کی علامت وہی ہوتی ہے جو اس کے رفع کی علامت ہے یعنی اسم مفرد، جمع تکسیر، جمع مؤنث سالم ضمہ پر مبنی ہوں گے کیونکہ یہ ضمہ سے مرفوع ہوتے ہیں، اسی طرح مثنیٰ الف پر اور جمع سالم واو پر مبنی ہوگا۔ بناء کی علامت کبھی ظاہری ہوتی ہے جیسا کہ جملہ ۱ اور ۲۔ قَالَ يَآدَمُ أَنْبِئْهُمْ بِأَسْمَآئِهِم، يَامَرْيَمُ اقْنُتِي لِرَبِّكِ وَاسْجُدِي اور کبھی تقدیری جیسا کہ جملہ ۳۔ يَا مُوْسٰى لَا تَخَفْ [3]۔

---

(۱) ان حروف میں سے حرف "وا" منادی مندوب کے لئے مخصوص ہے جس کا تفصیلی ذکر آئندہ دروس میں آئے گا۔

(۲) علم مفرد کے تحت مفرد مذکر، جیسے: یا محمد، اسکا مثنی: یا محمدان، اس کی جمع: یا محمدون، مفرد مؤنث، جیسے: یا عائشة، اس کا مثنی: یا عائشتان، اسکی جمع: یا عائشات اور وہ اعلام جو نداء سے پہلے ہی مرکب ہوں، جیسے: یا سیبویہ سب داخل ہیں۔

(۳) ﴿یا موسی﴾ موسی: منادی علم مفرد مبني علی الضم المقدر علی آخره منع من ظهورها التعذر في محل نصب.

۲۔ نکرة مقصودة:

مجموعہ ب کی تمام مثالیں منادی نکرہ مقصودہ أرض، سماء، نار، رجل پر مشتمل ہیں۔نکرہ مقصودہ کے ذریعے ایک ہی جنس کے بہت سے افراد میں سے ایک یا ایک سے زیادہ افراد کی نداء کے ذریعے تعیین کی جاتی ہے اس تعیین کی وجہ سے وہ فرد معرفہ سمجھا جاتا ہے، جیسا کہ جملہ ۲۔ يَا نَارُ كُوْنِي بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلَى إِبْرَاهِيْم میں یا نار سے واضح ہے کہ کلمہ نار خطاب سے پہلے نکرہ تھا، لیکن جب اس کے ذریعے ایک خاص آگ (یعنی وہ آگ جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے سلگائی گئی تھی) کو مخاطب کیا گیا تو یہ نکرہ مقصودہ ہوگیا۔منادی نکرہ مقصودہ کے اعراب منادی علم مفرد کی طرح ہوتے ہیں۔

۳۔ نكرة غير مقصودة:

مجموعہ ج کی تمام مثالیں منادی نکرہ غیر مقصودہ ظالمًا، كيّسًا، عاصيًا پر مشتمل ہیں، اس میں ایک ہی جنس کے کسی فرد کو بغیر تعیین کے مخاطب کیا جاتا ہے اور چونکہ اس نداء کے ذریعے سے کوئی خاص فرد مقصود نہیں ہوتا اس لئے اس کو نکرہ غیر مقصودہ کہتے ہیں، جیسا کہ جملہ ۱۔ يا ظالمًا لَكَ حِسَابٌ عَسِيْرٌ میں ظالمًا سے ہر وہ شخص مراد ہے جو ظالم ہو۔ منادی نکرہ غیر مقصودہ وجوبًا منصوب ہوتا ہے۔

٤۔ مضاف:

مجموعہ د کی مثالوں میں تمام منادی نساء، بني، صاحبي مضاف ہیں، منادی مضاف بھی وجوبًا منصوب ہوتا ہے۔

٥۔ الشبيه بالمضاف:

مجموعہ ہ کی مثالوں میں تمام منادی وَاسِعًا، غَاصِبًا، حَسْرَةً شبیہ بالمضاف ہیں[1]، جملہ ۱۔ يَا وَاسِعًا عِلْمه إيّاك والغرور میں شبیہ بالمضاف وَاسِعًا کا معمول عِلْم فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے اور جملہ ۲۔ يَا غَاصِبًا مَالَ غَيْرِكَ إتَّقِ اللّٰه میں شبیہ بالمضاف غَاصِبًا کا معمول مَالَ غَيْرِكَ مفعول بہ منصوب ہے اور جملہ ۳۔ يَا حَسْرَةً عَلَى العِبَادِ میں شبیہ بالمضاف حَسْرَةً کا معمول عَلَى العِبَادِ جار و مجرور ہے، منادی شبیہ بالمضاف بھی وجوبًا منصوب ہوتا ہے۔

---

(۱) شبیہ بالمضاف وہ اسم ہے جس کے معنی اسکے بعد آنے والے معمول کے بغیر اداء نہ ہوں یعنی جس طرح مضاف اپنے مضاف الیہ کے بغیر مکمل معنی ادا نہیں کرسکتا اسی طرح شبیہ بالمضاف کا معنی اس کے معمول کے بغیر ادا نہیں ہوتا اسی لئے ایسے اسم کو شبیہ بالمضاف کہتے ہیں، البتہ ظاہری اعتبار سے دونوں میں یہ فرق ہوتا ہے کہ مضاف الیہ اپنے عامل (مضاف) سے مجرور ہوتا ہے، جبکہ شبیہ بالمضاف کا معمول مرفوع، منصوب اور اس سے متعلق جار و مجرور بھی ہوسکتا ہے۔

قواعد:

۱۔مخاطب کو بلانے اور اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے عربی میں جو اسلوب استعمال ہوتا ہے اسے نحو کی اصطلاح میں أسلوب النداء کہتے ہیں اسکے آٹھ حروف ہیں: یا، أیا، ھیا، أيْ، آيْ، أ، آ، وا۔

۲۔منادی کی پانچ قسمیں ہیں: ۱۔علم مفرد ۲۔ نکرۃ مقصودۃ ۳۔ نکرۃ غیر مقصودۃ ٤۔ مضاف ٥۔ شبیه بالمضاف۔

۳۔منادی علم مفرد اور منادی نکرہ مقصودہ مبني في محل نصب ہوتے ہیں۔

۴۔منادی نکرہ غیر مقصودہ، منادی مضاف اور منادی شبیہ بالمضاف وجوبًا منصوب ہوتے ہیں۔

أمور تتعلق بالمنادی

۱۔ حذف حرف النداء:

۱۔ قال تعالی: يُوسُفُ أَعْرِضْ عَنْ هٰذَا.

۲۔ قال تعالی: رَبِّ أَرِنِي أَنْظُرْ إِلَيْكَ.

۳۔ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالعَفَافَ وَالغِنٰى.

شرح وتفصیل:

حرف نداء اگر یـــا ہوتو اسکولفظًا حذف کرنا جائز ہے، اسکے علاوہ کسی اور حرف نداء کو حذف کرنا جائز نہیں، جملہ ا اور۲۔ يُوسفُ أَعْرِضْ عَنْ هٰذَا، رَبِّ أَرِنِي أَنْظُرْ إِلَيْكَ میں حرف نداء یا محذوف ہے۔

مندرجہ ذیل صورتوں میں یا کو بھی حذف کرنا جائز نہیں:

۱۔المنادی المندوب، مثلاً: يَا حَسْرَتَا عَلَى مَا فَرَّطْتُ فِي جَنْبِ اللّٰهِ ،ترجمہ: ہائے افسوس ان تقصیروں پر جو میں نے اللہ کے بارے میں کیں۔

۲۔ نداء لفظ الجلالة غير المختوم بميم مشددة، مثلاً: يَا اَللّٰهُ ارْحَمِ الضُّعَفَاءَ[1]، ترجمہ: اے اللہ ضعفاء پر رحم کیجئے۔

---

(۱) یا لگنے کے بعد لفظ جلالہ اللہ کا ہمزہ، همزة القطع ہو جاتا ہے۔

۳۔ المنادی المستغاث به، مثلاً: يَا لَلّٰهِ لِلْمُسْلِمِيْن، ترجمہ: اے اللہ! مسلمانوں کی مدد کیجئے۔

۴۔ المنادی النكرة غير المقصودة، مثلاً: حَذَارِ حَذَارِ يَا مُبْتَدِعًا فَإِنَّ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ، ترجمہ: خبردار اے بدعتی، ہر بدعت گمراہی ہے۔

۵۔ المنادی المتعجب منه، مثلاً: يَا لَفَضْلِ الأُسْتَاذِ، ترجمہ: استاد کے کتنے زبردست احسانات ہیں یا استاد کا کتنا فضل ہے۔

۶۔ المنادی ضمير المخاطب، مثلاً: يا أنتَ اصْبِر، الصَّبْرُ نِصْفُ الإِيْمَانِ، ترجمہ: اے شخص صبر کرو، صبر آدھا ایمان ہے۔

اگر منادی اسم اشارہ ہو تو یا کا حذف بھی جائز ہے اور اثبات بھی، لیکن اثبات افضل ہے، جیسے: يَا هٰذَا أَطِعْ أَبَاكَ، هٰذَا! أَطِعْ أَبَاكَ۔

اگر منادی لفظ جلالہ اللّٰہ ہو تو اکثر اس یا[1] کو حذف کر کے اس کے عوض میم مشدّدة مفتوحة کو تعظیماً لفظ جلالہ اللّٰہ کے آخر میں ملحق کر دیا جاتا ہے، جیسے جملہ ۳۔ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ الهُدٰى وَالتُّقٰى وَالعَفَافَ وَالغِنٰى[2]۔

۲۔ حذف المنادى:

١۔ أَلَا يَا اسْجُدُوْا لِلّٰهِ.

٢۔ يَا رَحِمَكَ اللّٰهُ جِئْتُ أَطْلُبُ مِنْكَ عِلْمًا.

٣۔ يَا حَبَّذَا الجَنَّةُ وَاقْتِرَابُهَا طَيِّبَةٌ وَبَارِدًا شَرَابُهَا.

٤۔ قال تعالى: يَا لَيْتَنِي كُنْتُ مَعَهُمْ فَأَفُوْزَ فَوْزًا عَظِيْمًا.

٥۔ يَا رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٌ فِي الآخِرَةِ.

(۱) واضح رہے کہ لفظ جلالہ اللّٰہ سے پہلے یا کے علاوہ اور کوئی حرف نداء نہیں آتا۔ (۲) اللّٰھم عموماً نداء کیلئے استعمال ہوتا ہے، لیکن کبھی کبھی جوابی حرف نعم یا لا سے پہلے سامع کے لئے جواب کی تقویت اور مضمون کی تاکید کیلئے آتا ہے مثلاً: سَئلتُ زيدًا: هل ترْغَبُ فِي عِلمِ الحَدِيْثِ؟ فقال: اللّٰهم نعم، فسئلتُه: وهل لكَ رغبةٌ فِي الفَلْسَفةِ؟ فأجاب: اللّٰهم لا گویا کہ زید یہ کہنا چاہتا ہے کہ واللّٰہ نعم یا واللّٰہ لا اور کبھی کسی چیز کے شاذ یا بعید الوقوع ہونے پر دلالت کرتا ہے، جیسے: سَأَتَعَلَّمُ الفِقْهَ اللّٰهُمَّ إِلَّا إِذَا أَبَى الأُسْتَاذ، کیونکہ یہ بعید از امکان ہے کہ استاد تعلیم پر راضی نہ ہو۔ ان صورتوں میں اس کے اعراب نداء کی طرح ہوں گے، البتہ یہ نداء غیر حقیقی ہے یعنی اپنے اصلی معنی کے بجائے ایک دوسرے معنی میں مستعمل ہے یعنی پختگی جواب اور تاکید مضمون یا شذوذ اور بُعدِ وقوع کا فائدہ دے رہا ہے۔

شرح وتفصیل:

اصل یہ ہے کہ منادی کلام میں مذکور ہو، لیکن درج ذیل صورتوں میں اس کا حذف کرنا بھی جائز ہے:

۱۔حرف نداء یا کے بعد فوراً فعل امر آئے، جیسے جملہ ۱۔ أَلَا يَا اسْجُدُوا لِلّٰهِ، أي: ألا يا قوم اسجدوا لِلّٰهِ۔

۲۔ یا کے بعد ایسا فعل ماضی آئے جس سے مراد دعا ہو، جیسے جملہ ۲۔ يَا رَحِمَكَ اللّٰهُ جِئْتُ أَطْلُبُ مِنْكَ عِلْمًا أي يا عالم رحمك اللّٰه جئتُ أطلب منك علمًا۔

۳۔ یا کے بعد فعل حبّذا آئے، جیسے جملہ ۳۔ يَا حَبَّذَا الْجَنَّةُ وَاقْتِرَابُهَا طَيِّبَةً وَبَارِدًا شَرَابُهَا أي يا قوم حبذا الجنّة واقترابها۔

۴۔ یا کے بعد لیت واقع ہو، جیسے جملہ ۴۔ يَا لَيْتَنِي كُنْتُ مَعَهُمْ فَأَفُوْزَ فَوْزًا عَظِيْمًا، أي: يا قوم ليتني كنت معهم فأفوز فوزًا عظيمًا۔

۵۔ یا کے بعد رُبّ واقع ہو، جیسے جملہ ۵۔ يَا رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٌ فِي الآخِرَةِ أي يا قوم نساء رُبّ كاسية في الدنيا عارية في الآخرة۔

قواعد:

۱۔حرف نداء یا کو حذف کرنا جائز ہے بشرطیکہ سیاق اس پر دلالت کرے۔

۲۔اگر یا کے بعد فعل امر یا فعل ماضی دعائیہ یا فعل حبذا یا حرف رُبّ یا لیت آئے تو منادی کو حذف کرنا جائز ہے۔

۳۔ المنادى المضاف إلى ياء المتكلم:

(أ) منادى صحيح الآخر

١ ـ يَا عِبَادِيْ أَنَا اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ.

٢ ـ قال تعالى: يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ أَسْرَفُوْا عَلٰى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا.

٣ ـ قال تعالى: يَا عِبَادِ فَاتَّقُوْنِ.

٤ ـ قال تعالى: يَا وَيْلَتٰى أَعَجَزْتُ أَنْ أَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ.

٥ـ يَا طَالِبَ اجْتَهِدْ.

٦ـ يَا أَبَتِ / يَا أَبَتَ / يَا أَبَهْ فَضْلُ فوزي يَرْجِعُ إليكَ.

٧ـ يَا أُمَّتِ / يَا أُمَّتَ / يَا أُمَّهْ جَنَّتِي تَحْتَ قَدَمَيْكِ.

٨ـ يابْنَ خالِيْ / خالِيَ لَا تَسْتَصْغِرْ حَسَنَةً.

٩ـ قال تعالى: يَا ابْنَ أُمَّ لَا تَأْخُذْ بِلِحْيَتِي وَلَا بِرَأْسِي.

١٠ـ قال تعالى: قَالَ ابْنَ أُمَّ إِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِي.

١١ـ يَا سَائِقِي / سَائِقِيَ إِلَى الْخَيْرَاتِ جُزِيْتَ خَيْرًا.

(ب) منادى معتل الآخر

١ـ يَا فَتَايَ احْذَرْ أَنْ يَكُوْنَ عِلْمُكَ حُجَّةً عَلَيْكَ.

٢ـ يَا هَادِيَّ إِلَى الْحَيَاةِ الطَّيِّبَةِ أَفَاضَ اللّٰهُ عَلَيْكَ رَحَمَاتِهِ.

٣ـ يَا تِلْمِيْذَيَّ إن تجتهدا تفوزا.

٤ـ يَا مُعَلِّمِيَّ بِكُمْ نِلْتُ مَا نِلْتُ.

٥ـ يَا بُسْتَانِيَّ اجْعَلْ لِي بَاقَةً مِنَ الأَزْهَارِ الْمُلَوَّنَةِ.

شرح وتفصیل:

منادی مضاف إلی یاء المتکلم یا تو صحیح الآخر ہوتا ہے یا معتل الآخر، مجموعہ الف کی مثالوں میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ منادی مضاف إلی یاء المتکلم اگر صحیح الآخر ہوتو اسکی درج ذیل صورتیں ہوں گی:

ا۔ اگر اضافت معنوی[1] ہوگی تو یاء المتکلم میں پانچ صورتیں جائز ہوں گی:

(ا) یاء المتکلم ساکن ہو، جیسے جملہ ا۔ یَا عِبَادِي أَنَا اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ[2]۔

(۱) اضافت معنویہ وہ اضافت ہے جس میں وصف کی اضافت اپنے معمول کی طرف نہ ہو، یہ مضاف کو تعریف یا تخصیص کا فائدہ دیتی ہے، جیسے: مفتاح الدار۔

(۲) عبادي: عبادِ: منادى مضاف منصوب وعلامة نصبه الفتحة المقدرة على اخره منع من ظهورها الكسرة التي جاء ت لمناسبة الياء، ي: مضاف إليه مبني على السكون في محلّ جرّ بالإضافة مضاف إليه.

(۲) یاء المتکلم مفتوح ہو، جیسے جملہ۲۔ يا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا۔

(۳) یاء المتکلم محذوف ہو اور مضاف کے آخری حرف پر کسرہ ہو جو یاء المتکلم پر دلالت کرے، جیسے جملہ۳۔ یا عِبَادِ فَاتَّقُوْنِ۔[1]

(۴) کسرہ کو فتحہ اور یاء المتکلم کو الف سے بدل دیا جائے، جیسے جملہ۴۔ يَا وَيْلَتٰى أَعَجَزْتُ أَنْ أَكُوْنَ مِثْلَ هَذَا الْغُرَابِ[2]، اس صورت میں الف کے بعد هاء السکت بھی لگ سکتا ہے، جیسے: يَا وَيْلَتَاه۔

(۵) یاء المتکلم جو الف میں تبدیل ہوگیا ہے محذوف ہو اور اس سے پہلے والے حرف پر فتحہ ہو، جیسے جملہ۵۔ يا طالبَ اجْتَهِد[3]۔

۲۔ اگر منادی مضاف إلی یاء المتکلم کلمہ أب یا أمّ ہو تو اس میں مندرجہ بالا پانچ صورتوں کے علاوہ مزید تین صورتیں جائز ہیں:

(۱) یاء المتکلم کو حذف کر کے اس کی جگہ تاء التأنیث الحرفیة المبنیة علی الکسر لائی جائے، جیسے جملہ ۶ اور ۷۔ يا أَبَتِ فَضْلُ فَوزِي يَرْجِعُ إليكَ، يا أُمَّتِ جنَّتي تَحْتَ قَدَمَيْكِ[4]۔

(۲) یاء المتکلم کو حذف کر کے اس کی جگہ تاء التأنیث الحرفیة المبنیة علی الفتح لائی جائے، جیسے جملہ ۶ اور ۷۔ يا أبتَ فَضْلُ فَوزِي يَرْجِعُ إليك، يَا أُمَّتَ جَنَّتِي تَحْت قَدَمَيْكِ۔

(۳) وقف کی صورت میں اس تاء کو هاء میں تبدیل کر دیا جائے، جیسے جملہ ۶ اور ۷۔ يا أبَهْ فَضْلُ فَوزِي يَرْجِعُ إليك، يا أُمَّهْ جَنَّتِي تَحْت قَدَمَيْك۔

۳۔ اگر منادی ایسے اسم کا مضاف ہو جو یاء متکلم کی طرف مضاف ہو تو اس یاء کا اثبات ضروری ہے چاہے وہ یاء مفتوح ہو یا ساکن، جیسے جملہ۸۔ يَا بْنَ خالِيْ / خالِيَ لا تَسْتَصْغِرْ حَسَنَةَ البتة ابن أم اور ابن عم اس قاعدے سے مستثنی ہیں، ان دونوں میں یاء کا اثبات اور حذف دونوں جائز ہے، لیکن حذف افصح ہے، حذف کی صورت میں اسکے بدلے کسرہ اور فتحہ

---

(۱) يا عبادِ: عباد: منادى منصوب بالفتحة المقدرة على ما قبل ياء المتكلم المحذوفة للتخفيف.

(۲) ويلتى: منادى منصوب وعلامة نصبه الفتحة المقدرة على ما قبل ياء المتكلم المنقلبة ألفًا والمفتوح ما قبلها.

(۳) يا طالب: منادى منصوب وعلامة نصبه الفتحة المقدرة على ما قبل ياء المتكلم المنقلبة ألفًا المحذوفة تخفيفًا والمفتوح ما قبلها.

(٤) يا أبت: أب: منادى منصوب وعلامة نصبه الفتحة الظاهرة وهو مضاف وياء المتكلم المحذوفة مضاف إليه، ت: تاء التأنيث جاءت عوضًا عن ياء المتكلم مع بقائها حرفًا للتأنيث وليست المضاف إليه.

دونوں لا سکتے ہیں، جیسے جملہ ۹ اور ۱۰۔ قَالَ ابْنَ أُمَّ لَا تَأْخُذْ بِلِحْيَتِي وَلَا بِرَأْسِي، قَالَ ابن أمَّ إنَّ القومَ اسْتَضْعَفُونِي۔

۴۔ اگر اضافت لفظی ہو(۱) اور منادی مفرد ہو(۲) تو یاء المتکلّم فتحہ یا سکون پر مبنی ہوگی اور اسکا حذف کرنا جائز نہ ہوگا، جیسے جملہ ۱۱۔ یا سائِقِي / سائِقِيَ إلى الخَيْرَاتِ جُزِيْتَ خَيْرًا۔

مجموعہ ب کی مثالوں پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ منادی معتل الآخر اگر مضاف إلى ياء المتكلم ہو تو اس کی یاء حذف نہیں ہوتی اور ہمیشہ مفتوح رہتی ہے، منادی معتل الآخر مضاف إلى ياء المتكلم کی پانچ صورتیں ہیں:

۱۔ المقصور، جیسے جملہ ۱۔ يَا فَتَايَ احْذَرْ أَنْ يَكُوْنَ عِلْمُكَ حُجَّةً عَلَيْكَ۔

۲۔ المنقوص، جیسے جملہ ۲۔ يَا هَادِيَّ إِلَى الحَيَاةِ الطَّيِّبَةِ أَفَاضَ اللّٰهُ عَلَيْكَ رَحمَاتِهِ۔

۳۔ المثنى، جیسے جملہ ۳۔ يَا تِلْمِيْذَيَّ إن تجتهدا تفوزا۔

۴۔ جمع المذكر السالم، جیسے جملہ ۴۔ يَا مُعَلِّمِيَّ بِكُمْ نِلْتُ مَا نِلْت۔

۵۔ المختوم بياء مشددة، جیسے جملہ ۵۔ يَا بُسْتَانِيَّ اِجْعَلْ لِي بَاقَةً مِنَ الأَزْهَارِ المُلَوَّنَة۔

قواعد:

۱۔ اگر منادی صحیح الآخر مضاف إلى ياء المتكلم ہو اور اضافت معنوی ہو تو اس کی یاء میں پانچ صورتیں جائز ہیں:

۱۔ یاء المتکلم الساکنۃ کا باقی رکھنا۔

۲۔ یاء المتکلم المفتوحۃ کا باقی رکھنا۔

۳۔ یاء المتکلم کو حذف کرنا اور مضاف کے آخری حرف کی کسرہ کو باقی رکھنا۔

۴۔ کسرہ کو فتحہ اور یاء المتکلم کو الف سے بدلنا۔

۵۔ یاء المتکلم سے پہلے والے حرف پر فتحہ کو باقی رکھنا۔

۲۔ اگر منادی صحیح الآخر مضاف إلى ياء المتكلم کی اضافت لفظی ہو اور منادی مفرد ہو تو یاء المتکلم میں دو

(۱) اضافت لفظیہ وہ اضافت ہے جو کسی تعریف یا تخصیص کا فائدہ نہ دے، بلکہ اس میں وصف کی اضافت اس کے معمول کی طرف ہو، یہ صرف تخفیف کا فائدہ دیتی ہے یعنی منوّن کی تنوین اور جمع مذکر سالم اور مثنی کا نون الجماعة/ التثنية حذف کر دیتی ہے۔
(۲) جمع مکسر اور جمع مؤنث سالم مفرد صحیح الآخر کے حکم میں ہوتے ہیں۔

صورتیں جائز ہیں:

ا۔ یاء المتکلم الساکنۃ کا باقی رکھنا۔ ۲۔ یاء المتکلم المفتوحۃ کا باقی رکھنا۔

۳۔ منادی معتل الآخر مضاف إلی یاء المتکلم کی یا ہمیشہ مفتوح رہتی ہے۔

٤ ـ أحكام توابع المنادى:

(أ)

١ ـ يَا ذَا النُّوْرَيْنِ عُثْمَانُ.

٢ ـ يَا أَبَا بَكْرٍ وَ عُمَرُ.

٣ ـ يَا عَلِيُّ أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ.

٤ ـ يَا طَلْحَةُ وَأَبَا عُبَيْدَةَ.

(ب)

١ ـ يَا أَبَا حَنِيْفَةَ الفَقِيْهَ.

٢ ـ يَا أَهْلَ العِلْمِ كُلَّكُمْ.

٣ ـ يَا أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ.

٤ ـ يَا مُعَلِّمَ الخَيْرِ وَالْمُتَعَلِّمَ.

(ج)

١ ـ يَا مُعَاوِيَةُ أَمِيْرَ الشَّامِ.

٢ ـ يَا مُحَدِّثُوْنَ كُلُّكُمْ.

٣ ـ يَا حَمْزَةُ أَسَدَ اللّٰهِ.

٤ ـ يَا أُسْتَاذُ وَطَالِبَ العِلْمِ.

(د)

١ ـ يَا مُحَمَّدُ الفقيهُ النفسِ/ الحليمَ.

٢ ـ يَا عُمَّالُ أَجْمَعُوْنَ/ أَجْمَعِيْنَ.

٣ ـ يَا سَعْدُ الفَاتِحَ القَادْسِيَّةِ.

٤ ـ يَا أَمِيْنُ وَالصَّادِقُ القَوْلِ.

(ہ)

١ ـ قال تعالى: يا أَيُّهَا الإِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الكَرِيْمِ.

٢ ـ قال تعالى: يا أَيَّتُهَا النَّفْسُ المُطْمَئِنَّةُ.

٣ ـ يَا هٰؤُلَاءِ التَّلَامِذَةُ.

شرح وتفصیل:

مجموعہ الف کی مثالوں پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ منادی کے بعد اس کا تابع بدل عثمان، أمیر المؤمنین

یا عطف النسق مجرد من أل عمر، أبا عبیدة بن کر آرہا ہے، اس صورت میں تابع کے اعراب مستقل منادی کی طرح ہوں گے [1] اور یہ تابع علم مفرد یا نکرہ مقصودہ ہونے کی صورت میں مبنی ہوگا اور مضاف، شبیہ بالمضاف اور نکرہ غیر مقصودہ ہونے کی صورت میں منصوب ہوگا، چنانچہ مجموعہ الف جملہ ا۔ یَا ذَا النُّوْرَیْنِ عُثْمَانُ میں تابع عثمان اور جملہ ۲۔ یَا أَبَا بَکْرٍ عُمَرُ میں تابع عمر علم مفرد ہونے کی وجہ سے مبنی ہیں، جملہ ۳۔ یَاعَلِيُّ أَمِیرَ المؤمنین میں تابع أمیر المؤمنین اور جملہ ۴۔ یَا طَلْحَةُ وَ أَبَا عُبَیْدَةَ میں تابع أبا عبیدة مضاف ہونے کی وجہ سے منصوب ہے، لہذا منادی معرب ہو یا مبنی دونوں صورتوں میں تابع المنادی کے اعراب مستقل منادی کی طرح ہوں گے، منادی کا معرب یا مبنی ہونا تابع پر اثر انداز نہیں ہوگا، جملہ ۱، ۲ میں منادی معرب ہے اور جملہ ۳، ۴ میں مبنی ہے۔

مجموعہ ب کی مثالوں میں منادی منصوب ہے اور اس کا تابع نعت، توکید، عطف البیان یا عطف النسق معرف بأل ہے اس صورت میں تابع وجوبًا منصوب ہوتا ہے، جملہ ا۔ یَا أَبَا حَنِیْفَةَ الفَقِیْهَ میں تابع نعت ہے، جملہ ۲۔ یَا أَهْلَ العَلْمِ کُلَّکُم میں تابع توکید ہے، جملہ ۳۔ یَا أَبَا بَکْرٍ الصِّدِّیْقَ میں تابع عطف البیان ہے اور جملہ ۴۔ یَا مُعَلِّمَ الخَیْرِ وَالْمُتَعَلِّمَ میں تابع عطف النسق معرف بأل ہے۔

مجموعہ ج کی تمام مثالوں میں منادی مبني ہے اور اس کے تابع نعت، توکید، عطف بیان اور عطف النسق ہیں جو مضاف ہیں، لیکن یہ مضاف "أل" سے خالی ہیں، اس صورت میں بھی تابع وجوبًا منصوب ہوتا ہے، جیسے جملہ ا۔ یَا مُعَاوِیَةُ أَمِیرَ الشَّامِ میں تابع نعت، جملہ ۲۔ یا محدّثون کلَّکم میں تابع توکید، جملہ ۳۔ یا حمزةُ أسدَ اللهِ میں تابع عطف البیان اور جملہ ۴۔ یا أستاذُ و طالبَ العلم میں تابع معطوف عطف النسق ہے۔

مجموعہ د کی مثالوں میں منادی مبنی ہے اور اس کے تابع نعت، توکید، عطف بیان اور عطف النسق ہیں اور یہ سارے توابع مفرد یا مضاف مقترن بـ "أل" ہیں، اس صورت میں تابع کے دو اعراب جائز ہیں:

۱ ـ البناء تبعًا للفظ المنادی.

۲ ـ النصب تبعًا لمحلّ المنادی.

جملہ ا۔ (یا محمدُ الفقیهُ النفس / الحلیمَ) میں تابع نعت ہے، اور جملہ ۲۔ (یا عُمَّالُ أجمعون / أجمعین) میں تابع

(۱) یعنی یہ توابع بذات خود منادی بنیں تو اس صورت میں ان کے جو اعراب ہوں گے وہی اعراب ان کے توابع بننے کی صورت میں ہوں گے گویا کہ متکلم یوں کہہ رہا ہے کہ: یا ذا النورین یا عثمانُ، یا أبا بکر یا عمرُ۔

توکید ہے اور جملہ ۳۔ یا سعدُ الفاتحُ القادسية میں تابع عطف البیان ہے اور جملہ ۴۔ یا أمينُ و الصادقُ القولِ میں تابع عطف النسق ہے۔

مجموعہ کی مثالوں میں منادی أيٌّ، أيّةُ اور اسم الإشارة: هؤلاء ہے اور اس کا تابع بدل معرف بـ"أل" ہے، اس صورت میں تابع ہمیشہ مبنی ہوتا ہے، جیسے جملہ ۱، ۲ اور ۳ سے واضح ہے۔

جدول توابع المنادى

المنادى	تابع المنادى	حكم تابع المنادى
منصوب أو مبني	١ ـ بدل ٢ ـ عطف النسق المجرد من "أل"	كالمنادى المستقل
منصوب	نعت، توكيد، عطف البيان، عطف النسق مقرون "أل".	يجب نصبه
مبني	التابع المضاف المجرد من "أل" سواء كان نعتا أو عطف بيان أو توكيدا أو عطف النسق.	يجب نصبه
مبني	١ ـ النعت المضاف المقرون بـ "أل". ٢ ـ المفرد من النعت. ٣ ـ المفرد من توكيد. ٤ ـ المفرد من عطف بيان. ٥ ـ عطف النسق والمعطوف المقرون بـ "أل".	يجوز رفعه و نصبه
مبني	١ ـ بدل "أي وأية". ٢ ـ بدل اسم الإشارة.	يجب رفعه

قواعد:

۱۔ اگر منادی کا تابع بدل یا عطف النسق مجرد مِن أل ہو تو اسکے اعراب مستقل منادی کی طرح ہوں گے

چاہے منادی منصوب ہو یا مبنی۔

۲۔ اگر منادی منصوب ہو اور تابع نعت، توکید، عطف بیان یا عطف نسق معرف بأل ہو تو تابع وجوبا منصوب ہوگا۔

۳۔ اگر منادی مبنی ہو اور تابع نعت، توکید، عطف بیان یا عطف نسق ہو جو مضاف ہو لیکن "أل" سے خالی ہو تو تابع وجوبا منصوب ہوگا۔

۴۔ اگر منادی مبنی ہو اور تابع نعت، توکید، عطف بیان یا عطف نسق معرف بأل ہو جو مضاف بـ "أل" یا مفرد ہو تو تابع منصوب بھی ہوسکتا ہے اور مبنی بھی۔

۵۔ اگر منادی أيّ، أيةَ اور اسم اشارہ ہو تو اسکا تابع ہمیشہ بدل معرف بـ "أل" مبنی ہوگا۔

التمرين - ١

استخرج من الجمل الآتية كل منادى، وبيّن حالته وعلامة إعرابه أو بناءه واذكر أداته:

نموذج: يُوْسُفُ أَيُّهَا الصِّدِّيْقُ أَفْتِنَا.

يوسف: منادى علم مفرد مبني على الضمة في محل نصب وأداة النداء محذوفة تقديرها "يا".

أيها: أيّ: منادى نكرة مقصودة مبني على الضمة في محل نصب وأداة النداء محذوفة تقديرها "يا".

٢ ـ أَ مُنْفِقًا مَالَكَ! ابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ.

٣ ـ يَا رَجُلًا! اتَّقِ اللّٰهَ وَأَجْمِلْ فِي الطَّلَبِ.

٤ ـ يَا أَمَةَ الرَّحْمٰنِ! أَنْفِقِي يُنْفِقِ اللّٰهُ عَلَيْكِ.

٥ ـ آ مُنْكَبًّا عَلَى الدُّنْيَا! أَكْثِرْ ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ.

٦ ـ آيْ أَخَوَانِ تَنَاصَحَا فِي العِلْمِ وَلَا تَكْتُمَا.

٧ ـ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

٨ ـ أَيَا مُحْسِنِيَّ! أَسْكَنَكُمُ اللّٰهُ بِحَبْوَةِ جَنَاحِهِ.

٩ ـ قال تعالى: وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ يَآ أُولِي الْأَلْبَابِ.

١٠ ـ هَيَا مُعْسِرُ! دُمْ عَلَى الطَّهَارَةِ يُوَسَّعْ عَلَيْكَ رِزْقُكَ.

١١ ـ أَ هٰذَا الطَّالِبُ! اسْتَغْنِ عَمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ يُكْرِمُوكَ.

١٢ ـ بَاكِرِيْ بِالصَّدَقَةِ يَا أُخْتِي! فَإِنَّ البَلَاءَ لَا يَتَخَطَّى الصَّدَقَةَ.

١٣ ـ آ حُمَيْرَاءُ! لَا تَأْكُلِي الطِّيْنَ فَإِنَّهُ يُعْظِمُ الْبَطْنَ يُصْفِرُ اللَّوْنَ.

١٤ ـ أيْ صَاحِبَ الْعِلْمِ! اعْمَلْ بِمَا تَعْلَمُ يُعَلِّمْكَ اللّٰهُ مَا لَا تَعْلَمُ.

١٥ ـ مَهْ، يَا مُبْتَدِعًا فَإِنَّ الاقْتِصَادَ فِي السُّنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الاجْتِهَادِ فِي الْبِدْعَةِ.

١٦ ـ هَيَا ابْنَ عَمٍّ عَلَيْكَ بِالْجَمَاعَةِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ مَنْ يُخَالِفُ الْجَمَاعَةَ.

١٧ ـ حَنْظَلَةُ! اجْعَلْ هُمُومَكَ هَمًّا وَاحِدًا هَمَّ الآخِرَةِ يَكْفِكَ اللّٰهُ هُمُوْمَكَ كُلَّهَا.

١٨ ـ قَالَ زِيَاد: أَيُّهَا النَّاسُ لَا يَمْنَعُكُمْ سُوءُ مَا تَعْلَمُونَ عَنَّا أَنْ تَنْتَفِعُوا بِأَحْسَنِ مَا تَسْمَعُونَ مِنَّا.

١٩ ـ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: يَا ابْنَ آدَمَ! إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِيْ وَرَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ عَلٰى مَا كَانَ فِيْكَ وَلَا أُبَالِي.

٢٠ ـ قَالَ ﷺ: أَيُّمَا امْرِىءٍ قَالَ لِأَخِيْهِ: يَا كَافِرُ! فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا إِنْ كَانَ كَمَا قَالَ وَ إِلَّا رَجَعَتْ عَلَيْهِ.

التمرين ـ ٢

اجعل كل اسم من الأسماء الآتية منادى في ثلاث جمل، بحيث يكون مبنيًا مرة و معربًا مرة أخرى ومعرفًا بـ "أل" في المرة الثالثة:

نموذج: طالب: يا طالبُ تواضع للعلم وتواضع لمن تتعلم منه. (مبني)

يا طالبَ الحديث اجتنب العجب فإنه مهلك للأعمال. (معرب)

يا أيها الطالبُ اتق اللّٰه تكن أعبد الناس. (معرف بـ"أل")

٢ـ خليفة ٣ـ زاهدة ٤ـ أطباء ٥ـ فلاسفة ٦ـ غازٍ ٧ـ أب ٨ـ مجاهدون

التمرين ـ ٣

مثل لما يأتي في جمل مفيدة:

١ ـ منادى منعوت. ٢ ـ منادى نكرة غير مقصودة.

٣ ـ منادى مضاف. ٤ ـ منادى مثنى مضاف إلى ياء المتكلم.

٥ ـ منادى علم مفرد. ٦ ـ منادى شبيه بالمضاف معموله مرفوع.

٧ ـ منادى محذوف.
٨ ـ منادى مقصور مضاف إلى ياء المتكلم.
٩ ـ منادى تابعه توكيد.
١٠ ـ منادى شبيه بالمضاف معموله منصوب.
١١ ـ منادى نكرة مقصودة.
١٢ ـ منادى شبيه بالمضاف معموله جار ومجرور.
١٣ ـ حرف نداء محذوف.
١٤ ـ منادى صحيح الآخر مضاف إلى ياء المتكلم.
١٥ ـ منادى تابعه عطف نسق.
١٦ ـ منادى صحيح الآخر مضافٌ مضافٍ إلى ياء المتكلم.
١٧ ـ منادى صحيح الآخر مضاف إلى ياء المتكلم المحذوفة.
١٨ ـ منادى صحيح الآخر مضاف إلى ياء المتكلم المنقلبة ألفًا.

التمرين ـ ٤

استخرج مما يلي تابع المنادى وبيّن ما يعامل منه معاملة المنادى المستقل وما يجب نصبه وما يجوز فيه النصب والرفع مع ذكر السبب:

نموذج: قَالُوْا يٰاَيُّهَا الْعَزِيْزُ إِنّ لَهُ أَبًا شَيْخًا كَبِيْرًا.

العزيز: تابع المنادى، المبني واجب الرفع؛ لأنه بدل من "أيّ" أو عطف بيان، مقرون بأل.

٢ ـ أيْ فُقَهَاءَ الدِّيْنِ كلكم! انْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ.

٣ ـ هَيَا أُسْتَاذًا معلّم الخير أَنْتَ خَيْرُ مَن يَمْشِي عَلَى الأَرْضِ.

٤ ـ يَا صَاحِبَ الدُّنْيَا المحب لها أَنْتَ الَّذِي لَا يَنْقَضِي تَعْبُه.

٥ ـ يَا أَهْلَ العِلْمِ ورثة الأنبياء إِنْ صَلُحْتُم صَلُحَ النَّاسُ كُلُّهُمْ.

٦ ـ أ نَذِيْرُ أبا سالم سَقَاكَ اللّٰهُ كَأْسًا بَعْدَ كَأْسٍ مِن رَحِيْقٍ مَخْتُومٍ.

٧ ـ يَا عَلِيُّ قائد الجيش إِيَّاكَ مِنَ المُثْلَةِ وَ مِن قَتْلِ الْأَطْفَالِ وَالنِّسَاءِ.

٨ ـ تَمَهَّلْ يَا مَظْلُومُ مظلوم! اللّٰهُ يُمْلِي لِلظَّالِمِ حَتّٰى إِذَا أَخَذَهُ لَمْ يُفْلِتْهُ.

٩ ـ آ ذَا السَّعَةِ وَذَا الطَّوْلِ لَا تُمْسِكَا عَنِ الفُقَرَاءِ فَيُمْسِكُ اللّٰهُ عَنْكُمَا.

١٠ ـ اجْتَهِدْ يَا عُكَاشَةُ طالب العلم فَإِنَّ العِلْمَ لَا يُسْتَطَابُ بِرَاحَةِ الجَسَدِ.

١١ ـ قال تعالى: إِذْ قَالَ اللّٰهُ يَا عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِيْ عَلَيْكَ وَعَلَى وَالِدَتِكَ.

١٢ ـ اصْبِرَا عَلَى مَا يُصِيْبُكُما أيْ بِلالُ وعبد الله! وَصَبُّ المُؤْمِنِ كَفَّارَةُ خَطَايَاهُ.

١٣ ـ أَيَا أَبَا لُبَابَةَ عبد الله! سَلِ اللّٰهَ العَافِيَةَ فَإِنَّ أَحَدًا لَمْ يُعْطَ بَعْدَ اليَقِيْنِ خَيْرًا مِنَ العَافِيَةِ.

١٤ ـ عَلَيْكُمْ بِالْحِجَامَةِ يَا طُلَّابُ أجمعون! فِيْهَا شِفَاءٌ وَبَرَكَةٌ تُزِيْدُ فِي العَقْلِ وَفِي الحِفْظِ.

١٥ ـ قال تعالى: رَبِّ قَدْ آتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِيْ مِنْ تَأْوِيْلِ الأَحَادِيْثِ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ.

التمرين ـ ٥

ترجم إلى العربية:

۱ـ اے دنیا کے طلب گار! باقی رہنے والی کو فنا ہونے والی پر ترجیح دو۔

۲ـ سردار! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ جماعت کا امیر ان کا خادم ہوتا ہے۔

۳ـ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عبد الرحمن بن سمرہ! امارت کو طلب نہ کرو۔

۴ـ جب کسی شخص نے اپنے بھائی کو ''اے کافر'' کہا تو یہ اسکو قتل کرنے کی طرح ہے۔

۵ـ اے غافل انسان! چوکنے ہو جاؤ، کیونکہ موت تمہارے جوتے کے تسمہ سے بھی زیادہ قریب ہے۔

۶ـ اے مجاہدو! جس حال پر تم لڑو گے یا مارے جاؤ گے اللہ تعالی اسی حال پر قیامت میں تمہیں اُٹھائیں گے۔

۷ـ جبریل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: محمد! آپ جتنا بھی زندہ رہیں ایک دن مرنا ہے۔

۸ـ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خطاب کے بیٹے! جاؤ لوگوں میں یہ اعلان کردو کہ جنّت میں صرف ایمان والے ہی داخل ہوتے ہیں۔

۹ـ میرے پیارے بیٹے! جب تم اپنے گھر میں داخل ہو تو گھر والوں کو سلام کرو یہ تمہارے لئے اور تمہارے گھر والوں کیلئے برکت کا سبب

۱۰۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندو! میں نے اپنے اوپر ظلم حرام قرار دیا ہے اور اسے تمہارے درمیان حرام کیا ہے، لہٰذا تم ایک دوسرے پر ظلم مت کرو۔

التمرين - ٦

ترجم إلى الأردية:

١ ـ تمحق بركة مالك أيا آخذًا الربا.

٢ ـ أنفق يا مؤمن ولا تخش من ذي العرش إقلالًا.

٣ ـ يا أهل القرآن أَوْتِروا فإن اللّٰه وِتْر يحب الوتر.

٤ ـ أي مسافرعليك بالدُّلْجَة فإنّ الأرض تطوى بالليل.

٥ ـ اللّٰهم ذا الحبل الشديد والأمرالرشيد أسئلك الأمن يوم الوعيد.

٦ ـ يا عبد اللّٰه! لا تكن مثل فلان كان يقوم من الليل فترك قيام الليل.

٧ ـ قام ﷺ ليلة بمكة من الليل فقال: اللّٰهم هل بَلَّغْتُ ثلاث مرات.

٨ ـ أخذ النبي ﷺ بيد معاذ رضي اللّٰه عنه وقال: يا معاذ واللّٰه إني لأحبك.

٩ ـ إن اللّٰه عزوجل يقول: ابن آدم لا تعجزن من أربع ركعات من أول النهار أكفك آخره.

١٠ ـ قال تعالى: يا ابن آدم لو بلغت ذنوبك عنان السماء ثم استغفرتني غفرت لك ولا أبالي.

١١ ـ مرّ ﷺ بأعرابي وهو يدعو في صلاته وهو يقول: يا من لا تراه العيون ولا تخالطه الظنون.

١٢ ـ قال عبادة بن الصامت رضي اللّٰه عنه لابنه: يا بني! إنك لن تجد طعم حقيقة الإيمان حتى تعلم أن ما أصابك لم يكن ليخطئك وما أخطأك لم يكن ليصيبك.

التمرين - ٧

استخرج أدوات النداء والمنادى من الآيات التالية وأعرب المنادى إعرابًا كاملًا:

نموذج: ١ ـ وَإِذْ قَالَ مُوسٰى لِقَومِهِ يَا قَوْمِ لِمَ تُؤْذُونَنِي.

يا: حرف النداء، مبني على السكون، لا محل له من الإعراب. قومِ: منادى، مضاف، منصوب، وعلامة نصبه

الفتحة المقدرة على آخره، منع من ظهورها اشتغال المحل بالكسرة التي هي الحركة الدالة على ياء المتكلم المحذوفة اختصارًا وخطًا، والياء المحذوفة ضمير متصل، في محل جر بالإضافة، مضاف إليه.

٢ ـ يَا وَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ أَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا.

يا: حرف النداء، مبني على السكون، لا محل من الإعراب. ويلتٰى: منادى، مضاف، منصوب، وعلامة نصبه الفتحة المقدرة على التاء، منع من ظهورها اشتغال المحل بالحركة المناسبة، والألف منقلبة عن ياء المتكلم، في محل جر بالإضافة، مضاف إليه .

٣ ـ يَآسَفٰى عَلٰى يُوْسُفَ.

٤ ـ يَا زَكَرِيَّا إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامِ ۨ اسْمُهُ يَحْيٰى.

٥ ـ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ.

٦ ـ قَالُوْا يَا أَبَانَا مَا لَكَ لَا تَأْمَنَّا عَلٰى يُوْسُفَ.

٧ ـ قَالُوْا يَا بُشْرٰى هٰذَا غُلَامٌ.

٨ ـ ثُمَّ أَذَّنَ مُؤَذِّنٌ أَيَّتُهَا الْعِيْرُ إِنَّكُمْ لَسَارِقُوْنَ.

٩ ـ يَا يَحْيٰى خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ.

١٠ ـ وَقَالَ يَا بَنِيَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ.

١١ ـ يَقُوْلُ يَا لَيْتَنِيْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ.

١٢ ـ يَا بُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا وَلَا تَكُنْ مَّعَ الْكَافِرِيْنَ.

١٣ ـ قَالُوْا يَا حَسْرَتَنَا عَلٰى مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا.

١٤ ـ يَا هَامَانُ ابْنِ لِي صَرْحًا لَّعَلِّي أَبْلُغُ الْأَسْبَابَ.

١٥ ـ يَا أَبَتِ إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا.

١٦ ـ يَا ذَا الْقَرْنَيْنِ إِنَّ يَأْجُوْجَ وَمَأْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ.

١٧ ـ قَالَ يَا إِبْلِيْسُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ.

١٨ ـ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِن لَّدُنْكَ رَحْمَةً.

١٩ ـ يَا أُخْتَ هَارُوْنَ مَا كَانَ أَبُوْكِ امْرَأَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ أُمُّكِ بَغِيًّا.

٢٠ ـ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا أَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِّنَ السَّمَاءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا.

التمرين ـ ٨

استخرج حرف النداء والمنادى من الأحاديث الآتية وأعربه واذكر تابعه إن وُجِد:

نموذج: ١ ـ قَالَ ﷺ لِرَجُلٍ صَلّٰى فَحَمِدَ اللّٰهَ وَصَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ ﷺ: أَيُّهَا الْمُصَلِّي! أُدْعُ تُجَبْ.

أيها: أيّ: منادى، نكرة مقصودة، مبني على الضم، في محل نصب. وأداة النداء محذوف، تقديره: "يا".

المصلي: تابع المنادى، واجب الرفع، وعلامة رفعه الضمة المقدرة على اٰخره، منع من ظهورها الثقل.

٢ ـ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ مَدَحَهُ قَوْمٌ فِي وَجْهِهِ: اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ أَعْلَمُ بِي مِنْ نَفْسِي وَأَنَا أَعْلَمُ بِنَفْسِي مِنْهُمْ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي خَيْرًا مِمَّا يَظُنُّوْنَ وَاغْفِرْ لِي مَا لَا يَعْلَمُوْنَ.

اَللّٰهُم: اللّٰه: لفظ الجلالة منادى، علم مفرد، مبني على الضم، في محل نصب، والميم المشددة عوض عن ياء النداء المحذوفة.

٣ ـ قَالَ ﷺ: يَا عَبَّاسُ! يَا عَمَّاه! أَلَا أُعْطِيْكَ؟ أَلَا أَمْنَحُكَ؟ أَلَا أَحْبُوْكَ؟

٤ ـ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ: يَالَيْتَنِي مَكَانَهُ.

٥ ـ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ: سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ: السُّنَّةُ يَا ابْنَ أَخِي.

٦ ـ قَالَ ﷺ: يَا عُقْبَةُ بْنَ عَامِرٍ! إِنَّكَ لَنْ تَقْرَأَ سُوْرَةً أَحَبَّ إِلَى اللّٰهِ وَلَا أَبْلَغَ عِنْدَهُ مِنْ أَنْ تَقْرَأَ قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ.

٧ ـ قَالَ ﷺ: إِنَّ عَبْدًا أَصَابَ ذَنْبًا فَقَالَ: رَبِّ! أَذْنَبْتُ ذَنْبًا فَاغْفِرْلِيْ فَقَالَ رَبُّهُ: أَعَلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ غَفَرْتُ لِعَبْدِي.

٨ ـ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَرْمِي الْجَمْرَةَ وَهُوَ عَلَى بَعِيْرِهِ وَهُوَ يَقُوْلُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ خُذُوا مَنَاسِكَكُم فَإِنِّي لَا أَدْرِي لَعَلِّي لَا أَحُجُّ بَعْدَ عَامِي هٰذَا.

٩ ـ قَالَ ﷺ: ...يَا أَبَا الْمُنْذِرِ! أَتَدْرِي أَيُّ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَعَكَ أَعْظَمُ؟ قَالَ: قُلْتُ: اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ قَالَ: فَضَرَبَ فِي صَدْرِيْ وَقَالَ: وَاللّٰهِ! لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ أَبَا الْمُنْذِرِ.

١٠ ـ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُهُمْ إِذَا خَرَجُوا إِلَى الْمَقَابِرِ فَكَانَ قَائِلُهُمْ يَقُوْلُ: السَّلَامُ عَلَيْكُم أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ! وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَلَاحِقُوْنَ، أَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمْ الْعَافِيَةَ.

١١ ـ قَالَ ﷺ: وَمَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ دَعَاهُ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ كُلُّ خَزَنَةِ بَابٍ: أَيْ فُلُ! هَلُمَّ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! ذَاكَ الَّذِي لَا تَوَى عَلَيْهِ قَالَ ﷺ: إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ.

١٢ ـ قَالَ ﷺ: وَكَّلَ اللّٰهُ بِالرَّحِمِ مَلَكًا فَيَقُوْلُ: أَيْ رَبِّ! نُطفةٌ، أَيْ رَبِّ! مُضْغَةٌ، فَإِذَا أَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يَقْضِيَ خَلْقَهَا

قَالَ: أَيْ رَبِّ! ذَكَرٌ أَمْ أُنْثَى، أَشَقِيٌّ أَمْ سَعِيْدٌ؟ فَمَا الرِّزْقُ؟ فَمَا الْأَجَلُ؟ فَيَكْتُبُ كَذٰلِكَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ.

١٣ ـ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ بَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ نَتَذَاكَرُ يَنْزِعُ هٰذَا بِآيَةٍ يَنْزِعُ هٰذَا بِآيَةٍ فَخَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَأَنَّمَا يُفْقَأُ فِي وَجْهِهِ حَبُّ الرُّمَّانِ فَقَالَ: يَا هٰؤُلَاءِ! بِهٰذَا بُعِثْتُمْ؟ أَمْ بِهٰذَا أُمِرْتُمْ؟

١٤ ـ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَا يَزَالُ هٰذَا الدِّيْنُ عَزِيْزًا إِلَى اثْنَي عَشَرَ خَلِيْفَةً قَالَ: فَكَبَّرَ النَّاسُ وَضَجُّوا ثُمَّ قَالَ كَلِمَةً خَفِيْفَةً، قُلْتُ لِأَبِي: يَا أَبَتِ مَا قَالَ؟ قَالَ: كُلُّهُم مِنْ قُرَيْشٍ.

١٥ ـ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِبَعْضِ الْمَدِيْنَةِ فَإِذَا هُوَ بِجَوَارٍ يَضْرِبْنَ بِدُفِّهِنَّ وَيَتَغَنَّيْنَ وَيَقُلْنَ:

نَحْنُ جَوَارٍ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ   يَا حَبَّذَا مُحَمَّدٌ مِن جَارِ

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَعْلَمُ اللّٰهُ إِنِّي لَأُحِبُّكُنَّ.

١٦ ـ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ زُبَيْرٍ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ لَهَا: يَا أُمَّتَاهُ! ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى﴾ إِلٰى قَوْلِهِ ﴿مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾ قَالَتْ عَائِشَةُ: يَا ابْنَ أُخْتِي! هٰذِهِ الْيَتِيمَةُ تَكُوْنُ فِيْ حِجْرِ وَلِيِّهَا فَيَرْغَبُ فِي جَمَالِهَا وَمَالِهَا وَيُرِيْدُ أَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ صَدَاقِهَا فَنُهُوا عَنْ نِكَاحِهِنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ فِي إِكْمَالِ الصَّدَاقِ وَأُمِرُوا بِنِكَاحِ مَنْ سِوَاهُنَّ مِنَ النِّسَاءِ.

١٧ ـ إِنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّا كُنَّا أَهْلَ جَاهِلِيَّةٍ وَعِبَادَةِ أَوْثَانٍ فَكُنَّا نَقْتُلُ الْأَوْلَادَ وَكَانَتْ عِنْدِي ابْنَةٌ لِيْ فَلَمَّا أَجَابَتْ وَكَانَتْ مَسْرُوْرَةً بِدُعَائِيْ إِذَا دَعَوْتُهَا فَدَعَوْتُهَا يَوْمًا فَاتَّبَعَتْنِيْ فَمَرَرْتُ حَتّٰى أَتَيْتُ بِئْرًا مِنْ أَهْلِي غَيْرَ بَعِيْدٍ فَأَخَذْتُ بِيَدِهَا فَرَدَّيْتُ بِهَا فِي الْبِئْرِ وَكَانَ آخِرَ عَهْدِيْ بِهَا أَنْ تَقُوْلَ: يَا أَبَتَاهُ! يَا أَبَتَاهُ! فَبَكَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى وَكَفَ دَمْعُ عَيْنَيْهِ.

١٨ ـ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَقَدْ كَانَ يَأْتِي عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ الشَّهْرُ مَا يُرٰى فِيْ بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِهِ الدُّخَانُ، قُلْتُ: يَا أُمَّهْ! وَمَا كَانَ طَعَامُهُم؟ قَالَتْ: الْأَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ لَهُ جِيْرَانُ صِدْقٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَكَانَ لَهُمْ رَبَائِبُ فَكَانُوْا يَبْعَثُوْنَ إِلَيْهِ مِنْ أَلْبَانِهَا.

التمرين - ٩

نموذج في الإعراب:

قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ.

قل: فعل أمر، مبني على السكون الظاهر في اخره، والفاعل ضمير مستتر وجوبا، تقديره: "أنت".

اللّٰه: لفظ الجلالة، منادى علم مفرد، مبني على الضم، في محل نصب، محذوف منه أداة النداء، و"الميم" المشددة زائدة عوض عن أداة النداء. **مالك:** بدل من لفظ الجلالة، تبع محَلَّه في النصب لأنه مضاف.

الملك: اسم مجرور بالإضافة، مضاف إليه، وعلامة جره الكسرة الظاهر على اخره.

تؤتي: فعل مضارع، مرفوع؛ لتجرده من الناصب والجازم، وعلامة رفعه الضمة المقدرة على اخره، منع من ظهورها الثقل، والفاعل ضمير مستتر وجوبا، تقديره: "أنت".

الملك: مفعول به أول منصوب، وعلامة نصبه الفتحة الظاهرة على آخره.

من: اسم موصول، مبني على السكون، في محل نصب، مفعول به ثان. **تشاء:** فعل مضارع، مرفوع؛ لتجرده من الناصب والجازم، وعلامة رفعه الضمة الظاهرة على اخره، والفاعل ضمير مستتر وجوبا، تقديره: "أنت".

الجملة "اللّٰهم مالك الملك": في محل نصب، مقول القول.

الجملة "تؤتي الملك": لا محل لها من الإعراب، جواب النداء.

أعرب الجمل الآتية:

١ ـ يا عبدي أَنفِق أُنفِق عليك.

٢ ـ قَالُوْا يَا مُوْسٰى إِنَّا لَنْ نَدْخُلَهَا أَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا.

٣ ـ ألظوا بيا ذا الجلال والإكرام.

٤ ـ يَا بَنِي إِسْرَائِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِي أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ.

٥ ـ ائذن لي يا أمت! أجاهد في سبيل اللّٰه.

٦ ـ ابن آدم تفرغ لعبادتي أملأ صدرك غنى وأسدّ فقرك.

٧ ـ اللّٰهم لك الحمد شكرًا ولك المنّ فضلاً.

٨ ـ يا عائشة! أحبّي المساكين وقرّبيهم يُقَرِّبْكِ اللّٰه يومَ القيامة.

٩ ـ يَا حَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا يَأْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ إِلَّا كَانُوْا بِهِ يَسْتَهْزِئُوْنَ.

الدرس السادس والعشرون

الاستغاثة والتعجب

الأمثلة:

(أ) المنادى المستغاث به

١ ـ قال عمر بن الخطاب ﷺ: يا لَلّٰهِ لِلْمُسْلِمِيْنَ.

٢ ـ يا لَلْعُلَماءِ وَيَا لَلدُّعاةِ لِلْمُقَدَّسَاتِ الدِّيْنِيَّةِ.

٣ ـ يا لَلْعُلَماءِ وَلِلدُّعاةِ لِلْمُقَدَّسَاتِ الدِّيْنِيَّةِ.

٤ ـ يا عُمَرَا لأناس عُتُوُّهم فِي ازْدِيَادٍ.

٥ ـ يا أُمَرَاءُ لِلظُّلْمِ والطُّغْيَانِ.

(ب) المنادى المتعجب منه

١ ـ يا لَفَضْلِ اللّٰهِ عَلى عِبَادِهِ .

٢ ـ يا لَلْبَدُوْرِ ويا لَلْحُسْنِ قَدْ سَلَبَا مِنِّي الْفُؤَادَ فَأَمْسَى أَمْرُهُ عَجَبًا

٣ ـ يا لَجَمَالِ الْجَوِّ وَحُسْنِ الْمَنْظَرِ.

شرح وتفصیل:

"استغاثة" بھی منادی کا ایک اسلوب ہے اس کے ذریعے سے مصیبت یا شدّت کے وقت کسی کو پکارا جاتا ہے۔

یہ اسلوب تین عناصر پر مشتمل ہوتا ہے:

١ ـ مستغاث به: جس سے مدد طلب کی جائے۔

٢ ـ مستغاث له: جس کی مدد کے لئے پکارا جائے۔

٣ ـ حرف الاستغاثة "يا": حروف نداء میں سے یا کے علاوہ اور کوئی حرف منادی مستغاث کے لئے استعمال

نہیں ہوتا اور اس اسلوب میں یا کا حذف کرنا جائز نہیں۔

جملہ ۱۔ یا لَلّٰهِ لِلْمُسْلِمِيْنَ میں یا حرف استغاثہ ہے، لفظ جلالہ اللّٰه مستغاث بہ ہے اور المسلمين مستغاث لہ ہے۔ اسی پر بقیہ مثالوں کو قیاس کر لیا جائے۔

مستغاث بہ حقیقت میں منادی ہوتا ہے[1] اس لئے یہ علم مفرد، نکرہ مقصودہ، مضاف یا شبیہ بالمضاف ہوسکتا ہے، لیکن نکرہ غیر مقصودہ نہیں ہوسکتا کیونکہ غیر معیّن سے مدد طلب نہیں کی جاسکتی۔

مجموعہ الف کی مثالوں پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مستغاث بہ کی تین صورتیں ہیں:

۱۔ مستغاث بہ لام الجارة سے مجرور ہو، لام الجارة کی تین صورتیں ہیں[2]:

الف۔ اگر مستغاث بہ ایک ہو تو لام الجارة وجوبًا مفتوح ہوتا ہے، جیسا کہ جملہ ۱۔ یا لَلّٰهِ لِلمسلمين میں لفظ جلالہ اللّٰه سے واضح ہے۔

ب۔ اگر مستغاث بہ ایک سے زائد ہوں اور اسمیں حرف استغاثہ یا کی تکرار ہو تو یہ لام وجوبًا مفتوح ہوگا، جیسا کہ جملہ ۲۔ یا لَلْعَرَبِ وَيا لَلْمُسْلِمِيْنَ لِلْمُقَدَّسَاتِ الدِّيْنِيَّةِ میں لفظ لَلْعَرَبِ اور لفظ لَلْمُسْلِمِيْنَ سے واضح ہے۔

ج۔ اگر مستغاث بہ ایک سے زائد ہوں اور اسمیں حرف استغاثہ یـا کی تکرار نہ ہو تو یہ لام وجوبًا مکسور ہوگا، جیسے کہ جملہ ۳۔ یا لَلْعَرَبِ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ لِلْمُقَدَّسَاتِ الدِّيْنِيَّةِ میں لفظ لَلْعَرَبِ اور لِلْمُسْلِمِيْنَ سے واضح ہے۔

۲۔ مستغاث بہ کے ساتھ لام متّصل نہ ہونے کی صورت میں اس کے آخر میں ایک الف کا اضافہ کر دیا جاتا ہے جو کہ ألف الاستغاثة کہلاتا ہے،[3] جیسے جملہ ۴۔ یا عُمَرَا لِلظُّلْمِ وَ الطُّغْيَانِ میں عُمَرَا کے الف سے واضح ہے[4]۔

۳۔ مستغاث بہ لام اور ألف الاستـغـاثة سے مجرد ہو، اس صورت میں مستغاث بہ عام منادی کی طرح ہوتا ہے، چنانچہ اس صورت میں مستغاث بہ پر منادی کے احکام جاری ہونگے۔

(۱) فرق صرف یہ ہے کہ مستغاث بہ پر أل داخل ہوسکتا ہے جبکہ منادی پر کسی صورت میں بھی "أل" داخل نہیں ہوسکتا۔

(۲) منادی مستغاث بہ جب لام سے مجرور ہو تو اسکے اعراب یوں ہونگے: منادى مجرور لفظًا منصوبٌ محلًّا والجار والمجرور متعلّقانِ بـ "يا" النّائبة عنِ الفعلِ "أدعو"، اس کے بعد اس کا کوئی تابع آجائے تو اس کا مجرور کرنا بھی جائز ہے (تبعًا للفظِ المُنادى) اور منصوب کرنا بھی (تبعًا لِمحلِّ المُنادى)، جیسے: يا لَلّٰهِ الكريمِ/ الكريمَ لِعبدِهِ العاصي۔

(۳) مستغاث بہ کے آخر میں اگر ألف الاستغاثة ہو تو وقف کی صورت میں هـاء السَّكت لگانا بہتر ہے، جیسے: يا عمراه، وصل کی صورت میں یہ هاء حذف ہو جاتی ہے۔

(۴) اس کے اعراب یوں ہوں گے: منادى مبني على ضم مقدّر على آخره منع من ظهوره الفتحة الّتي جاء ت لمناسبة الألف في محلّ نصبٍ، اس کے تابع کے وہی اعراب ہونگے جو منادی مبني على الضم کے تابع کے ہوتے ہیں۔

مندرجہ بالا تمام صورتوں میں مستغاث له لام المکسورة سے مکسور ہے، لیکن اس لام کی جگہ مِن لانا بھی صحیح ہے، جیسے: یا لَلّٰهِ مِنَ الْمُسْلِمِيْن۔

مجموعہ ب کی مثالوں پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلوب استغاثہ تعجب کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے اس کے ذریعے سے کسی چیز کی کثرت، شدت، اور غرابت پر تعجب کیا جاتا ہے، اس صورت میں یہ اسلوب متعجب منہ اور حرف نداء یا پر مشتمل ہوتا ہے، متعجب منہ مکمل طور پر مستغاث به کے مشابہ ہوتا ہے جیسا کہ مثالوں سے واضح ہے۔

قواعد:

۱۔ استغاثہ کے ذریعے سے مصیبت یا شدت کے وقت کسی کو مدد کے لئے پکارا جاتا ہے۔

۲۔ مستغاث بہ کی تین صورتیں ممکن ہیں: (ا) لام مفتوحہ سے مجرور ہو (ب) لام سے متصل نہ ہو اور اس کے آخر میں ألف الاستغاثة ہو (ج) لام الجارة اور ألف الاستغاثة سے خالی ہو۔

۳۔ اگر کلام میں ایک سے زائد مستغاث بہ ہوں تو حرف عطف کے بعد یـــــا کی تکرار کی صورت میں دوسرا مستغاث بہ لام مفتوحہ سے مجرور ہوتا ہے جبکہ عدم تکرار کی صورت میں لام مکسورہ سے۔

۴۔ مستغاث لہ لام یا من سے مجرور ہوتا ہے۔

۵۔ أسلوب التعجب کے ذریعہ سے کسی چیز کی کثرت یا شدت یا غرابت پر تعجب کیا جاتا ہے۔

۶۔ متعجب منہ مکمل طور پر مستغاث بہ کے مشابہ ہوتا ہے۔

التمرين - ١

عيّن المستغاث به والمتعجب منه والمستغاث له وحركة اللام وسببها في الأمثلة الآتية مع بيان الإعراب:

نموذج: يا عربا لدخول اليهود والنصارى في الجزيرة العربية.

عربا: منادى مستغاث به، مبني على ضم مقدر على آخره، منع من ظهوره الفتحة التي جاء ت لمناسبة الألف، في محل نصب. لدخول: لـ: حرف جر، مبني على الكسر، لا محل له من الإعراب، لدخول: مستغاث له، مجرور باللام المكسورة، وعلامة جره الكسرة الظاهرة على آخره، وهو مضاف.

٢ ـ يا أَمِيْرًا لِلْبُغَاةِ وَالْمُحَارِبِيْنَ. ٣ ـ يا لَحُصُولِ الطَّمَأْنِيْنَةِ بِذِكْرِ اللّٰهِ.

٤ ـ يا تُجَّارُ مِن كَسْبِ الحَلاَلِ. ٥ ـ يَا لَقَصِيْدَةِ حَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ ويَا لَروعها.

٦ ـ يا لَلْمجاهِدِيْنَ لِبَنَاتِ الْأُمَّةِ. ٧ ـ يَا لَازْدِحَامِ الأَسْوَاقِ وَلِوَحْشَةِ المَسَاجِدِ.

٨ ـ يا لَحَسَنِ الوَجْهِ وَلِقُبْحِ البَاطِنِ. ٩ ـ يا لَلّٰهِ لِتَوْفِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ بِالأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ.

١٠ ـ يَا لَأَهْلِ الكَرَمِ والسَّخَاءِ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمُحْتَاجِيْنَ.

التمرين ـ ٢

املأ الفراغ:

١ ـ يا ــــ في الحرمين. ٢ ـ يا ــــ من تربية الأولاد. ٣ ـ يا ــــ في حفظ القرآن.

٤ ـ يا ــــ لكثرة الجرائم. ٥ ـ يا ــــ ، ــــ الهمم. ٦ ـ يا ــــ لعباد اغتروا بكرمه.

٧ ـ يا ــــ العسل و ــــ الشبع. ٨ ـ يا ــــ لإخوانكم المكروبين في فلسطين والعراق.

التمرين ـ ٣

استغث بما يلي مع ذكر المستغاث له:

١ ـ النساء ٢ ـ الجنود ٣ ـ المعلمون ٤ ـ عمال التنظيم ٥ ـ الدعاة والمرشدون

٦ ـ الأطباء ٧ ـ أهل الخير ٨ ـ المحسنون ٩ ـ رُوَّاد الإصلاح ١٠ ـ المؤسسات الخيرية

التمرين ـ ٤

ائت بأسلوب التعجب لما يأتي:

١ ـ عقوق الأولاد. ٢ ـ احتياط السلف في الإفتاء.

٣ ـ قوة ذاكرة العرب. ٤ ـ شفقة الأستاذ على التلميذ.

٥ ـ لهو المسلم عن الصلاة.

التمرين - ٥

ترجم إلى العربية واستخدم جميع صور الاستغاثة والتعجب:

١- یا اللہ میری مدد کیجئے۔
٢- اے پروردگار! امت محمدیہ پر نظر کرم فرمائیں۔
٣- قیامت کا منظر کیسا ہولناک ہوگا!
٤- امام الحرمین کی تلاوت کتنی خوبصورت اور شیریں ہے!
٥- اے استاد! کمزور طالب علم کو توجہ دیں۔
٦- اے علم والو! اے اللہ سے ڈرنے والو! گناہگاروں کی فکر کرو۔
٧- والدین کو اپنی اولاد پر کیسی شفقت ہوتی ہے!
٨- اے وسعت والے! تونگری والے بھوکے پڑوسی کا خیال کرو۔
٩- اے ارباب اختیار! بے بس رعایا پر رحم کرو۔
١٠- اللہ جنت میں اپنا دیدار کروائیں گے وہ کیا خوشی کا عالم ہوگا!
١١- دنیاوی زندگی کی زیب وزینت کتنی جلد ختم ہو جانے والی ہے!

التمرين - ٦

ترجم إلى الأردية:

١ - يا محمداه لأمته.
٢ - يا لفضاحة الحريص على الدنيا.
٣ - يا لنفع صحبة الأبرار.
٤ - يا لله لاختلاف المسلمين فيما بينهم.
٥ - يا للسابح للطفل الغريق.
٦ - يا للحاكم ويا للوزير من قطاع الطريق.
٧ - يا لهول سؤال المنكر والنكير.
٨ - يا لأدب الإمام مالك رحمه الله للحديث النبوي.
٩ - يا للمفتي الخائض في بحث الأولوية للعوام الجهال عن الفرائض و الواجبات.

التمرين - ٧

دل على أسلوب الاستغاثة والتعجب في الأحاديث الآتية و أعربه:

نموذج: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى صَعِدَ الصَّفَا فَهَتَفَ يَا صَبَاحَاهْ! فَقَالُوا: مَنْ هٰذَا الَّذِي يَهْتِفُ؟ قالُوا: مُحَمَّدٌ، فَاجْتَمَعُوا إِلَيْهِ فقالَ: يَا بَنِي فُلانٍ، يَابَنِي فُلانٍ، يَا بَنِي فُلانٍ، يَا بَنِي عَبْدِ مُنافٍ يا بَنِي عَبْدِ المُطَّلِبِ فاجْتَمَعُوا إِلَيْهِ

فـقـالَ: أرَأيْتـكـم لو أخبرْتُكم أنّ خيلًا تخْرُجُ بِسَفحِ هذا الْجَبَلِ أكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ؟ قالُوا: مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ كِذْبًا قالَ: فَإنّي نَذِيْرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ. فقَالَ أبُو لَهَبٍ: تَبًّا لَكَ، وأمَا جَمَعْتَنَا إلّا لِهٰذَا ثُمَّ قَامَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ السُّورَةُ ﴿تَبَّتْ يَدَا أَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ﴾.

يا صباحاه: أسلوب الاستغاثة.

يا: حرف نداء واستغاثة، مبني على السكون، لا محل له من الإعراب.

صباحاه: منادى مستغاث به، مبني على الضمة المقدرة على اخره، منع من ظهورها الفتحة التي جاء ت بمناسبة الألف، في محل نصب، والألف عوض عن لام الاستغاثة والهاء للسكت، ولا محل لهما من الإعراب.

٢ ـ عَنْ جَابِرٍ ﷺ يَقُوْلُ: غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ ثَابَ مَعَهُ نَاسٌ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ حَتّٰى كَثُرُوْا وَكَانَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ رَجُلٌ لَعَّابٌ فَكَسَعَ أَنْصَارِيًّا فَغَضِبَ الْأنْصَارِيُّ غَضْبًا شَدِيْدًا حَتّٰى تَدَاعَوْا وَقَالَ الْأنْصَارِيُّ: يَا لَلْأنْصَارِ! وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ: يَا لَلْمُهَاجِرِيْنَ! فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: مَا بَالُ دَعْوٰى أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ؟ ثُمَّ قَالَ: مَا شَأْنُهُمْ؟ فَأُخْبِرَ بِكَسْعَةِ الْمُهَاجِرِيِّ الأنْصَارِيَّ قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: دَعُوْهَا فَإنَّهَا خَبِيْثَةٌ.

٣ ـ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ الْأكْوَعِ يَقُولُ: خَرَجْتُ قَبْلَ أنْ يُؤَذَّنَ بِالأُوْلٰى وَكَانَتْ لِقَاحُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ تَرْعٰى بِذِي قَرَدٍ قالَ: فَلَقِيَنِي غُلَامٌ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فقَالَ: أُخِذَتْ لِقَاحُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ: مَنْ أخَذَهَا؟ قَالَ: غَطَفَانُ قالَ: فَصَرَخْتُ ثَلَاثَ صَرَخَاتٍ: يَا صَبَاحَاهْ قالَ: فَأَسْمَعْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَي الْمَدِيْنَةِ ثُمَّ انْدَفَعْتُ عَلٰى وَجْهِي حَتّٰى أدْرَكْتُهُم بِذِي قَرَدٍ وقَد أخَذُوا يَسْتَقُونَ مِنَ الْمَاءِ فَجَعَلْتُ أَرْمِيْهِمْ بِنَبْلِيْ وَكُنْتُ رَامِيًا وَأَقُوْلُ:

أَنَا ابْنُ الْأَكْوَعْ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعْ

وَأَرْتَجِزُ حَتّٰى اسْتَنْقَذْتُ اللِّقَاحَ مِنْهُمْ وَاسْتَلَبْتُ مِنْهُم ثَلَاثِيْنَ بُرْدَةً وَقَالَ جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ وَالنَّاسُ فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! قَدْ حَمَيْتُ الْقَوْمَ الْمَاءَ وهُمْ عِطَاشٌ فَابْعَثْ إلَيْهِم السَّاعَةَ فَقَالَ: يَا ابْنَ الْأكْوَعِ! مَلَكْتَ فَأَسْجِعْ، قَالَ ثُمَّ رَجَعْنَا وَيُرْدِفُنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى نَاقَتِهِ حَتّٰى دَخَلْنَا الْمَدِيْنَةَ.

٤ ـ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قالَ: دَخَلَ الْوَلِيْدُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ عَلٰى أبِيْ بَكْرٍ فَسَأَلَهُ عَنِ الْقُرْآنِ فَلَمَّا أَخْبَرَهُ خَرَجَ

عَلى قُرَيْشٍ فَقَالَ: يَا عَجَبًا لِمَا يَقُولُ ابْنُ أَبِي كَبْشَةَ فَوَاللّٰهِ! مَا هُوَ بِشِعْرٍ وَلَا بِسِحْرٍ ولَا بِهَذْيٍ مِنَ الْجُنُونِ وَإِنَّ قَولَهُ لَمِنْ كَلَامِ اللّٰهِ. فَلَمَّا سَمِعَ النَّفَرُ مِنْ قُرَيْشٍ ائْتَمَرُوا وقَالُوْا: وَاللّٰهِ لَئِنْ صَبَأَ الوَلِيْدُ لَتَصْبَأَنَّ قُرَيْشٌ فَلَمَّا سَمِعَ بِذٰلِكَ أَبُو جَهْلٍ قَالَ: وَاللّٰهِ أَنَا أَكْفِيْكُم شَأْنَهُ فَانْطَلَقَ حَتّٰى دَخَلَ عَلَيْهِ بَيْتَهُ فقالَ لِلْوَلِيْدِ: أَلَمْ تَرَ قَوْمَكَ قَدْ جَمَعُوْا لَكَ الصَّدَقَةَ؟ فقَالَ: أَلَسْتُ أَكْثَرَهُم مالاً ووَلَدًا؟ فقالَ لَهُ أَبو جَهْلٍ: يَتَحَدَّثُونَ أَنَّكَ إِنَّمَا تَدْخُلُ عَلَى ابْنِ أَبِي قَحَافَةَ لِتُصِيْبَ مِنْ طَعَامِهِ فقالَ الوَلِيْدُ: تَحَدَّثُ بِهَذَا عَشِيْرَتِي فَوَاللّٰهِ لَا أَقْرُبُ ابْنَ أَبِي قَحَافَةَ ولَا عُمَرَ ولَا ابْنَ أَبِي كَبْشَةَ وَمَا قَوْلُهُ إِلَّا سِحْرٌ يُؤْثَرُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تعالى: ﴿ذَرْنِيْ وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيْدًا﴾ إلى قوله ﴿لَا تُبْقِيْ وَلَا تَذَرُ﴾.

التمرين - ٨

نموذج في الإعراب:

١ - يا لَلّٰه لِلْمسلمين.

يا: حرف نداء واستغاثة، مبني على السكون، لا محلّ له من الإعراب.

لَلّٰه : لَـ: حرف جر أصلي، مبني على الفتح؛ لوقوعه بعد حرف النداء، لا محلّ له من الإعراب. **اللّٰه:** لفظ الجلالة مستغاث به، مجرور باللام لفظا ، منصوب محلا أو منصوب، وعلامة نصبه الفتحة المقدّرة على آخره، منع من ظهورها الكسرة التي جلبها حرف الجرّ، والجار والمجرور متعلقان بـ "يا"؛ لأنها نائبة عن الفعل "أدعو" أو بمعناه.

لِلْمسلمين: لِـ: حرف جر، مبني على الكسرة، لا محلّ له من الإعراب. **المسلمين:** مستغاث له، مجرور، وعلامة جرّه الياء، لأنه جمع مذكر سالم ، الجار والمجرور متعلقان بـ "يا"؛ لأنها نائبة عن الفعل "أدعو" أو بمعناه و تقدير الجملة "أدعوك يا اللّٰه للمسلمين".

والجملة "يا لَلّٰهِ لِلمسلمين" : ابتدائية، لا محل لها من الإعراب.

٢ - يُحَلّي اللّٰهُ نَفْسَهُ فِي الجَنَّةِ فياطَرَبَاهْ.

يحَلِّي: فعل مضارع، مرفوع؛ لتجرده عن الناصب والجازم، وعلامة رفعه الضمة المقدرة على الياء، منع من

ظهورها الثقل.

اللّٰه: لفظ الجلالة فاعل مرفوع، وعلامة رفعه الضمة الظاهرة على آخره.

نفسه: مفعول به، منصوب وعلامة نصبه الفتحة الظاهرة على آخره، وهو مضاف. **ه:** ضمير متصل، مبني على الضمة، في محل جر بالإضافة، مضاف إليه.

في: حرف جر، مبني على السكون، لا محل له من الإعراب.

الجنة: اسم مجرور بحرف جر، وعلامة جره الكسرة الظاهرة على آخره، والجار والمجرور متعلقان بالفعل "يجلي".

فـ: استئنافية، مبنية على الفتح، لا محل لها من الإعراب. **يا:** حرف نداء وتعجب، مبني على السكون، لا محل له من الإعراب. **طرب:** منادى متعجب منه، مبني على الضمة المقدرة على آخره، منع من ظهورها الفتحة التي جاءت بمناسبة الألف، في محل نصب، والألف للاستغاثة، مبني على السكون، لا محل لها من الإعراب.

ه: الهاء للسكت، مبنية على السكون، لا محل لها من الإعراب.

والجملة "يجلي اللّٰه نفسه" : ابتدائية، لا محل لها من الإعراب.

والجملة "يا طرباه" : استئنافية، لا محل لها من الإعراب.

أعرب ما يأتي:

١ ـ يا إلها للعبد العاصي.

٢ ـ يا لنعيم الجنة وللذاتها.

٣ ـ يا لحلو ثمرة كظم الغيظ.

٤ ـ يا كريماه للسائل المحتاج.

٥ ـ يا للحكومة من تحكيم النساء.

الدرس السابع والعشرون

الندبة

الأمثلة:

(أ) المتوجع عليه

(ج)	(ب)	(ألف)
وَا عَلِيَّاه	وا عَلِيًّا	١ ـ وا عَلِيٌّ
وَا وَاضِعًا الْفِقْهَاه	وَا وَاضِعًا الْفِقْهَا	٢ ـ وَا وَاضِعًا الْفِقْهَ
وَا مَنْ حَفَرَ بِئْرَ زَمْزَمَاه	وَا مَنْ حَفَرَ بِئْرَ زَمْزَمَا	٣ ـ وَا مَنْ حَفَرَ بِئْرَ زَمْزَمَ

(ب) المتوجع منه

(ج)	(ب)	(ألف)
وا رَأْسَاه	وا رَأْسَا	١ ـ وا رَأْسُ
وَا جَوْرَ السُّلْطَاناه	وا جَوْرَ السُّلْطَانا	٢ ـ وا جَوْرَ السُّلْطَانِ
وا من خرَّب بَغْدَادَاه	وا من خَرَّبَ بَغْدَادَا	٣ ـ وا من خرَّبَ بَغْدَادَ

شرح وتفصیل:

ندبة نداء کا ایک خاص اسلوب ہے جس کے ذریعہ متکلّم اپنے غم، تکلیف اور پریشانی کا اظہار کرتا ہے۔ ندبة کا اسلوب دوعناصر پر مشتمل ہے: ١ ـ المندوب ٢ ـ حرف الندبة۔

١ ـ المندوب (المتفجع عليه يا المتوجع منه):

متفجع عليه سے عموماً وہ شخص مراد ہوتا ہے جو حقیقۃً میت ہو جیسا کہ مجموعہ الف کی تمام مثالوں سے واضح ہے اور کبھی اس سے ایسا زندہ شخص مراد ہوتا ہے جو بمنزلہ میت ہو، جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: قيل لعمر

رضي اللّٰه عنه: أُصِيْبَ الْمُسْلِمُوْنَ بِقَحْطٍ شَدِيْدٍ فَصَاحَ: وَا عُمَرَاه، وَا عُمَرَاه یعنی عمر رضی اللہ عنہ حقیقۃً تو زندہ تھے، لیکن فرطِ غم میں اپنے آپ کو بمنزلہ میت تصور کیا۔ اور متوجع منہ سے مراد وہ عضو ہوتا ہے جہاں درد ہو رہا ہو، جیسا کہ مجموعہ ب میں جملہ ا۔ وا رَأْس یا اس سے مراد وہ ذات ہے جس کے ذریعہ تکلیف پہنچے، جیسا کہ مجموعہ ب میں جملہ ۲ اور ۳۔ وَا جَوْرَ السُّلْطَان، وَا مَنْ خَرَّبَ بَغْدَاد یعنی حاکم کا ظلم یا بغداد کو برباد کرنے والا، متکلّم کے لئے تکلیف دہ ہے۔

۲۔ حرف الندبة:

تمام حروف نداء میں سے صرف دو حرف وا اور یا ایسے ہیں جو ندبة کے لئے استعمال ہوتے ہیں، ان دونوں میں سے وا تو ندبة کے لئے مخصوص ہے[۱] اور اسے کسی قرینے کی حاجت نہیں ہوتی، جبکہ یا کو بطور حرف ندبہ اسی وقت استعمال کر سکتے ہیں جبکہ سیاق عبارت سے یہ واضح ہو رہا ہو کہ یہ ندبہ کا اسلوب ہے تا کہ کلام میں منادی سے التباس پیدا نہ ہو، مثلاً: اجْتَهَدْتَ لِإِعْلَاءِ كَلِمَةِ اللّٰهِ وَضَحَّيْتَ لِذٰلِكَ بِنَفْسِكَ وَنَفِيْسِكَ حَتَّى اخْتَرَمَتْكَ الْمَنِيَّةُ وَحَاجَاتُكَ فِي صَدْرِكَ فَآهٍ آهٍ، يَا أُسْتَاذَاه، يَا أُسْتَاذَاه۔

مندرجہ بالا مثالوں پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مندوب یا تو علم مفرد (وا عَلِيُّ) ہوتا ہے یا اسم معرفہ کا مضاف (وا جَوْرَ السُّلْطَان) یا شبیہ بالمضاف (وا وَاضِعًا الْفِقْهَ) یا ایسا اسم موصول (وا مَنْ حَفَرَ بِئْرَ زَمْزَمَ)[۲] ہوتا ہے جس کا صلہ لوگوں کے درمیان معروف ہو اور وہ أل سے شروع نہ ہو جبکہ ایسا اسم موصول جو أل سے شروع ہو، مثلاً: الذي، التي یا جس کا صلہ مخاطبین کے درمیان معروف نہ ہو، مثلاً: وَا مَنْ دَخَلَ الدَّار مندوب نہیں بن سکتا اسی طرح اسماء نکرہ اور معارف مبہمہ (ضمائر اور اسماء اشارہ) مندوب نہیں بن سکتے[۳]۔

ندبة اپنے اعراب اور بناء میں منادی کی طرح ہوتا ہے یعنی علم مفرد ہونے کی صورت میں ضمّہ پر مبنی اور مضاف یا شبیہ بالمضاف ہونے کی صورت میں منصوب ہوتا ہے جیسا کہ مجموعہ الف اور ب میں طائفہ الف کی مثالوں سے واضح ہے۔

اکثر اوقات مندوب کے اخیر میں الف زائدہ لگا دیا جاتا ہے اور حالت وقف میں کبھی اسکے بعد هاء السكت

(۱) یعنی مندوب کے علاوہ کسی منادی پر داخل نہیں ہوتا۔ (۲) یعنی موصول اپنے صلہ کے معروف ہونے کی وجہ سے مندوب بن سکتا ہے جیسا کہ مذکورہ بالا مثال وا من حفر بئر زمزم میں موصول اپنے صلہ کے مشہور ہونے کی وجہ سے مندوب بنا ہے کیونکہ زمزم کا کنواں عبد المطلب نے کھدوایا تھا اور یہ بات لوگوں میں مشہور ہے گویا متکلّم نے یوں کہا: وا عبد المطلب۔ (۳) البتہ نکرہ غیر مقصودہ مندوب متوجع منہ بن سکتا ہے، جیسے: وا مصيبتاه۔

بھی لگا دیا جاتا ہے اور اس زیادتی سے آواز کا کھینچنا مقصود ہوتا ہے تا کہ متکلّم اپنی اندرونی کیفیات کا کھل کر اظہار کر سکے، اس اعتبار سے مندوب کی تین صورتیں ہیں:

۱۔ ألف الندبة اور هاء السكت سے خالی ہو اس صورت میں مندوب کے اعراب عام منادی کی طرح ہوں گے، جیسا کہ مجموعہ الف اور ب میں طائفہ الف کی تمام مثالوں سے واضح ہے۔

۲۔ صرف ألف الندبة ہو اس صورت میں مندوب مبني على الضم المقدر ہوگا، جیسا کہ مجموعہ الف اور ب میں طائفہ ب کی تمام مثالوں سے واضح ہے۔

۳۔ آخر میں ألف الندبة اور هاء السكت ہو اس صورت میں بھی مندوب مبني على الضم المقدر ہوگا، جیسا کہ مجموعہ الف اور ب میں طائفہ ج کی تمام مثالوں سے واضح ہے۔

قواعد:

۱۔ نداء کا وہ اسلوب جس کے ذریعے متکلّم اپنے غم، تکلیف اور پریشانی کا اظہار کرے نـــدبة کہلاتا ہے۔ یہ اسلوب حرف الندبة اور مندوب پر مشتمل ہوتا ہے۔

۲۔ حرف الندبة دو ہیں:

(۱) وا جو ندبة کے لیے مخصوص ہے۔

(۲) یا جبکہ عام منادی سے التباس پیدا نہ ہو۔

۳۔ مندوب منادی متفجع عليه یا متوجع منه کو کہتے ہیں۔

۴۔ مندوب علم مفرد، مضاف الی معرفہ، شبیہ بالمضاف یا ایسا اسم موصول ہوتا ہے جو أل سے شروع نہ ہو اور جس کا صلہ سامع کے نزدیک معروف ہو۔

۵۔ مندوب اسم کبھی ألف الـنـدبة اور هـاء الـسكـت سے متّصل ہوتا ہے، کبھی صرف ألف الـنـدبة سے اور کبھی دونوں سے خالی ہوتا ہے۔

۶۔ مندوب اپنے اعراب اور بناء میں منادی کی طرح ہوتا ہے۔

التمرين - ١

دلّ على المندوب فيما يلي مع تعيين المتفجع عليه والمتوجع منه:

نموذج: ١ - وا زَوْجَةَ الشُّهَدَاءِ (عاتكة رضي اللّٰه عنها).

زَوْجَةَ الشُّهداء: متفجع عليه.

٢ - وا حَرَّ قَلْبَاهْ مِمَّنْ قَلْبُهُ شَبِمٌ!

حَرَّ قَلْبَاهْ: متفجع منه.

٣ - وا أُمّتاه! ٤ - وا وَفِيَّ العهدا! ٥ - وا مَنْ عمّر الكوفة!

٦ - وا كَتِفا! ٧ - وا داعيًا إلى اللّٰه! ٨ - وا راحمَ المساكِيْنَا!

٩ - وا فرعوناه! ١٠ - وا جامعًا القرآنَ! ١١ - وا من حفر بئر رومة!

١٢ - وا قتيلَ الدارا! ١٣ - وا واصلاً الرَّحِمَا! ١٤ - وا من فتح القادسيتا!

١٥ - وا أميرَاهْ من الإنصاف!

١٦ - قُتِلَ أخو فاطمة فصاحت: وا فاطمتاه!

١٧ - وا ذابًا البدعةَ عن سنن رسول اللّٰه ﷺ!

١٨ - وا كبدا مِنْ حُبِّ مَنْ لَا يُحِبُّنِي ومِنْ عَبَرَاتٍ مَا لهن فناءُ!

١٩ - قالت المرأة المسلمة التي أَسِرَها الروم: وا معتصماهْ، وا معتصماهْ!

٢٠ - فَوَا أسفا مِنْ مَكْرُمَاتٍ أَرُوْمُها فَيُنْهِضُنِي عَزْمِي ويُقْعِدُنِي فَقْرِي!

٢١ - حمّلْتَ أمرًا عظيما فاصطبرتَ له! وقمتَ فيه بأمر اللّٰه يا عمرا!

٢٢ - وا خادمَ الدينِ والفصحى وأهلَهما! وا حارسَ الفقهِ من زيغٍ وبهتانٍ!

٢٣ - لما حضرتْ فضيلاً الوفاةُ غُشِيَ عليه ثم فتح عينيه وقال: وا بُعْدَ سفرَاه، وا قِلَّةَ زادَاهْ!

٢٤ - لما حضرتْ بلالاً الوفاةُ قالت امرأته: وا حزناهْ! فقال: بل وا طرباهُ! غدًا نلقى الأحبة محمدًا وحزبه.

٢٥ ـ قيل لأعرابي: مات اليوم عثمان بن عفان رضي اللّٰه عنه فصرخ: واعثمانُ! واعثمانُ! أثابَكَ اللّٰهُ وأرضاك فلقد كنت عامر القلب بالإيمان.

٢٦ ـ صاحت السيدة زينب رضي اللّٰه عنها بعد مَوْقِعَة كربلاء: وامحمداه! هذا الحسين بالعراء، وبناتُك سَبَايَا، وذريتك مُقْتَلة تُسْفِي عليها الصبا.

٢٧ ـ رَثَتْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰه عَنْهُ ابْنَةُ أبي حَثْمَةَ فقالت: وا عُمَرَاه! أقامَ الْأَوَدَ وَ أَبْرَأَ العَمْدَ أماتَ الفِتَنَ وَأَحْيَى السُّنَنَ، خَرَجَ نَقِيَّ الثَّوْبِ بَرِيْئًا مِنَ العَيْبِ.

٢٨ ـ كان عطاء السلمي إذا جن عليه الليل خرج إلى المقبرة ثم يقول: يا أهل القبور! مِتّم، فوا موتاهُ! وعاينتم أعمالكم فوا عملاهُ! ثم يقول: غدًا عطاءٌ في القبور، فلا يزال ذلك دأبه حتى يصبح.

التمرين ـ ٢

اندب الأسماء الآتية مستوعبا صور الندبة ومبينا نوع المندوب:

نموذج: فاتح القدس:

وقعت العراقية فريسة في أيدي جنود أمريكا فصاحت: وا فاتِحَ القدسِ/ وا فاتِحَ القدسَا / وا فاتِحَ القدساه.

النوع: متوجع عليه

٢ ـ الهزيمة	٣ ـ العينان	٤ ـ معلنُ الحقِّ
٥ ـ سعيد بن جبير	٦ ـ من بنىٰ مجد الأمة	٧ ـ الرافع راية الإسلام.

التمرين ـ ٣

مثل لما يأتي بجمل من إنشائك:

١ ـ مندوب وهو علم مفرد.	٢ ـ مندوب وهو مضاف إلى معرفة.
٣ ـ مندوب وهو شبيه بالمضاف.	٤ ـ مندوب متوجع منه (سبب الألم).
٥ ـ مندوب قبله أداة النداء "يا".	٦ ـ مندوب متوجع منه (مكان الألم).

٧ـ مندوب متفجع عليه حقيقة. ٨ـ مندوب خال من ألف الندبة و هاء السكت.

٩ـ مندوب يتصل به ألف الندبة. ١٠ـ مندوب يتصل به ألف الندبة و هاء السكت.

١١ـ مندوب وهو اسم موصول خال من "أل"، صلته مشهورة.

التمرين ـ ٤

ترجم إلى الأردية:

١ـ وا قحطاه! وا جوعا! ٢ـ وا حسيناه! وا سيد شباب أهل الجنة!

٣ـ وا من تستحيي منه الملائكة! ٤ـ وا حمزتاه! وا أسد الله! وا سيد الشهداء !!

٥ـ سرق متاع زيد فصاح: وا زيدا! ٦ـ وا حسرتا! على من عاش مؤمنا ومات كافرا.

٧ـ وا مُحي علم الحديث ببلاد الهند! ٨ـ وا أسفاه من صائم ليس له من صيامه إلّا الجوع!

٩ـ زرت المستشفى فسمعتُ الأصوات: وا مرض! وا ألما وا أذا!

١٠ـ اصطدمت الدراجتان فرجل يصيح: وا رجلا! وآخر يبكي: وا ظهراه!

التمرين ـ ٥

ترجم إلى العربية:

۱ـ ہائے گرمی! ۲ـ اف یہ شور! ۳ـ ہائے سردی! ۴ـ ہائے میرا بیٹا!

۵ـ ہائے ابن زیاد! ۶ـ ہائے عمر ثانی! ۷ـ اف میرے دانت! ۸ـ ہائے میرے استاد!

۹ـ ہائے افسوس اس شخص پر جو قرآن یاد کر کے بھول جائے! ۱۰ـ ہائے حسرت اس عالم پر جو علم کے باوجود عمل نہ کرے!

التمرين ـ ٦

استخرج المندوب من الأحاديث الآتية واذكر نوع المندوب وأعربه:

نموذج: قَالَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها: وَا رَأْسَاهْ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ذَاكَ لَوْ كَانَ وَأنَا حَيٌّ فَأَسْتَغْفِرَ لَكِ وَأَدْعُوَ

لَكِ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنها: وَا ثُكْلِيَاهْ! وَاللّٰهِ إنّي لأظُنُّكَ تُحِبُّ مَوْتِي وَلَوْ كَانَ ذَاكَ لَظَلِلْتَ آخِرَ يَوْمِكَ مُعَرِّسًا بِبَعْضِ أَزْوَاجِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: بَلْ أَنَا وَا رَأْسَاهْ.

وا رأساه: منادى مندوب، متوجع منه، وهو مضاف منصوب، وعلامة نصبه الفتحة المقدرة على آخره، منع من ظهورها الفتحة التي جاء ت لمناسبة الألف، وياء المتكلم المحذوفة في محل جر بالإضافة، مضاف إليه، والألف للندبة والهاء للسكت، لا محل لهما من الإعراب.

ثُكْلِيَاهْ: منادى مندوب، متوجع عليه، وهو مضاف منصوب، وعلامة نصبه الفتحة المقدرة على اللام، منع من ظهورها الفتحة التي جاء ت لمناسبة ياء المتكلم التي هى مبنيه على الفتحة، في محل جر بالإضافة مضاف إليه، والألف للندبة والهاء للسكت، لا محل لهما من الإعراب.

٢ـ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: وَا بَرْدَهَا عَلَى الكَبِدِ إذَا سُئِلْتُ عَمَّا لَا أَعْلَمُ أَنْ أَقُولَ اللّٰهُ أَعلَمُ.

٣ـ دَخَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ فِي مَرَضِ المَوْتِ فقال: وَا غَشْيَاه! مَا أَشَدَّ غَشْيَ النَّبِيِّ ﷺ.

٤ـ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قال: يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: اسْتَقْرَضْتُ عَبْدِي فَلَمْ يُقْرِضْنِي وَيَشْتُمُنِي عَبْدِي وَهُوَلا يَدْرِي، يَقُولُ: وا دَهْرَاه وا دَهْرَاه وَ أَنا الدَّهْرُ.

٥ـ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بَعْدَ وَفَاتِهِ فَوَضَعَ فَمَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى صُدْغَيْهِ وَقَالَ: وَا نَبِيَّاهْ وَا خَلِيْلَاهْ وَا صَفِيَّاهْ.

٦ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ إذَا قَالَتْ: وَا عَضُدَاهْ، وَا مَانِعَا، وَا نَاصِرَاهْ، وَا كَاسِيَاهْ، جُبِذَ الْمَيِّتُ فَقِيْلَ: أَ نَاصِرُهَا أَنْتَ؟ أَ كَاسِيْهَا أَنْتَ؟

٧ـ إنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: أَوَّلُ مَن يُكْسَى حُلَّةً مِنَ النَّارِ إبْلِيْسُ فَيَضَعُهَا عَلَى حَاجِبِهِ وَيَسْحَبُهَا مِنْ خَلْفِهِ وَذُرِّيَّتُهُ مِنْ بَعْدِهِ وَهُوَ يُنَادِي وَا ثُبُورَاهْ وَيُنَادُونَ يَا ثُبُوْرَهُم.

٨ـ عَنْ حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ أَنَّهُ قِيْلَ لَهَا: قُتِلَ أَخُوْكِ فَقَالَتْ: رَحِمَهُ اللّٰهُ وَإِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إلَيْهِ رَاجِعُونَ قَالُوْا: قُتِلَ زَوْجُكِ قَالَتْ: وَا حُزْنَاهْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إنَّ لِلزَّوْجِ مِنَ المَرْأَةِ لَشُعْبَةً مَا هِيَ لِشَيْءٍ.

٩ـ فَلَمَّا أُصِيْبَ عُمَرُ رضي اللّٰه عنه دَخَلَ صُهَيْبٌ يَبْكِي يَقُوْلُ: وَا أَخَاهْ! وَا صَاحِبَاهْ! فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

يَاصُهَيْبُ! أَتَبْكِي عَلَيَّ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ المَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ.

١٠ـ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ ﷺ جَعَلَ يَتَغَشَّاهُ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ: وَا كَرْبَ أَبَاهُ! فَقَالَ لَهَا: لَيْسَ عَلَى أَبِيكِ كَرْبٌ بَعْدَ اليَوْمِ فَلَمَّا مَاتَ ﷺ قَالَتْ: يَا أَبَتَاهُ! أَجَابَ رَبًّا دَعَاهُ، يَا أَبَتَاهُ! مَنْ جَنَّةُ الفِرْدَوْسِ مَأْوَاهُ، يَا أَبَتَاهُ! إِلَى جِبْرِيْلَ نَنْعَاهُ.

١١ـ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: وَا ذُنُوْبَاهُ وَا ذُنُوْبَاهُ، فَقَالَ هٰذَا الْقَوْلَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: قُلْ: اللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ أَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِي وَرَحْمَتُكَ أَرْجَى عِنْدِي مِنْ عَمَلِي فَقَالَهَا ثُمَّ قَالَ: عُدْ فَعَادَ، ثُمَّ قَالَ: عُدْ فَعَادَ، ثُمَّ قَالَ: قُمْ فَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ.

١٢ـ أُغْمِيَ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ فَجَعَلَتْ أُخْتُهُ تَبْكِي: وَا جَبَلَاهُ، وَا كَذَا، وَا كَذَا، تُعَدِّدُ عَلَيْهِ فَقَالَ حِيْنَ أَفَاقَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أُغْمِيَ عَلَيَّ فَصَاحَتِ النِّسَاءُ: وَا عِزَّاهُ وَا جَبَلَاهُ! فَقَالَ مَلَكٌ مَعَهُ مِرْزَبَّةٌ فَجَعَلَهَا بَيْنَ رِجْلَيَّ فَقَالَ: أَنْتَ كَمَا تَقُوْلُ؟ قُلْتُ: لَا، وَلَوْ قُلْتُ: نَعَمْ ضَرَبَنِي بِهَا.

١٣ـ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَنَسٍ وَعِنْدَهُ ابْنَةٌ لَهُ، قَالَ أَنَسٌ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ تَعْرِضُ عَلَيْهِ نَفْسَهَا قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَكَ بِي حَاجَةٌ؟ فَقَالَتْ بِنْتُ أَنَسٍ: مَا أَقَلَّ حَيَاءَهَا وَا سَوْأَتَاهْ وَا سَوْأَتَاهْ! قَالَ: هِيَ خَيْرٌ مِنْكِ رَغِبَتْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَعَرَضَتْ عَلَيْهِ نَفْسَهَا.

١٤ـ عَنْ مُعَاوِيَةَ السُّلَمِيِّ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فَعَطَسَ رَجُلٌ مِنَ القَوْمِ فَقُلْتُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، فَرَمَانِي القَوْمُ بِأَبْصَارِهِم فَقُلْتُ: وَا ثُكْلَ أُمِّيَاهُ! مَا شَأْنُكُم تَنْظُرُوْنَ إِلَيَّ؟ قَالَ: فَجَعَلُوا يَضْرِبُوْنَ بِأَيْدِيهِم عَلَى أَفْخَاذِهِم فَعَرَفْتُ أَنَّهُم يُصْمِتُوْنَنِي لٰكِنِّي سَكَتُّ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ الصَّلَاةَ بِأَبِي هُوَ وَأُمِّي مَا شَتَمَنِي وَلَا كَهَرَنِي وَلَا ضَرَبَنِي فَقَالَ: إِنَّ هٰذِهِ الصَّلَاةَ لَا يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ هٰذَا، إِنَّمَا هِيَ التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ وَقِرَاءَةُ القُرْآنِ.

١٥ـ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمْ أَزَلْ حَرِيْصًا عَلَى أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عَنِ المَرْأَتَيْنِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ اللَّتَيْنِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى ﴿إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا﴾ حَتَّى حَجَّ وَحَجَجْتُ مَعَهُ فَلَمَّا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ وَعَدَلَ عُمَرُ وَعَدَلْتُ مَعَهُ بِالإِدَاوَةِ فَتَبَرَّزَ ثُمَّ أَتَانِي فَسَكَبْتُ عَلَى يَدَيهِ مِنْهَا فَتَوَضَّأَ فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَمِيْرَ المُؤْمِنِيْنَ! مَنِ المَرْأَتَانِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ اللَّتَانِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى ﴿إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا﴾

قَالَ وَا عَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ! هُمَا عائِشَةُ وَحَفْصَةُ، ثُمَّ اسْتَقْبَلَ عُمَرُ الحَدِيْثَ يَسُوْقُهُ.

التمرين - ٧

نموذج في الإعراب:

١ ـ قِيْلَ لعمر رضي الله عنه: أصابنا جَدْبٌ شَدِيْدٌ فَصَاحَ وا عُمَراهْ، وا عُمَراهْ.

قيل: فعل ماض، مبني على الفتح، مبني للمجهول. **لـ:** حرف جر، مبني على الكسرة، لا محل له من الإعراب.

عمر: اسم مجرور بحرف جر، وعلامة جره الفتحة نيابة عن الكسرة؛ لأنه ممنوع من الصرف؛ للعلمية والعدل، والجار والمجرور، متعلقان بالفعل "قيل". **رضي:** فعل ماض، مبني على الفتح الظاهر على اخره.

الله: لفظ الجلالة فاعل، وعلامة رفعه الضمة الظاهرة على آخره.

عنه: عن: حرف جر، مبني على السكون، لا محل له من الإعراب، **ه:** ضمير متصل، مبني على الضمة، في محل جر بحرف جر، والجار والمجرور متعلقان بالفعل "رضي".

أصاب: فعل ماض، مبني على الفتح الظاهر على اخره، **نا:** ضمير متصل، مبني على السكون، في محل نصب مفعول به.

جدب: فاعل مرفوع، وعلامة رفعه الضمة الظاهرة على آخره.

شديد: صفة لـ"جدب" مرفوع، وعلامة رفعه الضمة الظاهرة على آخره.

فـ: عاطفة مبنية على الفتح، لا محل له من الإعراب.

صاح: فعل ماض، مبني على الفتح، فاعله ضمير مستتر فيه جوازًا، تقديره: "هو".

وا: حرف نداء وندبة، مبني على السكون، لا محل له من الإعراب.

عمراه: منادى مندوب، علم مفرد متوجع عليه، مبني على الضمّ المقدّر على آخره، منع من ظهوره الفتحة التي جاء ت لمناسبة الألف، في محل نصب، و الألف للندبة والهاء للسكت ولا محل لهما من الإعراب.

الجملة "قيل لعمر .....": جملة فعلية ابتدائية، لا محل لها من الإعراب.

الجملة "أصابنا جدب شديد": جملة فعلية نائب الفاعل، في محل رفع.

الجملة "صاح": جملة فعلية معطوفة على "قيل" لا محل لها من الإعراب.

الجملة "وا عمراه": في محل نصب مفعول به.

٢ ـ وا حجاج بن يوسفاه!

وا: حرف نداء وندبة، مبني على السكون، لا محل له من الإعراب.

حجاج: منادى مندوب، علم مفرد، مبني على الضم، في محل نصب.

ابن: نعت لـ "حجاج" منصوب تبعا لمحله، وعلامة نصبه الفتحة الظاهرة على آخره وهو مضاف.

يوسفاه: اسم مجرور، وعلامة جرّه الفتحة المقدرة على اخره، منع من ظهورها الفتحة التي جاءت لمناسبة الألف، والألف للندبة والهاء للسكت مبنيان على السكون، لا محل لهما من الإعراب.

والجملة "وا حجاج ...." : ابتدائية، لا محل لها من الإعراب.

أعرب الجمل الآتية:

١ ـ وا كبداه! ٢ ـ وا جامع القرآناه!

٣ ـ وا عطشا! ٤ ـ وا فاتح الأندلس!

٥ ـ وا قرّة عيناه! ٦ ـ وا من جهز جيش العسرة!

٧ـ وا عثمان بن عفان! ٨ ـ حُمِّلْتَ أمرًا عظيْمًا فاصطبرتَ له وقُمْتَ فيه بأمْرِ اللّٰه يا عمرا!

٩ ـ سُئِل غَنِيٌّ بعدمَا افتقر: أين أخلاّءُ كَ وخُدَّامُكَ المُحِيْطُون بك؟ فقال في أسفٍ وحرارة: وا فقراه! وا فقراه!

الدرس الثامن والعشرون

الترخیم

نحو کی اصطلاح میں ترخیم اس اسلوب کو کہتے ہیں جس میں منادی کے آخر سے ایک یا ایک سے زائد حرف حذف کئے جائیں، یہ حذف یا تو تخفیف کیلئے ہوتا ہے یا استہزاء کیلئے یا تملیح کیلئے۔

جس منادی کی ترخیم کی جائے وہ منادی مرخَّم کہلاتا ہے۔جس منادی کی ترخیم مقصود ہو اس کی دو صورتیں ہیں:

١ ـ المنادى المختوم بالتاء ٢ ـ المنادى المجرّد من التاء

(ألف) المنادى المختوم بالتاء

الأمثلة:

١ ـ يَا هِبُ صَدَاقَةُ اللَّئِيْمِ نَدَامَةٌ.

٢ ـ يَا مُسْلِمُ آفَةُ النُّصْحِ أَنْ يَكُوْنَ جِهَارًا.

٣ ـ يَا مُعَاوِيَ مَا عَالَ مَنِ اقْتَصَرَ.

شرح وتفصیل:

منادی مختوم بتاء التأنیث اگر علم مفرد[1] یا نکرہ مقصودہ ہو تو اس کی ترخیم بغیر کسی شرط کے مطلقاً جائز ہے چاہے وہ تین حروف پر مشتمل ہو یا اس سے زائد پر، مندرجہ بالا تمام مثالوں میں منادی مختوم بالتاء ہے، جملہ ۱۔ يَا هِبُ صَدَاقَةُ اللَّئِيْمِ نَدَامَةٌ میں هِبُ ترخیم سے پہلے هبة تھا جو علم مفرد ہے اور تین حروف پر مشتمل ہے۔ جملہ ۲۔ يَا مُسْلِمُ آفَةُ النُّصْحِ أَنْ يَكُوْنَ جِهَارًا میں مُسْلِمُ ترخیم سے پہلے مُسْلِمَة تھا جو کہ نکرہ مقصودہ ہے اور پانچ حروف پر مشتمل ہے۔اور جملہ ۳۔ يَا مُعَاوِيَ مَا عَالَ مَنِ اقْتَصَرَ میں مُعَاوِيَ ترخیم سے پہلے مُعَاوِيَة تھا جو علم مفرد ہے اور چھ حروف پر مشتمل ہے، لہذا ان

(۱) علم مفرد اگر مرکب یا مبنی ہو تو اسکی ترخیم جائز نہیں اسی طرح اگر منادی مضاف، شبیہ بالمضاف اور نکرہ غیر مقصودہ ہو تو اسکی ترخیم بھی جائز نہیں، البتہ عربی ادب میں مضاف الیہ کی ترخیم کے شواہد ملتے ہیں۔

تینوں اعلام کی ترخیم مطلقا جائز ہے۔

منادی مختوم بتاء التأنیث کی ترخیم میں صرف ایک حرف کا حذف کرنا جائز ہے اور ایک سے زائد حروف کا حذف کرنا جائز نہیں ہے۔لہذا یا هِبَةُ سے یا هِبُ اور یا مُسْلِمَةُ سے یا مُسْلِمُ اور یا مُعَاوِیَةُ سے یا مُعَاوِيُ بنانا جائز ہے جبکہ "ہ"، "مُسْل" یا "مُعَاو" بنانا جائز نہیں ہے۔

(ب) المنادی المجرّد من التاء

الأمثلة:

(أ) ما یرخم بحذف حرف

۱۔ يا جَعْفُ سَابِقْ فِي الْخَيْرَاتِ لأَنَّ الْمُؤْمِنَ يُؤْجَرُ في كُلِّ شَيْءٍ.

۲۔ يا أَحْمُ رَاعِ صِحَّتَكَ لأَنَّ الْمُؤْمِنَ الْقَوِيَّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إلى اللهِ مِن المؤْمِنِ الضَّعِيْفِ.

۳۔ يا زَيْنُ كُلِي وتَصَدَّقِيْ وَالْبَسِي فِي غَيْرِ سَرَفٍ وَلا مَخِيْلَةٍ.

(ب) ما یرخم بحذف حرفين

۱۔ يا عِمْرُ كَثْرَةُ الدُّعَابَةِ تُذْهِبُ بِالْمَهَابَةِ.

۲۔ يا أَسْمُ الْمُؤْمِنُ يَتَزَوَّدُ وَالْكَافِرُ يَتَمَتَّعُ.

۳۔ يا مَنْصُ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ السُّنْبُلَةِ تَخِرُّ مَرَّةً وَ تَسْتَقِيْمُ أُخْرى.

شرح وتفصیل:

اگر منادی مجرّد مِن التاء ہو تو اسکی ترخیم کی دو صورتیں ہیں:

۱۔ الترخیم بحذف حرف ۲۔ الترخیم بحذف حرفين

۱۔ الترخیم بحذف حرف:

اگر منادی مجرّد مِن التاء میں درج ذیل تین شروط پائی جائیں تو اسکی ترخیم کرتے وقت ایک حرف کو حذف کیا جاتا ہے:

ا۔ منادی علم ہو ۲۔ ضمہ پر مبنی ہو ۳۔ چار یا چار سے زائد حروف پر مشتمل ہو

مجموعہ الف کی تمام مثالوں میں منادی مجرّد مِن التاء جَعْفَ، أَحْمَ، زَيْنَ کے آخر میں سے ایک حرف کو ترخیم کی وجہ سے حذف کیا گیا ہے کیونکہ ان میں مذکورہ بالا تمام شرائط موجود ہیں، ترخیم سے پہلے یہ جَعْفَرُ، أَحْمَدُ، زَيْنَبُ تھے، یہ تینوں منادی اعلام ہیں، مبني على الضم ہیں اور چار حروف پر مشتمل ہیں، لہذا ان کے آخری حروف (راء، دال، باء) کو ترخیم کی غرض سے حذف کرنا جائز ہے۔

۲۔ الترخيم بحذف حرفين:

اگر منادی مجرّد مِن التاء میں اوپر بیان کی گئی شرائط کے ساتھ مندرجہ ذیل شرائط موجود ہوں تو اسکی ترخیم میں دو حروف کو حذف کیا جاتا ہے:

ا۔ آخری حرف سے پہلے والا حرف اصلی نہ ہو، زائد ہو(۱)۔

۲۔ آخری سے پہلے والا حرف ''حرفِ'' مد ہو(۲)۔

۳۔ آخری سے پہلے والا حرف اپنے کلمہ کا چوتھا یا اس کے بعد والا حرف ہو یعنی منادی پانچ یا پانچ سے زائد حروف پر مشتمل ہو۔

مجموعہ ب کی تمام مثالوں میں منادی مجرّد مِن التاء عِمْرُ، أَسْمُ، مَنْصُ کے آخری دو حرف بغرض ترخیم محذوف ہیں، ترخیم سے پہلے یہ عِمْران، أَسْمَاء، مَنْصُور تھے، یہ تینوں پانچ حروف پر مشتمل ہیں، ان کا آخری سے پہلے والا حرف ''حرف مد'' ہے، زائد ہے اور اپنے کلمہ کا چوتھا حرف ہے اسلئے ترخیم کی صورت میں ان کے آخری دو حروف کا حذف کرنا واجب ہے، ان کے آخر میں سے ایک حرف کا حذف کرنا جائز نہیں ہے(۳)۔

إعراب المنادى المرخّم

منادی مرخّم کے اعراب میں دو لغت جائز ہیں: ۱۔ لغة من ينتظر ۲۔ لغة من لا ينتظر

(۱) آخری حرف اصلی بھی ہوسکتا ہے جیسے: أسماء اور منصور کا همزة اور راء، اور زائد بھی ہوسکتا ہے، جیسے: عمران کا نون۔

(۲) حرف علّت اس وقت حرف مد کہلاتا ہے جب وہ ساکن ہو اور اس سے پہلے والے حرف کی حرکت اسکے مناسب ہو یعنی واو سے پہلے ضمہ، یاء سے پہلے کسرہ اور الف سے پہلے فتحہ ہو۔ (۳) ترخیم بذات خود تو واجب نہیں جائز ہے، لیکن اگر ان کلمات کی ترخیم کی جائے جن میں مجموعہ ب والی شرائط موجود ہوں تو ان کی ترخیم میں دو حروف کا حذف کرنا واجب ہے، ایک حرف کا حذف کرنا جائز نہیں۔

لُغَةُ مَن يَنْتَظِر:

اسکو لغة مَن يَنتظر اس لئے کہا جاتا ہے کیونکہ حرف محذوف کا انتظار کرتے ہیں اوراس کو موجود سمجھتے ہیں، اس لغت کے مطابق حرف محذوف سے پہلے والے حرف (جواب آخری حرف بن گیا ہے) کی حرکت کو برقرار رکھا جاتا ہے، چاہے وہ حرکت ضمّہ ہو، جیسے: یَا مَنْصُورُ سے یا مَنْصُ، چاہے فتحہ ہو، جیسے یَا عِمْرَان سے یَا عِمْرَ، چاہے کسرہ ہو جیسے یَا إسماعِيْل سے يَا إسماع۔ اس لغت کے تحت منادی مرخم کے اعراب یوں ہونگے: مُنَادى مرخّم مبني عَلَى الضَّمَّةِ المُقَدَّرَةِ عَلَى الحَرفِ المَحْذُوفِ فِي مَحَلِّ نَصْبٍ۔

لُغَةُ مَن لَا يَنْتَظِر:

اس کو لغة مَن لَا يَنْتَظِر اس لئے کہا جاتا ہے کیونکہ اس میں آخری حرف کا (جو کہ محذوف ہے) انتظار نہیں کرتے اس لغت کے مطابق حرف محذوف سے پہلے والے حرف کو آخری حرف سمجھتے ہوئے اسکی بناء ضمّہ پر کی جاتی ہے مثلاً: یاجعفُ اور اس لغت کے تحت منادی مرخم کے اعراب یوں ہونگے: مُنَادى مُرَخَّم مَبْنِي عَلَى الضَّمِّ فِي مَحَلِّ نَصْبٍ۔

قواعد:

۱۔ نداء کا وہ اسلوب جس میں منادی کے آخر سے ایک یا ایک سے زائد حرف کو تخفیف یا استہزاء یا تلمیح کے لئے حذف کیا جائے، ترخیم کہتے ہیں۔

۲۔ منادی مختوم بالتاء اگر علم مفرد یا نکرہ مقصودہ ہو تو اسکی ترخیم مطلقا جائز ہے۔

۳۔ منادی مجرّد مِن التاء علم ہو، مبني على الضم ہو اور چار یا چار سے زائد حروف پر مشتمل ہو تو اسکے آخری حرف کو بغرض ترخیم حذف کرنا جائز ہے۔

۴۔ اگر منادی مجرّد مِن التاء میں مذکور شروط کے ساتھ مزید تین شرائط موجود ہوں تو اسکی ترخیم میں دو حروف کو حذف کیا جائے گا: ۱۔ آخری سے پہلے والا حرف زائد ہو ۲۔ حرف مد ہو ۳۔ اپنے کلمے کا چوتھا یا اس کے بعد والا حرف ہو۔

التمرين - ١

عيّن ما رخّم بحذف حرف وما رخم بحذف حرفين مع ذكر ما جوّز الترخيم وأعربه واذكره غير مرخّم:

نموذج: يَا نُعَمَ! الْجَمَاعَةُ رَحْمَةٌ وَالْفُرْقَةُ عَذَابٌ.

نُعَمَ: منادى، علم مفرد، ترخيم "نعمان"، حذف منه حرفان؛ لأنه علَم، مبني على الضم وقبل آخره حرف مدّ زائد رابعا، وهو منادى (نُعَمَ)، مبني على الضمة المقدرة على الحرف المحذوف، في محل نصب (عند لغة من ينتظر). ومنادى (نُعَمُ)، مبني على الضمة، في محل نصب (عند لغة من لا ينتظر).

٢ - يَا مُحَاوِ! صَدَقَةُ السِرِّ تُطْفِئ غَضَبَ الرَّبِّ.

٣ - يَا وَائِلَ! رَهْبَانِيَّةُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰه.

٤ - يَا سَالِ! كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيْبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ.

٥ - يَا طَالِبَ! أَربَى الرِّبَا اسْتِطَالَةُ الرَّجُلِ فِي عِرْضِ أَخِيهِ.

٦ - يَا مَسْعُ! غُدْوَةٌ أَوْ رَوْحَةٌ فِي سَبِيْلِ اللّٰه خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا.

٧ - يَا قَتَادُ! أَحْبِبْ حَبِيبَكَ هَوْنًا مَا عَسٰى أَنْ يَكُونَ بَغِيْضَكَ يَوْمًا مَا.

٨ - يَا ثَوْبَ! أَتَعْلَمُ أَنَّ مَنْ حَبَسَ فَرَسًا فِي سَبِيْلِ اللّٰه كَانَ سِتْرَهُ مِنَ النَّارِ؟

٩ - يَا عُقبَ! أَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ وَابْكِ عَلٰى خَطِيئَتِكَ.

١٠ - يَا لُبَابَ! صَلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ أَفْضَلُ مِنْ دَرَجَةِ الصِّيَامِ وَالصَّلَاةِ وَالصَّدَقَةِ.

التمرين - ٢

رخّم المنادى:

١ - يا سمعان	٢ - يا خليفة	٣ - أي مقداد	٤ - يا خنساء
٥ - أي فهيم	٦ - يا عكاشة	٧ - يا أُسيد	٨ - يا إسماعيل
٩ - يا لائبة	١٠ - يا طيبة	١١ - يا سعيد	١٢ - يا سفيان

١٣ـ يا مالك ١٤ـ آ مؤمنة ١٥ـ يا سلمان ١٦ـ يا حارث
١٧ـ يا أسود ١٨ـ يا أمجد ١٩ـ يا هريرة ٢٠ـ يا أكثم
٢١ـ هيا تائبة ٢٢ـ يا مصعب ٢٣ـ يا مختار ٢٤ـ يا يعلى

التمرين ـ ٣

بيّن ما يرخّم بحذف حرف واحد وما يرخّم بحذف حرفين وما لا يرخّم مما يأتي مع بيان السبب:

١ـ يا عمر ٢ـ يا أنس ٣ـ يا قطامِ ٤ـ يا فرعون ٥ـ آي مكحول
٦ـ يا فهد ٧ـ يا كافر ٨ـ يا عمرة ٩ـ يا إبراهيم ١٠ـ يا شاب قرناها
١١ـ يا بكر ١٢ـ آ سعد ١٣ـ يا بخيلًا ١٤ـ يا سيبويه ١٥ـ يا عبد الرحمٰن
١٦ـ يا ماعز ١٧ـ يا بلال ١٨ـ يا منقاد ١٩ـ يا مسافرًا ٢٠ـ يا أمير باكستان
٢١ـ يا معاذ ٢٢ـ يا أستاذ ٢٣ـ يا زرارة ٢٤ـ أي هارون ٢٥ـ يا مولعًا بالكتب
٢٦ـ يا جرير ٢٧ـ يا حسن ٢٨ـ يا كعب ٢٩ـ يا عرباض ٣٠ـ يا فاتح قسطنطنية
٣١ـ يا تلميذ ٣٢ـ هيا حذامِ ٣٣ـ يا نواس ٣٤ـ أي مردويه ٣٥ـ أيا مفتي المدرسة
٣٦ـ هيا فقيه ٣٧ـ يا كريمًا ٣٨ـ يا موسى ٣٩ـ يا أهل العلم ٤٠ـ يا ساعيًا بالنميمة
٤١ـ يا جابر ٤٢ـ أيا تاجر ٤٣ـ يا حسين ٤٤ـ يا صالحون ٤٥ـ يا صاحب الدكان
٤٦ـ آ عبادة ٤٧ـ يا رفاعة ٤٨ـ أيا عثمان ٤٩ـ آي مهندس ٥٠ـ يا مشغوفًا بحب الدنيا

التمرين ـ ٤

كوّن الجمل لما يأتي:

١ـ مُنَادًى نَكِرَةٌ مَقْصُوْدَةٌ مَخْتُوْمٌ بِالتَّاءِ مُرَخَّمًا.

٢ـ مُنَادًى عَلَمٌ مُفْرَدٌ مَخْتُوْمٌ بِالتَّاءِ مُرَخَّمًا (ثلاثي).

٣ـ مُنَادًى عَلَمٌ مُفْرَدٌ غَيْرُ مَخْتُوْمٍ بِالتَّاءِ مُرَخَّمًا بِحَذْفِ حَرْفٍ.

٤ـ مُنَادىٰ عَلَمٌ مُفْرَدٌ غَيْرُ مَخْتُومٍ بِالتَّاءِ مُرَخَّمًا بِحَذْفِ حَرْفَيْنِ.

٥ـ مُنَادىٰ عَلَمٌ مُفْرَدٌ مَخْتُومٌ بِالتَّاءِ مُرَخَّمًا (رُبَاعِيٌّ أَوْ خُمَاسِيٌّ).

التمرين ـ ٥

استخرج من الأحاديث الآتية المنادى المرخم وأعربه مع ذكر ما جوّز الترخيم:

نموذج: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ: يَا أَبَا هِرِّ.

هِرّ: مرخم؛ لأنه مختوم بالتاء وأصله "هرّة" مضاف إليه مجرور وعلامة جرّه الكسرة الظاهرة على آخره.

٢ـ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ فِي الثقل وَأَنْجَشَةُ غُلَامُ النَّبِيِّ ﷺ يَسُوقُ بِهِنَّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَا أَنْجَشُ رُوَيْدَكَ سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيرِ.

٣ـ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عنهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: يَا عَائِشُ! هٰذَا جِبْرِيْلُ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ، قُلْتُ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ.

٤ـ قَالَ مَالِكٌ: بَيْنَا أَنَا جَالِسٌ فِي أَهْلِي حِيْنَ مَتَعَ النَّهَارُ إِذَا رَسُولُ عُمَرَ بنِ الخَطَّابِ يَأْتِيْنِي فَقَالَ: أَجِبْ أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ حَتّٰى أَدْخُلَ عَلَى عُمَرَ فإذَا هُوَ جَالِسٌ عَلى رِمَالِ سَرِيْرٍ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فِرَاشٌ مُتَّكِئٌ عَلى وِسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ جَلَسْتُ فَقَالَ: يَا مَالِ! إِنَّهُ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنْ قَوْمِكَ أَهْلُ أَبْيَاتٍ وَقَدْ أَمَرْتُ فِيهِمْ بِرَضْخٍ فَاقْبِضْهُ فَاقْسِمْهُ بَيْنَهُمْ. فَقُلْتُ: يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَوْ أَمَرْتَ بِهِ غَيْرِي، قَالَ: اقْبِضْهُ أَيُّهَا الْمَرْءُ!

٥ـ عَنْ عَلِيِّ بنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: أَصَبْتُ شَارِفًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي مَغْنَمٍ يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ: وَأَعْطَانِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ شَارِفًا أُخْرىٰ فَأَنَخْتُهُمَا يَوْمًا عِنْدَ بَابِ رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ وَأَنَا أُرِيْدُ أَنْ أَحْمِلَ عَلَيْهِمَا إِذْخِرًا لأَبِيْعَهُ وَمَعِي صَائِغٌ مِن بَنِي قَيْنِقَاع فَأَسْتَعِيْنَ بِهِ عَلى وَلِيْمَةِ فَاطِمَةَ، وَحَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَشْرَبُ فِي ذٰلِكَ الْبَيْتِ مَعَهُ قَيْنَةٌ فَقَالَتْ: أَلَا يَا حَمْزُ لِلشُّرُفِ النِّوَاءِ. فَثَارَ إِلَيْهِمَا حَمْزَةُ بِالسَّيْفِ فَجَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا ثُمَّ أَخَذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا.

٦ ـ مُحَمَّدُ بنُ إِبْرَاهِيْمَ اليَشْكَرِيُّ البَصْرِيُّ قالَ: حَدَّثَتْنِي جَدَّتِيْ أُمُّ كُلْثُومٍ بنتُ ثُمَامَةَ: أَنَّهَا قَدِمَتْ حَاجَّةً فإِنَّ أَخاهَا المَخَارِقَ بنَ ثُمَامَةَ قالَ: ادْخُلِيْ عَلى عَائِشَةَ وَسَلِيْهَا عَن عُثْمَانَ بنِ عفَّان فإِنَّ النَّاسَ قَد أَكْثَرُوا فِيْهِ عِنْدَنا، قالَتْ: فَدَخَلْتُ عَلَيْهَا فَقُلْتُ: بَعْضُ بَنِيْكِ يُقْرِئُكِ السَّلامَ وَيَسْأَلُكِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّان، قَالَتْ: وَعَلَيْهِ السَّلامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، قَالَتْ: أَمَّا أَنَا فأَشْهَدُ عَلى أَنِّي رَأَيْتُ عُثْمَانَ فِي هذَا البَيْتِ فِي لَيْلَةٍ قَائِظَةٍ وَنَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ وَجِبْرِيْلُ يُوْحِي إِلَيْهِ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَضْرِبُ كَفَّ أَوْ كَتِفَ بْنَ عَفَّان بِيَدِهِ اكْتُبْ عُثْمُ! فَمَا كَانَ اللّٰهُ يُنْزِلُ تِلْكَ المَنْزِلَةَ مِنْ نَبِيِّهِ ﷺ إلَّا رَجُلًا عَلَيْهِ كَرِيْمًا فَمَنْ سَبَّ بْنَ عَفَّان فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ.

٧ ـ عَنْ عُقْبَةَ بنِ عامِرٍ قالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ خُدَّامَ أَنْفُسِنَا نَتَنَاوَبُ الرِّعَايَةَ رِعَايَةَ إِبِلِنَا فَكَانَتْ عَلَيَّ رِعَايَةُ الإِبِلِ فروحتها بالعشي فأَدْرَكْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ النَّاسَ فَسَمِعْتُه يَقُولُ: مَا مِنْكُم مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الوُضُوءَ ثُمَّ يَقُومُ فَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ يُقْبِلُ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ إلَّا فَقَدْ أَوْجَبَ. فَقُلْتُ: بَخٍ بَخٍ مَا أَجْوَدَ هذِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِن بَيْنِ يَدَيَّ: الَّتِي قَبْلَهَا يَا عُقْبَ! أَجْوَدُ مِنْهَا فَإِذَا هُوَ عُمَرُ بنُ الخَطَّابِ فَقُلْتُ: مَا هِيَ يَا أَبَا حَفْصٍ؟ قالَ: إِنَّهُ قالَ آنِفًا قَبْلَ أَنْ تَجِيْءَ: مَا مِنْكُم مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الوُضُوءَ ثُمَّ يَقُولُ حِيْنَ يَفْرُغُ مِن وُضُوئِهِ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ إلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّها شَاءَ.

التمرين ـ ٦

نموذج في الإعراب:

يَا جُنْدُ! أَفْشِ السَّلامَ وَأَطْعِمِ الطَّعَامَ وَصَلِّ وَالنَّاسُ نِيَام تَدْخُلِ الْجَنَّةَ بِالسَّلَامِ.

يا: حرف نداء، مبني على السكون، لا محل له من الإعراب. **جند:** منادى مرخم، علم مفرد، مبني على الضمة، في محل نصب. **أفش:** فعل أمر، مبني بحذف حرف العلة من اخره، وفاعله ضمير مستتر وجوبا، تقديره: "أنت".

السلام: مفعول به منصوب، وعلامة نصبه الفتحة الظاهرة على آخره.

و: عاطفة مبنية على الفتح، لا محل لها من الإعراب. **أطعم:** فعل أمر، مبني على السكون، وحرك بالكسرة؛ لالتقاء الساكنين، وفاعله ضمير مستتر وجوبًا، تقديره: "أنت". **الطعام:** مفعول به منصوب، وعلامة نصبه

الفتحة الظاهرة على آخره. و: عاطفة، مبنية على الفتح، لا محل لها من الإعراب. **صلّ:** فعل أمر، مبني على حذف حرف العلة من اخره، وفاعله ضمير مستتر وجوبًا، تقديره: "أنت". و: حالية، مبنية على الفتح، لا محل لها من الإعراب. **الناسُ:** مبتدأ مرفوع، وعلامة رفعه الضمة الظاهرة على آخره.

نيام: خبر مرفوع، وعلامة رفعه الضمة الظاهرة على آخره. **تدخل:** فعل مضارع مجزوم، في جواب الطلب بشرط محذوف، دلّ عليه فعل الطلب المذكور وتقديره: "إن تُفْشِ السلام" وعلامة جزمه السكون، وحرّك بالكسرة؛ لالتقاء الساكنين، وفاعله ضمير مستتر وجوبًا، تقديره: "أنت". **الجنة:** مفعول به منصوب، وعلامة نصبه الفتحة الظاهرة على آخره. **بالسلام:** بـ: حرف جر، مبني على الكسرة، لا محل له من الإعراب. **السلام:** اسم مجرور بحرف جر، وعلامة جره الكسرة الظاهرة على اخره. والجار والمجرور متعلقان بالفعل "تدخل".

والجملة "يا جند....": ابتدائية، لا محل لها من الإعراب.

والجملة "أفش السلام": جواب النداء، لا محل لها من الإعراب.

والجملة "أطعم الطعام": معطوفة على "أفش السلام" لا محل لها من الإعراب.

والجملة "صلّ": معطوفة على "أطعم الطعام" لا محل لها من الإعراب.

والجملة "الناس نيام": حالية، في محل نصب.

أعرب ما يأتي:

١ـ يا مرو ! لا تسأل عمّا لا يعنيك.

٢ـ يا سُمَى ! أكثري مِن قول الحمد للّٰه.

٣ـ يا صائم ! لا تبالغي في المضمضة والاستنشاق.

٤ـ يا خُزَيْم ! لا تصعّر خدّك للنّاس ولا تمش في الأرض مرحًا.

٥ـ يا ثب ! حياتك أنفاس تُعدّ كلّما مضت نفسٌ نقصت حياتك.

الدرس التاسع والعشرون

التحذير والإغراء

التحذير

الأمثلة :

١ ـ الكَذِبَ.

٢ ـ الكَسَلَ الكَسَلَ.

٣ ـ قال تعالى: نَاقَةَ اللّٰهِ وَ سُقْيَاهَا.

٤ ـ إِيَّاكَ والنَّمِيْمَةَ، إِيَّاكَ وَالتَّعَرُّضَ لِلعُيُوْبِ.

٥ ـ إِيَّاكَ تَحْكِيْمَ الأَهْوَاءِ فَإِنَّ عَاجِلَهَا ذميمٌ وآجِلَهَا وَخِيْمٌ.

٦ ـ إِيَّاكَ مِنْ مُؤَاخَاةِ الأَحْمَقِ، فَإِنَّهُ يُرِيْدُ أنْ يَنْفَعَكَ فَيَضُرَّكَ.

شرح وتفصیل:

کسی شخص کو برے فعل سے روکنے اور خبردار کرنے کے لئے جو اسلوب استعمال ہوتا ہے اسے نحو کی اصطلاح میں "تحذیر" کہتے ہیں۔ یہ اسلوب تین عناصر پر مشتمل ہوتا ہے:

١ ـ المحذِّرُ (برے کام سے روکنے والا)۔

٢ ـ المحذَّر (جس کو روکا جائے (مخاطب) یعنی جس کی طرف تنبیہ متوجہ ہو)۔

٣ ـ المحذَّر منه (جس بات سے روکا جائے)۔

مندرجہ بالا مثالیں اس اسلوب کی چار ممکنہ صورتوں پر مشتمل ہیں جنکی وضاحت حسب ذیل ہے:

ا ـ محذَّر منه (وهو الأمر المكروه) بغیر تکرار یا بغیر عطف کے مذکور ہوتو اسکو منصوب کرنے والا فعل جوازاً محذوف ہوتا ہے، جیسے جملہ ا ـ میں محذَّر منه الكِذْبَ جوازاً منصوب ہے (یعنی محذَّر منه منصوب بھی ہوسکتا ہے اور مرفوع بھی)

منصوب ہونے کی صورت میں یہ فعل محذوف جوازاً کا مفعول بہ ہوگا اور اسکی تقدیر یوں ٹھہرائی جائے گی: اجْتَنِبْ الكِذْبَ
مرفوع ہونے کی صورت میں یہ مبتدا ہوگا اور اس کی خبر محذوف ہوگی اور اسکی تقدیر یوں ٹھہرائی جائے گی: الكِذْبُ مذمومٌ
لیکن اس حالت میں یہ تحذیر کے اسلوب میں داخل نہ ہوگا چونکہ تحذیر کے اسلوب میں بنیادی شرط یہ ہے کہ محذَّر منه مفعول بہ ہونے کی بنا پر منصوب ہو اور اس کا فعل اپنے فاعل کے ساتھ محذوف ہو۔

۲۔ اگر محذَّر منه تکرار یا عطف کے ساتھ مذکور ہو تو اسکو منصوب کرنے والا فعل وجوبا محذوف ہوتا ہے، جیسے جملہ۲۔ الكَسَلَ الكَسَلَ میں محذّر منه الكسل کو منصوب کرنے والا فعل وجوبًا محذوف ہے اسکی تقدیر دراصل یوں ہے: احْذَرِ الكَسَلَ الكَسَلَ، مکرر لانے کی صورت میں الكسل الثاني، الكسل الأول کی توکید لفظی ہے۔ اسی طرح جملہ۳۔ نَاقَةَ اللّٰهِ وَ سُقْيَاهَا میں محذّر منه کو عطف[1] کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ اور اس صورت میں سُقْيَا محذّر منه ناقة[2] پر معطوف ہے اور اسکی تقدیر یوں ٹھہرائی جائے گی: احْذَرُوْا نَاقَةَ اللّٰهِ وَ سُقْيَاهَا۔

۳۔ اگر محذَّر ضمیر منصوب إيَّاكَ وفروعه[3] ہو اور محذَّر منه (اسم ظاہر) محذَّر کے بعد واقع ہو تو اس ضمیر کو منصوب کرنے والا فعل وجوبا محذوف ہوگا اور محذّر منه کی تین ممکنہ صورتیں بن سکتی ہیں:

(۱) محذّر منه واو العطف کے ساتھ مقترن ہو تو اسکو منصوب کرنے والا فعل وجوبا محذوف ہوگا اور زیادہ مناسب یہ ہے کہ محذر منه کے مناسب فعل محذوف کی تقدیر ٹھہرائی جائے، جیسے: بَاعِدْ، تَجَنَّبْ، تَوَقَّ، قِ چنانچہ ایک ہی اسلوب میں دو فعل محذوف ہو سکتے ہیں، جیسے جملہ۴۔ إيَّاكَ وَالتَّعَرُّضَ لِلْعُيُوْبِ میں مُحَذَّر مِنْه التَّعَرُّضَ فعل محذوف وجوبًا سے منصوب ہے، اسی طرح مُحَذَّر إيَّاكَ بھی فعل محذوف وجوبًا سے منصوب ہے، جملہ دراصل یوں ہے: إيَّاكَ أُحَذِّرُ وأُقَبِّحُ التعرُّضَ للعيوبِ۔

(۲) محذّر منه واو العطف سے مقترن نہ ہو، جیسے جملہ۵۔ إيَّاكَ تَحْكِيْمَ الأَهْوَاءِ میں محذَّر إيَّاكَ مفعول بہ اول ہے اور محذّر منه تَحْكِيْمَ الأَهْوَاءِ مفعول بہ ثانی ہے اور ان دونوں سے پہلے ایک فعل وجوبًا محذوف ہے، چنانچہ جملہ دراصل

(۱) اس اسلوب میں واو العطف کے علاوہ دوسرے حروف عاطفہ استعمال نہیں ہوتے۔ عام طور پر واو عاطفہ ہی کے معنی میں استعمال ہوتا ہے، لیکن بسا اوقات معیت اورعطف دونوں کے معنی دیتا ہے جیسے: أَصَابِعَكَ وَالجِبْرَ وتقديره: بَاعِدْ أصَابِعَكَ مع الجبْرِ، یا صرف معیت کے معنی دیتا ہے جیسے: الإجَادَةَ والمُثَابَرَةَ كَيْ تَحْصُلَ على ما تَهْوى وتقديره: الْزَمِ الإجَادَةَ مَعَ المُثَابَرَةِ۔ (۲) ناقة: مفعول به لفعل محذوف على التحذير أي: ذروا ناقة الله، أي: احذروا عقرها.
(۳) إيَّاكَ، إيَّاكما، إيَّاكم، إيَّاكِ، إيَّاكما، إيَّاكُنَّ...

یوں ہوگا: أُحَذِّرُكَ تَحْكِيْمَ الْأَهْوَاءِ[1]۔

۳۔ محذّر منه سے پہلے حرف جر "من" واقع ہو، جیسے جملہ ٦۔ إيّاك من مؤاخاة الأحمق... میں محذّر إيّاك فعل محذوف وجوبا سے منصوب ہوگا اور جار مجرور من مؤاخاة الأحمق اس فعل محذوف سے متعلق ہونگے۔

مندرجہ بالا تمام صورتوں میں محذّر إيّاك کو مکرر بھی ذکر کر سکتے ہیں، مکرر لانے کی صورت میں سابقہ اعراب متاثر نہیں ہونگے، کیونکہ إيّاك اول کو إيّاك ثانی کی تو کید لفظی کے طور پر لایا جاتا ہے۔

قواعد:

۱۔ تحذیر کا اسلوب مخاطب کو برے فعل سے روکنے اور خبردار کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

۲۔ جب محذر منه بغیر تکرار اور عطف کے ہو تو اس کو منصوب کرنے والا فعل جوازاً محذوف ہوتا ہے۔

۳۔ جب محذر منه تکرار اور عطف کے ساتھ مذکور ہو یا تحذیر إيّاك کے لفظ کے ساتھ ہو تو اس کو منصوب کرنے والا فعل وجوبًا محذوف ہوتا ہے۔

الإغراء

الأمثلة:

۱ ۔ الصِّدْقَ.

۲ ۔ الْأَدَبَ الْأَدَبَ.

۳ ۔ الْمُرُوْءَةَ وَ النَّجْدَةَ.

شرح وتفصیل:

کسی انسان کو کسی اچھے کام کی ترغیب دینے کے لئے جو اسلوب استعمال کیا جاتا ہے اسے نحو کی اصطلاح میں "إغراء" کہتے ہیں۔ اغراء کا اسلوب تین عناصر پر مشتمل ہوتا ہے:

۱ ۔ المُغري (ترغیب دینے والا)۔

(۱) إيّاكَ تحكيم الأهواء میں تحكيم الأهواء مصدر صریح ہے، اس کی جگہ مصدر مؤول بھی آ سکتا ہے، جیسے: إيّاكَ أن تُحَكِّمَ الأهواء اور اسکے اعراب یوں ہونگے: مصدر مؤول في محل نصب، لأنه مفعول به ثانٍ لفعل محذوف تقديره "احذر"۔

۲۔ المُغرَی (مخاطب، جس کو ترغیب دی جائے)۔

۳۔ المُغْرَی بِهِ (جس بات کی ترغیب دی جائے)۔

مندرجہ بالا مثالوں میں اغراء کی ممکنہ صورتیں مذکور ہیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

۱۔ مغرَی بہ بغیر تکرار وعطف کے مذکور ہو تو اس کو منصوب کرنے والا فعل جوازاً محذوف ہوگا جیسے جملہ ۱۔ الصِّدْقَ میں مُغْرَی بِهِ جوازاً منصوب ہے۔ منصوب ہونے کی صورت میں یہ فعل محذوف کا مفعول بہ ہوگا اور تقدیر کلام الْزَمِ الصِّدْقَ ہوگی، مرفوع ہونے کی صورت میں یہ مبتدا ہوگا اور اس کی خبر محذوف ہوگی اور اس کی تقدیر یوں ہوگی: الصِّدْقُ مَحْمُوْدٌ، لیکن اس صورت میں یہ اغراء کے اسلوب میں داخل نہ ہوگا۔

۲۔ مُغرَی بہ کو تکرار یا عطف کے ساتھ ذکر کیا جائے تو اسکو منصوب کرنے والا فعل وجوبا محذوف ہوتا ہے، جیسے جملہ ۲۔ الأدبَ الأدبَ میں الأدَبَ فعل محذوف وجوبًا سے منصوب ہے۔ جملہ دراصل یوں ہے: الزم الأدبَ الأدَبَ، اس صورت میں الأدب الثاني کو الأدب الأول کی توکید لفظی کے طور پر لایا گیا ہے، اسی طرح جملہ ۳۔ المُرُوْءَةَ وَ النَّجْدَةَ میں مُغْرَی بِهِ کو عطف کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے، اور اس صورت میں مُغرَی به المُرُوْءَةَ، النَّجْدَةَ پر معطوف ہوگا، تقدیر کلام: الْزَمُوا المُرُوْءَةَ وَالنَّجْدَةَ ہوگی۔

قواعد:

۱۔ اغراء کا اسلوب کسی انسان کو کسی اچھے کام کی ترغیب دینے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

۲۔ جب المغری به بغیر تکرار اور عطف کے ہو تو اس کو منصوب کرنے والا فعل جوازاً محذوف ہوتا ہے۔

۳۔ جب المغری به تکرار اور عطف کے ساتھ مذکور ہو تو اس کو منصوب کرنے والا فعل وجوبًا محذوف ہوتا ہے۔

التمرين - ۱

استخرج من العبارة الآتية أساليب الإغراء والتحذير واذكر نوعها وقدّر الأفعال المحذوفة فيها وبيّن حكم حذفها:

نموذج: النار النار.

النار الأولى: من أسلوب التحذير منصوب وجوبًا بفعل محذوف وجوبًا، تقديره: "احذر النارَ".

نوعه: تكرار.

١ـ سَرِّحْ طَرْفَكَ فِي عَالَمِ الْقَرْنِ السَّادِسِ الْمَسِيْحِيِّ، هَلْ تَرٰى لِلْمُرُوْءَةِ حَيَاةً فِي نَاحِيَةِ الشَّرْقِ وَالْغَرْبِ؟! احْبِسْ نَفْسَكَ وَاسْتَمِعْ! هَلْ تُحِسُّ لَهَا عِرْقًا يَنْبِضُ وَقَلْبًا يَخْفِضُ؟ لَقَدِ انْتَصَرَ الشَّرُّ عَلَى الْخَيْرِ وَالرَّذِيْلَةُ عَلَى الْفَضِيْلَةِ وَإِذَا بِهٰذِهِ الْجُثَّةِ الْهَامِدَةِ يَدِبُّ فِيْهَا دَبِيْبُ الْحَيَاةِ وَإِذَا بِهٰذِهِ الْجُثَّةِ الْبَارِدَةِ يَهْتَزُّ اهْتِزَازًا، وَذٰلِكَ بِبِعْثَةِ النَّبِيِّ الْأَعْظَمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَهُبُّ النَّاسَ مِنْ سُبَاتِهِمُ الْعَمِيْقِ يُنَادِي: النَّارَ النَّارَ، أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيْكُمْ، إِيَّاكُمُ الْعِصْيَانَ! إِيَّاكُمْ مِنَ الْغَفْلَةِ! السُّرْعَةَ السُّرْعَةَ! الْجَنَّةَ وَنَعِيْمَهَا! الطَّاعَةَ! الْبِرَّ! فَهَبَّ الْجَمِيْعُ مِنْ رُقَادِهِمْ وَوَقَوْا أَنْفُسَهُمْ وَأَهْلِيْهِمُ النَّارَ وَفَرُّوْا إِلَى اللّٰهِ وَالْجَنَّةِ وَأَصْبَحَتِ الْبِيْئَةُ الْبَشَرِيَّةُ طَاقَةَ زَهْرٍ لَاشَوْكَ فِيْهَا...

التمرين ـ ٢

عيّن فيما يلي أساليب الإغراء و التحذير وبيّن ما يجب فيه حذف الفعل وما يجوز مع ذكر السبب:

نموذج: ١ـ التَّصَبُّرَ! فَإِنَّ مَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ.

التَّصَبُّرَ: من أسلوب الإغراء، ويجوز فيه حذف الفعل؛ لخلُوِّه من التكرار والعطف ولفظ "إياك".

٢ـ الطَّمْعَ الطَّمْعَ! فَإِنَّ مَنْ لَزِمَ الطَّمْعَ عَدِمَ الْوَرْعَ.

الطَّمْعَ الطَّمْعَ: من أسلوب التحذير ويجب فيه حذف الفعل؛ لأنه مكرر.

٣ـ النَّوَالَ النَّوَالَ! قَبْلَ السُّؤَالِ.

٤ـ الْكِذْبَ وَالْخِيَانَةَ! فَإِنَّهُمَا مِنْ خِصَالِ الْمُنَافِقِ.

٥ـ حُبَّ الْمَالِ! فَإِنَّهُ رَأْسُ كُلِّ الْخَطِيْئَةِ.

٦ـ إِيَّاكَ أَنْ تُهْلِكَ نَفْسَكَ بِالْإِنْغِمَاسِ فِي الشَّهْوَاتِ.

٧ـ التَّضْحِيَةَ التَّضْحِيَةَ! لِإِعْلَاءِ كَلِمَةِ اللّٰهِ.

٨ـ التَّعَلُّمَ وَالتَّفَقُّهَ! فَإِنَّهُ لَا يُوْلَدُ أَحَدٌ عَالِمًا وَلَا فَقِيْهًا.

٩ـ الْبَغْيَ! فَإِنَّهُ يَصْرَعُ الرِّجَالَ وَيَقْطَعُ الْآمَالَ.

١٠ـ الطَّاعَةَ وَالشُّكْرَ لِلّٰهِ لِأَنَّهُ أَحَقُّ أَنْ يُطَاعَ وَلَا يُكْفَرَ.

١١ـ تَقْوَى اللّٰهِ! فَإِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا حَدَائِقَ وَأَعْنَابًا.

١٢ـ إِيَّاكَ وَالْعُجْلَةَ فَإِنَّ مَنْ رَكِبَ الْعَجَلَ أَدْرَكَهُ الزَّلَلُ.

١٣ـ إِيَّاكَ وَالدَّعَابَةَ! فَإِنَّ كَثْرَةَ الدَّعَابَةِ تُذْهِبُ الْمَهَابَةَ.

١٤ـ الْحَيَاءَ! مِنْ ذَمِّ مَنْ لَوْ كَانَ حَاضِرًا لَبَالَغْتَ فِي مَدْحِهِ.

١٥ـ إِيَّاكَ مُجَالَسَةَ السُّفَهَاءِ! فَإِنَّكَ بِمُجَالَسَتِهِمْ تُعَدُّ مِنْهُمْ.

١٦ـ الْغِيْبَةَ الْغِيْبَةَ! وَهِيَ أَمْرٌ قَدْ نَهَى اللّٰهُ عَنْهَا وَنَفَّرَ عِبَادَهُ مِنْهَا.

١٧ـ الْعُجْبَ وَالْكِبْرَ! فَإِنَّهُ لَيْسَ لِمُعْجِبٍ رَأْيٌ وَلَا لِمُتَكَبِّرٍ صَدِيْقٌ.

١٨ـ إِيَّاكَ مِنِ اشْتِكَاءِ ضُعْفِكَ إِلَى عَدُوِّكَ! فَإِنَّكَ بِذٰلِكَ تَشْمِتُهُ بِكَ وَتُطْمِعُهُ فِيْكَ.

١٩ـ سَمِعَ عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ رَجُلًا يَغْتَابُ رَجُلًا فَقَالَ: إِيَّاكَ وَالْغِيْبَةَ! فَإِنَّهَا إِدَامُ كِلَابِ النَّاسِ.

٢٠ـ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: عَلَيْكُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ فَإِنَّهُ شِفَاءٌ وَإِيَّاكُمْ وَذِكْرَ النَّاسِ فَإِنَّهُ دَاءٌ.

٢١ـ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ رَحِمَهُ اللّٰهُ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى أَخٍ لَهُ: إِيَّاكَ أَنْ تَغُرَّكَ الدُّنْيَا فَإِنَّ الدُّنْيَا دَارُ مَنْ لَا دَارَ لَهُ وَمَالُ مَنْ لَا مَالَ لَهُ...

٢٢ـ أَوْصَى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرَ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ابْنَتَهُ فَقَالَ: إِيَّاكِ وَالْغَيْرَةَ! فَإِنَّهَا مِفْتَاحُ الطَّلَاقِ وَإِيَّاكِ وَكَثْرَةَ الْعَتَبِ فَإِنَّهُ يُوْرِثُ الْبَغْضَاءَ.

٢٣ـ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: إِيَّاكُمْ وَمَوَاقِفَ الْفِتَنِ! قِيْلَ: وَمَا مَوَاقِفُ الْفِتَنِ؟ يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ! قَالَ: أَبْوَابُ الْأُمَرَاءِ يَدْخُلُ أَحَدُكُمْ عَلَى الْأَمِيْرِ فَيُصَدِّقُهُ بِالْكِذْبِ وَيَقُوْلُ مَا لَيْسَ فِيْهِ.

٢٤ـ وَعَظَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ ابْنَهُ الْحَسَنَ فَقَالَ: يَا بُنَيَّ إِيَّاكَ وَمُصَادَقَةَ الْبَخِيْلِ! فَإِنَّهُ يُبْعِدُ عَنْكَ أَحْوَجَ مَا تَكُوْنُ إِلَيْهِ وَإِيَّاكَ وَمُصَادَقَةَ الْفَاجِرِ! فَإِنَّهُ يَبِيْعُكَ بِالتَّافِهِ وَإِيَّاكَ وَمُصَادَقَةَ الْكَاذِبِ فَإِنَّهُ كَالسَّرَابِ يُقَرِّبُ عَلَيْكَ الْبَعِيْدَ وَ يُبْعِدُ عَلَيْكَ الْقَرِيْبَ.

٢٥ـ رُوِيَ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعَثَ جَيْشًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا يُدْعَى سَارِيَةَ بْنَ الْحَصِيْنِ فَبَيْنَمَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَخْطُبُ جَعَلَ يَصِيْحُ فِي خُطْبَتِهِ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: يَا سَارِيَةُ! الْجَبَلَ الْجَبَلَ! فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فَكَتَبْتُ تَارِيْخَ تِلْكَ الْكَلِمَةِ فَقَدِمَ رَسُوْلُ مُقَدَّمَةِ الْجَيْشِ فَقَالَ: يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَزَوْنَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي وَقْتِ الْخُطْبَةِ فَهَزَمُوْنَا فَإِذَا بِإِنْسَانٍ يَصِيْحُ: يَا سَارِيَةُ! الْجَبَلَ الْجَبَلَ فَأَسْنَدْنَا ظُهُوْرَنَا إِلَى الْجَبَلِ فَهَزَمَ اللّٰهُ الْكُفَّارَ وَظَفَرْنَا بِالْغَنَائِمِ الْعَظِيْمَةِ بِبَرَكَةِ ذٰلِكَ الصَّوْتِ.

التمرين ـ ٣

حذّر مما يأتي واستوف صور التحذير:

١ ـ البخل ٢ ـ الكسل ٣ ـ المال الحرام ٤ ـ اليأس ٥ ـ الفظاظة ٦ ـ الشهرة ٧ ـ العقوق

التمرين ـ ٤

أغرِ على ما يأتي واستوف صور الإغراء:

١ ـ الحلم ٢ ـ الحياء ٣ ـ الاستشارة ٤ ـ الجود ٥ ـ الحبّ في اللّٰه

التمرين ـ ٥

ترجم إلى العربية:

۱۔ حیا سے متصف رہو، یہ مؤمن کا زیور ہے۔ ۲۔ توبہ کرو، یہ سب سے خوشنما سفارش کرنے والا ہے۔

۳۔ لالچ سے بچو، یہ انتہائی ذلت کا باعث ہے۔ ۴۔ اس آگ سے بچو جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔

۵۔ مطالعہ کرو، مطالعہ کرو، کیونکہ یہی علم کا راستہ ہے۔ ۶۔ خاموش رہو، جو نامناسب بات کہتا ہے ناگوار بات سنتا ہے۔

۷۔ تعصب سے بچو، تعصب سے بچو، یہ اندھا اور بہرا کر دیتا ہے۔

۸۔ علانیہ جس چیز سے بچتے ہو خلوت میں بھی اُس سے اجتناب کرو۔

۹۔ حسد سے بچو یہ دین کو تباہ کرنے والا ہے، یقین کی کمزوری کا سبب ہے اور شخصیت کو برباد کر دیتا ہے۔

۱۰۔ چغل خوری اور غیبت سے احتراز کرو، جو ان دونوں میں مبتلا ہو جاتا ہے قریبی لوگ اس سے کتراتے ہیں اور اجنبی اسے ناپسند کرتے ہیں۔

التمرين ـ ٦

ترجم إلى الأرديّة:

١ ـ الخَمْرَ والغَنَاءَ! فإنّهما بَرِيْدُ الزِّنٰى. ٢ ـ الصَّلَاةَ باللّيلِ! فإنّه حُسْنُ الْوَجْهِ فِي النَّهارِ.

٣ـ اَلْمَزَاحَ الْمَزَاحَ! فإنه يُوْرِثُ النِّزَاعَ. ٤ـ الصَّمْتَ والصِّدْقَ، فالصَّمْتُ حِرْزٌ و الصِّدْقُ عزٌ.

٥ـ اَلْعَفْوَ الْعَفْوَ! فَإِنَّ مَنْ يَعفُ يُعفَ عنْهُ. ٦ـ الضِحْكَ! فإنّ العَالِمَ إذَا ضَحِكَ ضَحْكَةً مجَّ مِنَ العِلْمِ مَجَّة.

٧ـ إيَّاكَ وحَبْسَ الزَّكَاةِ! فَإِنَّهُ مَا حَبَسَ قَوْمٌ الزَّكَاةَ إلّا حَبَسَ اللّٰهُ عنْهُم الْمَطَرَ.

٨ـ إيَّاكَ وحُبَّ الدُّنْيَا! فَإِنَّهُ خَمْرُ الشَّيْطَانِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا لَمْ يُفِقْ مِنْ سَكَرَاتِهَا.

٩ـ إيَّاكَ مِن الْكَذِبِ! فَإِنَّ الْكَذُوْبَ مُتَّهمٌ وإِنْ صَدُقَتْ لَهْجَتُهُ ووَضُحَتْ حُجَّتُهُ.

١٠ـ إيَّاكَ وفُضُوْلَ الْكَلَامِ! فإِنَّهُ يُظْهِرُ مِنْ عُيُوْبِكَ مَا بَطَنَ ويُحَرِّكُ مِنْ عَدُوِّكَ مَا سَكَنَ.

التمرين ـ ٧

استخرج من الأحاديث الآتية أساليب الإغراء والتحذير واذكر نوعها وقَدِّر الأفعال المحذوفة وبين حكم حذفها مع بيان الإعراب:

نموذج: قالَ ﷺ: إِيَّاكُمْ وَسُوءَ ذَاتِ الْبَيْنِ فَإِنَّهَا الْحَالِقَةُ.

إياكم وسوء ذات البين: أسلوب التحذير

إياكم: ضمير منفصل، مبني على السكون، في محل نصب لفعل محذوف وجوبًا؛ لأجل العطف و تقديره: "أُحَذِّر"، كم: ضمير للخطاب، مبني على السكون، لا محل له من الإعراب. سوء: مفعول به، منصوب بفعل محذوف وجوبا، تقديره: "أقبِّح" وعلامة نصبه الفتحة الظاهرة على اٰخره.

٢ـ قال ﷺ: إِيَّاكَ وَاللَّوْ! فَإِنَّ لَو تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ.

٣ـ قَالَ ﷺ: إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ! فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيْثِ.

٤ـ قال ﷺ: إِيَّاكُم وَمَحَقَّرَاتِ الذُّنُوبِ! فَإِنَّهُنَّ يَجْتَمِعْنَ عَلَى الرَّجُلِ حَتّٰى يُهْلِكْنَهُ.

٥ـ قال ﷺ: إِنَّ فِي جَهَنَّمَ وَادِيًا يُقَالُ لَهُ هَبْهَبُ يَسْكُنُهُ كُلُّ جَبَّارٍ فَإِيَّاكَ أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ.

٦ـ قَالَ ﷺ: اللّٰهَ اللّٰهَ فِيْمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ، أَشْبِعُوْا بُطُوْنَهُمْ، وَاكْسُوْا ظُهُوْرَهُمْ وَأَلِيْنُوا الْقَوْلَ لَهُمْ.

٧ـ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ: إِيَّاكُمْ وَأَحَادِيْثَ إِلّا حَدِيْثًا كَانَ فِي عَهْدِ عُمَرَ فَإِنَّ عُمَرَ كَانَ يُخِيفُ النَّاسَ فِي اللّٰهِ ﷻ.

٨ـ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ آخِرُ كَلَامِ النَّبِيِّ ﷺ: الصَّلَاةَ الصَّلَاةَ، اتَّقُوا اللّٰهَ فِيْمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُم.

٩ـ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: يَا بُنَيَّ إِيَّاكَ وَالْالْتِفَاتَ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّ الْالْتِفَاتَ فِي الصَّلَاةِ هَلَكَةٌ.

١٠ ـ قَالَ ﷺ حِيْنَ أَرَادَ بَنُو سَلَمَةَ أَنْ يَنْتَقِلُوا إِلَى قُرْبِ الْمَسْجِدِ: يَا بَنِي سَلِمَةَ دِيَارَكُمْ، تُكْتَبُ آثَارُكُمْ، دِيَارَكُم، تُكْتَبُ آثَارُكُمْ.

١١ ـ قَالَ ﷺ: إِيَّاكُمْ أَنْ تَتَّخِذُوا ظُهُورَ دَوَابِّكُمْ مَنَابِرَ فَإِنَّ اللّٰهَ إِنَّمَا سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُبَلِّغَكُمْ إِلَى بَلَدٍ لَمْ تَكُونُوا بَالِغِيهِ إِلَّا بِشِقِّ الْأَنْفُسِ وَجَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فَعَلَيْهَا فَاقْضُوا حَاجَتَكُمْ.

١٢ ـ قَالَ ﷺ: إِيَّاكُمْ وَعُقُوْقَ الْوَالِدَيْنِ فَإِنَّ رِيحَ الْجَنَّةِ يُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ أَلْفِ عَامٍ وَاللّٰهِ لَا يَجِدُهَا عَاقٌّ وَلَا قَاطِعُ رَحِمٍ وَلَا شَيْخٌ زَانٍ وَلَا جَارٌّ إِزَارَهُ خُيَلَاءَ إِنَّمَا الْكِبْرِيَاءُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

١٣ ـ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَقَفَ بِعَرَفَةَ وَهُوَ مُرْدِفٌ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَقَالَ: هٰذَا الْمَوْقِفُ وَكُلُّ عَرَفَةَ مَوْقِفٌ ثُمَّ دَفَعَ يُسِيْرُ الْعَنَقَ وَجَعَلَ النَّاسُ يَضْرِبُونَ يَمِيْنًا وَشِمَالًا وَهُوَ يَلْتَفِتُ وَيَقُولُ: السَّكِيْنَةَ أَيُّهَا النَّاسُ السَّكِيْنَةَ أَيُّهَا النَّاسُ.

١٤ ـ قَالَ ﷺ: أَنَا آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ أَقُوْلُ: إِيَّاكُمْ وَجَهَنَّمَ، إِيَّاكُمْ وَالْحُدُوْدَ، إِيَّاكُمْ وَجَهَنَّمَ، إِيَّاكُمْ وَالْحُدُوْدَ، إِيَّاكُمْ وَجَهَنَّمَ، إِيَّاكُمْ وَالْحُدُوْدَ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَإِذَا أَنَا مِتُّ تَرَكْتُكُمْ وَأَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ فَمَنْ وَرَدَ أَفْلَحَ.

١٥ ـ قَالَ ﷺ: إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللّٰهُ بِهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَتَى قَوْمًا فَقَالَ: يَا قَوْمِ إِنِّي رَأَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنَيَّ وَإِنِّي أَنَا النَّذِيْرُ الْعُرْيَانُ، فَالنَّجَاءَ، فَأَطَاعَتْهُ طَائِفَةٌ مِنْ قَوْمِهِ فَأَدْلَجُوْا فَانْطَلَقُوْا عَلَى مَهْلِهِمْ فَنَجَوْا وَكَذَّبَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ فَأَصْبَحُوْا مَكَانَهُمْ فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَأَهْلَكَهُمْ وَاجْتَاحَهُمْ فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ أَطَاعَنِي فَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهِ وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِي وَكَذَّبَ مَا جِئْتُ بِهِ مِنَ الْحَقِّ.

التمرين ـ ٨

نموذج في الإعراب:

١ ـ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وسُقْيَاهَا.

فـ: عاطفة، مبنية على السكون، لا محل لها من الإعراب. **قال:** فعل ماض، مبني على الفتح.

لهم: لـ: حرف جر، مبني على الفتحة، لا محل له من الإعراب، **هم:** ضمير متصل، مبني على السكون، في محل جر بحرف جر، والجار والمجرور متعلقان بالفعل "قال". **رسول:** فاعل مرفوع، وعلامة رفعه الضمة الظاهرة على آخره، وهو مضاف. **اللّٰه:** لفظ الجلالة مجرور بالإضافة، مضاف إليه، وعلامة جرّه الكسرة الظاهرة على آخره.

ناقة: مفعول به، منصوب بفعل محذوف وجوبًا على التحذير، تقديره: "احذروا أو ذروا" وعلامة نصبه الفتحة الظاهرة على آخره وهو مضاف. **اللّٰه:** لفظ الجلالة مجرور بالإضافة، مضاف إليه، وعلامة جره الكسرة الظاهرة على آخره. **و:** عاطفة، مبنية على الفتحة، لا محل لها من الإعراب.

سقياها: سقيا: معطوف على "ناقة" منصوب، وعلامة نصبه الفتحة المقدرة على آخره، منع من ظهورها التعذر، وهو مضاف، **ها:** ضمير متصل، مبني على السكون، في محل جر بالإضافة، مضاف إليه.

والجملة " قال لهم رسول اللّٰه...": معطوفة على الاستئنافية، لا محل لها من الإعراب.

والجملة "(ذروا) ناقةَ اللّٰه": في محل نصب، مقول القول.

٢ـ إيّاكَ وتركَ الصلاة / إيّاكَ تركَ الصلاةِ.

١ـ **إياك: إيا:** ضمير منفصل، مبني على السكون، في محل نصب، مفعول به لفعل محذوف وجوبا، تقديره: "أحذّرك"، **ك:** ضمير للخطاب، مبني على الفتح، لا محل له من الإعراب.

و: عاطفة، مبنية على الفتحة، لا محل لها من الإعراب. **ترك:** مفعول به، منصوب لفعل محذوف وجوبا، تقديره: "أقبّح" وعلامة نصبه الفتحة الظاهرة على آخره، وهو مضاف.

الصلاة: اسم مجرور بالإضافة، مضاف إليه، وعلامة جره الكسرة الظاهرة على آخره.

الجملة "إياك أيْ أحذرك": جملة ابتدائية، لا محل لها من الإعراب.

الجملة "(أقبّح) ترك الصلاة": معطوفة على "أحذرك" لا محل لها من الإعراب.

٢ـ **ترك:** مفعول به ثان لفعل محذوف وجوبا، تقديره: "أحذرك ترك الصلاة".

٣ـ العلمَ والعملَ فإنه بدون العمل مهلكة.

العلم: مفعول به، منصوب بفعل محذوف وجوبًا، تقديره: "التمسوا" وعلامة نصبه الفتحة الظاهرة على آخره.

و: للمعية، مبنية على الفتح، لا محل لها من الإعراب. **العمل:** مفعول معه منصوب، وعلامة نصبه الفتحة الظاهرة على آخره. **فـ:** السببية، مبنية على الفتح، لا محل لها من الإعراب.

إن: حرف نصب وتوكيد ومشبه بالفعل، مبني على السكون، لا محل له من الإعراب.

ه: ضمير متصل، مبني على الضمة، في محل نصب اسم "إن".

بـ: حرف جر مبني على الكسرة، لا محل له من الإعراب. **دون:** ظرف، مجرور بحرف جر، متعلق بـ"مهلكة"، وعلامة جرّه الكسرة الظاهرة على آخره، وهو مضاف.

العمل: مجرور بالإضافة، مضاف إليه، وعلامة جره الكسرة الظاهرة على آخره.

بدون العمل: الجارو المجرور متعلقان بـ"مهلكة".

مهلكة: خبر لـ "إن" مرفوع، وعلامة رفعه الضمة الظاهرة على آخره.

والجملة "(التمسوا) العلم والعمل" : ابتدائية، لا محل لها من الإعراب.

والجملة "فإنه بدون .....": جملة سببية، لا محل لها من الإعراب.

أعرب الجمل الآتية:

١ ـ التَّوَكُّلَ عَلَى اللّٰهِ فَإِنَّهُ رَسُوْلُ النَّجَاحِ.
٢ ـ إِيَّاكَ الْغَدْرَ فَإِنَّه لَا دِيْنَ لِمَنْ لَا وَفَاءَ لَهُ.
٣ ـ اللِّسَانَ فَإِنَّهُ صَغِيْرٌ جِرْمُهُ كَبِيْرٌ جُرْمُهُ.
٤ ـ الرِّفْقَ الرِّفْقَ فَإِنَّهُ لَا يَكُوْنُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ.
٥ ـ إِيَّاكَ والْجَزْعَ فَإِنَّه لَا يَرُدّ مَيِّتًا ولَا يَطْرُدُ حُزْنًا.
٦ ـ إِيَّاكَ والحسدَ والسُّخْفَ والعَظمَةَ فإنَّها عَدَاوَةٌ مُجْتَلَبَةٌ مِنْ غَيْرِ إِحْنَةٍ.
٧ ـ إِيَّاكُمْ والسَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ الشِّرْكَ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرَ وقَتْلَ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَكْلَ الرِّبَا وأَكْلَ مَالِ الْيَتِيْمِ والتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ وقَذْفَ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ.

الدرس الثلاثون

الاختصاص

الأمثلة:

١ـ نَحْنُ ـ الْأَسَاتِذَةَ ـ لا نَأْلُو جُهْدًا فِي تَرْبِيَةِ النَّشْءِ الْجَدِيْدِ.

٢ـ بِنَا ـ تَمِيْمًا ـ يُكْشَفُ الضَّبَابُ.

٣ـ قال ﷺ: إِنَّا ـ آلَ مُحَمَّدٍ ـ لا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ.

٤ـ أَنْتُمْ ـ طُلَّابَ الْعِلْمِ ـ مُلْزَمُونَ بِتَقْدِيْمِ الْخِبْرَةِ وَالْجُهْدِ لِأُمَّتِكُمْ.

٥ـ عَلَيَّ ـ أَيُّهَا الْمِقْدَامُ ـ يُعَوَّلُ فِي نَوَائِبِ الْحَقِّ.

٦ـ اعْفُ عَنَّا ـ أَيَّتُهَا الْفِئَةُ النَّادِمَةُ ـ.

شرح وتفصیل:

ضمائر کا مدلول چونکہ عام ہوتا ہے اس لئے جب کلام میں ضمائر (مثلا: نَحْنُ،أَنْتَ) کا استعمال کیا جاتا ہے تو سامع کے ذہن میں یہ سوال ابھرتا ہے کہ اس ضمیر سے کون مراد ہے؟ کس جنس یا کس گروہ سے اسکا تعلق ہے؟ مثلا جملہ ا میں اگر یوں کہا جاتا کہ نَحْنُ لا نَأْلُو جُهْدًا فِي تَرْبِيَةِ النَّشْءِ الْجَدِيْدِ تو سامع پر یہ مبہم رہتا کہ نحن کا مدلول کون ہے؟ نحن العرب یانحن الأساتذة یانحن الأمهات یا کوئی اور، یعنی ضمائر کا یہ عموم وابہام تخصیص وتوضیح کا محتاج ہوتا ہے، لہذا اگر ضمیر کے بعد ایسا اسم ظاہر لا یا جائے جو معرفہ ہو اور ضمیر کے مدلول پر دلالت کرتا ہو تو ضمیر کا عموم وابہام زائل ہو جائے گا اور تعیین وتخصیص کی وجہ سے کلام کا مفہوم واضح ہو جائے گا، جیسے جملہ ا۔ نَحْنُ الْأَسَاتِذَةَ لا نَأْلُو جُهْدًا فِي تَرْبِيَةِ النَّشْءِ الْجَدِيْدِ میں نحن کے بعد آنے والا اسم ظاہر الأساتذة معرفہ ہے اور ضمیر نحن ہی کے مدلول پر دلالت کر رہا ہے لیکن ضمیر کا مدلول عام اور مبہم ہے جبکہ اس اسم ظاہر کا مدلول معین ومخصوص اور واضح ہے لہذا اس اسم کے اضافے سے سامع کے ذہن میں اُٹھنے والا سوال دور ہو گیا۔ اس طور پر ضمیر کی تعیین وتخصیص اور وضاحت کرنے کو نحو کی اصطلاح میں

"الاختصاص" اور جس معرفہ اسم ظاہر سے اس کی تخصیص وتوضیح کی جاتی ہے اس کو مختص یا مخصوص کہا جاتا ہے۔ یہ اسلوب دو عناصر پر مشتمل ہوتا ہے:

۱۔ ضمیر متصل یا منفصل: جو عموماً متکلم کی ہوتی ہے، جیسے جملہ ۱، ۲، ۳ اور بسا اوقات مخاطب کی جیسے جملہ ۴ [1]۔

۲۔ اسم ظاہر جو معرفہ ہو اس کا اور اس سے ماقبل ضمیر کا مدلول ایک ہی ہو اور یہ اسم ضمیر کے مدلول کو مخصوص ومعین کر کے اس کے عموم وابہام کو زائل کر دے۔

اسم مختص یا تو معرف بہ "أل" یا علم یا ان دونوں کی طرف مضاف ہوتا ہے [2]، جیسے جملہ ۱۔ نَحْنُ ۔ الْأَسَاتِذَةَ ۔ لا نَأْلُو جُهْدًا فِي تَرْبِيَةِ النَّشْءِ الْجَدِيْدِ میں الأساتذة اسم مختص ہے جو کہ معرف بہ أل ہے اور اپنے سے ماقبل ضمیر منفصل نحن کی وضاحت کر رہا ہے۔ اور جملہ ۲۔ بِنَا ۔ تَمِيْمًا ۔ يُكْشَفُ الضَّبَابُ میں تميما اسم مختص ہے جو کہ عَلَم ہے اور اپنے سے ماقبل ضمیر متصل نا کی وضاحت کر رہا ہے۔ جملہ ۳۔ إِنَّا ۔ آلَ مُحَمَّدٍ ۔ لا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ میں اسم مختص آل محمد علم کی طرف مضاف ہے اور اپنے سے ماقبل ضمیر متصل نا کی وضاحت کر رہا ہے۔ جملہ ۴ میں اسم مختص طلاب معرّف بہ "أل" اسم العلم کی طرف مضاف ہے اور اپنے سے ماقبل ضمیر منفصل أنتم کی وضاحت کر رہا ہے اور یہ تمام اسماء ظاہرہ فعل محذوف وجوبا سے منصوب ہیں۔ کبھی لفظ أيها، أيتها بھی اسم مختص بنتے ہیں اور جس طرح نداء میں استعمال ہوتے ہیں اسی طرح أسلوب الاختصاص میں استعمال کئے جاتے ہیں [3]۔ جملہ ۵۔ عَلَيَّ ۔ أَيُّهَا الْمِقْدَامُ ۔ يُعَوَّلُ فِي نَوَائِبِ الْحَقِّ میں أيها اسم مختص ہے جو اپنے سے ماقبل ضمیر متصل ي کی وضاحت کر رہا ہے اور المقدام اس کا تابع ہونے کی وجہ سے لفظا مرفوع ہے۔ اسی طرح جملہ ۶۔ اعْفُ عَنَّا ۔ أَيَّتُهَا الْفِئَةُ النَّادِمَةُ ۔ میں أيتها اسم مختص ہے اور اپنے سے ماقبل ضمیر متصل نا کی وضاحت کر رہا ہے اور الفِئَةُ النَّادمةُ اس کا تابع ہونے کی بنا سے لفظا مرفوع ہے۔ أيها، أيتها اسم مختص ہونے کی صورت میں بمع اپنے تابع کے جملے کے بیچ میں بھی آسکتے ہیں اور جملے کے آخر میں بھی، جیسا کہ جملہ ۵ اور ۶ سے واضح ہے۔

أسلوب الاختصاص کا مقصد اپنے سے ماقبل ضمیر متصل یا منفصل کی وضاحت کرنا ہے، جیسے جملہ ۱، ۲ اور ۳ سے

(۱) ضمیر غائب اسم مختص سے پہلے شاذ ونادر ہی آتی ہے، جبکہ اسم ظاہر اسم مختص سے پہلے بالکل نہیں آسکتا۔ (۲) ان تمام صورتوں میں اسم مختص کے اعراب یوں ہونگے: منصوب على المفعولية لفعل محذوف وجوبًا تقديره: أخص أو أعني۔ (۳) یعنی مبني على الضم في محلّ نصب مفعول به لفعل محذوف ہوتے ہیں اور انکے بعد آنے والا اسم معرف بہ "أل" ہوتا ہے اور انکا تابع (عطف بیان یا بدل) ہونے کی وجہ سے لفظا مرفوع ہوتا ہے۔

واضح ہے، بسا اوقات اس اسلوب کو فخر یا تواضع کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے، جملہ ۵ میں یہ اسلوب فخر کے لئے اور جملہ ۶ میں تواضع کے لئے استعمال ہوا ہے۔

أمور تتعلق بأسلوب الاختصاص

۱۔ اسم مختص اور اس کے فعل و فاعل (جو کہ محذوف ہیں) سے بننے والا جملہ جملة معترضة ہونے کی بنا پر لا محل لها من الإعراب ہوتا ہے۔

۲۔ اسم مختص سے جملے کی ابتدا نہیں ہوسکتی۔

۳۔ اسم مختص کا علم ہونا جائز تو ہے لیکن لغت میں اس کا استعمال بہت کم ہے۔

۴۔ اسم مختص ضمیر، اسم منکّر، اسم موصول یا اسم اشارہ نہیں ہوسکتا۔

۵۔ اسم اشارہ، أي، أية کا تابع نہیں بن سکتا۔

۶۔ أيّ أسلوب الاختصاص میں مذکر کے لئے خاص ہے چاہے مفرد مذکر ہو یا مثنی مذکر یا جمع مذکر، مؤنث کے لئے استعمال نہیں ہوسکتا، اسی طرح أية مؤنث کے لئے خاص ہے چاہے مفرد ہو چاہے مثنی یا جمع ہو۔

۷۔ أسلوب الاختصاص میں جب أي، أية استعمال ہوں تو ان کے آخر میں هاء التنبيه وجوبا ملحق ہوتی ہے۔

قواعد:

۱۔ ضمیر متصل یا منفصل کی اسم مختص سے تعیین و تخصیص اور وضاحت کرنے کو اختصاص کہتے ہیں۔

۲۔ اسم مختص یا تو معرف بہ "أل" یا علم یا ان دونوں کی طرف مضاف ہوتا ہے۔

۳۔ اسم مختص فعل محذوف سے وجوبًا منصوب ہوتا ہے، اسکی تقدیر أخص یا أعني سے ہوتی ہے۔

۴۔ بسا اوقات لفظ أيها اور أيتها اسم مختص بنتے ہیں اسکے بعد آنے والا اسم اسکا تابع ہونے کی بنا پر لفظا مرفوع ہوتا ہے۔

التمرين ـ ١

استخرج من الجمل التالية الاسم المنصوب على الاختصاص وأعربه مع بيان الغرض:

نموذج: نَحْنُ العَرَبَ إِزَارُنَا الشَّرَفُ وَخِمَارُنَا الأَدَبُ.

العرب: اسم مختص منصوب بفعل محذوف وجوبًا تقديره "أخص" وعلامة نصبه الفتحة الظاهرة على آخره (للفخر).

٢ ـ لَا تَنْهَرْنِي أَيُّهَا المِسْكِيْنُ.

٣ ـ نَحْنُ رِجَال الإِسْعَافِ نُغِيْثُ المَلْهُوْفِيْنَ.

٤ ـ أَنْتَ اللهِ الْمَنْجَأُ وَإِلَيْكَ الْمَلْجَأُ.

٥ ـ بِكَلَامِي أَيُّهَا الشَّاعِرُ يُسْتَأْنَسُ عِنْدَ الوَحْشَةِ.

٦ ـ بِنَا الْأُمَّهَات يَنْشَأُ الْجِيْلُ الصَّالِحُ.

٧ ـ نَحْنُ خُدَّام البَلَدِ لَا نَدَّخِرُ أَيَّ جُهْدٍ فِي رُقِيِّ بَلَدِنَا.

٨ ـ اللّٰهُمَّ أَنْزِلْ عَلَيْنَا أَهْلَ القَحْطِ غَيْثًا.

٩ ـ نَحْنُ المُسْلِمِيْنَ أَشِدَّاءُ عَلَى الكُفَّارِ رُحَمَاءُ فِيْمَا بَيْنَنَا.

١٠ ـ بِسِهْرِنَا الجُنُوْد تَكْتَحِلُ العُيُوْنُ بِالنَّوْمِ.

١١ ـ نَحْنُ الدُّعَاة يَهُمُّنَا كَثِيْرًا انْحِرَافُ المُسْلِمِيْنَ عَنْ دِيْنِهِم.

١٢ ـ نَحْنُ الفِئَةَ النَّادِمَةَ نَطْلُبُ العَفْوَ وَالعَافِيَةَ.

١٣ ـ عَلَيْكُمْ طَلَبَة العِلْمِ مَسْئُوْلِيَّةٌ عُظْمٰى تُجَاهَ مِلَّتِكُمْ وَبَلَدِكُم.

١٤ ـ عَلَيْكُمْ أَيُّهَا العُلَمَاءُ مَسْؤُلِيَّةٌ كُبْرٰى نَحْوَ نَشْرِ الدِّيْنِ وَتَبْلِيْغِهِ.

التمرين ـ ٢

اجعل كلَّ اسم ممّا يلي منصوبًا على الاختصاص في جمل من إنشائك:

١ ـ التّجار ٢ ـ الرياضيون ٣ ـ عمّال البترول ٤ ـ المحامون ٥ ـ رجال الجامعات

٦ ـ الكتّاب ٧ ـ معشر البدو ٨ ـ أيّها الشاعر ٩ ـ أيّها المذنب ١٠ ـ المشرفون على الطلاب

التمرين ـ ٣

مثل لما يأتي في جمل من إنشائك:

١ ـ الاسم المختص "أيّ".

٢ ـ الاسم المختص المقصود منه الفخر.

٣ـ الاسم المختص "أية". ٤ ـ الاسم المختص المقصود منه التواضع.
٥ـ الاسم المختص المعرّف بـ "أل". ٦ ـ الاسم المختص المقصود منه توضيح الضمير.
٧ـ الاسم المختص المضاف إلى علم. ٨ـ الاسم المختص المضاف إلى المعرّف بـ "أل".

التمرين ـ ٤

ترجم الجمل الآتية إلى العربية مستخدما أسلوب الاختصاص:

١ـ ہم امت محمدیہ کا شرف قرآن ہے۔ ٢ـ یا اللہ مجھ گناہ گار کو معاف فرمائیں۔
٣ـ علماء تم انبیاء علیہم السلام کے وارث ہو۔ ٤ـ ہم مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔
٥ـ اخلاص والوں تم اندھیروں کے چراغ ہو۔ ٦ـ ہم اہل مدینہ ناپ تول میں کمی نہیں کرتے۔
٧ـ ہم ارباب حکومت اپنی رعایا کے خادم ہیں۔
٨ـ ظلم کرنے والو! میں تمہیں قیامت کے دن اندھیروں سے ڈرا رہا ہوں۔
٩ـ اندھیروں میں مسجدوں کی طرف چلنے والو! تم کو قیامت کے دن پورے نور کی خوشخبری ہو۔
١٠ـ عادل بادشاہ تمہیں اللہ اس وقت اپنا سایہ دیں گے جس دن اسکے سایے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا۔

التمرين ـ ٥

ترجم إلى الأردية:

١ ـ بِكُمْ ـ الأَطْفَالَ ـ بَهَاءُ الدُّنْيَا. ٢ ـ حُلِيَّتُنَا ـ أَيَّتُهَا الفَتَيَاتُ ـ الحَيَاءُ.
٣ ـ أَنْتُم ـ مِلَّةَ الكُفْرِ ـ كَالأَنْعَامِ بَلْ أَضَلُّ. ٤ ـ إِلَيَّ ـ أَيُّهَا الأُسْتَاذُ ـ يَرْجِعُ فَضْلُ نَجاح التَّلاَمِذَةِ.
٥ ـ أَنَا ـ المُسْلِمَ ـ أُحِبُّ لأَخِي مَا أُحِبُّ لِنَفْسِي. ٦ ـ أَنَا ـ طَالِبَ العِلْمِ ـ لاَ يَهُمُّنِي ذَهَابُ المَالِ وَإِيَابُهُ.
٧ـ لَنَا ـ أَهْلَ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ ـ الفَلاَحُ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ.
٨ـ أَنْتَ ـ اللّٰهَ ـ مُؤْنِسُ كُلِّ وَحِيْدٍ وَصَاحِبُ كُلِّ فَرِيْدٍ.
٩ ـ إِذَا لَمْ يَزِدْكَ ـ طَالِبَ العِلْمِ ـ عِلْمُكَ هُدًى زِدْتَ مِنَ اللّٰهِ بُعْدًا.

١٠ ـ نَحْنُ ـ مَعْشَرَ الدُّعَاةِ ـ نُضَحِّي بِأَنْفُسِنَا وَأَمْوَالِنَا ابْتِغَاءَ رِضَى اللّٰهِ.

التمرين ـ ٦

استخرج أسلوب الاختصاص من الأحاديث الآتية وأعربه:

نموذج: قَالَ ﷺ: إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينًا وَإِنَّ أَمِينَنَا أَيَّتُهَا الْأُمَّةُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ.

أَيَّتُهَا الْأُمَّةُ: أسلوب الاختصاص. أَيَّة: مبني على الضم، في محل نصب على الاختصاص بفعل محذوف وجوبا، تقديره: "أَخُصُّ"، يوضح المقصود من ضمير "نا". **ها:** للتنبيه. **الأمة:** بدل من "أية" أو عطف بيان، مرفوع تبعا للفظ "أية".

٢ ـ قَالَ ﷺ: إِنَّا مَعْشَرَ الْأَنْبِيَاءِ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْتُ بَعْدَ مُؤْنَةِ عَامِلِي وَنَفَقَةِ نِسَائِي صَدَقَةٌ.

٣ ـ قال ﷺ: أَنْذَرْتُكُمُ الدَّجَّالَ ثَلَاثًا فَإِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِي إِلَّا قَدْ أَنْذَرَهُ أُمَّتَهُ وَإِنَّهُ فِيكُمْ أَيَّتُهَا الْأُمَّةُ وَإِنَّهُ جَعْدٌ آدَمُ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ الْيُسْرَى، مَعَهُ جَنَّةٌ وَنَارٌ فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ.

٤ ـ قَالَ ﷺ: مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ أَيَّتُهَا الْأُمَّةُ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا بِلَيْلٍ فَأَقْبَلَتْ إِلَيْهَا هَذِهِ الْفَرَاشُ وَالدَّوَابُّ الَّتِي تَغْشَى النَّارَ فَجَعَلَ يَذُبُّهَا وَتَغْلِبُهُ إِلَّا تَقَحُّمًا فِي النَّارِ وَأَنَا آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ أَدْعُوكُمْ إِلَى الْجَنَّةِ وَتَغْلِبُونِي إِلَّا تَقَحُّمًا فِي النَّارِ.

٥ ـ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا فُتِحَتْ حُنَيْنٌ بَعَثَ سَرَايَا فَأَتَوْا بِالْإِبِلِ وَالشَّاءِ فَقَسَمَهَا فِي قُرَيْشٍ قَالَ: فَوَجَدْنَا أَيُّهَا الْأَنْصَارُ عَلَيْهِ، فَبَلَغَهُ ذَلِكَ فَجَمَعَنَا فَخَطَبَنَا فَقَالَ: أَلَا تَرْضَوْنَ أَنَّكُمْ أُعْطِيتُمْ رَسُولَ اللّٰهِ فَوَاللّٰهِ لَوْ سَلَكَتِ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكْتُمْ شِعْبًا لَاتَّبَعْتُ شِعْبَكُمْ، قَالُوا: رَضِينَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ!

٦ ـ عَنْ أُمِّ الْكِرَامِ أَنَّهَا حَجَّتْ قَالَتْ: فَلَقِيتُ امْرَأَةً بِمَكَّةَ كَثِيرَةَ الْحَشَمِ لَيْسَ عَلَيْهِنَّ حُلِيٌّ إِلَّا الْفِضَّةُ فَقُلْتُ لَهَا: مَا لِي لَا أَرَى عَلَى أَحَدٍ مِنْ حَشَمِكِ حُلِيًّا إِلَّا الْفِضَّةَ؟ قَالَتْ: كَانَ جَدِّي عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا مَعَهُ عَلَيَّ قُرْطَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: شِهَابَانِ مِنْ نَارٍ فَنَحْنُ أَهْلَ الْبَيْتِ لَيْسَ أَحَدٌ مِنَّا يَلْبَسُ حُلِيًّا إِلَّا الْفِضَّةَ.

٧ ـ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ رضي الله عنه وَذَكَرَ ابْنُ السَّرْحِ قِصَّةَ تَخَلُّفِهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ قَالَ: وَنَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ كَلَامِنَا أَيُّهَا الثَّلَاثَةَ حَتَّى إِذَا طَالَ عَلَيَّ تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ أَبِي قَتَادَةَ وَهُوَ ابْنُ عَمِّي فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَوَاللهِ مَا رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ ثُمَّ سَاقَ خَبَرَ تَنْزِيلِ تَوْبَتِهِ.

٨۔ إِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَأَى عَلَى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ﷺ ثَوْبًا مَصْبُوغًا وَهُوَ مُحْرِمٌ فَقَالَ عُمَرُ ﷺ: مَا هَذَا الثَّوْبُ الْمَصْبُوغُ يَا طَلْحَةُ؟ فَقَالَ طَلْحَةُ ﷺ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّمَا هُوَ مَدَرٌ، فَقَالَ عُمَرُ ﷺ: إِنَّكُمْ أَيُّهَا الرَّهْطُ أَئِمَّةٌ يَقْتَدِي بِكُمُ النَّاسُ فَلَوْ أَنَّ رَجُلًا جَاهِلًا رَأَى هَذَا الثَّوبَ لَقَالَ: إِنَّ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ كَانَ يَلْبَسُ الثِّيَابَ الْمُصَبَّغَةَ فِي الإِحْرَامِ فَلَا تَلْبَسُوا أَيُّهَا الرَّهْطُ شَيْئًا مِنْ هَذِهِ الثِّيَابِ الْمُصَبَّغَةِ.

التمرين ۔ ٧

نموذج في الإعراب:

١۔ نحن ـــ المسلمين ـــ خَيْرُ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ للنَّاسِ.

نحن : ضمير منفصل، مبني على الفتحة، في محل رفع مبتدأ.

المسلمين: مفعول به، منصوب على الاختصاص بفعل محذوف وجوبًا، تقديره: "أخصُّ".

خيرُ: خبر مرفوع، وعلامة رفعه الضمّة الظاهرة على آخره، وهو مضاف.

أمّةٍ: اسم مجرور بالإضافة، مضاف إليه، وعلامة جره الكسرة الظاهرة على آخره.

أُخرِجَتْ: فعل ماض، مبني للمجهول، مبني على السكون، ونائب الفاعل ضمير مستتر فيه جوازًا، تقديره: "هي"، والتاء للتأنيث.

للناس: لـ : حرف جر، مبني على الكسرة، لا محل له من الإعراب.

الناس: اسم مجرور بحرف جرّ، وعلامة جره الكسرة الظاهرة على آخره، والجار والمجرور متعلقان بالفعل "أخرجت".

الجملة "نحن المسلمين": ابتدائية، لا محل لها من الإعراب.

الجملة "أخصُّ المسلمين" جملة اعتراضية، لا محل لها من الإعراب.

الجملة "أخرجت للناس": في محل جر، نعت لـ "أمة".

٢ ـ نحن ـــ أيّتُها الصالحات ـــ حريصاتٌ على الإتقان.

نحن: ضمير منفصل، مبني على الفتحة، في محل رفع مبتدأ.

أيّةُ: مبني على الضم، في محل نصب مفعول به على الاختصاص بفعل محذوف وجوبًا، تقديره: "أَخُصُّ" والهاء للتنبيه، لا محل لها من الإعراب.

الصالحات: بدل من "أيّة" أو عطف بيان، مرفوع وعلامة رفعه الضمة الظاهرة على آخره.

حريصاتٌ: خبر مرفوع، وعلامة رفعه الضمة الظاهرة على آخره.

على: حرف جر، مبني على السكون، لا محل له من الإعراب.

الإتقان: اسم مجرور بحرف جر، وعلامة جره الكسرة الظاهرة على آخره، والجار والمجرور متعلقان بـ "حريصات".

الجملة "نحن أيتها الصالحات": ابتدائية، لا محل لها من الإعراب.

الجملة "(أخص) أيتها الصالحات": جملة اعتراضية، لا محل لها من الإعراب.

أعرب ما يلي:

١ ـ نَحْنُ ـ المُثَقَّفِيْنَ ـ قُدْوَةٌ لِسِوَانَا.

٢ ـ لَنَا تَارِيْخٌ مَجِيْدٌ ـ أَيُّهَا المِصْرِيُّوْنَ ـ .

٣ ـ أَنْتُمْ ـ المُسْلِمِيْنَ ـ أرسيْتم حَضَارَةً مَجِيْدَةً قَدِيْمًا.

٤ ـ بِأَيْدِيْكُمْ ـ أَيُّهَا العُلَمَاءُ ـ تُرَاثُ الأَنْبِيَاءِ فَأَدُّوْا حَقَّهُ.

٥ ـ أَنَا ـ طَالِبَ العِلْمِ ـ أَنْتَزِعُ مِنْ خَطَئِي تَجْرِبَةً تَعْصِمُنِي مِنَ الزَّلَلِ مَرَّةً أُخْرَى.

الدرس الحادي والثلاثون

الاشتغال

الأمثلة:

١ ـ المَالُ يُنْفِقهُ المُؤْمِنُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ احتِسَابًا.

٢ ـ الرِّفْقُ يَتَّصِفُ بِهِ المُعَلِّمُ اقْتِدَاءً بِالْمُعَلِّمِ الأَعْظَمِ ﷺ.

٣ ـ النَّصِيْحَةُ يَكْرَهُ قَبُولَـها الشَّقِيُّ تَكَبُّرًا وعِنادًا.

شرح وتفصیل:

مندرجہ بالا جملے اشتغال کے اسلوب پر مبنی ہیں۔ اشتغال یہ ہے کہ ایک اسم پہلے مذکور ہو اور اس کے بعد ایک ایسا فعل مذکور ہو، جو اپنے سے بعد واقع ضمیر کے ساتھ (بالواسطہ یا بلا واسطہ) اس طور پر مشغول ہو کہ اگر یہ ضمیر موجود نہ ہوتو یہ فعل اپنے سے پہلے واقع ہونے والے اسم کو منصوب کر دے۔ اسم متقدم کو مشغول عنہ عامل کو مشغول اور ضمیر کو مشغول بہ کہتے ہیں۔ چنانچہ مندرجہ بالا جملوں میں المال، الرفق اور النصیحۃ مشغول عنہ ہیں اور ینفق، یتصف اور یکرہ مشغول ہیں، اور ینفقہ میں ضمیر ہ، یتصف بہ میں حرف جر کے ساتھ متصل ضمیر ہ اور یکرہ قبولھا میں اسم ظاہر کے ساتھ متصل ضمیر ھا مشغول بہ ہیں۔

مشغول عنہ کے اعراب کی دو صورتیں ممکن ہیں:

۱۔ **مرفوع:** یعنی مشغول عنہ مبتدا ہونے کی بنا پر مرفوع ہوتا ہے اور اس کے بعد واقع ہونے والا جملہ فعلیہ اس کی خبر ہوتا ہے۔

۲۔ **منصوب:** مشغول عنہ مفعول بہ ہونے کی بنا پر منصوب ہوتا ہے، اسکو منصوب کرنے والا فعل وجوبا محذوف ہوتا ہے اور مشغول عنہ کے بعد واقع ہونے والا جملہ مفسّرہ کہلاتا ہے، جس کے محل کے اعتبار سے کوئی اعراب نہیں ہوتے۔

فعل محذوف کی تقدیر ٹھہراتے وقت تین باتوں کو ملحوظ رکھا جاتا ہے:

۱۔ اگر فعل مذکور متعدی ہو اور اس کے ساتھ براہ راست مشغول بہ کی ضمیر متّصل ہو تو اس صورت میں فعل محذوف لفظاً ومعنیً فعل مذکور کے موافق ہوتا ہے، جیسے جملہ ۱۔ المال ينفقه المؤمن في سبيل الله احتسابا میں مشغول کی ضمیر ہ فعل کے ساتھ براہ راست متّصل ہے، لہٰذا فعل محذوف لفظاً ومعنیً فعل مذکور کے موافق ہے، چنانچہ جملے کی تقدیر یوں ہوگی: ينفق المال ينفقه المؤمن في سبيل الله احتسابا۔

۲۔ اگر فعل مذکور لازم ہو اور حرف جر کے ذریعے متعدی ہو رہا ہو، تو اس صورت میں فعل محذوف صرف معنیً فعل مذکور کے موافق ہوتا ہے، جیسے جملہ ۲۔ الرفق يتصف به المعلم اقتداء بالمعلم الأعظم ﷺ میں فعل يتصف حرف جر باء کے ذریعے متعدی ہے اور ضمیر مشغول بہ ہ حرف جر باء کے ساتھ متّصل ہے، لہٰذا فعل محذوف صرف معنیً فعل مذکور کے موافق ہے، چنانچہ جملے کی تقدیر یوں ہوگی: يلتزم الرفق يتصف به المعلم اقتداء بالمعلم الأعظم ﷺ۔

۳۔ اگر فعل مذکور متعدی ہو اور کسی ایسے اسم ظاہر کو منصوب کر رہا ہو جس کے ساتھ مشغول عنہ کی ضمیر متّصل ہو تو اس صورت میں بھی فعل محذوف صرف معنیً فعل مذکور کے موافق ہوتا ہے، جیسے جملہ ۳۔ النصيحة يكره قبولها الشقي تكبرًا وعنادًا میں فعل يكره اسم ظاہر قبول کو منصوب کر رہا ہے جس کے ساتھ ضمیر مشغول بہ متّصل ہے، لہٰذا فعل محذوف صرف معنیً فعل مذکور کے موافق ہے، چنانچہ جملے کی تقدیر یوں ہوگی: يَرُدُّ النصيحة يكره قبولها الشقي تكبرًا وعنادًا۔

إعراب المشغول عنه

الأمثلة:

وجوب النصب:

۱۔ هَلِ العِلْمَ تَطْلُبُهُ مَعَ التَّساهُلِ وَالتَّوانِي.

۲۔ هَلَّا كِتَابَ اللّٰهِ تَدَبَّرْتَ فِي مَعانِيْهِ وَأَسْرَارِهِ.

ترجيح النصب:

۳۔ أَ بَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَتَّبِعُهُ.

۴۔ الْغِيْبَةُ اجتَنِبْها.

۵۔ الْغَضَبُ لا تُنْفِذْهُ.

۶۔ اللّٰهُمَّ عِبادَكَ ارْحَمْهُم وَاغْفِرْ لَهُم.

۷۔ خَلَقَ الإنْسانَ مِنْ نُطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْن وَالأَنْعَامَ خَلَقَهَا.

وجوب الرفع:

۸۔ جَلَسْتُ للمُطالَعةِ فإذا الكِتَابُ فَقَدْتُـهُ.

۹۔ المَغْفِرَةُ هلْ تَرُومُـهَا مَعَ الإصْرَارِ على المَعْصِيَةِ.

ترجيح الرفع:

۱۰۔ جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلونَـهَا.

استواء الرفع والنصب:

۱۱۔ العِزُّ يَتَحَقَّقُ لِلْمَرْءِ بِتَقْواهُ وَالذُّلُّ يَكْسِبُهُ المَرْءُ بِعِصْيانِهِ.

شرح وتفصیل:

مندرجہ بالا جملوں پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مشغول عنہ کے اعراب کی پانچ صورتیں ہیں:

۱۔ وجوب النصب:

اگر مشغول عنہ ایسے کلمات (یعنی شرط، تحضیض، استفهام لغير الهمزة) کے بعد واقع ہو، جو کہ افعال کے ساتھ مختص ہیں تو اس صورت میں مشغول عنہ وجوبا منصوب ہوگا، جیسا کہ جملہ ۱۔ هَلِ العلمَ تَطْلُبُـهُ مع التَّساهُلِ والتَّوانِي میں مشغول عنہ العلم حرف استفہام هل کے بعد واقع ہونے کی وجہ سے وجوبا منصوب ہے اور اسکا عامل محذوف تطلب ہے اور جملے کی تقدیر یوں ہے: هل تطلب العلم...... جملہ ۲۔ هلّا كِتابَ اللّٰهِ تَدَبَّرتَ في معانِيْهِ وأسْرَارِهِ کو بھی اسی پر قیاس کریں۔

۲۔ ترجيح النصب:

مشغول عنہ مندرجہ ذیل تین صورتوں میں ترجیحا منصوب ہوتا ہے۔ اگر چہ انہی تین صورتوں میں اسکا مرفوع ہونا بھی جائز ہے۔

(ا) اگر مشغول عنہ ایسی ادوات (جیسے: لا النافية، ما النافية، همزة الاستفهام) کے بعد واقع ہو جن کے بعد اکثر فعل آتا ہے تو ترجیحا منصوب ہوگا، جیسے جملہ ۳۔ أ بَشَرًا مِنّا وَاحِدًا نَتَّبِعُهُ میں مشغول عنہ بشرًا ترجیحا منصوب ہے، کیونکہ یہ

همزة الاستفهام کے بعد واقع ہوا ہے۔

(۲) اگر فعل مذکور فعل طلب (یعني الأمر والدعاء) ہو تو مشغول عنہ ترجیحا منصوب ہوگا، جیسے جملہ۴۔ الغِیْبَةَ اجْتَنِبْها میں مشغول عنہ الغیبة ترجیحا منصوب ہے، کیونکہ فعل مذکور اجتنبها فعل الأمر ہے۔ جملہ۵۔ الغَضَبَ لا تُنْفِذْهُ میں مشغول عنہ الغضب ترجیحا منصوب ہے، کیونکہ اس کے بعد جملہ ناہیہ لا تنفذه واقع ہے۔ جملہ۶۔ اللّٰھم عبادك ارحمهم واغفرلهم میں عبادك مشغول عنہ ہے ترجیحا منصوب ہے، کیونکہ اس کے بعد جملہ دعائیہ واقع ہے۔

(۳) اگر مشغول عنہ واو العطف کے ساتھ مقترن ہو اور اس سے پہلے جملہ فعلیہ ہو تو مشغول عنہ ترجیحا منصوب ہوگا، جیسے جملہ۷۔ خلق الإنسان من نطفة فإذا هو خصيم مبين والأنعام خلقها میں مشغول عنہ الأنعام ایسے عاطف (واو العطف) کے ساتھ مقترن ہے جس سے پہلے جملہ فعلیہ خلق الإنسان آیا ہے چنانچہ الأنعام کو منصوب کرنے کی صورت میں جملہ فعلیہ خلق الأنعام کا عطف جملہ فعلیہ خلق الإنسان پر ہو رہا ہے ور جملہ کی تقدیر یوں ہوگی: خلق الإنسان ...... وخلق الأنعام خلقها، جبکہ الأنعام کو مرفوع کرنے کی صورت میں جملہ اسمیہ کا عطف جملہ فعلیہ پر ہوگا جو کہ نامناسب ہے، اس لئے الأنعام کو منصوب کرنا اولی ہے۔

۳۔ وجوب الرفع:

مشغول عنہ دو صورتوں میں وجوبا مرفوع ہوتا ہے:

(۱) اگر مشغول عنہ ایسے کلمات کے بعد واقع ہو جو اسماء کے ساتھ مختص[۱] ہیں تو وجوبا مرفوع ہوگا، جیسے جملہ۸۔ جلستُ للمطالَعةِ فإذا الكِتابُ فقدتُهُ میں مشغول عنہ الكتاب إذا الفجائية[۲] کے بعد واقع ہونے کی وجہ سے وجوبا مرفوع ہے۔

(۲) اگر مشغول عنہ ایسے کلمات (جیسے: أدوات الشرط، العرض، الاستفهام، التحضيض، لام الابتداء، ما النافية، ما التعجبية[۳]) سے پہلے واقع ہو جو جملے کی ابتداء میں واقع ہوتے ہیں تو مشغول عنہ وجوبًا مرفوع ہوگا، جیسے جملہ۹۔ المَغْفِرَةُ

---

(۱) یعنی ان کے فورا بعد اسم ہی واقع ہو سکتا ہے فعل نہیں آسکتا۔ مشغول عنہ کو منصوب کرنے کی صورت میں ان کلمات کے ساتھ فعل ناصب کو مقدر کرنے سے اس قاعدہ کی خلاف ورزی لازم آئے گی۔ (۲) إذا الفجائية جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے اور اس کے بعد آنے والا اسم مبتدا ہونے کی وجہ سے مرفوع ہوتا ہے۔ (۳) ان کلمات کو صدارتِ کلام حاصل ہے ان کے بعد واقع ہونے والے عوامل (أفعال) اپنے سے پہلے واقع ہونے والے اسماء پر عمل نہیں کر سکتے، (أي لا يعمل ما بعد هذه الأدوات فيما قبلها)۔

هـل تَرُومُـ هَا مَـعَ الإِصْـرَارِ علىَ المَعْصِيَةِ میں فعل مشغول تروم أداة الاستفہام ھل کے بعد واقع ہوا ہے، اس لئے مشغول عنہ مبتدا ہونے کی وجہ سے وجوبًا مرفوع ہے اور اس کے بعد آنے والا جملہ استفہامیہ ھل ترومها مع الإصرار مبتدا کی خبر ہے۔

٤۔ ترجیح الرفع:

اگر مشغول عنہ ان تمام امور سے خالی ہو جو نصب یا رفع کو واجب کرتے ہیں یا نصب کو ترجیح دیتے ہیں تو اس صورت میں مشغول عنہ تـرجیحـا مرفوع ہوگا، کیونکہ اگر اصل کلام تقدیر کے بغیر صحیح ہو تو تقدیر کو ترک کرنا افضل ہوتا ہے، جیسے جملہ ۱۰۔ جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَـهَا۔

٥۔ استواء الرفع والنصب:

اگر مشغول عنہ واو العطف کے ساتھ مقترن ہو اور اس سے پہلے ایسا جملہ اسمیہ واقع ہو جس کی خبر جملہ فعلیہ بن کر آئے، تو اس صورت میں مشغول عنہ منصوب بھی ہوسکتا ہے اور مرفوع بھی یعنی اعراب کے اعتبار سے دونوں صورتیں برابر ہوتی ہیں، جیسے جملہ ۱۱۔ العِزُّ يَتَحَقَّقُ للمَرْءِ بِتَقْوَاهُ وَ الذُّلُّ يَكْسِبُهُ المَرْءُ بِعِصْيانِهِ میں مشغول عنہ الذل ایسے عاطف کے ساتھ مقترن ہے جس سے پہلے جملہ فعلیہ يَتَحَقَّقُ لِلْمَرْءِ بِتَقْوَاهُ مبتدا العز کی خبر بن کر آرہا ہے، لہذا مشغول عنہ الذل مرفوع ہونے کی صورت میں مبتدا ہوگا اور اسکے بعد آنے والا جملہ فعلیہ يَـكْسِبُـهُ الـمَرْءُ بِعِصْيَانِهِ اس مبتدا کی خبر ہوگا اور اس طرح جملہ اسمیہ کا عطف اس سے پہلے واقع ہونے والے جملے اسمیہ پر ہوگا۔ مشغول عنہ الـذل منصوب ہونے کی صورت میں فعل محذوف کا مفعول بہ ہوگا اور جملہ کی تقدیر یوں ہوگی: يكسب الذل يكسبه المرء بعصيانه اور جملہ فعلیہ اپنے سے پہلے واقع ہونے والے جملہ خبریہ پر معطوف ہوگا۔

قواعد:

۱۔ اشتغال کے اسلوب میں ایک اسم عامل سے پہلے واقع ہوتا ہے اور عامل اپنے سے بعد واقع ضمیر کے ساتھ اس طور پر مشغول ہوتا ہے کہ اگر یہ ضمیر جملہ میں موجود نہ ہو تو یہ عامل اسم متقدم کو منصوب کردے۔

۲۔ یہ ضمیر فعل کے ساتھ براہ راست متصل ہوتی ہے اور بسا اوقات حرف جر کے ساتھ منسلک ہوتی ہے یا کسی ایسے اسم ظاہر کی طرف اسکی اضافت ہوتی ہے جس کا تعلق فعل سے ہوتا ہے۔

٣۔مشغول عنہ کی اعراب کے اعتبار سے پانچ صورتیں ہیں: ١۔ وجوب النصب ٢۔ ترجیح النصب
٣۔ وجوب الرفع ٤۔ ترجیح الرفع ٥۔ استواء الرفع والنصب۔

التمرين۔ ١

استخرج من الجمل الآتية المشغول عنه وبيّن إعرابه وبيّن حكمه من حيث وجوب النصب أو وجوب الرفع أو ترجيح أحد الأمرين أو استواء الوجهين مع بيان السبب:

نموذج: ١۔ إنّ الطاعَةَ قُمْتَ بِهَا فَأخْلِصْ وَجْهَكَ لِلّٰهِ. ٢۔ الصدق التزم به فإنه مفض بك إلى الجنة.

٣۔ كَلامُ المُؤْمِنِ مَا أَلْيَنهُ. ٤۔ الآخِرَةُ يُفَضِّلُهَا المُؤْمِنُ عَلى دُنْيَاه.

٥۔ المَالُ يَنْتَقِصُ بِالإنْفَاقِ وَالعِلْمَ يَزِيْدُهُ المَرْءُ بِنَشْرِهِ.

المشغول عنه	إعرابه	حكمه	السبب
١۔ الطاعة	مفعول به منصوب بفعل مضمر يفسّره ما بعده "قمت" وعلامة نصبه الفتحة الظاهرة على آخره	وجوب النصب	لأنه وقع بعد أداة تختص بالدخول على الأفعال.
٢۔ الصدق	مبتدأ مرفوع وعلامة رفعه الضمة الظاهرة على اٰخره أو مفعول به منصوب بفعل مضمر يفسره ما بعده "التزام" وعلامة نصبه الفتحة الظاهرة على آخره.	ترجيح النصب	لأنه وقع قبل جملة طلبية.
٣۔ كلام المؤمن	مبتدأ مرفوع وعلامة رفعه الضمة الظاهرة على اٰخره.	وجوب الرفع	لأنه وقع قبل أداة لها صدارة في الكلام.

٤ـ الآخرة	مبتدأ مرفوع وعلامة رفعه الضمة الظاهرة على آخره أو مفعول به منصوب بفعل محذوف يفسّره ما بعده "يفضّل" وعلامة نصبه الفتحة الظاهرة على آخره.	ترجيح الرفع	لأنه خال عما يوجب نصبه أو رفعه أو يرجح نصبه.
٥ـ العلم	مبتدأ مرفوع وعلامة رفعه الضمة الظاهرة على آخره أو مفعول به منصوب بفعل محذوف يفسّره ما بعده "يزيد" وعلامة نصبه الفتحة الظاهرة على آخره.	استواء الوجهين	لأنه وقع بعد عاطف قبله جملة اسمية خبرها جملة فعلية.

١ـ أسرّك أذَعْتَهُ؟
٢ـ مَا كتابك طَالَعْتَهُ.
٣ـ اللغة العربية مَا أفْصَحها.
٤ـ أستاذك هَل انْتَفَعْتَ بِنُصْحِه؟
٥ـ حَيْثُمَا الفراغ وَجَدْتَهُ فَاغْتَنِمْهُ.
٦ـ آلاء اللّهِ إنْ عَدَدْتَها لَمْ تُحْصِهَا.
٧ـ مَتَى كتابك تَنْتَهِي مِن تَصْنِيْفِهِ؟
٨ـ هَلاَّ ولدك رَبَّيْتِهِ عَلى مَبَادِئ الدِّيْنِ.
٩ـ الجَنَّة لَا تَنَالُهَا إلَّا بِمُجَاهَدَةِ النَّفْسِ.
١٠ـ العُلَمَاء مَجِّدْهُمْ وَاقْدِرْهُم حَقَّ قَدْرِهِمْ.
١١ـ اللّٰهُمَّ أعْدَائك شَتِّتْ شَمْلَهُمْ وَزَلْزِلْ أقْدَامَهُمْ.
١٢ـ وَصَلْتُ إلَى المَسْجِدِ والإمام يُصَافِحُهُ النَّاسُ.
١٣ـ خَرَجْنَا مِنَ البَيْتِ فَإذا الشمس قَد وَارَتْهَا السُّحُبُ.
١٤ـ الفوز يُحْصَلُ بِالجِدِّ وَالخَيْبَة يَجْنِيْهَا الإنْسَانُ بِغَيْر كَدٍّ.
١٥ـ خَلَقَ اللّٰهُ التُّرْبَةَ يومَ السَّبْتِ وَالجبال أرْسَاهَا فِيْهَا يومَ الأَحَدِ.
١٦ـ العِلْم لَا تَكْتُمْهُ فَإنَّ مَن كَتَمَهُ أُلْجِمَ يومَ القِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِنَ النَّارِ.
١٧ـ ألاَ عَملك تُتْقِنُهُ فَإنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ إذَا عَمِلَ أحَدُكُم عَمَلاً أنْ يُتْقِنَهُ.
١٨ـ إذَا المجد تُرِيْدُهُ فَلا تَكُ فِي ضِيْقٍ مِمَّا يُواجِهُكَ وَابْذُلْ الغَالِيَ وَالرَّخِيْصَ.

التمرين ـ ٢

احعل كل اسم من الأسماء الآتية مشغولا عنه في جملة تامة مع استيفاء الأحوال الخمسة:

١ ـ الوقت ٢ ـ العلم ٣ ـ الحكمة ٤ ـ القراءة ٥ ـ الصداقة

التمرين ـ ٣

ترجم إلى العربية:

۱۔ آپ نے حقیر مال پر علم کو ترجیح کیوں نہ دی؟ ۲۔ کیا آپ نے علم میراث پر کوئی کتاب لکھی ہے؟

۳۔ میں مسجد میں داخل ہوا تو امام ٹھہر ٹھہر کر قرآن پڑھا رہے تھے۔

۴۔ آپ اپنے آپ کو سچائی اور امانت سے مزین کیوں نہیں کرتے؟

۵۔ اگر آپ لوگوں سے داد تحسین حاصل بھی کر لیں تو اجر تو آپ کو اللہ ہی دے گا۔

۶۔ جہاں کہیں آپ کو مفید کتاب ملے آپ دوسروں کو بھی اس کے بارے میں بتائیے۔

۷۔ حضرت عمیر بن سعد رضی اللہ عنہ نے بچپن ہی میں یتیمی اور فقر و فاقے کا کڑوا جام پیا۔

۸۔ اگر آپ کی اچانک کسی پریشان حال سے ملاقات ہو جائے تو اسکی مدد کریں اور اس سے اپنے لئے دعا کرائیں۔

۹۔ غزوہ تبوک کے موقع پر دور کی مسافت اور مشقت کی زیادتی کی وجہ سے منافقین نے اپنے ارادے پست کر لئے۔

۱۰۔ اے اللہ! اپنے بندوں کو اس ارادے اور راستے اور عمل اور قول سے نواز دے جسے تو پسند کرتا ہے اور جس سے تو راضی ہوتا ہے۔

التمرين ـ ٤

استخرج من الآيات التالية المشغول عنه وبيِّن حكمه من حيث وجوب النصب أو وجوب الرفع أو ترجيح أحد الأمرين أو الأمرين أو استواء الوجهين مع بيان الإعراب:

نموذج: وَكُلَّ إِنْسَانٍ أَلْزَمْنٰهُ طَائِرَهُ فِيْ عُنُقِهِ.

كل إنسان: كل: مشغول عنه، مفعول به، منصوب بفعل محذوف، يفسره ما بعده، تقديره: "ألزمنا كل "إنسان" وعلامة نصبه الفتحة الظاهرة على اخره. حكمه: ترجيح النصب.

٢ ـ وَأَمَّا ثَمُودُ فَهَدَيْناهُم. ٣ ـ وَأَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَيُوَفِّيهِمْ أُجُوْرَهُمْ.

٤ ـ أَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهُ. ٥ ـ وَرُسُلاً قَدْ قَصَصْنَاهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلاً لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ.

٦ ـ وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْأَمْثَالَ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيْرًا. ٧ ـ وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدَانِ وَالسَّمَاءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ.

٨ ـ يُدْخِلُ مَن يَّشَاءُ فِيْ رَحْمَتِهِ وَالظَّالِمِيْنَ أَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيْمًا.

٩ ـ إِنَّمَا يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ وَالْمَوْتٰى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ إِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ.

١٠ ـ وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ مَنَازِلَ.

١١ ـ وَالْبُدْنَ جَعَلْنَاهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ.

١٢ ـ إِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ فِيْ إِمَامٍ مُّبِيْنٍ.

١٣ ـ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُوْنٍ وَّالْجَانَّ خَلَقْنَاهُ مِنْ قَبْلُ مِن نَّارِ السَّمُوْمِ.

١٤ ـ أَغْطَشَ لَيْلَهَا وَأَخْرَجَ ضُحٰهَا وَالْأَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰهَا أَخْرَجَ مِنْهَا مَاءَ هَا وَمَرْعٰهَا وَالْجِبَالَ أَرْسٰهَا.

١٥ ـ وَجَعَلْنَا آيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِتَبْتَغُوْا فَضْلاً مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنٰهُ تَفْصِيْلاً.

التمرين ـ ٥

نموذج في الإعراب:

١ ـ إذا الأذى رأيتَهُ في الطريق فأَمِطْهُ.

إذا: ظرف لما يستقبل من الزمن، متضمّن معنى الشرط، غير الجازم، خافض لشرطه، منصوب بجوابه.

الأذى: مفعول به، منصوب على الاشتغال بفعل مضمر وجوبًا، يفسّره ما بعده، تقديره: "رأيتَ" وعلامة نصبه الفتحة المقدرة، منع من ظهورها التعذر.

رأيته: فعل ماض، مبني على السكون؛ لاتصاله بضمير رفع متحرك. **ت:** ضمير رفع متحرك، مبني على الفتح، في محل رفع فاعل. **ه:** ضمير متصل مبني على الضمّ، في محل نصب مفعول به.

في: حرف جر، مبني على السكون، لا محل له من الإعراب.

الطريق: اسم مجرور بحرف جرّ، وعلامة جّره الكسرة الظاهرة على آخره، الجار والمجرور متعلقان بـ"رأيتَ".

فأمِطْهُ: فـ: داخلة على جواب الشرط، مبنية على الفتحة، لا محل لها من الإعراب.

أمطه: فعل أمر، مبني على السكون، وفاعله ضمير مستتر وجوبًا، تقديره: "أنت" . **ه:** ضمير متصل، مبني على الضمّ، في محل نصب مفعول به.

الجملة "إذا الأذى رأيته...": ابتدائية، لا محل لها من الإعراب.

الجملة المحذوفة "رأيت الأذى": من الفعل والفاعل، في محل جر بإضافة "إذا" إليها.

الجملة "رأيته...": مفسّرة، لا محل لها من الإعراب.

الجملة "أمِطْهُ": جواب شرط غير جازم، لا محل لها من الإعراب.

أعرب الجمل الآتية:

١ ـ هَلاَّ سُنَّة حَسَنَة سَنَنْتَها.
٢ ـ عَمَلك إنْ أخْلَصْتَهُ لِلّٰهِ نَفَعَكَ.
٣ ـ الوقْت إمْلأهُ بِمَا يَعُودُ عَلَيْكَ بِالنَّفْعِ.
٤ ـ إنْ أمَانَتك ادّيْتها تَمَّ إيْمَانُكَ.
٥ ـ تَدَبَّرْتُ فَإذَا الْقُرْآن وَجَدْتُهُ مَمْلُوءًا حِكْمَةً وَعِلْمًا.

الدرس الثاني والثلاثون

التنازع

الأمثلة:

١ ـ خَابَ وخَسِرَ الكَذَّابُ.

٢ ـ أَحْسَنْتُ وأَسْبَغتُ الوُضوءَ.

٣ ـ استَفَدتُ وانتَفَعتُ بنصيحةِ المُعَلِّمِ.

٤ ـ أَنشَدَ وسمعتُ الشَّاعِر.

شرح وتفصیل:

مندرجہ بالا جملے تنازع کے اسلوب پر مشتمل ہیں، جملہ ۱۔ خَابَ وخَسِرَ الكَذَّابُ میں دو عامل یعنی فعل خاب اور خسر مذکور ہیں ان میں سے ہر ایک کو معمول یعنی فاعل مطلوب ہے، جبکہ جملے میں صرف ایک فاعل الكذاب مذکور ہے اسی طرح جملہ ۲۔ أَحْسَنْتُ وأَسْبَغتُ الوُضُوءَ میں دو فعل أحسنت اور أسبغت مذکور ہیں جن میں سے ہر ایک کو معمول یعنی مفعول بہ مطلوب ہے، جبکہ جملے میں صرف ایک مفعول بہ الوضوء مذکور ہے۔ جملہ ۳۔ استَفَدتُ وانتَفَعتُ بنصيحةِ المُعَلِّمِ میں دو فعل استفدت اور انتفعت مذکور ہیں اور ان کے بعد صرف ایک معمول یعنی جار و مجرور بنصيحة المعلم مذکور ہے۔ جملہ ۴۔ أَنشَدَ وسمعتُ الشَّاعِر میں دو فعل أنشد اور سمعت مذکور ہیں، جن میں سے پہلے فعل أنشد کو فاعل مطلوب ہے اور دوسرے فعل سمعت کو مفعول بہ، جبکہ جملے میں صرف ایک معمول الشاعر مذکور ہے۔ مذکورہ بالا جملوں پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر جملے میں دو یا دو سے زائد عامل مذکور ہیں، جو بعد میں آنے والے معمول[1] کو حاصل کرنے کے لئے آپس میں تنازع (جھگڑا) کر رہے ہیں ۔یعنی پہلے واقع ہونے والا ہر عامل اس معمول کو طلب کر رہا ہے اور اس کے اعراب پر اثر انداز ہونے کی کوشش کر رہا ہے۔ ایسے اسلوب کو عربی قواعد کی اصطلاح میں "تَنَازُع" کہتے ہیں۔

---

(۱) معمول (متنازع فيه) ایک سے زائد بھی ہوسکتا ہے۔

عامل کو متنازِع یاعاملي التنازع اور معمول کو متنازَع فیه کہتے ہیں[1]۔

تنازع کی صحت کے لئے ضروری ہے کہ عامل کے اندر مندرجہ ذیل صفات پائی جائیں:

۱۔ عامل فعل متصرف ہو یا ایسا اسم ہو جو فعل کی طرح عمل کرتا ہو، جیسے اسم فاعل اور اسم مفعول۔ تنازع کے عامل کا فعل جامد یا حرف ہونا جائز نہیں۔

۲۔ ہر عامل اپنے معمول متنازع فیه سے پہلے مذکور ہو، لہذا اگر کوئی معمول درمیان میں یا پہلے مذکور ہو تو تنازع نہ ہوگا۔

۳۔ معنی کے اعتبار سے عامل ایک دوسرے کی ضد نہ ہوں۔

۴۔ دوسرے عامل سے پہلے عامل کی تو کید لفظی مقصود نہ ہو، جیسے جملہ: هي الدنيا تقول بملء فيها حذارِ حذارِ من بطشي وغدري میں حذار الثاني، حذار الأول کی تو کید لفظی ہے اور اسلوب تنازع نہیں ہے۔

إعمال أحد العاملين

الأمثلة:

(ألف)

١ ـ وَقَفَ وتَحَدَّثَا أخوَاك.

٢ ـ استَقبَلتُ وأكرَمتُهُ الضَّيفَ.

٣ ـ أَلِحُّوا واجتَهِدُوا فيهما في الدُّعاء والبكاء.

(ب)

٤ ـ وقفا وتَحَدَّثَ أخوَاك.

٥ ـ استَقبَلتُ وأُكرَمتُ الضَّيفَ.

٦ ـ أَلِحُّوا واجتهِدوا في الدعاء والبكاء.

٧ ـ كنتُ وكان زيدٌ صديقًا إيَّاه.

٨ ـ ظَنّني وظننتُ أحمدَ مخلصا إيَّاه.

٩ ـ استَعَنتُ واستَعَانَ عليَّ الصَّدِيقُ به.

---

(۱) اسلوب تنازع میں واقع عامل کی تین صورتیں ہیں:

۱۔ دونوں عامل فعل ہوں جیسے: خطب وسمعتُ الإمامَ۔

۲۔ دونوں عامل ایسے اسماء مشتقہ میں سے ہوں جو فعل کا کام کریں جیسے: المؤمن معظِّمٌ ومُبَجِّل الكبار۔

۳۔ دونوں عامل مختلف ہوں جیسے ایک فعل تو دوسرا اسم فعل ہو، مثلاً: دارِكْ وعاوِن المظلوم، والتقدير: أدرِكْ وعاوِن المظلومَ۔

شرح وتفصیل:

مندرجہ بالا جملے تنازع کے اسلوب پر مشتمل ہیں اور یکے بعد دیگرے دونوں عاملوں کے عمل کو ظاہر کر رہے ہیں۔
تنازع میں دو متقدم عامل ایک ہی معمول کو طلب کرتے ہیں، لیکن یہ جائز نہیں کہ دونوں عامل ایک معمول پر عمل کریں، لہذا ضروری ہے کہ ایک سے عمل کروایا جائے اور دوسرے کے عمل کو اس طور پر نظر انداز کر دیا جائے کہ اس کی جگہ اس کے ساتھ ایک ایسی ضمیر لگا دی جائے جو إفراد، تثنية، جمع اور تذکیر و تأنیث میں معمول یعنی متنازع فیه کے مطابق ہو، جملہ ۱۔ وَقَفَ وتَحَدَّثَا أخَوَاكَ پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دو عامل وقف اور تحدثا مذکور ہیں اور ان کے بعد صرف ایک معمول أخواك مذکور ہے اور دونوں عامل اس معمول أخواك کو طلب کر رہے ہیں تا کہ اپنا فاعل بنائیں، چونکہ تنازع میں یہ جائز نہیں کہ دونوں عامل ایک معمول پر عمل کریں، اس لئے جملہ ۱۔ وَقَفَ وتَحَدَّثَا أخَوَاكَ میں پہلا عامل وقف عمل کر رہا ہے اور اس کا معمول أخواك ہے اور دوسرا عامل تحدثا چونکہ عمل نہیں کر رہا، اس لئے اس کے ساتھ معمول کی ضمیر ألف الاثنين متصل ہے، چنانچہ جملے کی تقدیر یوں ہوگی: وقف أخواك وتحدثا۔ اسی طرح جملہ ۲۔ استَقبَلتُ وأكرَمتُهُ الضَّيفَ میں پہلا عامل استقبلت معمول الضيف پر عمل کر رہا ہے اور دوسرا عامل أكرمته چونکہ عمل نہیں کر رہا، اس لئے اس کے ساتھ معمول الضيف کی منصوب ضمیر متصل ہے، چنانچہ جملے کی تقدیر یوں ہوگی: استقبلت الضيفَ وأكرمته۔

یہ بات ضروری نہیں کہ تنازع کے اسلوب میں صرف پہلا عامل ہی عمل کرے بلکہ دوسرا عامل بھی پہلے عامل کی طرح عمل کرتا ہے، فرق صرف یہ ہے کہ جب پہلے عامل سے عمل کروایا جاتا ہے تو دوسرے عامل کے ساتھ تمام حالات میں معمول متنازَع فيه کی ضمیر متصل ہوتی ہے خواہ یہ ضمیر مرفوع ہو یا منصوب ہو یا مجرور۔ جیسے مذکورہ بالا جملہ ۱۔ وَقَفَ وتَحَدَّثَا أخَوَاكَ میں دوسرے عامل تحدثا میں ضمير الرفع البارز ألف الاثنين فاعل أخواك کے مطابق موجود ہے اور جملہ ۲۔ استَقبَلتُ وأكرَمتُهُ الضَّيفَ میں دوسرے عامل أكرمته میں ضمیر متصل منصوب "ہ" مفعول به الضيف کے مطابق موجود ہے۔ جملہ ۳۔ أَلِحُّوا واجتَهِدُوا فيهما في الدُّعاءِ والبكاءِ میں دوسرے عامل اجتهدوا کے بعد ضمیر متصل مجرور فيهما جار مجرور في الدعاء والبكاء کے مطابق موجود ہے۔

البتہ دوسرے عامل سے عمل کروانے کی صورت میں پہلے عامل کے ساتھ صرف مرفوع ضمیر ذکر کی جاتی ہے، جبکہ

منصوب اور مجرور ضمیر کو ذکر نہیں کیا جاتا، اس کی وجہ یہ ہے کہ مرفوع ضمیر فاعل کی ہوتی ہے اور فاعل جملے کا اساسی رکن ہوتا ہے، جس کو ذکر کئے بغیر کلام مکمّل نہیں ہوتا، جبکہ منصوب اور مجرور ضمیر کو ذکر کئے بغیر بھی کلام سمجھ میں آجاتا ہے، جیسے جملہ۴۔ وقفا و تَحدَّثَ أخَوَاكَ میں دوسرا عامل تحدث فاعل أخواك پر عمل کررہا ہے، اس لئے پہلے عامل وقفا کے ساتھ ضمیر الرفع البارز ألف الإثنين فاعل کے مطابق ذکر کی گئی ہے، جبکہ جملہ۵۔ استَقبَلتُ و أكرَمتُ الضَّيف میں دوسرا عامل أكرمت مفعول به الضيف پر عمل کررہا ہے، اس لئے پہلے عامل استقبلت کے ساتھ مفعول بہ کی منصوب ضمیر ذکر نہیں کی گئی، اسی طرح جملہ۶۔ أَلِحُّوا و اجتهِدوا في الدعاء والبكاء میں دوسرا عامل اجتهدوا جار مجرور في الدعاء والبكاء پر عمل کررہا ہے، اس لئے پہلے عامل ألحوا کے ساتھ مجرور ضمیر ذکر نہیں کی گئی، لیکن اگر کلام میں التباس پیدا ہونے کا امکان ہو یا الأفعال المتنازعة كان وأخواتها یا ظنّ وأخواتها میں سے ہوتو منصوب اور مجرور ضمیر کو معمول کے بعد ذکر کرنا ضروری ہوتا ہے، جیسے جملہ۷۔ كنتُ و كان زيدٌ صديقًا إيّاه میں دوسرا عامل اسم ظاہر پر عمل کررہا ہے اور اسکا معمول صديقا اسکی خبر ہونے کی بنا پر منصوب ہے، اور پہلا عامل ضمیر مؤخر پر عمل کررہا ہے اور اس ضمیر منصوب کو حذف کرنا جائز نہیں اسکی وجہ یہ ہے کہ جس طرح فاعل جملے کا اساسی رکن ہوتا ہے اسکی طرح كان کی خبر بھی جملے کا اساسی رکن ہوتی ہے، کیونکہ وہ حقیقت میں مبتدا کی خبر ہوتی ہے اور خبر کا حذف جائز نہیں اسی پر جملہ ۸ کو قیاس کریں، اسی طرح جملہ۹۔ استَعَنتُ و استَعَانَ عَلَيَّ الصَّدِيقُ به[1] میں سے مجرور ضمیر کا حذف جائز نہیں کیونکہ اگر ضمیر متّصل "ہ" کو جار مجرور بہ سے حذف کردیا جائے تو اس میں فرق کرنا مشکل ہوگا کہ معمول الصديق مستعان به ہے یا مستعان عليه اور اگر کلام میں التباس نہ ہوتو منصوب اور مجرور ضمیر کو حذف کردینا بہتر ہے، جیسے: مَرَرتُ و مرَّ بي الصديقُ۔

قواعد:

۱۔ تنازع کے اسلوب میں پہلے دو یا دو سے زائد عامل مذکور ہوتے ہیں، اور اس کے بعد ایک یا ایک سے زائد معمول مذکور ہوتے ہیں، پہلے واقع ہونے والا ہر عامل اس معمول کو طلب کررہا ہوتا ہے۔

۲۔ تنازع میں اکثر اوقات دو یا دو سے زائد عاملوں کی طلب ایک ہوتی ہے (یعنی دونوں عامل فاعل کو طلب کرتے ہیں یا مفعول بہ کو) اور بسا اوقات یہ طلب مختلف بھی ہوتی ہے، یعنی ایک عامل معمول کو بطور فاعل

---

(۱) میں نے اپنے دوست سے مدد طلب کی اور اس نے میرے خلاف مدد طلب کی۔

طلب کرتا ہے اور دوسرا عامل اسی معمول کو بطور مفعول طلب کرتا ہے۔

٣۔ اس اسلوب میں ایک ہی عامل سے عمل کرایا جاتا ہے اور دوسرے عامل کے عمل کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے، اگر پہلے عامل سے عمل کرایا جائے تو دوسرے کے ساتھ ایسی ضمیر کا لگانا ضروری ہے جو کہ معمول متنازع فیہ کے مطابق ہو، خواہ یہ ضمیر مرفوع، منصوب یا مجرور ہو اور اگر دوسرے عامل سے عمل کرایا جائے تو پہلے عامل کے ساتھ صرف مرفوع ضمیر ذکر کی جاتی ہے، بشرطیکہ عامل كان وأخواتها یا ظنّ وأخواتها میں سے نہ ہو، اور نہ ہی حذف کی صورت میں کلام میں التباس پیدا ہو۔

التمرين ـ ١

استخرج من الجمل الآتية الأفعال المتنازعة والمتنازع فيه وميّز ما يتفق فيه طلب المتنازعين وما يختلف فيه:

نموذج: نشر الصحابة وانتشر نور الإسلام في مشارق الأرض ومغاربها.

نشر وانتشر: من الأفعال المتنازعة، نور الإسلام: متنازع فيه، ويختلف فيه طلب المتنازعين،

مشارق الأرض ومغاربها: متنازع فيه ويتفق فيه، طلب المتنازعين.

٢ ـ عصينا ولم يحرمنا الله سبحانه وتعالى.

٣ ـ لا يصلُحُ ويستقيم آخر هذه الأمة إلا بما صلح واستقام به أولها.

٤ ـ لمّا أمطرت السماء اهتزت وربت وأنبتت الأرض من كل زوج بهيج.

٥ ـ إن النبي ﷺ في بداية أمر الإسلام وصل وقطعه أقاربه وأعطى وحرمه الناس.

٦ ـ إن الأمة المسلمة تنتظر وتترقب مثل صلاح الدين البطل لاسترداد فلسطين من براثن اليهود.

التمرين ـ ٢

اذكر أي العاملين هو العامل في المتنازع فيه وحول العمل إلى الآخر منهما في كل جملة:

نموذج: اعتصموا وتمسكوا بالكتاب والسنة.

العامل: تمسكوا، عند تحويل الأمر إلى الأخر: اعتصموا وتمسكوا بهما بالكتاب والسنة.

٢ـ المسلم لا يؤذي ولا يخذله ولا يحسده أخاه المسلم.

٣ـ يا شبان المسلمين تأسّوا واقتدوا بهم بعظماء كم في التاريخ وقوادكم في الجهاد والإصلاح.

٤ـ إنّ المسلمين يمرون بمرحلة عصيبة فقد أحاط بهم وتكالب عليهم الأعداء فعليهم أن يستعينوا ويستغيثوا به بالله في أمرهم.

٥ـ يا للأسف الشديد أنه قد غرق وانغمسوا الناس في الشهوات والشبهات فلا بد من التذكير القارع بسير الصحابة رضي الله عنهم والتابعين.

٦ـ يعتري اليأس ويعلو القنوط بعض المسلمين اعتقادا منهم أن لا سبيل إلى إصلاح أمة الإسلام في هذا العصر وأن لا أمل إلى استرجاع مجد المسلمين وعزتهم وكيانهم.

التمرين ـ ٣

استخرج من الأحاديث الآتية الأفعال المتنازعة والمتنازع فيه وموقعه من الإعراب:

نموذج: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بنِ عَمْرو قالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: مَا أَقَلَّتِ الغَبْرَاءُ وَلَا أَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ مِنْ رَجُلٍ أَصْدَقَ لَهْجَةٍ مِن أَبِي ذَرٍّ.

أَقَلَّتْ وأَظَلَّتْ: من الأفعال المتنازعة.

أصدق: متنازع فيه، وهو مفعول به للفعل "أظلّت" على التنازع؛ لأنه لو كان مفعولا لـ "أقلّت" لكان الكلام "ما أقلت الغبراء ولا أظلّته الخضراء من رجل أصدق لهجة"، منصوب، وعلامة نصبه الفتحة الظاهرة على اخره.

٢ـ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: يَوَدُّ أَهْلُ العَافِيَةِ يَوْمَ القِيَامَةِ حِيْنَ يُعْطَى أَهْلُ البَلَاءِ الثَّوابَ لَوْ أَنَّ جُلُوْدَهُمْ كَانَتْ قُرِضَتْ فِي الدُّنْيَا بِالْمَقَارِيْضِ.

٣ـ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ يَكُونُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا أَسْتَطِيْعُ أَنْ أَقْضِيَ إِلَّا فِي شَعْبَانَ، قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ: تَعْنِي الشُّغْلَ مِنَ النَّبِيِّ أَوْ بِالنَّبِيِّ ﷺ.

٤ـ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِيْ أَبِيْ قَالَ: حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ أَنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَتَبَ لَهُ الَّتِيْ فَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ.

٥ـ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ أَوْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ يُكَبِّرُ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ مِنَ الْأَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيْرَاتٍ ثُمَّ يَقُولُ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، آيِبُوْنَ، تَائِبُوْنَ، عَابِدُوْنَ، سَاجِدُوْنَ، لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ، صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ.

٦ـ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: لَعَنَ عَبْدُ اللّٰهِ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ. فَقَالَتْ أُمُّ يَعْقُوبَ: مَا هٰذَا؟ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: وَمَا لِيَ لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ وَفِي كِتَابِ اللّٰهِ؟ قَالَتْ: وَاللّٰهِ لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ فَمَا وَجَدْتُهُ، قَالَ: وَاللّٰهِ لَئِنْ قَرَأْتِيهِ لَقَدْ وَجَدْتِيهِ ﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾.

٧ـ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ أَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: قَدْ ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى وَالنَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ، فَقَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالُوا: يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ وَيَتَصَدَّقُوْنَ وَلَا نَتَصَدَّقُ وَيُعْتِقُوْنَ وَلَا نُعْتِقُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: أَفَلَا أُعَلِّمُكُمْ شَيْئًا تُدْرِكُوْنَ بِهِ مَنْ سَبَقَكُمْ وَتَسْبِقُوْنَ بِهِ مَنْ بَعْدَكُمْ وَلَا يَكُوْنُ أَحَدٌ أَفْضَلَ مِنْكُمْ إِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ؟ قَالُوْا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: تُسَبِّحُوْنَ وَتُكَبِّرُوْنَ وَتَحْمَدُوْنَ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ مَرَّةً.

التمرين ـ ٤

نموذج في الإعراب:

١ـ نَجَحَ وَأَفْلَحَ الصَّادِقُ.

نَجَحَ: فعل ماض، مبني على الفتحة، وفاعله ضمير مستتر، تقديره: "هو" يعود على الصادق على التنازع.

وَ: حرف عطف، مبني على الفتح، لا محل له من الإعراب.

أَفْلَحَ: فعل ماض، مبني على الفتحة.

الصَّادِقُ: فاعل "أفلح" مرفوع بالضمة، وعلامة رفعه الضمة الظاهرة على اخره.

والجملة "نجح....": ابتدائية، لا محل لها من الإعراب.

والجملة "أفلح الصادق": معطوفة على "نجح" لا محل لها من الإعراب.

٢ـ قال آتُوْنِي أُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا.

قال: فعل ماض، مبني على الفتح، وفاعله ضمير مستتر جوازًا، تقديره: "هو".

آتُوْنِي: فعل أمر، مبني على حذف النون، لأنه من الأفعال الخمسة، وفاعله واو الجماعة، مبني على السكون، في محل رفع، والنون للوقاية، والضمير المتصل "ي" مبني على السكون، في محل نصب، مفعول به أول.

أُفْرِغْ: فعل مضارع، مجزوم؛ لأنه جواب الطلب، وفاعله ضمير مستتر وجوبًا، تقديره: "أنا".

عليه: على: حرف جر، مبني على السكون، لا محل له من الإعراب، **ه:** ضمير متصل، مبني على الكسرة، في محل جر بحرف جر، والجار والمجرور متعلقان بالفعل "أفرغ".

قِطْرًا: مفعول به، منصوب وعلامة نصبه الفتحة الظاهرة على آخره، وعامله "أفرغ" وهو متنازع فيه من الفعل "اتوني"؛ لأنه مفعول ثان له في المعنى[1].

والجملة "اتوني أفرغ": مقول القول، في محل نصب.

والجملة "أفرغ": لا محل لها من الإعراب، جواب شرط مقدر، غير مقترنة بالفاء، والتقدير: "إن تأتوني قطرا أفرغه عليه".

أعرب ما يأتي:

١ـ أنفقت ولم ينتقص المال.

٢ـ ينسى الناس ولا ينساهم ربهم.

٣ـ تلوت وتدبرت جزءًا من القرآن.

٤ـ فَأَمَّا مَنْ أُوْتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِيْنِهِ فَيَقُولُ هَاؤُمُ اقْرَؤُوْا كِتَابِيَه.

(١) وقد أضمر في الأول ولو أعمَل الأول لأُضمر في الثاني وجوبا أي "اتوني أفرغه عليه قطرا".

الدرس الثالث والثلاثون

أسلوب التعجب

ما أَفْعَلَهُ وأَفْعِلْ بِهِ

الأمثلة:

(ألف)

١ ـ ما أَجْمَلَ الوردةَ النَّاضرةَ. أَجْمِلْ بِـالوردةِ الناضرةِ.

٢ ـ ما أَعْذَبَ القرآنَ. أَعْذِبْ بِـالقرآن.

(ب)

٣ ـ ما أَحْسَنَ أن تواظب على الصلوات الخمسة. أَحْسِنْ بِـأن تواظب على الصلوات الخمسة.

٤ ـ ما أجمل أن يكون الأولاد مطيعين لوالديهم. أَجْمِلْ بِأن يكون الأولاد مطيعين لوالديهم.

٥ ـ الزَّرْعُ ما أَشدَّ اخضِرارًا في إبَّانِ الرَّبِيْعِ. أَشْدِدْ بِـالزَّرْعِ اخْضِرارًا في إبَّانِ الرَّبِيْعِ.

(ج)

٦ ـ ما أَضرّ أن لا ينتفع بنصائح الأسلاف. أَضْرِرْ بِأن لا ينتفع بنصائح الأسلاف.

٧ ـ ما أَحسن أَن يقال الحقُّ دائمًا. أَحْسِنْ بِـأَن يقال الحقّ دائمًا.

شرح وتفصیل:

بعض اوقات کسی چیز کا حسن یا قبح انسان کو حیرت اور تعجب میں ڈال دیتا ہے یعنی انسان کا نفس اس سے متاثر ہو جاتا ہے ایسے شخص کی داخلی کیفیات کو بیان کرنے کے لئے عربی زبان میں بہت سے اسالیب ہیں، جیسے: لِلّٰہ دَرُّ فـــلان، سبحـان اللّٰه، اللّٰهُمَّ وغیرہ اور بعض اوقات استفہام کا صیغہ بھی تعجب کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے، کـقـولـه تعالی: ﴿كيف تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰه وَكُنتُمْ أَمْوَاتًا فَأَحْيَاكُمْ﴾ یہ تمام اسالیب سماعیہ ہیں۔ اس کے علاوہ عربی زبان میں دو صیغے

ما أَفْعَلَهُ، اور أَفْعِلْ بِهِ قیاسی ہیں جو انشاء تعجب اور اظہار تعجب کے لئے وضع کئے گئے ہیں[1]۔

۱۔ ما أَفْعَلَهُ:

یہ صیغہ تین عناصر پر مشتمل ہے: ۱۔ ما التعجبية ۲۔ فعل التعجب ۳۔ المتعجب منه

۱۔ ما التعجبية:

یہ نکرہ تامہ[2] بمعنی شيءٌ ہے اور مبتدا ہے یہاں مبتدا کا نکرہ واقع ہونا درست ہے کیونکہ ما تعجب کے معنی ادا کر رہا ہے (یعنی تعجب کے معنی کو متضمن ہے) اور اس کے بعد واقع ہونے والا جملہ فعلیہ (أفعله یا أفعل به) اس کی خبر ہے۔

۲۔ فعل التعجب: یہ فعل ماضی جامد ہے[3] اور اسی فعل سے بنتا ہے جس میں درج ذیل آٹھ شروط پائی جاتی ہیں:

۱۔فعل ماضی ہو۔ ۲۔فعل متصرف ہو جامد نہ ہو۔ ۳۔ثلاثي ہو۔ ۴۔تام ہو ناقص نہ ہو۔ ۵۔مثبت ہو منفی نہ ہو۔ ۶۔مبني للمعلوم ہو مجہول نہ ہو۔ ۷۔تفاوت کے قابل ہو یعنی کمی زیادتی قبول کرتا ہو، مثلا: مات اور فَنِيَ ایسے افعال ہیں جو کمی اور زیادتی کو قبول نہیں کرتے۔ ۸۔اسکی صفت أفعل (مؤنثه فَعْلاء) کے وزن پر نہ ہو۔

۳۔ المتعجب منه: فعل تعجب کے بعد واقع ہونے والا منصوب اسم متعجب منہ کہلاتا ہے یہ اسم مفعول بہ ہونے کی بنا پر منصوب ہوتا ہے۔

۲۔ أَفْعِلْ بِهِ:

یہ صیغہ بھی تین عناصر پر مشتمل ہے: ۱۔ فعل التعجب ۲۔ الباء ۳۔ المتعجب منه

۱۔ أفعل به:

لفظاً امر کا صیغہ ہے اور اصل میں ماضی کا صیغہ (بمعنی صار ذا كذا) ہے۔ پھر تعجب کے معنی میں استعمال کرنے کے لئے اس کے صیغے میں تبدیلی[4] کردی گئی یعنی یہ أفعل سے أفعل به بن گیا۔

---

(۱) بعض نحاۃ نے فَعُلَ کا صیغہ بھی تعجب میں داخل کیا ہے، جیسے: فَهُمَ الطالِبُ أي ما أَفْهَمَه۔ (۲) بعض نحاۃ کے نزدیک یہ ما موصولہ ہے۔ اور اس کے بعد واقع ہونے والا جملہ صلة الموصول ہے۔ چنانچہ یہ دونوں (ما موصولة + صلته) ملکر مبتدا بنیں گے اور اس کی خبر وجوبا محذوف ہے جسکی تقدیر شيء عظيم ہے، جیسے: ما أحسن زيدًا کی تقدیر یوں ہوگی: الذي أحسن زيدًا شيء عظيم۔ (۳) تعجب سے پہلے یہ فعل متصرف تھا لیکن تعجب کے بعد جامد ہوگیا۔
(۴) اسم ظاہر کی طرف اسناد کی قباحت کی وجہ سے فاعل پر باء زائدہ کو بڑھا دیا گیا تا کہ مفعول بہ کی صورت پیدا ہو جائے۔ لیکن اصل میں یہ فاعل ہے مفعول نہیں یعنی أحسن بزيد اصل میں أحسن زيدٌ ہے۔

۲۔ الباء :

حرف جر زائد ہے اور اس کے بعد واقع ہونے والا اسم لفظاً مجرور ہوتا ہے لیکن حکم کے اعتبار سے مرفوع ہوتا ہے۔ یہ حرف باء اگرچہ زائدہ ہے لیکن اسے حذف کرنا جائز نہیں۔

۳۔ المتعجب منه:

الباء الزائدة سے مجرور ہونے والا اسم متعجب منه کہلاتا ہے۔

الف کے ذیل میں سرخ مثالوں پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ تعجب کے یہ صیغے براہ راست ایسے ثلاثی افعال سے بنے ہیں جن کے لئے وہی تمام شرائط ہیں جو اسم تفضیل بنانے کے لئے درکار ہیں (ان شرائط کو تفصیل سے اسم تفضیل کے باب میں ذکر کردیا گیا ہے)۔

كيفية التعجب إذا كان الفعل غير مستوف للشروط الثمانية

ب کے ذیل میں سرخ مثالوں پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایسے مصادر پر مشتمل ہیں جن سے تعجب کے معنی حاصل کرنا مقصود ہے لیکن ان مصادر کے افعال سے تعجب کے صیغے براہ راست نہیں بنتے کیونکہ ان میں مندرجہ بالا شرائط میں سے جو فعل تعجب کے لئے ضروری ہیں کوئی ایک شرط مفقود ہے، مثلا: جملہ۳۔ میں فعل تواظب غیر ثلاثی ہے اور مثال۴۔ میں فعل يكون ناقص ہے تام نہیں ہے اور جملہ ۵۔ میں فعل احضرّ کا وصف أفعل کے وزن پر ہے۔

اگر فعل غیر ثلاثی ہو (جیسے: احمرَّ، أعجل، ضحّى) یا اسکا وزن أفعل (جیسے: حور سے أحور) کے وزن پر ہوتو ان افعال سے تعجب کا صیغہ براہ راست نہیں بنتا، لہذا ان سے تعجب کا معنی حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ کسی مناسب فعل ثلاثی کو ما أَفْعَلَ یا أَفْعِلْ به کے وزن پر لاتے ہیں اور اس کے بعد اس فعل کا مصدر مؤول یا مصدر صریح (جس سے تعجب کا معنی حاصل کرنا ہو) کو بطور تمیز منصوب ذکر کرتے ہیں۔

مثال ٦۔ پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ فعل يقال سے تعجب کا اظہار براہ راست نہیں ہوتا چونکہ یہ فعل مبني للمجهول ہے اور نہ ہی فعل تنتفع سے براہ راست تعجب کا اظہار ہوتا ہے کیونکہ یہ جملہ منفی ہے چنانچہ ایسے افعال سے تعجب کے اظہار کے لئے ہم وہی طریقہ استعمال کریں گے جو کہ (ب) کی مثالوں میں کیا، فرق صرف یہ ہے کہ یہاں مصدر صریح کو استعمال نہیں کریں گے بلکہ صرف مصدر مؤول کو ہی استعمال کریں گے کیونکہ مصدر صریح سے یہ بات واضح

نہیں ہوتی کہ فعل مبني للمجهول ہے یا منفی ہے۔

اسی طرح اگر فعل جامد ہو، جیسے: نِعْمَ، بِئْسَ، عَسی اور لَیْس یا تفاوت کے قابل نہ ہو، جیسے: مات، فنِيَ یا هَلَكَ تو ان سے تعجب کا اظہار نہیں ہوسکتا کیونکہ تعجب سے انسان کی اندرونی کیفیات کی کمی اور زیادتی ظاہر ہوتی ہے اور ان افعال سے ایسا ممکن نہیں ہے۔

قواعد:

۱۔ عربی زبان میں تعجب کے لئے کئی صیغے ہیں جن میں دو قیاسی ہیں: ۱۔ ما أَفْعَلَه ۲۔ أَفْعِلْ بِه۔

۲۔ براہ راست تعجب صرف انہیں افعال سے ہوتا ہے جن میں مندرجہ ذیل آٹھ شروط پائی جاتیں ہیں:

(۱) فعل ماضی ہو۔ (۲) فعل ثلاثی ہو۔ (۳) متصرف ہو۔ (۴) تام ہو۔ (۵) مثبت ہو۔

(۶) مبني للمعلوم ہو۔ (۷) تفاوت کے قابل ہو۔ (۸) اس کا وصف أفعل کے وزن پر نہ ہو۔

۳۔ اگر فعل غیر ثلاثی، ناقص، یا اس کا وصف أفعـل کے وزن پر ہو، تو تعجب کے اظہار کے لئے کسی مناسب ثلاثی فعل کو أفعل کے وزن پر لاتے ہیں اور اس کے بعد اس فعل کا مصدر صریح یا مؤول لاتے ہیں جسکا تعجب کے لئے استعمال کرنا مقصود ہو۔

۴۔ اگر فعل منفی یا مبني للمجهول ہو تو اس سے تعجب کے اظہار کے لئے کسی مناسب فعل ثلاثی کو أفْعَلَ کے وزن پر لاتے ہیں اور اس کے بعد صرف اس فعل کا مصدر مؤول لاتے ہیں جس نے تعجب میں ڈالا ہو۔

۵۔ فعل جامد یا وہ فعل جو قابل تفاوت نہ ہو اس سے تعجب کا اظہار نہیں کیا جاتا۔

التمرين - ۱

عين صيغة التعجب والمتعجب منه فيما يأتي:

نموذج: مَا أَقْبَحَ مَنْ أَهْزَلَ دِينَهُ وَأَخْلَقَ أَخْلَاقَهُ.

صيغة التعجب: ما أَقْبَحَ. **المتعجب منه:** من أَهْزَلَ دِيْنَهُ.

۲۔ مَا أَشْقَى حِرْصَ الملكِ فَإِنَّه يَحْسُدُ عَلَى الْقليلِ وَالكثيرِ.

٣ـ إنْ كُنْتَ حَرِيصًا عَلى جَمْعِ الزَّادِ فَما أخيَرَ الزَّادَ التَّقْوَى.

٤ ـ ما أحْسن الإيْمان يَزِينُهُ التُّقى وَأحْسن بالتُّقى يَزِينُهُ الْعِلْمُ.

٥ـ مَا أشَرَّ النَّدامَةَ يَومَ القيامةِ إذا ضِيع عُمرُكَ في جَمعِ الدُّنيا.

٦ـ أشْدِدْ بتَعَلُّقَ الْمُسلِمِينَ بِفِلَسْطِينَ لِوُجُودِ الْمَسْجِدِ الأقْصَى فِيْهِ.

٧ـ مَا أتقَى مَنْ أحْكَمَ سُلطانَهُ عَلى نَفسِهِ لَمْ يَدَعْ لَها سَبيلاً لِتَرْتَعَ فِيمَا لاَ يَنْفَعُ.

٨ـ مَا أحسنَ أن يَقْضِيَ الْمؤْمِنُ حَياتَهُ فِي طاعةِ اللّهِ فَإنَّ عُمْرَ الْفَرْدِ غَمْضَةُ عَيْنٍ.

٩ـ مَا أنْضَرَ الغُلاَمَيْنِ الْحَسَن وَالحسين رضي اللّه عنهما كَطَلْعَةِ الْبَدْرِ بَهَاءً وَرواءً كَأكْمَامِ الْوَرْدِ نَضَارَةً وَطِيْبًا.

١٠ـ صَنَعَ عبدُ الملكِ بنِ مَروانَ طَعَامًا فَأكْثَرَ وَأطَابَ وَدَعا إلَيْهِ النَّاسَ فَأكَلوا فَقالَ بَعضُهمْ: مَا أطْيَبَ هذا الطَّعَامَ.

١١ـ مَا أشْجعَ سَعيدَ بنَ جُبيرٍ حِينَ قَامَ أمامَ حَجّاجِ بنِ يُوسفَ فإنَّهُ يُجيبهُ عَنْ كُلِّ مَسألةٍ بِجَنانٍ ثابتٍ وَبيانٍ ساحرٍ.

١٢ـ أصبر بالإمام أحمد بن حنبلٍ رَحِمَهُ اللّهُ حِينَ كانَ يُضرَبُ ضَرباتٍ شديدةً وَهُوَ يَدعُو لهمْ: اللّهمَّ اغفِرْ لِمَعْصِيَتِهِم.

التمرين ـ ٢

حوّل الجمل الآتية إلى أساليب للتعجب وغير ما يلزم:

نموذج: البِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ. (ما أعظم)

ما أعظم الخلق البر.

٢ـ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ. (ما أشقى)

٣ـ لَا يَزِيْدُ فِي الْعُمْرِ إلَّا الْبِرُّ. (ما أصدق)

٤ـ حُبُّكَ الشَّيءَ يُعْمِي وَيُصِمُّ. (ما أقبح)

٥ـ لَاخَيْرَ فِي الْجُلُوْسِ فِي الطُّرُقَاتِ. (ما أقْبَحَ)

٦ـ لَا يُقِيْمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِه. (ما أقبح)

٧ـ خِيَارُكُمْ الَّذِيْنَ إذَا رُؤُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ. (ما أفضل)

٨ـ لَا خَيْرَ فِي مَنْ لَا يَأْلَفُ وَلَا يُؤْلَفُ. (ما أشنع) ٩ـ مِنَ الْكَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَيْهِ. (ما أكبر الكبائر)

١٠ـ حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ. (ما أحسن العبادة)

١١ـ شَرُّكُمْ مَنْ لَا يُرْجٰى خَيْرُهُ وَلَا يُؤْمَنُ شَرُّهُ. (ما أشر)

١٢ـ التُّؤَدَةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ خَيْرٌ إِلَّا فِي عَمَلِ الآخِرَةِ. (ما أعلى)

١٣ـ لَعَنَ الرَّسُولُ ﷺ عَلٰى مَنْ جَلَسَ وَسَطَ الْحَلْقَةِ. (ما أقبح)

١٤ـ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ الْحُبُّ فِي اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ. (ما أفضل)

١٥ـ أَلْمُتَحَابُّونَ فِي اللّٰهِ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ. (ما أرفع، ما أعظم)

التمرين ـ ٣

تعجب مما يأتي كما في المثال:

نموذج: حُمْرَةُ الشَّمْسِ وَقْتَ الْمَغِيْبِ.

ما أبهى حمرة الشمس وقت المغيب.

٢ـ نُوْرُ الْبَدْرِ. ٣ـ حَيَاةُ النَّبِيِّ ﷺ. ٤ـ مَصَائِبُ الْمُهَاجِرِيْنَ.

٥ـ سَهْرُ اللَّيَالِي. ٦ـ تَغْرِيدُ الْعَصَافِيْرِ. ٧ـ مَقْصَدُ حَيَاةِ الإِنْسَانِ.

٨ـ إِيْثَارُ الْأَنْصَارِ. ٩ـ تَعَاوُنُ الْجَمَاعَةِ. ١٠ـ مُسَاعَدَةُ الْجَارِ الْفَقِيْرِ.

١١ـ زُرْقَةُ السَّمَاءِ. ١٢ـ مَسْئُولِيَّةُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ. ١٣ـ أَشْعَارُ حَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ.

١٤ـ بَهَاءُ الْبُسْتَانِ. ١٥ـ التَّقْصِيرُ فِي الصَّلَاةِ. ١٦ـ رَائِحَةُ الْأَزْهَارِ الْمُفَتَّحَةِ.

١٧ـ صَوْتُ الْحَمِيْرِ. ١٨ـ الإِنْفَاقُ عَلَى الْعَشِيْرَةِ. ١٩ـ رَفْعُ الْحَاجَةِ إِلَى غَيْرِ اللّٰهِ.

٢٠ـ الاسْتِمَاعُ إِلٰى نَصِيحَةِ الْأُسْتَاذِ.

التمرين - ٤

استخرج من الأساليب الآتية صيغتي التعجب وأعرب:

نموذج: ١ـ ما أَعَفَّ غَضَّ الْمُؤْمِنِينَ أَبْصَارَهُمْ وَحِفْظَهُمْ فُرُوجَهُمْ.

ما: تعجبية بمعنى "شيء عظيم"، مبنية على السكون، في محل رفع مبتدأ.

أعفّ: فعل ماض، جامد لإنشاء التعجب، مبني على الفتحة، وفاعله ضمير مستتر وجوبًا، تقديره: "هو".

غضّ: مفعول به منصوب، وعلامة نصبه الفتحة الظاهرة على آخره.

والجملة الفعلية في محل رفع، خبر المبتدأ.

٢ـ أَكرِمْ بِمَنِ اخْتَارَ لِيْنَ الْجَانِبِ وَطِيْبَ الْكَلَامِ وَبِشْرَ الْوَجْهِ.

أكرم: فعلٌ ماضٍ، جامد لإنشاء التعجب، جاء على صيغة الأمر، مبني على فتح مقدّرٍ؛ لمجيئه على هذه الصورة. بمن: بـ: حرف جرٍّ زائدٍ. من: اسم موصول، مبني على السكون، في محل رفع، فاعل.

٣ـ مَا أَشَرَّ الْمَاكِلَ مَالُ الْيَتِيمِ.

٤ـ مَا أروعَ تَمَسُّكَ المسلمينَ بِدِينِهِمِ الْمَتِينِ.

٥ـ أَحْسِنْ بِمَنْ جَعَلَ اللهَ مَلْجَأَهُ عِنْدَ كُلِّ نَائِبَةٍ تَنُوبُهُ.

٦ـ مَا أقبحَ أن تَخْتَلِفَ آرَاءُ الْمُسلمينَ فِي الإِسْلَامِ وَالْقُرآنِ.

٧ـ مَا أَحْسَنَ الْعِلْمَ يَزِينُهُ الْعَمَلُ وَمَا أَحْسَنَ الْعَمَلَ يَزِينُهُ الرِّفْقُ.

٨ـ مَا أَرْخَصَ دَمُ الْمُسْلِمِينَ فِي الْبِلادِ الْمَغصوبَةِ في أَيْدِي الْكُفَّارِ.

٩ـ أنفِع بأن يُمْسِكَ الْمَرْءُ لِسانَهُ عَنْ فُضُولِ الْكَلامِ وَعَمَّا لَا يَعْنِيهِ.

١٠ـ مَا أَصْبَرَ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى الشَّدائِدِ وَمَا أَعْظَمَ أَجْرَهُ بِأَنَّهُ أُوذِيَ فِي اللهِ.

١١ـ مَا أَعْجَبَ شَأْنَكَ أَنْ تُلْزِمَ نَفْسَكَ الصَّمْتَ حَتَّى قَوَّمْتَهَا عَلَى الْعَدْلِ.

١٢ـ ما أحسنَ أنْ يُصْلَحَ بَيْنَ المسلِمينَ إلَّا صُلْحًا حَرَّمَ حَلَالًا وَأَحَلَّ حَرَامًا.

١٣ـ مَا أَجْرَأَ عَبْدَ اللهِ بْنَ حُذَافَةَ حِيْنَ قَدِمَ عَلَى سَيِّدِ فَارِسَ وَعَلَيْهِ جَلَالُ الْمُؤْمِنِ.

١٤ ـ مَا أَذَلَّ دَارَ الدُّنْيَا أَوَّلُهَا عَنَاءٌ وَآخِرُهَا فَنَاءٌ فِي حَلَالِهَا حِسَابٌ وَفِي حَرَامِهَا عِقَابٌ.

١٥ ـ أَشْرِف بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ يَعِجُّ بِالوَافِدِينَ عَلَى اللّٰهِ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ مُشَاةً وَرُكْبَانًا وَشُيُوخًا وَشَبَابًا.

التمرين ـ ٥

استخرج من الأحاديث الآتية أساليب التّعجب والمتعجب منه:

نموذج: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَا أَغْيَرَكَ يَا أُبَيّ إِنِّي لأَغْيَرُ مِنْكَ وَاللّٰهُ أَغْيَرُ مِنِّي.

ما أغيرك: أسلوب التّعجب ك: متعجب منه

٢ ـ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ ﷺ: مَا أَتْقَاه مَا أَتْقَاه مَا أَتْقَاه راعِي الغَنَمِ عَلى رَأْسِ الجَبَلِ يُقِيْمُ فِيْهَا الصَّلَاةَ.

٣ ـ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا أَحْسَنَ القَصْدَ فِي الغِنَى وَمَا أَحْسَنَ القَصْدَ فِي الفَقْرِ وَمَا أَحْسَنَ القَصْدَ فِي العِبَادَةِ.

٤ ـ كَانَ عَمرو بْنُ العَاص يَقُولُ: مَا أَبْعَدَ هَدْيَكُم مِنْ هَدْيِ نَبِيِّكُم ﷺ أَمَّا هُوَ فَكَانَ أَزْهَدَ النَّاسِ فِي الدُّنْيَا وَأَنْتُم أَرْغَبُ النَّاسُ فِيْهَا.

٥ ـ عَنْ ابنِ عَبَّاسٍ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عُرْوَةَ بْن مَسْعُوْدٍ إِلَى الطَّائِفِ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَقَتَلَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا أَشْبَهَ هذا بِصَاحِبِ يٰس.

٦ ـ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَبو بَكرٍ فِي طَائِفَةٍ مِنَ المَدِيْنَةِ قَالَ: فَجَاءَ فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ فَقَبَّلَهُ وَقَالَ: فِدًى لَكَ أَبِي وَأُمِّي مَا أَطْيَبَكَ حَيًّا وَمَيْتًا مَاتَ مُحَمَّدٌ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ.

٧ ـ مَرَّ نُعْمَانُ ابن أَبِي فَطِيْمَةَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِكَبِشٍ أَقْرَنَ أَعينَ فَقَالَ ﷺ: مَا أَشْبَهَ هَذا بِالْكَبِشِ الَّذِي ضَحّى إبراهيم فَاشْتَرَى معاذ بن عَفْرَاء كَبشًا أقرن أَعْين فَأَهداهُ النَّبِيَّ ﷺ فضحّى بِهِ.

٨ ـ عَنْ أَبِي الوَلِيْدِ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْحَصٰى الَّذِي فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: مُطِرْنَا ذَاتَ لَيْلَةٍ فَأَصْبَحَتِ الأَرْضُ مُبْتَلَّةً فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَأْتِي بِالْحَصٰى فِي ثَوْبِهِ فَيَبْسُطُهُ تَحْتَهُ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الصَّلَاةَ قَالَ: مَا أَحْسَنَ هذا.

٩ ـ دَخَلَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَجُلٌ مُتَنَكِّبٌ قَوْسًا فَأَعْجَبَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: مَا أَجْوَدَ قَوْسَكَ، اشْتَرَيْتَهَا؟ قَالَ: لا وَلَكِن

أَهْداها إِلَيَّ رَجُلٌ أَقْرَأْتُ ابْنَهُ القُرْآنَ قَالَ: فَتُحِبُّ أَنْ يُقَلِّدَكَ اللّٰهُ قَوْسًا مِنَ النَّارِ؟ قَالَ: لا، قَالَ: فَرُدَّهَا.

١٠ ـ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: حَقٌّ عَلى مَنْ قَامَ عَلى مَجْلِسٍ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيْهِم وَحَقٌّ عَلى مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسٍ أَنْ يُسَلِّم فَقَامَ رَجُلٌ ورَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَكَلَّمُ فَلَمْ يُسَلِّمْ فَقَالَ ﷺ: مَا أَسْرَعَ مَا نَسِيَ.

١١ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَطُوْفُ بِالْكَعْبَةِ وَيَقُوْلُ: مَا أَطْيَبَكِ وَأَطْيَبَ رِيْحَكِ مَا أَعْظَمَكِ وَمَا أَعْظَمَ حُرْمَتَكِ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَحُرْمَةُ الْمُؤْمِنِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ حُرْمَةً مِنْكِ مَالِهِ وَدَمِهِ وأَن نَظُنَّ بِهِ إِلَّا خَيْرًا.

١٢ ـ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ: مَا أَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيْذُ مِنَ الْمَغْرَمِ فَقَالَ: إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذِبَ وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ.

١٣ ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَثَلِيْ وَ مَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ عليهم الصلاة السلام كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى قَصْرًا فَأَكْمَلَ بِنَائَهُ إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَنَظَرَ النَّاسُ إِلَى الْقَصْرِ فَقَالُوْا: مَا أَحْسَنَ بُنْيَانَ هذا الْقَصْرِ لَوْ تَمَّتْ هذه اللَّبِنَةُ أَلَا فَكُنْتُ أَنَا اللَّبِنَةَ أَلَا فَكُنْتُ أَنَا اللَّبِنَةَ.

١٤ ـ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يُوْعَكُ فَوَضَعْتُ يَدِيْ عَلَيْهِ فَوَجَدْتُ حَرَّهُ بَيْنَ يَدَيَّ فَوْقَ اللِّحَافِ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! مَا أَشَدَّهَا عَلَيْكَ، قَالَ: إِنَّا كَذٰلِكَ يُضَعَّفُ لَنَا الْبَلَاءُ وَيُضَعَّفُ لَنَا الْأَجْرُ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَيُّ النَّاسِ أَشَدُّ بَلَاءً؟ قَالَ: الْأَنْبِيَاءُ.

١٥ ـ حَدَّثَنِي شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ قَالَ: قُلْتُ لِأُمِّ سُلَيْمٍ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ! مَا كَانَ أَكْثَرُ دُعَائِهِ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ! ثَبِّتْ قَلْبِي عَلى دِيْنِكَ قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! مَا أَكْثَرَ دُعَائَكَ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ! ثَبِّتْ قَلْبِي عَلى دِيْنِكَ قَالَ: يَا أُمَّ سَلَمَةَ! إِنَّهُ لَيْسَ آدَمِيٌّ إِلَّا وَقَلْبُهُ بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ اللّٰهِ فَمَنْ شَاءَ أَقَامَ وَمَنْ شَاءَ أَزَاغَ.

التمرين ـ ٥

نموذج في الإعراب:

١ ـ لَهُ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ أَبْصِرْ بِهِ وَأَسْمِعْ.

له: لـ: حرف جر، مبني على الفتحة، لا محل له من الإعراب. **ه:** ضمير متصل، مبني على الضمة، في محل جر بحرف جر، والجار والمجرور متعلقان بخبر مقدم محذوف، تقديره: "كائن".

غيب: مبتدأ، مرفوع وعلامة رفعه الضمة الظاهرة على آخره، وهو مضاف.

السموات: اسم مجرور بالإضافة، مضاف إليه، وعلامة جرّه الكسرة الظاهرة على آخره.

و: عاطفة، مبنية على الفتحة، لا محل لها من الإعراب.

الأرض: اسم مجرور معطوف على "السموات"، وعلامة جرّه الكسرة الظاهرة على آخره.

أبصر: فعل ماض لإنشاء التعجب، أتى على صورة الأمر، مبني على الفتح المقدر؛ لمجيئه على صورة الأمر.

به: بـ: حرف جرٍّ زائد، مبني على الكسرة، لا محل له من الإعراب، **ه:** ضمير متصل، مجرور لفظا، ومرفوع محلا، أو أنه مجرور بكسرة مقدرة على آخره، منع من ظهورها كسرة حرف الجرّ الزائد، في محل رفع.

و: عاطفة، مبنية على الفتحة، لا محل لها من الإعراب.

أسمع: فعل ماض لإنشاء التعجب، أتى على صورة الأمر، مبني على الفتح المقدر؛ لمجيئه على صورة الأمر، و "به" مقدر.

الجملة "له غيب السموات.....": لا محل لها من الإعراب، تعليلية.

الجملة "أبصر به": لا محل لها من الإعراب، استئنافية في حيز القول.

الجملة "أسمع (به)": معطوفة على جملة "أبصر به" لا محل لها من الإعراب.

٢ ـ قُتِلَ الإِنْسَانُ مَا أَكْفَرَهُ.

قُتِلَ: فعل ماض، مبني للمجهول، مبني على الفتح.

الإنسان: نائب الفاعل، مرفوع وعلامة رفعه الضمة الظاهرة على آخره.

ما: تعَجُّبية، نكرة تامة، بمعنى "شيء"، في محل رفع، مبتدأ.

أَكْفَرَهُ: فعل ماض لإنشاء التعجب، مبني على الفتح، وفاعله ضمير مستتر فيه وجوبا، تقديره: "هو" في محل رفع يعود على "ما"، ه: ضمير متصل، مبني على الضمة، في محل نصب، مفعول به.

الجملة "قتل الإنسان": لا محل لها من الإعراب، استئنافية.

الجملة "ما أكفره": لا محل لها من الإعراب، استئناف بياني.

الجملة "أكفَرَه": في محل رفع، خبر لمبتدأ "ما" التعجبية.

٣ ـ أَحْسِنْ بِالأخلاق.

أَحْسِنْ: فعلٌ ماضٍ جامد، لإنشاء التعجب، على صورة الأمر، مبني على فتح مقدّرٍ، لمجيئه على هذه الصورة.

بالأخلاقِ: بـ: حرف جرٍّ زائدٍ، **الأخلاقِ:** فاعل مرفوع، وعلامة رفعه الضَّمَّة المقَدَّرة على الآخر، منع من ظهورها كسرة حرفِ الجرِّ الزائدِ.

الجملة "أحسن ...": ابتدائية، لا محل لها من الإعراب.

أعرب ما يلي:

١ ـ ما أحسن الإيمان يزينه التُّقى وأحسن بالتقى يزينه العلم.

٢ ـ أنت النعيم لقلبي والعذاب له   فما أمَرَّك في قلبي وأحْلاك

٣ ـ ما أَصْبَرَ النبيّ ﷺ على الشدائد وما أعظَمَ أجْرَهُ بأنه أُوذِي في سبيله.

الدرس الرابع والثلاثون

أفعال المدح والذّم

نعم وبئس

الأمثلة:

١ ـ نِعْمَ الصَّدِيْقُ الوَفِيُّ — بِئْسَ الحَدِيْثُ الكِذْبُ.

٢ ـ نِعْمَ جَزَاءُ المُتَّقِيْنَ الجَنَّةُ — بِئْسَ أَمِيْرُ القَوْمِ الخَائِنُ.

٣ ـ نِعْمَ ثَمَرَةُ أَعْمَالِ المُجْتَهِدِ النَّجَاحُ — بِئْسَ جَزَاءُ أَعْمَالِ الكُفَّارِ النَّارُ.

٤ ـ نِعْمَ فَضِيْلَةً الصِّدْقُ — بِئْسَ طَالِبًا مَنْ لَا يَتَوَاضَعُ لِمُعَلِّمِهِ.

٥ ـ نِعْمَ مَا يُصَانُ اللِّسَانُ عَنْهُ الغِيْبَةُ — بِئْسَ مَا تَتَخَلَّقُ بِهِ الكِبْرُ.

شرح وتفصیل:

عربی زبان میں بہت سے ایسے الفاظ اور اسالیب ہیں جو تعریف اور مذمت پر دلالت کرتے ہیں۔ان میں سے کچھ الفاظ وافعال تو اس پر صراحۃً دلالت کرتے ہیں، جیسے: أَمْدَحُ، أُثْنِي، أَسْتَحْسِنُ، أهجو، أَذُمّ وغیرہ۔

اور بعض مشتقات میں تعریف یا مذمت کے معنی پائے جاتے ہیں، جیسے: الجَمِيْلُ، العَظِيْمُ، الفَاضِلُ، البَخِيْلُ، الحَقُوْدُ وغیرہ۔

جبکہ بعض الفاظ یا اسالیب اچھائی اور برائی پر دلالت کرنے کے لئے قرائن کے محتاج ہوتے ہیں، جیسے: نفي، استفهام، تفضیل اور تعجب[1] یہ الفاظ کبھی کبھی اپنے خاص معنی ادا کرتے ہوئے کسی قرینہ کی موجودگی میں اچھائی یا برائی پر دلالت کرتے ہیں۔ نعم وبئس کا تعلق اس پہلی قسم کے الفاظ سے ہے جو اچھائی یا برائی پر صراحۃً دلالت کرتے ہیں،

(١) نفی مثلا: ما هذا بَشَرًا، استفہام مثلا: هَلِ العِلْمُ إِلَّا التَّفسِير، تفضیل مثلا: كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَحْرَصَ الصَّحَابَةِ رضي الله عنهم عَلَى الحَدِيثِ النَّبَوِيِّ اور تعجب مثلا: مَا أَحسَنَ قَولَ القَائِلِ مَن حَفِظَ المُتُونَ حَازَ الفُنُونَ ۔

نعم تعریف کیلئے اور بئس مذمت کیلئے استعمال ہوتا ہے، یہ اسلوب تین ارکان پر مشتمل ہے:

١۔ فعل (نعم ، بئس)

٢۔ فاعل (مثلا الصديق ، الحديث)

٣۔ مخصوص بالمدح و الذمّ (مثلا الوفيّ ، الكذب)

١۔ أحكام أفعال المدح والذمّ [1]:

اس اسلوب کے احکام مندرجہ ذیل ہیں:

١۔ یہ افعال ماضیہ، جامدہ اور لازمہ ہوتے ہیں یعنی ان سے مضارع اور امر کے صیغے نہیں بنتے اور نہ ہی ان سے دوسرے مشتقات نکلتے ہیں [2]۔

٢۔ اگر فاعل اسم ظاہر مؤنث ہو تو فعل کے ساتھ تاء التأنيث لگانا بھی جائز ہے، جیسے: نِعْمَتِ الْخَصْلَةُ الصِّدْقُ اور اسکا حذف کرنا بھی ٹھیک ہے اگرچہ فاعل مؤنث حقیقی ہو، جیسے: بئس أو بئست الفتاة المتبرجة۔

٢۔ أحكام فاعل هذه الأفعال:

مندرجہ بالا مثالوں پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اسکے فاعل کی چند صورتیں ہیں:

١۔ اسم ظاہر معرف بـ أل الجنسية أو العَهْدية ہو، جیسا کہ جملہ ١۔ نِعْمَ الصَّدِيْقُ الوَفِيُّ، بِئْسَ الحَدِيْثُ الكِذْبُ۔

٢۔ اسم ظاہر معرف بـ أل کی طرف مضاف ہو، جیسا کہ جملہ ٢۔: نِعْمَ جَزَاءُ الْمُتَّقِيْنَ الجَنَّةُ، بِئْسَ أَمِيْرُ القَوْمِ الخَائِنُ۔

٣۔ اسم ظاہر ایسے اسم کی طرف مضاف ہو، جو معرف بـ أل کی طرف مضاف ہو، جیسا کہ جملہ ٣۔ نِعْمَ ثَمَرَةُ أَعْمَالِ المُجْتَهِدِ النَّجَاحُ، بِئْسَ جَزَاءُ أَعْمَالِ الكُفَّارِ النَّارُ۔

٤۔ فاعل ضمیر مستتر ہو جو اپنے بعد آنے والی تمیز پر لوٹے جو اس ضمیر میں موجود ابہام کو دور کردے، جیسے جملہ ٤۔ نِعْمَ فَضِيْلَةً الصِّدْقُ، بِئْسَ طَالِبًا مَنْ لَا يَتَوَاضَعُ لِمُعَلِّمِهِ میں نِعْمَ کے بعد واقع ہونے والا نکرہ اسم فَضِيْلَة نعم کے فاعل (ضمیر مستتر وجوبًا) کی وضاحت کر رہا ہے، اسی طرح بِئْسَ کے بعد طَالِبًا۔

(١) بسا اوقات ایسے افعال جو کہ فَعُلَ کے وزن پر ہوتے ہیں انہیں تعریف اور مذمت کے لئے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے بشرطیکہ ان میں دو امور پائے جائیں:

١۔ مدح و ذم کے لئے مناسب ہوں ٢۔ ان سے صیغہ تعجب أَفْعَلَ بن سکتا ہو، جیسے: حَسُنَ، شَرُفَ، كَبُرَ، خَبُثَ۔

(٢) ان افعال کے اعراب فعل ماضی کی طرح ہوتے ہیں، لیکن معنی یہ کسی بھی زمانے پر دلالت نہیں کرتے نہ ماضی پر نہ غیر ماضی پر۔

۵۔ مَا[1] یا مَنْ المَوْصُوْلَة ہو، جیسا کہ جملہ ۵۔ نِعْمَ مَا یُصانُ اللِّسَانُ عَنْهُ الغِیْبَةُ، بِئْسَ مَا تَتَخَلَّقُ بِهِ الکِبرُ میں مَا فاعل ہے اور اسکے بعد والا جملہ فعلیہ یُصانُ اللِّسَانُ عَنْهُ، تَتَخَلَّقُ بِهِ صلة الموصول ہے۔ اسی طرح آیت ﴿إِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا[2] یَعِظُکُمْ بِهِ﴾ میں ما فاعل ہے اور اسکے بعد والا جملہ یَعِظُکُمْ بِهِ صلة الموصول ہے۔ اور اسی طرح نِعْمَ مَنْ تَصْحَبُهُ عزیزًا بِئسَ مَنْ تَرَاهُ مُنَافِقًا میں مَنْ فاعل ہے اور جملہ فعلیہ صلة الموصول ہے۔

۶۔ اسم موصول الذي ہو، جیسے: نعم الذي یقوی برؤیته إیمانك، بئس الذي ترکه الناس اتقاء فُحشِه۔

۷۔ اسم نکرة مضاف إلی نکرة یا غیر مضاف ہو، جیسے: نعم معلّم أنت۔

۳۔ أحکام المخصوص بالمدح والذّمّ:

جس شخص یا چیز کی تعریف مقصود ہوتی ہے اسے مخصوص بالمدح اور جسکی مذمّت مقصود ہوتی ہے اسے مخصوص بالذمّ کہتے ہیں، اسکی علامت یہ ہے کہ اگر اس کو مبتدا بنایا جائے اور اس سے پہلے جو جملہ فعلیہ ہے (فعل المدح أو الذمّ اور اس کا فاعل) اسے خبر بنایا جائے تو جملہ کا مفہوم و معنی درست رہے، جیسے جملہ ا۔ بِئْسَ الحَدِیْثُ الکِذْبُ میں مخصوص بالذم الکِذْبُ کو مبتدا بنایا جاسکتا ہے یعنی: الکذب بئس الحدیث کہنے سے جملے کا مفہوم ٹھیک رہے گا۔

مخصوص بالمدح أو الذمّ کے لئے چند زائد شرائط درج ذیل ہیں:

ا۔ وہ معرفہ یا نکرہ مخصّصہ ہو چاہے یہ تخصیص کسی وصف کے ساتھ ہو یا اضافت کے ساتھ۔

۲۔ اگر فاعل اسم ظاہر ہو تو فعل و فاعل دونوں کے بعد آئے یا دونوں سے پہلے یعنی مخصوص بالمدح والذمّ کا فعل اور فاعل کے بیچ میں آنا درست نہیں۔

۳۔ اگر فاعل ایک ایسی ضمیر مستتر ہو جس کی وضاحت تمیز کر رہی ہو تو مخصوص بالمدح والذمّ تمیز کے بعد لانا

(۱) نعم اور بئس کے بعد جب ما آئے تو اس کے درج ذیل اعراب ممکن ہیں:
ا۔ اگر ما اسم مفرد کے بعد واقع ہو، جیسے قولہ تعالیٰ: إن تبدوا الصدقات فنعما هي اس صورت میں اس کو فاعل بنانا بھی جائز ہے اور تمیز بھی۔
۲۔ اگر اس کے بعد جملہ فعلیہ واقع ہو، جیسے: نعم ما یقول الحکماء تو اس کے دو اعراب جائز ہیں: (ا) یہ نکرہ موصوفہ ہوگی اور تمیز واقع ہوگی اور اس کے بعد آنے والا جملہ اسکی نعت ہوگا۔ (ب) اسم موصول اور اس صورت میں اسکو صرف فاعل بنانا جائز ہے اور اس کے بعد واقع ہونے والا جملہ صلة الموصول ہوگا۔
۳۔ اگر اسکے بعد کچھ بھی واقع نہ ہو، جیسے: الإسراف في الریاضة بئسما اس صورت میں یہ نکرہ تامہ ہوگی یعنی اسکا فاعل یا تمیز بنانا جائز ہے۔
(۲) اصل میں یہ نعم ما تھا پھر ما کو نعل کے ساتھ مدغم کر دیا گیا اور التقاء الساکنین سے بچنے کے لئے حرف عین کو کسرہ دے دیا گیا۔

ضروری ہے، جیسے: نِعمَ قَومًا الـمُسْلِمُونَ میں مخصوص بالمدح الْمُسْلِمُونَ تمیز قَومًا کے بعد واقع ہے اس کو تمیز سے پہلے لانا جائز نہیں، لیکن اگر فاعل اسم ظاہر ہو تو مخصوص بالمدح أو الذمّ تمیز سے پہلے بھی آ سکتا ہے اور بعد میں بھی، جیسے: نِعْمَ الصَّحَابِيُّ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رضي الله عنه حَيَاءً میں مخصوص بالمدح عُثْمَانُ کو تمیز حَيَاءً سے پہلے لانا بھی جائز ہے۔

۴۔ اگر مخصوص مؤنث ہو تو فعل مذکر بھی ہو سکتا ہے اور مؤنث بھی، جیسے: نعمت خلق الرّحمٰن السّماء / نعم خلق الرّحمٰن السّماء اگرچہ فاعل مذکر ہو، البتہ فاعل کے مذکر ہونے کی صورت میں فعل کو مذکر رکھنا بہتر ہے تاکہ فعل اپنے فاعل کے مطابق رہے، جیسے: نِعْمَ خَلْقُ الرَّحْمٰنِ السمَاء۔

۵۔ نعم و بئس کے مخصوص پر نواسخ المبتدأ والخبر (إنَّ، کان، ظنَّ وأخواتها) داخل ہو سکتے ہیں، مثلا: نعم ما اتخذته سميرًا کان الکتاب، بئس الرجل ظننتُ زيدًا۔

مندرجہ بالا مثالوں میں مخصوص بالمدح (الوفيُّ، الجنَّةُ، النجاح، الغِيْبَةُ، الصِّدْقُ) اور مخصوص بالذم (الکِذْبُ، الخائن، النار، الکبر) مرفوع اور معرفہ واقع ہوئے ہیں ان کے اعراب کی درج ذیل صورتیں ہیں:

۱۔ اگر مخصوص بالمدح أو الذمّ جملہ فعلیہ پر مقدّم ہو یعنی فعل اور فاعل سے پہلے واقع ہو تو مبتدا ہونے کی بنا پر مرفوع ہوگا، مثلاً: الوفيُّ نِعمَ الصَّدِيْقُ میں الوَفِيُّ مبتدا ہے اور جملہ فعلیہ نعم الصديق اس کی خبر ہے۔

۲۔ اگر مخصوص بالمدح و الذّم جملہ میں مؤخر ہو (یعنی فعل اور فاعل کے بعد واقع ہو) تو اس کے اعراب میں دو صورتیں ممکن ہیں:

(الف) مخصوص بالمدح أو الذم مبتدا مؤخر اور اس سے پہلے واقع ہونے والا جملہ اس کی خبر مقدم بن کر آئے، جیسے: نِعْمَ الصَّدِيْقُ الوَفِيُّ میں الوَفِيُّ مبتدا مؤخر ہے اور اس سے پہلے واقع ہونے والا جملہ فعلیہ نِعْمَ الصَّدِيْقُ اس کی خبر ہے۔

(ب) مخصوص بالمدح أو الذمّ خبر ہونے کی بنا پر مرفوع ہو اور اس کا مبتدا وجوبًا محذوف ہو جس کی تقدیر ضمیر مستتر ھو یا ھي ٹھہرائی جائے یہاں ضمیر سے مراد الممدوح أو المذموم ہو، جیسے: نِعْمَ الْخُلُقُ هُوَ الْحَيَاءُ یعنی الممدوح الحياء۔

حذف المخصوص:

مخصوص بالمدح أو الذمّ کو تین شرطوں کے ساتھ حذف کرنا جائز ہے:

۱۔ جملہ مدحیہ یا ذمیّہ سے پہلے کوئی ایسا لفظ ہو جو مخصوص کو حذف کرنے کے بعد اس پر دلالت کرے چاہے یہ لفظ خود مخصوص بن سکتا ہو یا نہیں [1]، یہ لفظ مُشعِرٌ بالمخصوص کہلاتا ہے۔

۲۔ مشعر بالمخصوص کی موجودگی میں مخصوص کو ذکر کرنے کی ضرورت نہ ہو۔

۳۔ مخصوص کو حذف کرنے سے کلام میں التباس پیدا نہ ہو، مثلاً قرآن کریم میں داوٗد علیہ الصلاۃ والسلام کے بارے میں اللہ رب العزت کا فرمان ہے: ﴿وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ نِعْمَ الْعَبْدُ إِنَّهُ أَوَّابٌ﴾، اس آیت کریمہ میں مخصوص بالمدح مذکور نہیں ہے، لیکن سیاق کلام اس پر دلالت کر رہا ہے کہ مخصوص بالمدح داوٗد علیہ السلام ہیں اس لئے مخصوص بالمدح کو ذکر کرنے کی ضرورت نہیں اور نہ ہی اسکے حذف کرنے سے کلام میں کوئی التباس پیدا ہو رہا ہے۔

(ب) حبذا، لا حبّذا، ساء

الأمثلة:

۱۔ حَبَّذَا رَجُلٌ يَدَعُ مَا يَرِيْبُهُ إِلٰى مَا لَا يَرِيْبُهُ.

۲۔ لَا حَبَّذَا سُوْءُ الظَّنِّ بِالْمُؤْمِنِ.

۳۔ سَاءَ رَجُلًا مَنْ يُحَدِّثُ بِكُلِّ مَا سَمِعَ.

شرح وتفصیل:

مندرجہ بالا مثالیں حبّذا، لَا حَبَّذَا اور سَاءَ پر مشتمل ہیں، یہ افعال بھی ان اسالیب میں سے ہیں جو مدح یا ذم پر صراحۃ دلالت کرتے ہیں۔

حبّذا فعل ماضی حبَّ اور اسم اشارہ ذا سے مرکب ہے، یہ نِعم کی طرح کسی چیز کی اچھائی اور تعریف پر دلالت کرتا ہے، لیکن اس میں محبّت اور پسندیدگی کے معنی اضافی ہوتے ہیں کیونکہ فعل حبَّ مادۂ حب سے مشتق ہے، ذیل میں

(۱) یعنی مخصوص میں پائی جانے والی شرائط میں سے کوئی شرط اس لفظ میں نہ پائی جائے جیسے قولہ تعالی: ﴿إِنَّا وَجَدْنَاهُ صَابِرًا نِعْمَ الْعَبْدُ﴾ میں صابرًا مشعر بالمخصوص ہے اور مخصوص نہیں بن سکتا کیونکہ نکرۃ غیر مختصۃ ہے اور آیت کی تقدیر یوں ٹھہرائی جائے گی: نعم العبد الصابرُ۔

حبّذا سے متعلق چند امور مذکور ہیں:

۱۔ اسم اشارہ ذا فعل ماضی حبّ کا فاعل بن کر آتا ہے اور اسکی ایک ہی صورت (مفرد ومذکر) رہتی ہے چاہے مخصوص مفرد ہو یا مثنی یا جمع، مذکر ہو یا مؤنث۔

۲۔ حبّذَا کا مخصوص ہمیشہ فعل اور فاعل کے بعد آتا ہے نہ ان کے درمیان آسکتا ہے نہ ان سے پہلے۔

۳۔ اگر جملے میں تمیز ہو تو حبّذا کا مخصوص اس تمیز سے پہلے بھی آسکتا ہے اور بعد میں بھی، جیسے: حَبَّذَا رَجُلاً الْمُجَاهِدُ۔

۴۔ حبّذا کے مخصوص بالمدح کے وہی اعراب ہوتے ہیں جو نِعم کے مخصوص بالمدح کے ہوتے ہیں۔

۵۔ حبّذا کے مخصوص بالمدح پر نواسخ المبتدأ والخبر داخل نہیں ہوسکتے۔

اگر حبّذا سے پہلے حرف نفی لا لگا دیں تو یہ اسلوب مدح کے بجائے ذمّ پر دلالت کرنے لگتا ہے واضح رہے کہ حبّذا سے پہلے لا کے علاوہ کوئی اور حرف نفی نہیں لگتا، حَبّذا اور لا حبّذا کے احکام میں کوئی فرق نہیں ہے، جملہ ا۔ حبّذا پر اور جملہ ۲۔ لَا حَبَّذَا پر مشتمل ہے۔

جملہ ۳۔ سَاءَ رَجُلاً مَن يُحَدِّثُ بِكُلِّ مَا سَمِعَ میں سَاءَ ذم کیلئے استعمال ہوا ہے، جب یہ فعل ذم کے معنی میں استعمال ہوتا ہے تو یہ ماضی جامد کے طور پر استعمال ہوتا ہے، یہ اپنے تمام احوال میں بئس کے مشابہ ہوتا ہے۔

اسی طرح ہر وہ فعل جسمیں درج ذیل دو شرائط پائی جائیں اس کو أفعال المدح والذم کے طور پر استعمال کرنا جائز ہے:

۱۔ فعل ثلاثی ہو اور اس میں فعل التعجب میں مشروط سات شرائط پائی جاتی ہوں۔

۲۔ یہ فَعُل کے وزن پر ہو، چاہے اصالۃً جیسے: ظَرُفَ وشَرُفَ، چاہے اسکو فَعُل کے وزن پر بدلا گیا ہو، جیسے: ضَرَبَ سے ضَرُب اور فَهِم سے فَهُم۔

قواعد:

۱۔ نعم فعل المدح اور بئس فعل الذّم ہے یہ دونوں افعال ماضیہ جامدہ کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔

انکے فاعل کی پانچ صورتیں ہیں:

(۱) معرّف بأل الجنسية أو العهدية (۲) المضاف إلى المعرّف بأل (۳) المضاف إلى المضاف إلى المعرف بأل (۴) ضمیر مستتر يُفَسِّرُه التَّمْييز (۵) مَن أو ما الموصولة۔

۲۔ جس اسم کی تعریف مقصود ہو وہ مخصوص بالمدح کہلاتا ہے اور جس کی مذمّت مقصود ہو وہ مخصوص بالذّم کہلاتا ہے اس کے اعراب دو طرح ممکن ہیں:

(۱) اگر یہ جملہ میں مؤخر ہو تو مبتدا بھی بن سکتا ہے اور خبر بھی۔

(۲) اگر جملہ پر مقدم ہو تو صرف مبتدا بن سکتا ہے۔

۳۔ حبذا، لا حبذا، ساء بھی أفعال المدح والذم میں سے ہیں۔ حبذا تعریف جبکہ لا حبذا اور ساء مذمت پر دلالت کرتے ہیں۔

التمرين۔ ۱

عيِّن أساليبَ المدحِ والذّم وَبيِّنْ الفاعل والمخصوصَ في كُلِّ أسلوبٍ:

نموذج: مُطَالَعَةُ الْكُتُبِ تُرَوِّحُ الْأَذْهَانَ فَنِعْمَ الْمَسْلَاةُ.

نعم المسلاة: أسلوب المدح، والفاعل ضمير مستتر، تقديره: "هي" تعود على مطالعة الكتاب.

المسلاة: مخصوص بالمدح.

٢ ـ حَبَّذَا الْكِتَابُ النَّافِعُ.

٣ ـ لَا حَبَّذَا الْمَالُ الْمُلْهِيُّ عَنِ الآخِرَةِ.

٤ ـ بِئْسَتْ سَجِيَّةُ الثَّرْثَرَةُ.

٥ ـ حَبَّذَا مَدْرَسَةٌ النَّاشِرَةُ لِلْعِلْمِ وَالْعِرْفَانِ.

٦ ـ الْقَنَاعَةُ نِعْمَتِ الْكَنْزُ.

٧ ـ تَسْلِيَةُ الْمَرِيْضِ نِعْمَ مَا يَعْمَلُهُ الطَّبِيْبُ.

٨ ـ حَبَّذَا الْعَنْدَلِيْبُ مُغَرِّدًا.

٩ ـ الصَّبْرُ يَرْفَعُ الدَّرَجَاتِ فَنِعْمَتِ الشِّيْمَةُ.

١٠ ـ بِئْسَ رِدَاءً رِدَاءُ الْعِصْيَانِ.

١١ ـ كَثْرَةُ الضَّحْكِ تُمِيْتُ الْقَلْبَ فَبِئْسَتِ الْعَادَةُ.

١٢ ـ نِعْمَ مَا تَقْرَأُ قَصَصُ الْجُوْدِ.

١٣ ـ بِئْسَ الْوَالِدَانِ الْمُقَصِّرَانِ فِي تَرْبِيَةِ أَوْلَادِهِمَا.

١٤ ـ لَا حَبَّذَا التَّاجِرُ مُحْتَكِرُ السِّلَعِ.

١٥ ـ إِفْشَاءُ السَّلَامِ يُوْرِثُ التَّحَابُبَ فَنِعْمَتِ الْعَادَةُ.

١٦ ـ نِعْمَ سِلاَحًا الْعَفْوُ عِنْدَ الْمَقْدَرَةِ. ١٧ ـ نِعْمَ الْمَصْرَعُ الاسْتِشْهَادُ دِفَاعًا عَنِ الإِسْلاَمِ.

١٨ ـ لاَ تَدَّخِرْ غَيْرَ الْعُلُوْمِ فَإِنَّهَا نِعْمَ الذَّخَائِرُ

فَالْمَرْءُ لَوْ رَبِحَ الْبَقَاءُ مَعَ الْجَهَالَةِ كَانَ خَاسِرُ

١٩ ـ حَيَاةٌ عَلَى الضَّيْمِ بِئْسَ الْحَيَاةُ وَنِعْمَ الْمَمَاتُ إِذَا لَمْ نَعِزَّ

٢٠ ـ فَنِعْمَ صَدِيْقُ الْمَرْءِ مَنْ كَانَ عَوْنَهُ وَبِئْسَ امْرُؤٌ مَنْ لاَ يُعِيْنُ عَلَى الدَّهْرِ

التمرين ـ ٢

مثل لما يأتي:

١ ـ فعل ذم فاعله "من".

٢ ـ فعل ذم فاعله مضاف إلى المعرف بـ "أل".

٣ ـ فعل ذم فاعله مؤنث.

٤ ـ فعل مدح فاعله اسم ظاهر معرف بـ "أل".

٥ ـ فعل مدح فاعله مذكر.

٦ ـ فعل مدح فاعله ضمير مستتر يفسره التمييز.

٧ ـ فعل ذم مخصوصه محذوف.

٨ ـ فعل ذم مخصوصه مقدم على الفعل و الفاعل.

٩ ـ فعل مدح فاعله مذكر ومخصوصه مؤنث.

١٠ ـ فعل مدح فاعله مضاف إلى مضاف إلى معرف بـ "أل".

التمرين ـ ٣

اجعل كلّ اسم مِن الأسماء الآتية مخصوصًا بالمدح مرّةً وبالذمّ أخرى:

١ ـ الغنٰى ٢ ـ العزلة ٣ ـ الفقر ٤ ـ التورية

٥ ـ العتاب ٦ ـ المال ٧ ـ المداراة ٨ ـ الشفاعة

٩ ـ المشورة ١٠ ـ المزاح ١١ ـ المناظرة ١٢ ـ إعارة الكتب

١٣ ـ السؤال ١٤ ـ الاستغناء ١٥ ـ تصعير الخدّ

التمرين ـ ٤

ترجم إلى الأرديّة:

١ ـ لا حبذا السمر بالليل.

٢ ـ حبذا العمرة في رمضان.

٣ ـ نعم الأمير إذا كان بباب الفقير.

٤ ـ أفضل الصدقة جهد المقل فنعم الحسنة.

٥ ـ نعم من تصاحبه الذي تذكرك اللّهَ رؤيتُه.

٦ ـ حب الدنيا رأس كل خطيئة فبئس سجيةً.

٧ ـ بئس العبد عبد يستحل المحارم بالشبهات.

٨ ـ ذكر الموت يهذم اللذات فنعم دواء القلوب.

٩ ـ بئس المجلس مجلس لا يذكر فيه الرب جل جلاله.

١٠ ـ نعم ترجمان القرآن ابن عباس رضي اللّٰه عنهما.

التمرين ـ ٥

ترجم إلى العربيّة:

ا۔نماز میں چوری کرنا بدترین جرم ہے۔

۲۔کتنا برا ہے وہ شخص جسکا کوئی دین نہ ہو۔

۳۔بہترین شخص ہے وہ جس کے مصاحبین ربانی علماء ہوں۔

۴۔کتنی بہترین ہے وہ دوستی جس میں اغراض کی ملاوٹ نہ ہو۔

۵۔اثمد بہترین سرمہ ہے بینائی کو تیز کرتا ہے اور بالوں کو بڑھاتا ہے۔

۶۔کتنا برا ہوگا وہ دن جب مجرموں کو انکی معذرت کوئی فائدہ نہ دے گی۔

۷۔بہترین باپ وہ جو ناصح رہنما ہو اور بہترین بیٹا وہ جو کہنا سنے اور مانے۔

۸۔بدترین تفریح وہ ہے جو ان اقوام کی بستیوں میں ہو جو اللہ کے عذاب سے ہلاک ہوگئے۔

۹۔حضرت ابوبکر کا ایمان کیا ہی بہترین ایمان ہے جس کی تعریف آپ علیہ السلام نے خود کی۔

۱۰۔کتنی بری بات ہے کہ آپ کسی بات سے دوسروں کو منع کرتے ہیں اور خود اسے کرتے ہیں۔

۱۱۔کتنے بہترین ہیں وہ الفاظ جو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کی تسلّی کے لئے کہے۔

۱۲۔کتنے برے تھے خندق والے جنہوں نے ایمان والوں سے صرف ان کے ایمان کی وجہ سے دشمنی کی۔

۱۳۔دو طاقتیں کتنی بہترین ہیں جو کبھی زیر نہیں ہوسکتیں اللہ کی طاقت اور اسکی مخلوق ایمان والوں کی طاقت۔

۱۴۔ کتنی اچھی ہے وہ زندگی جس کی باگ دوڑ ایسے امیر کے ہاتھ میں ہو جس کا عزم وحوصلہ پہاڑوں جیسا ہو۔

التمرين - ٦

استخرج من الآيات الآتية أساليب المدح والذم وعيّن الفاعل والمخصوص بالمدح والذم:

نموذج: بِئْسَمَا يَأْمُرُكُمْ بِهِ إِيْمَانُكُمْ.

بئس: أسلوب الذمّ. ما: اسم موصول فاعل، والمخصوص بالذم محذوف، تقديره: "عبادة العجل".

٢ ـ إِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا.

٣ ـ إِنْ تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ.

٤ ـ وَمَأْوٰهُم النَّارُ وَبِئْسَ مَثْوَى الظَّالِمِيْنَ.

٥ ـ يَقْدُمُ قَوْمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَوْرَدَهُمُ النَّارَ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ.

٦ ـ سَاءَ مَثَلًا الْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيَاتِنَا وَأَنْفُسَهُمْ كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ.

٧ ـ قُلْ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ إِلٰى جَهَنَّمَ وَبِئْسَ الْمِهَادُ.

٨ ـ اتَّخَذُوا أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوْا يَحْكُمُوْنَ.

٩ ـ وَلَمَّا رَجَعَ مُوْسٰى إِلٰى قَوْمِهِ غَضْبَانَ أَسِفًا قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِي مِنْ بَعْدِي.

١٠ ـ وَإِنْ يَّسْتَغِيْثُوا يُغَاثُوْا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَاءَتْ مُرْتَفَقًا.

١١ ـ أُولٰئِكَ جَزَاؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِيْنَ فِيْهَا وَنِعْمَ أَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ.

١٢ ـ الَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيْمَانًا وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ.

التمرين - ٧

استخرج من الأحاديث الآتية أساليب المدح والذم وأعرب:

نموذج: قَالَ عُرْوَةُ بْنُ زُبَيْرٍ لِعَائِشَةَ ﵂: أَلَمْ تَرَيْ إِلٰى فُلَانَةَ بِنْتِ الْحَكَمِ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا الْبَتَّةَ فَخَرَجَتْ، فَقَالَتْ: بِئْسَمَا صَنَعَتْ.

بئس: فعل ماض، جامد، لإنشاء الذم مبني على السكون.

ما: في إعرابه وجهان: (١) اسم موصول، مبني على السكون، في محل رفع، فاعل "بئس"، (٢) نكرة موصوفة، في محل نصب، تمييز للضمير المستتر والتقدير: "بئس شيئا صنعت". صنعت: فعل ماض، مبني على الفتح، والتاء للتأنيث، وفاعله ضمير مستتر جوازًا، تقديره: "هي".

الجملة "صنعت": صلة الموصول، لا محل لها من الإعراب على الوجه الأول، ونعت، في محل نصب على الوجه الثاني، والمخصوص بالذم محذوف، تقديره: "الخروج".

٢ـ قَالَ ﷺ: بِئسَ مَطِيَّةُ الرَّجُلِ زَعَمُوا.

٣ـ قَالَ ﷺ: نِعمَ سَحُورُ الْمُؤمِنِ التَّمرُ.

٤ـ قَالَ ﷺ: حَبَّذَا الْمُتَخَلِّلُوْنَ، قِيْلَ: وَمَا الْمُتَخَلِّلُوْنَ؟ قَالَ: فِيْ الْوُضُوْءِ وَالطَّعَامِ.

٥ـ قَالَ ﷺ: نِعْمَ مَا لِلْمَمْلُوْكِ أَنْ يُتَوَفّٰى بِحُسْنِ عِبَادَةِ اللّٰهِ وَصَحَابَةِ سَيِّدِهِ نِعِمَّا لَهُ.

٦ـ قَالَ ﷺ: بِئْسَ الْعَبْدُ الْمُحْتَكِرُ إِنْ أَرْخَصَ اللّٰهُ الْأَسْعَارَ حَزِنَ، وَإِنْ أَغْلَاهَا فَرِحَ.

٧ـ قَالَ ﷺ: نِعمَ المَنِيحَةُ اللِّقحَةُ الصَّفِيُّ مِنحَةً والشَّاةُ الصَّفِيُّ تَغدُو بِإِنَاءٍ وَتَرُوحُ بِإِنَاءٍ.

٨ـ قَالَ ﷺ: نِعْمَتِ الْأَرْضُ الْمَدِيْنَةُ إِذَا خَرَجَ الدَّجَّالُ، عَلٰى كُلِّ نَقْبٍ مِنْ أَنْقَابِهَا مَلَكٌ لَا يَدْخُلُهَا.

٩ـ قَالَت عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عنهَا: نِعمَ النِّسَاءُ نِسَاءُ الأنصَارِ لَم يَمنَعهُنَّ الحَيَاءُ أن يَتَفَقَّهنَ فِي الدِّينِ.

١٠ـ قَالَ ﷺ: نِعمَ السُّورَتَانِ هُمَا يُقرَأُ بِهِمَا فِي رَكعَتَيِ الفَجرِ: ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ وَ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الكَافِرُوْنَ﴾.

١١ـ ذُكِرَ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ: يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ قَالَ: بِئْسَمَا عَدَلْتُمْ بِامْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ كَلْبًا وَحِمَارًا.

١٢ـ كَانَ ﷺ يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُوْعِ؛ فَإِنَّهُ بِئْسَ الضَّجِيْعُ وَأَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ؛ فَإِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ.

١٣ـ قَالَ ﷺ: بِئْسَمَا لِأَحَدٍ يَقُوْلُ: نَسِيْتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ، بَلْ هُوَ نُسِّيَ، اسْتَذْكِرُوْا الْقُرْآنَ فَلَهُوَ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ بِعُقُلِهَا.

١٤ـ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ رضي الله عنه: نَزَلْنَا مَنْزِلًا، فَآذَتْنَا الْبَرَاغِيْثُ فَسَبَبْنَاهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تَسُبُّوهَا فَنِعْمَتِ

الدَّابَّةُ، فَإِنَّهَا أَيْقَظَتْكُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ.

١٥ـ إِنَّ رَجُلاً خَطَبَ عِندَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: مَن يُطِعِ اللّٰهَ ورَسُولَهُ فَقَد رَشَدَ وَمَن يَعصِهِمَا فَقَد غَوٰى فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: بِئسَ الخَطِيبُ أنتَ قُل: وَمَن يَعصِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ.

التمرين ـ ٨

نموذج في الإعراب:

١ـ نعم جزاء المتقين الجنّةُ.

نعم: فعل ماض، جامد، لإنشاء المدح، مبني على الفتح.

جزاء : فاعل مرفوع، وعلامة رفعه الضمة الظاهرة على اخره، وهو مضاف.

المتقين : اسم مجرور بالإضافة، مضاف إليه، وعلامة جره الياء لأنه جمع مذكر سالم.

الجنّةُ: مخصوص بالمدح، مرفوع وعلامة رفعه الضمّة الظاهرة على اخره لأنه مبتدأ مؤخر أو خبر لمبتدأ محذوف، تقديره: "هي".

الجملة "نعم جزاء المتقين الجنة": ابتدائية، لا محل لها من الإعراب.

الجملة "نعم جزاء": خبر مقدم لمبتدأ مؤخر، في محل رفع.

٢ـ بئسما اشتروا به أنفسهم أن يكفروا بما أنزل اللّٰه.

بئس: فعل ماض، جامد، لإنشاء الذم، مبني على الفتح.

ما: نكرة موصوفة، بمعنى "شيء"، في محل نصب على التميز، وهي مفسّرة لفاعل "بئس" بمعنى: بئس شيئاً اشتروا.

اشتروا: فعل ماض مبني على الضم المقدر على الياء المحذوفة؛ للثقل والواو: ضمير متصل، مبني على السكون، في محل رفع، فاعل، والألف فارقة.

به: بـ: حرف جر، مبني على الكسر، لا محل له من الإعراب، **ه:** ضمير متصل، مبني على الكسرة، في محل جر

بحرف جر.

به: الجار والمجرور متعلقان بـ "اشتروا".

أنفسهم: مفعول، به منصوب، وعلامة نصبه الفتحة الظاهرة على آخره، وهو مضاف . **هم:** ضمير متصل، مبني على السكون، في محل جر بالإضافة، مضاف إليه.

أن: حرف نصب ومصدري ومستقبل، مبني على السكون، لا محل له من الإعراب.

يكفروا: فعل مضارع، منصوب بأن، وعلامة نصبه حذف النون، و: ضمير متصل، في محل رفع، فاعل والألف فارقة.

بما: بـ: حرف جر، مبني على الكسر، لا محل له من الإعراب، **ما:** اسم موصول، مبني على السكون، في محل جر، والجار والمجرور متعلقان بالفعل "يكفروا".

أنزل: فعل ماض، مبني على الفتح.

اللّٰه: لفظ الجلالة فاعل، مرفوع، وعلامة رفعه الضمة الظاهرة على آخره.

الجملة "بئسما ....": في محل رفع، خبر مقدم للمخصوص بالذم "أن يكفروا ....".

الجملة "اشتروا": في محل نصب، نعت لـ "ما"، ويجوز أن يكون "ما" اسما موصولا، في محل رفع، فاعل "بئس" والجملة بعده لا محل لها، صلة الموصول لـ "ما".

الجملة "أن يكفروا": في تأويل مصدر، في محل رفع، مبتدأ مؤخر؛ لأنه مخصوص بالذمّ ، والجملة " بئسما اشتروا به أنفسهم " في محل رفع، خبر مقدّم.

الجملة "أنزل اللّٰه ....": صلة الموصول الإسمي، لا محل لها من الإعراب.

٣ ـ إن تبدوا الصدقات فَنِعِمّا هي.

إن: حرف شرط، جازم، مبني على السكون، لا محل له من الإعراب.

تبدوا: فعل مضارع، مجزوم بإن، فعل الشرط، وعلامة جزمه حذف النون؛ لأنه من الأفعال الخمسة، والفاعل واو الجماعة، مبني على السكون، في محل رفع.

الصدقات: مفعول به، منصوب، وعلامة نصبه الكسرة الظاهرة على آخره لأنه جمع مؤنث سالم.

فـ: رابطة لجواب الشرط، لا محل لها من الإعراب.

نعم: فعل ماض، جامد لإنشاء المدح، مبني على الفتح.

ما: اسم موصول، مبني على السكون، في محل رفع، فاعل "نعم"[١].

هي: ضمير منفصل، في محل رفع، مبتدأ مؤخر، خبره جملة "نعمّا".

الجملة "إن تبدوا ....": مستأنفة، لا محل لها من الإعراب.

الجملة "نعما": في محل رفع، خبر مقدم للمبتدأ "هي".

الجملة "فنعمّا هي": جملة اسمية، جواب الشرط، في محل جزم؛ لأنه مقترن بالفاء.

أعرب ما يأتي:

١ ـ حبذا الحياة العلمية.

٢ ـ نعم صدقةً الكلمة الطيّبة.

٣ ـ بئس عاقبة المجرمين النّار.

٤ ـ الإسراف بئس ما يتصف به المرء.

٥ ـ ساء ما قدّموا لأنفسهم من الذنوب.

(١) أو "ما" نكرة موصوفة تمييز للضمير المستتر فاعل "نعم" أي: نعم (هو) شيئا إبداؤها، وهو مخصوص بالمدح على حذف المضاف.

الدرس الخامس والثلاثون

أسماء الأفعال

الأمثلة:

(ألف) المرتجل

١ ـ قالَ تعالى: هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ.

٢ ـ قالَ تعالى: وَلَا تَقُلْ لَّهُمَا أُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا.

٣ ـ قالَ ﷺ: إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ يَوْمَ الجُمُعَةِ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ: صَهْ، فَقَدْ لَغَوْتَ.

(ب) المنقول

٤ ـ قالَ تعالى: يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ.

٥ ـ أَمَامَكُمْ أَمَامَكُمْ أَيُّهَا المُجَاهِدُوْنَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ.

٦ ـ رُوَيْدَكَ أَيُّهَا المُتَعَلِّمُ فَمَنْ طَلَبَ العِلْمَ جُمْلَةً فَاتَهُ جُمْلَةً.

(ج) المعدول

٧ ـ عَمَالِ لِلْمَوْتِ قَبْلَ نُزُوْلِهِ.

٨ ـ وَصَالِ مَنْ قَطَعَكَ.

٩ ـ تَرَاكِ المِرَاءَ وَإِنْ كُنْتَ مُحِقًّا.

شرح وتفصیل:

عربی زبان میں کچھ کلمات ایسے ہیں جو لفظاً اسماء ہوتے ہیں اور معنًی فعل اور کسی فعل معین پر دلالت کرتے ہیں ایسے کلمات افعال نہیں بلکہ "أسمـــاء الأفعـال" کہلاتے ہیں، جیسے جملہ ا۔ هَيْهَـاتَ هَيْهَـاتَ لِـمَـا تُـوْعَدُوْنَ میں کلمہ هَيْهَات معنی، عمل اور زمانے میں فعل ماضی بَعُدَ پر دلالت کرتا ہے، لیکن فعل ماضی کی کسی علامت کو قبول نہیں کرتا ہے۔ بقیہ

مثالوں میں کلمات أُفّ، صَهْ، عليكم، أمامكم، رُوَيْدكَ، عَمَالِ، وَصَالِ، تَرَاكِ أسماء الأفعال ہیں۔ یہ نہ فعل کی علامات قبول کرتے ہیں (۱) اور نہ ہی عوامل اعراب سے متاثر ہوتے ہیں (۲)۔

ما يمتاز به اسم الفعل

أسماء الأفعال افعال ہی کے معنی ادا کرتے ہیں، لیکن ان میں دو خصوصیات ایسی ہیں جو افعال میں نہیں پائی جاتیں:

۱۔ اسم فعل جس فعل کے معنی پر دلالت کرتا ہے اس میں اس فعل سے زیادہ قوت اور مبالغہ پایا جاتا ہے، مثلاً: فعل أَتَوَجَّعُ صرف تکلیف پر دلالت کرتا ہے جبکہ اسم فعل آہ جو بمعنی أَتَوَجَّعُ استعمال ہوتا ہے شدید تکلیف پر دلالت کرتا ہے۔

۲۔ اسم فعل معنی کے اعتبار سے فعل سے زیادہ بلیغ اور لفظاً اس سے زیادہ مختصر ہوتا ہے، کیونکہ یہ عموماً ایک ہی حالت میں رہتا ہے۔ افراد، تثنیہ، جمع، تذکیر وتانیث اس پر اثر انداز نہیں ہوتے، مثلاً: مَه يَا وَلَدُ، يَا وَلَدَان، يَا بِنْتُ، يَا بِنْتَانِ وغیرہ، جبکہ اسکی جگہ اگر فعل استعمال ہوگا تو اس کے صیغے بدلتے رہیں گے، جیسے: أُكْفُفْ يَا وَلَدُ، أُكْفُفَا يَا وَلَدَانِ، أُكْفُفِي يَا بِنْتُ۔

أقسام أسماء الأفعال

القسم الأوّل:

زمانے کے اعتبار سے افعال کی طرح أسماء الأفعال کی تین قسمیں ہیں:

۱۔ اسم فعل ماض ۲۔ اسم فعل مضارع ۳۔ اسم فعل أمر۔

مجموعہ الف کے جملہ ۱۔ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ میں کلمہ هَيْهَاتَ، اسم فعل ماض ہے جسکے معنی دور ہونے کے ہیں، جملہ ۲۔ وَلَا تَقُلْ لَّهُمَا أُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا میں أُفٍّ، اسم فعل مضارع ہے جسکے معنی اف کہنے کے ہیں۔ اور جملہ ۳۔ إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ: صَهْ فَقَدْ لَغَوْتَ میں صَهْ، اسم فعل أمر ہے جسکے معنی خاموش رہنے کے ہیں۔ اکثر أسماء الأفعال امر پر دلالت کرتے ہیں، کچھ مضارع پر بھی دلالت کرتے ہیں جبکہ ماضی پر

(۱) اسم فعل ماضی تاء التأنیث اور تاء الفاعل کو، اسم فعل مضارع سین اور سَوْفَ کو، اور اسم فعل امر یاء المخاطبة کو قبول نہیں کرتا۔

(۲) أسماء الأفعال مضارع کی طرح ادوات ناصبہ اور جازمہ سے متاثر نہیں ہوتے، شرح میں لگائی گئی قید سے مصدر نائب عن فعله اور مشتقات بھی نکل گئے، کیونکہ یہ عوامل سے متاثر ہوجاتے ہیں۔

دلالت کرنے والے أسماء الأفعال بہت کم ہیں۔

القسم الثاني:

بناوٹ کے لحاظ سے أسماء الأفعال کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ اسم فعل سماعی ۲۔ اسم فعل قیاسی۔

۱۔ اسم فعل سماعي:

سماعی کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح اہل زبان سے سنا گیا اسی طرح ادا ہوگا۔ اس کے لئے کوئی قیاس اور قاعدہ مقرر نہیں، اسم فعل سماعی کی مزید دو قسمیں ہیں:

۱۔ مرتجل: مرتجل وہ کلمہ ہے جس کو ابتدا ہی سے اسم فعل کے لئے وضع کیا گیا ہو، جیسے جملہ ۱، ۲ اور ۳ میں هَيْهَاتَ، أُفٍّ، صه۔

۲۔ منقول: منقول اس کلمہ کو کہتے ہیں جو اسم فعل کے معنی کے لئے وضع نہ کیا گیا ہو، بلکہ کسی اور معنی کے لئے وضع کیا گیا ہو، لیکن پھر اسم فعل کے معنی میں استعمال کیا جانے لگا ہو، یہ کلمہ کبھی جار و مجرور سے منقول ہوتا ہے کبھی ظرف سے اور کبھی مصدر سے، جیسے مجموعہ ب کے جملہ ۴۔ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ میں عَلَيْكُمْ بمعنی اِلْزَمُوْا کے استعمال ہوا ہے اور یہ جار و مجرور سے منقول ہے۔ جملہ ۵۔ أَمَامَكُمْ أَمَامَكُمْ أَيُّهَا الْمُجَاهِدُوْنَ في سبيل اللّٰهِ میں أَمَامَكُم بمعنی تَقَدَّمْ استعمال ہوا ہے اور یہ ظرف سے منقول ہے اور جملہ ۶۔ رُوَيْدَكَ أَيُّهَا الْمُتَعَلِّمُ فَمَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ جُمْلَةً فَاتَهُ جُمْلَةً میں رُوَيْدَكَ بمعنی تَمَهَّلْ استعمال ہوا ہے اور یہ مصدر سے منقول ہے [1]۔

۲۔ اسم فعل قیاسي:

اس کے بنانے کیلئے قاعدہ مقرر ہے وہ یہ ہے کہ فَعَالِ کے وزن پر اسم فعل امر بنایا جائے بشرطیکہ اس فعل میں تین شرطیں پائی جائیں:

۱۔ فعل ثلاثی ہو ۲۔ متصرف ہو جامد (مثلا: لَيسَ، عَسٰی، نِعْمَ) نہ ہو ۳۔ تام ہو، ناقص (مثلا: ظلّ،

---

(۱) یہ کلمہ روید بعض اوقات منوّن ہوتا ہے، جیسے: رُوَيْدًا أَخَاكَ / رُوَيْدًا يَا سَائِقُ اور بعض اوقات مضاف، جیسے: رُوَيْدَ أَخِيْكَ، ان دونوں صورتوں میں روید مفعول مطلق ہونے کی بنا پر منصوب ہوتا ہے، لیکن جب یہ کلمہ روید اسم فعل کے طور پر استعمال ہوتا ہے تو غیر منوّن اور مبنی ہوتا ہے، مثلا: رُوَيْدَ أَخَاكَ، اسکے ساتھ کاف الخطاب ملحق کرنا بھی جائز ہے مثلا: رويدكَ أيُّها الفارِسُ، لیکن اگر اسم فعل جار و مجرور سے منقول ہو تو کاف الخطاب کو الگ کرنا جائز نہیں یعنی عَلَيْكَ میں سے كَ کو عَلَى سے علیحدہ نہیں کرسکتے۔

بات، كان) نہ ہو۔

مجموعہ ج میں عَمَالِ، وَصَالِ، تَرَاكِ أسماء الأفعال ہیں، یہ تینوں أسماء الأفعال عَمِلَ، وَصَلَ اور تَرَكَ سے (جو ثلاثی، متصرف اور تام ہیں) فَعَالِ کے وزن پر بنائے گئے ہیں ان کو معدول بھی کہتے ہیں۔ اسم فعل منقول اور معدول صرف امر کے معنوں میں استعمال ہوتے ہیں، جبکہ مرتجل ماضی، مضارع اور امر سب معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

أمور تتعلّق بأسماء الأفعال

۱۔ تمام أسماء الأفعال ہمیشہ مبنی ہوتے ہیں (۱)۔

۲۔ اسم فعل کا ایک ہی صیغہ مذکر، مؤنث، مفرد، مثنی، جمع (سب صورتوں) کے لیے استعمال ہوتا ہے، مثلا: صَهْ يَا غُلَامُ، صَه يَا غُلَامَان، صَه يَا غِلْمَانُ، البتہ جن أسماء الأفعال کے ساتھ كاف الخطاب ملحق ہو وہ مخاطب کے اعتبار سے بدلتے رہتے ہیں، مثلا: عَلَيكَ نَفْسَكَ، عَلَيكُم أنْفُسَكُم، عَلَيْكُنَّ أَنْفُسَكُنَّ۔

۳۔ اسم فعل ماضی کا فاعل اسم ظاہر بھی ہوسکتا ہے جیسے: هَيْهَاتَ بُلُوْغُ الْأَمَانِي بِالتَّمَنِّي، اور ضمیر مستتر جوازا بھی، جیسے: المَنْزِلُ هَيْهَاتَ، جبکہ اسم فعل مضارع اور اسم فعل امر کا فاعل ضمیر مستتر وجوبا ہوتا ہے، واضح رہے کہ اسم فعل تو تمام حالات میں ایک ہی صیغہ پر رہتا ہے، لیکن اسکا فاعل حالات کے مطابق بدلتا رہتا ہے یعنی فاعل کی ضمیر اس فعل کے مطابق ہوتی ہے جسکے معنوں میں اسم فعل استعمال ہوا ہے، مثلا: أفٍّ مِنْ تَبَرُّجِ النِّسَاءِ میں فاعل ضمیر مستتر وجوبا کی تقدیر أنا ہے اور صَهْ يَا تَلَامِيْذُ إِذَا بَدَأَ الدَّرسُ میں فاعل ضمیر مستتر وجوبا کی تقدیر أنتم ہے۔

۴۔ أسماء الأفعال جن افعال پر دلالت کرتے ہیں انہی کا عمل کرتے ہیں یعنی اگر وہ فعل لازم ہے تو لازم کی طرح عمل کرتے ہیں اگر متعدی ہے تو متعدی کی طرح عمل کرتے ہیں (۲)۔ اسی طرح اگر کوئی اسم فعل مختلف افعال پر دلالت کرے اور ان میں سے بعض لازم ہوں اور بعض متعدی تو سیاق سے جو معنی مقصود ہوں گے اسی کا اعتبار ہوگا، مثلا: حَيَّهَلا الحفلة بمعنی إِيْتِ الحَفْلَةَ اور حَيَّهَلا عَلَى الحَسَنَاتِ بمعنی أقْبِل عَلَى الحَسَنَاتِ اور إذَا ذُكِرَ العَدْلُ فَحَيَّهَلاً بِعُمَرَ بمعنی

(۱) جیسے: هيهات: اسم فعل ماض بمعنی بَعُدَ، مبني على الفتحة، أُفٍّ: اسم فعل مضارع بمعنی أَتَضَجَّر مبني على الكسر والفاعل "أنا"، صَهْ: اسم فعل أمر بمعنی أُسْكُتْ، مبني على السكون والفاعل ضمير مستتر "أنت"۔

(۲) لیکن بعض اوقات اسم فعل لازم یا متعدی ہونے میں اپنے فعل کے مطابق نہیں ہوتا، مثلا: اسمُ فعلِ أمرٍ "آمين" بمعنی اسْتَجِبْ لازم ہے، لیکن فعل امر استَجِبْ لازم اور متعدی دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔ اسی طرح اسمُ فعلِ أمرٍ "إيه" بمعنی زِدْنِي لازم ہے حالانکہ فعل امر زِدْنِي متعدی ہے۔

فَأَسْرِعُوا بِذِكْرِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

۵۔ باوجود اس کے کہ یہ تمام کے تمام أسماء الأفعال مبنی ہوتے ہیں اور عام طور پر مبنی اسماء کا کوئی نہ کوئی اعرابی محل ضرور ہوتا ہے یعنی فاعل، مبتدا یا خبر ہونے کی صورت میں في محل رفع ہوتے ہیں اور مضاف الیہ ہونے کی صورت میں في محل جرّ اور مفعول بہ ہونے کی صورت میں في محل نصب ہوتے ہیں، لیکن أسماء الأفعال ایسے مبنی اسماء ہیں جنکا کوئی اعرابی محل نہیں ہوتا۔

۶۔ اسم فعل بمع اپنے فاعل کے جملہ فعلیہ کے حکم میں ہوتا ہے یعنی جملہ فعلیہ کی طرح خبر، صفة، صلة الموصول یا حال وغیرہ بن کر آتا ہے۔

۷۔ أسماء الأفعال کا معمول ہمیشہ بعد میں آتا ہے، أسماء الأفعال سے پہلے نہیں آسکتا۔

۸۔ أسماء الأفعال کے ساتھ نون التوکید ملحق نہیں ہوسکتا۔

۹۔ أسماء الأفعال کے ساتھ جو کاف الخطاب ملحق ہوتا ہے اسکا کوئی اعرابی محل نہیں ہوتا۔

۱۰۔ منون أسماء الأفعال نکرہ کہلاتے ہیں اور غیر منون معرفہ، اور جو کبھی منون ہوتے ہیں اور کبھی غیر منون، منون ہونے کی حالت میں نکرہ اور غیر منون ہونے کی حالت میں معرفہ کہلاتے ہیں، اس لحاظ سے أسماء الأفعال کی تین قسمیں ہیں:

۱۔ واجب التنکیر، مثلاً: واهًا بمعنی أَتَعَجَّبُ.

۲۔ واجب التعریف، مثلاً: فَعَالِ (ایسے أسماء الأفعال جو فَعالِ کے وزن پر آئیں مثلًا: زَحَامِ).

۳۔ جائز التعریف والتنکیر، مثلاً: صَهْ/ صهٍ، مَهْ/ مَهٍ [1].

قواعد:

۱۔ اسم فعل ایسا کلمہ ہے جو کہ فعل کے معنی پر دلالت کرتا ہے، لیکن اس کی علامات قبول نہیں کرتا۔

۲۔ زمانے کے اعتبار سے اسم فعل کی تین قسمیں ہیں:

---

(۱) أسماء الأفعال کے معرفہ اور نکرہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ اگر متکلم کسی خاص معین موضوع پر سکوت اختیار کرنا چاہ رہا ہے تو اسم فعل صَهْ کا هاء ساکن ہوگا اس پر تنوین نہیں آئے گی اور اگر وہ مطلقا خاموش ہونے کا کہہ رہا ہے تو صَهٍ کے هاء پر کسرہ کی تنوین آئے گی، اسی طرح اسم فعل أمر إيهِ/ إيهٍ بمعنی زِدْنِي اگر بغیر تنوین کے مبني على الكسر ہو تو اس کے معنی ہوں گے: زِدْنِي مِن حَدِيْثٍ خَاصٍّ مَعْرُوْفٍ لَنَا اور جب منون ہوگا تو اسکے معنی ہونگے: زِدْنِي مِنْ حَدِيْثٍ أَيِّ حَدِيْثٍ۔

(ا) اسم فعل ماضي (ب) اسم فعل مضارع (ج) اسم فعل أمر.

۳۔ وضع کے اعتبار سے اسم فعل کی دو قسمیں ہیں: ا۔ سماعی ۲۔ قیاسی۔

۴۔ سماعی کی دو قسمیں ہیں:

(الف) مرتجل: وہ اسماء جو ابتدا ہی سے افعال کے معنوں پر دلالت کرنے کے لئے وضع کئے گئے ہیں۔

(ب) منقول: یہ جار مجرور، ظرف اور مصدر سے منقول ہوتے ہیں تاکہ افعال کے معنوں پر دلالت کریں۔

۵۔ اسم فعل قیاسی فعل ثلاثی، متصرف تام سے فَعَالِ کے وزن پر بناتے ہیں۔

۶۔ تمام أسماء الأفعال ایک ہی صیغہ میں (مفرد، مثنی، جمع، مذکر، مؤنث کے لئے) استعمال ہوتے ہیں، لیکن اگر ان کے ساتھ کاف الخطاب متصل ہو تو یہ کاف مخاطب کے اعتبار سے بدلتا رہتا ہے۔

جدول لأهمِّ أسماء الأفعال

اسم الفعل	زمنه	معناه	مثاله
إليك كذا	أمر	خُذْ	إليك الوردة.
عليكَ	أمر	الزَمْ	عليك بالعلم.
أوه	مضارع	أتألّم	أوهٍ لوفاة العالِم.
هلمَّ كذا	أمر	أحضِرْ	هلمَّ شهداء كم.
هَلُمَّ إلى	أمر	تعال	يا تلاميذ! هلم إليَّ.
قدك، قطك، بَس	أمر	اكتف بما كان وانته عمّاأنت فيه	قطك الدنيا الفانيةَ.
بخ	مضارع	أثني وأمدح	بخ بخ أيها الشاعر.
دونك	أمر	خُذْ	دونك الكتاب فاقرأْه.

آمين	أمر	استجب	ربنا استر عيوبنا آمين.
حيهل	أمر	أقبلْ وعجّل	حيهل على فعل الخير.
مَه	أمر	اكفُفْ	تماديت في الأذى فمه.
مكانك	أمر	اثْبُتْ	مكانك تحمد وتدرك غايتك.
وَي	مضارع	أتعجّب	وي لقوم يقولون ما لا يفعلون.
هاك [1]	أمر	خُذْ	هاكم رأيي في هذا الموضوع.
شتّان	ماض	افترق	شتان علي ومعاوية في الشجاعة.
واهًا	مضارع	أتعجّب	واهًا لتكاسلك وقد قرب الامتحان.
بَلْهَ	أمر	اتْرُكْ	بَلْهَ مسيئًا قد اعتذر واغفر له إساءته.
همهام	ماض	نفد ولم يبق من الشيء بقيّة	هَمْهَامِ التَّمَنِّيَاتُ وَالآمَالُ بَعْدَ المَوْتِ.
وَيهًا	أمر	حَرِّض وأغرِ	وَيهًا المؤمنين على الأعمالِ الصالحةِ.
صهْ	أمر	اسْكُتْ	صه أيها التلميذ عند محاضرة الأستاذ.
إليَّ	أمر	أقبل	إليَّ أيها الصديق فإني أخوك الوفي العهد.
أمامك	أمر	تَقَدَّم	أمامَك إن واتَتْك الفرصة وساعفتك القوة.
هيت، هلاّ، هل	أمر	أسرع وتعال	قالَ تعالى: فَغَلَّقَتِ الأبوابَ وَقالتْ هيتَ لك.
حيَّ	أمر	أقْبِلْ	حي على الأعمال الصالحة قبل فوات الأوان.

(۱) ها اور هاء بمعنی خُذْ استعمال ہوتے ہیں پہلا کلمہ (ها) کے ساتھ کاف الخطاب ملحق ہوتا ہے، جیسے: هاك ، هاكما ، هاكم اوران سب کا فاعل ضمیر مستتر ہوتا ہے جبکہ هاء میں دوصورتیں جائز ہیں: ۱۔ تمام صیغوں میں اس کی ایک ہی صورت رہے، مثلاً: هاءَ یا عليّ ، هاءَ یا عليّان ، هاء یا عليُّون ۔۲۔ صیغوں (مفرد، مثنی، جمع) کے اعتبار سے ان کی علامات متصل ہوں، مثلاً: هَاءَ یا عليُّ (بالبناء على الفتح)، وهاءِ يا عائشةُ (بالبناء على الكسر) ،هاءُما (في المثنى)، وهاؤُم (في جمع المذكر)، هاءُن (في جمع المؤنث) لہذا ضمیر "ما" مثنی میں، "م" جمع مذکر میں اور "ن" جمع مونث میں فاعل ہیں۔

سرعان[1]	ماضٍ	سَرُعَ	سرعان ما يعود المنصف إلى الحق عند ظهوره.
آهٍ	مضارع	أتوجّعُ	آهًا لها من ليالٍ هل تعود كما كانت وأيّ ليال عاد ما فيها
إليك	أمر	تنحَّ	تعرّض لي السحاب وقد قفلنا فقلت إليك فإن معي السحابا
أمامك، ورائك، فَرَطَك	أمر	احذر شيئًا بين يديك	وراءك إن كان في إدراك الفرصة غصة وفي نيلها حسرة وندامة.
دعْ دعْ	أمر	قم فانتعش من مكروه واسلم مما أصابك من السوء (يتضمن الدعاء بالسلامة)	أيُّها الشجاع دعدعْ من آثار السلاح.
لعًا ، دعدعًا	ماض	انتعش من مكروه أصابه و نهض من عثرة (يتضمن الدعاء بالسلامة)	دعدعًا المكروب وبلغ مرامه في الحياة.

التمرين - ١

استخرج مما يأتي أسماء الأفعال مبيّنًا معنى كل منها وموضّحًا معمولاتها:

نموذج: حَذارِ - بُنيَّ - البغيَ لا تَقْرُبَنّه   حَذارِ فإنّ البَغي وَخِمٌ مراتعُه.

حَذارِ: اسم فعل أمر قياسي بمعنى "احذر" وفاعله ضمير مستتر وجوبًا تقديره "أنت". البغي: مفعول به.

٢ - عليكَ نفسَك فتِّشْ عن معايبِها   وخلِّ عنك عيوب الناس للناس.

٣ - أيُّ حَضارةٍ لا يقوم على الأخلاقِ العُليا إنّما هي حضارةٌ زائفةٌ كاذبةٌ يَحلُب النظرَ ببَريقِها ثم سُرْعَانَ

(١) بسا اوقات اس کلمہ سے کسی چیز کی تیزی پر تعجب کیا جاتا ہے۔

ما يَخْبُو ضَوءُ ها ويَسدُل عليها سِتَارُ النِّسْيَان.

٤ـ شَكا بَعضُ الشُّيُوخِ إلى طَبِيبٍ سُوءَ الهَضْمِ، فَقَالَ لَهُ الطبيبُ: رُوَيْدَ سوءَ الهَضْمِ، فإنّه مِن خَواصّ الشَّيخُوخَة. فشكا ضُعفَ البصرِ، فقال له: بَلْهَ ضعفَ البصر، فإنّه مِن خَواصّ الشَّيخُوخَة. فَاشتكى له ثِقلَ السَّمْعِ، فقال: هَيهَاتَ السَّمعُ مِن الشّيوخِ، فإنَّ ضُعفَ السّمعِ مِن خَواصّ الشَّيخُوخَة. فاشتكى له قِلّةَ الرُّقادِ، فقال: شَتّانَ الرُّقادُ والشّيوخُ، فإن قِلّةَ الرُّقادِ مِن خَواصّ الشَّيخُوخَة. فاشتكى له ضُعفَ البَاهِ، فقال: سُرعَانَ ضُعفُ البَاهِ إلى الشيوخِ، فإن ضعفَ الباه مِن خَواصّ الشَّيخُوخَةِ. فقال الشَّيْخُ لِأصحابِه: دُوْنَكُم الأحْمَقَ وعليكم الجاهِلَ وهَاكُم البَلِيْدَ الّذي لا فهمَ لَه، فإنّه لا فَرقَ بَينَهُ وبين الدُّرَّةِ إلا بالمُصَوَّرَةِ الإنْسَانِيَّةِ، فإنّه لا يستطيع إلا أن يتكلّم بِهَاتَينِ الكَلِمَتَينِ. فتَبَسَّم الطّبيبُ وقال: حَيَّهَل بِالغضَبِ يا شَيخُ، فإنّ هذا أيْضًا مِن خَواصّ الشَّيخُوخَة.

التمرين ـ ٢

مَثِّل لما يأتي:

١ ـ اسم فعل ينصب مفعولا به　٢ ـ اسم فعل ماض　٣ ـ اسم فعل مرتجل　٤ ـ اسم فعل قياسي
٥ ـ اسم فعل فاعله ضمير مستتر　٦ ـ اسم فعل مضارع　٧ ـ اسم فعل منقول

التمرين ـ ٣

كوّن الجمل:

١ ـ سرعان　٢ ـ قطّ　٣ ـ هلمّ كذا　٤ ـ بله　٥ ـ واها　٦ ـ إيه　٧ ـ مكانك

التمرين ـ ٤

استبدل الكلمات الملوّنة في الجمل الآتية بأسماء الأفعال المذكورة:

قناع　رويدك　آه　هلم　أف　إيه　هات　وي

عليك إليك واها أمامك صه ورائك شتان بله

نموذج: بعُد النجاحُ إذا لم يتقدَّمْه الكِفَاحُ.

هيهات النجاحُ إذا لم يتقدَّمْه الكِفَاحُ.

٢۔ الْزَمِ الْأَدَبَ فإنّه الدِّيْنُ كلُّه.

٣۔ اقْنَعْ بما أُعطِيتَ فنِعم الكنزُ هي.

٤۔ وَا أسفاهْ علىٰ مَن يَعْلَمُ ولا يَعْمَلُ.

٥۔ أَعْطِ الّذي عليكَ وَاسْئل اللّٰهَ الّذِي لَكَ.

٦۔ اسْكُتْ يا مُغْتَابُ، لا تُحبِطْ حسناتِك.

٧۔ أتَضَجَّر مِن الّذِين يَتَّخِذُونَ العلماءَ غرضًا.

٨۔ يُوجِعُنِي ذهابُ العلماءِ واحدًا إثرَ واحدٍ.

٩۔ لا يستوي الّذين يعلَمون والّذين لا يعلمون.

١٠۔ زِدْنِي أيُّها الأستاذُ فإنّ حديثَك كالغَيْثِ يُحْيِي المَيِّتَ.

١١۔ يا لَلْعَجَبِ مِنَ الإيمانِ كُلَّما أُوذِيَ صاحِبُهُ ازْدَادَ رُسُوخًا.

١٢۔ تَقَدَّمْ إذا كان التنافسُ في الدِّين وتَأَخَّرْ إذا كان في الدُّنيا.

١٣۔ لا يَسْمَحُ الإسْلامُ بِعُقوقِ الآباءِ الكَفَرَةِ فَضْلاً عنِ المُسلِمِين.

١٤۔ على مهلٍ يا سائقُ فإنّ السرعةَ فِي الازدحامِ لا تَأْمَنُ الاصطدام.

١٥۔ ابْعُدْ عمّا يقرِّبُكَ إلَى النّارِ مِن قولٍ أو عملٍ، وأسرِعْ إلَى مَا يُقَرِّبُكَ مِن الجنّةِ مِن قولٍ وعملٍ.

التمرين ۔ ٥

ترجم إلى العربية:

۱۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بیشک دعا نفع بخش ہے ان (مصائب) میں جو آ چکے اور جو نہیں آئے، لہٰذا اے اللہ کے بندو! دعا کو لازمی پکڑو۔

۲۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے گھوڑے اور غلام کی زکوۃ تمہارے لئے معاف کردی تھی، لیکن تم چالیسواں حصہ دے دیا کرو، ہر چالیس درہم میں سے ایک درہم۔

۳۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: نہیں، میرے والد کی قسم، آپ ﷺ نے فرمایا: رکو! جس

نے اللہ کے علاوہ کسی چیز کی قسم کھائی اس نے شرک کیا۔

۴۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے آپ ﷺ کی دس برس خدمت کی، آپ ﷺ نے مجھے نہ کبھی اُف کہا نہ یہ کہ یہ کیوں کیا یا یہ کیوں نہیں کیا۔

۵۔ آپ ﷺ نے فرمایا: واہ واہ! پانچ چیزیں ترازو میں کتنی زیادہ وزنی ہیں لا إله إلّا الله، الله أكبر، سبحان الله، الحمد لله اور وہ نیک اولاد جو وفات پا جائے تو اس کے والدین ثواب کی اُمید رکھتے ہوئے صبر کریں۔

التمرين - ٦

ترجم إلى الأردية:

١ ـ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: عَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ الحَبَّةِ السَّوْدَاءِ فَإِنَّ فِيْهَا شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ.

٢ ـ قَالَ ﷺ: مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ دَعَاهُ خَزَنَةُ الجَنَّةِ كُلُّ خَزَنَةِ البَابِ أَيْ فُلُ هَلُمَّ.

٣ ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا حَسَدَتْكُمُ اليَهُوْدُ عَلَى شَيْءٍ مَا حَسَدَتْكُمْ عَلَى آمِيْنَ فَأَكْثِرُوْا مِنْ قَوْلِ آمِينَ.

٤ ـ عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ سَرِيْعٍ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنِّي قَدْ مَدَحْتُ اللّٰهَ بِمَدْحَةٍ وَمَدَحْتُكَ بِأُخْرٰى فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: هَاتِ وَابْدَأْ بِمَدْحَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ.

٥ ـ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنِّيْ جَبَانٌ، وَإِنِّيْ ضَعِيْفٌ، فَقَالَ: هَلُمَّ إِلَى جِهَادٍ لَا شَوْكَةَ فِيْهِ، الْحَجُّ.

٦ ـ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: بَخٍ بَخٍ لِخَمْسٍ مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ مُسْتَيْقِنًا بِهِنَّ دَخَلَ الجَنَّةَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَاليَوْمِ الآخِرِ وَبِالجَنَّةِ وَالنَّارِ وَالبَعْثِ بَعْدَ المَوْتِ وَالحِسَابِ.

٧ ـ إِنَّ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ ﷺ دَخَلَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ ﷺ وَهُوَ يَجْبِذُ لِسَانَهُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: مَهْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّ هٰذَا أَوْرَدَنِي المَوَارِدَ.

٨ ـ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عن رمضان: تُفْتَحُ فِيْهِ أَبْوَابُ الجَنَّةِ وَتُغْلَقُ فِيْهِ أَبْوَابُ النَّارِ وَتُغَلُّ فِيْهِ الشَّيَاطِيْنُ وَيُنَادِي مُنَادٍ كُلَّ لَيْلَةٍ: يَا بَاغِيَ الخَيْرِ هَلُمَّ وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ أَقْصِرْ.

التمرين ـ ٧

استخرج أسماء الأفعال (مع الفاعل والمفعول به) من الآيات الآتية وأعرب:

نموذج: وَالَّذِيْ قَالَ لِوَالِدَيْهِ أُفٍّ لَكُمَا أَتَعِدَانِنِي أَنْ أُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِيْ.

أُفٍّ: اسم فعل مضارع، بمعنى "أتضجّر"، مبني على الكسرة، لا محل له من الإعراب، وفاعله ضمير مستتر فيه وجوبا، تقديره: "أنا"، في محل رفع.

٢ ـ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِيْنَ مِنْكُمْ وَالْقَائِلِيْنَ لِإِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ إِلَيْنَا وَلَا يَأْتُوْنَ الْبَأْسَ إِلَّا قَلِيْلاً.

٣ ـ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُم إِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْن.

٤ ـ وقَضَى رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوْا إِلَّا إِيَّاهُ وبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَا أُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وقُلْ لَّهُمَا قَولاً كَرِيْماً.

٥ ـ وَأَصْبَحَ الَّذِيْنَ تَمَنَّوْا مَكَانَهُ بِالْأَمْسِ يَقُوْلُوْنَ وَيْكَأَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَيَقْدِرُ لَوْلَا أَنْ مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا وَيْكَأَنَّهُ لَا يُفْلِحُ الكَافِرُوْن.

التمرين ـ ٨

استخرج من الأحاديث الآتية أسماء الأفعال واذكر معانيها وعيّن الفاعل والمفعول به:

نموذج: قال ﷺ: إِذَا قَالَ أَحَدُكُم: آمِيْنَ وَقَالَتِ المَلَائِكَةُ في السَّمَاءِ: آمِيْنَ فَوَافَقَت إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

آمِيْنَ: اسم فعل أمر، بمعنى "استجب"، وفاعله ضمير مستتر فيه وجوبًا، تقديره: "أنت".

٢ ـ قَال ﷺ: إِيْهًا يَاابْنَ الخَطَّابِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجًّا قَطُّ إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ.

٣ ـ قَال ﷺ: إِنَّ السَّعِيْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ إِنَّ السَّعِيْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ إِنَّ السَّعِيْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ وَلَمَنِ ابْتُلِيَ فَصَبَرَ فَوَاهًا.

٤ ـ قالَ ﷺ : إِنِّي مُمْسِكٌ بِحُجَزِكُمْ عَنَ النَّارِ هَلُمَّ عَنِ النَّارِ هَلُمَّ عَنِ النَّارِ وَتَغْلِبُوْنَنِي تَقَاحَمُوْنَ فِيْهِ تَقَاحُمَ الْفَرَاشِ أَوِ الْجَنَادِبِ فَأُوْشِكُ أَنْ أُرْسِلَ بِحُجَزِكُمْ.

٥ ـ عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: كانَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِي الثَّقَلِ وَأَنْجَشَةُ غُلَامُ النَّبِيِّ ﷺ يَسُوقُ بِهِنَّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: وَيْحَكَ يَا أَنْجَشُ! رُوَيْدَكَ سَوْقَكَ بِالقَوارِيْرِ.

٦ ـ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَأَتَى الخَلَاءَ فَقَضَى الحَاجَةَ ثُمَّ قَالَ: يَا جَرِيرُ! هَاتِ طَهُورًا فَأَتَيْتُهُ بِالمَاءِ فَاسْتَنْجَى بِالمَاءِ وَقَالَ بِيَدِهِ فَدَلَكَ بِهَا الْأَرْضَ.

٧ ـ قَالَ ﷺ : مَا مِنْ يَوْمٍ طَلَعَتْ شَمْسُهُ إِلَّا وَبِجَنْبَيْهَا مَلَكَانِ يُنَادِيَانِ نِدَاءً يَسْمَعُهُ خَلْقُ اللّٰهِ كُلُّهُمْ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ: يَأَيُّهَا النَّاسُ! هَلُمُّوْا إِلَى رَبِّكُمْ إِنَّ مَا قَلَّ وَكَفَى خَيْرٌ مِمَّا كَثُرَ وَأَلْهَى.

٨ ـ عَنِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّ المَدِيْنَةَ كَثِيرَةُ الهَوَامِّ والسِّبَاعِ قَالَ ﷺ: هَلْ تَسْمَعُ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الفَلَاحِ؟ قَالَ: نَعَم! قَالَ: فَحَيَّ هَلًا وَلَم يُرَخِّصْ لَهُ.

٩ ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ وَعُدِّلَتِ الصُّفُوفُ قِيَامًا فَخَرَجَ إِلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ فَلَمَّا قَامَ فِي مُصَلَّاهُ ذَكَرَ أَنَّهُ جُنُبٌ فَقَالَ لَنَا: مَكَانَكُمْ ثُمَّ رَجَعَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَينا ورَأْسُهُ يَقْطُرُ فَكَبَّرَ فَصَلَّيْنَا مَعَهُ.

١٠ ـ قَالَ ﷺ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّ المَعْرُوفَ وَالْمُنْكَرَ خَلِيْقَتَانِ يُنْصَبَانِ لِلنَّاسِ يَوْمَ القِيَامَةِ فَأَمَّا المَعْرُوْفُ فَيُبَشِّرُ أَصْحَابَهُ وَيُوعِدُهُمْ الخَيْرَ وَأَمَّا المُنْكَرُ فَيَقُولُ إِلَيْكُم إِلَيْكُم وَمَا يَسْتَطِيْعُوْنَ لَهُ إِلَّا لُزُوْمًا.

١١ ـ جَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الرُّمَاةِ وَكَانُوا خَمْسِيْنَ رَجُلًا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جُبَيرٍ يَوْمَ أُحُدٍ وَقَالَ: إِنْ رَأَيْتُم العَدُوَّ وَرَأَيْتُمُ الطَّيْرَ تَخْطَفُنَا فَلَا تَبْرَحُوا فَلَمَّا رَأَوُا الغَنَائِمَ قَالُوا: عَلَيْكُمُ الغَنَائِمَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: أَلَمْ يَقُلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تَبْرَحُوا.

١٢ ـ قَالَ أَبُوبَكْرٍ ﷺ: بَيْنَمَا أَنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِذْ رَأَيْتُهُ يَدْفَعُ عَنْ نَفْسِهِ شَيْئًا وَلَا أَرى شَيْئًا فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا الَّذِيْ أَرَاكَ تَدْفَعُ عَنْ نَفْسِكَ وَلَا أَرى شَيْئًا؟ قَالَ: الدُّنْيَا تَطَوَّلَتْ لِي فَقُلْتُ: إِلَيْكِ عَنِّي فَقَالَت: أَمَا إِنَّكَ لَسْتَ بِمُدْرِكِي.

١٣ ـ عَنِ ابْنِ دَارَةَ مَوْلَى عُثْمَانَ قَالَ: إِنَّا لَبِالبَقِيْعِ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ إِذْ سَمِعْنَاهُ يَقُولُ: أَنَا أَعْلَمُ النَّاسِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ ﷺ يَوْمَ القِيَامَةِ قَالَ: فَتَدَاكَّ النَّاسُ عَلَيْهِ فَقَالُوا: إِيْهٍ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ قَالَ يَقُولُ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِكُلِّ عَبْدٍ مُسْلِمٍ لَقِيَكَ مُؤْمِنٌ بِي

لَا يُشْرِكُ بِكَ.

١٤ـ عَنْ صَعْصَعَةَ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ: قُلْتُ: إِيْهٍ يَا أَبَا ذَرٍّ مَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ؟ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ مَالِهِ ابْتَدَرَتْهُ حَجَبَةُ الجَنَّةِ قُلْنَا: مَاهٰذَانِ الزَّوْجَانِ؟ قَالَ: إِنْ كَانَتْ رِجَالاً فَرَحْلَانِ وَإِنْ كَانَتْ خَيْلاً فَفَرَسَانِ وَإِنْ كَانَت إِبِلاً فَبَعِيْرَانِ حَتّٰى عَدَّ أَصْنَافَ المَالِ كُلِّهِ.

١٥ـ عَنْ مُحَمَّدِ بن سيرين قَالَ: كُنَّا عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُمَشَّقَانِ مِنْ كَتَّانٍ فَتَمَخَّطَ فَقَالَ: بَخْ بَخْ أَبُوهُرَيْرَةَ يَتَمَخَّطُ فِي الكَتَّانِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنِّي لَأَخِرُّ فِيمَا بَيْنَ مِنْبَرِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ مَغْشِيًّا عَلَيَّ فَيَجِيءُ الجَائِي فَيَضَعُ رِجْلَهُ عَلَى عُنُقِي وَيُرٰى أَنِّي مَجْنُوْنٌ وَمَا بِي مِنْ جُنُوْنٍ مَا بِي إِلَّا الجُوْعُ.

التمرين ـ ٩

نموذج في الإعراب:

لَوْلَا أَنْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا وَيْكَأَنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُوْن.

لولا: حرف شرط، غير جازم، مبني على السكون، لا محل له من الإعراب. **أن:** حرف نصب ومصدري ومستقبل، مبني على السكون، لا محل له من الإعراب. **منَّ:** فعل ماض، مبني على الفتح.

الله: لفظ الجلالة فاعل مرفوع وعلامة رفعه الضمة الظاهرة على آخره.

علينا: على: حرف جرّ، مبني على السكون، لا محل له من الإعراب. **نا:** ضمير متصل، مبني على السكون، في محل جرّ بحرف جرّ، والجار والمجرور متعلقان بالفعل "منَّ".

لخسف: لـ: واقعة في جواب "لولا"، مبنية على الفتح، لا محل لها من الإعراب. **خسف:** فعل ماض، مبني على الفتح، وفاعله ضمير مستتر فيه جوازًا، تقديره: "هو" في محل رفع.

بِنَا: بـ: حرف جرّ، مبني على الكسرة، لا محل له من الإعراب. **نا:** ضمير متصل، مبني على السكون، في محل جرّ بحرف جرّ، والجار والمجرور متعلقان بالفعل "خسَفَ".

وي: اسم فعل مضارع، بمعنى "أعجب"، مبني على السكون، لا محل له من الإعراب.

كأنهُ: كَأَنَّ: حرف مشبه بالفعل، مبني على الفتح، لا محل له من الإعراب. **ه:** ضمير الشأن، مبني على الضمة، اسم "كأنَّ"، في محل نصب.

لا: نافية، مبنية على السكون، لا محل لها من الإعراب.

يفلح: فعل مضارع، مرفوع؛ لتجرده من الناصب أو الجازم، وعلامة رفعه الضمة الظاهرة على آخره.

الكافرون: فاعل مرفوع، وعلامة رفعه الواو؛ لأنه جمع مذكر سالم.

الجملة "لولا أنْ منَّ.." : مستأنفة، لا محل لها من الإعراب.

الجملة "أنْ منَّ اللّٰه": مصدر، مؤول في تأويل مصدر صريح، في محل رفع، مبتدأ والخبر محذوف، وتقديره: "موجود".

الجملة "منَّ اللّٰه": صلة الموصول الحرفي "أن"، لا محل لها من الإعراب.

الجملة "خسف بنا": لا محل لها من الإعراب، جواب شرط لأداة غير جازم.

الجملة "ويكأنه لا يفلح ....": مستأنفة، لا محل لها من الإعراب.

الجملة "لا يفلح الكافرون": في محل رفع، خبر "كأنَّ".

أعرب ما يلي:

١ ـ رويدك في التعلم فمن طلب العلم جملة فاته جملة.

٢ ـ الفكر قبل القول يؤمَن زيفُه شتان بين روية وبدية.

٣ ـ هي الدنيا تقول بملء فيها حَذَارِ حَذَارِ من بطشي وغدري

٤ ـ تذكرت أيامًا مضين من الصبا فهيهات هيهات إليك رجوعها

٥ ـ عليك نفسك هذِّبها فمن ملكتْ قيادَه النفسُ عاش الدهر مذمومًا.

٦ ـ قالت أم البنين أخت عمر بن عبد العزيز: أف للبخيل لو كان البخل قميصًا ما لبستُه ولو كان طريقًا ماسلكته.

الدرس السادس والثلاثون

اتصال الضمير وانفصاله

الأمثلة:

١ـ قال النبي ﷺ: إِنْ يَكُنْهُ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْهُ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ[1]. (حديث ابن صياد)

٢ـ بِبَذْلٍ وَحِلْمٍ سَادَ فِي قَوْمِهِ الفَتَى وَكَوْنُكَ إِيَّاهُ عَلَيْكَ يَسِيْرٌ.

٣ـ قال تعالى: إِذْ يُرِيْكَهُمُ اللّٰهُ فِيْ مَنَامِكَ قَلِيْلاً وَّلَوْ أَرَاكَهُمْ كَثِيْرًا لَّفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ فِي الْأَمْرِ.

٤ـ إِنَّ اللّٰهَ مَلَّكَكُمْ إِيَّاهُمْ وَلَوْ شَاءَ لَمَلَّكَهُمْ إِيَّاكُمْ. (حديث العبيد)

٥ـ قال تعالى: وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ إِبْرَاهِيْمَ لِأَبِيْهِ إِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَا إِيَّاهُ.

شرح وتفصیل:

جزء اول میں یہ بات گزر چکی ہے کہ ضمائر متصل بھی ہوتی ہیں اور منفصل بھی۔ ضمائر متصلة مرفوعة جو فاعل الفعل بن کر آتی ہیں مندرجہ ذیل ہیں: (۱) التاء للمفرد المتکلم[2]: ذَهَبْتُ (۲) نا للجمع المتکلم: ذَهَبْنَا (۳) واو الجماعة: ذَهَبُوْا (۴) ألف الاثنین: ذَهَبَا (۵) نون النسوة: ذَهَبْنَ (۶) یاء المخاطبة: تَذْهَبِيْنَ، اور وہ ضمائر متصلة جو یا تو نصب کے محل میں مفعول بہ بن کر آتی ہیں یا جر کے محل میں بطور مضاف الیہ واقع ہوتی ہیں مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) یاء المتکلم، جیسے: أَدَّبَنِي رَبِّي، (۲) کاف الخطاب، جیسے: لا یُحْذِيْكَ إِلَّا سَعْيُكَ، (۳) ضمیر الغائب، جیسے: من تَفَرَّغَ لِعَمَلِهِ أَتْقَنَهُ۔

---

(۱) إِنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انْطَلَقَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي رَهْطٍ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ حَتّٰى وَجَدُوْهُ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ عِنْدَ أُطُمِ بَنِي مَغَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ الْحُلُمَ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتّٰى ضَرَبَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ لِابْنِ صَيَّادٍ: تَشْهَدُ أَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ؟ فَنَظَرَ إِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُوْلُ الْأُمِّيِّيْنَ، فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ فَرَفَضَهُ وَقَالَ: آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِرُسُلِهِ فَقَالَ لَهُ: مَاذَا تَرٰى؟ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ يَأْتِيْنِي صَادِقٌ وَكَاذِبٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: خُلِّطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ ثُمَّ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: إِنِّي قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيْئًا فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ: هُوَ الدُّخُّ، فَقَالَ: اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: دَعْنِي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَضْرِبْ عُنُقَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنْ يَكُنْهُ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْهُ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ....

(۲) تاء متحرکة جو ضمہ پر مبنی ہوتی ہے یہ اصل ہے جبکہ باقی پانچ ضمائر (ذهبتَ، ذهبتِ، ذهبتما، ذهبتم، ذهبتن) اسکی فروع ہیں۔

ضمائر منفصلہ چوبیس ہیں جن میں سے بارہ ضمائر مرفوع واقع ہوتی ہیں اور بارہ ضمائر منصوب۔ ضمائر مرفوعة منفصلة یہ ہیں: أنا، نحن، أنتَ، أنتِ، أنتما، أنتم، أنتن، هو، هي، هما، هم، هنَّ اور ضمائر منصوبة منفصلة یہ ہیں: إيّاي، إيّانا، إيّاكَ، إيّاكِ، إيّاكما، إيّاكم، إيّاكنَّ، إيّاهُ، إيّاها، إيّاهما، إيّاهم، إيّاهن۔

ضمیر اسم ظاہر کی قائم مقام ہوتی ہے اور اس کو کلام میں اختصار پیدا کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے، ضمیر متصل چونکہ اپنی بناوٹ کے اعتبار سے ضمیر منفصل کی نسبت زیادہ مختصر ہوتی ہے۔ چنانچہ نحوی قاعدہ ہے کہ جب کلام میں ضمیر متصل کا استعمال ممکن ہو تو اس کی جگہ ضمیر منفصل کا لانا جائز نہیں۔ چنانچہ قاعدہ کی رو سے أکرمتُكَ کو أکرمتُ إيّاكَ کہنا جائز نہیں۔ البتہ بسا اوقات کسی سبب کی وجہ سے ضمیر متصل کا استعمال ممکن نہیں رہتا تو اس صورت میں ضمیر منفصل کا استعمال ضروری ہو جاتا ہے، جن مواقع میں ضمیر منفصل کا استعمال ضروری ہے ان میں سے چند درج ذیل ہیں:

۱۔ حصر کی صورت میں جب کہ ضمیر عامل پر مقدم ہو، جیسے: قولہ تعالیٰ: ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ﴾ یا ضمیر عامل سے تو متأخر ہو لیکن إلا کے بعد واقع ہو، جیسے: قولہ تعالیٰ: ﴿وَقَضٰى رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوْا إِلَّا إِيَّاهُ﴾۔

۲۔ ضمیر مبتدا یا خبر ہو، جیسے: قولہ تعالیٰ: ﴿هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَ أَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ﴾۔

۳۔ اس کا عامل حرف نفی ہو، جیسے: قولہ تعالیٰ: ﴿مَا هُنَّ أُمَّهَاتِهِمْ﴾۔

۴۔ مصدر اپنے فاعل کی طرف مضاف ہو اور ضمیر کو منصوب کر رہا ہو، جیسے: أَعْجَبَنِي إِكْرَامُ عائِشَةَ إِيَّاكُم۔

۵۔ اس کا عامل محذوف ہو، جیسے: إيَّاكُم و الحَسَدَ۔

۶۔ ضمیر اپنے سے پہلے والے اسم کا تابع (یعنی ضمیر اور اس کے عامل کے درمیان متبوع واقع ہو) ہو، جیسے قولہ تعالیٰ: ﴿يُخْرِجُونَ الرَّسُولَ و إِيَّاكُم﴾۔

۷۔ ضمیر إما کے بعد آئے، جیسے: إِمَّا أنا و إِمَّا أنتَ۔

اس قاعدہ سے دو صورتیں مستثنیٰ ہیں۔ ان میں اتصال کے امکان کے ساتھ ساتھ انفصال بھی جائز ہے:

۱۔ اگر كان و أخواتها کی خبر ضمیر ہو تو اس صورت میں اتصال اور انفصال دونوں جائز ہیں (چاہے اس کا اسم ضمیر ہو یا اسم ظاہر)، جیسے جملہ ۱۔ إِنْ يَكُنْهُ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ وَإِنْ لَّمْ يَكُنْهُ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ میں يَكُنْهُ میں كان کی خبر ہ متصل واقع ہوئی ہے اور جملہ ۲۔ بِبَذْلٍ وَحِلْمٍ سَادَ فِي قَوْمِهِ الفَتَى وَكَوْنُكَ إِيَّاهُ عَلَيْكَ يَسِيْرٌ میں كان کی خبر إِيَّاهُ منفصل

واقع ہوئی ہے۔

۲۔ اگر دو منصوب ضمیریں مفعول بہ کے طور پر واقع ہوں اور پہلی ضمیر دوسری ضمیر کی بنسبت قوی (یعنی أعْـــرَف [1]) ہو تو دوسری ضمیر میں انفصال اور اتصال دونوں جائز ہیں، جیسے: الصَّدِيْقُ الوَفِيُّ ظَنَنْتُكَهُ یا الصَّدِيْقُ الوَفِيُّ ظَنَنْتُكَ إِيَّاهُ میں پہلی ضمیر کاف الخطاب ہے جو دوسری ضمیر الغائب "هاء" سے زیادہ اعرف ہے اس لئے دوسری ضمیر یعنی هاء الغائب میں اتصال بھی جائز ہے اور انفصال بھی۔ فصیح کلام میں دونوں قسم کے شواہد موجود ہیں، جیسے جملہ ۳۔ إِذْ يُرِيْـكَهُمُ اللّٰهُ فِيْ مَنَامِكَ قَلِيْلاً وَّلَوْ أَرَاكَهُمْ كَثِيْرًا لَّفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ فِي الْأَمْرِ میں يُرِيْـكَهُم اتصال ہے، اور جملہ ۵۔ إِنَّ اللّٰهَ مَلَّكَكُمْ إِيَّاهُمْ میں إِيَّاهُم انفصال ہے۔ چنانچہ جب دو منصوب ضمیریں متّصل واقع ہوتی ہیں تو اعرف ضمیر کی تقدیم راجح ہوتی ہے۔ اور جب منفصل واقع ہوتی ہیں تو اعرف ضمیر کی تقدیم راجح نہیں ہوتی البتہ التباس کی صورت میں جس ضمیر سے التباس زائل ہو جائے اس ضمیر کی تقدیم واجب ہوتی ہے، جیسے جملہ ۳۔ إِنَّ اللّٰهَ مَلَّكَكُمْ إِيَّاهُمْ وَلَوْ شَاءَ لَمَلَّكَهُمْ إِيَّاكُمْ کے پہلے جزء میں ضمیر الخطاب كُم کی تقدیم ضمیر الغائب إِيَّاهُم پر واجب ہے تاکہ کلام میں اشتباہ پیدا نہ ہو۔ البتہ اگر دونوں ضمیریں رتبہ میں برابر ہوں یعنی دونوں متکلّم کیلئے ہوں یا مخاطب کیلئے یا غائب کیلئے تو اس صورت میں انفصال واجب ہے، جیسے: أَعْطَيْتُهُ إِيَّاهُ، وسَأَلْتِنِي إِيَّايَ وخِلْتُكِ إِيَّاكَ۔

لیکن اگر دونوں ضمیروں کا مدلول مختلف ہو تو دوسری ضمیر کا فصل بھی جائز ہے اور وصل بھی، جیسے جملہ ۵۔ وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ إِبْرَاهِيْمَ لِأَبِيْهِ إِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَا إِيَّاهُ میں وَعَدَهَا إِيَّاه میں ها اور ہ دونوں ضمیریں غائب کی ہیں لیکن "ها" کا مرجع موعدة ہے اور "ہ" کا مرجع أبيه ہے لہٰذا دونوں کا مدلول مختلف ہونے کی وجہ سے دوسری ضمیر "ہ" میں اتصال اور انفصال دونوں جائز ہیں۔

قواعد:

۱۔ ضمیر اسم ظاہر کے قائم مقام ہوتی ہے اور اس کو کلام میں اختصار پیدا کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

۲۔ اگر کلام میں ضمیر متّصل کا استعمال ممکن ہو تو اس کی جگہ ضمیر منفصل کا لانا جائز نہیں اس قاعدے سے دو صورتیں مستثنیٰ ہیں:

(۱) قوت اور معرفت کے لحاظ سے سب سے قوی ضمیر المتكلم پھر ضمیر المخاطب پھر ضمیر الغائب ہے۔

(ا) اگر کان و أخواتها کی خبر ضمیر ہوتو اتصال اور انفصال دونوں صورتیں جائز ہیں۔
(ب) اگر کلام میں دو متصل ضمائر مفعول بہ کے طور پر واقع ہوں اور پہلی ضمیر دوسرے کی بہ نسبت زیادہ قوی ہوتو انفصال اور اتصال دونوں جائز ہیں۔

۳۔ کلام میں بعض مواضع پر ضمیر کا انفصال واجب ہے: (ا) حصر کی صورت میں جب ضمیر عامل پر مقدم ہو یا عامل سے متأخر ہولیکن إلاّ کے بعد واقع ہو، (ب) ضمیر مبتدا یا خبر ہو، (ج) اس کا عامل محذوف ہو، (د) اس کا عامل حرف نفی ہو، (ھ) ضمیر إمّـــا کے بعد واقع ہو، (و) مصدر اپنے فاعل کی طرف مضاف ہو اور ضمیر کو منصوب کرے، (ز) ضمیر اپنے سے پہلے والے اسم کی تابع ہو، (ح) دو رتبے میں برابر ضمائر مفعول بہ کے طور پر واقع ہوں۔

التمرين - ١

أعـرب الـضـمـائـر الملونة من الجمل الآتية واذكر ما يجب اتصاله وما يجب انفصاله وما يجوز فيه الأمران مع بيان السبب:

نموذج: ١ ـ قال بِشرٌ: اعْلَمْ أَنَّ البَلاءَ كُلَّهُ فِي هَوَاكَ وَالشِّفَاءَ كُلَّهُ فِي مُخَالَفَتِكَ إِيَّاهُ.

ك: ضمير متصل، في محل جر، مضاف إليه، واجب الاتصال؛ لأن الاتصال أمكن فالانفصال امتنع.

إيّا: ضمير منفصل، في محل نصب، مفعول به، واجب الانفصال؛ لأن المصدر أضيف إلى فاعله.

ه: ضمير الغائب، لا محل له من الإعراب.

٢ ـ كُلُّ مَا اسْتَغْلَقَ عَلَيَّ فَهْمُهُ سَأَلْتُكَهُ.

تُ: ضمير بارز متصل، في محل رفع، فاعل، واجب الاتصال؛ لإمكان الاتصال امتنع الانفصال.

ك: ضمير متصل، في محل نصب، مفعول به أول، واجب الاتصال؛ لإمكان الاتصال امتنع الانفصال.

ه: ضمير متصل، في محل نصب، مفعول به ثان، جائز الاتصال والانفصال؛ لاختلاف الضميرين في الرتبة.

٣ـ صَدِيْقِي مَا زِلْتَه يا زيد.

٤ ـ الأوفياء حَسَبْتُكُمُوهُم يا أصْدِقَائِي.

٥ـ الغَرِيْبَ زَعَمْتُكَهُ يَا أُسَامَةُ.

٦ ـ المُطِيْعَة لِلْوَالِدَيْنِ أصْبحتِها يا زينب.

٧ـ الطالِبَةُ المُجْتَهِدَةُ لَيْستِها عائشةُ.

٨ـ إذَا حَزَبَكَ أمرٌ فَافْزَعْ إلَى الصَّلاةِ تَكْفِكَ إيّاه.

٩ـ إيَّاكَ وَالعُجْلَةَ فإنَّها تُكَنَّى أمَّ النَّدَامَةِ.

١٠ ـ لا تَتَمَنَّوا لِقَاءَ العَدُوِّ فإنّ تَمَنِّيَكُم إيّاه دعْوى!

١١ ـ أتَرْغَبُ فِي الدّنيا ومَا هِيَ إلاّ ظِلٌّ زَائِلٌ أو زَهْرَةٌ فَانِيَةٌ.

١٢ ـ اعْلَم ـ عَلَّمَنِي اللّٰهُ وإيّاكَ ـ أنّ أفضلَ جِهادِك جِهَادُ هَوَاك.

١٣ ـ إذا أصابَكَ مَكْرُوهٌ فَالْجَأْ إلى اللّٰهِ فإنَّه لَا يَكْشِفُ الضُرَّ إلّا هُوَ.

١٤ ـ إن أَحْبَبْتَ أن تَنْتَفِعَ بأمْوالِكَ فَاسْتَودِعْها إيّاه سبحانه وتعالى.

١٥ـ العِلْمُ نُورُ اللّٰهِ وَلَيْسَ اللّٰهُ بِمُعْطِيْكَه حتّٰى تَطْلُبَهُ خَالِصًا لِوَجْهِهِ.

١٦ ـ مِن النَّاس مَن لَا يَصْلُحُ له المَالُ فَلَو أعطاه اللّٰه إيّاه لأفْسَدَ عليهِ دِيْنَهُ.

١٧ ـ إذَا وَاجَهَتْكَ المَصَائِبُ فِي اللّٰه فَاذْكُر أذَى نبيِّك فِيهِ فإنّه مُنْسِيْكَها.

١٨ ـ إذَا أكَلْتَ ناسِيًا ، أنتَ صائمٌ فإنَّمَا هُوَ طَعَامٌ أطْعَمَ كَهُ اللّٰهُ، لَا يَذْهَبُ بصَوْمِكَ.

١٩ ـ إذا طُبِخَ النَّبِيْذُ اشْتَدّ وَغَلاَ وقَذَفَ بِالزَّبْدِ فإنْ صَارَه حَرُمَ شُرْبُهُ؛ لأنّه إذ ذاك يُسْكِرُ.

٢٠ ـ ما الدّنيا إلّا بَيتٌ نَسَجَتْهُ العَنكبوتُ فاسْئَلِ اللّٰهَ أن يُرِيَكَها كما أَرَاها الصالِحِين مِن عبادِه.

٢١ ـ لَا زَكَاةَ فِي الفِضَّةِ حَتّٰى تَبْلُغَ مِئَتي دِرْهَمٍ فَإن صَارَتِ الفِضَّةُ إيّاها وَجَبَتْ فِيْهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ.

٢٢ ـ النَّفْسُ مَشْغُوْفَةٌ بِالأمانِي الباطِلَةِ لَا يَزَالُ تَمَنِّيكَ إياها حتّى تَخْتَطِفَكَ المَنِيَّةُ فَتَطُول عند ذلك الحَسْرَةُ.

٢٣ ـ أيُّهَا العلماءُ! العِلْمُ تراثُ الأنْبِياءِ وَرَّثَه اللّٰهُ إيّاكم فلا تَأْلُوا جُهْدًا فِي سَبِيْلِ الحِفَاظِ على هذا التراثِ الثَّمِيْنِ.

٢٤ ـ أوصَى الأبُ وَلَدَه: يا بُنَيَّ عِظَتِي إيّاكَ أن تَخْزِنَ لِسانَكَ إلّا مِن الخيرِ فإنّه مَطْرَدَةٌ لِلشَّيطان وعَونٌ على أمرِ دينِكَ.

٢٥ ـ قال عليٌّ رضي اللّٰه عنه: إذا وجدتَ مِن أهل الفاقةِ مَن يَحْمِل لَكَ زَادَكَ فيُوافِيك به حيثُ تَحتَاجُ إليه فاغْتَنِمْ حمله إيّاه.

التمرين - ٢

مثّل لما يأتي:

١ ـ ضمير عامله محذوف.

٢ ـ ضميران أحدهما مرفوع والآخر منصوب.

٣ ـ ضمير مقدم على عامله.

٤ ـ ضمير منصوب بمصدر مضاف إلى فاعله.

٥ ـ ضمير عامله حرف نفي.

٦ ـ ضميران منصوبان أوّلهما أعرف مِن الثاني.

٧ ـ ضميران منصوبان غائبان.

٨ ـ ضميران منصوبان أحدهما واجب التقديم.

٩ ـ ضمير مرفوع واجب الاتصال.

١٠ ـ ضميران منصوبان ثانيهما أقوى مِن الأوّل.

١١ ـ ضمير منصوب واجب الاتّصال.

١٢ ـ ضميران منصوبان كلاهما في مرتبة واحدة.

١٣ ـ ضمير وقع خبرًا لِكان أو إحدى أخواتها.

١٤ ـ ضمير مجرور وقع تابعًا لما قبله في الإعرابِ.

١٥ ـ ضمير فصل بينه وبين عامله حرف حصر.

١٦ ـ ضمير منصوب وقع تابعًا لما قبله في الإعرابِ.

التمرين - ٣

أعرب الضمائر الملوّنة في الآيات الآتية واذكر ما يجب فيه الاتّصال وما يجب فيه الانفصال وما يجوز فيه الأمران مع بيان السبب:

نموذج: وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ أُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ إِيَّاكُمْ أَنِ اتَّقُوْا اللّٰهَ.

إياكم: ضمير منفصل في محل نصب معطوف على الاسم الموصول "الذين" ويجب فيه الانفصال؛ لأنه تابع لما قبله.

٢ ـ إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ.

٣ ـ إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلّٰهِ أَمَرَ أَن لَّا تَعْبُدُوْا إِلَّا إِيَّاهُ.

٤ ـ وَمَا أَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِيْنَ.

٥ ـ وَلَو نَشَاءُ لَأَرَيْنَاكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسِيْمَاهُمْ.

٦ ـ أَنُلْزِمُكُمُوْهَا وأَنْتُمْ لَهَا كَارِهُوْنَ.

٧ ـ وَإِذْ يُرِيْكُمُوْهُمْ إِذِ الْتَقَيْتُمْ فِي أَعْيُنِكُمْ قَلِيْلًا.

٨ ـ وَمَا أَنْسَانِيْهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ.

٩ ـ وَإِنَّا أَوْ إِيَّاكُمْ لَعَلَى هُدًى أَوْ فِي ضَلَالٍ مُّبِيْنٍ.

١٠ ـ فَقَالَ أَكْفِلْنِيْهَا وَعَزَّنِي فِي الْخِطَابِ.

١١ ـ قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ لَأَهْلَكْتَهُمْ مِنْ قَبْلُ وَإِيَّايَ.

١٢ ـ فَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَسْقَيْنَاكُمُوْهُ.

١٣ ـ وَأَوْفُوْا بِعَهْدِيْ أُوْفِ بِعَهْدِكُمْ وَإِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ.

١٤ ـ فَلَمَّا قَضَى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنَاكَهَا.

١٥ ـ بَلْ إِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ إِلَيْهِ إِنْ شَاءَ.

١٦ ـ وَاشْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ.

١٧ ـ وَكَأَيِّنْ مِّنْ دَابَّةٍ لَا تَحْمِلُ رِزْقَهَا اللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَإِيَّاكُمْ

١٨ ـ وَإِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ إِلَّا إِيَّاهُ.

١٩ ـ إِنْ يَّسْئَلْكُمُوْهَا فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوْا وَيُخْرِجْ أَضْغَانَكُمْ.

٢٠ ـ يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ آمَنُوْا إِنَّ أَرْضِيْ وَاسِعَةٌ فَإِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ.

التمرين ـ ٤

أعرب الضمائر الملوّنة في الأحاديث الآتية واذكر ما يجب فيه الاتّصال وما يجب فيه الانفصال وما يجوز فيه الأمران مع بيان السبب:

نموذج: أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلَهُ فَقَالَ ﷺ: مَا عِنْدِي مَا أُعطِيكَهُ، وَلٰكِنِ ائْتِ فُلَانًا فَأَتَى الرَّجُلَ فَأَعْطَاهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ دَلَّ عَلَى خَيرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ.

ك: ضمير متصل، مبني على الفتح، في محل نصب، مفعول به أول، واجب الاتصال؛ لأنه إذا أمكن الاتصال لم يَجُز العدول إلى الانفصال. ه: ضمير متصل، مبني على الضمة، في محل نصب مفعول به ثان، جائز الاتصال والانفصال؛ لاختلاف الضميرين في الرتبة.

٢ ـ قَالَ خَضِرُ عليه السلام: يَا مُوْسٰى! إِنِّي عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَنِيْهِ لَا تَعْلَمُهُ أَنْتَ، وَأَنْتَ عَلَى عِلْمٍ عَلَّمَكَهُ لَا أَعْلَمُهُ.

٣ ـ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: وَاللّٰهِ إِنِّي لَأُحِبُّ هَذِهِ السُّوْرَةَ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: حُبُّكَ إِيَّاهَا أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ.

٤ ـ قَالَ ﷺ: إِذَا كَفَى أَحَدَكُم خَادِمُهُ طَعَامَهُ حَرَّهُ وَدُخَانَهُ فَلْيَأْخُذ بِيَدِهِ فَلْيُقْعِدْهُ مَعَهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيَأْخُذْ لُقْمَةً

فَلْيُطْعِمْـهَا إِيَّاهُ.

٥ ـ قَالَ ﷺ: مَا اسْتَجَارَ عَبْدٌ مِنَ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِلَّا قَالَتِ النَّارُ: اللّٰهُمَّ أَجِرْهُ مِنِّي، وَلَا يَسْأَلُ الْجَنَّةَ إِلَّا قَالَتِ الْجَنَّةُ: اللّٰهُمَّ أَدْخِلْهُ إِيَّايَ.

٦ ـ قَالَ ﷺ: لَنْ يُنْجِيَ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ، قَالَ رَجُلٌ: وَلَا إِيَّاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: وَلَا إِيَّايَ إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللّٰهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ وَلٰكِنْ سَدِّدُوا.

٧ ـ إِنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ زِمَامًا مِنْ شَعْرٍ مِنْ مَغْنَمٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: سَأَلْتَنِي زِمَامًا مِنْ نَارٍ لَمْ يَكُنْ لَكَ أَنْ تَسْأَلَنِيهِ وَلَمْ يَكُنْ لِي أَنْ أُعْطِيَهُ.

٨ ـ قَالَ ﷺ: يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ يَأْتُونَكُم مِنَ الأَحَادِيثِ بِمَا لَم تَسمَعُوا أَنْتُمْ وَلَا آبَاؤُكُم فَإِيَّاكُم وإِيَّاهُم لَا يُضِلُّونَكُم وَلَا يَفتِنُونَكُم.

٩ ـ قَالَ ﷺ: عُرِضَتْ عَلَيَّ الجَنَّةُ، فَذَهَبْتُ أَتَنَاوَلُ مِنْهَا قِطْفًا أُرِيـكُمُوهُ فَحِيْلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا مَاءُ الحَبَّةِ مِنَ العَنَبِ؟ قَالَ كَأَعْظَمِ دَلْوٍ فَرَتْ أُمُّكَ قَطُّ.

١٠ ـ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: كَيْفَ تَرَى بَعِيْرَكَ أَتَبِيعُنِيهِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَبِعْتُهُ إِيَّاهُ فَلَمَّا قَدِمَ المَدِيْنَةَ غَدَوْتُ إِلَيْهِ بِالبَعِيْرِ فَأَعْطَانِي ثَمَنَهُ.

١١ ـ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي أَصْحَابِهِ فَقَالَ: الفَقْرَ تَخَافُونَ أَوِ العَوْزَ أَمْ تُهِمُّكُمُ الدُّنْيَا فَإِنَّ اللّٰهَ فَاتِحٌ عَلَيْكُمْ فَارِسَ وَالرُّوْمَ وَتُصَبُّ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا صَبًّا حَتّٰى لَا يُزِيْغَكُمْ بَعْدَ أَنْ زِغْتُمْ إِلَّا هِيَ.

١٢ ـ قَالَ ﷺ: إِنَّ مِنْ أُمَّتِي مَنْ لَوْ جَاءَ أَحَدَكُمْ يَسْئَلُهُ دِيْنَارًا لَمْ يُعْطِهِ وَلَو سَأَلَهُ دِرْهَمًا لَمْ يُعْطِهِ وَلَوْ سَأَلَهُ فَلْسًا لَمْ يُعْطِهِ، فَلَو سَأَلَ اللّٰهَ الجَنَّةَ أَعْطَاهَا إِيَّاهُ ذِي طِمْرَيْنِ لَا يُؤْبَهُ لَهُ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ.

١٣ ـ وَعَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: رُبَّمَا سَقَطَ الْخِطَامُ مِنْ يَدِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ ﷺ فَيَضْرِبُ بِذِرَاعِ نَاقَتِهِ فَيُنِيْخُهَا فَيَأْخُذُهُ قَالَ: فَقَالُوا لَهُ: أَفَلَا أَمَرْتَنَا فَنُنَاوِلَكَهُ؟ قَالَ: إِنَّ حِبِّي ﷺ أَمَرَنِي أَنْ لَا أَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا.

١٤ ـ قَالَ ﷺ: قَالَ اللّٰهُ: كَذَّبَنِي ابنُ آدَمَ وَ لَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ وَشَتَمَنِي وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ فَأَمَّا تَكْذِيْبُهُ إِيَّايَ فَزَعَمَ أَنِّي لَا أَقْدِرُ أَنْ أُعِيْدَهُ كَمَا كَانَ وَأَمَّا شَتْمُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ لِي وَلَدٌ فَسُبْحَانِي أَنْ أَتَّخِذَ صَاحِبَةً أَوْ وَلَدًا.

١٥ ـ عَنِ القَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ قَالَ: أَتَتِ الْجَدَّتَانِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ فَأَرَادَ أَنْ يَجْعَلَ السُّدُسَ لِلَّتِي مِنْ قِبَلِ الأُمِّ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ: أَمَا إِنَّكَ تَتْرُكُ الَّتِي لَو مَاتَتْ وَهُوَ حَيٌّ كَانَ إِيَّاهَا يَرِثُ فَجَعَلَ أَبُو بَكْرٍ السُّدُسَ بَيْنَهُمَا.

١٦ ـ عَنْ أَبِي قَيْسٍ أَنَّهُ ذَهَبَ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَسَأَلَهَا أَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ قَالَت: لَا، قُلْتُ: إِنَّ عَائِشَةَ تُخْبِرُ النَّاسَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ، قَالَتْ: لَعَلَّهُ إِيَّاهَا كَانَ لَا يَتَمَالَكُ عَنْهَا حُبًّا أَمَّا إِيَّايَ فَلَا.

١٧ ـ عَنْ عَلِيٍّ ﷺ أَنَّ مُكَاتَبًا جَاءَهُ فَقَالَ: إِنِّي عَجزْتُ عَنْ مُكَاتَبَتِي فَأَعِنِّي فَقَالَ: أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِيْهِنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَو كَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ جَبَلِ صَبِيْرٍ دَيْنًا أَدَّاهُ اللّٰهُ عَنْكَ، قُلْ: اَللّٰهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ.

١٨ ـ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَرْسَلَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ ﷺ بِعَطَاءٍ فَرَدَّهُ عُمَرُ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لِمَ رَدَدْتَهُ؟ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَلَيْسَ أَخْبَرْتَنَا أَنَّ خَيْرًا لِأَحَدِنَا أَنْ لَا يَأْخُذَ مِنْ أَحَدٍ شَيْئًا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّمَا ذٰلِكَ عَنِ المَسْأَلَةِ، فَأَمَّا مَا كَانَ عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ فَإِنَّمَا هُوَ رِزْقٌ يَرْزُقُكَهُ اللّٰهُ.

١٩ ـ قَالَ ﷺ: مَنْ كَانَت الدُّنْيَا هِمَّتَهُ وَسَدَمَهُ وَلَهَا شَخْصٌ وَإِيَّاهَا يَنْوِي، جَعَلَ اللّٰهُ الفَقْرَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وشَتَّتَ عَلَيهِ ضَيْعَتَهُ وَلَمْ يَأْتِهِ مِنْهَا إِلَّا مَا كُتِبَ لَهُ مِنْهَا، وَمَنْ كَانَت الآخِرَةُ هِمَّتَهُ وَسَدَمَهُ وَلَهَا شَخْصٌ وَإِيَّاهَا يَنْوِي جَعَلَ اللّٰه الغِنٰى فِي قَلْبِهِ وَجَمَعَ عَلَيْهِ ضَيْعَتَهُ وَأَتَتْهُ الدُّنْيَا وهي صَاغِرَةٌ.

٢٠ ـ عَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا نَائِمٌ عَلَى المَنَامَةِ فَاسْتَسْقَى الحَسَنُ أَوِ الحُسَينُ قَالَ: فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى شَاةٍ لَنَا بِكْرٍ فَحَلَبَهَا فَدَرَّتْ فَجَاءَهُ الحَسَنُ فَنَحَّاهُ ﷺ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! كَأَنَّهُ أَحَبُّهُمَا إِلَيْكَ قَالَ: لَا، وَلٰكِنَّهُ اسْتَسقَى قَبْلَهُ، ثُمَّ قَالَ: إِنِّي وَإِيَّاكِ وَهٰذَينِ وَهٰذَا الرَّاقِدَ فِي مَكَانٍ وَاحِدٍ يَومَ القِيَامَةِ.

التمرين ـ ٥

نموذج في الإعراب:

١ ـ قَالَ ﷺ: أَيُّمَا رَجُلٍ تَدَيَّنَ دَيْنًا وَهُوَ مُجْمِعٌ أَلَّا يُوَفِّيَهُ إِيَّاهُ لَقِيَ اللّٰهَ سَارِقًا.

قال: فعل ماض، مبني على الفتح، وفاعله ضمير مستتر جوازًا، تقديره: "هو".

ﷺ: جملة دعائية، لا محل لها من الإعراب.

أيما: أي: أداة شرط، جازم، مبتدأ، مرفوع وعلامة رفعه الضمة الظاهرة على آخره، وهو مضاف. **ما:** زائدة، مبنية على السكون، لا محل لها من الإعراب.

رجل: اسم مجرور بالإضافة، مضاف إليه، وعلامة جره الكسرة الظاهرة على آخره.

تديّن: فعل ماض، مبني على الفتحة، وفاعله ضمير مستتر جوازًا، تقديره: "هو".

دينا: مفعول به، منصوب، وعلامة نصبه الفتحة الظاهرة على آخره.

و: حالية مبنية على السكون، لا محل لها من الإعراب. **هو:** ضمير منفصل، مبني على الفتحة، في محل رفع، مبتدأ، وهو واجب الانفصال؛ لكونه مبتدأ.

مجمع: خبر مرفوع، وعلامة رفعه الضمة الظاهرة على آخره.

ألّا: أن: حرف نصب ومصدري واستقبال، مبني على السكون، لا محل له من الإعراب . **لا:** ناهية، مبنية على السكون، لا محل لها من الإعراب.

يوفّيه: يوفّي: فعل مضارع، منصوب بـ"أن"، وعلامة نصبه الفتحة الظاهرة على آخره، وفاعله ضمير مستتر جوازا، تقديره: "هو". **ه:** ضمير متصل، مبني على الضمة، في محل نصب، مفعول به، وهو واجب الاتصال؛ لأنه أمكن الاتصال فلم يجز العدول إلى الانفصال.

إياه: إيا: ضمير منفصل مبني على السكون، في محل نصب، مفعول به ثان، وهو واجب الانفصال؛ لاستواء الضميرين في الرتبة. **ه:** ضمير للغائب، لا محل له من الإعراب.

لقي: فعل ماض، مبني على الفتح، وفاعله ضمير مستتر جوازا، تقديره: "هو".

اللّٰه: لفظ الجلالة مفعول به، منصوب، وعلامة نصبه الفتحة الظاهرة على آخره.

سارقا: حال، منصوب من فاعل "لقي"، وعلامة نصبه الفتحة الظاهرة على آخره.

الجملة "قال ﷺ": ابتدائية، لا محل لها من الإعراب.

الجملة "أيما رجل تدين...": مقول القول، في محل نصب.

الجملة "تدين": فعل الشرط، في محل جزم، و"لقي اللّٰه" جواب الشرط، في محل جزم ، والجملة الشرطية وجوابه معًا في محل رفع، خبر لمبتدأ "أيّ" .

الجملة "وهو مجمع": جملة حالية، في محل نصب.

الجملة "ألا يوفيه إياه": مصدر مؤول في تأويل المصدر الصريح، في محل نصب، مفعول به.

أعرب ما يأتي:

١ ـ قَالَ ﷺ: إِذَا أَحَبَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُعْلِمْهُ إِيَّاهُ.

٢ ـ قَالَ ﷺ: يَشْرَبُ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي الخَمْرَ بِاسْمٍ يُسَمُّوْنَهَا إِيَّاهُ.

٣ ـ قَالَ ﷺ: مَنِ اقْتَطَعَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا طَوَّقَهُ اللّٰهُ إِيَّاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ أَرَاضِيْنَ.

٤ ـ قَالَ ﷺ: عَلَى كُلِّ بَعِيرٍ شَيْطَانٌ، فَإِذَا رَكِبْتُمُوهَا، فَسَمُّوا اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ، وَلَا تُقَصِّرُوْا عَنْ حَاجَاتِكُمْ.

٥ ـ اللّٰهُمَّ لَكَ الحَمْدُ أَنْتَ كَسَوتَنِيْهِ أَسْأَلُكَ خَيْرَهُ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهُ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَ شَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ.

الدرس السابع والثلاثون

الأسماء الممنوعة من الصرف

الأمثلة:

١ـ قال تعالى: وَأَوْحَيْنَا إِلَى إِبْرَاهِيْمَ وَإِسْمَاعِيْلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوْبَ.

٢ـ قال تعالى: وَإِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوْهَا.

٣ـ قال تعالى: أَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسَاكِيْنَ يَعْمَلُوْنَ فِي الْبَحْرِ.

٤ـ تُضَاءُ الْمَنَازِلُ فِي الرِّيْفِ بِمَصَابِيْحَ كَهْرَبِيَّةٍ.

٥ـ طُوْبٰى لِلْمُخْلِصِيْنَ؛ أُولٰئِكَ مَصَابِيْحُ الدُّجٰى تَنْجَلِي عَنْهُمْ كُلُّ فِتْنَةٍ ظَلْمَاءَ.

٦ـ إِنَّ هٰذَا الْبَيْتَ دِعَامَةٌ مِنْ دَعَائِمِ الإِسْلَامِ.

٧ـ قال تعالى: إِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ.

شرح وتفصیل:

تمام اسماء اصل میں منصرف ہوتے ہیں یعنی ضمہ سے مرفوع، فتحہ سے منصوب اور کسرہ سے مجرور ہوتے ہیں اور نکرہ ہونے کی صورت میں ان پر تنوین آتی ہے، مگر بعض اسماء ایسے ہوتے ہیں جن پر نکرہ ہونے کی صورت میں تنوین نہیں آتی اور یہ ضمہ سے مرفوع اور فتحہ سے منصوب ومجرور ہوتے ہیں، یہ اسماء قواعد کی اصطلاح میں "ممنوع من الصرف" کہلاتے ہیں، جیسے جملہ ۱ـ میں إِبْرَاهِيْم، إِسْمَاعِيْل، إِسْحَاق، يَعْقُوْب، اور جملہ ۲ـ میں أَحْسَنَ، اور جملہ ۳ـ میں مَسَاكِين، اور جملہ ۴ـ میں مَصَابِيْحَ اور جملہ ۵ـ میں ظَلْمَاءَ تنوین سے خالی ہیں اور فتحہ سے مجرور ہیں، البتہ جب یہ اسماء مضاف ہوتے ہیں یا ان پر أل داخل ہوتا ہے تو یہ اسماء منصرفہ کی طرح کسرہ سے مجرور ہوتے ہیں، جیسے جملہ ۶ـ میں دَعَائِمِ مضاف ہونے کی وجہ سے اسم غیر منصرف ہونے کے باوجود کسرہ سے مجرور ہے اور جملہ ۷ـ میں الأَسْفَلِ مقترن بـ "أل" ہونے کی بناء پر غیر منصرف ہونے کے باوجود کسرہ سے مجرور ہے۔

أقسام الأسماء الممنوعة من الصرف

ممنوع من الصرف اسماء دوقسم کے ہوتے ہیں:

١ ـ مَا يُمْنَعُ مِنَ الصَّرْفِ لِعِلَّتَيْنِ. ٢ ـ مَا يُمْنَعُ مِنَ الصَّرْفِ لِعِلَّةٍ وَاحِدَةٍ.

(أ) ما يُمنَع من الصَّرف لِعِلَّتين

الأمثلة:

(أ) العَلَمُ

١ ـ قال تعالى: وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّأْتِيْ مِنْ بَعدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ.

٢ ـ قال تعالى: إِذْ قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ وَهُوَ يَعِظُهُ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ.

٣ ـ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ رضي الله عنه: مَا زِلْنَا أَعِزَّةً مُنْذُ أَنْ أَسْلَمَ عُمَرُ رضي الله عنه.

٤ ـ إِنَّ فَضْلَ عَائِشَةَ رضي الله عنها عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ.

٥ ـ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِيْنٌ وَأَمِيْنُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ رضي الله عنه.

٦ ـ الْمِقْدَامُ بْنُ مَعْدِيْكَرِبَ رَاوٍ مِنْ رُوَاةِ حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

٧ ـ قال تعالى: وَأَوْحَيْنَا إِلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَإِسْمَاعِيْلَ وَاسْحٰقَ وَيَعْقُوبَ.

(ب) الوَصْفُ

٨ ـ قال تعالى: وَإِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوْهَا.

٩ ـ قال تعالى: فَرَجَعَ مُوْسٰى إِلٰى قَوْمِهِ غَضْبَانَ أَسِفًا.

١٠ ـ قال تعالى: فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَاءِ مَثْنٰى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ.

١١ ـ قال تعالى: فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا أَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ.

شرح وتفصیل:

اسم عام طور پر دوعلّتوں سے مل کر غیر منصرف بنتا ہے ان دوعلّتوں میں سے ایک علّت معنوی ہوتی ہے اور

دوسری لفظی۔

العلّتان المعنويّتان

معنوی علّتیں دو ہیں: ١۔ العَلَمية ٢۔ الوصفية۔

١۔ العلميّة:

علمیّہ سے مراد وہ اسم ہے جو کسی ذات معیّن پر دلالت کرے، جیسے: عمرو، عمرة.

٢۔ الوصفيّة:

یہاں وصف سے مراد بعض ایسے مشتق اسماء ہیں جو علم نہیں اور جن کی وصفیت اصلی ہے طاری نہیں، [1] مثلاً: فَرْحَان، أَبْيَض۔

صرف علمی یا صرف وصفی علت اسم کو غیر منصرف بنانے کے لئے کافی نہیں، بلکہ اس میں سے ہر ایک کے ساتھ ایک لفظی علت مل کر اسم کو غیر منصرف بناتی ہے۔ وہ لفظی علّتیں جو کسی علم کو غیر منصرف بناتی ہیں چھ ہیں:

١۔ وزن الفعل ٢۔ زيادة الألف والنون ٣۔ العدل ٤۔ التأنيث بغير الألف

٥۔ التركيب ٦۔ العجمة

اور وہ لفظی علّتیں جو کسی وصف کو غیر منصرف بناتی ہیں تین ہیں:

١۔ وزن الفعل ٢۔ زيادة الألف والنون ٣۔ العدل

ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

(أ) العلل اللفظيّة التي تمنع العلم من الصرف

١۔ وزن الفعل:

وزن الفعل سے مراد یہ ہے کہ کوئی علم کسی ایسے وزن پر آئے جو افعال کے ساتھ مخصوص ہو، جیسے جملہ ا میں علم أَحْمَدُ أَفْعَل کے وزن پر ہونے کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔

---

(١) وصف کے اصلی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ وصف کسی چیز کی صفت بیان کرنے کے لئے وضع کیا گیا ہو، لیکن اگر کوئی اسم اصل میں تو کسی اور معنی کے لئے وضع کیا گیا ہو، لیکن پھر اس کو کسی چیز کا وصف بیان کرنے کے لئے استعمال کیا جائے تو وہ وصف اصلی نہ ہوگا، جیسے: لا يَرْحَمُ اللّٰهُ الصَّفْوَانَ قَلْبُهُ میں صفوان اصل میں چکنے پتھر کے لئے وضع کیا گیا ہے جبکہ اس مثال میں اس کو سخت دل کا وصف بیان کرنے کے لئے استعمال کیا گیا ہے چنانچہ یہ وصف اصلی نہیں۔

٢ـ زيادة الألف والنون:

کسی علم میں تین حروف کے بعد الف اورنون زائد ہوں (یعنی اصلی نہ ہوں) تو وہ علم غیر منصرف ہوتا ہے، جیسے جملہ۲۔ میں علم لُقْمَانُ اس وجہ سے غیر منصرف ہے کہ اس میں تین حروف (لقم) کے بعد الف اورنون زائد موجود ہیں۔

٣ـ العدل:

کسی اسم میں لفظی تبدیلی کر کے اسکے حقیقی معنی کو برقرار رکھتے ہوئے ایک حالت سے دوسری حالت میں تبدیل کرنے کوعدل کہتے ہیں، اعلام میں عدل کے لئے فُعَل کا وزن استعمال ہوتا ہے جو کہ فَاعِل سے معدول ہے، جیسے جملہ ۳۔ میں علم عُمَرُ غیر منصرف ہے، کیونکہ یہ عَامِر سے معدول ہے۔

٤ـ التأنيث بغير الألف:

تانیث بغیر الألف کی تین صورتیں ہیں:

ا۔ علم لفظًا و معنًی مؤنث ہو، جیسے جملہ۴۔ میں علم عَائِشَةَ لفظًا و معنًی مؤنث ہے۔

۲۔ علم لفظًا مؤنث ہو اور معنًی مؤنث نہ ہو، جیسے جملہ۵۔ میں علم عُبَيْدَة صرف لفظا مؤنث ہے۔

۳۔ علم معنًی مؤنث ہو اور لفظًا مؤنث نہ ہو تو اس میں درج ذیل تفصیل ہے:

الف۔ اگر یہ تین حروف سے زائد پر مشتمل ہو تو مطلقًا غیر منصرف ہوتا ہے، جیسے: زَيْنَبُ، مَرْيَمُ وغیرہ۔

ب۔ اگر یہ تین حروف پر مشتمل ہو اور درمیانی حرف متحرک ہو تو بھی مطلقًا غیر منصرف ہوتا ہے، جیسے: أَمَل، سَقَر وغیرہ۔

ج۔ اگر یہ تین حروف پر مشتمل ہو اور درمیانی حرف ساکن ہو تو یہ دیکھا جائے کہ یہ علم عجمی ہے یا عربی، اگر یہ علم عجمی ہے تو غیر منصرف ہوگا، جیسے: كَرْك، حِمْص وغیرہ، اور اگر یہ عربی ہے تو اس کو منصرف اور غیر منصرف بنانا دونوں جائز ہے، جیسے: هِنْد، مِصْر وغیرہ،[1] قرآن کریم میں مِصْر منصرف بھی واقع ہوا ہے اور غیر منصرف بھی: ﴿ادْخُلُوْا مِصْرَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ آمِنِيْنَ﴾، ﴿اِهْبِطُوْا مِصْرًا فَإِنَّ لَكُمْ مَّا سَأَلْتُمْ﴾۔

---

(۱) خلاصہ یہ ہے کہ وہ علم جو صرف معنًی مؤنث ہو لفظًا مؤنث نہ ہو وجوبًا غیر منصرف ہوتا ہے ایک صورت کے علاوہ یعنی جب وہ عربی ہو، تین حروف پر مشتمل ہو اور دوسرا حرف ساکن ہو، اس صورت میں اسکو منصرف بنانا بھی جائز ہے اور غیر منصرف بھی۔

٥ـ التركيب:

اگر عَلَم ترکیب مزجی پر مرکب ہو[1] اور اس کے آخر میں ویہ نہ ہو تو وہ غیر منصرف ہوتا ہے[2]، جیسے جملہ ٦ـ میں عَلَم مَعْدِيْكَرِبَ ترکیب مزجی پر مرکب ہونے کی وجہ سے غیر منصرف ہے[3]۔

٦ـ العجمة:

کوئی اسم عجمیوں میں بطور عَلَم استعمال ہوتا ہو اور چار سے زائد حروف پر مشتمل ہو تو وہ عربی میں غیر منصرف ہوتا ہے، جیسے جملہ ٧ـ میں إِبْرَاهِيْمَ، إِسْمَاعِيْلَ، إِسْحَاقَ اور يَعْقُوْبَ عجمی اعلام ہیں اور چار سے زائد حروف پر مشتمل ہیں اس لئے غیر منصرف ہیں۔

اگر عجمی عَلَم تین حروف پر مشتمل ہو تو وہ منصرف ہوتا ہے، جیسے: نُوْحٌ، لُوْطٌ، هُوْدٌ، عَادٌ وغیرہ۔ اس طرح اگر عجمی اسم بذات خود عَلَم نہ ہو، لیکن عربی زبان میں اس کو عَلَم کے طور پر استعمال کیا جائے تو وہ منصرف ہوتا ہے، جیسے: غَضَنْفَرٌ، أَلْمَاسٌ، نِيْلَوْفَرٌ وغیرہ۔

(ب) العلل التي تمنع الوصف من الصرف

١ـ وزن الفعل:

اگر کوئی وصف فعل کے وزن پر ہو جسکی وصفیت اصلی ہو اور اس کے مؤنث میں تاء التانیث نہ آتی ہو تو وہ غیر منصرف ہوتا ہے، یہ شرطیں اس وصف میں پائی جاتی ہیں جو أَفْعَل کے وزن پر ہو اور اس کا مؤنث فَعْلَاء یا فُعْلَى کے وزن پر ہو، جیسے جملہ ٨ـ میں وصف أَحْسَنَ أَفْعَل کے وزن پر ہے اور اس کا مؤنث حُسْنٰى فُعْلَى کے وزن پر آتا ہے۔

٢ـ زيادة الألف والنون:

الف اور نون دو شرطوں کے ساتھ کسی وصف کو غیر منصرف بناتے ہیں:

الف۔ وصف فَعْلَان کے وزن پر ہو۔

ب۔ اس کے مؤنث کے آخر میں تاء التأنیث نہ ہو یعنی اس کا مؤنث فَعْلٰى کے وزن پر ہو، جیسے جملہ ٩ـ میں وصف

(١) ترکیب مزجی سے مراد یہ ہے کہ دو کلمات اس طرح آپس میں ملا دیئے جائیں کہ ایک کلمہ بن جائے، چنانچہ ایک کلمہ بن جانے کے بعد اعراب آخری حرف پر ظاہر ہوتے ہیں۔ (٢) وہ اعلام جو مرکب مزجی ہوں لیکن ان کے آخر میں ویہ ہو تو وہ مبنی علی الکسر ہوتے ہیں، جیسے: سِيْبَوَيْهِ۔

(٣) مرکب اضافی اور مرکب اسنادی غیر منصرف نہیں ہوتے۔

غضبان غیر منصرف ہے کیونکہ یہ فَعْلان کے وزن پر وصف ہے اور اس کا مؤنث غَضْبیٰ "فَعْلیٰ" کے وزن پر آتا ہے۔

۳۔ العدل:

عدل کی دو صورتیں ہیں: ایک عدد میں اور دوسری غیر عدد میں:

۱۔ العدل في العدد: اگر وصف ایک سے لیکر دس تک کے اعداد میں سے ہو اور فُعَال اور مَفْعَل کے وزن پر آئے تو وہ غیر منصرف ہوتا ہے، جیسے: أُحَادَ مَوْحَد، ثُنَاء مَثْنٰی، ثُلَاثَ مَثْلَث، رُبَاع مَرْبَع، خُمَاس مَخْمَس، سُدَاس مَسْدَس، سُبَاع مَسْبَع، ثُمَان مَثْمَن، تُسَاع مَتْسَع، عُشَارَ مَعْشَر کیونکہ یہ تمام اوصاف ایسے اعداد اصلیہ سے تخفیفاً معدول ہیں جو تاکید کے لئے کلام میں مکرّر لائے جاتے ہیں، جیسے جملہ ۱۰۔ میں مثنی "اثنتين اثنتين" سے، ثلاث "ثلاثة ثلاثة" سے اور رباعَ "أربعة أربعة" سے معدول ہونے کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔

۲۔ العدل في غير العدد: دوسری صورت کلمہ أُخَر کی ہے جس کا مفرد أُخْرَیٰ (اسم تفضیل آخَر کا مؤنث) ہے۔ قاعدہ یہ ہے کہ جب اسم التفضیل "أل" اور اضافت سے خالی ہو تو وہ تمام حالات میں مفرد مذکر آتا ہے۔ اس قاعدے کے برخلاف اسم التفضیل آخَر کو "أل" اور اضافت سے خالی ہونے کے باوجود مفرد مذکر کے بجائے جمع مؤنث أُخَر کے صیغے میں استعمال کیا جاتا ہے اس لئے یہ مفرد مذکر آخَر کا معدول ہونے کی بنا پر غیر منصرف ہوتا ہے، جیسے جملہ ۱۱۔ میں وصف أُخَر آخَر کا معدول ہونے کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔

قواعد:

۱۔ ممنوع من الصرف وہ اسماء ہوتے ہیں جن پر نکرہ ہونے کی صورت میں تنوین نہیں آتی اور حالت جر میں فتحہ سے مجرور ہوتے ہیں۔

۲۔ وہ علتیں جن سے مل کر اسم غیر منصرف بنتا ہے، دو ہیں ان میں سے ایک علت معنوی ہوتی ہے اور دوسری لفظی ہوتی ہے۔ معنوی علتیں دو ہیں: ۱۔ العلمية ۲۔ الوصفية۔

۲۔ وہ لفظی علتیں جو کسی علم کو غیر منصرف بناتی ہیں چھ ہیں: ۱۔ وزن الفعل ۲۔ زيادة الألف والنون ۳۔ العدل ٤۔ التانيث بغير الألف ٥۔ التركيب ٦۔ العجمة۔

۳۔ وہ لفظی علتیں جو کسی وصف کو غیر منصرف بناتی ہیں تین ہیں:

١ ـ وزن الفعل ٢ ـ زيادة الألف والنون ٣ ـ العدل

(ب) ما يمنع مِن الصرف لعلّة واحدة

الأمثلة:

١ ـ قال تعالى: لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ وَّيَوْمَ حُنَيْنٍ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ.

٢ ـ قال تعالى: وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَجَعَلْنَاهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيَاطِيْنِ.

٣ ـ قال تعالى: وَنَزَعَ يَدَهُ فَإِذَا هِيَ بَيْضَاءُ لِلنَّاظِرِيْنَ.

٤ ـ قال تعالى: وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ إِلَّا بُشْرٰى وَلِتَطْمَئِنَّ بِهِ قُلُوْبُكُمْ.

شرح وتفصیل:

مندرجہ بالا مثالوں میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مَوَاطِن، مَصَابِيْح، بَيْضَاء، بُشْرٰى غیر منصرف ہیں اور ان چاروں میں صرف ایک ایک علّت ہے جو ان کو غیر منصرف بنا رہی ہے، مَوَاطِن اور مَصَابِيْح صيغة منتهى الجموع ہیں، بَيْضَاء کے آخر میں ألف التانيث الممدودة ہے، اور بُشْرٰى کے آخر میں ألف التأنيث المقصورة ہے، یعنی صيغة منتهى الجموع، التانيث بالألف المقصورة اور التانيث بالألف الممدودة یہ تینوں ایسی علتیں ہیں جو دو علّتوں کے قائم مقام ہو جاتی ہیں اور اکیلے ہی اسم کو غیر منصرف بناتی ہیں، ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

١ ـ صيغة منتهى الجموع:

صيغة منتهى الجموع سے مراد ہر وہ جمع تکسیر ہے جسکے الف تکسیر کے بعد دو متحرک حروف ہوں یا وہ جمع تکسیر ہے جس کے الف تکسیر کے بعد تین ایسے حروف ہوں جن میں درمیانی حرف ساکن ہو، جیسے جملہ ١ ـ میں مَوَاطِن صيغة منتهى الجموع ہے جس میں الف تکسیر کے بعد دو حرف (یعنی طاء اور نون) ہیں اور جملہ ٢ ـ میں مصابيح صيغة منتهى الجموع ہے اور اس کے الف تکسیر کے بعد تین حرف (یعنی باء، یاء اور حاء) ہیں اور ان کا درمیانی حرف "یاء" ساکن ہے۔ یہ صیغہ عام طور پر مَفَاعِل، مَفَاعِيْل اور فَوَاعِيْل کے وزن پر [1] ہوتا ہے، اس کو منتهى الجموع اس لئے کہتے ہیں

(١) مَفَاعِل اور مَفَاعِيل کے وزن پر ہونے سے مراد یہ ہے کہ کلمہ خماسی یا سداسی ہو، پہلا حرف دونوں حالتوں میں مفتوح ہو چاہے میم ہو یا میم کے علاوہ کوئی اور حرف، تیسرا حرف الف ہو، الف کے بعد یا تو دو حرف ہوں جن میں پہلا (یعنی الف کے فوراً بعد والا) حرف مکسور ہو، جیسے: تجارِب یا الف کے بعد تین حروف =

کہ اس کے بعد مزید جمع ممکن نہیں ہوتی۔

۲۔ ألف التأنيث الممدودة:

ألف التانيث الممدودة سے مراد وہ الف ہے جو کلمہ کے آخر میں ہو اور اس کے بعد ہمزہ ہو، ألف التانيث الممدودة کی یہ اصطلاح صرف ألف التانيث المقصورة کے مقابلے میں استعمال ہوتی ہے، اس اصطلاح کے لفظی معنی یعنی تانیث مراد نہیں ہوتی، لہٰذا بعض اوقات یہ ألف تانيث پر دلالت کرتا ہے، جیسے: بَيْضَاء، نُفَسَاء اور کبھی ان کلمات میں بھی آجاتا ہے جو مؤنث نہیں ہیں، جیسے: أقْرِبَاء، أطِبَّاء، اس کی دو علامتیں ہیں:

۱۔ یہ الف تین یا اس سے زائد حروف کے بعد واقع ہو، چنانچہ اگر دو حروف کے بعد واقع ہو تو یہ تانیث کے لئے نہ ہوگا، جیسے: بِنَاء، نِدَاء اور رِدَاء۔

۲۔ یہ الف زائد ہو، اصلیہ اور منقلبہ نہ ہو، جیسے: مَاءٌ اور دَاءٌ کا الف زائدہ نہیں منقلبہ ہے، یہ کلمے اصل میں مَوَءٌ اور دَوَءٌ ہیں کیونکہ ان کی جمع أمْوَاه اور أدْوَاء آتی ہے جبکہ أعْدَاءٌ، أسْمَاءٌ، أبْنَاءٌ، أنْبَاءٌ، آرَاءٌ میں الف اصلیہ ہے۔

جملہ۳۔ میں بَيْضَاء غیر منصرف ہے، اس میں تین حروف کے بعد ألف التانيث الممدودة ہے جو زائدہ ہے، اصلیہ اور منقلبہ نہیں ہے۔

۳۔ ألف التانيث المقصورة:

ألف التانيث المقصورة سے مراد وہ الف ہے جو کلمہ کے آخر میں تانیث کے لئے ہو، اس کی علامت یہ ہے کہ اس سے پہلے والا حرف مفتوح ہوتا ہے، جیسے جملہ۴۔ میں بُشْرٰى غیر منصرف ہے، کیونکہ اسکے آخر میں ألف التانيث المقصورة ہے جس سے پہلے والا حرف مفتوح ہے[1]۔

= ہوں جن میں سے پہلا مکسور اور دوسرا (یعنی درمیانی) حرف ساکن ہو، مثلاً: أحَادِيْث۔

(۱) وہ اسماء جو الف مقصورہ پر ختم ہوتے ہیں سماعی بھی ہوتے ہیں اور قیاسی بھی، لیکن وہ اسماء جن میں الف مقصورہ تانیث کے لئے ہوتا ہے وہ صرف سماعی ہیں، ان کے مشہور اوزان درج ذیل ہیں: ۱۔ فُعَلٰى (جیسے: أُرَبٰى، جُعَبٰى)، ۲۔ فُعْلٰى (جیسے: بُهْمٰى، رُجْعٰى)، ۳۔ فَعَلٰى (جیسے: بَرَدٰى، مَرَطٰى)، ٤۔ فَعْلٰى (جیسے: قَتْلٰى، جَرْحٰى)، ٥۔ فُعَالٰى (جیسے: حُبَارٰى، سُكَارٰى)، ٦۔ فُعَّلٰى (جیسے: سُهَّمٰى)، ٧۔ فِعَلّٰى (جیسے: دِفَقّٰى)، ٨۔ فِعْلٰى (جیسے: ذِكْرٰى)، ٩۔ فِعِّيْلٰى (جیسے: حِثِّيْثٰى، خِلِّيْفٰى)، ١٠۔ فُعُلّٰى (جیسے: كُفُرّٰى)، ١١۔ فُعَيْلٰى (جیسے: خُلَيْطٰى)، ١٢۔ فُعَّالٰى (جیسے: شُقَّارٰى، خُبَّارٰى)، چنانچہ جو اسم بھی ان اوزان میں سے کسی وزن پر آئیگا ألف التأنيث المقصورة کی وجہ سے مؤنث اور غیر منصرف ہوگا، اور اس کے اعراب حالت جر میں یوں ہونگے: مجرور بفتحة مقدرة على الألف نيابة عن الكسرة؛ لأنه غير منصرف۔

قواعد:

ا۔ وہ اسماء جو ایک علت کی وجہ سے غیر منصرف ہوتے ہیں ان کی تین اقسام ہیں:

(الف) وہ اسماء جو صیغہ منتهى الجموع کے وزن پر ہوں۔ صيغة منتهى الجموع سے مراد ہر وہ جمع تکسیر ہے جس کے الف تکسیر کے بعد دو متحرک حروف یا تین حروف ہوں اور اس کا درمیانی حرف ساکن ہو۔

(ب) وہ اسماء جو ألف التانيث المقصورة پر ختم ہوں۔

(ج) وہ اسماء جو ألف التانيث الممدودة پر ختم ہوں۔

التمرين - ١

ميّز من الجمل الآتية الأسماء الممنوعة من الصرف والتي جُرّت بالكسرة مع أنها في الأصل ممنوعة من الصرف مع ذكر العلل التي منعت هذه الاسماء من الصرف:

نموذج: روي عن عليّ رضي الله عنه أنه مرّ عَلى المَسَاجِد في رمضان وفيها قَنَادِيل تَزهُو لِصلاةِ التَّراويْحِ فَقَال: نوّر اللّٰه على عمر قَبْرَه كما نوّر علينا مساجدَنا.

المساجد: صيغة منتهى الجموع، على وزن "مفاعل"، جرت بالكسرة مع أنها ممنوع من الصرف؛ لدخول "أل" عليه.

رمضان: اسم مجرور، وعلامة جره الفتحة نيابة عن الكسرة؛ لأنه ممنوع من الصرف؛ للعلمية وزيادة الألف والنون في آخره.

قناديل: اسم مرفوع ولم ينوّن؛ لأنه ممنوع من الصرف؛ لكونه صيغة منتهى الجموع، على وزن "فواعيل".

التراويح: صيغة منتهى الجموع، على وزن "فواعيل"، جرت بالكسرة مع أنها ممنوع من الصرف، لدخول "أل" عليه.

عمر: اسم مجرور، وعلامة جرّه الفتحة نيابة عن الكسرة؛ لأنه ممنوع من الصرف؛ للعلمية والعدل.

٢ ـ الساكت عن الحق شيطان أخرس.
٣ ـ زفر رحمه اللّٰه تعالى من أقيس أئمة الأحناف.
٤ ـ كان عدد قتلى المشركين في بدر سبعين.
٥ ـ فُتِح نهاوند وآذربيجان في عهد الفاروق ﷺ.
٦ ـ أتنام وأنت شبعان ريّان وجارك غرثان ظمآن؟
٧ ـ احذروا الدنيا فإنّها أسحر من هاروت وماروت.
٨ ـ في بلدنا من معاهد علمية ما ليس في بلاد أخر.
٩ ـ قال الأستاذ: طالعوا موحد موحد وراجعوا مثنى مثنى.

١٠ ـ أوصى القائد جنوده ألّا يخرجوا ليلاً إلّا ثناء أو ثلاث.

١١ ـ قال عمرو بن دينار: ما رأيت أحدًا مثل طاؤوس بن كيسان.

١٢ ـ نجران تقع في منتهى سلسلة جبال الحجاز عند حدود اليمن.

١٣ ـ صفية رضي اللّٰه عنها أول امرأة مسلمة قتلت مشركًا دفاعًا عن دين اللّٰه.

١٤ ـ قال عليٌّ ﷺ: النّاس من جهة التمثال أكفاء أبوهم آدم والأم حواء.

١٥ ـ تسنّم يزدجردُ آخرُ ملوك العجم سريرَ الملك وهو ابن أحد وعشرين عامًا.

١٦ ـ إنّ اللّٰه يحمي عبده الدنيا كما يحمي الراعي الشفيق غنمه من مراتع الهلكة.

١٧ ـ جالِسْ جلساءَ هم مصابيح للهدى، معالم للنور، مشاعل للعرفان، مفاتيح للخير.

١٨ ـ لا ينبغي للمفتي الإفتاء وهو جوعان أو عطشان أو غضبان أو فرحان أو ولهان.

١٩ ـ دخلت طوائف من اليهود جزيرة العرب بعد تشريد بخت نصر إيّاهم من بيت المقدس.

٢٠ ـ وصلتْ بغداد في عهد هارون الرشيد إلى درجة قصوى من التمدن والتوسع والعمران.

٢١ ـ استغن عمّا في أيدي النّاس تطو حياتك في نُعمى وسعادة وتحصل على ذكرى حسنة بعدها.

٢٢ ـ قال عبد الملك بن مروان : من سرّه أن ينظر إلى رجل من أهل الجنة فلينظر إلى عروة بن الزبير.

٢٣ ـ إن اللّٰه فرض فرائض لا يجوز تضييعها، وحدّ حدودا لا يجوز تعديها، وحرّم أشياء لا يجوز انتهاكها.

٢٤ ـ روي عن عامر بن شرحبيل أنه قال: ما كتبت سوداء في بيضاء قط ولا حدثني رجل بحديث إلا حفظته.

٢٥ ـ ولي أبو يوسف قضاء القضاة أيام هارون الرشيد فكان سببًا لظهور مذهب أستاذه أبي حنيفة في أقطار عراق وخراسان وما وراء النهر.

٢٦ـ ولد رجاء بن حيوة في بِيسان من أرض فلسطين وكانت ولادته في أواخر خلافة عثمان بن عفان ﷺ و كان ينتمي إلى قبيلة كندة العربية.

٢٧ـ أليس في صحارى جرداء وحدائق فيحاء ومروج خضراء وأشجار غناء وسماء زرقاء وطواويس حسناء وسحائب بيضاء ما يدلك على قدرة الله؟

٢٨ـ قال عمرو بن العاص ﷺ: مصر تربة غبراء، وشجرة خضراء، طولها شهر، يكنفها جبل أغبر ورمل أعفر، يخط وسطها نهر ميمون الغدوات مبارك الروحات.

التمرين ـ ٢

مثّل لما يأتي:

١ـ علم مركب.	٢ـ صيغة منتهى الجموع.	٣ـ علم مزيد فيه الألف والنون.
٤ـ علم عجمي.	٥ـ وصف على وزن الفعل.	٦ـ علم مؤنث لفظا فقط بغير الألف.
٧ـ علم معدول.	٨ـ وصف على وزن الفعلان.	٩ـ علم مؤنث معنى فقط بغير الألف.
١٠ـ وصف معدول.	١١ـ مؤنث بالألف المقصورة.	١٢ـ علم مؤنث لفظا ومعنى بغير الألف.
١٣ـ علم على وزن الفعل.	١٤ـ مؤنث بالألف الممدودة.	١٥ـ علم مؤنث معنى فقط بغير الألف، ثلاثي.

التمرين ـ ٣

استخدم الكلمات الآتية في الجمل مرة منصرفا وأخرى غير منصرف:

١ـ أصدقاء ٢ـ طباشير ٣ـ أسعد ٤ـ جواهر ٥ـ حظوٰى

التمرين ـ ٤

بيّن ما ينصرف وما لا ينصرف من الكلمات الآتية مع ذكر السبب:

نموذج: ينابيع: غير منصرف؛ لكونه صيغة منتهى الجموع.

٢ـ بلخ	٣ـ أزرق	٤ـ لسان	٥ـ قيعان	٦ـ قبيصة	٧ـ هامان	٨ـ عزرائيل
٩ـ زحل	١٠ـ عباس	١١ـ سُعاد	١٢ـ عقلاء	١٣ـ حيتان	١٤ـ ندمان	١٥ـ خفافيش
١٦ـ لندن	١٧ـ ثعبان	١٨ـ تغلب	١٩ـ كرماء	٢٠ـ برهان	٢١ـ أجادب	٢٢ـ طبرستان
٢٣ـ زنيرة	٢٤ـ نيران	٢٥ـ قلائد	٢٦ـ طوالق	٢٧ـ يونس	٢٨ـ جوعان	٢٩ـ امرؤ القيس
٣٠ـ أبطح	٣١ـ أشعاء	٣٢ـ جنان	٣٣ـ قارون	٣٤ـ عذراء	٣٥ـ سمحاء	

التمرين ـ ٥

ميّز ما ينصرف عما لا ينصرف من الأسماء الممدودة والمقصورة الآتية:

نموذج: استحياء: منصرف؛ لأن الألف ليست بزائدة.

٢ـ هدى	٣ـ عتقاء	٤ـ أسارى	٥ـ فتاوى	٦ـ نساء
٧ـ عطاشى	٨ـ نجوى	٩ـ ضعفاء	١٠ـ فتى	١١ـ غضبى
١٢ـ نفساء	١٣ـ قُرى	١٤ـ حذّاء	١٥ـ رؤساء	١٦ـ سعداء
١٧ـ أوفياء	١٨ـ حبلى	١٩ـ حِذاء	٢٠ـ زملاء	٢١ـ رياء
٢٢ـ نعماء	٢٣ـ رخاء	٢٤ـ سفهاء	٢٥ـ رؤيا	٢٦ـ أحياء
٢٧ـ بأساء	٢٨ـ أغبياء	٢٩ـ أيامى	٣٠ـ أذى	٣١ـ رضوى
٣٢ـ تترى	٣٣ـ غثاء	٣٤ـ حمقاء	٣٥ـ عرجاء	٣٦ـ غذاء
٣٧ـ مولى	٣٨ـ قرناء	٣٩ـ طوى	٤٠ـ جوعى	

التمرين ـ ٦

استخرج من الآيات التالية الأسماء الممنوعة من الصرف وبيّن سبب منعها:

نموذج: وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنَاكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ.

فرادى: ممنوع من الصرف؛ لأنه مختوم بالألف المقصورة، أو لأنه صيغة منتهى الجموع.

٢ ـ تِلْكَ إِذًا قِسْمَةٌ ضِيْزٰى. ٣ ـ إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِيْنَ سَلَاسِلَا وَأَغْلَالًا وَّسَعِيْرًا.

٤ ـ وَأَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا أَبَابِيْلَ. ٥ ـ وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِدْرِيْسَ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا.

٦ ـ كَلَّا إِنَّهَا لَظٰى نَزَّاعَةً لِلشَّوٰى. ٧ ـ إِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا حَدَائِقَ وَأَعْنَابًا وَّكَوَاعِبَ أَتْرَابًا.

٨ ـ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ. ٩ ـ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا وَّلَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ وَنَسْرًا.

١٠ ـ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَافَّ. ١١ ـ فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ.

١٢ ـ فَأَخْرَجْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰى. ١٣ ـ وَإِذْ غَدَوْتَ مِنْ أَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ.

١٤ ـ أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ إِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ. ١٥ ـ وَعَادًا وَّثَمُوْدَ وَأَصْحَابَ الرَّسِّ وَقُرُوْنًا بَيْنَ ذٰلِكَ كَثِيْرًا.

١٦ ـ وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ وَكَانُوْا فِيْهِ مِنَ الزَّاهِدِيْنَ.

١٧ ـ وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَيْنَاءَ تَنْبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِّلْآكِلِيْنَ.

١٨ ـ يَعْمَلُوْنَ لَهُ مَا يَشَاءُ مِنْ مَّحَارِيْبَ وَتَمَاثِيْلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ.

١٩ ـ حَتّٰى إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوْجُ وَمَأْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ.

٢٠ ـ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ.

٢١ ـ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ حُنَفَاءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهِ.

٢٢ ـ أَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصَّالِحِيْنَ.

٢٣ ـ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ أَلْقٰى إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِيْرَةٌ.

٢٤ ـ يَا أَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا وَيَسْتَأْذِنُ فَرِيْقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُوْلُوْنَ إِنَّ بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ وَّمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ.

٢٥ ـ قُلْ مَنْ أَنْزَلَ الْكِتَابَ الَّذِيْ جَاءَ بِهِ مُوْسٰى نُوْرًا وَّهُدًى لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهُ قَرَاطِيْسَ تُبْدُوْنَهَا وَتُخْفُوْنَ كَثِيْرًا.

التمرين ـ ٧

استخرج من الأحاديث التالية الأسماء الممنوعة من الصرف، وبيّن سبب منعها من الصرف:

نموذج: قَالَ ﷺ: مَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِيًّا إِلَّا رَعَى الْغَنَمَ فَقَالَ أَصْحَابُهُ: وَأَنْتَ؟ فَقَالَ: نَعَم كُنْتُ أَرْعَاهَا عَلٰى قَرَارِيْطَ

لِأَهْلِ مَكَّةَ.

قراريط: ممنوع من الصرف؛ لأنه صيغة منتهى الجموع على وزن "فواعيل".

مكة: ممنوع من الصرف للعلمية والتأنيث بغير الألف.

٢ ـ قالَ ﷺ: مَن عَزّٰى ثَكلىٰ كُسِيَ بُرْدًا فِي الْجَنَّةِ.

٣ ـ قَالَ ﷺ: مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

٤ ـ قَالَ ﷺ: لَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَن يَقُوْلَ: أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى.

٥ ـ قَالَ ﷺ: يَا أَبَا مُوْسىٰ! لَقَدْ أُوْتِيْتَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيْرِ آلِ دَاوُدَ.

٦ ـ قَالَ ﷺ: يَرْحَمُ اللّٰهُ أُمَّ إِسْمَاعِيْلَ! لَوْلَا أَنَّهَا عَجِلَتْ لَكَانَ زَمْزَمُ عَيْنًا مَعِيْنًا.

٧ ـ قَالَ ﷺ: النَّاسُ مَعَادِنُ خِيَارُهُمْ فِيْ الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الإِسْلَامِ إِذَا فَقُهُوْا.

٨ ـ قَالَ ﷺ: إِنَّ اللّٰهَ تَعَالىٰ لَيْسَ بِأَعْوَرَ. أَلَا! إِنَّ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنىٰ.

٩ ـ قَالَ ﷺ: تَخْرُجُ مِنْ خُرَاسَانَ رَايَاتٌ سُوْدٌ لَا يَرُدُّهَا شَيْءٌ حَتّٰى تُنْصَبَ بِإِيْلِيَاءَ.

١٠ ـ قَالَ ﷺ: يَغْزُوْ جَيْشٌ الْكَعْبَةَ فَإِذَا كَانُوْا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ.

١١ ـ قَالَ ﷺ: لَيُتِمَّنَّ اللّٰهُ هَذَا الْأَمْرَ حَتّٰى يَسِيْرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلَى حَضْرَمَوْتَ مَا يَخَافُ إِلَّا اللّٰهَ.

١٢ ـ قَالَ ﷺ: كَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيْرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ.

١٣ ـ قَالَ ﷺ: مَنْ يَحْفِرُ بِئْرَ رُوْمَةَ فَلَهُ الْجَنَّةُ، فَحَفَرَهَا عُثْمَانُ. وَقَالَ ﷺ: مَنْ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَلَهُ الْجَنَّةُ، فَجَهَّزَهُ عُثْمَانُ.

١٤ ـ قَالَ ﷺ: السَّنَةُ إِثْنَا عَشَرَ شَهْرًا، مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ، ثَلَاثَةٌ مُتَوَالِيَاتٌ: ذُوْ الْقَعْدَةِ وَذُوْ الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادىٰ وَشَعْبَانَ.

١٥ ـ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِكَعْبِ بنِ عُجْرَةَ: أَعَاذَكَ اللّٰهُ مِن إِمَارَةِ السُّفَهَاءِ، قَالَ: وَمَا إِمَارَةُ السُّفَهَاءِ؟ قَالَ: أُمَرَاءُ يَكُونُونَ بَعدِي لَا يَهتَدُونَ بِهَدْيِي وَلَا يَستَنُّونَ بِسُنَّتِي.

١٦ ـ إِنّ رسولَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ إِلَى تَبُوْكَ وَاسْتَخْلَفَ عَلِيًّا فَقَالَ: أَتُخَلِّفُنِيْ فِي الصِّبْيَانِ وَالنِّسَاءِ؟ قَالَ ﷺ: أَلَا

تَرْضٰى أنْ تَكُوْنَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى إلَّا أنَّهُ لَيْسَ نَبِيٌّ بَعْدِي.

١٧ ـ قَالَ ﷺ: مَرَرْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي عَلَى قَوْمٍ يُقْرَضُ شِفَاهُهُم بِمَقَارِيْضَ مِن نَارٍ كُلَّمَا قُرِضَتْ عَادَتْ، فَقُلْتُ: يَا جِبْرِيْلُ! مَنْ هَؤُلَاءِ؟ قَالَ: خُطَبَاءُ مِن أمَّتِكَ يَقُولُونَ مَا لا يَفعَلُونَ.

١٨ ـ قَالَ النبيُّ ﷺ: يَا أيُّهَا النَّاسُ! ابكُوا فإن لَم تَبكُوا فتَبَاكُوا فإنَّ أهلَ النَّارِ يَبكُونَ فِي النَّارِ حَتّٰى تَسِيلَ دُمُوعُهُم فِي خُدُودِهِم كَأنَّهَا جَدَاوِلُ حَتَّى تَنقَطِعَ الدُّمُوعُ فَيَسِيلُ يَعنِي الدَّمَ فَيُقرِحُ العُيُونَ.

١٩ ـ قَالَ ﷺ : إنَّ لِلّٰهِ جُلَسَاءَ يَومَ القِيَامَةِ عَن يَمِينِ العَرشِ - وَكِلتَا يَدَي اللّٰهِ يَمِينٌ - عَلَى مَنَابِرَ مِن نُورٍ وُجوُهُهم مِن نُورٍ لَيسُوا بِأنبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ وَلَا صِدِّيقِينَ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! من هم؟ قَالَ: هُمُ المُتَحَابُّونَ بِجَلَالِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وتَعَالَى المُتَحَابُّونَ بِجَلَالِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وتَعَالَى.

٢٠ ـ قَالَ ﷺ: تُعْرَضُ الفِتَنُ عَلَى القُلُوْبِ كَالحَصِيرِ عُوْدًا عُوْدًا فَأيُّ قَلْبٍ أُشْرِبَهَا نُكِتَتْ فِيهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ وَأيُّ قَلْبٍ أنكَرَهَا نُكِتَتْ فِيهِ نُكتَةٌ بَيضَاءُ حَتّٰى تَصِيْرَ عَلَى قَلْبَيْنِ عَلَى أبيَضَ مِثلَ الصَّفَا فَلَا تَضُرُّهُ فِتْنَةٌ مَا دَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالأرْضُ وَالآخَرُ أسْوَدُ مُرْبَادًا كَالكُوْزِ مُجَخِّيًا لَا يَعْرِفُ مَعْرُوْفًا وَلَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا إلَّا مَا أُشْرِبَ مِنْ هَوَاهُ.

التمرين ـ ٨

ميز في الآيات الآتية الأسماء الممنوعة من الصرف والأسماء التي جرت بالكسرة مع أنها في الأصل ممنوعة من الصرف:

نموذج: وَإذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجَالِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ.

المجالس: جرّ بالكسرة مع أنّه في الأصل غير منصرف لدخول "أل" عليه.

٢ ـ وَأنَّهُ هُوَ رَبُّ الشِّعْرٰى.

٣ ـ وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيَاطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمَانَ.

٤ ـ وَلَهُمْ مَقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ.

٥ ـ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ وَمَنْ لَّسْتُمْ لَهُ بِرَازِقِيْنَ.

٦ ـ وَإلٰى مَدْيَنَ أخَاهُمْ شُعَيْبًا.

٧ ـ قَالُوْا أرْجِهْ وَأخَاهُ وَأرْسِلْ فِي الْمَدَائِنِ حَاشِرِيْنَ.

٨ـ اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأُنْثٰى بِالْأُنْثٰى. ٩ـ يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَأْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ.

١٠ـ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ. ١١ـ وَمَا أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ بِالَّتِيْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰى.

١٢ـ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِيْنِ.

١٣ـ وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرٰى.

١٤ـ رَضُوْا بِأَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ.

١٥ـ مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ أَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ.

١٦ـ إِنَّا أَخْلَصْنَاهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ وَإِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْأَخْيَارِ.

١٧ـ يَآ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّأُنْثٰى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوْا.

١٨ـ إِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ يُخَادِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَإِذَا قَامُوْا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوْا كُسَالٰى.

١٩ـ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا.

٢٠ـ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُوْنَ.

٢١ـ لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَسْوَأَ الَّذِيْ عَمِلُوْا وَيَجْزِيَهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ.

٢٢ـ قُلْ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ.

٢٣ـ قَالُوْا رَبَّنَا بَاعِدْ بَيْنَ أَسْفَارِنَا وَظَلَمُوْا أَنْفُسَهُمْ فَجَعَلْنَاهُمْ أَحَادِيْثَ وَمَزَّقْنَاهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ.

٢٤ـ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا.

٢٥ـ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَصَلَوٰتٌ وَمَسَاجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا.

التمرين ـ ٩

ميّز من الاحاديث الآتية الاسماء الممنوعة من الصرف والتي جرت بالكسرة مع أنها في الأصل ممنوعة من الصرف مع ذكر السبب:

نموذج: قَالَ ﷺ: لَقَدْ تَرَكْتُكُمْ عَلٰى مِثْلِ الْبَيْضَاءِ لَيْلُهَا كَنَهَارِهَا لَا يَزِيْغُ عَنْهَا إِلَّا هَالِكٌ.

البيضاء: منوع من الصرف؛ لكونه مختومًا بألف ممدودة ولكن جرّ بالكسرة؛ لدخول "أل" عليها.

٢ـ قَالَ ﷺ: اسْتَعِيْنُوْا عَلَى الْحَوائِجِ بِالْكِتْمَان. ٣ـ قَالَ ﷺ: شِرَارُ النَّاسِ شِرَارُ الْعُلَمَاءِ فِي النَّاسِ.

٤ـ قَالَ ﷺ: أَلَا أُنَبِّئُكُم بِأَكْبَرِ الكَبَائِرِ؟ قَوْلِ الزُّوْرِ.

٥ـ قَالَ ﷺ: الشِّرْكُ أَخْفَى مِنْ دَبِيْبِ الذَّرِّ عَلى الصَّفَا فِي اللَّيْلَةِ الظَّلْمَاء.

٦ـ قَالَ ﷺ: الْمُؤَذِّنُوْنَ أُمَنَاءُ وَالأَئِمَّةُ ضُمَنَاءُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِيْنَ وَسَدِّدِ الأَئِمَّةَ.

٧ـ قَالَ ﷺ: نَحْنُ الْآخِرُوْنَ فِي الدُّنْيَا الْأَوَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمَغْفُوْرُ لَهُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ.

٨ـ قَالَ ﷺ: عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ مِنْ بَعْدِي، عَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجذ.

٩ـ قَالَ ﷺ: مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ أُرْسِلَا فِيْ غَنَمٍ بِأَفْسَدَ لَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِيْنِهِ.

١٠ـ قَالَ ﷺ: مَن أَصبَحَ آمِنًا فِي سِربِهِ مُعَافًى فِي بَدَنِهِ، عِندَهُ قُوتُ يَومِهِ فَكَأَنَّمَا حِيزَتْ لَهُ الدُّنيَا بِحَذَافِيرِهَا.

١١ـ قَالَ ﷺ: أَلَا أُنَبِّئُكُمْ لَيْلَةَ أَفْضَلَ مِنْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ حَارِسٌ حَرَسَ فِي أَرْضِ خَوْفٍ لَعَلَّهُ أَنْ لَا يَرجِعَ إِلَى أَهْلِهِ.

١٢ـ قَالَ ﷺ: لَيَكُوْنَنَّ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ خَسْفٌ وَقَذْفٌ وَمَسْخٌ وَذٰلِكَ إِذَا شَرِبُوْا الْخُمُوْرَ وَاتَّخَذُوْا الْقَيْنَاتِ وَضَرَبُوْا بِالْمَعَازِفِ.

١٣ـ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لِجِبْرِيْلَ: مَا لِيْ لَا أَرى مِيْكَائِيْلَ ضَاحِكًا قَطُّ؟ قَالَ: مَا ضَحِكَ مِيْكَائِيْلُ مِنْذُ خُلِقَتِ النَّارُ.

١٤ـ قَالَ ﷺ: يُخْرَجُ لِابْنِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةُ دَوَاوِيْنَ: دِيْوَانٌ فِيْهِ الْعَمَلُ الصَّالِحُ وَدِيْوَانٌ فِيهِ ذُنُوْبُهُ وَدِيْوَانٌ فِيْهِ النِّعَمُ مِنَ اللّٰهِ عَلَيْهِ.

١٥ـ قَالَ عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ: لَقَدْ ذُكِرَ لَنَا أَنَّ مِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيْعِ الْجَنَّةِ بَيْنَهُمَا مَسِيْرَةُ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَيْهِ يَوْمٌ وَهُوَ كَظِيْظٌ مِنَ الزِّحَامِ.

١٦ـ قَالَ ﷺ: رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّأْسِ خَرَجَتْ حَتّٰى قَامَتْ بِمَهْيَعَةَ، وَهِيَ الْجُحْفَةُ فَأَوَّلْتُ أَنَّ وَبَاءَ الْمَدِيْنَةِ نُقِلَ إِلَى الْجُحْفَةِ.

١٧ـ قَالَ ﷺ: حَوْضِي مَا بَيْنَ عَدْنَ إِلى عُمَّانَ الْبَلْقَاءِ مَاؤُهُ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَأَوَانِيْهِ عَدَدُ النُّجُوْمِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا أَبَدًا.

١٨ـ قَالَ ﷺ: إِنَّ هٰذَا الْخَيْرَ خَزَائِنُ وَلِتِلْكَ الْخَزَائِنِ مَفَاتِيْحُ، فَطُوْبى لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللّٰهُ ﷻ مِفْتَاحًا لِلْخَيْرِ مِغْلَاقًا

لِلشَّرِ، وَ وَيْلٌ لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللّٰهُ مِفْتَاحًا لِلشَّرِّ مِغْلَاقًا لِلْخَيْرِ.

١٩ ـ قَالَ ﷺ: يَدُ اللّٰهِ مَلْأَى لَا يَغِيْضُهَا نَفَقَةٌ سَحَاءُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ، أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فَإِنَّهُ لَمْ يَغِضْ مَا بِيَدِهِ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَبِيَدِهِ الْمِيْزَانُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ.

٢٠ ـ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: سَتَكُوْنُ هِجْرَةٌ بَعْدَ هِجْرَةٍ فَخِيَارُ أَهْلِ الْأَرْضِ أَلْزَمُهُمْ مُهَاجَرَ إِبْرَاهِيْمَ وَيَبْقَى فِي الْأَرْضِ شِرَارُ أَهْلِهَا تَلْفِظُهُمْ أَرْضُوْهُمْ وَتَقْذَرُهُمْ نَفْسُ اللّٰهِ وَتَحْشُرُهُمُ النَّارُ مَعَ الْقِرَدَةِ وَالْخَنَازِيْرِ.

٢١ ـ قَالَ ﷺ: مَنْ فَارَقَ الدُّنْيَا وَهُوَ سَكْرَانُ دَخَلَ الْقَبْرَ سَكْرَانَ وَبُعِثَ مِنْ قَبْرِهِ سَكْرَانَ وَأُمِرَ بِهِ إِلَى النَّارِ سَكْرَانَ فِيْهِ عَيْنٌ يَجْرِيْ مِنْهَا الْقَيْحُ وَالدَّمُ هُوَ طَعَامُهُمْ وَشَرَابُهُمْ مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْأَرْضُ.

٢٢ ـ قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا الْجِسْرُ؟ قَالَ: دَحْضٌ مَزَلَّةٌ فِيْهِ خَطَاطِيْفُ وَكَلَالِيْبُ وَحَسَكَةٌ يَكُوْنُ بِنَجْدٍ فِيْهَا تَشْوِيْكَةٌ يُقَالُ لَهَا السَّعْدَانُ، فَيَمُرُّ الْمُؤْمِنُوْنَ كَطَرْفِ الْعَيْنِ وَكَالْبَرْقِ وَكَالرِّيْحِ وَكَالطَّيْرِ وَكَأَجَاوِيْدِ الْخَيْلِ وَالرِّكَابِ فَنَاجٍ مُسَلَّمٌ وَمَخْدُوْشٌ مُرْسَلٌ وَمَكْدُوْشٌ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ.

التمرين ـ ١٠

نموذج في الإعراب:

١ ـ أَهْدٰى مَلِكُ أَيْلَةَ لِلنَّبِيِّ ﷺ بَغْلَةً بَيْضَاءَ.

أَهْدٰى: فعل ماض، مبني على الفتحة المقدرة، منع من ظهورها التعذر.

مَلِكُ: فاعل مرفوع، وعلامة رفعه الضمة الظاهرة على آخره، وهو مضاف.

أَيْلَةَ: مضاف إليه، مجرور، وعلامة جرّه الفتحة نيابة عن الكسرة؛ لأنه ممنوع من الصرف؛ للعلمية والتانيث.

لِلنَّبِيِّ ﷺ: لـ: حرف جر، مبني على الكسرة، لا محل له من الإعراب.

النبي: اسم مجرور، وعلامة جرّه الكسرة الظاهرة على آخره، والجار والمجرور متعلقان بالفعل "أهدى".

بَغْلَةً: مفعول به، منصوب، وعلامة نصبه الفتحة الظاهرة على آخره.

بَيْضَاءَ: نعت لـ"بغلة" منصوب، وعلامة نصبه الفتحة الظاهرة على آخره، ولم ينوّن؛ لأنه ممنوع من الصرف؛

للوصفية ألف التانيث الممدودة.

الجملة "أهدى ملك إيلة": ابتدائية، لا محل لها من الإعراب.

٢ ـ إِنَّ أَثْقَلَ شَيْءٍ فِي الْمِيْزَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُسْنُ الْخُلُقِ.

إِنَّ: حرف نصب توكيد ومشبه بالفعل، مبني على الفتح، لا محل له من الإعراب.

أَثْقَلَ: اسم "إن" منصوب، وعلامة نصبه الفتحة الظاهرة على آخره، وهو منصرف؛ لأنه مضاف إلى "شيء".

شَيْءٍ: اسم مجرور بالإضافة، مضاف إليه، وعلامة جره الكسرة الظاهرة على آخره.

فِي: حرف جر، مبني على السكون، لا محل له من الإعراب. **الْمِيْزَانِ:** اسم مجرور بحرف جرّ، وعلامة جره الكسرة الظاهرة على آخره، والجار والمجرور متعلقان بـ "أثقل".

يَوْمَ: ظرف زمان، منصوب، وعلامة نصبه الفتحة الظاهرة على آخره، وهو مضاف.

القِيَامَةِ: اسم مجرور بالإضافة، مضاف إليه، وعلامة جره الكسرة الظاهرة على آخره.

حُسْنُ: خبر "إن" مرفوع، وعلامة رفعه الضمة الظاهرة على آخره، وهو مضاف.

الخُلُقِ: اسم مجرور بالإضافة، مضاف إليه، وعلامة جره الكسرة الظاهرة على آخره.

الجملة "إن أثقل شيء": ابتدائية، لا محل لها من الإعراب.

أعرب ما يلي:

١ ـ ليس شيء بأغلى من الوقت. ٢ ـ كان ابن قدامة إمام الحنابلة بجامع دمشق.

٣ ـ اصطفنا بسوات ومررنا هناك بحدائق غناء. ٤ ـ رفرفت راية الإسلام بعراق في عهد عمر ﷺ.

٦ ـ قال يزيد بن هارون: لم أر أعقل ولا أفضل ولا أروع من أبي حنيفة.

٥ ـ استشهد ثمامة بن أثال رضي الله عنه وهو يقاتل جيش مسيلمة الكذاب.

٧ ـ تزوج النبيﷺ سودة بنت زمعة رضي الله عنها بمكة بعد وفاة خديجة رضي الله عنها.

٨ ـ كان من ضحايا طاعون عمواس معاذ وأبو عبيدة وشرحبيل رضي الله عنهم.

الدرس الثامن والثلاثون

كنايات العدد

الأمثلة:

١ ـ كَمْ يَوْمًا فِي السَّنَةِ؟

٢ ـ كَمْ عِظَةٍ/ عِظَاتٍ يَضُمُّهَا الْقُرْآنُ بَيْنَ دَفَّتَيْهِ.

٣ ـ كَمْ رَجُلٍ/ رجالٍ أَدْرَكَتْهُ مَنِيَّتُهُ وَهُوَ فِي غَفْلَةٍ عنها.

٤ ـ كَمْ مِنْ سُوْرَةٍ/ سُوَرٍ حَفِظَ هَذَا الطِّفْلُ الصَّغِيْرُ.

٥ ـ عَلَىْ كَمْ بَلِيَّةٍ / بَلِيَّاتٍ صَبَرَ سَيِّدُنَا أَيُّوْبُ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

٦ ـ مَجْلِسَ كَمْ عَالِمٍ حَضَرْتَ؟

٧ ـ قال تعالى: كَأَيِّنْ مِّنْ نَبِيٍّ قَاتَلَ مَعَهُ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ.

٨ ـ اشْتَرَيْتُ كَذَا كُتُبًا.

٩ ـ رَكِبْتُ خِلَالَ رِحْلَتِيْ إِلَى مَكَّةَ كَذا سَيَّارَةً وَطَائِرَةً.

شرح وتفصیل:

مندرجہ بالا جملوں پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کم کی دو قسمیں ہیں: کم الاستفهامية اور کم الخبرية۔

کم الاستفهامية کے ذریعے مبہم تعداد و مقدار معلوم کی جاتی ہے، جیسے جملہ ۱۔ کَمْ يَوْمًا فِي السَّنَةِ؟ میں سال کے دنوں کی تعداد معلوم کی جارہی ہے۔ جبکہ کم الخبريّة کے ذریعے مبہم تعداد و مقدار بیان کی جاتی ہے، کم الخبرية ایسی بات کی خبر دیتا ہے جو تعجب، فخر یا افسوس پر دلالت کرتی ہے، چنانچہ جملہ۲۔ کَمْ عِظَةٍ/ عِظَاتٍ يَضُمُّهَا الْقُرْآنُ بَيْنَ دَفَّتَيْه میں متکلّم تعجب کے ساتھ کہہ رہا ہے کہ قرآن اپنے اندر کتنی نصیحتوں کو سمیٹے ہوئے ہے اور جملہ۳۔ كَمْ رَجُلٍ / رجالٍ أَدْرَكَتْهُ مَنِيَّتُهُ وَهُوَ فِي غَفْلَةٍ عنها میں متکلّم افسوس کے ساتھ کہہ رہا ہے کہ کتنے ہی لوگوں کو غفلت کی حالت میں موت

آ گئی۔ جملہ۴۔ كَمْ مِنْ سُوْرَةٍ/ سُوَرٍ حَفِظَ هَذَا الطِّفْلُ الصَّغِيْرُ میں متکلم فخر کے ساتھ کہہ رہا ہے کہ اس چھوٹے سے بچے نے کتنی ساری سورتیں حفظ کر لیں، چنانچہ كم الخبرية مبہم تعداد ومقدار کی زیادتی وکثرت پر دلالت کرتا ہے۔

كم الخبرية کی طرح كَأَيِّنْ[1] بھی تکثیر کا فائدہ دیتا ہے اور صدارت کلام چاہتا ہے لیکن كَأَيِّنْ کی تمیز اکثر من جارہ سے مجرور ہوتی ہے بخلاف كم کے اور اسکی خبر مفرد واقع نہیں ہوتی بلکہ جملہ فعلیہ ہوتی ہے، جیسے جملہ ۷۔ كَأَيِّنْ مِّنْ نَبِيٍّ قَاتَلَ مَعَهُ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ۔ (ترجمہ: بہت نبی ہو چکے ہیں جن کے ساتھ ہو کر بہت سے اللہ والے لڑے ہیں)۔

كَذَا كاف التشبيه اور ذا الإشارية کا مرکب ہے، ترکیب کے بعد یہ ایک نیا کلمہ بن جاتا ہے اور اپنے لفظی معنی (تشبیہ اور اشارے[2]) سے نکل کر مقدار یا تعداد کو کنایۃً بیان کرتا ہے[3]، یہ قلت اور کثرت دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے، جیسے جملہ ۸۔ اشْتَرَيْتُ كَذَا كُتُبًا میں كَذَا کثرت پر دلالت کررہا ہے اور جملہ ۹۔ رَكِبْتُ خِلَالَ رَحْلَتِيْ إِلَى مَكَّةَ كَذَا سَيَّارَةً وَطَائِرَةً میں كَذَا قلت پر دلالت کررہا ہے، کثرت یا قلت پر دلالت کی پہچان سیاق کلام سے ہوگی۔

چونکہ یہ چاروں کلمات كم الاستفهامية، كم الخبرية، كأين اور كذا کسی مبہم تعداد ومقدار پر دلالت کرتے ہیں اور عدد کو متعیّن کئے بغیر اس کے قائم مقام ہوتے ہیں اس لئے یہ كنايات العدد کہلاتے ہیں۔

أحكام كنايات العدد

۱۔ كم الاستفهامية کے ذریعے ماضی اور مستقبل دونوں کے بارے میں سوال کیا جاسکتا ہے، جبکہ كم الخبرية صرف ماضی کی خبر دینے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

۲۔ كم الاستفهامية اور كم الخبرية دونوں صدارت کلام چاہتے ہیں پس مضاف اور حرف جارہ کے اور کوئی عامل ان پر عمل نہیں کرتا جیسے جملہ (۱،۲) میں كم الاستفهامية اور كم الخبرية جملے کے شروع میں واقع ہوئے ہیں اور جملہ ۵ میں حرف جر على كم پر داخل ہے جبکہ جملہ ۶ میں كم الاستفهامية مجلس کی طرف مضاف ہے۔ كأين ہمیشہ جملے کی ابتداء میں واقع ہوتا ہے، جیسے جملہ ۷، كأين کے برعکس كذا ہمیشہ جملے کے درمیان میں واقع ہوتا ہے، جیسے کہ جملہ ۸ سے واضح ہے۔

---

(۱) اس کو تخفیف کے ساتھ كائن بھی پڑھتے ہیں۔ (۲) کبھی كذا تعداد ومقدار کے بجائے اپنے اصلی معنوں یعنی تشبیہ اور اشارے کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے، جیسے: المستحي لا يتعلم والمتكبر كذا، اس صورت میں کبھی اس پر هاء التنبيه بھی داخل ہوتی ہے جیسے: والمتكبر هكذا یا وهكذا المتكبر۔ (۳) کبھی كذا کے ذریعے (چاہے مکرر ہو یا غیر مکرر) عدد کے علاوہ بھی کسی عمل یا قول کو کنایۃً بیان کیا جاتا ہے جیسا کہ حدیث میں ہے: يُقَالُ لِلْعَبْدِ: أَتَذْكُرُ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا؟، يَأْتِي الشَّيْطَانُ أَحَدَكُمْ فَيَقُوْلُ مَنْ خَلَقَ كَذَا وَكَذَا؟

۳۔ كم الاستفهامية، كم الخبرية، كذا اور كأين ہمیشہ مبني علی السكون ہوتے ہیں اور انکے اعراب محلّی ہوتے ہیں، فرق صرف اتنا ہے کہ كم الاستفهامية، كم الخبرية اور كذا کے اعراب موقع محل کی مناسبت [1] سے في محل رفع یا نصب یا جر ہوتے ہیں جبکہ كأين کے اعراب موقع محل کی مناسبت سے في محل رفع اور نصب ہوتے ہیں اور في محل جر نہیں ہوتے، کیونکہ كأين پر نہ تو حرف جر داخل ہوسکتا ہے اور نہ ہی اس سے پہلے مضاف آسکتا ہے۔

۴۔ كم الاستفهامية اپنے لفظ کے اعتبار سے مفرد مذکر ہوتا ہے لیکن معنی کے اعتبار سے یہ بسا اوقات مثنی، جمع یا مؤنث پر بھی دلالت کرتا ہے چنانچہ لفظ کی رعایت کرتے ہوئے اس کے لئے مفرد مذکر کی ضمیر استعمال کرنا بھی جائز ہے اور معنی کی رعایت کرتے ہوئے مثنی، جمع یا مؤنث کی ضمیر بھی استعمال کر سکتے ہیں، جیسے: كَمْ طَالِبًا تَفَوَّقَ فِي الاخْتِبَارِ أو تَفَوَّقَا أو تَفَوَّقُوْا اور كم طَالِبَةً أَخْفَقَ أو أَخْفَقَتْ أو أَخْفَقَتَا أو أَخْفَقْنَ۔ اسی طرح كم الخبرية اپنے لفظ کے اعتبار سے مفرد مذکر ہوتا ہے لیکن معنی کے اعتبار سے یہ جمع پر دلالت کرتا ہے لہذا اس کے لفظ کی رعایت کرتے ہوئے مفرد مذکر اور معنی کے اعتبار سے مثنی، جمع یا مؤنث کی ضمیر بھی استعمال کی جاسکتی ہے لیکن زیادہ فصیح یہ ہے کہ ضمیر اس کی تمیز کے مطابق لائی جائے، جیسے: كَمْ امْرَأَةٍ رَبَّتْ أَوْلَادَهَا عَلَى مَبَادِئِ الدِّيْنِ فَأَصْبَحُوْا سَادَةَ الْمُسْلِمِيْنَ أو كَمْ نِسَاءٍ رَبَّيْنَ۔

۵۔ كم الاستفهامية کی تمیز مفرد منصوب ہوتی ہے لیکن اگر اس سے پہلے حرف جر واقع ہو یا مضاف ہو تو اس صورت میں اس کی تمیز منصوب بھی ہوسکتی ہے اور مجرور بھی، جیسے جملہ ۵۔ مَجْلِسَ كَمْ عَالِمًا / عَالِمٍ حَضَرْتَ۔ كم الاستفهامية اور اس کی تمیز کے درمیان فصل کرنا درج ذیل صورتوں میں جائز ہے:

(الف) اگر كم الاستفهامية اپنی تمیز کی طرف مضاف ہو تو ان کے درمیان شبه الجملة (یعنی جار مجرور اور

---

(۱) کم (خواہ استفہامیہ ہو یا خبریہ) کے اعراب کی درج ذیل صورتیں ہیں:

ا۔ مبتدا ہوگا جبکہ اسکے بعد فعل لازم ہو، جیسے: كَمْ سَفِيْنَةً غَادَرَت؟ یا ایسا فعل متعدی ہو جسکا مفعول بہ مذکور ہو، جیسے: كَمْ طَالِباً ضَرَبْتَه؟ یا ظرف یا جار مجرور ہو، جیسے: كَمْ طَالِبًا وراءَك ان تمام صورتوں میں کم کے اعراب مبتدأ مبني علی السكون في محل رفع ہونگے۔ ۲۔ اگر كَمْ کے بعد فعل متعدی ہو لیکن اسکا مفعول مذکور نہ ہو تو مفعول بہ ہوگا، جیسے: كَمْ جُزْءًا تَلَوْتَ مِنَ الْقُرْآنِ الْكَرِيْمِ؟ میں کم کے اعراب مفعولٌ به مبني علی السكون ہونگے۔

۳۔ اگر اس سے پہلے حرف جر یا مضاف ہو تو اس کے اعراب في محل جر ہونگے، جیسے: عَلَىٰ كَمْ مَوْضُوْعًا يَحْتَوِيْ هٰذَا الْكِتَابُ؟ اور مَجْلِسَ كَمْ عَالِمٍ حَضَرْتَ؟ ۔ اور ان صورتوں کے علاوہ کم کے اعراب عام طور پر مبتدا کے ہوتے ہیں۔ ۴۔ اگر کم کے بعد ظرف زمان یا ظرف مکان مذکور ہوں تو اس کے اعراب ظرف في محل نصب ہوتے ہیں، جیسے: كَمْ سَاعَةً قَضَيْتَهَا فِي الْمَسْجِدِ اور كَمْ مِيْلًا قَطَعَتِ السَّيَّارَةُ ۔ ۵۔ اگر کم کے بعد مصدر ہو یا اس کا نائب ہو تو اس کے اعراب مفعول مطلق في محل نصب ہوتے ہیں، جیسے: كَمْ طَوَافًا طُفْتَ حَوْلَ الْبَيْتِ۔

ظرف) سے فصل کرنا جائز ہے، جیسے: أُنَاسٌ كَمْ فِي عَهْدِ الصِّدِّيق رضي الله عنهُ قَبِيْلَةٍ ارْتَدُّوْا عَنِ الإِسْلَامِ أو أُنَاسٌ كَمْ بَعْدَ عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ قَبِيْلَةٍ ارْتَدُّوا عَنِ الإِسْلَامِ؟ اضافت کی صورت میں شبه الجملة کے علاوہ کوئی فاصل نہیں آ سکتا۔

(ب) اگر کم الاستفهامية کی تمیز حرف جر من کے ذریعے مجرور ہو تو دونوں کے درمیان شبه الجملة سے فصل کرنا بھی جائز ہے اور جملے سے فصل کرنا بھی، جیسے: كَمْ افْتَتَحَ مِن بِلادٍ فِي عَهْدِ الفَارُوْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ؟

(ج) اگر کم الاستفهامية کی تمیز منصوب ہو تو جملہ اور شبه الجملة دونوں سے فصل کرنا جائز ہے، مثلا: كَمْ فِي الحَافِلَةِ رَاكِبًا؟ كَم سِرْتَ مِيْلًا؟ البتہ اگر ایسا جملہ فاصل ہو جس کا فعل متعدی ہو اور اس کا مفعول بہ مذکور نہ ہو تو[1] تمیز کا مجرور بمن ہونا واجب ہوتا ہے تا کہ مفعول بہ سے التباس نہ ہو، جیسے: كَمْ اشْتَرَيْتَ مِنْ كِتَابٍ؟۔

۲۔ کم الخبرية کی تمیز مفرد، یا جمع مجرور بمن یا بالإضافة واقع ہوتی ہے لیکن افراد زیادہ فصیح ہے، جیسے جملہ۲۔ كَمْ عِظَةٍ/ عِظَاتٍ يَضُمُّهَا الْقُرْآنُ بَيْنَ دَفَّتَيْهِ۔ کم الخبرية اور اسکی تمیز کے درمیان فصل کی درج ذیل صورتیں ہیں:

(الف) اگر کم الخبرية اور اس کی تمیز کے درمیان جملہ فاصل کے طور پر آ جائے تو تمیز واجب النصب ہوتی ہے، جیسے: مَا أَغْلَى صُحْبَةَ الأَبْرَارِ فَكَمْ نَفَعَنَا[2] مِنْهُمْ قَوْلًا۔

(ب) اگر کم الخبرية اور اس کی تمیز کے درمیان جار و مجرور اور ظرف دونوں ایک ساتھ فاصل ہوں تو تمیز واجب النصب ہوتی ہے، جیسے: كَمْ دُوْنَ الحُصُوْلِ عَلَى الْعِلْمِ كَفَاحًا وَكَمْ لَهُ بَعْدَ حُصُوْلِهِ انْبِسَاطًا۔

(ج) اگر کم الخبرية اور اس کی تمیز کے درمیان صرف ظرف یا صرف جار و مجرور فاصل ہو تو تمیز کا مجرور کرنا بھی جائز ہے اور منصوب کرنا بھی البتہ نصب زیادہ فصیح ہے، جیسے: كَمْ دُوْنَ تَحْصِيْلِ العِلْمِ كَفَاحًا/ كَفَاحٍ۔

(د) اگر کم الخبرية اور اس کی تمیز کے درمیان فاصل جملے میں ایسا فعل متعدی ہو جسکا مفعول بہ مذکور نہ ہو تو تمیز کا مجرور بِمِنْ ہونا واجب ہوتا ہے تا کہ نصب کی حالت میں مفعول بہ سے التباس نہ ہو جائے، جیسے: كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنَّاتٍ وَّعُيُوْنٍ۔

۷۔ كأين کی تمیز اکثر اوقات مجرور بِمِنْ ہوتی ہے، جیسے جملہ۷۔ كَأَيِّنْ مِّنْ نَبِيٍّ قَاتَلَ مَعَهُ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ اور بسا اوقات

(۱) یعنی فعل کے لازم ہونے کی صورت میں یا فعل متعدی کے مفعول بہ کے مذکور ہونے کی صورت میں تمیز کا مجرور بمن ہونا واجب نہیں۔
(۲) اس صورت میں فعل کا فاعل ضمیر مستتر وجوبا ہوتی ہے جو کم پر لوٹتی ہے۔

منصوب بھی ہوتی ہے، جیسے: كَـأَيِّـنْ نِـعْـمَـةً أَسْبَغَهَا اللّٰهُ عَلَى خَلْقِهِ، کأیّن اور اس کی تمیز کے درمیان فصل جائز ہے لیکن اگر ایسا جملہ فاصل ہو جس کا فعل متعدی ہو اور اس کا مفعول بہ مذکور نہ ہو تو تمیز کا مجرور بِـمِـنْ ہونا واجب ہوتا ہے تاکہ مفعول بہ سے التباس نہ ہو، جیسے: كَـأَيِّنْ أَسْبَغَ اللّٰهُ عَلَى عِبَادِهِ مِنْ نِعْمَةٍ، کأیّن اگر مبتدا واقع ہو تو اس کی خبر ہمیشہ جملہ یا شبہ الجملة ہوتی ہے، جیسے: كَأَيِّنْ مِنْ صَالِحٍ يَفْسُدُ بِفَسَادِ الآخَرِ، كَأَيِّن مِنْ كُتُبِ الرِّجَالِ فِي مَكْتَبَةِ دَمِشْقَ۔

۸۔ کـــذا کی تمیز مفرد یا جمع منصوب وجوبا ہوتی ہے اور کـــذا حرف عطف واو کے ساتھ مکرر بھی واقع ہوتا ہے، جیسے: اشْتَرَيْتُ كَذَا وَكَذَا قَلَمًا۔

۹۔ کـم الاستـفـهـامية اور کـم الـخـبـرية کی تمیز کا حذف کرنا جائز ہے جبکہ جملہ میں کوئی ایسا قرینہ موجود ہو جو تمیز پر دلالت کرے، جیسے: قَالَ كَمْ لَبِثْتَ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا أَوْبَعْضَ يَوْمٍ کی تقدیر یوں ہوگی: قَالَ كَمْ يَوْمًا لَبِثْتَ۔

۱۰۔ کم الاستفهامية کی تمیز کے بعد واقع ہونے والا بدل همزة الاستفهام سے مقرون واقع ہوتا ہے، جیسے: كَمْ طَالِبًا فِي الفَصْلِ أَعَشَرَةٌ أَمْ عِشْرُوْنَ، میں عشرة "کم" کا بدل ہے اور هـمزة استفهامية سے مقترن ہے جبکہ کم الخبرية میں بدل سے پہلے هـمزہ الاستفهام نہیں آسکتا کیونکہ یہ استفهام کے بجائے اخبار پر دلالت کرتا ہے، چنانچہ اس کا بدل بل کے ساتھ واقع ہوتا ہے، جیسے: كَمْ طُلَّاب حَضَرُوْا ثَمَانِيْنَ بَلْ تِسْعِيْنَ۔

قواعد:

۱۔ کنایات العدد چار ہیں: کـم الاستفهامية، کـم الخبرية، کأين اور کذا۔

۲۔ کم الاستفهـامية کے ذریعہ مبہم تعداد ومقدار معلوم کی جاتی ہے اور اس کی تمیز مفرد منصوب ہوتی ہے۔

۳۔ کـم الخبرية کے ذریعہ مبہم تعداد ومقدار بیان کی جاتی ہے اور یہ مبہم تعداد ومقدار کی کثرت پر دلالت کرتا ہے اس کی تمیز مفرد یا جمع اور مجرور بمِن یا بالإضافة ہوتی ہے۔

۴۔ کـم الاستفهامية اور کـم الخبرية کی تمیز حذف کرنا بھی جائز ہے جبکہ جملہ میں کوئی ایسا قرینہ موجود ہو جو محذوف پر دلالت کرے۔

۵۔ کـأيـن، کم الخبرية کی طرح تعداد کی زیادتی کو بتاتا ہے اکثر اوقات اس کی تمیز مفرد، مجرور بمِن ہوتی ہے اور بسا اوقات منصوب ہوتی ہے نیز اس پر حرف جر داخل نہیں ہوتا اور اس کی خبر ہمیشہ جملہ یا شبـه الجملة

ہوتی ہے۔

۲۔ کذا کے ذریعے مقدار یا تعداد کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے، اس کی تمیز مفرد منصوب یا جمع منصوب ہوتی ہے، کذا حرف عطف کے ساتھ مکرر بھی واقع ہوتا ہے۔

التمرين - ١

استخرج من الجمل الآتية كنايات العدد وتمييزها، واذكر إعرابه وجوبًا وجوازًا:

نموذج: مه عن اتباع الهوى فكم قد أفاتك من فضيلة وكم قد أوقعك فيها من رذيلة.

كم: خبرية، كناية العدد. من فضيلة: تمييز كم الخبرية، مجرور بمن وجوبًا؛ لأجل الالتباس.

كم: خبرية، كناية العدد من رذيلة: تمييز كم، مجرور بمن جوازا.

٢ ـ على كم فقير تصدقت؟

٣ ـ كم من عمل يقرب صاحبه إلى الله تعالىٰ.

٤ ـ كم شيخا ركبت إليه المطايا؟

٥ ـ كم من معصية حالت دون المرء والنعمة.

٦ ـ قطفت كذا زهرة من البستان.

٧ـ كم بلدًا من العالم بلغته الدعوة الإسلامية؟

٨ـ كافأت المدرسة كذا وكذا طلابا.

٩ ـ لله درك يا واعظ فكم أسديت من معروف.

١٠ ـ كم حديث ورد في فضل قيام الليل.

١١ ـ كم ملك ملكوا الدنيا فأصبحوا تحت ظلمة القبور.

١٢ ـ كم من معصية أوجبت انكسار جاه وقُبح ذكر مع إثم.

١٣ ـ كم من علماء جمعوا العلم والعمل فاحتلوا المقام الأسمى.

١٤ ـ كم من مرغوب فيه يسوء ولا يسرّ ومرهوب منه ينفع ولا يضر.

١٥ ـ كم من آيات في السموات والأرض تدل على عظمة صانعها وقدرته.

١٦ ـ كم من طلاب شدوا رحالهم إلى الإمام أبي حنيفة رحمه الله لطلب العلم.

١٧ ـ كأين من عبد أعوزه الدهر بعد غِنى وكأين من عبد أدركه الغنى بعد الفقر.

١٨ ـ كم من بطل خاض غمار المعارك في سبيل الله مدافعًا عن الحق ومع ذلك مات على فراشه.

التمرين - ٢

هات جملة لكل ما يأتي:

١ - هكذا.
٢ - كم خبرية، وقعت ظرف زمان.
٣ - كذا، في معناه اللفظي.
٤ - كم خبرية، الضمير بعدها مفرد.
٥ - كأين، تمييزها منصوب.
٦ - كم استفهامية، تمييزها محذوف.
٧ - كأين، تمييزها مجرور بمن.
٨ - كم استفهامية، الضمير بعدها جمع.
٩ - كم خبرية، بعدها استفهام.
١٠ - كم استفهامية، وقعت ظرف مكان.
١١ - كم استفهامية، وقعت مبتدأ.
١٢ - كم استفهامية، وقعت مفعولاً مطلقا.
١٣ - كم خبرية، وقعت مضافًا إليه.
١٤ - كذا، وقع كناية عن العدد في محل جر.
١٥ - كم خبرية، تمييزها محذوف.
١٦ - كذا، وقع كناية عن العدد في محل نصب.
١٧ - كم خبرية، دخلها عليها حرف جر.
١٨ - كم استفهامية بعدها استفهام وبدله مقرون بالهمزة.
١٩ - كم استفهامية تمييزها مفرد مؤنث يفصل بينهما فاصل.
٢٠ - كم خبرية تمييزها مضاف اليه يفصل بينهما شبه الجملة.
٢١ - كم خبرية، يفصل بينها وبين تمييزها شبها الجملة كلاهما.
٢٢ - كم خبرية تمييزها مجرور بمن يفصل بينهما جملة فعلية استوفى مفعوله.
٢٣ - كم استفهامية تمييزها مجرور بمن يفصل بينهما جملة فعلية لم يستوف مفعوله.

التمرين - ٣

ترجم الجمل الآتية إلى الأردية:

١ - نسخت القبلة كذا مرة.
٢ - كم سنوات من حياتي طويت في غفلة.
٣ - كم كيد كاده اليهود للمسلمين.
٤ - كتب كم فنون ألفه السيوطي رحمه الله.

٥ ـ في كم ميلا / ميلٍ تقصر الصلاة؟ ٦ ـ كم حديثا متفق عليه بين البخاري ومسلم؟

٧ ـ كم أناس حفظوا القرآن ثم تساهلوا عنه فنسوه.

٨ ـ كم حيطة احتاطه المحدثون في أخذ حديث الرسول ﷺ.

٩ ـ كم حديث في الصحيحين غريب ، فليس كل غريب ضعيفًا.

١٠ ـ كأين من العلماء أفنوا أعمارهم في سبيل الحفاظ على الإسلام.

١١ ـ على كم روبيةٍ تجب الأضحية وصدقة الفطر ويحرم أخذ الزكاة؟

١٢ ـ صلى الإمام أبو حنيفة رحمه الله صلاة الفجر بوضوء صلاة العشاء كذا سنة.

١٣ ـ كم فقيها كانوا أركان شورى الإمام أبو حنيفة رحمه الله في تدوين المسائل؟

١٤ ـ كأين تلميذا يفوق أستاذه! لقد صدق ﷺ إذ قال: رب مبلغ أوعى له من سامع أو كما قال ﷺ.

التمرين ـ ٤

ترجم إلى العربية:

۱۔امام بخاری کی صحیح میں کتنی ثلاثیات ہیں؟

۲۔امام برہان الدین نے ہدایہ کی تالیف کتنے سالوں میں مکمّل کی؟

۳۔مظاہر اگر روزوں پر قادر نہ ہو تو کتنے مسکینوں کو کھانا کھلائے گا؟

۴۔آپ اور عیسی علیہما الصلاۃ والسلام کے درمیان کا زمانہ فترت کتنا تھا؟

۵۔کتنے صحابہ ایسے ہیں جو اسلام کی خاطر دور دراز ملکوں میں مدفون ہیں۔

۶۔امام شافعی نے عربی ہونے کے باوجود کتنے سال عربی سیکھنے میں لگائے۔

۷۔آپ ﷺ نے ۶۳ سال کی عمر پائی اور اتنی ہی ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بھی۔

۸۔کتنے نمازی ایسے ہیں جو سستی اور کاہلی کی وجہ سے جماعت کے ثواب سے محروم رہتے ہیں۔

۹۔اللہ تعالی کے کتنے ولی ایسے ہیں جن کی نظر میں دنیا مکڑی کے جالے سے زیادہ بے حیثیت ہے۔

۱۰۔ کتنے لوگ ایسے ہیں جو دنیا میں بھی تھک رہے ہیں اور آخرت میں بھی ان کے لئے کوئی راحت نہیں۔

التمرين - ٥

استخرج من الآيات الآتية كنايات العدد ومميزها:

نموذج: سَلْ بَنِي إِسْرَائِيْلَ كَمْ آتَيْنَاهُمْ مِنْ آيَةٍ بَيِّنَةٍ.

كم: خبرية من كنايات العدد. من آية: تمييز كم الخبرية مجرور بمن وجوبًا لأجل الالتباس.

٢ـ وَكَمْ أَرْسَلْنَا مِن نَّبِيٍّ فِي الْأَوَّلِيْنَ.

٣ـ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً بِإِذْنِ اللّٰهِ.

٤ـ وَكَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً.

٥ـ وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ أَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا.

٦ـ وَكَأَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ أَمْلَيْتُ لَهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ.

٧ـ وَكَأَيِّنْ مِّنْ دَابَّةٍ لَا تَحْمِلُ رِزْقَهَا اللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَإِيَّاكُمْ.

٨ـ وَكَأَيِّنْ مِّنْ آيَةٍ فِي السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا.

٩ـ أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَى الْأَرْضِ كَمْ أَنْبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ.

١٠ـ قَالَ كَمْ لَبِثْتُمْ فِي الْأَرْضِ عَدَدَ سِنِيْنَ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ.

١١ـ أَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسَاكِنِهِمْ.

١٢ـ وَكَمْ مِّنْ مَلَكٍ فِي السَّمٰوَاتِ لَا تُغْنِي شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا إِلَّا مِنْ بَعْدِ أَنْ يَّأْذَنَ اللّٰهُ لِمَن يَّشَاءُ وَيَرْضٰى.

التمرين - ٦

استخرج من الأحاديث الآتية كنايات العدد وتمييزها، واذكر إعرابه وجوبًا أو جوازًا:

نموذج: عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ كُنْتُ إِلَى جَنْبِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ فَقِيْلَ لَهُ: كَمْ غَزَا النَّبِيُّ ﷺ مِنْ غَزْوَةٍ؟ قَالَ: تِسْعَ عَشْرَةَ. قِيْلَ: كَمْ غَزَوْتَ أَنْتَ مَعَهُ؟ قَالَ: سَبْعَ عَشْرَةَ.

كم: استفهامية، من كنايات العدد. من غزوة: تمييز "كم" الاستفهامية، مجرور بمن وجوبًا؛ لأجل الالتباس. كم: استفهامية من كنايات العدد، وتمييزها محذوف، تقديره: "غزوةً".

٢ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: كَمْ مِنْ عِذْقٍ مُدَلًّى لِأَبِيْ الدَّحْدَاحِ فِي الْجَنَّةِ.

٣ ـ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أُتِيَ بِاللَّبَنِ قَالَ: كَمْ فِي الْبَيْتِ بَرَكَةً أَوْ بَرَكَتَيْنِ.

٤ ـ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فِي كَمْ أَقْرَأُ الْقُرْآنَ؟ قَالَ: اخْتِمْهُ فِيْ شَهْرٍ. قُلْتُ: إِنِّي أُطِيْقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ.

٥ ـ عَنْ مُعَاذَةَ أَنَّهَا سَأَلَتْ عائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: كَمْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيْ صَلَاةَ الضُّحٰى؟ قَالَتْ: أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ وَيَزِيْدُ مَا شَاءَ.

٦ ـ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى قَالَ: إِحْيَاءُ الْحَدِيْثِ مُذَاكَرَتُهُ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ! كَمْ مِنْ حَدِيْثٍ أَحْيَيْتَهُ فِيْ صَدْرِيْ كَانَ قَدْ مَاتَ.

٧ ـ قَالَ: ثُمَّ يُقَالُ: أَخْرِجُوْا بَعْثَ النَّارِ فَيُقَالُ: مِنْ كَمْ؟ قَالَ: مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ، قَالَ: فَذَاكَ يَوْمًا يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا وَذٰلِكَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ.

٨ ـ أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِإِنَاءٍ وَهُوَ بِالزَّوْرَاءِ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ قَالَ قَتَادَةُ: قُلْتُ لِأَنَسٍ: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: ثَلَاثَ مِائَةٍ أَوْ زُهَاءَ ثَلَاثِ مِائَةٍ.

٩ ـ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَمْ أَعْفُوْ عَنِ الْخَادِمِ؟ فَصَمَتَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَمْ أَعْفُوْ عَنِ الْخَادِمِ؟ فَقَالَ: كُلَّ يَوْمٍ سَبْعِيْنَ مَرَّةً.

١٠ ـ سُئِلَ جَابِرٌ رضي الله عنه: كَمْ كَانُوْا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ؟ قَالَ: كُنَّا أَرْبَعَ عَشْرَةَ مَائَةً فَبَايَعْنَاهُ وَعُمَرُ آخِذٌ بِيَدِهِ تَحْتَ الشَّجَرَةِ وَهِيَ سَمُرَةٌ فَبَايَعْنَاهُ غَيْرَ جَدِّ بْنِ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيِّ اخْتَبَأَ تَحْتَ بَطْنِ بَعِيْرِهِ.

١١ ـ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: مَا أَدْرِيْ كَمْ رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَائِمًا فِي السُّوْقِ يَقُوْلُ: يُقْبَضُ الْعِلْمُ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قَالَ: قِيْلَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا الْهَرْجُ؟ قَالَ بِيَدِهِ هٰكَذَا وَحَرَّفَهَا.

١٢ ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً، وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً لِدُوْنِ الْأُوْلٰى، وَإِنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً لِدُوْنِ الثَّانِيَةِ.

١٣ ـ عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ أَبِيْ شَيْخٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ سَالِمٍ فَمَرَّ بِنَا رَكْبٌ لِأُمِّ الْبَنِيْنَ مَعَهُمْ أَجْرَاسٌ فَحَدَّثَ نَافِعًا سَالِمٌ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رَكْبًا مَعَهُمْ جُلْجُلٌ كَمْ تَرٰى هٰؤُلَاءِ مِنَ الْجُلْجُلِ.

١٤ ـ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ أَنَّهُ طَبَخَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قِدْرًا فِيْ لَحْمٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: نَاوِلْنِي ذِرَاعَهَا فَنَاوَلْتُهُ فَقَالَ: نَاوِلْنِيْ ذِرَاعَهَا فَنَاوَلْتُهُ فَقَالَ: نَاوِلْنِيْ ذِرَاعَهَا فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! كَمْ لِلشَّاةِ مِنْ ذِرَاعٍ؟ قَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسِي بِيَدِهِ! لَوْ سَكَتَّ لَأَعْطَتْكَ ذِرَاعًا مَا دَعَوْتَ بِهِ.

١٥ ـ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَو قَد جَاءَ مَالُ البَحرَينِ قَد أعطَيتُكَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا فَلَم يَجِئْ مَالُ البَحرَينِ حَتَّى قُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ، فَلَمَّا جَاءَ مَالُ البَحرَينِ أَمَرَ أَبُوبَكرٍ فَنَادَى مَن كَانَ لَهُ عِندَ النَّبِيِّ ﷺ عِدَةٌ أو دَينٌ فَليَأْتِنَا فَأَتَيتُهُ فَقُلتُ: إنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِي كَذَا وَكَذَا فَحَثَى لِي حَثيَةً فَعَدَدتُهَا فَإِذَا هِيَ خَمسُ مِائَةٍ وَقَالَ: خُذْ مِثلَيهَا.

التمرين ـ ٧

ميّز من الأحاديث الآتية "كذا" الواقعة كنايةً عن العدد عن غيرها وأعربه:

نموذج: قَالَ ﷺ يَوْمَ بَدْرٍ: مَنْ فَعَلَ كَذَا وَكَذَا فَلَهُ مِنَ النَّفْلِ كَذَا وَكَذَا.

كذا و كذا: كناية عن العمل في محل نصب مفعول به. كذا و كذا: كناية عن العدد في محل رفعٍ مبتدأ مؤخر.

٢ ـ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: مَا سَمِعْتُ عُمَرَ ﷺ لِشَيْءٍ قَطُّ يَقُوْلُ: إِنِّي لَأَظُنُّهُ كَذَا إِلَّا كَانَ كَمَا يَظُنُّ.

٣ ـ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا يُحَدِّثُ بِنَحْوٍ مِن ثَلَاثِيْنَ أَلْفَ حَدِيْثٍ مَا أَسْتَحِلُّ أَنْ أَذْكُرَ مِنْهَا شَيْئًا وَأَنَّ لِي كَذَا وَكَذَا.

٤ ـ قَالَ ﷺ: قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: إِنَّ أُمَّتَكَ لَا يَزَالُوْنَ يَقُولُونَ مَا كَذَا مَا كَذَا حَتّٰى يَقُولُوا: هَذَا اللّٰهُ خَلَقَ الخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰه.

٥ ـ قَالَ ﷺ: يَأْتِي الشَّيْطَانُ أَحَدَكُم فَيَقُوْلُ مَنْ خَلَقَ كَذَا؟ مَنْ خَلَقَ كَذَا؟ حَتّٰى يَقُولُ: مَن خَلَقَ رَبَّكَ؟ فَإِذَا بَلَغَهُ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ وَلْيَنْتَهِ.

٦ ـ قَالَ ﷺ: المَدِينَةُ حَرَمٌ مِن كَذَا إِلَى كَذَا لا يُقطَعُ شَجَرُهَا وَلا يُحدَثُ فِيهَا حَدَثٌ مَن أحدَثَ حَدَثًا فَعَلَيهِ لَعنَةُ اللّٰهِ وَالمَلائِكَةِ وَالنَّاسِ أجمَعِينَ.

٧ـ مَرَّ ﷺ بِقَوْمٍ يُلَقِّحُونَ فَقَالَ: لَوْ لَمْ تَفْعَلُوا لَصَلُحَ، قَالَ فَخَرَجَ شِيْصًا فَمَرَّ بِهِمْ فَقَالَ: مَا لِنَخْلِكُم؟ قَالُوا: قُلْتَ: كَذَا وَكَذَا قَالَ: أَنْتُمْ أَعْلَمُ بِأَمْرِ دُنْيَاكُم.

٨ـ مَرِضَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: مُرُوا أَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَقَالَت عَائِشَةُ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ كَذَا، فَقَالَ مِثْلَهُ فَقَالَت مِثْلَهُ فَقَالَ: مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَإِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ.

٩ـ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت: سَمِعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا يَقْرَأُ فِي سُوْرَةٍ بِاللَّيْلِ فَقَالَ: يَرْحَمُهُ اللّٰهُ! لَقَدْ ذَكَرَنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً كُنْتُ أُنْسِيتُهَا مِنْ سُوْرَةِ كَذَا وَكَذَا.

١٠ـ قَالَ ﷺ: لا تُسَافِرِ المَرْأَةُ إلا مَعَ ذِي مَحرَمٍ وَلا يَدخُلُ عَلَيهَا رَجُلٌ إلا وَمَعَهَا مَحرَمٌ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنِّي أُرِيدُ أن أخرُجَ فِي جَيشِ كَذَا وَكَذَا وَامرَأَتِي تُرِيدُ الحَجَّ؟ فَقَالَ ﷺ: أُخرُجْ مَعَهَا.

١١ـ قَالَ ﷺ: كُلُّ أُمَّتِي مُعَافًى إِلَّا الْمُجَاهِرِيْنَ وَإِنَّ مِنَ المُجَاهَرَةِ أَنْ يَعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلاً ثُمَّ يُصْبِحَ وَقَدْ سَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَيَقُولُ: يَا فُلَانُ! عَمِلْتُ البَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَد بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللّٰهِ عَنْهُ.

١٢ـ قَالَ ﷺ: صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا: قَومٌ مَعَهُم سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ البَقَرِ يَضْرِبُوْنَ بِهَا النَّاسَ، وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيْلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُؤُوْسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ البُخْتِ المَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيْحَهَا وَإِنَّ رِيْحَهَا لَيُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ كَذا وَكَذَا.

١٣ـ أَثْنَى رَجُلٌ عَلَى رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: وَيْلَكَ! قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ، قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ مِرَارًا ثُمَّ قَالَ: مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَادِحًا أخاهُ لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ أَحْسِبُ فُلَانًا وَاللّٰهُ حَسِيْبُهُ وَلَا أُزَكِّي عَلَى اللّٰهِ أَحَدًا أَحْسِبُهُ كَذَا وَكَذَا إِنْ كَانَ يَعْلَمُ ذَلِكَ مِنْهُ.

١٤ـ أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ إِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ ﷺ فَقَالَ: مَا لِي فِي النِّسَاءِ مِن حَاجَةٍ فَقَالَ رَجُلٌ: زَوِّجْنِيْهَا، قَالَ: أَعْطِهَا ثَوْبًا قَالَ: لَا أَجِدُ، قَالَ: أَعْطِهَا وَلَو خَاتَمًا مِن حَدِيْدٍ فَاعْتَلَّ لَهُ فَقَالَ: مَا مَعَكَ مِنَ القُرْآنِ؟ قَالَ: كَذَا وَ كَذَا، قَالَ ﷺ: فَقَد زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ القُرْآنِ.

١٥ـ قَالَ ﷺ: ثَلَاثَةٌ لا يَنظُرُ اللّٰهُ إِلَيهِم يَومَ القِيَامَةِ وَلا يُزَكِّيهِم وَلَهُم عَذَابٌ أَلِيمٌ، رَجُلٌ كَانَ لَهُ فَضلُ مَاءٍ بِالطَّرِيقِ فَمَنَعَهُ مِن ابنِ السَّبِيلِ، وَرَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا لا يُبَايِعُهُ إِلَّا لِدُنْيَاهُ فَإِنْ أَعْطَاهُ مِنْهَا رَضِيَ وَإِنْ لَمْ يُعْطِهِ مِنْهَا سَخِطَ، وَرَجُلٌ

أَقَامَ سِلْعَتَهُ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ: وَاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ لَقَدْ أَعْطَيْتُ بِهَا كَذَا وَكَذَا فَصَدَّقَهُ رَجُلٌ ثُمَّ قَرَأَ هٰذِهِ الآيَةَ ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا﴾.

التمرين ـ ٨

نموذج في الإعراب:

كم بائسا مددت إليه يد المعونة ؟

كم: كم الاستفهامية، مبنية على السكون، في محل رفع، مبتدأ.

بائسا: تمييز "كم "الاستفهامية، منصوب، وعلامة نصبه الفتحة الظاهرة على آخره.

مددت: فعل ماض، مبني على السكون؛ لاتصاله بالضمير المتصل، وفاعله "ت" ضمير متصل، في محلّ رفعٍ.

إليه: إلى: حرف جر، مبني على السكون، لا محل لها من الإعراب، **ه:** ضمير متصل، في محل جر، والجار والمجرور متعلقان بالفعل "مددت".

يد: مفعول به منصوب، وعلامة نصبه الفتحة الظاهرة على آخره، وهو مضاف.

المعونة: اسم مجرور بالإضافة، مضاف إليه، وعلامة جره الكسرة الظاهرة على آخره.

الجملة "كم بائسًا": ابتدائية، لا محل لها من الإعراب.

الجملة "مددت": الجملة من الفعل والفاعل، في محل رفع خبر.

أعرب ما يأتي:

١ ـ كَمْ وَلَدًا اتَّخَذْتَ صَدِيقًا لَكَ؟

٢ ـ كَمْ سَاعَةٍ يَقْضِيْهَا الإِنْسَانُ فِي غَفْلَةٍ مِنْ رَبِّهِ.

٣ ـ ارْتَحَلَ الْبُخَارِيُّ لِلْعِلْمِ كَذَا رَحْلَةً.

٤ ـ كَم جَوْلَةً جَالَ الدُّعَاةُ فِي سَبِيْلِ نَشْرِ الدِّيْنِ الحَنِيْفِ؟

٥ ـ كَأَيِّنْ مِنْ نَبِيٍّ قَاتَلَ مَعَهُ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ.

٦ ـ كَأَيِّنْ مِنْ طُلَّابِ الْعِلْمِ يُطْفِئُوْنَ نُورَ الْعِلْمِ بِالمَعَاصِي.

٧ ـ كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنَّاتٍ وَّعُيُوْنٍ وَّزُرُوْعٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ وَّنَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا فَاكِهِيْنَ.

الدرس التاسع والثلاثون

النسب

(القاعدة العامة للنسب)

الأمثلة:

١ـ عَرَبٌ	عَرَبِيٌّ	٢ـ بَاكِسْتَانُ	بَاكِسْتَانِيٌّ
٣ـ أَدَبٌ	أدبيٌّ	٤ـ جَوْهَرٌ	جَوْهَرِيٌّ

شرح وتفصیل:

کسی اسم، ملک، شہر، قبیلہ، پیشے وغیرہ سے تعلّق یا نسبت ظاہر کرنے کے عربی زبان میں مختلف طریقے ہیں، مثلا اگر ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ عمر کا تعلّق پاکستان سے ہے تو اس کا ایک طریقہ تو یہ ہے کہ ہم یوں کہیں کہ عمر من باكستان اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ہم اس بات کو اس طرح تعبیر کریں کہ عمر باكستاني۔ دوسرا طریقہ پہلے طریقے سے بہ نسبت آسان اور مختصر ہے کیونکہ اس میں صرف یاء مشددۃ کا اضافہ کیا گیا ہے۔ کسی اسم، ملک، قبیلہ، شہر، پیشے وغیرہ سے تعلّق ظاہر کرنے کے لئے اس کے اخیر میں یاء مشددہ کے اضافہ کے عمل کو "نسب" کہتے ہیں، اور یہ یاء یاء النسب کہلاتی ہے۔ اور جس اسم کے آخر میں یاء النسب ملحق ہوتی ہے اسے منسوب إليه کہتے ہیں۔ اسم کو منسوب کرنے سے اس میں تین طرح کی تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں: ا۔ لفظی تبدیلی ۲۔ معنوی تبدیلی ۳۔ حکمی تبدیلی

لفظی تبدیلی:

یہ ہے کہ اسم کے آخر میں یاء مشددہ کا اضافہ کر دیا جاتا ہے اور اس سے پہلے والا حرف مکسور ہو جاتا ہے اور حرف مکسور کے اعراب یاء مشددہ کی طرف منتقل ہو جاتے ہیں، جیسے: عربٌ سے عَرَبِيٌّ۔

معنوی تبدیلی:

یہ ہے کہ اسم منسوب إليه یاء النسب لگنے کے بعد نسبت کو ظاہر کرتا ہے۔

حکمی تبدیلی:

اسم منسوب إلیه مؤول بالمشتق ہوتا ہے جس کی تأویل، منسوب إلی کذا سے کی جاسکتی ہے لہذا اس کے ساتھ صفہ مشتقہ کی طرح کا معاملہ کیا جاتا ہے، چنانچہ یہ نعت بھی بن سکتا ہے، جیسے: زَیْدٌ رَجُلٌ بَاکِسْتَانِيٌّ اور ضمیر مستتر اور اسم ظاہر کو فاعل ہونے کی بنا پر مرفوع کرتا ہے، مثلاً: زَیْدٌ بَاکِسْتَانِيٌّ میں ھو ضمیر مستتر ہے جو کہ باکستانيٌّ کا فاعل في محل رفع ہے اور أَحْمَدُ بَاکِسْتَانِيٌّ أَبُوْهُ میں أَبُوْهُ باکستانيٌّ کا فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع بالواو ہے۔

ما یستثنی من القاعدة العامة

النسب إلی المقصور

الأمثلة:

١۔ فَتًی　فَتَوِيٌّ　　٢۔ مَلْهی　مَلْهِيٌّ

٣۔ كَنَدَا　كَنَدِيٌّ　　٤۔ مُصْطَفی　مُصْطَفِيٌّ

٥۔ مُسْتَشْفی　مُسْتَشْفِيٌّ

شرح وتفصیل:

مندرجہ بالا مثالیں مقصور اسماء پر مشتمل ہیں۔ ان اسماء میں نسبت ظاہر کرتے وقت مندرجہ ذیل قواعد کو ملحوظ رکھا جاتا ہے:

١۔ اگر مقصور اسم میں الف مقصورہ دو حرفوں کے بعد واقع ہو تو اس کی طرف نسبت کرتے ہوئے الف مقصورہ کو واو میں بدل دیا جاتا ہے، جیسے مثال ١۔ میں فَتًی کی نسبت فَتَوِيٌّ ہے۔

٢۔ اگر الف مقصورہ تین حرفوں کے بعد واقع ہو اور اس کا دوسرا حرف ساکن ہو تو اس کی نسبت کو تین صورتوں میں ظاہر کرسکتے ہیں:

(ا) الف مقصورہ کو حذف کرنے کے بعد اس کے آخر میں یاء مشددہ کا اضافہ کردیا جائے اور یاء مشدد سے پہلے والے

حرف کو کسرہ دے دیا جائے، جیسے: مَلْهٰى سے مَلْهِيٌّ۔ اگر الف مقصورہ تأنیث کے لئے ہو تو حذف بہتر ہے، جیسے حُبْلٰی سے حُبْلِيٌّ بنانا بہتر ہے۔

(ب) الف مقصورہ کو واو سے بدل دیا جائے، جیسے: بِنْهَا سے بِنْهَوِيٌّ اور مَلْهَى سے مَلْهَوِيٌّ۔ خصوصا اگر الف مقصورہ منقلبہ ہو تو اس کو واو سے بدلنا بہتر ہے، جیسے: مَلْهَوِيٌّ۔

(ج) الف مقصورہ کو واو سے بدل کر اس سے پہلے الف کا اضافہ کر دیا جائے، جیسے: مَلْهَاوِيٌّ۔

۳۔ اگر الف مقصورہ تین حرفوں کے بعد ہو اور حرف ثانی متحرک ہو تو اس کی نسبت ظاہر کرتے وقت الف مقصورہ کو حذف کر دیا جاتا ہے، جیسے: كَنَدَا سے كَنَدِيٌّ ہوگا۔

۴۔ اگر الف مقصورہ چار یا پانچ حرف کے بعد واقع ہو تو اس کی نسبت ظاہر کرتے وقت اس کو حذف کر دیا جاتا ہے، جیسے مُصْطَفَى سے مُصْطَفِيٌّ اور مُسْتَشْفَى سے مُسْتَشْفِيٌّ ہوگا۔

النسب إلى المنقوص

الأمثلة:

١ ـ العَمِي الْعَمَوِيُّ ٢ ـ الدَّاعِي الدَّاعِيُّ، الدَّاعَوِيُّ

٣ ـ المُهْتَدِي المُهْتَدِيُّ ٤ ـ الْمُسْتَقْصِي الْمُسْتَقْصِيُّ

شرح وتفصیل:

مندرجہ بالا مثالیں منقوص اسماء پر مشتمل ہیں۔ ان اسماء میں نسبت ظاہر کرتے وقت درج ذیل قواعد کو ملحوظ رکھا جاتا ہے:

۱۔ اگر منقوص اسم میں حرف منقوص دو حرف کے بعد واقع ہو تو اس کی نسبت ظاہر کرتے وقت اس کو واو میں بدل دیتے ہیں اور اس سے پہلے والے حرف کو مفتوح بنا دیتے ہیں، جیسے مثال ۱۔ العَمِي واو کے اضافہ کے بعد العَمَوِيُّ بن گیا۔

۲۔ اگر حرف منقوص تین حروف کے بعد واقع ہو تو اس کی نسبت ظاہر کرتے وقت اس میں دو صورتیں جائز ہے:

(ا) یاء منقوصہ کو حذف کر کے اس کے آخر میں یاء مشددہ کا اضافہ کر دیا جائے، جیسے: الداعي سے الداعيُّ بنے گا۔

(ب) یاء منقوصہ کو واو سے بدل کر اس کے بعد یاء مشددہ کا اضافہ کر دیا جائے اور واو سے پہلے والے حرف کو مفتوح بنا دیا جائے جیسے: الداعي سے الدَّاعَوِيُّ۔

۳۔ اگر حرف منقوص چار یا چار سے زائد حروف کے بعد واقع ہو تو اس کو حذف کرنے کے بعد یاء مشددہ کا اضافہ کر دیتے ہیں، جیسے مثال ۳۔ المُهْتَدِي سے المُهتدِيُّ اور مثال ۴۔ الْمُستَقصِي سے الْمُستقصِيُّ ہوگا۔

النسب إلى الممدود

الأمثلة:

١۔ ابْتِدَاءٌ ابْتِدَائِيٌّ ٢۔ حَوْرَاءُ حَوْرَاوِيٌّ

٣۔ شِفَاءٌ شِفَائِيٌّ، شِفَاوِيٌّ

شرح وتفصیل:

مندرجہ بالا مثالیں ممدود اسماء پر مشتمل ہیں۔ ان کی نسبت ظاہر کرنے کے لئے ان کے ساتھ وہی معاملہ کیا جاتا ہے جو کہ ان کو مثنی اور جمع بناتے وقت کیا جاتا ہے، چنانچہ اگر اسم ممدود کی ہمزہ اصلی ہو تو اس کو منسوب بناتے وقت ہمزہ کو باقی رکھا جاتا ہے اور اس کے بعد یاء مشددہ کا اضافہ کر دیا جاتا ہے، جیسے مثال ۱۔ ابتداء سے ابتِدَائِيٌّ بنے گا۔

اگر اسم ممدود کی ہمزہ تأنیث کے لئے ہو تو اس کو منسوب بناتے وقت واو میں بدل دیا جاتا ہے اور یاء مشددہ کا اضافہ کر دیا جاتا ہے، جیسے مثال ۲۔ حَوراء سے حَوراوِيٌّ بنے گا۔

اگر اسم ممدود کی ہمزہ کسی حرف اصلی سے بدلی ہوئی ہو تو اس میں دو صورتیں جائز ہیں:

(ا) ہمزہ کو باقی رکھا جائے اور اس کے بعد یاء مشددہ کا اضافہ کر دیا جائے، جیسے مثال ۳۔ شِفَاء سے شِفَائِيٌّ بنے گا۔

(ب) اس ہمزہ کو واو سے بدل دیا جائے اور اس کے بعد یاء مشددہ کا اضافہ کر دیا جائے، جیسے: شِفَاء سے شِفَاوِيٌّ۔

قواعد:

نسب میں اسم کے آخر میں یاء مشدد کا اضافہ کر کے اس سے پہلے والے حرف کو مکسور کر دیا جاتا ہے اور اس اسم کو منسوب إليه کہتے ہیں۔ نسب کا عام قاعدہ یہی ہے البتہ اس قاعدے سے کئی صورتیں مستثنی ہیں جن میں

بعض درج ذیل ہیں:

ا۔مقصوراسم میں نسبت ظاہر کرنے کے لئے جب اسکے آخر میں یـــاء النسبة کا اضافہ کیا جاتا ہےتو اس میں درج ذیل تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں:

(ا) اگر اسم ثلاثی ہوتو ألف مقصورہ کو واو میں بدل دیا جاتا ہےاور اس سے پہلے والے حرف کو کسرہ دے دی جاتی ہے۔

(ب) اگر اسم رباعی ہواور دوسرا حرف ساکن ہوتو اس میں تین صورتیں جائز ہیں: ا۔الف مقصورہ کو حذف کرنا ۲۔ألف کو واو سے بدلنا ۳۔واو سے بدلنا اور اس سے پہلے ألف کا اضافہ کرنا۔

(ج) اگر رباعی ہواور دوسرا حرف متحرک ہو یا خماسی ہو یا سداسی ہوتو ألف مقصورہ کو وجوبا محذوف کر دیا جاتا ہے۔

۲۔جب منقوص اسم کے آخر میں یاء النسبة کا اضافہ کیا جاتا ہےتو درج ذیل تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں:

(ا) اگر اسم ثلاثی ہوتو اس کی یاء کو واو میں بدل دیا جاتا ہےاور اس سے پہلے والے حرف کو فتحہ دے دی جاتی ہے۔

(ب) اگر اسم رباعی ہوتو دوصورتیں جائز ہیں: ا۔یاء کو حذف کرنا ۲۔یاء کو واو سے بدل کر پہلے والے حرف کو فتحہ دینا۔

(ج) اگر اسم خماسی یا سداسی ہوتو یاء کو وجوبا محذوف کر دیا جاتا ہے۔

۳۔اسم ممدود میں نسبت ظاہر کرنے کے لئے جب اس کے آخر میں یـاء مشدد کا اضافہ کیا جاتا ہےتو اس میں درج ذیل تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں:

(ا) اگر ہمزہ اصلیہ ہوتو وہ اپنے حال پر باقی رہتی ہے۔

(ب) اگر ہمزہ زائدہ مؤنث کے لئے ہوتو اس کو واو سے بدل دیا جاتا ہے۔

(ج) اگر ہمزہ واو یا یاء سے بدلی ہوئی ہوتو اس میں دوصورتیں جائز ہیں: ا۔اصلی حالت پر باقی رکھا جائے ۲۔واو سے بدل دیا جائے۔

النسب إلى ما فيه ياء مشددة أو تاء التأنيث

الأمثلة:

١ ۔ حَيٌّ	حَيَوِيٌّ	٢ ۔ لَيٌّ	لَوَوِيٌّ
٣ ۔ عَدِيٌّ	عَدَوِيٌّ	٤ ۔ أُمَيَّةٌ	أُمَوِيٌّ
٥ ۔ كُرْسِيٌّ	كُرْسِيٌّ	٦ ۔ شَافِعِيٌّ	شَافِعِيٌّ
٧ ۔ سَيِّدٌ	سَيْدِيٌّ	٨ ۔ أُسَيِّدٌ	أُسَيْدِيٌّ
٩ ۔ فَاطِمَةُ	فَاطِمِيٌّ	١٠ ۔ القَاهِرَةُ	قَاهِرِيٌّ

شرح وتفصیل:

مندرجہ بالا مثالیں ایسے اسماء پر مشتمل ہیں جن میں حرف یاء، مشدد ہے یا ان کے آخر میں تاء تأنیث موجود ہے۔

ان اسماء میں نسبت ظاہر کرتے وقت درج ذیل قواعد کو ملحوظ رکھا جاتا ہے:

۱۔ اگر یاء مشددہ ایک حرف کے بعد واقع ہو تو اس کو منسوب بناتے وقت ادغام ٹوٹ جاتا ہے (یعنی حيـيٌ، لـيـيٌ) اور پہلی یاء اپنی اصلی حالت میں آجاتی ہے جبکہ دوسری یاء واو میں بدل جاتی ہے (یعنی لـوِوٌ، حيِوٌ) اور واو سے پہلے والا حرف مفتوح (لَوَوٌ، حَيَوٌ) ہو جاتا ہے جیسے: حيٌّ سے حيويٌّ اور ليٌّ سے لَوَوِيٌّ۔

۲۔ اگر یاء مشددہ دو حرف کے بعد واقع ہو تو اس کو منسوب بناتے وقت ادغام ٹوٹ جاتا ہے اور پہلی یاء کو حذف کر دیا جاتا ہے (یعنی عَدِيٌ) جبکہ دوسری یاء کو واو سے بدل دیا جاتا ہے (یعنی عَدِوٌ) اور اس سے ماقبل کو فتحہ دے دی جاتی ہے، جیسے عَدَوٌ سے عَدَوِيٌّ۔ اگر یاء مشددہ کے بعد تاء تأنیث بھی واقع ہو تو اس صورت میں اس کو منسوب بناتے وقت مندرجہ بالا قواعد کو ملحوظ رکھا جاتا ہے اور تاء تأنیث کو تخفیف کی غرض سے حذف کر دیا جاتا ہے، جیسے مثال ۴۔ میں أمية سے أَمَوِيٌّ۔

۳۔ اگر یاء مشددہ تین یا اس سے زائد حروف کے بعد واقع ہو تو ایسے اسم کو منسوب بناتے وقت یاء مشددہ حذف کر دی جاتی ہے اور یاء النسبة کا اضافہ کر دیا جاتا ہے، جیسے مثال ۵،۶۔ میں کرسي سے کرسيٌّ اور شافعي سے شافعيٌّ۔ اس صورت میں منسوب، منسوب الیہ کے مشابہ ہوتا ہے۔

۴۔ اگر یاء مشددہ مکسورہ حرف اخیر سے پہلے واقع ہو تو اس کلمہ کو منسوب بناتے وقت ادغام ٹوٹ جاتا ہے، (جیسے: سَیِّد) اور یاء مکسورہ کو حذف کر کے یاء ساکنہ کو برقرار رکھا جاتا ہے (یعنی سَیْدٌ) اور اس کے آخر میں یاء النسبة کا اضافہ کر دیا جائے گا، جیسے مثال ۷۔ میں سَیِّدٌ سے سَیْدِيٌّ اور مثال ۸۔ میں أُسَیِّدٌ سے أُسَیْدِيٌّ۔

قواعد:

۱۔ یاء مشدد اسم کے آخر میں واقع ہو اور اس سے پہلے ایک حرف ہو تو اسم کو منصوب بناتے وقت پہلی یاء اپنی اصلی حالت میں آجاتی ہے اور دوسری یاء واو میں بدل جاتی ہے، اگر اس سے پہلے دو حروف ہوں تو پہلی یاء حذف کر دی جاتی ہے اور دوسری یاء کو واو سے بدل کر اس سے ماقبل کو فتح دے دی جاتی ہے اور اگر اس سے پہلے تین یا تین سے زائد حروف ہوں تو یاء مشدد مکمّل طور پر حذف کر دی جاتی ہے۔

۲۔ اگر یاء مشدد مکسورہ کے بعد ایک حرف ہو تو اس کلمہ کو منسوب بناتے وقت ادغام ٹوٹ جاتا ہے اور یاء مکسورہ کو حذف کر کے یاء ساکنہ کو برقرار رکھا جاتا ہے۔

النسب إلى الثلاثي مكسور العين

المثال:

نَمِرٌ نَمَرِيٌّ

شرح وتفصیل:

ہر وہ اسم جو ثلاثی ہو اور اس کا عین کلمہ مکسور ہو تو اس کو منسوب بناتے وقت اس کے عین کلمہ کو مفتوح بنا دیا جاتا ہے اور اس کے آخر میں یاء النسبة کا اضافہ کر دیا جاتا ہے، جیسے: نَمِر سے نَمَرِیٌّ۔

النسب إلٰى ماحذف منه بعض أصوله من كلمة اللام أو الفاء

الأمثلة:

۱۔ أخ أخوِي ۲۔ سنة سَنَوِيٌّ، سَنَهِيٌّ

٣ـ ابن	بَنَوِيٌّ ، ابْنِيٌّ	بِنْتٌ	بَنَوِيٌّ ، بِنْتِيٌّ
٤ـ يَدٌ	يَدَوِيٌّ ، يَدِيٌّ	٥ـ عِدَةٌ	عِدِيٌّ
٦ـ دِيَةٌ	وَدَوِيٌّ		

شرح وتفصیل:

مندرجہ بالا مثالوں پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام مثالیں حروف اصلیہ پر مشتمل ہیں اور ایک حرف اصلی محذوف ہے۔ ایسے اسماء کی طرف یاء النسبة کی اضافت کرتے وقت مندرجہ ذیل تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں:

مثال ا۔ أخٌ اصل میں أخو ہے (یعنی اس کا لام کلمہ محذوف ہے) چنانچہ اس کو منسوب بناتے وقت اس کا حرف محذوف لوٹ آئے گا، یعنی أخ سے أخويٌّ ہوجائے گا۔

مثال ۲۔ سنة اصل میں سنهٌ یا سنوٌ ہے (یعنی اسکا لام کلمہ حذف کر کے اس کی جگہ تاء تأنیث لگا دی گئی) اس کو منسوب بناتے وقت اس کا حرف محذوف لوٹ آتا ہے، چنانچہ سنه سے سنهيٌّ اور سنو سے سنويٌّ بنے گا۔

مثال ۳۔ ابنٌ اصل میں بنو ہے (اس کے لام کلمہ کو حذف کر کے اس کی جگہ ہمزہ وصل شروع میں لگا دی گئی ہے) اس کو منسوب بناتے وقت اس میں دو صورتیں جائز ہیں:

ا۔ حرف معوض کو باقی رکھا جائے اور اس کے آخر میں یاء النسبة لگا دی جائے، جیسے: ابن سے ابنيٌّ اور أخت سے أختيٌّ بنے گا۔

۲۔ حرف معوض کو حذف کر کے حرف اصلی کو لوٹایا جائے اور اس کے آخر میں یاء النسبة لگا دی جائے، جیسے: ابنٌ سے بنويٌّ اور بنت سے بنوي، بنْتيٌّ بنے گا۔

مثال ۴۔ يدٌ [1] اصل میں يَدَو ہے (اس کا لام کلمہ محذوف ہے) اس کی طرف جب یاء النسبة کی اضافت کی جائے گی تو اس میں دو صورتیں جائز ہیں:

ا۔ حرف محذوف کو لوٹانا، جیسے: يدٌ سے يدويٌّ بنے گا۔

(۱) يَدٌ اور أخٌ میں یہ فرق ہے کہ يَدٌ کو تثنی بناتے وقت اس کا حرف اصلی لوٹ کر نہیں آتا اس لئے اسے منسوب بناتے وقت اس میں دو صورتیں جائز ہیں جبکہ أخ کو تثنی (أخوان) بناتے وقت اس کا حرف اصلی لوٹ کر آتا اس لئے اس میں صرف ایک ہی صورت بن سکتی ہے۔

۲۔حرف محذوف کے حذف کو برقرار رکھنا، جیسے: یدٌ سے یدِيٌّ بنے گا۔

مثال ۵۔عدۃٌ اصل میں تین حروف پر مشتمل ہے اور حرف ثالث (یعنی تاء مدورہ) حرف محذوف (یعنی فاء کلمہ) کا عوض ہے۔ چنانچہ جب اس کے ساتھ یاء النسبة کا اضافہ کیا جائے گا تو درج ذیل تبدیلیاں واقع ہونگی:

۱۔اگر لام کلمہ حرف صحیح ہوگا تو برقرار رہے گا اور حرف معوض یعنی تاء کو حذف کر دیا جائے گا، چنانچہ عِدة سے عِديٌّ بنے گا۔

۲۔اگر لام کلمہ معتل ہوگا تو حرف محذوف یعنی فاء کلمہ لوٹ آئے گا اور حرف معتل کو واو سے بدل دیا جائے گا، جیسے: دِيةٌ سے وِدَوِيٌّ۔

قواعد:

۱۔اگر کسی کلمے میں سے کوئی حرف محذوف ہو تو اس کو منصوب بناتے وقت اسکا حرف محذوف لوٹ آتا ہے لیکن اگر ثنی بناتے وقت حرف محذوف ظاہر نہ ہو تو اس میں دو صورتیں جائز ہیں یعنی حرف محذوف کو لوٹانا یا حرف محذوف کے حذف کو برقرار رکھنا۔

۲۔اگر لام کلمہ حرف صحیح ہو تو فاء کلمے کا حذف برقرار رہے اور اس کے ساتھ ساتھ حرف معوض (تاء التأنیث یا ہمزہ وصلیہ) کو بھی حذف کر دیا جائے گا۔

النسب إلى فَعِيْلَة وفُعَيلَة

الأمثلة:

(ألف) فَعِيْلَةٌ		(ب) فُعَيْلَةٌ	
١ـ مدينة	مَدَنِيٌّ	حُذَيْفَةٌ	حُذَفِيٌّ
٢ـ صَحِيْفَةٌ	صَحَفِيٌّ	قُرَيْظَةٌ	قُرَظِيٌّ
٣ـ قَلِيْلَةٌ	قَلِيْلِيٌّ	جُنَيْنَةٌ	جُنَيْنِيٌّ
٤ـ قَوِيْمَةٌ	قَوِيْمِيٌّ	عُيَيْنَةٌ	عُيَيْنِيٌّ
		٥ـ حُيَيَّة	حُيَوِيٌّ

شرح وتفصیل:

مجموعہ الف میں دیئے گئے اسماء فَعِیْلَة کے وزن پر ہیں۔

مثال ۱۔ مَدِیْنَة صحیح حروف پر مشتمل ہے اور فَعِیْلَة کے وزن پر ہے لہذا اس کو منسوب بناتے وقت اس کی یاء کو حذف کر کے اس کے ماقبل کو فتحہ دے دیا جاتا ہے اور اس کے آخر میں تاء مدورہ کو حذف کر کے یاء النسبة کا اضافہ کر دیا جاتا ہے، جیسے: مدینةٌ سے مدنيٌّ ہوگا۔

مثال ۲۔ قَلِیْلَة کے تمام حروف صحیح ہیں لیکن اس کا عین کلمہ مضعف ہے۔ اس کو منسوب بناتے وقت صرف تاء کو حذف کر دیا جائے گا اور اس کی یاء کو برقرار رکھا جائے گا اور اس کے آخر میں یاء النسبة کا اضافہ کر دیا جائے گا، جیسے: قَلِیْلَةٌ سے قَلِیْلِيٌّ ہوگا۔

مثال ۳۔ قَوِیْمَةٌ کے تمام حروف صحیح نہیں ہیں بلکہ اس کا ایک حرف معتل ہے، لہذا اس کو منسوب بناتے وقت حرف تاء کو حذف کر دیا جائے گا اور یاء کو برقرار رکھا جائے گا اور آخر میں یاء النسبة کا اضافہ کر دیا جائے گا، جیسے: قَوِیمةٌ سے قوَیمِيٌّ۔

ب کی تمام مثالیں فُعَیْلَة کے وزن پر ہیں اس کو منسوب بناتے وقت ایسا ہی معاملہ کیا جائے گا، جیسا کہ مجموعہ الف کی مثالوں کے ساتھ کیا گیا ہے، چنانچہ قُرَیْظَة سے قُرَظِيٌّ، جُنَیْنَةٌ سے جُنَیْنِيٌّ اور عُیَیْنَةٌ سے عُیَیْنِيٌّ بنے گا، جبکہ مثال ۵۔ حیَّة کا عین اور لام معتل ہیں تو اسے منسوب بناتے وقت فُعَیْلَة کی یاء کو حذف کر کے اسکے لام کلمہ کو واو میں بدل دیا جائے گا، جیسے: حیَّة سے حُیَوِيٌّ۔

قواعد:

ہر وہ اسم جو فَعِیْلَة اور فُعَیْلَة کے وزن پر ہوگا، اس کی طرف یاء النسبة کی اضافت کرتے وقت مندرجہ ذیل تبدیلیاں رونما ہونگیں:

۱۔ صحیح حروف پر مشتمل اسم کی تاء اور یاء حذف کر کے یاء کے ماقبل کو فتحہ دے دی جائے گی۔

۲۔ صحیح حروف پر مشتمل اسم ہو اور اس کا عین کلمہ مضعَّف ہو تو صرف تاء کو حذف کیا جائے گا اور یاء کو برقرار

رکھا جائے گا۔

۳۔ اگر عین کلمہ حرف علت ہو تو صرف تاء کو حذف کیا جائے گا اور یاء کو برقرار رکھا جاتا ہے۔

۴۔ اگر عین کلمہ کے ساتھ ساتھ اس کا لام کلمہ بھی معتل ہو تو اسے منسوب بناتے وقت فُـعَيْـلَة کی یاء کو حذف کر دیا جاتا ہے اور لام کلمہ واو میں بدل دیا جاتا ہے۔

النسب إلى المركب

الأمثلة:

١ ـ بعلبك	بَعْلِيٌّ	٢ ـ تأبَّط شرًّا	تأبطيٌّ
٣ ـ صلاح الدِّيْن	صَلَاحِيٌّ	٤ ـ أبوبكر	بَكْرِيٌّ
٥ ـ أم كلثوم	كُلْثُوْمِيٌّ	٦ ـ ابن عباس	عَبَّاسِيٌّ
٧ ـ عبد الرشيد	رَشِيْدِيٌّ		

شرح وتفصیل:

مندرجہ بالا تمام مثالوں (بعلبك، تأبط شرًا، صلاح الدين..) پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مرکب اسماء پر مشتمل ہیں۔ ایسے اسماء کو منسوب بناتے وقت نسب کے قاعدے کے مطابق ان کے آخر میں یـاء النسبة کا اضافہ کر دیا جاتا ہے، لیکن ان مثالوں پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان تمام مثالوں کے آخر میں یـاء النسبة کا اضافہ نہیں کیا گیا بلکہ بعض مرکب اسماء کے پہلے جزء میں یـاء النسبة کا اضافہ کر کے دوسرے جزء کو حذف کر دیا گیا ہے اور بعض مرکب اسماء کے دوسرے جزء میں یـــاء کا اضافہ کر کے اس کے پہلے جزء کو حذف کر دیا گیا ہے، پہلے جزء کی طرف اضافت کرنے کا سبب یہ ہے کہ اگر ہم قاعدے کے مطابق اس کے آخری جزء میں اضافت کریں گے تو نسبت کا جو مفہوم ہے وہ فوت ہو جائے گا، لہذا اگر مرکب مزجی، جیسے: بعلبك، یا اسنادی، جیسے: تـأبط شرًّا، ہو تو اس کے پہلے جزء کی طرف یـاء النسبة کی اضافت کی جائے گی اور دوسرا جزء حذف کر دیا جائے، جیسے: بعلبك سے بَعْلِي اور تأبط شرًّا سے تأبطي بنے گا۔

اسی طرح مرکب اضافی کی نسبت بھی مرکب مزجی اور اسنادی کی طرح پہلے جزء کی طرف کی جائے گی، جیسے:

صلاح الدین سے صَلَاحِيٌّ لیکن اگر پہلے جزء کی طرف نسبت کرنے سے التباس پیدا ہوتو اس کی نسبت دوسرے جزء کی طرف کی جائے گی، جیسا کہ مرکب اضافی اگر أب، ابن، أم، عبد جیسے کلمات سے شروع ہوتو اس کی نسبت دوسرے جزء کی طرف کی جائے گی اور پہلے جزء کو حذف کردیا جائے گا، جیسے: أبو بکر سے بکريٌّ، أم کلثوم سے کلثوميٌّ، ابن عباس سے عبَّاسيٌّ، عبد الرشید سے رشیديٌّ۔

قواعد:

۱۔ مرکب مزجی اور اسنادی کو منسوب بناتے وقت اس کی نسبت پہلے جزء کی طرف کی جاتی ہے اور دوسرا جزء حذف کردیا جاتا ہے۔

۲۔ مرکب اضافی کی نسبت بھی اسی طرح کی جاتی ہے لیکن اگر التباس پیدا ہوتو دوسرے جزء کی طرف نسبت کرکے پہلے جزء کو حذف کردیا جاتا ہے۔

النسب إلى المثنى والجمع وما يدل على الجمع

الأمثلة:

(ألف)		(ب)	
١ ـ طالبان	طالِبِيٌّ	٤ ـ نَفَرَ	نَفَرِيٌّ
٢ ـ مسلمون	مُسْلِمِيٌّ	٥ ـ تَمْر	تمرِيٌّ
٣ ـ صُحُف	صَحَفِيٌّ	٦ ـ أبابيل	أبابيليٌّ
		٧ ـ مدائن	مَدَائِنِيٌّ

شرح وتفصیل:

مجموعہ الف کی مثالوں پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مثنیٰ اور جمع پر مشتمل ہیں۔ اس میں اصل قاعدہ یہ ہے کہ ان کو منسوب بناتے وقت ان کی نسبت ان کے مفرد کی طرف کی جاتی ہے نہ کہ جمع کی طرف، مثال ۱۔ میں طالبان مثنیٰ اسم ہے اس کو منسوب بناتے وقت اس کی نسبت اس کے مفرد کی طرف کی گئی ہے، چنانچہ طالبان سے طالِبِيٌّ بن گیا۔ اسی

طرح جمع مذکر سالم، جمع مؤنث سالم اور جمع مکسر کو منسوب بناتے وقت ان کی نسبت ان کے مفرد کی طرف کی گئی ہے، چنانچہ مسلمون سے مسلِمِيٌّ اور صحف سے صَحَفِيٌّ بن گیا۔

مجموعہ ب کی مثالوں پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی نسبت اصل قاعدہ کے مطابق نہیں ہے بلکہ ان کو منسوب بناتے وقت ان کی نسبت ان کے لفظ کی طرف کی گئی ہے کیونکہ یہ حقیقی جمع نہیں ہیں۔

مثال۴۔ میں نفر اسم الجمع (۱) ہے اس کو منسوب بناتے وقت اس کی نسبت اس کے لفظ کی طرف کی گئی ہے، جیسے: نَفَرِيٌّ۔ مثال۵۔ میں تَمْرٌ اسم الجنس الجمعي (۲) ہے اس کی نسبت بھی اس کے لفظ کی طرف کی گئی ہے، جیسے تَمْرِيٌّ ۔مثال۶۔ میں أبابيل ایسی جمع ہے جس کا مطلقاً کوئی مفرد نہیں اس کی نسبت بھی اس کے لفظ کی طرف کی گئی ہے، جیسے: أبابيلي ۔مثال۷۔ میں مدائن ایسی جمع ہے جو کہ علم کے قائم مقام ہے اس کی نسبت بھی اس کے لفظ کی طرف کی گئی ہے، جیسے: مَدَائِنِيٌّ۔

قواعد:

۱۔ مثنی اور جمع اسم کی نسبت اس کے مفرد اسم کی طرف کی جاتی ہے۔

۲۔ جو الفاظ جمع حقیقی نہیں ہوتے لیکن جمع پر دلالت کرتے ہیں ان کی نسبت انہی الفاظ کی طرف کی جاتی ہے۔

اور وہ چار ہیں: (ا) اسم الجمع۔ (ب) اسم الجنس الجمعي۔

(ج) ایسی جمع جس کا علی الاطلاق کوئی مفرد نہیں۔ (د) ایسی جمع جو علم کی قائم مقام ہوں۔

جدول

المنسوب إليه	المنسوب	القاعدة
١ ۔ عصًا	عَصَوِيٌّ	اسم مقصور، وألفه بعد حرفين فقلبت ألفه واوًا.
٢ ۔ بِنْهى	بِنْهِيٌّ، بِنْهَوِيّ، بِنْهَاوِيٌّ	اسم مقصور، ألفه بعد ثلاثة أحرف وثانيه ساكن فيجوز حذف ألفه و قلبها واوًا ويجوز مع القلب زيادة ألفٍ قبل الواو.

(۱) اسم الجمع: وہ اسم ہے جو کہ جمع پر دلالت کرتا ہو اور اس کے وزن پر نہ ہو (یعنی لفظ کے اعتبار سے مفرد اور معنی کے اعتبار سے جمع ہو) اور نہ ہی اس کا مفرد اس کے لفظ سے ہوتا ہے۔ جیسے: قوم، نفر، ملأ وغیرہ۔ (۲) اسم الجنس الجمعي: وہ اسم ہے جو جمع پر دلالت کرتا ہے اور اس کا مفرد تاء یا یاء النسب کے اضافے سے بنتا ہے۔ جیسے: كلم سے كَلِمَة اور جند سے جُندِيٌّ۔

٣ ـ كَسَلاً	كَسَلِيٌّ	اسم مقصور، ألفه بعد ثلاثة أحرف وثانيه متحرك فتحذف ألفه.
٤ ـ مُسْتَبْقَى	مُسْتَبْقِيٌّ	اسم مقصور، ألفه بعد أكثر من ثلاثة أحرف فتحذف ألفه.
٥ ـ العَشِي	العَشَوِيٌّ	اسم منقوص، ياؤه بعد حرفين فتقلب واوًا ويفتح ما قبلها.
٦ ـ الهادِيْ	الهادِيٌّ، الهادَوِيٌّ	اسم منقوص، ياؤه بعد ثلاثة أحرف فيجوز حذفها وقلبها واوًا مع فتح ماقبلها.
٧ ـ المعتدِي	المعتدِيٌّ	اسم منقوص، ياؤه بعد أربعة أحرف فتحذف.
٨ ـ المستجدي	المستجْدِيٌّ	اسم منقوص، ياؤه بعد أكثر من أربعة أحرف فتحذف.
٩ ـ اجتزاء	اجتزائِيٌّ	اسم ممدود، همزته أصلية فتبقى على حالها.
١٠ ـ حسناء	حسناوِيٌّ	اسم ممدود همزته للتانيث فتقلب واوًا.
١١ ـ مَلِكٌ	مَلَكِيٌّ	اسم ثلاثي، مكسور العين فتفتح في النسب.
١٢ ـ كساءٌ	كسائِيٌّ، كِسَاوِيٌّ	اسم ممدود، همزته منقلبة عن أصل فيجوز بقاؤها على حالها وقلبها واوًا.
١٣ ـ غَيٌّ	غَوَوِيٌّ	الياء المشددة بعد حرف واحد فترد الياء الأولى إلى أصلها وهو الواو بدليل (غَوَى، يغوي)، وتقلب الياء الثانية واوًا ويفتح ما قبلها.
١٤ ـ قُصَيٌّ	قُصَوِيٌّ	الياء المشددة بعد حرفين فتحذف الياء الأولى وتقلب الثانية واوًا ويفتح ما قبلها.
١٥ ـ مَقْضِيٌّ	مقضِيٌّ	الياء المشددة بعد أكثر من حرفين فتحذف وتزاد ياء النسبة.
١٦ ـ بُخْتَرِيٌّ	بُخْتَرِيٌّ	الياء المشددة بعد أكثر من ثلاثة فتحذف وتزاد ياء النسبة.
١٧ ـ هَيِّنٌ	هَيْنِيٌّ	اسم، قبل آخره ياء مشددة مكسورة، يفك إدغامها وتحذف الياء المكسورة وتبقى الساكنة.
١٨ ـ أبٌ	أَبَوِيٌّ	اسم، حذفت لامه وترد إلى أصلها عند التثنية (أبوان) فترد عند النسب.

١٩ ـ كُثَيِّر	كُثَيْرِيٌّ	اسم، قبل آخره ياء مشددة، مكسورة، يفك إدغامها وتحذف الياء المكسورة وتبقى الساكنة.
٢٠ ـ دَمٌ	دَمَوِيٌّ، دمِيٌّ	اسم، حذفت لامه ولا ترد في التثنية فيجوز ردُّها وعدم ردّها.
٢١ ـ شفة [1]	شَفَوِيٌّ، شفهِيٌّ	اسم، حذفت لامه وعوض عنها بالتاء فترد اللام إلى أصلها.
٢٢ ـ اسم	اسْمِيٌّ، سَمَوِيٌّ	اسم، حذفت لامه وعوّض عنها بهمزة وصل، إذ أصله سَمَوٌ، ولمّا كان لامه لا تردّ في التثنية جاز في النسب ردُّها وعدم ردّها، وعند الردّ تحذف همزة الوصل؛ لأنها كانت عوضا عن المحذوف وعند عدم الرد تبقى الهمزة.
٢٣ ـ صفة	صِفِيٌّ	اسم، حذفت فاؤه وعُوّض عنها بالتاء ولامه صحيحة فتحذف التاء.
٢٤ ـ شِيَةٌ	وَشَوِيٌّ	اسم، حذفت فاؤه وعُوِّض عنها بالتاء ولامه معتلة فتحذف التاء وترد فاؤه وهي الواو وتقلب لامه واوًا.
٢٥ ـ جزيرة	جَزَرِيٌّ	اسم صحيح العين على وزن فَعِيْلَة فتحذف ياؤه ويفتح ما قبلها وتحذف تاؤه وتزاد ياء النسبة.
٢٦ ـ عَليلةٌ	عَلِيلِيٌّ	اسم، مضعف، على وزن (فَعِيْلَة) فتحذف تاؤه فقط.
٢٧ ـ طويلة	طويلِيٌّ	اسم، على وزن (فَعيلة)، معتل العين فتحذف تاؤه فقط.
٢٨ ـ جُهَيْنَة	جُهَنِيٌّ	اسم، على وزن (فُعَيلة)، غير مضعف فتحذف تاؤه وياؤه.
٢٩ ـ قُطَيْطة	قُطَيْطِيٌّ	اسم، على (فُعَيْلة)، مضعف، تحذف تاؤه فقط دون ياءه.
٣٠ ـ بخت نصر	بُخْتِيٌّ	اسم، مركب تركيبا مزجيا، ينسب إلى صدره.
٣١ ـ رام اللّٰه	رامِيٌّ	مركب إسناديّ، ينسب إلى صدره.

(١) شفة کا اصل شفو یا شفهٌ ہے،لہذا شفةٌ سے شفهِي اور شفوٌ سے شفوي بنے گا۔

٣٢ـ أبو هريرة	هُرَيْرِيٌّ	مركب إضافي، ينسب إلى عجزه؛ دفعا للالتباس.
٣٣ـ تاج الدين	تاجِيٌّ	مركب إضافي، ينسب إلى صدره؛ لعدم الالتباس.
٣٤ـ مؤمنان	مؤمِنِيٌّ	مُثنى، ينسب إلى مفرده.
٣٥ـ كاتبون	كاتِبِيٌّ	جمع المذكر السالم، ينسب إلى مفرده.
٣٦ـ صالحات	صالِحِيٌّ	جمع المؤنث السالم، ينسب إلى مفرده.
٣٧ـ علماء	عالِمِيٌّ	الجمع المكسر، ينسب إلى مفرده.
٣٨ـ قوم	قومِيٌّ	اسم الجمع، ينسب إلى لفظه.
٣٩ـ شجر	شجريٌّ	اسم الجمع الجنسي، ينسب إلى لفظه.
٤٠ـ عبابيد	عبابيديٌّ	جمع لا مفرد له من لفظه، ينسب إلى لفظه.

التمرين ـ ١

هات من العبارات الآتية كل اسم منسوب ومنسوب إليه وما حدث فيه من تغييرات:

نموذج: قَد عَنِيَ غَيْرُ واحِدٍ من العُلماءِ بِجَمْعِ ما وَرَدَ مِن الأَحادِيْثِ النَّبَوِيَّةِ المُشْتَمِلَةِ عَلى الطِّبِ الوِقَائِيِّ والطِبِّ العِلاجِيِّ.

النَّبوِيَّة: اسم منسوب، نبِيّ: منسوب إليه، وقعت الياء مشددة بعد حرفين فتحذف الياء الأولى وتقلب الثانية واوًا وتُفتح ما قبلها. الوقائي: اسم منسوب، وقاء: اسم ممدود، همزته منقلبة عن أصل فيجوز بقاؤها على حالها وقلبها واوًا. العلاجي: اسم منسوب، عِلاَج: منسوب إليه، زيدت ياء النسبة في آخره، وكسر ما قبلها، وانتقلت حركة حرف الأخير إلى ياء النسبة.

٢ـ يَجِبُ مُعَامَلَةُ النَّاسِ مُعَامْلَةً أخَوِيَّةً.

٣ـ الحَيَاةُ القَبَلِيَّةُ قَاسِيَةٌ والحَيَاةُ المَدَنِيَّةُ سَهْلَةٌ.

٤ـ تَذَلَّلَ العَرْشُ الكِسْرَاوِيُّ وَالقَيْصَرِيُّ.

٥ـ نَزَلَ القُرآنُ نَاسِخًا لِسَائِرِ الكُتُبِ السَّمَاوِيَّةِ.

٦ـ العَاصِيُّ المُرْتَجِيُّ على اللّٰه فِي غَرَرٍ عَظِيْمٍ. ٧ـ يَعْمَلُ عَصِيْرُ العِنَبِ كملين طبعي فِي القناة الهضمية.

٨ـ تَدُورُ الكُرَةُ الأَرْضِيَّةُ حَوْلَ الشَّمْسِ مَرَّةً وَاحِدَةً سَنَوِيًّا.

٩ـ بَاعَ المُنافِقُ المَنَافِعَ الأُخْرَوِيَّةَ السَّرْمَدِيَّةَ بِعَرَضٍ دُنْيَوِيٍّ فَنَاوِيٍّ.

١٠ـ السِنُّ الفَتَوِيُّ مَظَنَّةُ الغَفْلَةِ وَالذُّهُولِ فَطُوبَى لِمَنِ اتَّقَى اللّٰهَ فِيْهِ.

١١ـ المُقْتَدِيُّ بِتَقَالِيدِ الأَوْرَبِيِّيْنَ وَالأَمْرِيكِيِّيْنَ يُحْشَرُ مَعَهُم يومَ القِيَامَةِ.

١٢ـ أَخَذَ الإِنْسَانُ عَلى مَرِّ الزَّمَانِ يَزِيْدُ مِن اعْتِمَادِهِ عَلى الوَسَائِلِ الدُّنْيَوِيَّةِ.

١٣ـ لَقَد قَدَّمَ عُلَمَاؤُنَا المَاضَوِيُّونَ خَدَمَاتٍ جَلِيْلَةً فِي تَدْوِينِ العِلْمِ وَنَشْرِهِ.

١٤ـ قد لَجَأَ الأُدَبَاءُ والشُّعَرَاءُ إلى الزُّخْرُفَةِ اللَّفْظِيَّةِ وَالمَعْنَوِيَّةِ فِي مُصَنَّفَاتِهِم.

١٥ـ أبو عبد اللّٰه مُحَمَّدُ بنُ إِسْمَاعِيلَ الجُعْفِيُّ البُخَارِيُّ صَنَّفَ أَصَحَّ الكُتُبِ بَعْدَ القُرْآنِ.

١٦ـ قالَ أَبُو عَمرو بنُ العَلاءِ: ما رَأَيتُ أَفْصَحَ مِن الحَسَنِ البَصْرِيِّ ومِن الحَجَاجِ بنِ يُوسُفَ الثَّقَفِيِّ.

١٧ـ لَقَد قَامَ بِتَدْوِيْنِ الفِقْهِ الحَنَفِيِّ عُلَمَاءُ أَجِلَّةٌ مِن أبرزهم بُرهانُ الدِّينِ أَبُو الحَسَنِ عَلِيِّ الفَرْغَانِي المَرغِيْنَانِي.

١٨ـ لِلْتَمْرِ قِيمَةٌ غِذَائِيَّةٌ إِذْ يَحْتَوِي عَلى مسبة عَالِيَةٍ مِنَ المُرَكَّبَاتِ النَشَوِيَّةِ وَالسُّكَّرِيَّةِ المُوَلِّدَةِ لِلْحَرَارَةِ والنَّشَاطِ.

١٩ـ عالِمُ الإِسْكَنْدَرِيَّةِ جَمَالُ الدِّيْنِ عَبْدُ الرَحْمٰنِ بنُ الصَّفْرَاوِيِّ الإِسْكَنْدَرِيِّ الفَقِيْهُ المَالِكِيُّ مِنَ العلماء العَبَاقِرَة.

٢٠ـ تَطَوَّرَ الطِّبُّ الهِنْدِيُّ بَعْدُ وَاعْتَمَدَ عَلى تَوصِيَاتٍ صِحِّيَّةٍ وَعَلى أَدْوِيَةٍ طِبِّيَّةٍ نَبَاتِيَّةٍ ومَعْدَنِيَّةٍ ومُعَالَجَاتٍ جَرَاحِيَّةٍ.

٢١ـ لَقَد أَدْرَكَ عُلَمَاءُ النَّفْسِ مِن أَبْحَاثِهِم أَنَّ الحَرَارَةَ لَيْسَتْ شَيْئًا مَادِيًّا بَلْ هِيَ شَيْءٌ نَفْسِيٌّ يَرْتَبِطُ بِمزَاجِنا وأَحَاسِيْسِنا.

٢٢ـ الشَّيْخ وَلِيُّ اللّٰهِ الدَّهْلَوِيُّ هُو حَكِيمُ الإسلامِ المُجَدِّدُ الدِّينِيُّ العِلْمِيُّ قَرَأَ العِلْمَ عَلَى وَالِدِهِ وقَرأَ فَاتِحَةَ الفَرَاغ وهو لَمْ يَتَجَاوَز الخَامِسَةَ عَشَرَ مِن عُمُرِهِ وأَسْنَدَ الحَدِيثَ عَنِ الشَّيْخِ إلى الطَّاهِرِ المَدَنِيِّ ولَمْ يَكْتَفِ بِهٰذِهِ الدِّرَاسِيَّةِ بَل ارْتَوَى مِن مَنَاهِلِ العُلُومِ الرِّيَاضِيَّةِ والطَّبِيعِيَّةِ وتَعَلَّمَ اللُّغَةَ الفرنسِيَّةَ وَالتُّرْكِيَّةَ وَانْكَبَّ على قِرَاءَةِ الكُتُبِ التَّارِيْخِيَّةِ وَدِرَاسَةِ القَوَانِيْنِ العُثْمَانِيَّةِ وَتَوَلَّى شَتَّى الأَعْمَالِ والمَنَاصِبِ الحُكُومِيَّةِ.

التمرين - ٢

انسب إلى الكلمات التالية وبين ما يجوز فيه وجهان من النسب مع ذكر السبب:

نموذج: سقراء: سَقْرَاوِيّ، اسم ممدود همزته للتأنيث فتقلب واوًا.

٢ - بناء ٣ - عدة ٤ - الرامي ٥ - المرتضي ٦ - يافا ٧ - حمراء

٨ - لغة ٩ - امتلاء ١٠ - غد ١١ - المستعلي ١٢ - أب

التمرين - ٣

انسب إلى الكلمات التالية مع بيان السبب:

نموذج: عبد مناف: منافي، مركب إضافي نُسِبَ إلى عجزه دفعا للالتباس.

٢ - ريّ ٣ - أمة ٤ - أميمة ٥ - عنب ٦ - جمادى ٧ - جاد الحق

٨ - ربيعة ٩ - غنية ١٠ - إنشاء ١١ - نميمة ١٢ - أردشير ١٣ - مستقسى

١٤ - قراء ١٥ - أنمار ١٦ - صبي ١٧ - حزين ١٨ - أصحاب ١٩ - معديكرب

٢٠ - أشر ٢١ - نويرة ٢٢ - بردى ٢٣ - الطيب ٢٤ - المقتدي ٢٥ - إمرؤ القيس

٢٦ - رضا ٢٧ - جيش ٢٨ - منسى ٢٩ - الشجى ٣٠ - الأخلاق

التمرين - ٤

استخرج من الآيات الآتية كل اسم منسوب وبين المنسوب إليه مع بيان الإعراب:

نموذج: إِنَّا أَنْزَلْنَاه قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ.

عربيًا: اسم منسوب إلى العرب، صفة لـ "قرآنا" منصوب، وعلامة نصبه الفتحة الظاهرة على آخره.

٢ - وَلَهُ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَاءُ. ٣ - مُتَّكِئِيْنَ عَلَى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ.

٤ - وَكَأَيِّنْ مِنْ نَّبِيٍّ قَاتَلَ مَعَهُ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ. ٥ - إِنِّي نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ أُكَلِّمَ الْيَوْمَ إِنْسِيًّا.

٦ ـ وَقُضِيَ الْأَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُودِيِّ. ٧ ـ قَالَ فَإِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْ بَعْدِكَ فَأَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ.

٨ ـ هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّيْنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ.

٩ ـ قَالَ أَرَهْطِي أَعَزُّ عَلَيْكُم مِّنَ اللهِ وَاتَّخَذْتُمُوْهُ وَرَاءَكُمْ ظِهْرِيًّا.

١٠ ـ فَامِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِي يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمَاتِهِ.

١١ ـ وَجَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَأْفَةً وَرَحْمَةً وَرَهْبَانِيَّةَ ابْتَدَعُوْهَا.

١٢ ـ مَا كَانَ إِبْرَاهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلَكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ.

١٣ ـ وَلَوْ جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا أَعْجَمِيًّا لَّقَالُوا لَوْلَا فُصِّلَتْ آيَاتُهُ أَعْجَمِيٌّ وَّعَرَبِيٌّ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ آمَنُوْا هُدًى وَّشِفَاءٌ.

١٤ ـ الْمِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ الزُّجَاجَةُ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ.

١٥ ـ إِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ يَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ أَنْ يُّنَزِّلَ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِّنَ السَّمَاءِ قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ إِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ.

التمرين ـ ٥

استخرج من الأحاديث الآتية كل اسم منسوب وبيّن المنسوب إليه:

نموذج: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ فِي خَمِيْصَةٍ ذَاتِ أَعْلَامٍ، فَنَظَرَ إِلَى عَلَمِهَا، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ: اذْهَبُوْا بِهَذِهِ الْخَمِيْصَةِ إِلَى أَبِيْ جَهْمِ بْنِ حُذَيْفَةَ وَائْتُوْنِيْ بِأَنْبِجَانِيَّةٍ فَإِنَّهَا أَلْهَتْنِي آنِفًا فِي صَلَاتِي.

أنبجَاني: اسم منسوب إلى " أنبجان ".

٢ ـ عَنْ أَبِي عِيْسَى الْأَسْوَارِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ زَجَرَ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا.

٣ ـ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَقْطَعَ لِبِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ مَعَادِنَ مِن مَعَادِنِ الْقَبَلِيَّةِ وَهُوَ مِنْ نَاحِيَةِ الفُرُعِ فَتِلْكَ الْمَعَادِنُ إِلَى الْيَوْمِ لَا يُؤْخَذُ مِنْهَا إِلَّا الزَّكَاةُ.

٤ ـ أَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيْدٍ سَمِعَ سُفْيَانَ بْنَ أَبِي زُهَيْرٍ الشَّنَئِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا

لَا يُغْنِي عَنْهُ زَرْعًا وَلَا ضَرْعًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ فَقَالَ السَّائِبُ: أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: إِيْ وَرَبِّ هَذِهِ الْقِبْلَةِ.

٥ـ عَنْ ابنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ الْكَعْبَةَ هُوَ وَأُسَامَةُ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيّ فَأَغْلَقَهَا عَلَيْهِ ثُمَّ مَكَثَ فِيْهَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَسَأَلْتُ بِلَالًا حِيْنَ خَرَجَ: مَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: جَعَلَ عُمُوْدَيْنِ عَنْ يَسَارِهِ وَعُمُوْدًا عَنْ يَمِيْنِهِ وَثَلَاثَةَ أَعْمِدَةٍ وَرَاءَهُ وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلَى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ ثُمَّ صَلَّى.

٦ـ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَيْهِ رِدَاءٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيْظُ الْحَاشِيَةِ فَأَدْرَكَهُ أَعْرَابِيٌّ فَجَبَذَهُ بِرِدَائِهِ جَبْذَةً شَدِيْدَةً نَظَرْتُ إِلَى صَفْحَةِ عُنُقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ أَثَّرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الرِّدَاءِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهِ ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! مُرْ لِي مِن مَالِ اللّٰهِ الَّذِي عِنْدَكَ، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَضَحِكَ ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ.

٧ـ إِنَّ بُسْرَ بْنِ سَعِيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَرْسَلَهُ إِلَى أَبِي جُهَيْمٍ الْأَنْصَارِيِّ يَسْأَلُهُ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فِي الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي؟ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَي الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ فِي ذَلِكَ لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِيْنَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ: لَا أَدْرِي قَالَ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا أَوْ أَرْبَعِيْنَ شَهْرًا أَوْ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً.

٨ـ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَلّٰهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ مِنْ رَجُلٍ فِي أَرْضٍ دَوِيَّةٍ مَهْلَكَةٍ مَعَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَنَامَ وَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ فَطَلَبَهَا حَتَّى أَدْرَكَهُ الْعَطَشُ ثُمَّ قَالَ: أَرْجِعُ إِلَى مَكَانِي الَّذِي كُنْتُ فِيْهِ فَأَنَامُ حَتَّى أَمُوْتَ فَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى سَاعِدِهِ لِيَمُوْتَ فَاسْتَيْقَظَ وَعِنْدَهُ رَاحِلَتُهُ وَعَلَيْهَا زَادُهُ وَطَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَاللّٰهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ مِنْ هَذَا بِرَاحِلَتِهِ وَزَادِهِ.

٩ـ عَنْ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ: يَا عُمَرُ! فَقُلْتُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَبْعَثُنِي فِي حَاجَةٍ قَالَ: يَا عُمَرُ! يَكُونُ فِي أُمَّتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أُوَيْسٌ الْقَرْنِي يُصِيْبُهُ بَلَاءٌ فِي جَسَدِهِ فَيَدْعُو اللّٰهَ فَيَذْهَبُ بِهِ إِلَّا لَمْعَةٌ فِي جَنْبِهِ إِذَا رَآهَا ذَكَرَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فَإِذَا لَقِيْتَهُ فَأَقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ وَمُرْهُ أَنْ يَدْعُوَ لَكَ فَإِنَّهُ كَرِيْمٌ عَلَى رَبِّهِ بَارٌّ بِوَالِدَتِهِ لَوْ يُقْسِمُ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ يَشْفَعُ لِمِثْلِ رَبِيْعَةَ وَمُضَرَ.

١٠ ـ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ! رَأَيْتُكَ تَصْنَعُ أَرْبَعًا لَمْ أَرَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِكَ يَصْنَعُهَا قَالَ: مَا هُنَّ يَا ابْنَ جُرَيْجٍ؟ قَالَ: رَأَيْتُكَ لَا تَمَسُّ مِنَ الأَرْكَانِ إِلَّا الْيَمَانِيَّيْنِ وَرَأَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَرَأَيْتُكَ تَصْبَغُ بِالصُّفْرَةِ وَرَأَيْتُكَ إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ أَهَلَّ النَّاسُ إِذَا رَأَوُا الهِلَالَ وَلَمْ تُهِلَّ أَنْتَ حَتّٰى يَكُونَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: أَمَّا الأَرْكَانُ فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَمَسُّ إِلَّا الْيَمَانِيَّيْنِ وَأَمَّا النِّعَالُ السِّبْتِيَّةُ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا شَعْرٌ وَيَتَوَضَّأُ فِيهَا فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَلْبَسَهَا وَأَمَّا الصُّفْرَةُ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَصْبَغُ بِهَا فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَصْبَغَ بِهَا وَأَمَّا الهِلَالُ فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُهِلُّ حَتّٰى تَنْبَعِثَ بِهِ رَاحِلَتُهُ.

التمرين ـ ٦

نموذج في الإعراب:

قَالَ فَمَا خَطْبُكَ يَا سَامِرِيُّ قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوْا بِهِ.

قال: فعل ماض مبني على الفتح وفاعله ضمير مستتر فيه جوازًا، تقديره: "هو".

فـ: رابطة لجواب شرط، مقدر، مبنية على الفتحة، لا محل لها من الإعراب.

ما: اسم استفهام، مبني على السكون، في محل رفع، مبتدأ.

خطبك: خطب: خبر، مرفوع، وعلامة الضمة الظاهرة على آخره، وهو مضاف، **ك:** ضمير متصل، مبني على الفتح، في محل جر بالإضافة، مضاف إليه.

يا: أداة نداء، مبنية على السكون، لا محل لها من الإعراب.

سامري: منادى، مفرد، علم، مبني على الضم، في محل نصب.

قال: فعل ماض، مبني على الفتح، وفاعله ضمير مستتر فيه جوازًا، تقديره: "هو".

بصرت: فعل ماض، مبني على السكون؛ لاتصاله بضمير الرفع البارز، **تُ:** مبني على الضم، في محل رفع، فاعل.

بما: بـ: حرف جر، مبني على الكسرة، لا محل له من الإعراب، **ما:** اسم موصول، أو نكرة موصوفة، مبني على

السكون، في محل جر بحرف جرّ، والجار والمجرور متعلقان بالفعل "بَصُرتُ".

لم: حرف نفي وجزم وقلب، مبني على السكون، لا محل له من الإعراب.

يبصروا: فعل مضارع، مجزوم بـ "لم"، وعلامة جزمه حذف النون؛ لأنه من الأفعال الخمسة، **واو الجماعة** ضمير متصل، مبني على السكون، في محل رفع، فاعل.

به: بـ: حرف جر، مبني على الكسرة، لا محل له من الإعراب، **ه:** ضمير متصل، مبني على الكسرة، في محل جر.

الجملة "قال فما خطبك ...." : مستأنفة، لا محل لها من الإعراب.

الجملة "ما خطبك ...": في محل جزم، جواب شرط مقدر، مقترنة بالفاء، والشرط مقدر، وجوابه في محل نصب، مقول القول وتقديره: "إن ذكر أخي الحقيقة فما خطبك".

الجملة "يا سامري": لا محل لها، اعتراضية بين طرفي الحوار.

الجملة "قال بصرت....": استئناف بياني، لا محل لها من الإعراب.

الجملة "بصرتُ": في محل نصب، مقول القول.

الجملة "لم يبصروا": لا محل لها، صلة الموصول في الوجه الأول، أو في محل جر نعت لـ "ما" على الوجه الثاني.

أعرب ما يلي:

١ ـ إِنَّا أَنْزَلْنَاه قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ. ٢ ـ إِنِّي نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ أُكَلِّمَ الْيَوْمَ إِنْسِيًّا.

٣ ـ فَآمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمَاتِهِ.

٤ ـ قَالَ يَا قَوْمِ أَرَهْطِيْ أَعَزُّ عَلَيْكُمْ مِنَ اللّٰهِ وَاتَّخَذْتُمُوْهُ وَرَاءَكُمْ ظِهْرِيًّا.

٥ ـ إِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ يَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ أَنْ يُنَزِّلَ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِّنَ السَّمَاءِ قَالَ اتَّقُوْا اللّٰهَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ.

الدرس الأربعون

التصغير

القسم الأول: أغراضه وشروطه وأوزانه

(ألف) أغراض التصغير

الأمثلة:

١ـ أعجبني الجُبَيْلُ الأخضر بين الجبال الشامخة.

٢ـ بئس التُّوَيْجِر زيد فهو يبيع سلعته بالحلف الكاذب.

٣ـ اشتريت قُنَيْدِيْلاً جميلا فعلقته في زاوية من زوايا الغرفة.

٤ـ تغدو الطيور من أعشاشها خماصا بُعَيْدَ الفجر.

٥ـ بُعَيْدَ حائطنا حديقة غناء.

٦ـ نعم القائد صلاح الدين فما أعظمه من بُطَيْلٍ باسل.

٧ـ قَالَ تعالى: وَإِذْ قَالَ لُقْمَانُ لابْنِهِ وَهُوَ يَعِظُهُ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ.

شرح وتفصيل:

مندرجہ بالا سرخ کلمات (الجُبَيْل، التوَيْجِر، قُنَيْدِيْلاً، بُعَيْد، بُطَيْل، بُنَيَّ) پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ تمام کلمات فُعَيْل، فُعَيْعِل یا فُعَيْعِيْل کے وزن پر ہیں۔ یہ تمام اسماء اسماء مصغرہ کہلاتے ہیں، چنانچہ وہ تبدیلی جو خاص مقاصد کے لئے کسی اسم کی اصل ہیئت میں اس طرح واقع ہو کہ اسکو فُعَيْل، فُعَيْعِل یا فُعَيْعِيْل کے وزن میں ڈھال دے "تَصْغِيْر" کہلاتی ہے۔ جس اسم میں یہ تبدیلی واقع ہو وہ مُکَبَّر کہلاتا ہے اور تبدیلی کے بعد یہ اسم مُصَغَّر کہلاتا ہے۔

تصغیر کے اغراض مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ کسی اسم کی جسامت کو چھوٹا ظاہر کرنے کے لئے اسکو مصغر بنایا جاتا ہے، جیسے جملہ۱۔ أعجبني الجُبَيْلُ الأخضر بين الجبال الشامخة میں جبل کی جسامت کو چھوٹا ظاہر کرنے کے لئے اسکو فُعَيْلٌ کے وزن پر تبدیل کیا گیا ہے۔ اسی پر جملہ۳۔ اشتريت قُنَيْدِيْلاً جميلا فعلقته في زاوية من زوايا الغرفة کو قیاس کریں۔

۲۔ کسی اسم کی حقارت بیان کرنے کے لئے بھی اس کو مصغر بنایا جاتا ہے، جیسے جملہ۲۔ بئس التُّوَيْجِر زيد فهو يبيع سلعته بالحلف الكاذب میں تاجر کی حقارت بیان کرنے کے لئے اسکو فُعَيْعِل کے وزن پر تبدیل کر دیا گیا ہے۔

۳۔ کسی اسم میں وقت یا جگہ یا فاصلے کی کمی بیان کرنے کے لئے اسکو مصغر بنایا جاتا ہے، جیسے جملہ۴۔ تغدو الطيور من أعشاشها خماصا بُعَيْدَ الفجر میں بَعْد کو وقت کی قلّت بیان کرنے کے لئے مصغر بنایا گیا ہے اور جملہ۵۔ بُعَيْدَ حائطنا حديقة غناء میں بُعد کو فاصلے کی قلّت بیان کرنے کے لئے مصغر بنایا گیا ہے۔

۴۔ کسی اسم میں عظمتِ شان اور بڑائی کے معنی ظاہر کرنے کے لئے اسکو مصغر بنایا جاتا ہے، جیسے جملہ۶۔ نعم القائد صلاح الدين فما أعظمه من بُطَيْلٍ باسل میں بطل کی عظمت اور بڑائی بیان کرنے کے لئے اسکو مصغر بنایا گیا ہے۔

۵۔ بعض مرتبہ مخاطب سے محبت والفت اور خوش طبعی کے لئے بھی کسی اسم کو مصغر بنایا جاتا ہے، جیسے جملہ۷۔ وَإِذْ قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ وَهُوَ يَعِظُهُ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ میں مخاطب ابن کے ساتھ محبّت کے اظہار کے لئے اسکو مصغر بنایا گیا ہے۔

تصغیر کے مندرجہ بالا اغراض ومقاصد کا خلاصہ یہ ہے کہ تصغیر کو کلام میں اختصار اور قوت پیدا کرنے کی غرض سے لایا جاتا ہے، جیسے جملہ۱۔ أعجبني الجُبَيْلُ الأخضر بين الجبال الشامخة میں جبل کی جسامت کو چھوٹا ظاہر کرنے کے لئے مرکب توصیفی کے اسلوب میں الجبل الصغير بھی کہا جا سکتا تھا لیکن اسم مصغر الجبيل کے استعمال نے وصف الصغير کے ذکر سے مستغنی کر دیا، چنانچہ الجبيل وہی معنی ادا کر رہا ہے جو الجبل الصغير کرتا ہے۔

قواعد:

۱۔ وہ تبدیلی جو بعض خاص مقاصد کے لئے کسی اسم کی اصل ہیئت میں اس طرح واقع ہو کہ اس کو فُعَيْل، فُعَيْعِل یا فُعَيْعِيْل کے وزن میں ڈھال دے، تصغیر کہلاتی ہے۔ جس اسم میں یہ تبدیلی واقع ہو وہ مکبَّر کہلاتا ہے اور تبدیلی کے بعد یہ اسم مصغَّر کہلاتا ہے۔

۲۔ تصغیر کے اغراض ومقاصد درج ذیل ہیں:

(۱) کسی اسم کی جسامت کو چھوٹا ظاہر کرنے کے لئے۔

(۲) کسی اسم کی حقارت بیان کرنے کے لئے۔

(۳) کسی اسم میں زمانے یا مکان کی قلت بیان کرنے کے لئے۔

(۴) کسی اسم میں عظمت شان اور بڑائی کے معنی ظاہر کرنے کے لئے۔

(۵) مخاطب سے محبت والفت کے اظہار اور خوش طبعی کے لئے۔

(ب) شروط الأسماء التي يدخلها التصغير

تصغیر صرف اسماء کے خواص میں سے ہے، افعال اور حروف کی تصغیر نہیں کی جاسکتی، کسی بھی اسم کو مصغر بناتے وقت درج ذیل امور کا خیال رکھنا ضروری ہے:

۱۔ اسم معرب ہو، لہذا مبنی اسماء جیسے ضمائر، أسماء الاستفهام، أسماء الشرط اور كم الخبرية وغیرہ کی تصغیر نہیں کی جاسکتی، لیکن اگر عربی عبارت میں ان میں سے کوئی اسم مصغر واقع ہو تو اسکو سماع پر محمول کیا جائے گا[1]۔

۲۔ اسم ایسے معنی پر دلالت کرتا ہو جو تصغیر کے قابل ہو، لہذا اگر کوئی اسم ایسا ہو جس کی تعظیم لازم ہو تو اس کی تصغیر نہیں کی جاسکتی، جیسے اسماء الہیہ اور انبیاء علیہم السلام اور فرشتوں کے اسماء وغیرہ، اسی طرح کلمہ كل ، بعض، غير، سوى، البارحة، غدًا، أسماء الشهور اور أسماء أيام الأسبوع کی تصغیر نہیں کی جاسکتی، کیونکہ یہ تمام اسماء ایسے معانی پر دلالت کرتے ہیں جو تصغیر کے قابل نہیں ہیں۔

۳۔ اسم تصغیر کے اوزان میں سے کسی وزن پر نہ ہو، لہذا اگر کوئی اسم تصغیر کے وزن پر ہو تو اسکی تصغیر نہیں کی جاسکتی، جیسے: شُعَيْب، حُذَيْفَة، كُعَيْت، دُرَيْد وغیرہ۔

۱۔ وہ اسماء جو قیاس کے خلاف عربوں سے مصغر سنے گئے ہیں یا وہ اسماء جن کی تصغیر قیاس کے خلاف عربوں سے منقول ہے وہ درج ذیل ہیں:
(ا) اسماء الإشارة میں ذا کی تصغیر ذَيّا، تا سے تَيّا، ذان سے ذَيّان، تان سے تَيّان اور أولاء سے أُوليّاء ہیں۔ (ب) أسماء الموصولة میں سے الذي کی تصغیر اللذَيّا، التي سے اللتَيّا، اللذان سے اللَذَيّان/ اللُذَيّانِ، اللتان سے اللُتَيّان/ اللَتَيّانِ اور الذين سے اللذِيُّون حالت رفع میں اور اللُذَيِّينَ حالت نصب اور جر میں۔

(ج) أوزان التصغير

الأمثلة:

١ ـ قَلَمٌ قُلَيْمٌ.

٢ ـ مَرْصَدٌ مُرَيْصِدٌ.

٣ ـ بَنَفْسَجٌ بُنَيْفِسٌ.

٤ ـ مَنْصُوْرٌ مُنَيْصِيْرٌ.

شرح وتفصیل:

مندرجہ بالا کلمات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان تمام کلمات میں درج ذیل امور کو ملحوظ رکھا گیا ہے:

ا۔ اگر کوئی اسم ثلاثی ہو یعنی تین حروف پر مشتمل تو ایسے اسم کی تصغیر فُـعَيْـل کے وزن پر ہوتی ہے یعنی پہلا حرف مضموم ہوتا ہے اور دوسرا مفتوح ہوتا ہے اور دوسرے اسم کے بعد یاء ساکنہ کا اضافہ کیا جاتا ہے جو یاء التصغیر کہلاتی ہے، جیسے مثال ا۔ قلمٌ ثلاثی اسم ہے، لہذا اسکا مصغر فُعَيْل کے وزن پر قُلَيْمٌ ہے۔

۲۔ اگر کوئی اسم رباعی ہو، یعنی چار حروف پر مشتمل ہو، تو ایسے اسم کی تصغیر فُعَيْعِل کے وزن پر ہوتی ہے یعنی پہلا حرف مضموم اور دوسرا مفتوح ہوتا ہے اور دوسرے حرف کے بعد ایک یاء ساکنہ کا اضافہ کیا جاتا ہے اور اس یاء ساکنہ کے بعد والا حرف مکسور ہوتا ہے، جیسے مثال ۲۔ مَرْصَدٌ رباعی اسم ہے، لہذا اس کا اسم مصغر فُعَيْعِل کے وزن پر مُرَيْصِد ہے۔

۳۔ اگر اسم خماسی یا سداسی ہو اور اس کے تمام حروف اصلیہ ہوں تو ایسے اسم کی تصغیر فُعَيْعِل کے وزن پر ہوتی ہے اور اسم کا آخری حرف حذف کر دیا جاتا ہے، جیسے مثال ۳۔ بَنَفْسَجٌ خماسی اسم ہے اور اس کے تمام حروف اصلیہ ہیں، لہذا اسکی تصغیر فُعَيْعِل کے وزن پر بُنَيْفِسٌ ہے اور آخری حرف "ج" حذف کر دیا گیا ہے، لیکن اگر خماسی اسم میں آخری حرف سے پہلے حروف مدہ (ا، و، ی) میں سے کوئی حرف زائد موجود ہو تو ایسے اسم کی تصغیر فُـعَيْـعِيْـل کے وزن پر ہوتی ہے، جیسے مثال ۴۔ مَـنْـصُوْرٌ خماسی اسم ہے، اسکے آخری حرف سے پہلے حرف مدہ "و" موجود ہے، لہذا اسکی تصغیر فُـعَيْـعِيْـلٌ کے وزن پر مُنَيْصِيْرٌ ہے۔

قواعد:

۱۔ اگر کوئی اسم ثلاثی ہو یعنی تین حروف پر مشتمل ہو تو ایسے اسم کی تصغیر فُعَيْل کے وزن پر ہوتی ہے۔

۲۔ اگر اسم رباعی ہو تو اس کی تصغیر فُعَيْعِل کے وزن پر ہوتی ہے۔

۳۔ اگر اسم خماسی یا سداسی ہو اور اس کے تمام حروف اصلیہ ہوں تو ایسے اسم کی تصغیر فُعَيْعِل کے وزن پر ہوتی ہے اور اسم کا آخری حرف حذف کر دیا جاتا ہے، لیکن اگر خماسی اسم میں آخری حرف سے پہلے حروف مدّہ (ا، و، ی) میں سے کوئی حرف زائد موجود ہو تو ایسے اسم کی تصغیر فُعَيْعِيْل کے وزن پر ہوتی ہے۔

القسم الثاني: ما يعامل معاملة الثلاثي والرباعي في التصغير

(ألف) ما يعامل معاملة الثلاثي

الأمثلة:

١ ـ بَقَرَةٌ	بُقَيْرَةٌ	٢ ـ سَمْرَاءُ	سُمَيْرَاءُ
٣ ـ حُسْنٰى	حُسَيْنٰى	٤ ـ غَضْبَانٌ	غُضَيْبَانٌ
٥ ـ أَقْفَالٌ	أُقَيْفَالٌ	٦ ـ قَمَرُ الدِّيْن	قُمَيْرُ الدِّين
٧ ـ سَمَرقَنْد	سُمَيرقَنْد	٨ ـ كَأَسَان	كُؤَيْسَان
٩ ـ فِرعَوْن	فُرَيْعُوْن	١٠ ـ فَرِحَاتٌ	فُرَيْحَاتٌ

شرح وتفصیل:

وہ تمام اسماء جن کی تصغیر ثلاثی اسماء کی تصغیر کی طرح فُعَيْل کے وزن پر ہوتی ہے وہ درج ذیل ہیں:

۱۔ ہر وہ ثلاثی [1] اسم جسکے آخر میں تانیث [2] کی کوئی علامت (تاء مدورہ، الف ممدودہ یا الف مقصورہ) ہو، جیسے مثال ۱۔ بَقَرَة

(۱) تصغیر کی اس قسم میں ثلاثی سے مراد ہر وہ اسم ہے جس کے تینوں حروف اصلیہ ہوں۔

(۲) بعض ثلاثی اسماء تانیث کی علامات سے خالی ہونے کے باوجود مؤنث (حقیقی یا مجازی) شمار ہوتے ہیں، جیسے: هِند، عَين، نار اور شمس وغیرہ۔ ایسے اسماء کی تصغیر کے وقت ان کے آخر میں تاء مدورہ کا اضافہ کر دیا جاتا ہے، لہٰذا هِند کی تصغیر هُنَيْدَة عین کی تصغیر عُيَيْنَة نار کی نُوَيْرَة اور شمس کی "شُمَيْسَة" ہوگی۔

میں تین حروف اصلیہ کے بعد تاء مدورہ ہے، لہذا اسکی تصغیر ثلاثی اسماء کی طرح فُعَیْل کے وزن پر بُقَیْرَة ہے۔ مثال۲۔ سَمْرَاءُ میں تین حروف اصلیہ کے بعد الف ممدودہ ہے، لہذا اسکی تصغیر فُعَیْل کے وزن پر سُمَیْرَاء ہے۔ مثال۳۔ حُسْنٰی میں تین حروف اصلیہ کے بعد الف مقصورہ ہے، لہذا اسکی تصغیر فُعَیْل کے وزن پر حُسَیْنٰی ہے۔

۲۔ ہر وہ ثلاثی اسم جس کے آخر میں الف اور نون زائد موجود ہوں، چاہے یہ اسم علم ہو یا وصف، جیسے مثال۴۔ غضبان میں تین حروف اصلیہ کے بعد الف اور نون زائد موجود ہیں، لہذا اس کی تصغیر فُعَیْل کے وزن پر غُضَیْبَانٌ ہے۔

۳۔ ہر وہ اسم جو أَفْعَال کے وزن پر جمع تکسیر ہو، جیسے مثال۵۔ أَقْفَالٌ، أَفْعَالٌ کے وزن پر جمع تکسیر ہے، اسکی تصغیر فُعَیْل کے وزن پر أُقَیْفَالٌ ہے۔

۴۔ ہر وہ مرکب اضافی یا مرکب مزجی جسکا صدر تین حروف پر مشتمل ہو، جیسے مثال۶۔ قمر الدِّینِ ایسا مرکب اضافی ہے جسکا صدر قمر تین حروف پر مشتمل ہے، اسکی تصغیر فُعَیْلٌ کے وزن پر قُمَیْرُ الدِّین ہے۔ اسی پر مرکب مزجی سمر قند کو قیاس کیجئے۔

۵۔ ہر وہ ثلاثی اسم جس کے آخر میں مثنی، جمع مذکر سالم یا جمع مؤنث سالم کی علامت موجود ہو، جیسے مثال ۸۔ كأسان میں تین حروف اصلیہ کے بعد مثنی کی علامت (الف اور نون) موجود ہے، لہذا اس کی تصغیر فُعَیل کے وزن پر كُؤَيسَان ہے۔ مثال ۹۔ فرحون میں تین حروف اصلیہ کے بعد جمع مذکر سالم کی علامت (واو اور نون) موجود ہے، لہذا اس کی تصغیر فُعَیل کے وزن پر فُرَيْحُون ہے۔ مثال ۱۰۔ فرحات میں تین حروف اصلیہ کے بعد جمع مؤنث سالم کی علامت (الف اور تاء) موجود ہیں، لہذا اس کی تصغیر فُعَیْل کے وزن پر فُرَیْحَات ہے۔

قواعد:

وہ تمام اسماء جن کی تصغیر ثلاثی اسماء کی تصغیر کی طرح فُعَیْل کے وزن پر ہوتی ہے وہ درج ذیل ہیں:

۱۔ ہر وہ ثلاثی اسم جس کے آخر میں تانیث کی کوئی علامت (تاء مدورہ، الف ممدودہ یا الف مقصورہ) ہو۔

۲۔ ہر وہ ثلاثی اسم جس کے آخر میں الف اور نون زائد موجود ہوں، خواہ یہ اسم علم ہو یا وصف۔

۳۔ ہر وہ اسم جو أفعال کے وزن پر جمع تکسیر ہو۔

۴۔ ہر وہ مرکب اضافی یا مرکب مزجی جس کا صدر تین حروف پر مشتمل ہو۔

۵۔ ہر وہ ثلاثی اسم جس کے آخر میں مثنی، جمع مذکر سالم یا جمع مؤنث سالم کی علامت موجود ہو۔

(ب) ما یعامل معاملة الرباعي

الأمثلة:

١۔ مِسطَرةٌ	مُسَيْطِرَةٌ	٢۔ قُرفُصَاءُ	قُرَيْفِصَاءُ
٣۔ مَشرِقِيٌّ	مُشَيرِقِيٌّ	٤۔ زَعفَرَان	زُعَيْفِرَان
٥۔ كَمَالُ الدين	كُمَيِّل الدين	٦۔ معدي كَرِب	مُعَيْدِي كَرِب
٧۔ دَارِسان	دُوَيْرِسَان	٨۔ دَارِسُوْن	دُوَيْرِسُوْن
٩۔ دارِسات	دُوَيْرِسَات		

شرح وتفصیل:

وہ اسماء جن کی تصغیر رباعی اسماء کی طرح فُعَيعِل کے وزن پر ہوتی ہے درج ذیل ہیں:

۱۔ ہر وہ رباعی اسم جس کے آخر میں تاء مدورہ ہو، جیسے مثال۱۔ مسطرة میں چار حروف کے بعد تاء مدورہ ہے، لہذا اس کی تصغیر فُعَيعِل کے وزن پر مُسَيطِرة ہے۔

۲۔ ہر وہ رباعی اسم جس کے آخر میں الف ممدودہ ہو، جیسے مثال۲۔ قرفصاء میں چار حروف کے بعد الف ممدودہ ہے، لہذا اس کی تصغیر فعیعِل کے وزن پر قُرَيفِصَاء ہے۔

۳۔ ہر وہ رباعی اسم جسکے آخر میں یاء النسب ہو، جیسے مثال۳۔ مَشْـرِقِيٌّ میں چار حروف کے بعد یاء النسب ہے، لہذا اسکی تصغیر فُعَيْعِل کے وزن پر مُشَيْرِقِيٌّ ہے۔

۴۔ ہر وہ رباعی اسم جس کے آخر میں الف اور نون زائد ہوں، جیسے مثال۴۔ زعفران میں چار حروف کے بعد الف اور نون زائد موجود ہیں، لہذا اس کی تصغیر فُعَيعِل کے وزن پر زُعَيْفِرَان ہے۔

۵۔ ہر وہ مرکب اضافی یا مرکب مزجی جس کا صدر چار حروف پر مشتمل ہو، جیسے مثال۵۔ کمال الدین ایسا مرکب اضافی ہے جس کا صدر کمال چار حروف پر مشتمل ہے، لہذا اس کی تصغیر فُعَيْعِل کے وزن پر کُمَيِّلُ الدين ہے۔ مثال٦۔ معدي

کرب ایسا مرکب مزجی ہے جس کا صدر معدي چار حروف پر مشتمل ہے، لہذا اس کی تصغیر فُعَیعِل کے وزن پر مُعَیْدِي کرب ہے۔

۶۔ ہر وہ اسم جس میں چار حروف کے بعد مثنی، جمع مذکر سالم یا جمع مؤنث سالم کی علامت موجود ہو، جیسے مثال ۷۔ دارسان میں چار حروف کے بعد مثنی کی علامت موجود ہے، لہذا اس کی تصغیر فُعَیعِل کے وزن پر دُوَیْرِسَان ہے اسی پر مثال ۸ اور ۹ کو قیاس کریں۔

قواعد:

وہ تمام اسماء جن کی تصغیر رباعی اسماء کی طرح فُعَیْعِل کے وزن پر ہوتی ہے درج ذیل ہیں:

۱۔ ہر وہ رباعی اسم جس کے آخر میں تاء مدورہ ہو۔

۲۔ ہر وہ رباعی اسم جس کے آخر میں الف ممدودہ ہو۔

۳۔ ہر وہ رباعی اسم جس کے آخر میں یاء النسب ہو۔

۴۔ ہر وہ رباعی اسم جس کے آخر میں الف اور نون زائد ہو۔

۵۔ ہر وہ مرکب اضافی یا مرکب مزجی جس کا صدر چار حروف پر مشتمل ہو۔

۶۔ ہر وہ اسم جس میں چار حروف کے بعد مثنی، جمع مذکر سالم یا جمع مؤنث سالم کی علامت موجود ہو۔

القسم الثالث: تصغير الأسماء المعتلة

(ألف) تصغير ما ثانيه حرف علة

الأمثلة:

١۔ كِيْسٌ	كُيَيْسٌ	٢۔ قِيْمَةٌ	قُوَيْمَةٌ	٣۔ عابدٌ	عُوَيْبِدٌ
٤۔ آكام	أُوَيْكَامٌ	٥۔ سَاج	سُوَيْجٌ		

شرح وتفصیل:

مندرجہ بالا مثالوں پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان تمام کلمات (کیس، قیمة، عابد، آکام، ساج) کا دوسرا

حرف، حرف علت ہے۔ کہیں یہ حرف علت اصلی ہے، کہیں کسی دوسرے حرف علت سے یا ہمزہ سے بدلا ہوا ہے، کہیں زائد اور کہیں مجہول الاصل ہے، لہذا اگر کسی اسم کا دوسرا حرف ایسا حرف علت ہو جو اصلی ہو (یعنی منقلب نہ ہو) تو وہ تصغیر کے بعد بھی اپنی حالت پر برقرار رہتا ہے، جیسے مثال ا۔ كِيْسٌ کا دوسرا حرف یاء حرف علت اصلی ہے کیونکہ اسکی جمع أكياس ہے اس لئے تصغیر کے بعد بھی اپنی حالت پر برقرار ہے، لہذا كِيْسٌ کی تصغیر كُيَيْسٌ ہے۔

اگر کسی اسم کا دوسرا حرف ایسا حرف علت ہو جو اصلی نہ ہو، بلکہ کسی اور حرف سے بدلا ہوا ہو تو تصغیر کے وقت اس اسم کا اصلی حرف علت لوٹ آتا ہے، جیسے مثال ۲۔ قيمة کا دوسرا حرف یاء حرف علت واو سے بدلا ہوا ہے، لہذا تصغیر کے بعد اصلی حرف علت واو لوٹ آیا ہے، قيمة کی تصغیر قُوَيمة ہے۔

اگر کسی اسم کا دوسرا حرف ایسا حرف علت ہو جو زائد ہو یا مجہول الاصل ہو یا ہمزہ سے بدلا ہوا ہو، تو یہ حرف تصغیر کے بعد واو میں تبدیل کر دیا جاتا ہے، جیسے مثال ۳۔ عابد کا دوسرا حرف الف زائد حرف علت ہے، لہذا یہ تصغیر کے بعد واو میں بدل گیا ہے اور عابد کی تصغیر عُوَيِد ہے۔ مثال ۷۔ آکام کا دوسرا حرف ألف ہمزہ سے منقلب ہے کیونکہ اس کا مفرد أَكَمَة ہے لہذا یہ الف تصغیر کے بعد واو میں بدل گیا ہے اور آکام کی تصغیر أُوَيكام ہے مثال ۸۔ ساج کا دوسرا حرف ألف مجہول الاصل ہے، لہذا یہ تصغیر کے بعد واو میں بدل گیا ہے اور ساج کی تصغیر سُوَيج ہے۔

قواعد:

۱۔ اگر کسی اسم کا دوسرا حرف ایسا حرف علت ہو جو اصلی ہو تو وہ تصغیر کے بعد بھی اپنی حالت پر برقرار رہتا ہے۔

۲۔ اگر کسی اسم کا دوسرا حرف ایسا حرف علت ہو جو اصلی نہ ہو، بلکہ کسی دوسرے حرف علت سے بدلا ہوا ہو تو تصغیر کے وقت اس اسم کا اصلی حرف علت لوٹ آتا ہے۔

۳۔ اگر کسی اسم کا دوسرا حرف ایسا حرف علت ہو جو زائد ہو یا مجہول الاصل ہو یا ہمزہ سے بدلا ہوا ہو، تو یہ حرف تصغیر کے بعد "واو" میں تبدیل کر دیا جاتا ہے۔

(ب) تصغير ما ثالثه حرف علة

الأمثلة:

۱۔ فَتًى فُتَيٌّ

۲۔ عَمُوْدٌ عُمَيِّدٌ

۳۔ فَطِيْنٌ فُطَيِّنٌ

شرح وتفصیل:

مندرجہ بالا مثالوں (فتًی، عمود اور فطین) پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان تمام کلمات کا تیسرا حرف حروف علت (ا، و، ی) میں سے کوئی حرف ہے، اگر کسی اسم کا تیسرا حرف حرف علت ألف یا واو ہو تو وہ پہلے یـاء میں تبدیل کر دیا جاتا ہے اور پھر یاء التصغیر میں مدغم کر دیا جاتا ہے، جیسے مثال ۱۔ فتًی کا تیسرا حرف حرف علت ألف ہے، جو پہلے یاء میں تبدیل کیا گیا ہے اور پھر یاء التصغیر میں مدغم کر دیا گیا ہے، لہٰذا فتًی کی تصغیر فُتَيٌّ ہے۔ اسی پر مثال ۲۔ عمود کو قیاس کریں۔

اگر کسی اسم کا تیسرا حرف حرف علت یـاء ہو تو وہ بغیر کسی تبدیلی کے یـاء التصغیر میں مدغم کر دیا جاتا ہے، جیسے مثال ۳۔ فطین کا تیسرا حرف حرف علت یاء ہے، جو تصغیر کے وقت یاء التصغیر میں مدغم کر دیا گیا ہے، لہٰذا فطین کی تصغیر فُطَيِّن ہے۔

قواعد:

۱۔ اگر کسی اسم کا تیسرا حرف حرف علت ألف یا واو ہو تو وہ تصغیر کے وقت پہلے یـاء میں تبدیل کر دیا جاتا ہے پھر یـاء التصغیر میں مدغم کر دیا جاتا ہے اور اگر کسی اسم کا تیسرا حرف حرف علت یاء ہو تو وہ تصغیر کے وقت بغیر کسی تبدیلی کے یاء التصغیر میں مدغم کر دیا جاتا ہے۔

القسم الرابع: تصغير محذوف اللام والفاء

الأمثلة:

۱۔ أَخٌ أُخَيٌّ ۲۔ ابنٌ بُنَيٌّ

۳۔ بنت بُنَيَّةٌ ٤۔ هِبَةٌ وُهَيْبَةٌ

شرح وتفصیل:

عربی زبان میں کوئی اسم ایسا نہیں پایا جاتا جو دو حروف پر مشتمل ہو، چنانچہ اگر کوئی اسم بظاہر دو حروف پر مشتمل نظر آتا ہو تو یقینی طور پر اس کا ایک حرف محذوف ہوتا ہے، حرف محذوف اس اسم کے مثنی، جمع یا فعل کے ذریعے سے معلوم ہوتا ہے، جیسے مثال ا۔ أخ دو حروف پر مشتمل نظر آتا ہے، اس کے مثنی أخــوان کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا لام کلمہ واو محذوف ہے، چنانچہ اگر کسی اسم کا فـاء یا لام کلمہ محذوف ہو اور اس کے صرف دو حروف اصلیہ باقی ہوں تو ایسے اسم کی تصغیر کے وقت حرف محذوف لوٹ آتا ہے، جیسے مثال ا۔ أخ اصل میں أَخَــوٌ تھا لام کلمہ واو حذف ہونے کے بعد اس کے صرف دو حروف اصلیہ أخ باقی رہ گئے، لہذا تصغیر کے وقت حرف محذوف واو لوٹ آیا ہے اور اس کی تصغیر أَخٌ سے أُخَيٌّ ہوگئی[1]۔

اگر کسی اسم کا فـاء یا لام کلمہ محذوف ہو اور اس کے عوض اسم کے شروع میں ہمزہ کا اضافہ کیا گیا ہو تو ایسے اسم کی تصغیر کے وقت یہ زائد ہمزہ حذف کر دیا جاتا ہے اور حرف محذوف لوٹ آتا ہے، جیسے مثال ۲۔ ابن دراصل بَنَوٌ تھا جب اس کا لام کلمہ واو حذف ہوا تو اس کے عوض میں اسم کے شروع میں ہمزہ کا اضافہ کر دیا گیا، لہذا اس کی تصغیر کے وقت یہ ہمزہ حذف کر دیا گیا ہے اور لام کلمہ واو لوٹ آیا ہے اور اس کی تصغیر ابن سے بُنَيٌّ ہوگی[2]۔

اگر کسی اسم کا فاء یا لام کلمہ محذوف ہو اور اس کے عوض اسم کے آخر میں تاء مفتوحہ کا اضافہ کیا گیا ہو تو ایسے اسم کی تصغیر کے وقت حرف محذوف لوٹ آتا ہے اور تاء مفتوحہ کو تاء مدورہ میں تبدیل کر دیا جاتا ہے، جیسے مثال ۳۔ بـنـت کا لام کلمہ واو محذوف ہے، یہ دراصل بنو تھا جب اس کا لام کلمہ واو حذف ہوا تو اس کے عوض میں اسم کے آخر میں تاء مفتوحہ کا اضافہ کر دیا گیا، اس کی تصغیر کے وقت تاء مفتوحہ کو تاء مدورہ میں تبدیل کر دیا گیا اور لام کلمہ واو لوٹ آیا اور اس کی تصغیر بنت سے بُنَيَّةٌ ہوگئی[3]۔

اگر کسی اسم کا فاء یا لام کلمہ محذوف ہو اور اس کے عوض اسم کے آخر میں تاء مدورہ کا اضافہ کیا گیا ہو تو ایسے اسم کی تصغیر کے وقت حرف محذوف لوٹ آتا ہے اور تاء مدورہ برقرار رہتی ہے، جیسے مثال ۴۔ هبة کا فـاء کلمہ واو محذوف ہے، یہ دراصل وَهبٌ تھا جب اس کا فاء کلمہ واو حذف ہوا تو اس کے عوض میں اسم کے آخر میں تاء مدورہ کا اضافہ کر دیا گیا، لہذا

(۱) أَخَوٌ پہلے فُعَيْل کے وزن پر أُخَيْوٌ بنا، پھر اس کا واو اعلال کی وجہ سے یاء میں بدل گیا اور یاء التصغیر میں مدغم ہوگیا: أَخٌ ـ أَخَوٌ ـ أُخَيْوٌ ـ أُخَيْيٌ ـ أُخَيٌّ.
(۲) ابن ـ بنو ـ بُنَيْوٌ ـ بُنَيْيٌ ـ بُنَيٌّ.
(۳) بنتٌ ـ بنو ـ بُنَيْوَةٌ ـ بُنَيْيَةٌ ـ بُنَيَّةٌ.

اس کی تصغیر کے وقت حرف محذوف واو لوٹ آیا ہے اور تاء مدورہ اپنی جگہ برقرار ہے اور اس کی تصغیر ھبة سے وُھَیبَة ہے۔

قواعد:

ا۔ اگر کسی اسم کا فاء یا لام کلمہ محذوف ہو اور اس کے صرف دو حروف اصلیہ باقی ہوں تو تصغیر کے وقت حرف محذوف لوٹ آتا ہے۔

۲۔ اگر کسی اسم کا فاء یا لام کلمہ محذوف ہو اور اس کے عوض اسم کے شروع میں ہمزہ کا اضافہ کیا گیا ہو تو ایسے اسم کی تصغیر کے وقت یہ زائد ہمزہ حذف کر دیا جاتا ہے اور حرف محذوف لوٹ آتا ہے۔

۳۔ اگر کسی اسم کا فاء یا لام کلمہ محذوف ہو اور اس کے عوض اسم کے آخر میں تاء مفتوحہ کا اضافہ کیا گیا ہو تو ایسے اسم کی تصغیر کے وقت حرف محذوف لوٹ آتا ہے اور تاء مفتوحہ کو تاء مدورہ میں تبدیل کر دیا جاتا ہے۔

۴۔ اگر کسی اسم کا فاء یا لام کلمہ محذوف ہو اور اس کے عوض اسم کے آخر میں تاء مدورہ کا اضافہ کیا گیا ہو تو ایسے اسم کی تصغیر کے وقت حرف محذوف لوٹ آتا ہے اور تاء مدورہ برقرار رہتی ہے۔

القسم الخامس: تصغير الجمع

الأمثلة:

(الف)		(ب)	
١ ـ أبطال	أُبَيْطَال	٥ ـ جَوَارٍ	جُوَيْرِيَات
٢ ـ أنجم	أُنَيْجِم	٦ ـ صِعَابٌ	صُعَيْبَات
٣ ـ أقمشة	أُقَيْمِشَة	٧ ـ حُرَّاسٌ	حُوَيْرِسُون
٤ ـ صِبْيَةٌ	صُبَيَّةٌ	٨ ـ كَتَبَةٌ	كُوَيْتِبُونَ

شرح وتفصیل:

مندرجہ بالا مثالیں جموع القلة [1] اور جموع الكثرة [2] کے اوزان پر مشتمل ہیں۔ جمع القلة سے اسم مصغر

(۱) جموع القلة کے اوزان درج ذیل ہیں: ١ ـ أَفْعُلٌ، ٢ ـ أَفْعَالٌ، ٣ ـ أَفْعِلَةٌ، ٤ ـ فِعْلَةٌ۔

(۲) جموع الكثرة کے بہت سے اوزان ہیں جن میں سے مشہور یہ ہیں: فَوَاعِلُ، فِعَالٌ، فُعَّالٌ، فَعَلَةٌ، فَعَائِلُ، مَفَاعِلُ، فُعُولٌ، أَفْعِلَاءُ وغير ذلك.

بناتے وقت اسم کے تمام حروف برقرار رہتے ہیں اور اسی طرح[1] اس کی تصغیر کر دی جاتی ہے یعنی پہلا حرف مضموم اور دوسرا مفتوح ہوتا ہے اور دوسرے حرف کے بعد یاء التصغیر کا اضافہ کر دیا جاتا ہے جیسے مثال ا۔ أبطال جمع القلة أفعال کے وزن پر ہے لہذا اس کی تصغیر کے بعد اسم مصغر أُبَيْطَال میں تمام حروف برقرار ہیں اور پہلا حرف مضموم اور دوسرا حرف مفتوح ہے جس کے بعد یاء التصغیر کا اضافہ کیا گیا ہے اسی پر مثال ۲، ۳ اور ۴ کو قیاس کریں۔

جمع الكثرة سے اسم مصغر بناتے وقت سب سے پہلے جمع الكثرة کے مفرد کی تصغیر کی جاتی ہے پھر اگر جمع الكثرة مؤنث یا جمع غیر عاقل ہو تو اس کو جمع مؤنث سالم بنا دیا جاتا ہے اور اگر جمع الكثرة مذکر عاقل ہو تو جمع مذکر سالم بنا دیا جاتا ہے۔ جیسے مثال ۵۔ میں مؤنث جوار جمع الكثرة فواعِل کے وزن پر ہے چنانچہ قاعدے کے مطابق اس سے اسم مصغر بناتے وقت پہلے اس کے مفرد جارية سے اسم مصغر جُوَيْرِية بنا کر جمع مؤنث سالم جُوَيْرِيَات میں تبدیل کر دیا گیا۔ مثال ۶ میں جمع غیر عاقل صعاب جمع الكثرة فِعَال کے وزن پر ہے اس کے مفرد صعب سے اسم مصغر صُعَيْبٌ بنا کر جمع مؤنث سالم صُعَيْبَات بنا دیا گیا مثال ۷ حُرَّاس مذکر عاقل کے لئے جمع الكثرة فُعَّال کے وزن پر ہے لہذا اس سے اسم مصغر بناتے وقت پہلے اس کے مفرد حارس کو مصغر حُوَيْرِس بنا کر جمع مذکر سالم حُوَيْرِسُوْن بنایا گیا ہے اسی پر مثال ۸ کو قیاس کریں۔

قواعد:

۱۔ جمع القلة کی تصغیر کے وقت تمام حروف برقرار رہتے ہیں اور مفرد میں تبدیل کئے بغیر اس کی تصغیر کر دی جاتی ہے۔

۲۔ جمع الكثرة کی تصغیر کے وقت سب سے پہلے مفرد کی تصغیر کی جاتی ہے پھر اگر جمع الكثرة مؤنث یا جمع غیر عاقل ہو تو اس کو جمع مؤنث سالم بنا دیا جاتا ہے اور اگر جمع الكثرة مذکر عاقل ہو تو جمع مذکر سالم بنا دیا جاتا ہے۔

(۱) برخلاف جمع الكثرة کے کہ اس میں سب سے پہلے مفرد کی تصغیر کی جاتی ہے پھر اس کو جمع بنایا جاتا ہے۔

وإليك فيما يلي جدولا يحتوي على جميع قواعد التصغير التي درستها:

جدول

الاسم	مصغّره	السبب
١ـ نَفَقٌ	نُفَيْقٌ	لأنه ثلاثي صحيح فصغّر على "فُعَيْل".
٢ـ شَنٌّ	شُنَيْنٌ	لأنه ثلاثي صحيح فصغّر على "فُعَيْل" وقد فُكّ ادغامه لتوسط ياء التصغير بين النونين.
٣ـ فُنْدُق	فُنَيْدِقٌ	لأنه رباعي فصغّر على "فُعَيْعِل".
٤ـ غَضَنْفَر	غُضَيْنِفٌ	لأنه خماسي حروفه أصلية فصغّر بحذف خامسه على "فُعَيْعِل".
٥ـ مِسْوَاك	مُسَيْوِيْكٌ	لأنه خماسي قبل آخره حرف مد زائد فصغّر على "فُعَيْعِيْل" بقلب ألفه ياءً.
٦ـ حُجرَةٌ	حُجَيْرَة	لأنه ثلاثي الأصول مختوم بتاء التأنيث فعومل معاملة الثلاثي وصغّر على "فُعَيْل" ولا يُعتدّ بالتاء.
٧ـ عرجَاء	عُرَيْجَاء	لأنه ثلاثي مختوم بالألف الممدودة فعومل معاملة الثلاثي وصغّر على "فُعَيْل" ولا يُعتدّ بألف التأنيث الممدودة.
٨ـ عَطشَان	عُطَيْشَان	لأنه ثلاثي مزيد في آخره ألف ونون فعومل معاملة الثلاثي و صُغّر على "فُعَيْل" ولا يُعتَدّ بالألف والنون.
٩ـ جَبَلان	جُبَيْلان	لأنه ثلاثي مختوم بعلامة التثنية فعومل معاملة الثلاثي فصغّر على "فُعَيْل".
١٠ـ نُعْمَى	نُعَيْمَى	لأنه ثلاثي مختوم بالألف المقصورة فصُغّر على "فُعَيْل".
١١ـ أبواب	أُبَيْوَاب	لأنه جمع على وزن "أفعال" فصُغّر على "فُعَيْل".
١٢ـ مَرِحُوْن	مُرَيْحُوْن	لأنه ثلاثي مختوم بعلامة الجمع المذكر السالم فعومل معاملة الثلاثي فصغّر على "فُعَيْل"
١٣ـ مِخْفَظَةٌ	مُخَيْفِظَةٌ	لأنه رباعي مختوم بتاء التأنيث فعومل معاملة الرباعي فصُغّر على "فُعَيْعِل".

١٤ـ ناجحات	نُوَيْجِحَات	لأنه رباعي مختوم بعلامة الجمع المؤنث السالم فعومل معاملة الرباعي.
١٥ـ صَيْدٌ	صُيَيْدٌ	لأن ثانيه ياء أصلية بدليل مضارعه "يَصيدُ" فبقيت على حالها.
١٦ـ ناجح	نُوَيْجِحٌ	لأن ثانيه ألف زائدة فقُلبت واوًا.
١٧ـ آثام	أُوَيْثَام	لأن ثانيه ألف أصلها همزة فقُلِبَت واوًا.
١٨ـ غُلَام	غُلَيِّم	لأنّ ثالثه ألف قلبت ياء وادغمت في ياء التصغير.
١٩ـ قَدُوْمٌ	قُدَيِّمٌ	لأنَّ ثالثه واو فقلبت ياء وأدغمت في ياء التصغير.
٢٠ـ جَمِيْلٌ	جُمَيِّلٌ	لأن ثالثه ياء فأدغمت في ياء التصغير.
٢١ـ أَرض	أُرَيْضَةٌ	لأنه ثلاثي معنوي التأنيث فأضيفت تاء التأنيث عند التصغير.
٢٢ـ اسم	سُمَيٌّ	لأنه من نوع المحذوف اللام إذ الأصل "سَمَوٌ" فرُدّ الحرف المحذوف وهو الواو وقلبت ياء لأجل الإعلال وحذفت همزة العوض.
٢٣ـ أَنفس	أُنَيْفِسٌ	لأنه من جموع القلة فيصغّر على لفظه.
٢٤ـ سَحَرَةٌ	سُوَيْحِرُوْن	لأنه من جموع الكثرة يدل على مذكر عاقل لذا صُغّر مفرده ثم جمع جمع مذكر سالما.

التمرين ـ ١

استخرج مما يأتي كل اسم مصغر واذكر مكبره وبيّن الغرض من تصغيره:

نموذج: يا أُخيَّة متى تزورينني؟

أُخيَّةٌ: اسم مصغر، ومكبره "أخت"، والغرض من التصغير "المداراة".

٢ـ فُوَيْق الباب ساعة جميلة.

٣ـ يا صُدَيِّقِيٌّ! لم اكتحل برؤيتك منذ أيام.

٤ـ بجوار المسجد دُوَيْرَةٌ لعجوز.

٥ـ يا صُوَيْنِعُ! ألم يأن لك أن تتقن صناعتك.

٦ـ رجع العسكر منتصرا قُبَيْلَ المغرب. ٧ـ كافأ الأستاذ الطالب المجدَّ بقُلَيْمٍ جميل.

٨ـ بحسب ابن آدم لُقَيْمَات يقمن صلبه. ٩ـ خاض المسلمون غماز المعركة بُعَيْدَ الزوال.

١٠ـ في ناحية القرية حُقَيْل أخضر ونُهَيْر يسقى الزراع.

التمرين ـ ٢

صغّر الكلمات التالية واذكر وزنها التصغيري مع ذكر السبب:

نموذج: برقع

بُرْقُعٌ: مصغره "بُرَيْقِعٌ" لأنه رباعي فصغر على "فُعَيْعِل".

٢ـ قوس ٣ـ عدة ٤ـ نخلة ٥ـ سِنٌّ ٦ـ أحزِمةٌ ٧ـ صاحب ٨ـ بيضة

٩ـ درسان ١٠ـ صالح ١١ـ صورة ١٢ـ منديل ١٣ـ شجعة ١٤ـ غصن ١٥ـ أكتاف

١٦ـ ظمآن ١٧ـ عبقرِيٌّ ١٨ـ صُنّاع ١٩ـ ملعب ٢٠ـ صلاح الدين

التمرين ـ ٣

صغّر الأسماء الآتية وبين ما حدث فيها من إعلال:

نموذج: باب

باب: تصغيره "بُوَيْب"، كان أصل الألف واوًا فردّت إلى أصلها عند التصغير.

٢ـ عقار ٣ـ ميقات ٤ـ آكل ٥ـ مينار ٦ـ صبور ٧ـ عصا ٨ـ مدينة ٩ـ عاج ١٠ـ عجوز

التمرين ـ ٤

استخرج من الأحاديث الآتية كل اسم مصغر واذكر مكبره مع بيان الإعراب:

نموذج: عَنْ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَسَمَّاهُ فُوَيْسِقًا.

فُوَيْسِق: اسم مصغر من فاسق، على وزن "فعيعل"، وهو مفعول به ثان، منصوب، وعلامة نصبه الفتحة

الظاهرة على آخره.

٢ـ أنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قالَ: إنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِيْنًا وَإِنَّ أَمِيْنَنَا أَيَّتُهَا الْأُمَّةُ أَبُو عُبَيْدَةَ بنُ الجَرَّاحِ.

٣ـ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رضي الله عنه: إنْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَيُخَالِطُنَا حَتّٰى يَقُولَ لِأَخٍ لِي صَغِيْرٍ: يَا أَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ.

٤ـ إنَّ حَفْصَةَ بَكَتْ عَلىٰ عُمَرَ فَقَالَ: مَهْلًا يَا بُنَيَّةُ أَلَمْ تَعْلَمِيْ أنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ.

٥ـ كانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَرْبُوعًا بُعَيْدَ ما بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَهُ شَعْرٌ يَبْلُغُ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ رَأَيْتُهُ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ لَمْ أَرَ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ.

٦ـ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إذَا كَانَ فِيْ سَفَرٍ فَعَرَّسَ بِلَيْلٍ اضْطَجَعَ عَلى يَمِيْنِهِ وَإِذَا عَرَّسَ قُبَيْلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَهُ وَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلى كَفِّهِ.

٧ـ قَالَ ﷺ: مَا مَلَأَ آدَمِيٌّ وِعَاءً شَرًّا مِنْ بَطْنٍ، بِحَسْبِ ابْنِ آدَمَ أُكَيْلَاتٌ يُقِمْنَ صُلْبَهُ فَإِنْ كَانَ لَا مَحَالَةَ فَثُلُثٌ لِطَعَامِهِ وَثُلُثٌ لِشَرَابِهِ وَثُلُثٌ لِنَفَسِهِ.

٨ـ كَانَ أَبُو الدَّرْدَاءِ رضي الله عنه يَقُولُ: إِنَّمَا أَخْشَى مِنْ رَبِّي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنْ يَدْعُوَنِي عَلَى رُؤُوسِ الْخَلَائِقِ فَيَقُولُ لِي: يَا عُوَيْمِرُ! فَأَقُولُ: لَبَّيْكَ رَبِّ، فَيَقُولُ: مَا عَمِلْتَ فِيْمَا عَلِمْتَ؟

٩ـ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رضي الله عنها قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ: إِنْ قَالَتْ إِحْدَانَا لِشَيْءٍ تَشْتَهِيْهِ:لَا أَشْتَهِيهِ يُعَدُّ ذٰلِكَ كَذِبًا؟ قَالَ: إِنَّ الْكَذِبَ يُكْتَبُ كَذِبًا حَتّٰى تُكْتَبَ الْكُذَيْبَةُ كُذَيْبَةً.

١٠ـ عَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدٍ قَالَتْ: قَدِمْتُ مِنْ أَرْضِ الْحَبَشَةِ وَأَنَا جُوَيْرِيَةٌ فَكَسَانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَمِيْصَةً لَهَا أَعْلَامٌ وَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰه ﷺ يَمْسَحُ الأَعْلَامَ بِيَدِهِ وَيَقُوْلُ: سَنَاهُ سَنَاهُ.

١١ـ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عنهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَنَا وَطَحَنْتُ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ فَتَعَالَ أَنْتَ وَنَفَرٌ فَصَاحَ النَّبِيُّ ﷺ فقالَ: يَا أَهْلَ الخَنْدَقِ إنَّ جابِرًا قَدْ صَنَعَ سُوْرًا فَحَيَّ هَلًا بِكُمْ.

١٢ـ عَن ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: قلتُ لِعُثْمَانَ: هٰذِهِ الآيَةُ الَّتِي فِي الْبَقَرَةِ ﴿وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ أَزْوَاجًا.....﴾ قَد نَسَخَتْهَا الآيَةُ الأُخرَى فَلِمَ تَكْتُبُهَا؟ قَالَ: تَدَعُهَا يَا ابْنَ أَخِي لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا

مِنْهُ مِنْ مَكَانِهِ.

١٣ ـ قَالَ أَبُو سَعِيْدٍ الخُدَرِيُّ ﷺ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يُقْسِمُ قَسَمًا أَتَاهُ ذُو الْخُوَيْصِرَةِ وَهُوَ رَجُلٌ مِن بَنِيْ تَمِيْمٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! اعْدِلْ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: وَيْلَكَ وَمَنْ يَعْدِلُ إِنْ لَمْ أَعْدِلْ قَدْ خِبْتُ وَخَسِرْتُ إِنْ لَمْ أَعْدِلْ.

١٤ ـ عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا فَأَرْسَلَنِيْ يَوْمًا لِحَاجَةٍ فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ لَا أَذْهَبُ وَفِيْ نَفْسِي أَنْ أَذْهَبَ لِمَا أَمَرَنِيْ بِهِ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فَخَرَجْتُ حَتّٰى أَمُرَّ عَلٰى صِبْيَانٍ وَهُمْ يَلْعَبُونَ فِي السُّوقِ فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَابِضٌ بِقَفَايَ مِنْ وَرَائِي فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ: يَا أُنَيْس اذْهَبْ حَيْثُ أَمَرْتُكَ قُلْتُ: نَعَمْ أَنَا أَذْهَبُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ.

١٥ ـ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: عُرِضَتْ عَلَيَّ الأُمَمُ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ وَمَعَهُ الرُّهَيْطُ وَالنَّبِيَّ وَمَعَهُ الرَّجُلُ وَالرَّجُلَانِ وَالنَّبِيَّ لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ إِذْ رُفِعَ لِي سَوَادٌ عَظِيْمٌ فَظَنَنْتُ أَنَّهُمْ أُمَّتِي فَقِيْلَ لِيْ: هٰذَا مُوْسٰى وَقَوْمُهُ وَلٰكِن انْظُرْ إِلَى الْأُفُقِ فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ عَظِيْمٌ فَقِيْلَ لِي: انْظُرْ إِلَى الْأُفُقِ الآخَرِ فَإِذَا سَوَادٌ عَظِيْمٌ فَقِيْلَ لِيْ: هٰذِهِ أُمَّتُكَ وَمَعَهُمْ سَبْعُوْنَ أَلْفًا يَدْخُلُوْنَ الجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَ لَا عَذَابٍ.

١٦ ـ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: بِتُّ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ عِنْدَهَا فِيْ لَيْلَتِهَا فَصَلَّى النَّبِيُّ ﷺ العِشَاءَ ثُمَّ جَاءَ إِلٰى مَنْزِلِهِ فَصَلّٰى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ ثُمَّ قَالَ: نَامَ الغُلَيْمُ أَوْ كَلِمَةً تُشْبِهُهَا ثُمَّ قَامَ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَجَعَلَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهِ فَصَلّٰى خَمْسَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ نَامَ حَتّٰى سَمِعْتُ غَطِيْطَهُ أَوْ خَطِيْطَهُ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ.

١٧ ـ عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: لَمَّا حَضَرَ أُحُدٌ دَعَانِي أَبِيْ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ: مَا أَرَانِيْ إِلَّا مَقْتُولًا فِيْ أَوَّلِ مَن يُقْتَلُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَإِنِّي لَا أَتْرُكُ بَعْدِيْ أَعَزَّ عَلَيَّ مِنْكَ غَيْرَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَإِنَّ عَلَيَّ دَيْنًا فَاقْضِ وَاسْتَوْصِ بِأَخَوَاتِكَ خَيْرًا فَأَصْبَحْنَا فَكَانَ أَوَّلَ قَتِيْلٍ وَدُفِنَ مَعَهُ آخَرُ فِي قَبْرٍ ثُمَّ لَمْ تَطِبْ نَفْسِي أَنْ أَتْرُكَهُ مَعَ الآخَرِ فَاسْتَخْرَجْتُهُ بَعْدَ سِتَّةِ أَشْهُرٍ فَإِذَا هُوَ كَيَوْمِ وَضَعْتُهُ هُنَيَّةً غَيْرَ أُذُنِهِ.

١٨ ـ عَنْ عَائِشَةَ ﷺ: أَنَّ وَلِيْدَةً كَانَتْ سَوْدَاءَ لِحَيٍّ مِنَ العَرَبِ فَأَعْتَقُوهَا فَكَانَتْ مَعَهُمْ فَخَرَجَتْ صَبِيَّةٌ لَهُمْ عَلَيْهَا

وَشَاحٌ أَحْمَرُ مِنْ سُيُورٍ قَالَتْ: فَوَضَعَتْهُ أَوْ وَقَعَ مِنْهَا فَمَرَّتْ بِهِ حُدَيَّاةٌ وَهُوَ مُلْقًى فَحَسِبَتْهُ لَحْمًا فَخَطَفَتْهُ قَالَتْ: فَالْتَمَسُوهُ فَلَمْ يَجِدُوهُ قَالَتْ: فَاتَّهَمُونِي بِهِ قَالَتْ: فَطَفِقُوا يُفَتِّشُوْنَ حَتَّى فَتَّشُوا قُبُلَهَا قَالَتْ: وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَقَائِمَةٌ مَعَهُمْ إِذْ مَرَّتِ الحُدَيَّاةُ فَأَلْقَتْهُ قَالَتْ: فَوَقَعَ بَيْنَهُمْ قَالَتْ: فَقُلْتُ: هَذَا الَّذِي اتَّهَمْتُمُونِي بِهِ زَعَمْتُمْ وَأَنَا مِنْهُ بَرِيْئَةٌ وَهُوَ ذَا هُوَ قَالَتْ: فَجَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَسْلَمَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَكَانَ لَهَا خِبَاءٌ فِي المَسْجِدِ أَوْ حِفْشٌ قَالَتْ: فَكَانَتْ تَأْتِيْنِيْ فَتُحَدِّثُ عِنْدِي قَالَتْ: فَلَا تَجْلِسُ عِنْدِيْ مَجْلِسًا إِلَّا قَالَتْ:

وَيَوْمُ الوَشَاحِ مِن أَعَاجِيْبِ رَبِّنَا أَلَا إِنَّهُ مِن بَلْدَةِ الْكُفرِ أَنْجَانِيْ

التمرين ـ ٥

نموذج في الإعراب:

قَالَ يا بُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلى إِخْوَتِكَ.

قال: فعل ماض، مبني على الفتح الظاهر على آخره، وفاعله ضمير مستتر فيه جوازا، تقديره: "هو".

يا: أداة نداء مبني على السكون لا محل لها من الإعراب.

بني: منادى منصوب، وعلامة نصبه الفتحة الظاهرة، وهو مضاف، وياء المتكلم المحذوفة تخفيفا، في محل جر بالإضافة، مضاف إليه.

لا: ناهية، جازمة، مبنية على السكون، لا محل لها من الإعراب.

تقصص: فعل مضارع، مجزوم بـ "لا" الناهية، وعلامة جزمه السكون الظاهر على آخره، والفاعل ضمير مستتر فيه وجوبا، تقديره: "أنت".

رؤياك: رؤيا: مفعول به، منصوب، وعلامة نصبه الفتحة المقدرة على الألف، منع من ظهورها التعذر، **ك:** ضمير متصل، مبني على الفتحة، في محل جر بالإضافة، مضاف إليه.

على: حرف جر، مبني على السكون، لا محل له من الإعراب.

إخوتك: إخوة: اسم مجرور بحرف جر، وعلامة جره الكسرة الظاهرة على آخره، وهو مضاف. **ك:** ضمير متصل،

مبني على الفتحة، في محل جر بالإضافة، مضاف إليه، والجار والمجرور متعلقان بالفعل "تقصص".

الجملة الفعلية "يا بني": في محل نصب، مقول القول.

الجملة "لا تقصص رؤياك ...": جواب النداء، لا محل لها من الإعراب.

أعرب ما يأتي:

١ ـ تَنَاوَلَ الطِّفْلُ لُقَيْمَاتٍ مِنَ الثَّرِيْدِ.

٢ ـ مَا أَحْوَجَنِي ــ أَيُّهَا الْمُذْنِبُ ــ إِلَى عَفْوِ رَبِّي.

٣ ـ صَنَّفَ الْعَالِمُ الكَبِيْرُ كُتَيْبَاتٍ شَتَّى عَلَى مَسَائِلِ الْفِقْهِ.

٤ ـ كَمْ مِنْ سُوَيْعَاتٍ غَالِيَةٍ يَضِيْعُهَا الإِنْسَانُ فِي مَا لَا يَعْنِيْهِ.

٥ ـ يَا بُنَيَّ أَقِمِ الصَّلَاةَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلَى مَا أَصَابَكَ إِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُوْرِ.

بحمد الله تعالى

طبع شدہ رنگین مجلد

تفسیر عثمانی (۲ جلد)	حصن حصین
خطبات الاحکام لجمعات العام	تعلیم الاسلام (مکمل)
الحزب الاعظم (مہینے کی ترتیب پر)	خصائل نبوی شرح شمائل ترمذی
الحزب الاعظم (ہفتے کی ترتیب پر)	بہشتی زیور (تین حصے)
لسان القرآن (اول، دوم، سوم)	معلم الحجاج
فضائل حج	

رنگین کارڈ کور

حیات المسلمین	آداب المعاشرت
تعلیم الدین	زاد السعید
جزاء الاعمال	روضۃ الادب
الحجامہ (پچھنا لگانا) (جدید ایڈیشن)	فضائل حج
الحزب الاعظم (مہینے کی ترتیب پر) (جیبی)	معین الفلسفہ
الحزب الاعظم (ہفتے کی ترتیب پر) (جیبی)	خیر الاصول فی حدیث الرسول
مفتاح لسان القرآن (اول، دوم، سوم)	معین الاصول
عربی زبان کا آسان قاعدہ	تیسیر المنطق
فارسی زبان کا آسان قاعدہ	فوائد مکیہ
تاریخ اسلام	بہشتی گوہر
علم الصرف (اولین، آخرین)	علم النحو
عربی صفوۃ المصادر	جمال القرآن
جوامع الکلم مع چہل ادعیہ مسنونہ	تسہیل المبتدی
عربی کا معلم (اول، دوم، سوم، چہارم)	تعلیم العقائد
نام حق	سیر الصحابیات
کریما	پند نامہ
آسان أصول فقہ	صرف میر
تیسیر الابواب	نحو میر
فصول اکبری	میزان ومنشعب
نماز مدلل	پنج سورۃ
عم پارہ	سورۃ یٰس
عم پارہ درسی	آسان نماز
نورانی قاعدہ (چھوٹا/بڑا)	منزل

کارڈ کور/مجلد

اکرام مسلم	منتخب احادیث
مفتاح لسان القرآن (اول، دوم، سوم)	فضائل اعمال

المطبوعة ملونة مجلدة

الصحيح لمسلم (٧ مجلدات)	الموطأ للإمام محمد (مجلدين)
الهداية (٨ مجلدات)	الموطأ للإمام مالك (٣ مجلدات)
التبيان في علوم القرآن	مشكاة المصابيح (٤ مجلدات)
شرح العقائد	تفسير البيضاوي
تفسير الجلالين (٣ مجلدات)	تيسير مصطلح الحديث
مختصر المعاني (مجلدين)	المسند للإمام الأعظم
الهدية السعيدية	الحسامي
القطبي	نور الأنوار (مجلدين)
أصول الشاشي	كنز الدقائق (٣ مجلدات)
شرح التهذيب	نفحة العرب
تعريب علم الصيغه	مختصر القدوري
البلاغة الواضحة	نور الإيضاح
ديوان المتنبي	ديوان الحماسة
المقامات الحريرية	النحو الواضح (ابتدائيه، ثانويه)
آثار السنن	

ملونة كرتون مقوي

شرح عقود رسم المفتي	السراجي
متن العقيدة الطحاوية	الفوز الكبير
المرقاة	تلخيص المفتاح
زاد الطالبين	دروس البلاغة
عوامل النحو	الكافية
هداية النحو	تعليم المتعلم
إيساغوجي	مبادئ الأصول
شرح مائة عامل	مبادئ الفلسفة
متن الكافي مع مختصر الشافي	
هداية النحو (مع الخلاصة والتمارين)	
المعلقات السبع	

ستطبع قريبا بعون الله تعالى

ملونة مجلدة/ كرتون مقوي

الصحيح للبخاري	الجامع للترمذي
شرح الجامي	مکمل قرآن مجید حافظی ۱۵ سطری

Books in English

Tafsir-e-Uthmani (Vol. 1, 2, 3)	Lisaan-ul-Quran (Vol. 1, 2, 3)
Key Lisaan-ul-Quran (Vol. 1, 2, 3)	Al-Hizbul Azam (Large) (H. Binding)
Al-Hizbul Azam (Small) C Cover)	

Other Languages

Riyad Us Saliheen (Spanish) (H. Binding)	Fazail-e-Aamal (German)
Muntakhab Ahdees (German) (H. Binding)	

To be published Shortly Insha Allah

Al-Hizbul Azam (French) (Coloured)

مكتبة البشرى

للطباعة والنشر

لسانُ القرآن

الجزء الثالث

المؤلفون

أساتذة مدرسة عائشة الصديقة رضي الله عنها

جلستان جوهر كراتشي باكستان

مكتبة البشرى

كراتشي - باكستان